مکمل ناول

. الفتِ عشق (جنونِ عشق سیزن ٹو

💧💧

. #ازقلم_زینب_راجپوت

.

. ✸✸✸✸✸✸✸✸

.

. وہ مسلسل اپنے ہاتھ چلاتی مقابل کی پشت پہ اپنے نازک ہاتھوں کے مکے مارتے سرخ چہرے سے نہایت بتمیزی سے اسے جانے کون کون سی بددعائیں اور گالیوں سے نواز رہی تھی۔۔۔

.

. اسکے پاوں مسلسل ہلتے مقابل کے وجود سے ٹکرا رہے تھے۔۔۔ مگر وہ جبڑے بھینچے سرد نظروں سے اسے کندھوں پہ لادھے اب اپنے فلیٹ کی جانب بڑھ رہا تھا۔۔۔

.

.

. جسے دیکھتی وہ انگلش میں چلاتی اپنے بڑے بڑے ناخن اسکی کمر پہ پیوست کرتے چکی تھی۔۔۔ جسکا اثر مقابل کی کورتی برابر بھی نہیں ہوا تھا۔۔ روزی نے غصے سے اپنے چھوٹے دانتوں سے

اسکے کندھے کو نشانہ بنایا تھا۔۔۔ اور زور سے اپنے دانت گھاڑتے وہ مقابل کو آنکھیں میچنے پہ مجبور کر گئی۔۔۔

.

. وہ سمجھ گیا تھا اس میں تہذیب کے ساتھ ساتھ عقل کی بھی نہایت کمی تھی۔۔ جبھی وہ جھٹکے سے اسے کھینچتے اسکا سر پکڑتے سامنے کر گیا۔۔ جس کی سہمی کانچ سی سرخ آنکھیں مقابل پہ ٹکی تھی۔ اسکے بھاری توانا وجود کے سامنے وہ بالکل کوئی چھوٹی سے بے جان گڑیا ہی تو تھی۔۔

.

. اسنے جھٹکے سے اسے پھر سے اپنے کندھے پہ ڈالا ایک بار وہ اسکی سرد آنکھوں کی سرخی دیکھ سہم گئی تھی۔۔۔ مگر ڈرنا اسنے کہاں سیکھا تھا۔۔۔

.

. اسنے سوچ لیا تھا جیسے ہی وہ اسے اندر لے کر جائے گا تو وہ فوراً سے اسپہ حملہ کر کے بھاگ جائے گی۔۔۔۔۔

. اپنی سوچوں میں گم روزی کا دھیان اچانک سے کمرے کے کھلتے دروازے کی آواز پہ بٹا تھا۔۔

.

. وہ چونکتے اس انجان عجیب ویران سی جگہ کو دیکھنے لگی جسکے چاروں اطراف ایسا جنگل تھا جیسے صدیوں سے یہاں کوئی ذی روح آباد ناں ہو۔۔۔۔روزی کا سانس حلق میں اٹکا تھا۔۔وہ الٹی لٹکی مقابل کے کندھے سے پیچھے گیٹ اور چھوٹی سے بنی دیواروں سے آگے پیچھے دیکھ رہی مگر اب اسے اپنا بھاگنا سب سے مشکل کام لگا تھا۔۔۔۔

.

. مگر وہ جانتی تھی اگر وہ کسی طرح اس غنڈے کے سر پہ وار کرے گی تو وہ بے ہوش تو ضرور ہو جائے گا اور اسکے بعد جب اسے ہوش آئے گا وہ کافی دور چلی گئی ہو گی۔۔۔۔

.

. اسکے کندھوں کو چھوتے ڈارک گولڈن سٹریٹ بال اسکے چہرے پہ بکھرتے اسے عجیب سی مخلوق پیش کر رہے تھے۔۔۔

.

. مقابل نے بڑھتے پانچ سیڑھیوں پہ مقید اس دہلیز کو عبور کیا تھا۔۔۔ اور لاک کھولتے وہ اندر داخل ہوا۔۔۔

.

. روزی کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی کیونکہ دروازے کا لاک اسکی انگلیوں سے کھلا اور بند ہوا تھا۔۔اسکی آنکھوں کے آگے دھند چھانے لگی۔۔اپنے بھائی کی لاڈلی نازوں میں پلی روزی جس پہ ایک دنیا اسکے حسن سے متاثر ہوتے مرتی تھی آج کوئی یوں اسے سر عام پارٹی سے اٹھالایا تھا۔۔

.

. اسکے گارڈز اسکے دوست کوئی کچھ نہیں کر سکا تھا۔۔اور اب اسے شدید نفرت محسوس ہورہی تھی اس شخص سے۔۔۔جسنے جانے کیوں اسے قید کیا تھا۔۔۔

.

- آہ۔۔۔۔۔ایک دم سے منہ کے بل فرش پہ گرنے سے اسکی چیخ فضامیں گونجی، جبکہ مقابل ہاتھ جھاڑتا ایک جانب پڑی کرسی اٹھائے اسکے سامنے بیٹھا تھا۔۔۔

.

- روزی نے غصے سے چہرے اٹھائے اسے طیش سے دیکھا اور ایک دم سے جھپٹتے اپنے تیز دھار ناخنوں سے اسکے چہرے پہ حملہ کیا مگر وہ اطمینان سے بیٹھا اسکے دونوں ہاتھوں کو گرفت میں لیے اسے پھر سے اپنے قدموں میں گرا گیا۔۔۔

.

- لیٹ می گو یو باسٹرڈ۔۔۔۔۔۔"اپنے ہاتھوں میں ہوتے درد پہ وہ غصے سے چلا پڑی مگر مقابل کو اسکے الفاظ مزید طیش دلا گئے جبھی اسنے اپنے بائیں ہاتھ کا ایک زوردار تھپڑ اسکے چہرے پہ رسید کیا

کہ وہ اسکے بھاری ہاتھ کے تھپڑ سے ایک دم سے گرتے سن ہوتے دماغ سے آنکھیں موند گئی۔۔۔۔

.

. انزِک نے غصے سے ایک نفرت بھری نظر اسکے نیم برہنہ وجود پہ ڈالی۔۔۔ جو اس وقت سلیولیس شارٹ گھٹنوں سے اوپر تک جاتی بلیک سکرٹ میں تھی۔۔۔۔

.

. "میں تمہارا کوئی سو کالڈ بوائے فرینڈ یا پھر تمہارے پیچھے دم بھرنے والے ان کتوں کی طرح نہیں ہوں روز میڈم۔۔۔۔۔

"انزِک نے جھکتے اسکے بالوں کو گرفت میں لیتے آسکا چہرہ اونچا کیا تو درد سے روز کی آنکھوں سے آنسوں بہتے اسکے سرخ گال کو

بھگونے لگے۔۔۔وہ بلا کی حسین تھی مگر اسکا یہ حسن انزِک کے لئے سوائے آگ کے کچھ نہیں تھا۔۔

.

. "آج تو تمہاری یہ بکواس میں نے برداشت کرلی مگر۔۔۔ مگر آج کے بعد اگر میرے خلاف کوئی ایک لفظ بھی ادا کیا تو گدی سے زبان کھینچتے ہاتھ میں دے دوں گا۔۔۔۔"اسکے چہرے کے قریب جھکتا وہ بھاری سرد آواز میں بولتا اسکے وجود کو سن کر گیا۔۔ یہ سب برداشت کرنا روزی کے لئے بالکل ناممکن تھا۔۔

.

. دنیا کی سرد و گرم سے دور کسی سونے کے محل میں پرورش پاتی وہ نازک اندام کانچ سی لڑکی تھی۔۔۔جسے اج تک اسکے بھائی نے پھول سے بھی تکلیف نہیں دی تھی۔۔۔ کجا کے ہاتھ

اٹھانا۔۔۔۔انزِک کے بھاری ہاتھ اسکے توانا وجود کے سامنے وہ کوئی کانچ کی گڑیا محسوس ہوتی تھی۔۔۔

.

. "لیٹ می گو پلیز۔۔۔۔۔" اسے باہر جاتا دیکھ روز نے اسکے پاؤں میں گرتے تڑپ کے کہا تھا۔۔ایک پل کو انزِک کو اسکے یوں رونے بلکنے پہ شدید دکھ نے آن گھیرا، مگر پھر اچانک ہی تھوڑی دیر پہلے اسکا یوں کسی غیر محرم کے گلے میں بازوؤں ڈالے بے ہودگی سے ناچنا یاد آتے ہی اسکی آنکھوں میں شعلے سے بڑھکنے لگے وہ غصے سے اپنے آپ پہ قابو کرتا کمرے سے نکلا تھا۔۔۔۔

.

. کافی دیر سے وہ بے چینی سے ٹہلتا اسے کال کر رہا تھا۔۔۔اپنی مرضی سے دل کی بھڑاس کو اندر لٹکائے وجود پہ نکالتے وہ ایک آخری مکہ اسکے پیٹ پہ رسید کرتا باہر آیا تھا۔۔۔

. پھولتے سانس کے ساتھ ،اسنے پاس ایک جانب پڑا ٹاول اٹھائے اپنے وجود کو صاف کیا جو پسینے سے شرابور ہوا تھا۔۔۔۔

. اسکے بعد اسنے ایک نظر اس مسلسل بجتے موبائل کو دیکھ اندر کینجانب دیکھا۔۔۔ اور پھر ہاتھ سے میز پر پڑے موبائل کو اٹھاتے وہ کان سے لگائے اب اپنے چوڑے کندھوں کو صاف کر رہا تھا۔۔۔

.

. "کب سے کال کر رہا ہوں فون کیوں نہیں اٹھا رہے میرا۔۔۔۔" اسکے فون اٹھاتے ہی انزِک نے غصے سے چھوٹتے

کہاتو مقابل کے ماتھے پہ ایک ساتھ جانے کتنے بل نمودار ہوئے

.

. " توں بھول رہا ہے کہ توں کس سے بات کر رہا ہے۔۔۔" پاس پڑی کرسی پہ اپنا ایک پاؤں اٹھائے رکھتے ویام غصے سے تیز آواز میں غرایا تھا۔۔۔اسکی تیز غراہٹ پہ انزِک نے موبائل کان سے دور کرتے موبائل کو گھورا گویا ساری غلطی ہی اسکی تھی۔۔۔

.

. " آپ کے کہنے پہ اس ایچ اے آر کی بہن کو اٹھالایا ہوں میں اب آگے کیا کرنا ہے۔۔۔ فلحال وہ اس سے لڑائی نہیں چاہتا تھا وہ جانتا تھا اگر وہ بپھر گیا تو اسے لینے کے دینے پڑ سکتے ہیں۔۔۔۔

جبھی انزِک محتاط تھا۔۔۔ مگر وہ کسی بھی طور اس بے حیا آوارہ لڑکی کو مزید اپنے پاس نہیں رکھ سکتا تھا۔۔۔۔۔۔

" گڈ یہی امید تھی تم سے۔۔۔۔۔۔ اب اسے سنبھالو۔۔۔۔۔۔" ویام نے اسکی تعریف کرتے پانی کی بوتل اٹھائے ایک ہاتھ میں فون کو مضبوطی سے تھاما اور قدم پھر سے اندر کمرے کی جانب بڑھائے جہاں وہ وجود الٹا لٹکا بے ہوش ہو چکا تھا۔۔۔

.

" آپ مذاق کر رہے ہیں بھائی۔۔۔۔ وہ لڑکی آپ نے دیکھا نہیں اسے۔۔۔۔ اسے دیکھ کر ہی میرا دماغ غصے سے پھٹنے کو ہے گویا کہ اسے اپنے پاس رکھوں میں۔۔۔"

.

. انزِک نے بے چینی سے ٹہلتے اپنی اندرونی کیفیت سے اسے آگاہ کیا۔۔۔۔ تو ویام کے گال پہ ایک دم سے گڑھا نمودار ہوا۔۔۔۔۔۔

.

. "تصحیح کرلو سالے صاحب لڑکی نہیں اٹھارہ سالہ بچی، جو آج ہی پورے اٹھارہ سال کی ہوئی ہے۔۔۔ بے چاری اپنی پسند کے لڑکے سے چھپ کے شادی کرنے والی تھی مگر تم۔۔۔۔۔ تم نے اسکے ساتھ زبردستی کی، اسے اٹھا کے اپنے پاس لے آئے۔۔۔۔۔ ویری بیڈ انزِک۔۔۔۔۔۔"

.

. دروازہ پاؤں سے کھولتے اسنے جھٹکے سے سارا پانی اسکے چہرے پہ گرایا تو وہ چیختے ہڑبڑا اٹھا۔۔۔۔

.

. جبکہ دوسری جانب اسکے صاف کھلے عام الزام پہ انزِک کا چہرہ تاریک سا ہوا تھا۔۔۔

.

. " آپ بھول رہے ہیں کہ مجھے آپ نے ہی بولا تھا کہ اسے اٹھا لاؤں میں۔۔۔۔۔۔۔۔ اسکا بھائی اسکے لئے تڑپے گا تو ہی مزہ آئے گا۔۔۔۔۔۔۔ " یاد آیا آپکو۔۔۔۔ " پیچھے سے آتی دلدوز چیخوں کو نظر انداز کرتے انزِک نے دانت کچکچاتے ہوئے غصے پہ کنٹرول کرتے دونوں ہاتھوں کی مٹھیوں کو بھینچا۔۔۔۔

.

۔ " مگر میں ایک اسپیشل فورس آفیسر ہوں مجھے بھلا تمہاری کیا ضرورت میں نے تم سے ایسا کہا ہے اسکا کوئی ثبوت ہے تمہارے پاس۔۔۔۔۔ "

۔

۔ ویام نے گہری مسکراہٹ سے مسکراتے مقابل کے بالوں کو جھٹکے سے مٹھیوں میں جکڑا اور کھینچتے اسکا چہرہ اوپر کیا وہ درد سے تڑپ اٹھا۔۔۔ انکھوں کے آگے سر سے خون بہتے اسکی تکلیف میں اضافہ کرنے لگا تھا۔۔۔۔

۔

۔ " یہ سب اچھا نہیں کر رہے آپ۔۔۔ " اسنے جھنجھلاتے غصے سے کہا اور فون آف کر دیا۔۔۔ جبکہ ویام انجان بنتے موبائل فون کو دیکھ کندھے اچکا گیا۔۔۔۔۔

.

✸✸✸✸✸✸✸ .

.

. " سنیے پلیز کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں کہ یہاں پر کوئی قریبی ہوٹل ہے۔۔۔" شام کے ڈھلتے سائے میں وہ کافی پریشان سی اپنے پاس سے گزرتی ایک خاتوں سے مخاطب ہوئی۔۔۔

. جسنے رکتے سر تا پاؤں حرمین کو دیکھا۔۔۔۔

. "یہاں سے سیدھے جائیں تو آدھے گھنٹے کی مسافت پر ایک چھوٹا سا ہوٹل ہے۔۔۔ مگر آپ کیوں پوچھ رہی ہیں۔۔۔"

.

. خاتون نے اسکے پریشان چہرے کو دیکھ نرمی سے پوچھا۔۔۔

. " دراصل آنٹی میری دوست مجھے کہہ کر گئی تھی کہ وہ پاس ہی ایک ہوٹل میں جارہی ہے جلد مجھے لینے آئے گی مگر دن سے رات ہونے کو ہے وہ نہیں آئی ابھی تک۔۔۔۔"

. حرمین نے بے چینی سے سکول کے بند گیٹ کی جانب دیکھتے انہیں بتایا تو وہ خاتون بھی سوچ میں مبتلا ہوئی۔۔۔

. ماریہ اور وہ دونوں صبح سے ہی گھر سے نکل آئی تھی۔۔۔ مگر دن کے وقت ماریہ نے اسے اپنے بھائی کی آمد کا بتایا اور ساتھ اسے بھی چلنے کا کہا تھا۔۔ مگر حرمین نے اپنی طبیعت کے تحت اسے سکون سے انکار کر دیا جس پہ وہ جلد ہی اسے واپس لینے آنے کا کہتی ہوٹل کے لئے نکلی تھی۔۔ پورا دن ان بچوں کے ساتھ مگن وہ خوشی میں ماریہ کے جانے کا اور اپنے اکیلے ہونے کا بھی بھول

چکی تھی مگر جب دن کے دو بجے سکول بند ہونے کا وقت آیا

تو۔۔۔

.

. حرمین کے ہاتھ پاؤں پھول گئے بمشکل منت سماجت کر کے اس نے سکول کی پرنسپل سے وہاں کچھ دیر رہنے کی اجازت مانگ لی تھی۔۔۔ مگر کافی دیر انتظار کے بعد بھی ماریہ کے نا آنے پر پرنسپل نے اسے معذرت کرتے اپنے واپس گھر جانے کا کہا۔۔۔

.

. جس پہ ایک ساتھ جانے کتنے ہی آنسوں اسکی گہری کالی آنکھوں میں دھر آئے۔۔۔ وہ تو جلدی میں فون بھی نہیں لا سکی تھی۔۔۔ اور اب اسے خوف محسوس ہو رہا تھا۔۔۔ دل جیسے اس اندھیرے کے پھیلنے سے بند ہو رہا تھا۔۔۔

.

. ہر سوں پھیلتے گہرے تاریک سائے کو دیکھ اسکا دل مزید سہم گیا تھا۔۔۔۔ جبھی اسنے پاس سے گزرتی اس خاتون سے مدد مانگی۔۔۔۔۔!

.

. آنٹی کیا آپ پلیز مجھے وہاں تک چھوڑ دیں گی۔۔۔۔۔" حرمین نے انہیں جاتا دیکھ سہمتے انکا ہاتھ تھاما تھا۔۔۔۔

.

. بیٹا معذرت مگر میری بات سنیں میرا گھر یہی قریب ہی ہے۔۔۔ میں یوں کہیں نہیں جا سکتی۔۔۔ اگر آپ میرے ساتھ جانا چاہو تو آپ آسکتی ہو۔۔۔۔"

. خاتون نے اسکی سہمی معصوم صورت کو دیکھتے کہا مگر حرمین کیسے کسی انجان کے ساتے انکے گھر چلی جاتی۔۔۔ جبھی اسنے انکار کر دیا۔۔۔

.

. "نہیں آپ کا بے حد شکریہ۔۔۔ میں خود چلی جاتی ہوں۔۔۔۔" حرمین نے فوراً سے انکار کرتے کہا تھا۔۔۔

.

. آپ کی مرضی۔۔۔" وہ ٹھنڈا سانس کھینچتے بولی تھی۔۔۔ جبکہ انکے جانے کے بعد وہ اکیلی اس سنسان سڑک پر کھڑی اپنے آنسوں کو ہاتھ سے رگڑنے لگی۔۔۔

.

- معا کچھ دیر پیدل چلنے کے بعد اسے یوں محسوس ہوا کہ اسکے پیچھے کوئی چل رہا تھا۔۔۔

.

- حرمین نے خوف سے دھڑکتے دل سے قدم روکتے پیچھے دیکھنا چاہا تھا دل بری طرح سے کانپنے لگا۔۔۔ ایک دم سے خود پہ ضبط کرتے وہ گردن گھمائے دیکھنے لگی۔۔۔
- پیچھے ہی چند قدموں کے فاصلے پہ کچھ لڑکے ہاتھ میں سگریٹ پکڑے ایک دوسرے سے باتوں میں مگن تھے۔۔۔ حرمین کی جھیل سی آنکھوں میں سرخی دھر آئی۔۔۔ جبھی اپنے دونوں ہاتھوں کی مٹھیوں کو پیسوت کیے وہ تیز تیز قدم اٹھائے آگے بڑھنے لگی۔۔ اپنے پیچھے ہی اسے قدموں کی چاپ محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

.

. حرمین کا دل خوف و وخشت سے بری طرح سے لرز رہا تھا

۔۔۔۔ جبکہ پورا وجود کپکپاہٹ کا شکار تھا۔۔۔ وہ تیزی سے آگے بڑھنے لگی مگر اسکے قدموں کی تیز ہوتی رفتار کو بھانپتے اب کی بار ان لڑکوں نے اسکے پیچھے ہی دوڑ لگائی تھی۔۔۔

. "وہ ہاتھ پینٹ کی پاکٹ میں ڈالے اندھیرے میں کھڑا اپنے سامنے سے ہراساں سی بھاگتے ہوئے آتے اس وجود کو سر تا پاؤں گہری نظروں سے گھور رہا تھا۔۔ جسکا حجاب میں لپٹا روشن، پرنور خوف سے سفید پڑتی رنگت، اسکی نظریں اسکے سفید چھوٹے سے مومی ہاتھوں کو دیکھنے لگی۔۔۔"

.

. "اسکی نیلی سرخ ہوتی آنکھیں اپنے سامنے اس وجود کو پاتے نفرت، سے جیسے ابلتے باہر آنے کو تھیں۔۔۔۔"

.

. "کونسلنگ کی وجہ سے لی جانے والی فل ٹرینگ کی وجہ سے وہ خود پہ کنٹرول کر رہا تھا۔۔ مگر اچانک سے نیم روشنی میں رات کے اس پہر وہ وجود ایک دم سے اسکے ساتھ ٹکرایا تھا۔۔۔

.

. اسکے نازک وجود کے لمس کو پاتے اسکا دل میں نفرت کی آگ کے شعلے بھڑک اٹھے وہ ہاتھ بڑھاتے اسے نفرت میں خود سے دور کرنے لگا جیسے کوئی اچھوت ہو مگر اگلے ہی لمحے وہ خود سے ہی اسے چھوڑتے ایک دم سے پیچھے ہوتے کھڑی ہوئی تھی۔۔"

.

• پہ پلیز سس سیو مم می۔۔۔اسکی سرخ باریک ہونٹ پھڑ پھڑ ائے تھے۔ جبکہ گہری کالی آنکھوں میں خوف و وخشت کا ایک جہان آباد تھا۔۔۔ اسکی نمی سموئی بھیگی پلکوں کو دیکھتے وہ کروفت زدہ سا رخ موڑتے وہاں سے جانے لگا کہ اچانک سے اسکے قدم تھمے تھے جب کمر پر سے اپنی ہڈ کسی کے ہاتھوں کی گرفت میں محسوس ہوئی ۔۔ وہ دھڑکتے دل سے رکا تھا، سخت سردی کے موسم میں بھی اسکے ہاتھوں کی ہتھیلیاں گرم ہونے لگی۔۔۔ "

•

• " اسے جانا تھا یہاں سے۔۔ ان لڑکوں کی درندگی کا نشانہ بنتے وہ پوری طرح سے برباد ہو جائے گی جسکے ساتھ ہی وریام کاظمی بھی تباہ و برباد ہو جاتا۔۔ مگر جانے کیوں وہ منجمد سا ہو گیا تھا۔۔۔۔ """

.

. لیومی۔۔۔۔"ایک عجیب سا احساس اسکے اندر سرائیت کرنے لگا اپنی چھبیس سالہ زندگی میں کہا سوچا تھا اسنے کہ اپنی نفرت کے وجود کو سامنے پاتے وہ یوں پہلی بات اس طرح سے اپنے منہ سے نکالے گا۔۔۔"

.

. "اوہو یہاں پر تو ہیرو پہلے سے موجود ہے۔۔۔"

. وہ جو اپنی ہڈ پر سے اسکے ہاتھوں کو ہٹانے کی کوشش میں تھا کہ اچانک سے گھیرے کی صورت میں اپنے آگے پیچھے کھڑے لڑکوں کی بات اور قہقہوں کو سنتے وہ دانت پیستے آنکھیں موند گیا

"۔۔

.

. "پہ پلیز سیو می۔۔۔ موم، ڈیڈ پلیز سیو می۔۔۔۔ وہ روتے بری طرح سے ان لڑکوں کو اپنی جانب آتا دیکھ اپنے ماں باپ کو یاد کر رہی تھی۔۔ وہ اس لمحے پہ پچھتا رہی تھی جب اس نے یہ فیصلہ لیا تھا۔۔" وہ کیوں اپنے گھر اپنے موم ڈیڈ کو چھوڑتے یہاں آئی تھی۔ جہاں کوئی اس کا اپنا نہیں تھا۔۔۔۔"

.

. "چلو یہاں سے کوئی نہیں آنے والے تمہیں بچانے مائی بیوٹیفل لیڈی۔۔۔۔ ایک لڑکا خباثت سے دانت نکالتے آگے بڑھا تھا، مگر اس سے پہلے کہ وہ اسکی کلائی کو تھامتا ، اچانک سے اسکی درد سے چیخ فضا میں گونجی تھی کہ اس دل دہلانے والی چیخ پہ وہ سب ہڑبڑا گئے۔ جبکہ مقابل اپنی قہر برساتی آنکھوں سے سب کی

جانب دیکھتے ایک دم سے اسے جھٹکے سے کھینچ گیا کہ وہ کمزور سا لڑکا لڑکھڑاتے اسکی چوڑی پشت سے ٹکرا گیا۔۔۔

.

. جبکہ ایل کی نظریں اپنے سامنے خوف سے آنکھیں پھیلائے کھڑی اس لڑکی پہ تھیں۔ جسے دیکھنے کی طلب، بچپن سے ہی اسکے خون میں دوڑتی نفرت کے ساتھ پروان چڑھی تھی۔۔۔"

.

. " اپنی نیلی آنکھیں مسلسل اسکی گہری کالی آنکھوں میں گھاڑے وہ اٹھاتے اس لڑکے کو دھڑام سے پٹھک گیا کہ اس لڑکے کی چیخوں کے ساتھ ہی منہ سے ابلتے خون کو دیکھتے باقی کے پانچوں نے ڈرتے قدم پیچھے لیے تھے جبکہ وہ جو اس سے مدد لینے آئی تھی اسکی جارخانہ حرکت پہ وہ ایک دم سے نیلی پڑی تھی اسکی سفید

رنگ نیلا پڑنے لگا وہ سر کو زور سے نفی میں ہلاتے بھاگنے کو تھی کہ اچانک سے اسکی آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھا گیا۔۔"

.

. "مگر گرنے سے پہلے وہ خود کو کسی کی جھلسا دینے والی پر تپش گرفت میں محسوس کر سکتی تھی۔۔۔'

.

. "اس نازک موم کے جیسے وجود کو بانہوں میں بھرے وہ کروفت کا شکار ہوا تھا۔۔ اچانک سے ڈینی دوڑتا اسکے سامنے آیا تھا، اور ہاتھ پھیلائے اس لڑکی کو خود کو سونپنے کا بولا، مگر ایل اس پہ ایک کاٹ دار سرد نظر ڈالتے ہی اسے لیے وہاں سے آگے بڑھا تھا۔۔۔"

.

. "اسکے ادھ کھلے منہ سے نکلتی گرم سانسیں ایل کے سینے سے ٹکرا رہی تھی۔ مگر وہ یونہی بے تاثر چہرہ سے چلتا اپنے فلیٹ کی سیڑھیاں چڑھتے آگے بڑھا تھا۔۔۔"

.

. "وہ پاؤں سے دروازے کھولتے اندر داخل ہوا تھا اور اسے لیے اپنے روم میں داخل ہوتے وہ اپنے بیڈ کو ایک نظر دیکھتا اپنی بانہوں میں بھرے اس وجود کو دیکھنے لگا۔۔ اسکے ڈیڈ اور موم نے اسے ہوش سنبھالتے ہی لاکھوں حسین چہرے دکھائے تھا۔ اسکی فیزیکلی مکمل طور پر تیاری کی گئی تھی۔

.

. "مگر اپنی بانہوں میں موجود یہ وجود اسے جانے کیوں مگر کچھ الگ سا لگا تھا معصوم ،سارے عیبوں سے پاک۔۔ وہ سر جھٹکتے آخری

سوچ پہ بند باندھے آگے بڑھا تھا اور جھکتے اسے بیڈ پہ ڈالا۔۔۔

حجاب کے حالے میں لپٹا وہ روشن چمکتا چہرہ۔۔۔اوپر سے فضا میں بکھرتی اس نازک وجود کی دلفریب خوشبو اسکے حواس جھنجھلا اٹھے تھے۔ مگر وہ ایل تھا۔۔اپنی سوچ اپنے دماغ حتیٰ کہ دل پہ بھی قابو رکھنے والا شخص۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

.

. چیئر گھسیٹتے وہ اسکے سامنے ہی بیڈ کے پاس بیٹھا تھا۔۔۔۔۔"

.

. "ہیلو۔۔۔۔"پلین چینج ہو گیا ہے۔۔۔۔اب ایک نیا پلین ہو گا جس کا ماسٹر مائنڈ بھی میں ہوں گا اور کھلاڑی بھی میں خود۔۔۔۔"

.

. اب یہ لڑکی اپنے باپ کے سامنے جائے گی مگر بالکل ایک الگ انداز سے، جسکی ہنسی کھکھلاہٹ پہ وہ مرتا ہے اب اسکی اجڑی حالت، اور ویران دہشت زدہ سی آنکھیں اس کے مرنے کی وجہ ہوں گی۔۔۔"

.

. وہ ایک نظر اپنے سامنے لیٹے ہوئے اس نازک وجود کو دیکھتے نفرت سے سوچتے بولا تھا جبکہ دل کے کسی کونے میں جانے کیوں اسے تکلیف سی ہوئی تھی کیا وہ اسے تکلیف پہنچا پائے گا، کیا آسان تھا یہ سب۔۔۔۔ یہ جنگ چھڑ چکی تھی۔۔۔ اور وہ جانتا تھا کہ آج نہیں تو کل وہ اپنے عزائم میں کامیاب ہو جائے گا۔۔۔ اسکی نفرت جیت جائے گی۔۔۔"

. مگر کیا وہ خوش تھا ان سب سے۔۔۔۔ دل و دماغ کی جنگ پہ وہ کروفت زدہ سے جھنجھلاتے ہوئے اٹھا کہ اچانک سے اپنا ہاتھ کسی نرم و ملائم ہاتھ کے چھوٹے سے لمس میں پاتے وہ جیسے بے جان سا ہوا تھا۔۔ وہ گردن گھمائے اسے دیکھنے لگا۔

. جو بنا کسی بناوٹی حسن کے بھی اپنے قاتل حسن سے انجان کئیوں کو مارنے کی طاقت رکھتی تھی۔۔۔"

. ایل نے غصے سے اسکا ہاتھ جھٹکا تھا۔۔۔ اور تیز تیز قدم اٹھاتے کمرے سے باہر نکلا تھا۔۔ کیا وہ سچ میں اتنی ہی معصوم تھی جتنی وہ دکھتی تھی۔۔۔۔؟؟؟؟

.

. وہ سوچ ہی سکا تھا کیونکہ جواب وہ ماننے سے انکاری تھ۔۔

.

✸✸✸✸✸✸ .

.

. ******ماضی******

.

. ماہییی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ غصے سے چیختا اپنے پھٹتے دماغ سے بولتا اندر داخل ہوا جہاں وہ صوفے پہ پاؤں سامنے میز پہ پھیلائے رکھے کوئی کارٹون نو وی دیکھتے اسکی آواز پر بری طرح سے ڈرتے جگہ سے اچھلتے اٹھی۔۔۔۔۔

.

. کہاں گئی تھی تم۔۔۔۔۔۔" وہ چلتا اسکے قریب آتے جارخانہ انداز میں اسکے ہاتھ کو مضبوطی سے اپنے مضبوط ہاتھ میں جکڑتے غصے سے گرجتے بولا کہ اسکے اس قدر جارخانہ رویے اپنے ہاتھ پہ

اسکی سخت گرفت پہ الایہ نے درد سے کراہتے اپنا ہاتھ اسکی گرفت سے نکالنا چاہا۔۔۔

.

. " اذان چھوڑو مجھے۔۔۔۔مجھے درد ہو رہا ہے۔۔۔" اسکے ہاتھ کو ہٹانے کی کوشش کرتے وہ بھرائی نم آواز میں اپنی بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھتے بولی تھی۔۔۔ تو اذلان کو اس کے معصوم چہرے سے نفرت سے محسوس ہوئی تھی۔۔اذلان نے نفرت سے اسے ایکدم سے پیچھے کو پھینکا کہ وہ چیختی درد سے کراہتے اپنے زخمی ہوئی کہنیوں کو دیکھ پھوٹ کے رونے لگی۔۔۔۔

.

. اذلان نے غصے سے اسکے وجود کو دیکھا۔۔اسکا دل چاہا کہ ابھی وہ اپنے ہاتھوں سے اسکی جان لے لے۔۔۔۔ بھلا کیسے وہ اسکی ہو کر

کسی دوسرے کے ساتھ باتیں کر سکتی تھی۔۔۔اسے بتایا تھا اسکی موم نے کہ الایہ پہ سارے حقوق سارا حق صرف اسکا ازلان علوی کا ہے۔۔۔"تو پھر کیسے وہ عاصم یا کسی دوسرے لڑکے کے ساتھ دوستی کر رہی تھی۔۔۔

.

. غصہ ایک شیطانی فعل ہے کیونکہ غصے میں انسان سہی غلط کی تمیز بھول جاتا ہے۔اس لئے تو اللہ پاک نے غصے کو حرام قرار دیا ہے۔۔۔۔

. مگر فل وقت ازلان جو خود ایک تیرہ چودہ سالہ کم عمر بچہ تھا۔۔۔ وہ خود بھی نہیں جانتا تھا، کہ آخر اس صورتحال کا اس قدر شدید ری ایکشن کیوں تھا اسکا۔۔۔

.

. مگر وہ اتنا جانتا تھا کہ اب اسے الایہ سے اپنی دوستی ختم کرنی ہے جبھی اسنے غصے سے اسکے زخمی ہوئے بازوؤں کو پکڑتے اسے گھسیٹنا شروع کر دیا۔۔۔

.

. " پلیز اذان میری بات سنو میری تمہاری دوست ہوں پلیز مجھے درد ہو رہا ہے۔۔۔" زور سے چیخنے پر اسکی آواز گلے میں دب سی گئی وہ بمشکل سے اپنی پوری قوت سے چیخنے لگی مگر اس وقت سامنے موجود شخص اسکا دوست نہیں تھا بلکہ وہ انجان بنا کسی درندے کی مانند اسے کھینچتے اپنے ساتھ گھسیٹتے لے جا رہا تھا۔۔۔

.

. الایہ نے دھندلاتی نظروں سے ازلان کے ہاتھ میں موجود اپنے نازک ہاتھ کو دیکھا۔۔۔ "وہ ایسا تو نہیں تھا"۔۔۔۔ الایہ کے معصوم ذہن میں اچانک سے خیال آیا تھا۔۔ مگر ظاہری طور پر اپنے ساتھ ازلان کا رویہ اسکے ذہن کو بری طرح سے چوٹ پہنچا رہا تھا۔۔

.

. وہ ٹوٹ رہی تھی اندر سے۔۔۔ ایک وہی تو تھا جسے وہ اپنا سب کچھ مانتی تھی۔۔۔ مگر آج ________ آج اس چھوٹی سی عمر میں جو بات اسے سمجھ آئی تھی وہ تھا دوسروں پہ اعتماد کرنا ہمیشہ انسان کا وجود اسکی روح کو چھلنی کر دیتا ہے۔۔۔

.

. آہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ "اسکا سر چکرانے لگا اچانک آنکھوں کے آگے دھندسی چھانے لگی۔۔۔۔۔ جب ایک دم سے اسے چھوڑتے وہ جھٹکے سے اسے خود سے دور پھینک گیا۔۔۔ الایہ نے چکراتے سر کے ساتھ اپنے ڈیڈ کو پکارا۔۔۔ کاش میں یہاں ناں آتی۔۔۔ اپنا آپ بے ضرر سا محسوس ہوتے وہ بے اواز رونے لگی

۔۔۔۔۔

.

. سارا مان سارا غرور خاک ہوا تھا۔۔۔ پل بھر میں اسکی روح جھلسنے لگی۔ جیسے کسی نے اسے تپتے سہرہ میں لا پھینکا تھا۔۔۔۔۔۔

.

. نکل جاؤ میرے گھر سے۔۔۔۔۔۔۔ " ازلان نے رخ موڑتے اپنے آنسوں انگوٹھے سے صاف کرتے کہا تھا۔۔۔ وہ نہیں جانتا تھا

کہ اپنے موم اپنے ڈیڈ کو وہ کیا جواب دے گا مگر وہ اب الایہ کو

اپنے پاس نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔

. وہ ایسا ہی تھا بچپن سے اپنے ہر رشتے میں شراکت کہاں برداشت تھی اسے۔۔۔۔ وہ تڑپ جاتا تھا۔۔ غصہ نفرت اسکا وجود جھسلنے لگتا تھا جیسا اب ہو رہا تھا اسکے ساتھ۔۔ وہ نہیں جانتا تھا اسکے یہ معصوم جذبات اسکے کس پاکیزہ بندھن کی وجہ سے تھے الایہ کیلئے۔۔ وہ کیوں اسے عزیز رکھتا تھا۔۔ اگر تکلیف ماہی کو تھی تو خوش اسکا اذان بھی نہیں تھا۔۔۔۔

.

. اذذذاذان۔۔۔۔" الایہ نے اپنے دکھتے سر میں اٹھتی ٹیسوں کو نظر انداز کیے اسے پکارا تھا۔۔ جسکے قدم اسکی آواز پہ تھم سے گئے۔۔۔۔ وہ ضبط سے اپنے دل کو مضبوط کرتے مڑا تھا۔۔۔۔

.

. "کیوں کیا تم نے ایسا الایہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تم جیسی گھٹیا لڑکی میں نے اپنی زندگی میں نہیں دیکھی تم نے صرف مجھے دکھ دینے کیلئے عاصم کو دوست بنایا اسکے علاوہ۔ اود کتنے لڑکوں سے تمہاری دوستی رہی مجھے سب پتہ ہے میں سب جان گیا ہوں۔۔۔۔۔۔ افسوس ہوتا ہے مجھے کہ میں نے تم سے دوستی کی۔۔۔۔۔۔۔۔"

.

. اسکے قریب بیٹھتے اذلان نے نفرت سے اسے دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔

. "ن نہیں اذان مم میری بب بات سس سنو۔۔۔۔۔۔۔۔" الایہ نے مچلتے اپنا ہاتھ اسکے گھٹنے پہ رکھنا چاہا تو مقابل نے جھٹکے سے اسکے ہاتھ کو تھامتے خود سے دور کیا۔۔۔۔۔۔

.

. پلیز اذ اذلان۔۔۔۔" اسے اندر جاتا دیکھ الایہ نے اسکے پاؤں کو گرفت میں لیتے سسکتے کہا تھا۔۔۔ اذلان نے اپنے پاؤں سے لگے اس کے وجود کو دیکھا۔۔۔جو سہارے سے اسکے ساتھ لگتے اب اٹھ رہی تھی۔۔۔اسکے کمزور سے وجود میں تکلیف کے باعث کھڑے ہونے کی سکت نہیں تھی مگر وہ پھر بھی وہ اسے بتانا چاہتی تھی کہ ایسا کچھ نہیں جیسا وہ سوچ رہا ہے۔۔وہ ایسی نہیں تھی۔۔

.

. "اذلان۔۔۔۔چٹاخ......" ابھی وہ کچھ کہتی کہ اسے دھکہ دینے کے لئے مڑتے اذلان نے ہاتھ جھٹکا جو سیدھا اسکے چہرے پہ لگتا اسے گرنے پہ مجبور کر گیا۔۔۔

. اذلان نے بنار کے اندر جاتے ہی گیٹ کو لاک کر دیا۔۔۔۔وہ روتی رہی چیختی رہی مگر اندر وہ خود اپنے اس ہاتھ کو دیکھ رہا تھا جس

سے اسنے الایہ اپنی ماہی کو تکلیف دی تھی۔۔۔ اذلان نے اپنے آنسوں رگڑتے بند کھڑکی کو دیکھا اور پھر سرد نظروں سے اٹھتے وہ روم لاک کیے اس کھڑکی کے پاس آیا تھا۔۔۔۔

.

. " آہہہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ فضا میں اچانک سے اسکی دلدوز سی چیخیں گونجنے لگی۔۔۔ اذلان نے غصے سے اپنے سرخ لہولہان ہوتے ہاتھ کو دیکھا۔۔۔۔ اپنے آپ پہ غصہ،،، اسکے اندر نفرت کی لہریں دوڑنے لگی۔۔۔ وہ تیزی سے دروازہ کھولے نیچے اتراتے کچن میں گیا۔۔۔۔۔۔۔ اپنے زخمی ہاتھ کو ابلتے پانی میں رکھتے وہ لب بھینچتے اس اذیت کو برداشت کرتا آنکھوں میچ گیا۔۔۔۔

.

. وہ جانے کب تک باہر بیٹھی رہی ۔۔۔ چیخ چیخ کے اسکا گلا بیٹھ چکا تھا ۔۔۔ انکھوں سے آنسوں خشک ہو چکے تھے مگر دل ابھی تک خون کے آنسوں رو رہا تھا ۔۔۔

.

. " الایہ میری جان ______ کیا ہوا ہے تم یہاں باہر کیوں بیٹھی ہو ؟"""

. وریام اور نیناں جو اسے ہی لینے کے لیے آئے تھے اب یوں گھر سے باہر گیٹ کے پاس بیٹھا دیکھ وہ تڑپتے آگے بڑھے تھے ۔۔۔ نیناں نے اسے ساتھ لگاتے اسکا ماتھا چومتے محبت، گھبراہٹ سے پوچھا ۔۔۔۔۔۔

.

. مگر وہ کیا جواب دیتی وہ تو اپنے حواس میں ہی نہیں تھی ۔۔۔

.

. چلو بیٹا اٹھو اندر چلو میرے ساتھ اسکی خاموشی دیکھ نیناں کا دل لرز سا گیا۔۔وریام نے پاس جاتے محبت سے اسکے سر پہ ہاتھ رکھتے اسے اٹھانا چاہا مگر وہ جگہ سے ہلی تک نہیں تھی۔۔۔۔

.

. مجھے گھر جانا ہے۔۔۔۔" نیناں کے سینے سے لگے اسنے سرد لہجے میں کہا تو وریام نیناں نے چونکتے ایک دوسرے کو دیکھا۔۔۔۔

.

. بیٹا میری جان ہم کل صبح چلیں گے آپ چلو ابھی ہمارے ساتھ ۔۔۔۔۔۔۔۔" وریام نے پچکارتے محبت سے کہا

.

. " اپنے گھر جانا ہے انکل اپنے گھر۔۔۔" اسکے لہجے میں عجیب سی سرد مہری تھی۔۔۔ نیناں تو اسکی حالت پہ الگ پریشان تھی ۔۔۔ آخر ایسا کیا ہوا تھا کہ الایہ یوں باہر تھی۔۔۔ وہ اذلان سے پوچھنا چاہتی تھی مگر اس وقت الایہ کو سنبھالنا ضروری تھا۔۔۔

. رمشہ نے کال کر کے بتایا تھا انہیں کہ گھر پہ اذلان اور الایہ اکیلے ہیں کیونکہ امن پیپر دے کر سیدھا حیا سے ملنے چلا گیا تھا۔۔۔۔ جبھی وہ پریشان تھی کہ بچے اکیلے ہونگے اسی وجہ سے وہ دونوں انہیں لینے آئے تھے۔۔ مگر یہاں پہنچ کر الایہ کو یوں گیٹ کے ایک جانب بیٹھا دیکھ وہ دونوں ہی پریشان ہوئے تھے۔۔۔۔

.

. " اچھا چلو بیٹا ہم ابھی پہلے حسن انکل کے گھر جاتے ہیں ، اسکے بعد ہم آج ہی واپس چلیں گے۔۔۔ اوکے۔۔۔۔!"

. اسکی آنکھوں میں چھائی سرخی نیناں نے نرمی سے اسکے چہرے کو ہاتھوں میں بھرتے کہا تو الایہ نے ایک نظر نیناں کے چہرے کو دیکھا اور پھر کسی ریموٹ کی مانند سر ہاں میں ہلا دیا۔۔۔۔

.

. جسے دیکھ دونوں نے ہی سکون کا سانس لیا تھا۔۔۔ حسن کے گھر جانے کے بعد بھی وہ خاموش تھی امن، حیا سب نے بہت پوچھا مگر اسے ایک گہری چپ لگ گئی تھی۔۔۔اس چھوٹی سی عمر میں وہ ایک بات کافی اچھے سے سمجھ گئی تھی کہ وہ ایک گھٹیا لڑکی تھی۔۔۔

.

. ✸✸✸✸✸✸

.

Next epi❤ Hya ❤ amn..... Wyam ❤ .

)الفتِ عشق Aina___alaya❤ Azlan❤

جنونِ عشق سیزن ٹو ❤ 🔥🔥🔥

. قسط نمبر_37

. #از قلم_زینب_راجپوت

. اجازت کے بغیر کاپی کرنا ممنوع ہے 🚫🚫-------

. ✸✸✸✸✸✸

. وہ بھرپور نیند لیتے ہاتھ فضا میں اٹھائے انگڑائی لیتے اپنے سنہری بالوں کو پیچھے کرتے بیڈ سے اتری ---- ویام کا خیال آتے ہی عیناں نے گردن ترچھی کیے بیڈ کی جانب دیکھا مگر وہاں اسے ناں پاتے وہ سکون کا سانس لیتے وارڈروب کی جانب بڑھی ------

.

. ویام کی بانہوں میں گزارا ایک ایک پل یاد آتے ہی اسکے چہرے پہ ہزاروں رنگ شرم وحیا کے بکھر گئے۔۔۔۔۔ جبھی وہ سرخ چہرے سے اپنی سوچوں کو جھٹکتے وارڈروب کھولتے دیکھنے لگی۔۔۔۔

. وارڈروب کھولتے ہی عیناں کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا تھا۔۔۔۔ اسنے حیرت سے آنکھیں پھیلائے اپنے ہاتھوں سے ان خوبصورت مختلف رنگوں کے خجاب کو چھوا۔۔۔۔ اسکا خوبصورت چہرہ ایک دم سے دمک اٹھا۔۔۔۔۔ عیناں نے مسکراتے ایک خوبصورت ڈارک بلیو کلر کی شارٹ فراک اور اسکے ساتھ میچنگ ہی ڈارک بلیو خجاب نکالا اور فریش ہونے واشروم میں گئی۔۔۔۔۔۔۔

.

. "اگلے دس منٹ کے بعد وہ شاور لیتی بالوں کو ٹاول میں لپیٹے باہر آئی تھی۔۔۔۔ جلدی سے بالوں کو ڈرائے کرتے عیناں نے انہیں سمیٹتے اچھے سے حجاب اوڑھا ،ایک نظر اپنے سادہ میک اپ سے پاک چہرے پہ ڈالتے عینان نے اپنے ہونٹوں کو دیکھا۔۔۔ ویام کا سوچتے ہی عیناں نے ایک چور نظر بند دروازے پہ ڈالی اور پھر جلدی سے ڈریسنگ مرر پہ رکھا میک اپ کا سامان الٹ پلٹ کر دیکھنے لگی۔۔۔

.

. تھوڑی سی مشقت کے بعد بالآخر ایک پنک کلر کا لپ گلوز اسے پسند آ ہی گیا تھا۔۔۔ اس نے مرر کے سامنے ہوتے ہی گلوز اچھے سے اپنے چھوٹے سے ہونٹوں پہ لگایا۔۔۔اپنی حرکت پہ وہ خود بھی حیران سی تھی۔۔۔وہ خود اپنی ان بدلتی سوچوں سے

انجان ویام کی محبت اسکی توجہ پانے کو یہ سب کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔اچانک سے دروازہ کھلنے کی آواز پہ ایک دم سے وہ خوف سے اچھلی تھی کہ اچانک سے ہاتھ میں تھامالپ گلوز نیچے جا گرا۔۔۔۔

.

. عیناں نے مڑ کر سے ویام کو دیکھ ایک دم سے تیزی سے دھڑکتے دل سے مڑتے اسے دیکھا۔۔۔جو پریشانی سے اسکے ہواہیاں اڑے چہرے کو دیکھ اس کے قریب ہوا۔۔۔۔

.

. کیاہوا عین۔۔۔۔۔؟ آر یو اوکے۔۔۔۔۔۔" ،ویام متفکر سا اسکے قریب جاتے اپنا مضبوط ہاتھ اسکی کمر کے گرد لپٹائے اسے

اپنے بے حد قریب کرتا بغور اسکی گرے کانچ سے شفاف خوبصورت آنکھوں میں دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

.

. کک کچھ نن نہیں۔۔۔۔۔" عیناں نے بمشکل سے مسکراتے کہا خوف سے اٹکا سانس بحال ہوا تھا۔۔۔ ویام نے گہری نظروں سے اسکے چہرے کو بغور دیکھتے اسے جھٹکے سے اپنی بانہوں میں بھرا۔۔۔

.

. اور چلتا روم سے باہر نکلا۔۔۔ عیناں سر اسکے سینے سے ٹکائے ویام کی دھڑکنوں میں چلتے اپنے نام کی دھنوں کو سنتی اپنے آپ کو کسی ریاست کی شہزادی تصور کرنے لگی۔۔۔۔۔ وہ واقعی ایک

شہزادی تھی جسے چاہنے والا الفت کرنے والا ایک خوبصورت شہزادہ اللہ نے دیا تھا۔۔۔۔

.

. ویام اسکی ہر سوچ سے بخوبی واقف تھا۔۔۔وہ جانتا تھا اسے کس طرح سے اپنی عین کو ہینڈل کرنا ہے۔۔۔۔۔ ویام نے ڈائننگ ٹیبل کے قریب جاتے ہی جھکتے اسے ایک کرسی پہ بٹھایا

.

. میں خود کھالوں گی۔۔۔۔۔۔"عیناں نے آنکھیں پھیلائے میز پہ سجی اتنی ساری ڈشز کو دیکھا۔۔۔اسکی آنکھیں حیرت و شرمندگی سے پھیلی تھی وہ جانتی تھی یہ سب ویام نے خود سے

اسکے لئے بنایا ہو گا۔۔ اور اب یوں اسکا خود کو کھلانا عینان نے شرمندہ سا ہوتے کہا تھا۔۔۔۔

.

. ویام اسکے برابر بیٹھتا چیئر اسکے قریب کرتے کمباب کے حالے میں لپٹے اسکے خوبصورت معصوم چہرے کو دیکھنے لگا۔۔۔۔۔۔ اسکے پھولی سرخ پڑتے گال دیکھ ویام کے گلے میں ایک دم سے گلٹی سی ابھرتے معدوم ہوئی۔۔۔ جبھی اسنے جھٹکے سے اسے کھینچتے اپنی گود میں لیا۔۔۔۔۔

.

. عیناں نے سہمتے ہاتھ اسکے چوڑے کندھوں پہ رکھے جو اپنی بھوری آنکھوں میں ایک عجیب سی چمک لیے عیناں کو دیکھ رہا تھا

۔۔۔۔

.

. "وو ویام۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" اپنے حجاب کے گرد حائل ہوتے اسکے بھاری ہاتھ کی انگلیوں کی جنبش عیناں نے جھر جھری لیتے آنکھوں میں خوف سموئے اسے دیکھا جو بالکل پر سکون گہری نظروں سے اسکی خوبصورت آنکھوں میں دیکھتے آہستگی سے اسکا حجاب اتارنے لگا۔۔۔۔۔

.

. ویام نے ایک دم آرام سے اسکے حجاب کو چہرہ سے ہٹایا، عیناں کے سنہری ریشمی خوبصورت بال کسی گھٹا کے جیسے مقابل کے چہرے اور کندھوں پہ بکھرے ویام کو مزید بے خود کرنے لگے۔۔۔۔۔ ویام نے عیناں کی کمر سہلاتے اسے جھٹکے سے اپنے نزدیک کرتے سارا فاصلہ تمام کیا تھا۔۔۔ اسکے ہلکے نم بالوں میں سے آتی

خوشبو کو اپنی سانسوں میں انڈیلتے ویام نے ناک آہستگی سے اسکی دائیں گال سے مس کی۔۔۔۔

.

. عیناں کی پلکیں اسکے بے باک لمس پہ لرزنے لگی۔۔۔ دل کی دھڑکنیں اسے اپنے کانوں میں سنائی دینے لگی جبھی اسنے تھوک نگلتے اپنا خشک حلق تر کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔ ویام کی دہکتی گرم سانسیں اسکے چہرے پہ پڑتے اسکے پور پور لرزا گئیں۔۔۔۔۔ جبکہ مقابل اسکے چہرے کے نقوش کو اپنے ہونٹوں سے چھوتے ایک دم سے اسکے گلابی ہونٹوں پہ جھکتے اپنی تشنگی مٹانے لگا۔۔۔۔۔۔۔

.

. " ویام کے شدت بھرے لمس کو اپنے ہونٹوں پہ محسوس کرتے عیناں نے آنکھیں مضبوطی سے میچیں۔۔۔۔۔۔ جبکہ اسکی

سانسوں کی خوشبو کو خود انڈیلتے ویام مدہوش سا اسکی کمر کے گرد اپنا مضبوط حصار بنائے اسے خود میں قید کرنے لگا۔۔۔۔

.

. " سانس سینے میں الجھنے پر عیناں نے مضبوطی سے اسکے کندھوں کو تھاما۔۔۔۔ جو مدہوش سا اسکی سانسوں کو خود میں اتارتے سکون سے آنکھیں موندیں ہوئے تھا۔۔۔۔۔

.

. ویام نے نرمی سے اسکے بالوں کو اپنی انگلیوں کے پوروں سے سہلاتے اسکے ہونٹوں کو آزادی بخشتے اپنے دہکتے ہونٹ اسکی شفاف گردن میں رکھے تو عیناں نے بے چینی سے اسکے سینے میں منہ دیا۔۔۔۔۔ ویام نے خمار سے سرخ ہوتی اپنی بھوری

آنکھوں سے خود میں چھپی اپنی ننھی سی جان کو دیکھا جو اس سے بچنے کیلئے اسی کے سینے میں پناہ ڈھونڈ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

.

. "گڈ مارننگ مائی عین__________!" ویام نے شدت سے اسکے گالوں پہ بوسہ دیتے اسکے چہرے پہ بکھرے بالوں کو سنوارتے کندھوں پہ ڈالا۔۔۔۔۔۔

.

. "ویام میں اتنے اچھے سے تیار ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔" اپنے بکھرے بالوں کو دیکھ عیناں نے خفا سا ہوتے کہا جبکہ نظریں ہنوز جھکی تھیں جبکہ گال اسکی قربت اور بے باک نظروں کی تپش پہ دہک رہے تھے۔۔۔۔

.

. "ایک بات یاد رکھو عین۔۔۔۔۔۔میں تم پر تم سے بھی زیادہ حق رکھتا ہوں۔۔۔۔ تمہاری روح سے لے کر تمہارے اس نازک وجود پہ تم سے زیادہ یہ ویام کاظمی حق رکھتا ہے۔۔۔۔ تمہارے یہ سنہری سورج کی کرنوں کی مانند چمکتے خوبصورت بال، ان کو دیکھنے ان کو چھونے انکی خوشبو کو اپنی سانسوں میں انڈیلنے کا یہ ویام کاظمی اکیلا وارث ہے۔۔۔۔جب تک تم میرے قریب رہو میری نظروں کے حصار میں، تب تک تم یونہی بنا حجاب کے رہو گی۔۔۔۔

.

. گھر سے باہر نکلتے وقت تم چاہے حجاب اوڑھو مجھے کوئی پرواہ نہیں مگر۔۔۔۔۔ مگر آج کے بعد میری قربت میرے ساتھ میں۔۔۔۔۔۔خود کو مجھ سے چھپانے کی غلطی مت کرنا

۔۔۔ کیونکہ ایک بار میرے جنون نے میری الفت سے بغاوت کی۔۔۔ تو میں خود نہیں جانتا کہ تمہارے اس نازک وجود تمہادی ان مہکتی سانسوں کو رہائی ملے یا ناں ملے۔۔۔۔۔۔۔۔۔!"

ایک جھکتے اسے کھینچتے اپنے بے حد قریب کرتا وہ اسکے چہرے پہ اپنی گرم دہکتی سانسیں چھوڑتا عیناں کی سہمی نظروں میں دیکھتا جنون خیزی سے بولتا اسے لرزنے پہ مجبور کر گیا۔۔۔۔۔۔

.

" ریلکس آج اپنی عین کو میں اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلاؤں گا۔۔۔۔۔۔" اسکی رکتی سانسوں کو محسوس کرتے ویام کو اپنے لہجے اپنے لفظوں کی شدت کا اندازہ ہوا تو اسنے فوراً سے اسکی پیٹھ رب کی۔۔۔۔۔۔۔" جبکہ مقابل کی بھاری سرد انگلیوں کی سرسراہٹ اپنی کمر پہ محسوس کرتی وہ خود میں سمٹنے لگی۔۔۔

.

. " ویام نے جوس کا گلاس اٹھائے اسکے سامنے کیا تو عیناں نے کپکپاتے ہونٹوں سے بمشکل سے ویام کو دیکھتے ایک دو گھونٹ بھرا۔۔۔ویام نے گلاس اپنی جانب کرتے عیناں کی سائڈ سے اپنے ہونٹوں کو لگائے سارا جوس ختم کیا تھا۔۔۔۔۔

.

. " عیناں پریشان سی اسکی گود میں بیٹھی کافی عجیب فیل کر رہی تھی ۔۔۔ویام کا ہر بدلتا روپ اسے سہمنے پہ مجبور کر دیتا تھا۔۔۔۔۔ جانے وہ اور ایسے کتنے روپ اپنے اندر رکھتا تھا جن سے فلحال وہ نا واقف تھی۔۔۔۔

.

. یہ سب کچھ اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے میں نے میرے عشق۔۔۔۔۔۔۔" ویام نے ہونٹ اسکے پھولے گلابی پڑے گال پر رکھتے بھاری سرگوشی کرتے اسے خود میں سمٹنے پہ مجبور کر دیا۔۔۔۔۔۔

.

. ویام نے آملیٹ اور پراٹھا قریب کرتے ایک بائٹ بنائے اسکے منہ کے قریب کیا تھا۔۔۔ جسے وہ خاموشی سے اچھے بچوں کی طرح کھاتے ویام کے دیکھنے پہ نظریں چرانے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔

.

. "بب بس۔۔۔۔۔۔" عیناں نے گھبراتے ایک دو بائٹ لیتے اسکے ہاتھ کو تھاما تھا۔۔۔۔ ویام نے اسکی جھکی پلکوں کو دیکھ گہرہ سانس فضا کے سپرد کیا۔۔۔۔

.

. "عین میرا جنون میری الفت یہ عشق صرف تمہارے لئے ہے۔۔۔ تم چاہے مجھے کوئی پاگل تصور کرو مگر سچ یہی ہے کہ میری الفتِ عشق میرے جنون کے آگے کر بار ہار جیت جاتی ہے۔۔۔۔۔ یہ ویام کاظمی صرف اور صرف تمہارا ہے جیسے تم صرف میری ہو۔۔۔ مجھ سے لڑا کرو، مجھ سے غصے سے بات کیا کرو مگر یوں خاموش مت ہوا کرو۔۔۔۔۔۔۔"

.

. ویام نے ٹشو اٹھائے اسکا چہرہ نرمی سے صاف کرتے کہا تو عیناں کو ایک پل میں شرمندگی نے آن گھیر اوہ جھٹکے سے اسکے شرٹ لیس کشادہ سینے سے لگتے ویام کا سانس روک گئی۔۔۔ اپنے سینے سے لگے اس نازک وجود کی خوشبو کو خود میں اترتا محسوس کرتے

ویام نے مضبوطی سے اسکی کمر کے گرد حصار بنائے اسے خود میں بھینچ لیا۔۔۔۔۔۔"

.

. " آئی ایم سوری مجھے پتہ ہے کہ تم مجھ سے بہت محبت کرتے ہو، مگر اب تم پہلے کے جیسے نہیں رہے تو مجھے شرم آتی ہے تم سے بات کرتے۔۔۔۔۔" اسکے کان کے قریب بالکل مدھم آواز میں سرگوشی کرتے وہ ویام کو اپنی بدلتی کیفیت سے آگاہ کرنے لگی۔۔۔جو کہ اس سے پہلے ہی اسکی کیفیت سے آگاہ تھا۔۔۔

.

. ویام کے لب دلکشی سے مسکرائے تو گالوں پہ ابھرے قاتل ڈمپل نے اپنی خوبصورت جھلک دکھائی۔۔۔۔

.

. " وہ اس لئے جاناں کیونکہ اب میرے پاس یہ سب کرنے کا پرمٹ ہے۔۔۔۔ مگر اس کا مطلب یہ نہیں کہ تم اپنے ویام سے دور ہو جاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تم چاہ کر بھی مجھ سے دور نہیں ہو سکتی الفتِ دل کیونکہ یہ ویام کاظمی سانس روک کے رہ سکتا مگر اپنے عشق اپنے جنون سے دور نہیں رہ سکتا۔۔۔۔۔۔"

اسکی گردن سے اسکے سنہری بال سمیٹتے ویام نے مدہوشی سے اپنے عنابی لب اسکی شفاف گردن پہ رکھے عیناں گہرہ سانس بھرتے اسی میں سمٹنے لگی۔۔۔۔

.

. " اس سے پہلے کہ میں مزید بہک جاؤں جاؤ جلدی سے ریڈی ہو کے آؤ موم سے ملوا کے تمہیں یونی ڈراپ کروں گا۔۔۔۔۔۔۔" اسکی گردن سے سر نکالتے ویام نے محبت

سے اسکے گلابی ہونٹوں کو چھوتے سرگوشی کی۔۔۔۔۔عیناں تو جیسے انتظار میں تھی وہ جلدی سے اسکے حصار نکلتے فوراً سے کمرے کی جانب بھاگی۔۔۔۔۔

.

. ✸✸✸✸✸✸

.

. "پورے دن کی بھاگ دوڑ کے بعد وہ تھکاوٹ سے چور اوپر آتے ہی دروازہ کھولتے کمرے میں داخل ہوا۔۔۔"

. ایک دم سے اسکے بھاری قدم دروازے کے بیچ میں تھمے تھے جب نظریں اپنے کمرے کے بدلے زاویے پہ پڑی۔۔۔۔ خوبصورتی سے گرے اور بلیک کے پینٹ سے مزین کیا گیا کمرہ جسکے بائیں جانب کونے پہ ایک بڑا اسا درمیانی سائز

کا خوبصورت بیڈ تھا جسکو دیکھ ہی اسکے نئے ہونے کا اندازہ ہو رہا تھا۔۔۔ سامنے ہی ایک جانب ڈریسنگ مرر تھا جس پہ حیا کی ضرورت کے لئے سارا سامان موجود تھا۔۔۔۔۔ جبکہ اسکی چھوٹی سی لکڑی کی بنی الماری کی جگہ اس کمرے کی جگہ کے حساب سے ایک اچھی وارڈروب سیٹ کی گئی تھی جو بیڈ کے پائنتی کی جانب والی پوری دیورا کو گھیرے ہوئے تھی۔۔۔۔۔۔ لے دے کے کمرے میں ایک صوفے کی جگہ بچی تھی۔۔۔

.

. بھاؤں نے گردن گھمائے دروازے کو بند کرنا چاہا تو وہ داد دیے بنا ناں رہ سکا کیونکہ صوفہ بھی سیٹ کیا گیا تھا۔۔۔۔۔۔

.

. اسنے مڑتے اپنے ہاتھوں کو پیچھے گھمائے دروازہ بند کیا اور پھر چلتا

وہ بیڈ کے قرہب رکتے اپنے بائیں ہاتھ سے شرٹ کے بٹن کھولتے

ایک دم سے دروازہ کھلنے کی آواز پہ چونکتا مڑا، جہاں اسکی نئ نویلی

دلہن سر تا پاؤں ہار سنگھار کیے سرخ رنگ کے پوشاک میں سجی

امن کے دل کے تار چھیڑ گئ تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

.

. وہ سرد سانس خارج کرتے دوبارہ سے اپنی پہلی پوزیشن میں

ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔ اور بے نیازی سے بٹن کھولنے لگا۔۔۔۔۔ حیا تو

خود حیران ہی ہوتے کمرے کا جائزہ لے رہی تھی۔۔۔۔۔ یہ وہ

کمرہ تو نہیں تھا۔۔۔۔ جہاں سے وہ صبح گئ تھی۔۔۔۔۔ اسنے

آنکھیں میچتے کھول پھر سے غور کی۔۔۔۔۔ہاں مگر یہ

سب۔۔۔۔۔۔" وہ خود ہی الجھی تھی۔۔۔۔۔جب کہ اسکی حیرانگی کو مقابل ناں دیکھتے ہوئے بھی نوٹ کر چکا تھا۔۔۔۔۔۔

.

. "کیا کمرے کو اپنی کالی کالی آنکھوں سے گھور رہی ہو۔۔۔۔۔۔ کھانے کا ارادہ ہے اسے یا پھر نظر لگانے کا۔۔۔۔۔۔" امن نے مرتے شرٹ اتارتے اس پر پھینکی تو حیا کا سکتہ ٹوٹا تھا وہ سر ہلاتے اسے دیکھنے لگی جو بڑبڑاتے بیڈ پہ بیٹھا اپنے شوز اتار رہا تھا۔۔۔۔۔۔

.

. "یہ سب یہ سب کیا ہے۔۔۔۔؟" اسے بیڈ سے اٹھتا دیکھ حیا نے حیرت سے کمرے کی بابت سوال کیا تھا وہ جو فریش ہونے کی غرض سے واشروم جا رہا تھا۔۔۔ایک دم سے اسکے قدم تھمے وہ

ایک قدم آگے اور ایک پیچھے لئے یونہی کھڑا اپنے سے محض تین قدموں کے فاصلے پر کھڑی اس پور پور سجی اپنی جائز بیوی کو دیکھ رہا تھا جس پہ اسکا جائز حق تھا۔۔۔۔۔

.

. جس کو دیکھتے ہی بھاؤں کے جذبات میں آگ دہک رہی تھی۔۔۔۔"

. یہی تو پوچھ رہا ہوں کیا ہے یہ سب۔۔۔۔۔۔۔۔" اسکی بات کو اپنے مطلب سے الٹتے وہ اپنے بھاری قدم اٹھاتا اسکے نزدیک ہونے لگا۔۔۔ حیا نے حیرت سے اسے دیکھا جس کی آنکھوں میں خمار کی سرخی چھانے لگی۔۔۔۔ سرخ و سفید چہرہ پہ بلا کی سنجید گی تھی جبکہ حیا کے پیچھے کی جانب بڑھتے قدموں پر بھاؤں کے گھنی مونچھوں کے عنابی لب دلکشی سے مسکرائے۔۔۔۔"

.

. ممم میں نے کک کچھ نن نہیں کک کیا۔۔۔۔ سس سب نے زبردستی پہنایا مجھے یہ سب۔۔۔۔۔۔۔" اپنے بھاری کامدار دوپٹے کو گھسیٹتے وہ سر نفی میں ہلاتے پیچھے ہونے لگی۔۔۔۔ جبکہ امن کی نظریں اسکے ماتھے پہ سجے مانگ ٹیکے سے ہوتے اسکے کانوں میں چمکتے بھاری آویزوں پہ تھیں۔۔۔۔۔۔۔

.

. حیا نے خشک ہوتے خلق کو تر کیا تھا۔۔۔۔ صبح امن کے جانے کے بعد ہی تو سب خواتین اسے اپنے ساتھ لے گئیں تھیں۔۔۔۔ ایک بڑے سے کمرے میں لے جاتے سب نے باری باری اسکی نظر اتاری تھی۔۔۔ جو انکے رویے پہ کنفیوز تھی مگر پھر ان سب کی کچھ کچھ باتوں سے اسے اتنا تو سمجھ آ گیا تھا کہ وہ

سب امن کی بہت عزت کرتے تھے اور یہ بھی کہ اللہ کے بعد اس دنیا میں ان کا آسرا امن بنا تھا۔۔۔ حیا کو جانتے ایک عجیب سی خوشی محسوس ہوئی تھی۔۔۔ جیسے دل پہ ایک ٹھنڈی پھوار برسی تھی۔۔۔

.

. ان سب خواتین نے ہی زبردستی اسکے حجاب کو کھولتے اسے یہ سرخ بھاری پوشاک دیا تھا۔۔۔۔ اور ساتھ میں یہ بھی بتایا تھا کہ سب سے پہلے بھاوں ہی گھر آتا تھا۔۔۔ باقی سب مردوں کے آنے سے پہلے وہ اسے اچھے سے تیار کرتے دوپٹہ سر پہ اوڑھاتے اسے کمرے کے پاس چھوڑ گئیں۔۔۔

.

. حیا نے جلدی سے کمرے میں آتے چینج کرنے کی خاطر دروازہ کھولا تھا مگر سامنے ہی وہ پہلے سے ہی اپنے بھاری وجاہت کا شاہکار بنے اپنے مضبوط توانا ں

. وجود کے ساتھ کمرے کے وسط میں کھڑا تھا۔۔۔۔۔۔

.

. " امم اممن۔۔۔۔۔۔۔۔۔" امن کے بھاری ہاتھ کو اپنے پیٹ کے گرد لپٹتا پاتے حیا کا سانس سینے میں الجھا تھا۔۔۔۔ جبکہ امن نے کھینچتے اسے خود سے نزدیک تر کرتے اسکی پشت کو سینے سے لگایا اور آہستگی سے اسکے وجود پہ ٹکے اس بھاری دوپٹے کو سرکاتے وہ اسے خود میں سمٹنے پہ مجبور کر گیا۔۔۔۔۔

.

. حیا نے گہرے سانس بھرتے اسے خود سے دور کرنا چاہا تھا۔۔۔۔ مگر مقابل اسکی کوشش کو ناکام کرتے اسکے کان میں چمکتے آویزے پہ لب رکھتے حیا کی دھڑکنوں کو منتشر کر گیا

۔۔۔۔۔۔

.

. " امن نے جھٹکے سے اسکے نازک وجود کو اپنی بانہوں میں بھرا ۔۔۔۔ جو بری طرح سے لرزتی زمین بوس ہونے کو تھی

۔۔۔۔۔۔۔

.

. اممم اممممننن " خود پہ جھکتے اسکے کشادہ سینے کو دیکھ حیا نے گھٹی گھٹی آواز میں کہا تو امن نے جھکتے اسکے کان کی لو کو ہونٹوں سے چھوا۔۔۔۔۔ حیا نے ڈرتے اسکے کندھے کو بری طرح سے

دبوچا۔۔۔ تو امن نے جھکتے اسکی گردن پہ اپنا لمس چھوڑتے اسکی نازک وجود کے گرد اپنا مضبوط بھاری ہاتھ لے جاتے اسے سینے سے لگایا۔۔۔۔ اسکے چہرے پہ اپنی محبت کی بارش کرتے بھاوں نے ہونٹ اسکے ماتھے پہ سجے مانگ ٹیکے پہ رکھتے اسے آہستگی سے الگ کرتے نیچے پھینکا تھا۔۔۔ اور پھر ہونٹ اسکی پیشانی پر رکھتے اسکے کانوں سے آویزے نکالتے وہی عمل وہاں دہرایا۔۔۔

.

. ان سب میں وہ بری طرح سے اسکی قربت اسکے شدت بھرے لمس پہ گھبرائی سی سانس روکے اسکے سینے سے لگی پڑی رہی

.

. امن کے دہکتے ہونٹ اپنی ناک میں چمکتے موتی پہ پاتے حیا نے

تڑپتے اسے پکارا۔۔۔۔۔۔

. ”کافی تھک چکا ہوں میں حیا۔۔۔۔۔۔ اپنی یہ ساری تھکن میں

تمہارے اس نازک وجود پہ نکالنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔ اپنے

جنون کی انتہا سے تمہیں روشناس کروانا چاہتا ہوں۔۔۔۔ تمہاری

روح تک پذیرائی کرتے تمہاری سانسوں کو اپنی قید میں لینا چاہتا

ہوں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ________!“

.

. اسکے احتجاج پہ مقابل نے جھکتے اسکے کان میں بھاری مگر بے باک

سرگوشی کی تو حیا کا روم روم لرز پڑا۔۔۔۔۔۔۔ جبکہ امن اسکی

حالت سے بے گانہ جابجا اسکی گردن پہ جھکا اپنی شدتیں لٹاتے

اسے بے حال کر گیا۔۔۔۔

. اپنی گردن کی دائی جانب تل پہ اسکے شدت بھرے لمس پہ حیا مچل اٹھی مگر مقابل نے اسکے وجود کو قید کیے اسے پھڑ پھڑانے کا بھی موقع ناں دیا۔۔۔۔۔۔

.

. حیا کی ترتیب سانسوں کو محسوس کرتے بھاوں نے اپنی سرخ ہوتی آنکھوں سے اپنی قربت میں نڈھال پڑی اس نازک جان کو دیکھا ۔۔۔ جس کا بکھرا سراپا اسکے جذباتوں کو مزید دہکا گیا۔۔۔۔۔۔
جبھی وہ شدت سے اسکے نرم گلابی ہونٹوں کو اپنی گرفت میں لیتے اسکی سانسوں کو خود میں اتارتا حیا کو اپنے جنون اپنی الفت سے روشناس کروانے لگا۔۔۔۔۔

.

• جبکہ حیا تو اسکے شدت بھرے لمس پہ بے جان ہو چکی تھی۔۔۔۔ آنے والے لمحات کا سوچتے ہی خوف سے اسکی آنکھوں سے بے اختیار ہی کئی آنسوں بہہ نکلے تھے۔۔۔۔۔۔۔ جنہیں اسکے ہونٹوں پہ جھکے امن نے محسوس کرتے ہی سر اٹھائے اسے دیکھا جو آنسوں بہاتی کپکپاتے نم ہونٹوں سے رونے کا شغل پورا کر رہی تھی۔۔۔۔۔

•

• امن نے غصے سے اسکے رونے سے لرزتے وجود کو دیکھا۔۔۔ اور ہاتھ اسکے بالوں میں لے جاتے جھٹکے سے اسکا چہرہ اونچا کیا ۔۔۔اسکی جارحانہ گرفت پہ حیا کی سسکی سی نمودار ہوئی تھی۔۔۔۔

•

• "تمہیں کیا لگتا ہے کہ تمہارا یہ رونا دھونا مجھے میرا جائز حق لینے سے روک سکتا ہے۔۔۔۔؟ جتنی جلدی ہو سکے اپنے اس دماغ میں یہ بات بٹھالو۔۔۔۔۔! حق رکھتا ہوں میں تم پہ۔۔۔۔یہ شادی تمہارے نخرے دیکھنے کے لیے نہیں کی میں نے بلکہ اپنے سکون کے لیے کی ہے۔۔۔وہ سکون جو تمہاری قربت میں تمہادے مچلنے سے ملے گا مجھے۔۔۔۔۔تیار کر لو خود کو آج کی رات۔۔۔۔۔کیونکہ کل کی رات تمہیں ہر حال میں میری شدتیں سہنا ہونگی۔۔۔۔"

• اسکے کان میں اپنے سرد غصے سے لبریز آواز میں سرگوشیاں کرتا وہ ایک نظر اسکی بکھری ہوئی حالت پہ ڈالتا فوراً سے اٹھتے شرٹ لیتا کمرے سے نکلا تھا۔۔۔۔۔۔

•

✹✹✹✹✹✹ .

.

. "نظریں سیدھی رکھو اپنی۔۔۔" اسکے پیٹ میں اپنی کہنی سے تیز وار کرتے الایہ نے جلن سے سرخ چہرہ لیے کہا تھا۔۔۔۔۔۔ جبکہ اسکے یوں اچانک سے اپنے پیٹ پہ وار کرنے پہ اذلان نے درد سے ذرا سا جھکتے اپنے سرخ چہرے سے لب کا کونہ دانتوں تلے دبایا۔۔۔۔۔

.

. "ڈارلنگ اتنا جیلس ہونے کی ضرورت نہیں۔۔۔اب تمہارا آدھا شوہر ہے ہی اس قدر ہینڈسم کہ لڑکیاں شہد کی مکھیوں کی طرح منڈلاتی ہے میری آگے پیچھے۔۔۔۔" اپنے بلیک کورٹ کو

ایک ادا سے کندھوں سے برابر کرتا وہ اپنے پاس سے گزرتی لڑکی کو دیکھ سمائل پاس کرتے الایہ کو آگ لگا گیا۔۔۔۔۔

. " اپنا منہ کالا کرنے کی ضرورت نہیں میرے ہاف ہبی۔۔۔۔۔ " ویسے بھی سارے کے سارے ہی کالے ہو اب اگر کسی بھی لڑکی کو یوں سمائل کر کے دیکھانا ں تو دانت توڑ کے جبڑا ہاتھ میں تھما دوں گی۔۔۔۔۔۔ "

.

. وہ کہاں باز آنے والی تھی رات میں کی اذلان کی گستاخیاں وہ بھولی نہیں تھی۔۔۔۔ جو یوں اسے معاف کر دیتی۔۔۔۔

.

. " کالو کی جان تم بس ایک بار پورا شوہر بننے دو___ پھر دیکھو تمہارا یہ قالو تمہیں کیسے اپنی محبت کے رنگ میں رنگتا ہے۔۔۔ "

اذلان نے ایک دم سے اسکی نازک پتلی کمر کے گرد ہاتھ لپیٹتے اسے اپنے بے حد نزدیک کرتے اسکے کان میں سرگوشی کرتے کہا تھا۔۔۔ الایہ کی دھڑکنیں منتشر ہونے لگی مگر وہ تلخی سے مسکراتی اپنی کاجل سے لبریز آنکھوں سے اسے دیکھتی سر جھٹک گئی۔۔۔۔۔۔

.

. " محبت اعتبار مانگتی ہے مسٹر علوی جو آپ میں نہیں۔۔۔۔۔ اتنے بڑے بڑے دعوے کرنے کی ضرورت نہیں۔۔۔ جنہیں آپ پورا ناں کر سکیں۔۔۔۔۔۔۔۔ "

.

. اسکے بائیں جانب سینے پہ اپنے سفید دودھیا نازک ہاتھ کی انگلیوں کو رکھتے وہ اذلان کی آنکھوں میں دیکھتے طنزیہ گویا ہوئی تھی۔۔۔

اذلان کا چہرہ پل بھر میں متغیر ہوا۔۔۔۔۔۔"

. وہ اس وقت رات کے گیارہ بجے ایک فائف سٹار ہوٹل میں تھے۔۔۔ جہاں پہ انکی معلومات کے مطابق ایچ اے آر نے آنا تھا۔۔۔۔

.

. "ڈانس کروگی میرے ساتھ______" اذلان نے اپنے حصار میں مقید اس کے بلیک میکسی میں دمکتے نازک سراپے کو دیکھتے بات بدلتے اپنا ہاتھ اسکے سامنے پھیلایا۔۔۔

.

. الایہ نے غصے سے جبڑے بھینچے۔۔۔ اسے اذلان کا یوں بات بدلنا سخت غصہ دلاتا تھا۔۔۔ کہیں ناں کہیں اسکا دل چاہتا تھا کہ وہ خود اس سے اپنی غلطیوں کی معافی مانگے اسے پھر سے وہی مان بخشے جو اسنے خود ہی چھین لیا تھا۔۔۔۔ مگر وہ مقابل کی سوچ سے انجان تھی بھلا کیسے جان لیتی کہ اسکے دل میں اس وقت کیا چل رہا تھا۔۔۔۔۔۔

.

. " تمہارے ساتھ رہ رہی ہوں یہی کافی ہونا چاہیے تمہارے لئے ____ جاؤ جا کر ان چہیتیوں میں سے کسی کے ساتھ کرو ڈانس۔۔۔۔ " وہ غصے سے اسے اپنے ساتھ برابر کی آگ لگاتی ٹھنڈے ٹھار لہجے میں اذلان کو عجیب سی نظروں سے گھورتی لڑکیوں کی جانب اشارہ کرتے بولی تھی۔۔۔۔

.

. اور ایک جھٹکے سے اپنا آپ چھڑواتی وہ باہر کو نکلی۔۔۔۔ "

الایہ نے ایک چور نظر پیچھے مڑتے اذلان کو دیکھا مگر اسکے آگے پیچھے کھڑی ہوتی ان لڑکیوں کو دیکھ الایہ کے لبوں پہ ایک تلخ مسکراہٹ در آئی اور آنکھوں میں آئی نمی کو اپنے اندر اتارتے وہاں سے باہر نکلی۔۔

.

. "کیا ہو گیا جو میں نے ایسے بول دیا مجھے روک تو سکتا تھا، مگر نہیں اسے دو بس موقع چاہیے تھا ان لڑکیوں کے ساتھ منہ مارنے کا۔۔۔۔۔ خیر مجھے کیا لینا دینا میری بلا سے جو مرضی کرے ۔۔۔منہ لگائے یا ڈانس کرے ہنہہ۔۔۔۔۔" سنہری روشنی

سے مزین اس بڑے سے لان میں وہ اضطراب سے آگے پیچھے چکر کاٹتے مسلسل بڑبڑا رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

.

. ان لڑکیوں کے بیچ میں اذلان کو یوں کھڑا دیکھ اسکے تن بدن میں آگ لگی تھی دل چاہا کہ ابھی جا کر ان سب کو گنجا کر دے مگر پھر اس وقت اپنی پوزیشن کا سوچتے وہ صبر کے لمبے گھونٹ بھرتے اب گہرے سانس لیتی خود کو پر سکون کر رہی تھی۔۔۔

.

. " ایلا۔۔۔۔۔۔" اپنی پشت پہ کسی بھاری گھمبیر مگر جانی پہچانی آواز کو سنتے وہ چونکتے مڑی تھی۔۔۔۔ الایہ نے بغور اس شخص کو دیکھا جو بلیو پرنٹڈ ڈریس کوٹ پینٹ میں اپنے درمیانہ قد کے ساتھ دونوں ہاتھ پینٹ کی پاکٹ میں ڈالے اپنی نظروں میں

عجیب سی چمک لئے اسے سر تا پاؤں گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

.

. اوہ۔۔۔۔۔۔ مسٹر چھوٹو۔۔۔۔۔" اسے پہچانتے الایہ چہکتے اسکے قریب آتے جوش سے اونچی آواز میں بولی تھی۔۔۔۔ اسکے طرزِ تخاطب پر مقابل کے لبوں پہ ایک دلکش سی مسکراہٹ بکھری۔۔۔۔"

.

. وہ خود سے دو قدم اٹھائے الایہ کے قائم کیے فاصلے کو مٹاتا اسکے قریب رکا۔۔۔۔۔۔" وہ ابھی پارٹی میں آیا تھا۔۔۔ مگر اچانک سے لیلی کی آتی کال پہ وہ اپنے پارٹنر کو ایکسکیوز کرتے باہر آیا تھا۔۔۔ مگر باہر آتے ہی اسکی نظریں سرخ چہرے سے چکر کاٹتی

الایہ پہ پڑی۔۔۔۔۔لیلی کی آواز مسلسل اسکے فون سے آرہی تھی مگر وہ تو بس ٹکٹکی باندھے الایہ کو دیکھ رہا تھا۔۔۔جسے دیکھتے ہی اسے اپنے خواب کا گماں ہوا تھا۔۔۔

.

. مگر پھر خود ہی اپنے بے لگام دل کے ہاتھوں سے مجبور ہوتے وہ اسکے پاس آیا تھا۔۔۔اور اب تو اسکے منہ سے اپنا نام سنتے اسے یقین ہو گیا تھا کہ وہ سچ میں تھی کوئی خواب نہیں تھا۔۔۔۔

.

. ایچ اے آر کی دھڑکنیں تیز ہونے لگی۔۔۔۔دل اسکے سجے سنورے قاتل مکھڑے پہ اٹک سا گیا تھا۔۔۔جبھی اسنے ایکدم سے مسکراتے اسے آج ہی اپنے ساتھ اپنی دنیا میں لے جانے کا فیصلہ کیا تھا۔۔۔۔

.

. " مجھے لگا تھا کہ تم مجھے بھول گئی ہو گی۔۔۔۔" ایچ اے آر نے چہرے پہ معصومیت سجائے اسکے چہرے کا طواف کرتی اس کالی لٹ کو نظروں کے حصار میں لیتے کہا تھا۔۔۔۔جب کہ اسکے یوں شکوے پہ الایہ کا مسرور سا قہقہ فضا میں گونجا۔۔۔۔۔۔"

.

. ایسی کوئی بات نہیں میں صرف انکو بھولتی ہوں جو یاد رکھنے کے قابل ناں ہوں۔۔۔۔" الایہ نے دلکشی سے مسکراتے رسان سے کہا تو ایچ اے آر اسکے تیکھے نقوش کو دیکھتے کہیں کھو سا گیا۔۔۔۔ نظریں جیسے اس سے ہٹنا نہیں چاہ رہی تھیں۔۔۔۔۔

.

. " تو اس کا مطلب میں یاد رکھنے کے قابل ہوں۔۔۔" اپنے سر کو خم دیتے ایچ اے آر نے دل سے مسکراتے کہا تھا۔۔۔

.

. نہیں اب ایسی بھی کوئی خاص بات نہیں۔۔۔۔ ویسے تمہیں میرا نام کیسے پتہ چلا۔۔۔۔" الایہ نے کہتے ساتھ ہی اسے مشکوک نظروں سے سر تا پاؤں گھورتے ابرو اچکاتے سوال کیا تو ایچ اے آر نے سرد آہ بھرتے الایہ کے حسین چہرے کو دیکھا۔۔۔۔۔

.

. " میں تو کب سے تمہیں ڈھونڈ رہا ہوں۔۔ مگر تم تو جیسے غائب ہی ہو گئی تھی۔۔ دیکھ لو جن کی تلاش سچی ہو وہ منزل تک پہنچ جایا کرتے ہیں جیسے آج میں تم تک پہنچ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔ ایچ اے آر

نے اسکے وجود کو آنکھوں میں سموئے معنی خیزی سے کہا

تھا۔۔۔۔

.

. " الایہ ایک ادا سے مسکرائی______ میرا نام جان لیا ہے اب اپنا نام بھی بتا دو۔۔۔۔۔" اس سے بات کرنا الایہ کو اچھا لگ رہا تھا۔۔۔۔وہ واقعی میں کافی اچھا تھا۔۔۔۔"

.

. " اہہہہہ میرا نا ممممممم______ وہ سوچنے کی اداکاری کرنے لگا۔۔۔۔الایہ اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔"

.

. " میرا نام حسام ہے۔۔۔۔۔۔" مگر تم مجھے راج بھی کہہ سکتی ہو۔۔۔۔۔۔" آج پہلی بار اسنے اپنا تعارف ایچ اے آر کی جگہ

اپنے اصلی نام سے کروایا تھا۔۔۔۔۔ الایہ کے ہونٹوں سے اپنے نام کو سننے کی خواہش میں وہ سرد ہواؤں میں اسکے نازک وجود کو دیکھتا مسرور سا تھا۔۔۔۔

.

" اوکے نائس نیم راج۔۔۔۔۔۔۔۔۔ " الایہ نے مسکراتے پرجوش ہوتے کہا تھا اور ایک دم سے ہاتھ اسکی جانب بڑھایا۔۔۔۔۔ ایچ اے آر کی سرخ پڑتی نظریں اسکے اپنی جانب بڑھے دودھیا نازک ہاتھ پہ تھیں۔۔۔۔

.

ایچ اے آر نے ہاتھ آگے بڑھاتے اسکے ہاتھ کو تھامنا چاہا تھا مگر اس سے پہلے ہی کسی نے جھٹکے سے الایہ کے بازوؤں کو کھینچتے اسکا رخ اپنی جانب کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

.

. ایچ اے آر کے ماتھے پہ ایک دم سے ڈھیروں بل نمودار ہوئے۔۔۔۔۔۔۔وہ شدید غضب سے نظریں اٹھائے اپنے اور ایلا کے بیچ کھڑے اس شخص کو دیکھنے لگا۔۔۔۔جس کی پشت ایچ اے آر کی جانب تھی مگر اسکے اونچے قدو قامت اور چوڑے کشادہ سینے کی وجہ سے الایہ اسکے پیچھے چھپ سی گئی تھی۔۔۔۔

.

. ہیے مسٹر کون ہو تم۔۔۔۔۔۔" ایچ اے آر غضے سے غراتے اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھتے بولا تھا۔۔۔جو سرخ نظروں سے الایہ کو دیکھتا اب پلٹتے ایچ اے آر کو دیکھ رہا تھا۔________"

.

۔ "لٹس گو الایہ۔۔۔۔۔۔۔" اسے تیز نظروں سے دیکھ وہ الایہ کے نازک ہاتھ میں اپنا بھاری مضبوط ہاتھ ڈالے بولا تھا۔۔۔۔۔۔

۔

۔ لیٹ می گو اذلان۔۔۔۔۔۔" الایہ نے غصے سے چیختے اذلان کے سرخ لپ اسٹک سے سجے گال کو دیکھ اپنا ہاتھ چھڑوانا چاہا تھا

۔۔۔۔

۔

۔ "جب وہ کہہ رہی ہے کہ اسے نہیں جانا تو ہاتھ چھوڑو اسکا۔۔۔۔۔۔۔۔۔" ایچ اے آر نے اذلان کے ہاتھ میں موجود الایہ کا ہاتھ تھامتے کہا تو الایہ نے اس چھوٹے پیکٹ کو سر تا پاؤں گھورا۔۔۔۔

۔

. " یہ میرا اور اس کا معاملہ ہے تم اس سے دور رہو۔۔۔" ازلان نے دانت پیستے اسکے سینے پہ ہاتھ رکھتے پیچھے کرنا چاہا تھا جو بمشکل سے اسکی گردن تک آرہا تھا۔۔۔

.

. " مگر مقابل اپنی جگہ سے ایک انچ تک ناں ہلا تھا۔۔۔"

. " دکھنے میں چھوٹا ضرور ہوں مگر اندر سے پورا ہوں..." اپنے سینے پہ رکھے ازلان کے ہاتھوں کو ہٹاتے وہ طنزیہ مسکراہٹ سے مسکراتے بولا جبکہ ازلان کے کندھے سے اوپر اچھلتے یہ سب دیکھ وہ ہونٹ سیٹی کے شیپ میں گول کرتی قاتلانہ مسکرائی۔۔۔۔"

.

. واقعی میں یہ چھوٹا پیکٹ بہت تباہ کن ہے۔۔۔۔" ازلان کی ترچھی نظروں کو خود پہ پاتے وہ واپس سیدھے سے کھڑی ہوتی بڑبڑائی۔۔۔۔۔۔۔۔

.

. " تم جاؤ میں خود ایلا کو ڈراپ کر دوں گا۔۔۔۔" اپنے کالر کو ٹھیک کرتا وہ ازلان کو دودھ میں سے مکھی کی طرح نکالتا الایہ کی جانب بڑھا۔۔۔۔

.

. "ڈونٹ یو ڈیئر مسٹر ایکس وائے ذی______ یہ میری بیوی ہے میری ملکیت ۔۔۔۔۔۔ آج تو اسکا نام تم نے لے لیا۔ اور میں نے تمہیں بچہ سمجھ کر چھوڑ دیا مگر آج کے بعد میری بیوی کے

نزدیک آنے کی یا پھر اسکا نام اپنی زبان سے لینے کی کوشش بھی مت کرنا۔۔۔۔۔۔"

.

. ازلان نے جھٹکے سے طیش میں اسکے گریبان کو دبوچتے کہا تھا ۔۔جبکہ ایچ اے آر تو اسکے منہ سے الایہ کے لئے لفظ بیوی سنتے ہی جیسے شاک میں مبتلا ہو گیا تھا۔۔۔

. " مجھے لگتا ہے تمہیں سمجھ آگئی ہے۔۔۔"

.

. اسکے یوں بت بنے وجود کو پیچھے کی جانب دھکیلتے ازلان نے غصے سے الایہ کے بازؤں کو اپنی مضبوط مگر سخت گرفت میں لیا تو وہ پھڑ پھڑا اٹھی۔۔

.

. "راج یہ جھوٹ بول رہا ہے میں اسے جانتی بھی نہیں ہوں پلیز مجھے بچاؤ، پلیز ہیلپ می۔۔۔۔۔"

.

. اسکے ساتھ گھیٹستی الایہ نے چیختی ہڑبڑاتے ایچ اے آر کو مدد کیلئے بلایا۔۔۔ جو ایلا کی آواز پہ ایک دم سے جیسے ہوش میں آیا تھا۔۔۔

.

. وہ دھڑکتے دل سے اس جانب بھاگا جہاں اذلان اسے اپنی گاڑی کی جانب لے جارہا تھا۔۔۔

.

. "راج پلیز سیو می ____ یہ غنڈہ.........." الایہ اسے اپنے پیچھے آتا دیکھ پھر سے چلائی تھی۔۔۔ جبکہ اذلان نے زخمی نگاہوں

سے جبڑے بھینچتے اسے جھٹکے سے اپنے سامنے کرتے گاڑی سے پن کیا۔۔۔۔تو وہ سہمی نظروں سے تیز ہوتی دھڑکنوں سے اپنے اوپر سایہ ہوئے اذلان کو دیکھنے لگی مگر جیسے ہی نظریں اسکے لپ اسٹک سے سجے گال پہ گئیں۔۔۔۔اسکی آنکھوں میں عجیب سے جلن عجیب ساغصہ طیش آنے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔جبھی دانت پیستے اسنے اذلان کے بھاری ہاتھوں کو خود سے دور کرنا چاہا۔۔۔

.

. "پلیز سیو مم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" ابھی وہ مزید کچھ کہتی اذلان نے جھکتے اسکے ہونٹوں کو قید کرتے الایہ کے لفظوں کو اپنے ہونٹوں سے چن لیا۔۔۔۔۔۔۔" الایہ آنکھیں پھیلائے اپنے ہونٹوں پہ جھکے اذلان کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔جو اسکی نرم وملائم ہونٹوں کے لمس کو محسوس کرتا مدہوشی میں آنکھیں موند

گیا۔۔۔۔ الایہ نے اپنے ہاتھ ہلاتے اسکی قید سے رہائی چاہی مگر مقابل نے جھٹکے سے اسے سینے میں بھینچتے گرفت مضبوط کی۔۔۔

. کہ اسکے جان لیوا شدت بھرے لمس پہ اپنی سانسوں میں اترتی اسکی دہکتی سانسوں کو محسوس کرتی وہ بے بسی سے آنکھیں موندے اسکے حصار میں قید سی ہوئی کھڑی تھی۔۔۔۔

.

. "سر۔۔۔۔۔۔" ایچ اے آر کے بڑھتے قدموں کو پیچھے سے آتی اسکے خاص آدمی کی آواز نے روکا وہ حد سے زیادہ چونکا تھا۔۔۔ جبھی وہ حیرانگی سے مڑتا پریشان سے کھڑے شارلی ایبڈو کو دیکھنے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔"

.

. "کیا ہوا میری روزی کو۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ غصے سے بپھر تا مقابل کے چہرے پہ کسی درندے کی مانند دھاڑا تھا۔۔۔۔۔اسکی غراہٹ میں چھپے کرب و وحشت کسی اپنے عزیز از جان کے کھو دینے کا خوف جانے کیا کچھ شامل ناں تھا۔۔۔۔۔۔ جبکہ شارلی ایبڈو کسی غلام کی طرح اس آدمی کے سامنے نظریں جھکائے کھڑا تھا۔۔۔۔ وہ انسان جسے پورا ترقی اسکے قد و قامت اور وحشت سے جانتی تھی آج ایچ اے آر کے سامنے اسکی بہن کے گمشدہ ہونے پر وہ کسی گناہ گار کی طرح اسکے گھٹنوں میں بیٹھتا اپنا آپ اسکے سامنے پیش کر گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

.

. جبکہ ایچ اے آر شارلی کے یوں اپنے قدموں میں بیٹھتے ہی اپنی روزی اپنی بہن جسے اسنے کسی شہزادی کی طرح دنیا کی سرد و گرم

سے محفوظ رکھتے سونے کے محل میں پالا تھا آج اسکے یوں کسی انجان دشمن کے شکنجے میں ہونے کے خوف سے اسکے سینے میں موجود دل جیسے کسی نے ہاتھ سے بے دردی سے کھینچتے باہر نکالا تھا

. ✸✸✸✸✸✸

. آپ سب کی فیورٹ جوڑیاں خاضر ہیں 🎉🎉--اب اچھے سے ریسپانس بھی دیں ❤ 💞🌹 الفتِ عشق (جنونِ عشق سیزن ٹو ❤🔥🔥🔥

. قسط نمبر_38

. #از قلم_زینب_راجپوت

. اجازت کے بغیر کاپی کرنا ممنوع ہے 🚫🚫--------

. ✸✸✸✸✸✸

.

. "آہہہہ............" سر میں ہوتے اس عجیب سے تیز درد کی وجہ سے وہ نیند میں بھی بے چینی سے کراہتے بائیں ہاتھ سے سر کو مسلتے اپنی سرخ ہوئی سرمئی بڑی بڑی سے آنکھوں کو کھولتے چھت کی جانب دیکھنے لگی۔۔۔۔۔۔

. دماغ جیسے بالکل سناٹوں میں جا چکا تھا۔۔۔ اسے کچھ بھی یاد نہیں تھا آرہا۔۔۔ جبکہ وجود پہ عجیب سی تھکاوٹ محسوس کرتے میرب نے ہاتھوں کے سہارے سے اٹھنا چاہا تھا۔۔ مگر کچھ غیر معمولی احساس ہوتے ہی اسنے جھٹکے سے گردن گھمائے اپنے بائیں جانب دیکھا جہاں اسکے برابر لیٹا شخص پر سکون گہری نیند سو چکا تھا۔۔۔

.

. جبکہ میرب کی آنکھیں حیرت سے باہر آنے کو تھی وہ جھٹکے سے اٹھنے لگی مگر اپنے پیٹ کے گرد لپٹے تیمور شیرازی کے بھاری سرخ ہاتھ کو دیکھتے میرب نے کسی اچھوت کی طرح ڈرتے ایک دم جھٹکے سے اسکے ہاتھ کو کھینچتے اپنے پیٹ سے ہٹایا۔۔۔۔ اور سیکنڈ سے بھی کم کے وقت میں وہ بیڈ سے اترتے تیمور شیرازی کو دیکھ رہی تھی جو شرٹ لیس سا اطمینان سے لیٹا ہوا تھا۔۔۔

.

. میرب نے خوف و وحشت سے اس انجان کمرے کو دیکھ اپنے وجود پہ نظریں دوڑائی۔۔۔۔۔ تھوڑی دیر پہلے ہوا سارا واقعہ کسی فلم کی طرح اسکی آنکھوں کے آگے چلنے لگا۔۔۔ اسے یاد آیا وہ بے ہوش ہوئی تھی اسکے بعد تیمور اسے سنبھالنے لگا مگر آگے کیا ہوا تھا۔۔۔ اسے کچھ یاد نہیں آرہا تھا۔۔۔۔

.

. میرب کے ہاتھ اور چہرہ بری کپکپانے لگے تھے۔۔۔سینے میں ایک دم سے ایک ٹیس سی اٹھنے لگی۔۔۔وہ اپنے پھڑ پھڑاتے ہونٹوں پر ہاتھ رکھتے اپنی سسکی کو دبانے کی ناکام سی کوشش میں سسک اٹھی۔۔۔ جبکہ دوسری جانب نیند میں بھی میرب کو اپنے قریب ناپاتے

. مقابل کے ماتھے پہ ایک ساتھ جانے کتنے بل نمودار ہوئے تھے۔۔۔

.

. وہ ہاتھ اپنے برابر میں لے جاتے حالی بیڈ کو ٹٹولنے لگا معا اسنے ڈرتے میرب کوناں پاتے جھٹ سے اپنی نیند سے بھری سرخ ہوتی چاکلیٹ براؤن آنکھوں کو کھولتے سامنے دیکھا مگر جیسے ہی

نظریں اپنے سامنے روتی بلکتی میرب کے کپکپاتے وجود پہ پڑی وہ لمحوں میں ہوش میں آتا ایک دم سے جگہ سے اٹھتے اسکی جانب بڑھا تھا۔۔۔

.

- میر کیا ہوا وٹس ہیپننگ______" تیمور نے متفکر سا ہوتے اسکے قریب جاتے اسے چھونا چاہا تھا مگر وہ بری طرح سے ڈرتی پیچھے کو قدم لے گئی۔۔۔۔ تیمور نے چہرے پہ ہاتھ پھیرتے خود پہ کنٹرول کرنا چاہا تھا۔۔۔ مگر دماغ میں ایک کرنٹ سا اٹھنے لگا تھا۔۔۔ اسکا یوں رونا تیمور شیر ازی کے جنون کو ہوا دینے لگا۔۔۔۔۔۔

.

. مجھے نہیں آنا چاہیے تھا تمہارے ساتھ، تم ایک گھٹیا شخص ہو___ یو چیٹر تم نے مجھے برباد کر دیا۔۔۔۔۔ کسی قابل نہیں چھوڑا تم نے مجھے۔۔۔۔ تم ایک درندے ایک وحشی ہو۔۔۔ مجھے خود سے نفرت محسوس ہو رہی ہے جانے کیسے تم پر اعتماد کر لیا میں نے ۔۔۔۔۔۔"

. وہ ہزیانی سی ہوتے اپنے نقصان پہ دہاڑیں مار کے بری طرح سے رو رہی تھی جبکہ اسکی باتیں تیمور کے دماغ کے اوپر سے گزر گئی ۔۔ وہ مانتا تھا کہ اسے یوں میرب کے ساتھ نہیں سونا چاہیے تھا مگر وہ پھر بھی کمفرٹر سے باہر لیٹا تھا۔۔

.

. اپنے جذبات سے مجبور ہوتے وہ اسکی خوشبو کو خود میں اتارنے کی خاطر اسے اپنے قریب محسوس کرنا چاہتا تھا۔۔ مگر اس کے علاوہ

اسے نہیں تھا لگا کہ اسکی اتنی بھی کوئی غلطی تھی۔۔۔۔ یہ سب کچھ اسکے لئے ایک الگ سا احساس تھا۔۔۔

.

. اتنا واویلا تو اسکے ساتھ رات گزارنے والی اسکی گرل فرینڈز نے بھی کبھی نہیں کیا تھا مگر اس لڑکی کے قریب جانے پر ہی وہ اس طرح سے رو رہی تھی جیسے اسنے کیا کچھ کر دیا تھا اسکے ساتھ۔۔۔۔۔۔۔

.

. " اوکے ریلکس دیکھو تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں تم بیٹھو ہم آرام سے بات کرتے ہیں۔۔۔۔ " تیمور نے اسے سمجھانے کے خاطر پیار سے پچکارتے کہا تو میرب نے اپنی بڑی بڑی آنکھوں سے

اسے نفرت سے دیکھا جو اتنا سب کچھ کرنے کے بعد بھی اسے آرام سے بیٹھنے کا کہہ رہا تھا۔۔۔

.

. " تمہیں لگتا ہے کہ تمہیں معاف کر دوں گی میں یا پھر چھوڑ دوں گی۔۔۔۔ تمہاری غلط فہمی ہے یہ میں ان کمزور لڑکیوں کی طرح نہیں ہوں جو اپنی عزت کے لٹ جانے پر اپنے گھر میں چھپ کے بیٹھ جائیں میرے ڈیڈ تمہیں جان سے مار ڈالیں گے مسٹر تیمور ۔۔۔۔ میں ابھی انکے پاس جاؤں گی تمہارا یہ گھناؤنا چہرہ پوری دنیا کو دکھاؤں گی میں۔۔۔۔۔۔۔۔"

.

. وہ غصے سے غراتے نفرت اشتعال میں کہتے ساتھ اپنے آنسوں رگڑتے اسے پیچھے کو دھکہ دیے باہر جانے لگی کہ اسکی باتوں کا

مفہوم سمجھتے تیمور نے جھٹکے سے اسے بازوؤں سے کھینچتے اپنی جانب کیا کہ وہ ایک دم سے اسکے سینے سے لگتی آنکھیں خوف سے پھیلا گئی۔۔۔۔

.

. " دماغ کہاں ہے تمہارا۔۔۔۔۔ تمہیں لگتا ہے کہ میں نے کچھ الٹا سیدھا کیا تمہارے ساتھ۔۔۔۔۔۔" اسے کمر سے تھامتے اپنے نزدیک کرتا وہ غصے روعب سے چلاتے بولا تھا۔۔۔۔۔۔ میرب اسکے کشادہ سینے کو دیکھتے نظریں پھیر گئی۔۔۔۔۔ جسے محسوس کرتا وہ دلکشی سے مسکرایا۔۔۔۔

.

. "میری غلطی ہے جو میں تمہیں یہاں لایا۔۔۔ میری غلطی ہے جو تمہارے ساتھ ایک ہی بیڈ شئیر کیا۔۔۔ مگر اسکے علاوہ میں نے کچھ بھی غلط نہیں کیا تمہارے ساتھ۔۔۔۔۔۔۔"

.

. اسکی جھکی پلکوں کو دیکھ وہ گھمبیر آواز میں اسکے کان کے قریب جھکتے سرگوشی کرنے لگا۔۔

.

. میرب نے پل بھر میں بے یقنی سے نظریں اٹھائے اسکے بولتی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔۔ مگر پھر خود سے ہی نظریں جھکائے اسکے حصار کو توڑنے لگی۔۔

.

. "یہ جو کچھ بھی ہوا اس کے لئے ایم سوری_______یہ میری غلطی ہے اور آئی پرامس آج بہت بعد ایسی غلطی نہیں ہو گی

--" اسکی تھوڑی کے نیچے اپنا ہاتھ رکھتے تیمور نے اسکا چہرہ اپنے سامنے کرتے التجائیہ محبت سے چور لہجے میں کہا تھا--میرب کی پلکیں لرز پڑی وہ سر جھکائے اپنی تیز ہوتی دھڑکنیں شمار کرنے لگی------

.

. "میں نہیں جانتا کہ یہ محبت ہے پیار ہے یا پھر صرف ایک وقتی احساس مگر تم مجھے بے حد اچھی لگنے لگی ہو--تمہارا ساتھ ان سانسوں میں الگ سی روانی بھر دیتا ہے وہ سارے احسات جنہیں آج تک میں نے کبھی بھی محسوس نہیں کیا تمہارے سارے گزارے ان کچھ ہی گھنٹوں میں میں بے شمار احساسات سے واقف

ہوا ہوں۔۔۔۔۔۔ آئی ڈونٹ نو واٹ از اِٹ بٹ آئی نیڈ یو فار

ایور"

.

. اسکے چہرے کو اپنی نظروں کے حصار میں لیتے وہ خود اپنی بدلتی کیفیت کا آشکار کرتا بے ساختہ ہی مسکراتے اپنے نچلے لب کو دانتوں تلے دبا گیا۔۔۔۔۔

.

. "مم مجھے گھر جانا ہے۔۔۔۔۔۔۔" اسکے حصار کو توڑتے میرب نے نظریں فرش پہ گھاڑتے کہا تھا۔۔۔ تیمور نے اپنے بالوں میں ہاتھ چلاتے خود کو پر سکون کرنا چاہا تھا۔۔۔۔۔

. "اوکے میں تمہیں لے چلتا ہوں بٹ کیا میری ایک وش پوری کر سکتی ہو تم پلیز۔۔۔۔۔۔۔"

.

. اسکی بات مانتے تیمور شیرازی نے کھینچتے اسے پھر سے اپنے مضبوط حصار میں قید کیا۔۔۔ میرب تو اس شخص کے بے انتہا قربت پہ ہی نڈھال ہو رہی تھی۔۔۔ اپنی کیفیت اسے خود بھی سمجھ نہیں آئی تھی۔۔۔

.

. "کین آئی کس یو۔۔۔۔" اسے سوچوں میں الجھا دیکھ تیمور نے چہرے پہ معصومیت طاری کرتے اسکے سرخ چھوٹے سے ہونٹوں کو دیکھ التجا کی تھی۔۔۔ جبکہ تیمور کی اس بےہودہ بات کو سنتے میرب کا چہرہ غصے اور شرم سے لال پڑ گیا، اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتی مقابل نے ایک دم سے جھکتے اسکے دائیں گال پہ اپنے ہونٹ رکھتے میرب کے وجود کو سن سا کر دیا تھا۔۔۔ مقابل کی مونچھوں

کی جبھن کو اپنے گالوں پہ محسوس کرتے میرب نے جھٹکے سے اسے خود سے دور کیا جو مدہوشی سے اس پہلے تجربے کو محسوس کر رہا تھا۔۔۔

.

”تھینکس میر۔۔۔۔۔ مجھے یقین تھا تم انکار نہیں کرو گی۔۔۔۔“

اسکے سرخ پڑتے رخسار کو دیکھ تیمور شیر ازی نے دھڑکتے دل سے مسکراتے کہا تھا۔۔۔ جبکہ میرب بنا کچھ کہتے تیزی سے دروازہ کی جانب بڑھی ۔۔۔ اسکے پیچھے ہی تیمور بھی اسکی خاموشی پہ کندھے اچکاتا صوفے سے اپنی شرٹ اور گاڑی کی چابیاں اٹھائے روم سے باہر نکلا تھا۔۔۔۔

.

✹✹✹✹✹✹ .

. ******ماضی******

.

. "مجھے جانے دیں پلیز_______!" ایک دم سے چار دن کے بعد کمرے کا دروازہ کھلنے پہ وہ یوں کسی کے بھاری قدموں کی چاپ کو اپنے قریب سنتا دروازے سے اندر داخل ہوتی تیز روشنی کو محسوس کرتا آنکھوں پہ ہاتھ رکھتے اس چبھتی روشنی کو خود سے دور کرنے لگا۔۔۔۔۔۔

.

. "کہاں جانا ہے تجھے۔۔۔۔۔۔۔" اپنے قریب سے ہوتی سرگوشی پہ وہ دھندلائی نظروں سے پیچھے کو قدم لیتے سہمتا دیوار سے جا لگا۔۔۔۔۔

.

. ہاہاہاہاہا" اسکے ڈر خوف و وخشت کو بھانپتے مقابل کا قہقہ بے ساختہ بلند ہوا تھا۔۔۔۔۔

.

. " تیرا باپ تجھے بیچ گیا ہے میرے اگے۔۔۔۔۔ جانتا ہے کتنے پیسوں میں تجھے دیا ہے اس نے۔۔۔۔" اسکے قریب پنجوں کے بل بیٹھتا وہ وخشت بھرے لہجے میں اس کے کمزور سے وجود کو دیکھتا سرد مہری سے دھاڑا تھا۔۔۔

.

. جبکہ مقابل بیٹھا وہ چھوٹا سا معصوم بچہ اپنی نیلی سرخ سوجھی آنکھوں کو بشمکل کھولتے اسے دیکھ رہا تھا۔۔اسکے سرخ چھوٹے چھوٹے ہونٹ اپنے ڈیڈ کے لئے ایسا سنتے پھڑ پھڑانے لگے وہ جانتا تھا اسکے ڈیڈ اسے نہیں چھوڑ سکتے۔۔۔۔۔

.

. وہ تو کسی کام سے گئے تھے اور اس سے کہا بھی تھا کہ اپنا دھیان رکھنا۔۔۔ وہ تو اس سے بہت محبت کرتے تھے اسکی ماں کی طرح اسے چھوڑ کے نہیں گئے تھے مگر ابھی سامنے بیٹھا یہ شخص اسے جانے کون کون سی باتیں بتا رہا تھا۔۔۔

.

. مم مجھے پتہ ہے میرے ڈیڈ ایسا نہیں کر سکتے تم جھوٹے ہو ۔۔۔۔" اپنے ڈیڈ کو یاد کرتے وہ بیٹھی آواز سے سوجھے نیلے پڑتے ہونٹوں کو ہلاتا تکلیف کے باوجود بھی بولا تھا۔۔۔۔ اسکی آنکھوں سے جھلکتے اعتماد نے مقابل کو مزید طیش دلایا تھا۔۔ جبھی وہ اپنے بائیں ہاتھ کا ایک زوردار تھپڑ اسکے چہرے پہ مارتے جگہ سے اٹھا تھا۔۔۔

.

. "توں ایسے نہیں مانے گا۔۔ آج تجھے بتاتا ہوں کہ تیرا باپ تجھے کیوں کر دے گیا ہے مجھے اور جن بچوں کے باپ یا ماں انہیں بیچ دیا کرتے ہیں، تو پھر ان ناجائز بچوں کے ساتھ کیسا سلوک کیا جاتا ہے۔۔۔۔"

.

. اسکے بالوں کو اپنی وحشیانہ گرفت میں لیتے وہ اسے کراہنے پہ مجبور کر گیا۔۔ ایل کا نازک وجود اس درندے کی پکڑ پہ بری طرح سے پھڑ پھڑانے لگا۔۔۔ اپنے بالوں میں اس سفاک کی گرفت پہ ایل کی آنکھیں درد سے بند ہونے لگی۔۔۔ منہ سے خون ابلتا اسکے سرخ چہرے پہ نشان چھوڑنے لگا جبکہ مقابل اپنے بھاری

قدموں سے اسے کھینچتے دوسرے کمرے میں لے جاتا جھٹکے سے اسے اٹھائے بیڈ پہ پھٹک گیا۔۔۔

.

. "تجھے ایسی نفرت کرواں گا تیرے باپ سے ___ کہ توں اسکے نام سے بھی نفرت کرے گا۔۔۔" چہرے پہ شیطانی مسکراہٹ سجاتے ڈیون نے اسکے نیم بے ہوش وجود کو دیکھتے سوچا تھا۔۔۔ اور پھر جھٹکے سے اپنی شرٹ کو اتار دور پھینکتے وہ بیڈ کے قریب جاتے اسے بالوں سے پکڑتا گھسیٹتے سیدھا کر گیا۔۔۔ کہ درد سے چور اس کمزور وجود میں اب ہلنے کی بھی سکت نہیں تھی رہی۔۔۔ جسے دیکھ مقابل ہنستے اسکے بالوں کو دبوچتے اسکے کان میں سرگوشیاں کرتے اپنی دردنگی دکھاتے اس کمزور سے وجود کو کچلنے لگا۔۔۔۔

.

. ایل کی کربناک چیخیں اس خاموش ماحول کی گونجتی ایک عجیب سی وخشت برپا کر رہی تھی۔۔۔۔ اسکی آنکھیں باہر کو ابلی پڑی تھی۔۔۔ جبکہ منہ سے ایک بار پھر سے خون بہنے لگا۔۔۔۔

"تم ایک ناجائز ان چاہے بچے ہو، جب تیرے باپ کو اس بات کا علم ہوا تو وہ خود تجھے بیچ گیا میرے آگے۔۔۔۔ تیرے جیسوں کی زندگی ایسی ہی لکھی گئی ہے۔۔۔۔۔ تجھے تیرے وجود سے اس قدر نفرت کروا دوں گا میں کہ توں خود ہی موت کی بھیک مانگے گا ۔۔۔۔۔۔"

.

. اسکے کان کے قریب اپنے غلاظت پھونکتے وہ جھٹکے سے اسکے بالوں کو چھوڑتا اسکے چہرے پہ تھوک گیا۔۔۔۔ ایل کے

بے جان وجود میں جیسے جینے کی سکت نہیں رہی تھی۔۔۔
آنکھوں سے بہتے انسؤں اسکے چہرے پہ بہتے سرخ لہو میں ملتے خون آلود ہونے لگے۔۔۔۔۔۔۔

.

. اسے پاؤں سے ٹھوکر مارتے ڈیون نے نفرت سے اسے دیکھا کہ معا ایک محسوس بیل کی آواز پہ وہ چونکتا اٹھا تھا۔۔۔۔۔

.

. ایک تیز نظر اس آخری سانس لیتے کمزور وجود پہ ڈالتا وہ باہر نکلا تھا۔۔۔۔۔۔

.

. سر لیلی میڈم آئی ہیں۔۔۔۔۔۔" باہر کھڑے اسکے گارڈ نے اسے اطلاع دی تو ڈیون سر ہاں میں ہلاتے روم لاک کرتے وہاں سے نکلا۔۔۔۔۔

.

. "کیا بات ہے میڈم لیلی۔۔۔۔۔۔اتنی جلدی آگئی تم۔۔۔۔۔" اندھیرے میں ڈوبے کمرے میں بھی وہ اسکی بے چینی کو محسوس کر پایا تھا۔۔۔۔ جو ڈیون کی آواز سنتے جھٹکے سے جگہ سے اٹھی تھی۔۔۔۔

.

. "تمہارا وقت پورا ہوا ڈیون اب مجھے میرا بیٹا واپس کرو۔۔۔۔۔" وہ سیدھا مدعے پہ آئی تھی۔۔۔

.

. "مگر تم خود ہی تو مجھے دے کر گئی تھی اسے۔۔۔۔۔ کہ میں اسکا دماغ میں تمھارے سابقہ شوہر کیلئے نفرت ڈال دوں تا کہ پھر وہ آسانی سے تمہارے ساتھ جانے کو مان جائے۔۔۔۔۔۔"

.

. ہاں میں لائی تھی اسے۔۔۔۔۔ مگر میں نے کہا تھا کہ صرف دس دن کیلئے تم اس پہ ظلم کر سکتے ہو اسے اسکے باپ سے نفرت کروا سکتے ہو مگر اب پورا ڈیرھ ماہ ہو گیا ہے مجھے چاہیے اب وہ واپس ۔۔۔۔ میں خود یہ کام کروں گی اب سے۔۔۔۔۔" ڈیون کی آنکھوں میں اپنی نیلی سرخ ہوتی نظروں کو گھاڑتے وہ ایک ایک لفظ پہ زور دیتے بولی تھی۔۔۔۔ جبکہ ڈیون کی نظریں اسکے قاتل سراپے پہ تھی۔۔۔۔۔

. وہ مافیہ کی دنیا کا سب سے بڑا ڈان تھا۔۔ ایک بار جو کیس اسے سونپا جاتا وہ اسے پورا کیے بنا واپس نہیں کرتا تھا مگر اس گیارہ سالہ بچے نے ڈیڑھ ماہ کی اذیتوں کے باوجود بھی اپنے باپ کی نفرت نہیں قبولی تھی۔۔۔ اپنی ہار کا غصہ نکالتے اسنے اس نازک وجود کو مسل ڈالا تھا۔۔۔ جو خود اپنی غلطی اپنے گناہ سے انجان تھا۔۔

.

. وہ میرا بیٹا ہے اور مجھے اسے اپنے ساتھ لے جانے سے کوئی بھی روک نہیں سکتا۔۔۔ لیلی کا غصہ حد سے سوا تھا۔۔۔۔۔

.

. جبھی اسے اپنے ساتھ کام کرنے کی آفر کرتے ڈیون نے اسے ایل کو کے جانے کی اجازت دی تھی مگر وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ یہ پارٹنر شپ اسے کتنی مہنگی پڑنے والی تھی۔۔۔۔

✸✸✸✸✸ .

. پاگل خانے میں اسکی ملاقات ڈاکٹر سلمان سے ہوئی تھی۔۔ لیلی کا خاموش رہنا اسکی خوبصورتی نے سلمان کو اپنی جانب راغب کیا تھا وہیں سلمان کی توجہ کو خود پہ پاتے لیلی کو وہاں سے نکلنے کا راستہ مل گیا تھا۔۔۔ مگر اب کی بار اسنے سوچ لیا تھا وہ وریام کو نہیں چھوڑے گی۔۔۔ جس نے نا صرف اسکی زندگی برباد کر دی بلکہ اسکی محبت کو بھی دھتکارا تھا۔۔۔

.

. سلمان کی توسط سے وہ جیل سے نکلنے میں کامیاب تو ہوئی مگر اس سے پہلے ہی سلمان نے اس کے سامنے شادی کا پرپوزل رکھ دیا ۔۔۔ جسے وہ کسی بھی حال میں انکار نہیں کر سکی۔۔۔۔

.

. کیونکہ وہ جانتی تھی ابھی کچھ عرصہ سیو رہنے کے لئے اسے سلمان کی ضرورت تھی۔۔۔سب کچھ ٹھیک چل رہا تھا۔۔۔ سلمان کا رویہ لیلی کے ساتھ اسکی سوچ سے بھی زیادہ اچھا تھا ۔۔۔وہ اسکا بے حد خیال رکھتا تھا۔۔۔ مگر لیلی کے اندر جو بدلے کی آگ بھڑکی تھی وہ ہر حال میں سلمان کو چھوڑنا چاہتی تھی۔۔

. وہ ایسا کر بھی جاتی مگر اچانک سے اپنی ماں بننے کی خبر نے اسے روک دیا۔۔۔۔ اسے اپنے اندر ہوتی اس تبدیلی نے خاموش سا کر دیا تھا۔۔۔وہ خود بھی نہیں جانتی تھی کہ آخر ایسا کیوں تھا۔۔

.

. وہ خاموش سی ہو کے رہ گئی تھی۔۔۔۔ مگر وقت بڑھتا گیا سلمان اس کا پہلے سے کئی زیادہ خیال رکھتا تھا۔۔۔ مگر پھر اچانک سے مائیکل اسکی زندگی میں آیا۔۔۔۔۔۔۔

.

. ڈاکٹر سے منتھلی چیک اپ کے بعد سلمان لیلی کو بینچ پہ بٹھائے میڈیسن لانے گیا تھا جب وہ لیلی کو پہنچانتے اسکے پاس آیا

۔۔۔۔۔۔

. اوہ مائے گاڈ یہ تم ہو لیلی۔۔۔۔" وہ اسکا کلاس میٹ تھا۔۔۔۔ جس نے کئی بار اسے پرپوز بھی کیا تھا مگر وریام کی محبت اسے حاصل کرنے کے جنون کے آگے لیلی کو کہاں کچھ دکھائی دیتا تھا۔۔

.

. لیلی کیا حالت بنالی تم نے۔۔۔ تم وہ لیلی تو نہیں رہی۔۔ اسکے حالت کو دیکھ وہ افسوس کرتے لہجے میں بولا۔۔۔لیلی نے جھٹکے سے گردن گھمائے اپنے آپ کو دیکھا وہ واقعی میں وہ نہیں تھی رہی۔۔۔وہ اس وقت سیون منتھ پریگننٹ تھی۔۔۔

.

. مائیکل دو چار باتیں کرتا وہاں سے چلا گیا تھا۔۔ مگر گھر آنے کے بعد بھی اسکا دماغ ایک ہی بات پہ اٹک گیا تھا۔۔وہ آئینے کے سامنے کھڑی خود کو دیکھنے لگی بوجھل سی سوجھی نیلی آنکھیں بھرا بھرا سراپا۔۔۔۔اسے اپنا آپ کہیں کھوتا سا لگا۔۔۔ وہیں سے اسکے دل میں خلش ابھرنے لگی۔۔۔۔

.

. وہ سلمان سے دور ہونے لگی جہاں تک ممکن ہوتا اس سے فاصلہ بنانے لگی اور اس سب میں مائیکل کی موجودگی نے اسکے دماغ کو پھر سے ورغلایا تھا۔۔۔

.

. عالیان کی پیدائش کے بعد اسکا رجحان گھر سے باہر زیادہ ہوتا تھا۔۔۔ وہ اکثر بے وقت باہر چلی جایا کرتی پہلے پہل تو سلمان نے خاموشی سے اسکے بدلتے تیور دیکھے مگر پھر جب عالیان پانچ سالوں کا ہوا تب تک لیلی صرف برائے نام اسکے ساتھ رہنے لگی ۔۔۔ یہ بھی مائیکل کا ہی مشورہ تھا کہ جب تک سلمان کی پراپرٹی نام ناں کروالو تب تک اسکے قریب رہو اور جہاں تک ہوسکے اپنا رویہ بہتر کرو۔۔۔

.

. اسکی بات پہ وہ حامی تو بھر گئی تھی مگر ایل کی طرف دیکھتے ہی اسے شدید غصہ آتا۔۔۔وہ بری طرح سے اس چھوٹے سے بچے کو مارتی تو کبھی بیڈ سے گرا دیتی۔۔۔ مگر سلمان لیلی کی ذہنی حالت کی سوچتے خاموش ہو کے رہ گیا تھا۔۔۔۔۔

.

. کچھ دنوں سے لیلی نے اپنا رویہ سلمان سے ٹھیک کیا تھا۔۔وہ قریب آتا تو وہ اسے روکتی نہیں تھی۔۔۔۔ سلمان بھی اب پر سکون ہونے لگا کہ اب شاید لیلی پھر سے ٹھیک ہو جائے۔۔۔۔ مگر لیلی کی نظر تو اسکی جائیداد پہ تھیں۔۔ وہ جیسے تیسے یہ وقت گزار رہی تھی۔۔۔اور انہی سب میں اسے اپنے دوبارہ سے ماں بننے کا پتہ چلا۔۔۔اسکاری ایکشن حد سے سوا تھا۔۔۔

.

. اسے جیسے ہی ڈاکٹر نے یہ نیوز سنائی وہ جھپٹتے سب کے سامنے سلمان پہ برسی۔۔۔۔ اسے بری طرح سے کوستے وہ اپنی بھڑاس نکالنے لگی۔۔۔۔ وہ تو اسی ہفتے اسکی جائید اد اپنے نام کروانے کے بعد اس سے طلاق لینے والی تھی مگر یہاں تو ایک نیا قصہ شروع ہو گیا۔۔۔۔ سلمان شرمندہ سا اسے بشمکل گھر لایا تھا۔۔ مگر گھر آتے ہی اسنے پھر سے اس بچے کو ختم کرنے کا کہا جس پہ سلمان کا ہاتھ اٹھا تھا لیلی پہ۔۔۔ شفیع جو ان دونوں کو ڈراپ کرنے آیا تھا وہ گھبر اتے آگے بڑھا تھا کیونکہ لیلی کی طبیعت کے پیش نظر ایسا کچھ بھی اسکے لئے نقصان دہ تھا۔۔۔

.

. لیلی کی دھمکیوں سے ڈرتے سلمان نے اسکا باہر آنا جانا بند کر دیا مگر اس سب کے باوجود بھی وہ کئی بار غلط دوائیاں کھا چکی تھی۔۔۔۔وہ یہ بچہ کسی حالت میں بھی نہیں کر سکتی تھی۔۔۔ مائیکل کو کتنی مشکل سے اسنے سمجھایا تھا۔۔۔ورنہ وہ تو صاف الفاظ میں اسے سلمان سے کوئی بھی تعلق بنانے سے منع کر چکا تھا اگر اسے پتہ چلتا کہ وہ دوبارہ سے سلمان کے بچے کی ماں بننے والی ہے تو کیا پتہ وہ اسے چھوڑ جاتا اور اب لیلی ایسا نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔

.

. وہ ہر ممکن کوشش کرنے لگی کہ کسی بھی طرح سے سلمان اس سے بدذن ہو کر اسے نکال دے۔۔وہ جان بوجھ کے ایل کو مارتی اسے پورا پورا دن ٹھنڈ میں کھڑا کر دیتی۔۔۔جبکہ سلمان اسکے

ساتھ سائے کی طرح قائم تھا۔۔۔۔وہ کئی بار اپنے رب سے اسکے لئے معافی مانگ چکا تھا۔۔۔وہ جانتا تھا کہ اسکے پاگل پن کی وجہ سے وہ یہ سب کر رہی تھی۔۔مگر وہ انجان تھا کہ وہ لڑکی پاگل تھی نہیں بلکہ پاگل بنتے اسے تباہ کرنے والی تھی۔۔۔۔

.

. مائیکل کے ساتھ لیلی کا رابطہ سات ماہ سے نہیں ہوا تھا۔۔۔۔ مائیکل بری طرح سے جھنجھلا گیا تھا۔۔۔۔ مگر اسے امید تھی کہ لیلی اسکے پاس ہی واپس آئے گی۔۔۔۔

.

. سلمان شدید غصے میں آپریشن تھیٹر کے باہر بیٹھا تھا۔۔۔۔ اسے بار بار لیلی کا وہ روپ یاد آرہا تھا جب اج اسنے اسکی آنکھوں کے سامنے اتنی زیادہ دوائیاں کھائی تھی جانے وہ کہاں سے لے رہی

تھی یہ دوائیں مگر ان کو کھاتے ہی اسکی طبیعت بگڑ گئی تھی۔۔ایل کو شفیع کے پاس چھوڑنے کے بعد وہ لیلی کو لیے ہاسپٹل آیا۔۔۔

.

. " ڈاکٹر میرا بچہ۔۔۔۔" دروازہ کھلتے ہی اسنے ایک امید سے ڈاکٹر کو دیکھ لیلی کی بجائے اپنے بچے کا پوچھا۔۔ لیلی کو طلاق دینے کا فیصلہ وہ پہلے ہی کر چکا تھا۔۔۔ اسکی زندگی عذاب بن چکی تھی اس عورت کے ساتھ رہتے وہ اب مزید اپنے بچوں کو اس عورت کے ہاتھوں تباہ نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

.

. " سوری ڈاکٹر سلمان۔۔ مگر آپ کی بیوی نے ایک مردہ بیٹی کو جنم دیا ہے۔۔۔۔" ڈاکٹر اسکا کندھا تھپکتے چلا گیا جبکہ وہ وہیں کا وہیں کھڑا رہ گیا۔۔۔۔

.

. سلمان کو لیلی سے شدید نفرت سی محسوس ہونے لگی۔۔ کیسی ماں تھی وہ جو اپنے ہی بچے کو کھا گئی۔۔۔ لیلی نے ہوش میں آتے ہی اس سے طلاق کا مطالبہ کیا تھا۔۔ سلمان کو افسوس ہوا اس عورت کے رویے پہ اپنے بچے کے مرنے کا اسے ذرا برابر افسوس یا دکھ نہیں تھا۔۔ جبھی سلمان اسے طلاق دیے ایل کو لئے اٹلی چلا گیا۔۔۔

.

. اس نے اکیلے ہی ایل کو اچھے سے پالا تھا۔۔ دونوں باپ بیٹا ایک دوسرے سے گہری محبت کرتے تھے۔۔ ایل کی آنکھیں اسکے نین نقوش میں سلمان کے ساتھ ساتھ لیلی کی بھی جھلک دکھتی تھی۔ مگر سلمان کے لئے اپنا بیٹا اپنی جان سے بھی عزیز تھا۔۔

.

. لیلی سے دور ہونے کہ ان ساڑھے پانچ چھ سالوں میں ہی ایل پہلے سے زیادہ صحت مند ہونے لگا تھا۔۔۔بات بات پہ شرارتیں کرتے وہ اپنے ڈیڈ کو ہنسنے پہ مجبور کرتا تھااور سلمان کی تو کل کائنات ہی اسکا بیٹا تھا۔۔۔۔

.

. ان ساڑھے پانچ چھ سالوں میں لیلی ہر طریقے سے بری طرح سے ناکامیاب ہوئی تھی۔۔۔وریام کومات دینے کا ہر حربہ ناکام گیا تھا۔۔۔شاید وہ پہلے سے ہی محتاط ہو جاتا تھا۔۔اب بھی وہ کمرے میں بیٹھی غصے سے بھری شراب پینے میں مشغول تھی جب مائیکل نے اسے ایک نیاپلان بتایا۔۔۔۔

.

. ” وریام کی بیٹی کافی خوبصورت ہے دیکھنا چاہو گی۔ باکل اسکی بیوی کی جھلک ہے اس میں۔۔۔۔۔۔ اسکے چہرے پہ جھلکتی نفرت جلن کے آثار نمودار ہونے لگے جس پہ مائیکل گہرا مسکرایا۔۔۔۔

.

. ” جان سے مار دوں گی میں ان سب کو۔۔۔۔ سب کو مرنا ہو گا ہر وہ انسان جس نے لیلی کو تکلیف دی ہے وہ نہیں بچ پائے گا۔۔۔۔ وغصے سے اسکے گریبان کو پکڑتے طیش سے بولی۔۔۔۔ تو مائیکل نے ماتھے پہ بل سجائے اسے دیکھا۔ اسکا ایک ہی حل ہے سویٹ ہارٹ تمہارا بیٹا۔۔۔۔۔۔”

.

. اپنے کالر سے اسکے ہاتھوں کو جھٹکتے وہ معنی خیز لہجے میں بولا تو لیلی نے آنکھیں چھوٹی کیے اسے دیکھا۔۔۔

.

. میرا کوئی بیٹا نہیں مائکل اور تم جانتے ہو مجھے اس سلمان کے بیٹے سے کتنی نفرت ہے۔۔۔۔ نظریں چرائے وہ غصے نفرت سے بولی تو مائیکل کا قہقہہ اسے چونکنے پہ مجبور کر گیا۔۔۔

.

. "تم جانتی ہو لیلی کہ مجھے بچوں سے کوئی انٹرسٹ نہیں اور میں یہ سب افورڈ نہیں کر سکتا۔۔ اس لئے ہمیں اس ایل کو اپنے شکنجے میں کرنا ہو گا۔۔ آگے جا کر وہ ہمارے بہت کام آنے والا ہے۔۔۔

. کیا مطلب تم کیا کہنا چاہتے ہو۔۔۔ آنکھیں چھوٹی کیے اسے گھورتے وہ غصے سے استفسار کرنے لگی۔۔ جس پہ مائیکل نے اسے

اپنا سارا پلان بتایا۔۔۔اسکا سوچا پلان ایسا تھا کہ کئی لمحوں تک وہ خود بھی سناٹوں میں آ گئی۔۔۔

.

. مگر پھر خود کو سنبھالتے اس نے ایک ایک پہلوں پہ غور کی واقعی مائیکل ٹھیک کہہ رہا تھا۔۔۔ایسا ہی تو تھا۔۔۔

. "مان لیا کہ تمہاری بات ٹھیک ہے مگر ایل مجھ سے نفرت کرتا ہے وہ کبھی نہیں مانے گا۔۔۔ "

.

. اسے اب اچانک سے اپنے رویے پہ افسوس ہوا تھا اسکے پاس تو جیک پاٹ پڑا تھا جسے وہ نظر انداز کر گئی تھی۔۔۔

. تو میری جان اسے ہم منالیں گے۔۔۔" لیلی کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے وہ آنکھ دباتے اسے قہقہہ لگانے پر مجبور کر گیا۔۔۔

.

. اس سے اگلے دن ہی وہ دونوں سلمان کی ساری معلومات لیتے اٹلی پہنچے تھے پورا ایک ماہ اس پہ نظر رکھنے کے بعد آخرکار انہوں نے ایل کو سکول کے باہر سے کڈنیپ کروایا تھا۔۔۔۔

. جہاں سے ڈیون اسے اپنے ساتھ لے گیا ۔۔۔کیونکہ لیلی نے اس سے مدد مانگی تھی کہ وہ جلد از جلد اسکے بیٹے کے دل میں اسکے باپ کیلئے نفرت پیدا کرے۔۔۔۔

.

. اسے ہر طرح کی اذیتیں دینے کے باوجود بھی وہ اسکے ذہن سے سلمان کی محبت کو نہیں نکال پایا تھا جس پہ غصہ ہوتے ڈیون نے اس کے وجود کو نوچا تھا۔۔اسکے کان میں سرگوشیوں کرتے اسکے

باپ کے خلاف ورغلایا تھا اور یہ بھی بتایا کہ وہ اسکا ناجائز بیٹا تھا۔۔۔۔

.

.

لیلی جیسے تیسے اسے ڈیون سے چھڑوالائی تھی۔۔۔۔ اسکے سامنے ایک ایسی مظلوم لاچار ماں کا روپ پیش کیا کہ وہ معصوم جو خود ہی ٹوٹ چکا تھا لیلی کی بتائی ہر بات پہ یقین لے آیا وہ مان گیا کہ ہاں اسکے باپ نے ہی اسکی ماں کو زبردستی طلاق دی تھی اسے پاگل قرار دیا اور اسکی بہن کو بھی اسکے باپ نے ہی مارا تھا۔۔۔ وہ جان بوجھ کہ لیلی کو مجبور کرتا تھا کہ وہ مجبوراً ایل پہ ہاتھ اٹھاتی۔۔ جسکے باعث ایل کو اس سے نفرت ہونے لگی۔۔۔۔

.

. رفتہ رفتہ گزرتے وقت کے ساتھ لیلی اسکے دل و دماغ پہ قابض ہوتی گئی۔۔۔ اسے بتایا کیسے وریام کاظمی نے اسے برباد کیا تھا۔۔۔۔ اس سے شادی کرنے کا جھوٹ بولتے اسکی زندگی تباہ کر دی۔۔۔ جسکے باعث وہ پاگل ہو گئی۔۔۔۔۔۔ لیلی نے مائیکل کا بھرپور ساتھ دیتے ڈیون کا سارا کالا دھندا آہستہ آہستہ اپنے قابو میں کیا۔

.

. اسنے انیس سال کی عمر میں ایل کے ہاتھ میں بندوق تھمائی تھی ۔۔۔۔ اور ڈیون کو اسکے سامنے پیش کیا۔۔۔۔۔

.

. اسے دیکھتے ہی ایل کو خود پہ بیتی وہ قیامت یاد آنے لگی وہ بے حس بن چکا تھا مکمل طور پہ ہر کسی سے نفرت کرنے والا ایک بے حس

وجود جو صرف لیلی کے اشاروں پہ چلتا تھا۔۔ مگر ایل نے اسے بندوق سے آسان موت نہیں دی تھی بلکہ اسے رفتہ رفتہ مارا تھا ایسی کربناک موت دی تھی کہ ڈیون کی روح اسکے وجود کا ساتھ چھوڑنے کو تڑپنے لگی۔۔۔۔۔

.

. مگر ایل کو سکون نہیں ملا تھا۔۔وہ شراب پینے لگا۔۔۔اپنے اندر زہر انڈیلتا۔۔۔۔۔ آئے روز ایک نئ لڑکی اسکے کمرے میں ہوتی تھی اسکی دسترس میں مگر آج تک کوئی بھی وجود کوئی بھی چہرہ ایل کو اپنی جانب نہیں کھینچ سکا تھا کہ وہ اسے حاصل کرتے اپنی بے چین روح کو سکون پہنچاتا۔۔۔

. مگر جب اسکا دل اس دنیا سے بھر جاتا تو وہ لیلی کی طرف سے دی ایک عدد وہ چھوٹی سی تصویر پکڑتے اسے گھورتا رہتا جس میں اسکی زندگی کا مقصد اسکی نفرت کی وجہ تھی۔۔

.

. آخرکار اب وہ وقت آن پہنچا تھا جب وہ اپنے جینے کے مقصد اپنی نفرت کو تباہ و برباد کرتا۔۔۔

.

. ✸✸✸✸✸✸

.

. ******حال******

.

. "کب تک فری ہو جاؤ گی تم۔۔۔۔۔۔" گاڑی سے باہر نکلتے وہ اسکے قریب کھڑے ہوتے سامنے دیکھتے پوچھنے لگا۔ ۔

.

. " اگلے ہفتے سے پیپرز ہیں بس لیکچرز ہی ہونگے آج۔۔۔۔۔۔" عیناں نے آگے پیچھے دیکھتے معصومیت سے کہا تھا۔۔۔وہ کافی لیٹ ہو چکے تھے گھر سے نکلتے اسی وجہ سے ویام اسے سیدھا یونی لایا تھا۔۔اب اسکا ارادہ واپسی پہ عین کو ماما کے پاس چھوڑنے کا تھا کیونکہ اسے آج رات ہی ایک ضروری کام سے جانا تھا۔۔۔

.

. " اوکے آؤ تمہیں اندر تک چھوڑ آتا ہوں۔۔۔۔۔" سن گلاسز لگاتے وہ چہرے پہ سنجیدگی سموئے عیناں کا ہاتھ تھامتے آگے بڑھنے لگا۔۔۔

. ووویام میں خود سے چلی جاؤں گی۔۔۔" پاس سے گزرتے کئی سٹوڈینٹس کی نظروں کو خود پہ پاتے وہ خائف سی ہوتے بولی تھی۔۔۔ کہ ویام نے ماتھے پہ بل سجائے اسے دیکھا۔۔۔

.

. میں چھوڑ آتا ہوں۔۔۔ چلو۔۔۔۔۔۔۔" اسنے پاس سے گزرتے عیناں کو گھورتے اس لڑکے کو دور تک جاتا دیکھ جبڑے بھینچتے کہا تھا۔۔۔عیناں سر ہلاتی اسکے ساتھ چلنے لگی۔۔۔۔

.

. جو اسکا ہاتھ تھامے کئی لڑکے لڑکیوں کی نظروں کو خود پہ پاتا بھی انجان سا بنتا اوپر اسکی کلاس میں داخل ہوا۔۔۔۔۔۔

.

. پروفیسر کے آنے میں ابھی وقت تھا جبھی تمام سٹوڈنٹس ایک دوسرے کے ساتھ باتوں میں مشغول تھے۔۔عیناں کے ساتھ کسی لڑکے کو دیکھ سب ہی خاموش ہوئے تھے جبکہ لڑکیاں تو اسکے حسین چہرے کو کافی غور سے دیکھ رہی تھیں۔۔۔

.

. ویام نے ایک بھرپور نظر پوری کلاس پہ ڈالی اور گلاسز اتارتے پاکٹ میں رکھے۔۔۔عیناں کا ہاتھ تھامے وہ عین کلاس کے بیچ کھڑا ہوا۔۔

.

. عیناں تو شرمندہ سی اسکی اگلی حرکت کا سوچ رہی تھی وہ جانتی تھی کہ یہاں آنے کے بعد ویام کو دوبارہ سے کچھ دن پہلے کا گزرا واقعہ

یاد آیا تھا۔۔ جبھی وہ خاموش سا ہو گیا تھا۔۔۔ مگر وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ اب وہ کیا کرنے والا تھا۔۔۔؟"

.

. " اسے جانتے ہونگے آپ سب مگر یہ نہیں جانتے کہ میں کون ہوں۔۔۔؟" عیناں کو اپنے قریب کرتے وہ بت بنے خود کو گھورتے لڑکوں کو دیکھتے گویا ہوا تھا۔۔۔

.

. " میں ویام کاظمی ہوں اس یونیورسٹی کا سینیئرس سٹوڈنٹ یقیناً کچھ لوگ تو جانتے ہی ہونگے۔۔۔۔۔۔ وہ جاننے پہ زور دیتے ہلکا سا مسکرایا تو اسکے گال پہ ابھرتے ڈمپل کو دیکھ کئی لڑکیاں مبہوت سے اسکے حسین چہرے کو دیکھنے لگی۔۔۔ عیناں نے ایک چور نظر سامنے ڈالی مگر ویام کو گھورتی لڑکیوں کو دیکھ اسے شدید جلن

اور غصہ آیا جبھی وہ ویام کا قائم کیا فاصلہ کم کرتے گردن اکڑاتے اسکے بازوؤں سے جا لگی۔۔۔۔۔

. جسے محسوس کرتا مقابل دلکشی سے مسکایا۔۔۔

.

. "یہ میری بیوی ہے میری عین !عیناں ویام کاظمی۔۔۔ آج کے بعد کوئی بھی لڑکا اسے نہیں بلائے گا اگر کسی کو کوئی کام ہو گا تو وہ مجبوری کے طور پہ اسے بلائے تو باجی کہے گا۔۔۔۔ یہ ہمارے پاکستان میں بہنوں کو عزت دینے کیلیئے بولا جاتا ہے۔۔

. مجھے امید ہے کہ اب سے تم سب اسے بہن یا پھر باجی کہہ کے بلاؤ گے۔۔۔۔ وہ عیناں کے کھلے منہ حیرت سے پھیلی آنکھوں کو دیکھتے بولا تو سب نے آنکھیں پھیلائے عیناں اور ویام کو دیکھا۔۔۔۔۔۔۔۔

.

. ابھی مجھے جانا ہے تو اپنی باجی کا خیال رکھنا سب بھائی مل کے ۔۔ رکھو گے ناں۔۔۔؟" وہ انگلی اٹھائے سب کو وارن کرتا آخر میں مسکرایا تو سب نے سر ہاں میں ہلایا۔۔

.

. " اپنا خیال رکھنا دل جانم۔۔۔۔ کچھ بھی ہو بس ایک بار مجھے پکارنا تمہارا ویام تمہارے دل میں بستا ہے کوئی بھی تکلیف تم تک پہنچے اس سے پہلے میں تم تک پہنچوں گا۔۔۔۔

. "Every calamity that befalls you will have to face my madness first ... My Love"

.

. (تم تک پہنچنے والی ہر تکلیف کو سب سے پہلے میرے جنون کا سامنا کرنا پڑے گا میری جان۔۔۔۔۔)

.

.

. ویام نے محبت سے اسکے خوبصورت چہرے کو ہاتھوں میں بھرتے ہونٹ اسکی پیشانی پہ رکھے تو عیناں نے سکون سے آنکھیں موندے اسکے احساس اس لمس کو اپنے اندر تک اترتے محسوس کیا۔۔۔۔۔

.

. اسے ڈیسک پر بٹھائے وہ ایک نظر خاموش بیٹھے سٹوڈنٹس پہ ڈالتا اسکی آنکھوں سے اوجھل ہوا۔۔۔۔۔

. عینان اسکے دیے مان اس تحفظ کو محسوس کرتے خود کو مغرور سا سمجھنے لگی مگر شاید وہ جانتی نہیں تھی کہ یہ مان بہت جلد ٹوٹنے والا ہے---

. ✸✸✸✸✸✸✸الفتِ عشق (جنونِ عشق سیزن ٹو 🔥🔥❤️▯

. قسط نمبر_39

. #از قلم_زینب_راجپوت

. اجازت کے بغیر کاپی کرنا ممنوع ہے 🚫🚫-------

.

. ✸✸✸✸✸✸

.

ہممممم۔۔۔۔۔۔۔ کہہ رہاہوں کوشش کروں گا۔۔۔۔۔" لب بھینچتے اسنے اپنی سرخ ہوتی آنکھوں کو میچتے خود پہ ضبط کرتے کہا تھا۔۔۔یہ تمیز کا دائرہ کار اسے ہمیشہ مروادیتا تھا۔۔۔

.

"بھائی میرے اتنے برے دن نہیں آئے کہ میں اس چڑیل کے ساتھ گزاروں۔۔۔" اسنے غصے سے فون پہ گرفت مضبوط کرتے فرش سے بے نام مٹی کو کھرچا۔۔۔دور دور تک ٹھنڈ کے باعث پھیلی حدردجہ دھند میں وہ ڈارک چاکلیٹ کلر کی شرٹ جسکے اوپری دو بٹن کھلے تھے کندھے پہ لٹکایا بلیک کوٹ اور بلیک ہی جینز میں آنکھوں میں حدردجہ تھکاوٹ سموئے آج دو دن بعد وہ اپنے اپارٹمنٹ کے باہر کھڑا تھا۔۔۔۔

.

. ”میں گزارنے کا نہیں نکاح کا کہہ رہا ہوں۔۔۔۔۔"سامنے سے اطمینان بخش جواب دیا گیا کہ انزِک ساکن سا ہوتے اسکے کہے لفظوں کو سوچنے لگا۔۔۔۔۔

.

. ویٹ آمنٹ۔۔۔۔۔کیا کہا آپ نے ابھی۔۔۔۔نکاح اور وہ بھی اس گوری چڑیل سے اللہ جانے مسلمان بھی ہے کہ نہیں۔۔اوپر سے اسکا بھائی۔۔۔۔۔” بھائی آج تک آپ کی ہر بات بنا بحث کے مانی ہے میں نے۔۔۔مگر اب یہ نہیں کر سکتا میں۔۔۔۔۔“

.

. انزِک کی آنکھوں کے سامنے دو سراپے لہرائے تھے۔۔۔۔اسنے سوچ رکھا تھا کہ وہ شادی حرمین سے کرے گا اور اگر ویام نے

انکار کر دیا تو سیکنڈ آپشن اسکے پاس میرب تھی ۔۔۔۔۔۔ جسکے اوپر اسکا کوئی خاص دباؤ بھی تھا ۔۔۔۔۔۔

. مگر یہاں تو ویام اسکے زندگی کو اپنے مرضی سے گھما رہا تھا ۔۔۔۔ انزِک کا چہرہ پل بھر میں سرد پڑا تھا ۔۔ جھنجلاہٹ بے چینی کیا کچھ نہیں تھا اسکے دماغ اسکی سوچوں میں ۔۔۔۔۔۔۔"

.

. " تجھ سے پوچھا نہیں بتا رہا ہوں ۔۔۔۔۔۔ ایچ اے آر کو خبر مل چکی ہے روز کے کڈنیپ ہونے کی ۔۔۔ وہ پاگلوں کی طرح ہر چیز تہس نہس کر رہا ہے ۔۔۔۔ اس سے پہلے کہ وہ اسے ڈھونڈتا یہاں تم تک پہنچے تمہیں روز کو اپنے نام اپنے اختیار میں لینا ہو گا ۔۔

.

. میں کیوں کروں اس سے نکاح آپ کر پس کا کروا دیں ۔۔ ویسے بھی اسے دیکھتے ہی مجھے غصہ آجاتا ہے کجا کے اس سے شادی۔۔۔ وہ چیخ ہی تو پڑا تھا کہاں سوچا تھا کہ اس کی زندگی کا اتنا بڑا فیصلہ وہ ظالم سفاک شخص یوں دو منٹوں میں کرے گا۔۔۔ " وہ بظاہر خاموش طبیعت کا مالک کم بولنے والا وریام کا الٹ تھا مگر وہ دماغ میں اس سے کہیں زیادہ شاطر تھا۔۔۔۔ وہ ہر اس شخص پہ نظر رکھتا تھا جس کا تعلق کہیں ناں کہیں اسکے اپنوں سے تھا۔۔۔

.

. وہ ایک دماغ رکھنے والا سب سے الگ سب کا احساس کرنے والا شخص تھا۔۔۔۔۔۔ اسے معلوم تھا کہ اسکے ساتھ دل سے جڑے ہر رشتے کو کہاں اور کیا تکلیف ہے وہ آنکھوں سے اوجھل

رہتے ہوئے بھی سب پہ نظر رکھتا تھا ہر کسی کے غم کو ختم کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔ وہ پل بھر میں روپ بدلتا تھا وہ ایسا ہی تھا۔۔۔ کبھی مسکراتے ہوئے سنجیدہ ہو جاتا تو کبھی سنجیدگی سے جنون پہ اتر آتا ۔۔۔۔وہ خاموش تھا کیونکہ وہ خاموش رہنا چاہتا تھا۔۔۔وہ الگ تھا سب سے تبھی تو خاص تھا۔۔۔۔"

.

. اب تم مجھے بتاؤ گے کہ تم کیا کرو گے انزِک۔۔۔۔۔۔۔" اسکی بار اسکا لہجہ سخت ہوا تھا انزِک نے سرد ہوتی آنکھوں کو بند کیے اپنے نچلے ہونٹ کو بری طرح سے کچلا۔۔۔۔۔۔۔

. " سوری بھائی۔۔۔"وہ جانتا تھا ویام کا فیصلہ آج تک اسکے لیے سب سے بہتر ہوا تھا ویام کے ساتھ کی وجہ سے ہی تو وہ اپنی جاب اور اپنے شوق دونوں کو ساتھ لیے آسانی سے چل رہا تھا۔۔۔"

.

. انزِک ایک بات یاد رکھو اس دنیا میں ہر انسان نے بہت کچھ فیس کیا ہوتا ہے۔۔۔۔ تب جا کے وہ اپنی منزلِ مقصود کو حاصل کرتے ہیں۔۔ مجھے وہ انسان زہر لگتے ہیں جن کے سامنے ہمیں بار بار اپنی اہمیت بیان کرنی پڑے۔۔۔ ایک بات یاد رکھنا اگر تم اسے اپناؤ گے تو دل سے قبولے گے۔۔۔۔ اس کے نام سے جڑنے کے بعد اسکے دل تک رسائی حاصل کرو گے تم۔۔۔۔۔۔ وہ ناسمجھ سی بچی ہے ابھی۔۔۔۔۔ جسے خود نہیں پتہ تھا کہ وہ اس لڑکے سے شادی کر کے خود کو کتنی بڑی مصیبت میں پھنسا رہی تھی۔۔۔ تمہارا انتخاب میں نے اس لیے کیا ہے کیونکہ تم میری عین کے بھائی ہو۔۔۔۔۔ تم جانتے ہو لڑکیوں کا حساس ہونا انکے جذباتوں کا الگ ہونا۔۔۔۔۔۔۔"

.

. ایچ اے آر کے پہنچنے سے پہلے ہی تمہیں روز کو خود سے دور جانے سے روکنا ہو گا۔۔۔ یہ سب کیسے ہو گا یا پھر تم کیسے کرو گے یہ تم پہ ڈیپنڈ کرتا ہے مگر صرف دو دن ہیں تمہارے پاس۔۔۔ میں نہیں چاہتا کہ میرا کھیل خراب ہو۔۔۔۔"

. کچھ تو خاص کچھ عجیب سا تھا اسکے لہجے میں۔۔۔ جسے انزِک محسوس تو کر وپایا تھا مگر جان نہیں پارہا تھا۔۔ِ

.

. تمہارے ڈاکیومنٹ کمپلیٹ ہیں میرے پاس۔۔۔۔ اب یہ تم پہ ہے کہ تم اپنے خواب کو پورا کرنے کے لئے کیا کرتے ہو۔۔۔۔۔"

.

. اپنے ہاتھ میں موجود اس نیلی فائل کو دیکھ ویام نے شاطرانہ انداز میں مسکراتے انزک کو چاروں شانے چت کیا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ بری طرح سے پھنس گیا تھا ویام کے جال میں ۔۔۔۔۔۔ اسے افسوس ہو رہا تھا اب کہ آخر کیوں وہ ویام کے آگے اپنے حال دل کو بیاں کر چکا تھا اپنی زندگی کے مقصد کو اسکے سامنے عیاں کیا تھا جو دن رات اسے ڈراتا رہتا تھا۔۔۔۔۔۔

.

. اگر میری بہن کا معاملہ ناں ہوتا تو آئی سویر اس سالے کو میں اپنے ہاتھوں سے ختم کرتا۔۔۔۔۔ اس سے اچھے تو وریام انکل ہیں ں۔۔ جو جو ہیں سامنے ہیں۔۔۔۔ اس میسنے کی طرح پیٹھ کے پیچھے وار نہیں کرتے۔۔۔۔ اللہ جانے یہ کمینہ کس پہ چلا گیا ۔۔۔۔"

.

. اسکی عزت صرف ویام کے سامنے ہی واجب تھی باقی وہ خود پہ لازم نہیں سمجھتا تھا۔۔۔۔۔۔

.

. روز میڈم۔۔۔۔۔۔اب تو آپ کو ایک بار چیک کرنا پڑے گا آخر تم ہو کیا بلا۔۔۔۔۔۔۔" فون پینٹ کی پاکٹ میں ڈالے وہ اپارٹمنٹ کو گہری نظروں سے دیکھتا بڑبڑاتے اندر کی جانب بڑھا تھا۔۔۔۔۔۔

.

. ✸✸✸✸✸

.

. "سس سنیں پہ پلیز مجھے جانے دیں۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ بشمکل سے ہمت کرتے باہر نکلی تھی۔۔۔۔۔ دبے قدموں سے اسے تلاشتے وہ اوپر ایل کے ایکسر سائز روم میں پہنچی جہاں وہ شرٹ لیس پھولتے سانس کے ساتھ پش اپس لگا رہا تھا۔۔۔۔

.

. "کانوں میں ایک جانی پہنچانی سی باریک مدہم آواز کے پڑتے ہی اسکی نیلی آنکھوں میں عجیب سا تاثر ابھرا، وہ گردن گھمائے دروازے کے بیچ کھڑی اس معصوم کو گھورنے لگا۔۔۔۔۔۔ جس کا سانس اسکے دیکھنے پہ ہی سینے میں اٹکنے لگا تھا۔۔۔۔

.

. "پپ پلیز مجھے جج جانے دیں۔۔۔۔۔۔۔" ایل کی چوڑی پشت اسکے ہاتھ میں ں موجود ٹاول جس سے وہ اپنا پسینہ صاف کر رہا تھا

اس سے ہوتے حرمین کی نظریں اسکی سلیقے سے بندھی پونی پہ اٹکی ۔۔۔۔۔وہ بکھرا ہوا سا شخص جس میں نفاست صرف بالوں کے معاملے میں تھی۔۔۔۔ ڈارک گولڈن بال جو اسکے دونوں اطراف کندھوں پہ بکھرے اسکے خوبصورت چہرے اور نقوش کو مزید جاذب نظر بناتے تھے۔۔۔۔۔بازوؤں سے ابھرتی نیلی رگیں اسکی کسرتی جسامت کی نشاندھی تھی۔۔۔۔۔۔۔

.

. "کس خوشی میں واپس جانا ہے۔۔۔۔۔۔۔" ایل نے پاس پڑا ڈمبل اٹھائے ایکسر سائز کرتے سرد مگر بھاری لہجے میں پوچھا تو حرمین کا سانس خشک ہونے لگا وہ ڈر سے خاموش ہوتی خود میں سمٹ گئی۔۔۔۔۔

.

. اسکی جانب سے جواب ناں پاتے وہ ماتھے پہ بل لیے مڑا تھا مگر سامنے ہی وہ معصومیت سے نظریں زمین پہ ٹکائے اپنے دونوں ہاتھ سینے کے گرد لپیٹے کسی مجرم کی طرح کھڑی تھی۔۔۔۔۔ کچھ تو خاص تھا اس میں جو ایل کو اپنی جانب کھینچتا تھا۔۔۔۔۔۔

.

. ۔وہ سرد نظروں سے اسے گھورنے لگا۔۔۔۔۔ اسکے سراپے کو سر تا پاؤں گھورتے ایل کی نظریں اسکے آدھ کھلے ہونٹوں پہ پڑی ۔۔۔۔ حلق میں کانٹے سے چبھنے لگے۔۔۔۔۔وہ اپنی ہی کیفیت سے جھنجھلا چکا تھا۔۔۔۔۔ جبھی لب بھینچتے وہ مڑا کہ دھڑکنیں ساکت سی ہو گئی تھی اسکی آنکھیں ایک ہی منظر پہ ٹک گئی۔۔۔ سانس اٹک سا گیا۔۔۔۔۔

.

. وہ مبہوت سا اسے دیکھتا رہ گیا جو حسن کی مورت بنے اپنے نچلے ہونٹ کو دبائے کھڑی تھی اسکے گال پہ ابھرتا ڈمپل کسی مہکتی وادی کا سا گماں کرتا تھا جس کو دیکھتے اسکی سیر کرنے اسے چھونے کا من چاہتا تھا جیسے۔۔۔۔۔۔"

.

. وہ بے ہودی میں قدم اٹھائے اس نازک وجود کے قریب تر ہونے لگا۔۔۔ فضا میں آج بھی اسکی وہی مدہوش کن خوشبو بکھری تھی جو ایل کو پاگل کیے دیتی تھی۔۔۔۔ حرمین اسکے بڑھتے قدموں سے خائف ہوتے پیچھے ہونے لگی۔۔۔۔

.

. " اسکے چہرے اسکی نیلی آنکھوں میں دھری وخشت حرمین کی ریڑھ کی ہڈی میں سرسراہٹ سی دوڑی تھی۔۔۔۔۔ وہ تھوک

نگلتے پیچھے کو بڑھنے لگی کہ معا اپنی گردن کے گرد مقابل کے بھاری ہاتھ کے لپٹتے ہی ڈر خوف و وحشت سے اسکی چیخ نکلی تھی۔۔۔۔۔

. جب مقابل نے اس سے پانچ قدموں کے فاصلے سے ہی اسے پکڑتے رخ اپنی جانب کیا۔۔۔۔۔۔۔

.

. کہاں گیا وہ۔۔۔۔۔" اسکے چہرے کو قریب تر کرتے ایل نے وحشت سے بھاری لہجے میں غراتے ہوئے پوچھا جبکہ حرمین تو اسکے اتنے قریب ہونے اسکے وجود سے اٹھتی خوشبو، اپنے چہرے پہ اسکی گرم جھلسا دینے والی سانسوں کو محسوس کرتے ہی سانس روک چکی تھی۔۔۔۔۔

.

. دھڑکنوں میں اودھم سا برپا ہونے لگا تھا۔۔۔ مگر وہ نازک سی جان مقابل کھڑے اس شخص کی وحشتوں سے انجان اسے بری طرح سے اپنے حسن میں جکڑ رہی تھی۔۔۔۔

.

. دکھاؤ مجھے وہ۔۔۔۔۔" ایل نے ایک ہاتھ اسکی کمزور سی کمر کے گرد حائل کرتے اسے خود سے قریب تر کیا تو حرمین کسی انجان کے اس قدر قریب ہونے پہ سہم سی گئی۔۔۔کالی جھیل سی آنکھیں میں وحشتیں خوف ناچنے لگا۔۔۔۔۔۔

.

. مگر اسکے یوں ہی خاموش رہنے پہ ایل نے جنونی انداز میں غصے سے اسکے جبڑوں کو دبوچتے بری طرح سے اسکے منہ کو دبوچا کہ

اسکے بھاری ہاتھ کی گرفت پہ وہ نازک سی جان لرز پڑی۔۔۔۔

مگر ایل کو اس وقت صرف اپنی طلب سے مطلب تھا۔۔۔

جبھی اسنے ہاتھ سے اسکے جبڑوں کو دبوچتے اندر کیا تھا .

۔۔۔۔ حرمین کی بند آنکھوں کو دیکھ ایک بار پھر سے ایل کی نظر اسکے گالوں پہ گئی تھی۔۔۔ وہ بنا توقف کے جھکتے اپنے دہکتے آگ کے مانند جھلسا دینے والے ہونٹ حرمین کے گال پہ رکھ گیا

۔۔۔۔۔۔

.

اپنے چہرے پہ اسکی ظالم گرفت اسکے جھلسا دینے والے ہونٹوں کا لمس اپنے گال پہ محسوس کرتے حرمین کو لگا کہ جیسے وہ اگلا سانس بھی نہیں لے پائے گی۔۔۔ جبکہ مقابل مدہوش سا اسکے نازک .

وجود کو خود میں سمیٹتا اسکے گال پہ ہونٹ رکھے اس احساس کو محسوس کرنے لگا۔۔۔۔۔

.

. اسکے ہونٹوں کے جان لیوا لمس پہ حرمین کی آنکھوں سے خوف و ڈر سے گرم سیال ابھرنے لگا۔۔۔۔۔۔ وہ بے اواز مگر بے تحاشہ رونے لگی۔۔۔۔۔۔

. اسکے آنسوں کو اپنے ہونٹوں کے نیچے محسوس کرتے ایل نے سرخ پڑتی نظریں اٹھائے اسے دیکھا جو ہاتھ بلا ارادہ ہی اسکے سینے پہ دل کے مقام پہ رکھے آنکھیں موندیں لرزتی ہوئی سی ایل کی دھڑکنوں کو ساکن کر گئی۔۔۔۔۔۔

.

. کچھ خاص ہے اس میں بہت خاص ۔۔۔۔۔جو مجھے اسکی جانب کھینچتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ آخر کار ایسا کیا خاص ہے جو اس سینے میں بند پڑا خون کا لوتھڑا آج حرکت میں آیا ہے۔۔۔۔

.

. حرمین کی آنکھوں سے اوجھل ہوتی پشت کو دیکھ وہ انگوٹھے سے اپنے ہونٹ کو چھوتے دلکشی سے سوچتے مسکرایا۔۔

.

. ✸✸✸✸✸✸

.

. " چھوڑو میرا ہاتھ۔۔۔۔۔۔۔۔مجھے درد ہو رہا ہے اذلان ۔۔۔۔۔۔" وہ غصے سے اپنے ہاتھ پہ اسکی جارخانہ گرفت پہ چیختے بولی تھی۔۔۔۔۔ اذلان نے ذرا سی گردن ترچھی کیے اپنے

ساتھ بیٹھی اپنی پٹاخہ بیوی کو دیکھا جس کا چہرہ بالکل سرخ ہوا پڑا تھا جبکہ ہونٹ کے کنارے سے بہتا خون اذلان کو مزید بے خود کرنے لگا۔۔۔۔۔۔

.

. خبردار جواب مجھے یوں گھورا آنکھیں نیچی کرو اپنی۔۔۔۔ اسکی بے باک نظروں کو اپنے ہونٹوں پہ ٹکا پاتے الایہ نے غصے سے اپنے ہونٹ سے بہتے خون کو بائیں ہاتھ سے رگڑا تھا۔۔۔۔۔

.

. " دیکھنے والی چیز ہو اوپر سے حق بھی رکھتا ہوں تم دیکھنے کی بات کرتی ہو میں تو چھونے کے بھی سارے حقوق کا مالک ہوں ۔۔۔۔۔۔" گاڑی ریورس کرتے اذلان نے جھٹکے سے اسکے

بازوؤں کو کھینچا تو وہ ایک دم سے اسکے بازوں سے آلگی

-------الایہ کا چہرہ غصے سے سرخ انگارہ ہوا جا رہا تھا---

.

. اسے صاف نظر آرہا تھا کہ یہ شخص آہستہ آہستہ اسکے حواسوں پہ طاری ہوتا جا رہا تھا-----اسکے ناخن کو پکڑ وہ اب اسکی زندگی کا مالک بننے کا خواہش مند تھا مگر الایہ ایسا کچھ نہیں چاہتی تھی وہ جانتی تھی کہ اس کی زندگی میں یہ محبت دوستی الفت یہ سب صرف بے نام کے رشتے ہیں---اس حقیقت کو وہ بہت پہلے ہی تسلیم کر چکی تھی اب وہ پھر سے خوش فہم نہیں بن سکتی تھی

.

. "تم جانتے ہو اذلان علوی تمہارے جیسا گھٹیا انسان ایسا ہی کچھ کر سکتا ہے۔۔۔جب دل چاہا نکال دیا جب دل چاہا دوبارہ سے اپنا لیا۔۔۔۔ اب بھی تم اسی لئے واپس آئے ہو میری زندگی میں کیونکہ یہ کیسے ہو سکتا کہ کوئی چیز جس پہ تمہارا حق ہو تم اسے استعمال کیے بنا ہی چھوڑ دو۔۔۔۔۔۔۔تو پھر یوں وقت برباد کرنے کا کوئی فائدہ۔۔۔۔یہ ناٹک یہ دھکلاوا سب چھوڑو اور اپنے اصلی روپ میں آجاؤ وہ روپ جس سے میں بخوبی واقف ہوں۔۔۔۔۔۔ویسے بھی تم تو حق کیا حقوق رکھتے ہو مجھ پہ نوچ لو میرے وجود کو کر لو اپنی خواہش پوری۔۔۔۔جس کو پورا کرنے کے لئے تم اتنی دور سے آئے ہو یہاں۔۔۔۔۔۔"

.

. اسکی آنکھوں میں دیکھتے وہ ایک ایک لفظ میں اپنے اندر آج تک پلتا وہ زہر وہ نفرت سب کچھ گھول رہی تھی وہ آگ جس میں آج تک وہ جلی تھی اس کی آنچ آج اذلان کے وجود پہ انڈیلتے وہ خود کو پر سکون کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔۔

.

. اذلان نے توہین ختک کے شدید احساس سے سٹیرئنگ پہ مضبوطی سے گرفت کرتے گاڑی کو جھٹکے سے روکا اور ایک دم سے اسکی گردن کو اپنے مضبوط ہاتھوں کی گرفت میں لیتا وہ اسے چیخنے پہ مجبور کر گیا۔۔۔۔

.

. "کیا کہا تم نے ابھی میں اتنی دور سے یہاں صرف تمہیں نوچنے کے لئے آیا ہوں۔۔۔۔۔ تم سے اپنا حق وصول کر کے تمھیں

دوبارہ سے بے مول کر کے چھوڑ دوں گا۔۔۔ اگر تم ایسا سوچتی ہو تو سن لو الایہ اذلان علوی۔۔۔۔۔ تمہاری یہ سوچ بالکل درست ہے۔۔۔۔۔"

.

. الایہ کی آنکھیں آنسوں سے تر ہونے لگی تھی اپنی گردن پہ اسکا بھاری ہاتھ اسکی سانسیں روکنے لگا اذلان کی تیکھی مغرور ناک اسکی ناک سے مس ہوتے اسکی وجود میں سنسنی سے دوڑا گئی۔۔۔ مگر اسے کے کہے الفاظ الایہ کے وجود کو پل بھر میں سرد سا کر گئے۔۔۔۔۔ وہ بے یقنی سی اپنی سانسوں کے قریب تر__________بے حد قریب اس مغرور کو دیکھنے لگی ۔۔۔۔ جس کے کہے الفاظ آج پھر سے اسکی اذیت بڑھا گئے تھے۔۔۔۔

.

. الایہ نے غصے سے اپنے دائیں ہاتھ کا زور دار مکہ اسکے چہرے پہ رسید کیا تھا یہ سب بالکل غیر متوقع تھا اذلان کی ناک سے خون پھوارے کی مانند بہتا اسے چونکنے پہ مجبور کر گیا۔۔۔۔۔۔

. ابھی وہ سنبھلتا کہ الایہ کا ایک اور وار اسکے جبڑوں کو ہلا گیا۔۔۔۔ وہ بمشکل سے اسکے ہاتھوں کو قابو کیے اپنے چکراتے سر کو تھامتا اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔

.

. جو شیرنی بنی اسے پھاڑنے کے درپہ تھی۔۔۔۔ اذلان نے اسکے حسین چہرے اور اسٹائلش ہئیر اسٹائل کو بھرپور نظروں سے دیکھ اپنے ناک اور ہونٹ کے قریب سے بہتے خون کو صاف کیا۔۔۔۔۔

.

. ویری امپریسو۔۔۔۔۔۔۔وہ معنی خیز لہجے میں کہتے جھٹکے سے اسکی گردن کو دبوچتے الایہ کے سرخ ہونٹوں کو اپنی ہونٹوں کی دہکتی گرفت میں لے گیا۔۔۔اسکے شدت بھرے لمس پہ وہ جھپٹتے اس جانور کو خود سے دور کرنے لگی۔۔۔ جسکی جنونیت پہ الایہ کی روح تک لرز گئی تھی۔۔۔۔ مگر اذلان تو جیسے اسکی سانسوں کو اپنی دہکتی سانسوں میں الجھائے اپنی روح تک کو سیر اب کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔ اذلان نے ہاتھ اوپر اسکے جوڑے میں پھنسائے جھٹکے سے اسکے بالوں کو بکھیرا جو الایہ کے ہونٹوں کو قید کیے اذلان کے اوپر گرتے سایہ سا کر گئے۔۔۔۔۔۔۔

.

. اسکی بڑھتی شدتوں پہ الایہ کا سانس بھاری ہونے لگا۔۔۔۔ وجود میں جیسے آخری سانسیں بچی تھی جنہیں وہ بڑے سکون سے خود میں اتار رہا تھا۔۔۔۔۔ الایہ نے ناکام سی کوشش کرتے اسے خود سے دور کرنا چاہا تھا۔۔۔۔ اذلان نے سرخ نظروں سے الایہ کی بند ہوتی آنکھوں میں دیکھ نرمی سے اسکے ہونٹوں کو آزادی دی تو وہ بے جان سے ہوتے اسکے سینے سے لگتے گہرے سانس بھرنے لگی۔۔۔ اذلان کا ایک ہاتھ اسکی کمر کے گرد حائل تھا جبکہ دوسرا ہاتھ سے وہ اسکے بالوں کو سہلاتے اپنے آپ کو پر سکون کر رہا تھا۔۔

.

. الایہ کی خوشبو اسے بے بس کرنے لگی تھی وہ جنونی بنتا جا رہا تھا یا شاید وہ شروع سے ہی اسکے معاملے میں ایسا تھا۔۔۔۔

.

. " میری ذرا سی قربت تو برداشت نہیں ہو پاتی ۔۔۔ سو چو جب تمہارے مطابق میں تمہارے وجود کو نوچوں گا تو پھر کیا حشر ہو گا تمہارا ۔۔۔۔۔ اسکے چہرے کو تھوڑی سے پکڑتے اونچا کیے وہ بھاری لہجے میں سرگوشی کرتے اسکی جھکی پلکوں کو دیکھتا الایہ کے چہرے پہ لگے اپنے خون کو انگوٹھے سے صاف کرتے اسکے ہونٹوں کو سہلاتے پیچھے ہوا ۔۔۔۔۔۔۔ "

.

. " ہاں ایک اور بات بیوی کو نوچا نہیں جاتا بلکہ وہ تو سکون ہوتی ہے ۔۔۔۔۔۔ جب کبھی وہ لمحے میسر ہوئے تب تمہیں ڈیٹیل سے سمجھاؤں گا کہ نوچنے اور معتبر کرنے میں کیا فرق ہوتا ہے ۔۔۔۔۔۔ "

.

. الایہ کی گردن کو اپنے دہکتے ہونٹوں سے چھوتے وہ بھاری سرگوشیاں کرتے اسے بے چین سا کر گیا۔۔۔۔

.

. ✸✸✸✸✸✸

.

. "بیٹا بھاؤں کہاں گیا ہے کچھ علم ہے آپکو۔۔۔۔۔۔" وہ سب اس وقت حال میں بیٹھے تھے جہاں سب خواتین رات کے کھانے کا سامان بنا رہی تھیں۔۔۔۔

.

. نن نہیں مجھے نہیں پتہ وہ کہاں گئے ہیں۔۔۔۔" سب کی نظروں سے خائف ہوتے وہ نظریں ہی جھکا گئی۔۔۔۔

.

. بلیک کلر کے سوٹ جسکے بارڈر اور دوپٹے کے کناروں پہ گولڈن مکیش سے کافی خوبصورتی سے کام کیا گیا تھا۔۔ سر پہ دوپٹہ حجاب اسٹائل لپیٹے وہ کافی معصوم دکھ رہی تھی۔۔۔۔ اسکی سرخ آنکھیں رات بھر جاگنے کی غمازی کرتے ذوہا کو بے چین کرنے لگی

۔۔۔۔۔

.

. "کیسی بیوی ہو تم اپنے شوہر کے آنے جانے کا ہی معلوم نہیں ۔۔۔۔۔" اسنے جلے دل سے اسکے حسین چہرے کو دیکھتے کتاب کا اگلا صفحہ پلٹا۔۔۔۔۔

.

. وہ سب کے سامنے "وہ مم مجھے بتا کے نہیں گئے۔۔۔۔۔۔۔

شرمندہ سی انگلیاں مسلنے لگی۔۔۔۔ بؤاں نے غصے سے ذوہا کو گھورا

اور پھر کر آرائش وزیبائش سے پاک حیا کے معصوم چہرے کو

ہاتھوں میں تھاما۔۔۔۔۔۔ بیٹا اس میں کوئی بڑی بات نہیں آتا ہی

ہو گا اسے عادت ہے یونہی رات کو کبھی کبھار کام سے چلا جاتا ہے

مگر تم فکر مت کرو آتا ہی ہو گا کہیں سے۔۔۔۔۔۔۔۔"

.

. پیار سے اسکی تھوڑی کو چھوتے وہ مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔۔ تو

حیا نے سر کو ہاں میں ہلایا۔۔۔۔

.

. ویسے تم نے بتایا نہیں کہ بھاؤں کو تم کہاں سے ملی کہاں سے اٹھا لایا وہ تمہیں ______ لگتا تو یہی ہے کہ زبردستی اسکے گلے پڑی ہو تم۔۔۔۔۔۔"

. ذوہا کو کہاں چین تھا حیا کے ساتھ سب کا نارمل محبت بھرا اسلوک اسکے تن بدن کو آگ لگا رہا تھا۔۔۔۔۔

.

. ذوہا تمیز سے بات کرو تم۔۔۔۔۔۔بڑی ہے وہ تم سے۔۔۔۔۔۔"

بؤاں کو اسکا لہجہ چبھا تھا دل چاہا کہ بنا لحاظ کے دو چار تھپڑ جڑھ دیتی۔۔۔ مگر سب کی موجودگی کا خیال انہیں اپنا غصہ دبانے پہ مجبور کیے ہوئے تھا۔۔۔۔۔

.

. "ہنہہہ______بڑی کہاں کی بڑی، کہاں کی تمیز اماں یہ تو مجھ سے چھوٹی دکھتی ہے اسی لیے تو اپنے نوخیز حسن کے جلوے دکھا کر اسنے میرے بھاؤں کو مجھ سے چھین لیا۔۔۔۔۔۔"

.

. ابکی بار وہ چپ نہیں رہی تھی دو دن سے اسکے اندر پکتا لاوا آج سب کے سامنے اس طوفان کی صورت باہر نکلا تھا۔۔۔۔ بؤاں نے جبڑے بھینچتے اپنی اس خود سر بیٹی کو دیکھا حال میں موجود سبھی خواتین ہلکی سی سرگوشیاں کرتے ذوہا کے اس انکشاف پہ دھنگ تھی۔۔۔۔

.

. جبکہ حیا تو اسکے میرا بھاوں کہنے پہ ہی ساکت سی ہو گئی۔۔۔۔ دل میں ایک عجیب سی جلن ہوتی محسوس ہوئی تھی اسے۔۔۔۔۔

.

. میری عمر اٹھائیس سال ہے کوئی بیس سالہ چھوٹی بچی نہیں ہوں میں۔۔۔ آپ سب کے بھاؤں نے زبردستی مجھے میری مایوں کے دن بلیک میل کرکے شادی کی ہے مجھ سے اور ہاں دوسری بات۔۔۔۔۔۔۔ میں نے اسے کوئی جلوے نہیں دکھائے اپنے حسن کے بلکہ وہ خود ہی میرے پیچھے پاگل تھا تبھی تو خود سے ایک سال بڑی لڑکی سے زبردستی شادی کرلی۔۔۔۔۔"

.

. ذوہا کے سامنے کھڑے ہوتے وہ غصے سے آگ بگولہ بنے ایک ایک لفظ پہ زور دیتے بولی تھی۔۔۔۔ اسکے ماں باپ نے اسے صبر کرنا سکھایا تھا مگر اپنے کرادر کے معاملے میں وہ کسی کی بھی

برداشت نہیں کرتی تھی۔۔۔ تو پھر ذوہا کی کیسے کر لیتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

.

. " اگر آپ میں سے کسی کو برا لگا ہو تو معذرت مگر میں ہر چیز برداشت کر سکتی ہوں مگر جو انگلی میرے کردار پر اٹھائی جائے میں اسے کبھی بھی سالم نہیں چھوڑتی چاہے پھر وہ کوئی بھی ہو۔۔۔.. " بؤاں کی جانب دیکھتے وہ سرخ چہرے سے مٹھیاں بھینچے سامنے کھڑی ذوہا پہ ایک نظر ڈالے وہاں سے نکلی تھی۔۔۔۔۔۔۔

.

. " کیا میں نے ٹھیک کیا۔۔۔۔۔" کمرے کا دروازہ لاک کرتے حیا کو اب اپنے کیے پہ شرمندگی سی ہونے لگی اگر بھاؤں کو علم ہوا

کہ میں نے سب کو بتادیا سارا سچ تو پھر وہ کیا کرے گا۔۔۔۔۔۔ حیا نے سوچتے تھوک نگلتے اسکے رات کے روپ کو یاد کیا۔۔۔ تو دل ہی دل میں وہ دہل سی گئی تھی۔۔۔ اب جانے کیا ہونے والا تھا۔۔۔۔"

.

. معا دروازے پہ ہوتی دستک کو سنتے حیا کا دل جیسے اچھلتے منہ کو آیا تھا چہرے پہ ڈر سے پسینے کے ننھے قطرے نمودار ہونے لگے وہ خشک خلق کو تر کیے دبے دبے قدموں سے گھبراتے دروازے کے قریب جاتے بمشکل سے کپکپاتے ہاتھوں سے لاک کھولتے آنکھیں میچ گئی۔ اسے لگا تھا کہ یقیناً بھاوں ہی آیا ہو گا اور آتے ساتھ ہی اسے بری طرح سے ڈانٹے گا۔۔۔

.

. اپاباجی۔۔۔۔۔۔ دروازے کے ایک طرف آنکھیں بند کیے کھڑی کپکپاتی حیا کو دیکھ مٹھو نے اسے حیرت سے پکارا جو جھٹ سے آنکھیں کھولے مٹھو کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔۔ جس کے ہاتھوں میں دو بڑے بڑے باکس تھے۔۔۔۔ حیا نے آگے ہوتے امن کو تلاشہ مگر وہ کہیں نہیں تھا۔۔۔

.

. بھاؤں کام سے گیا ہے کہیں۔۔۔۔۔ یہ کچھ سامان بھیجا ہے اسنے آپ کے لئے۔۔۔۔۔۔۔۔"

.

. مٹھو نے بتاتے ساتھ ہی اپنے ہاتھوں کی جانب اشارہ کیا تو حیا نے آنکھیں پھیلائے جھکتے ان بیگز کو تھاما۔۔۔۔۔۔

.

. شکریہ۔۔۔۔۔وہ مروتا مسکراتے ہوئے بولی تو مٹھو کھل کے ہنسا۔۔۔۔

.

. اچھا میں چلتا ہے۔۔۔۔" اسکا دل حیا سے بات کرنے کا چاہ رہا تھا مگر آتے وقت بھاؤں کی دی دھمکی یاد آتے ہی وہ جھرجھری لیتا حیا کی نظروں سے اوجھل ہوا۔۔۔۔

.

. حیا نے سکھ کا سانس لیتے دروازے کو اندر سے لاک کیا۔۔۔۔۔ اور چلتے بیڈ کے قریب جاتے اسنے ہاتھ میں تھامے بھاری بیگز بیڈ پہ رکھے۔۔۔۔۔

.

. میرے لئے کیا بھیجا ہو گا امن نے۔۔۔۔۔۔چیک کرنا چاہیے مجھے

۔۔۔۔۔۔" اپنی سوچوں میں الجھی وہ فوراً سے فیصلہ کرتے ان

ریپرز کو اتارنے لگی۔۔۔۔جو کافی ٹائٹلی پیک کیے ہوئے تھے

۔۔۔۔۔۔

.

. آخر بڑی انتھک محنت کے بعد وہ ایک بیگ کو ریپ سے نکال چکی

تھی۔۔۔۔گہرا سانس بھرتے حیا نے تھوڑی کھجاتے ہونٹوں کو

پھیلایا۔۔۔۔ اور جھکتے اسنے بیگ کو کھولتے اپنا ہاتھ اندر ڈالا

۔۔۔۔۔۔۔

.

. استغفراللہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" اپنے ہاتھ میں سرخ رنگ کی

شارٹ سی سلیولیس میکسی کو دیکھ حیا نے ڈرتے اسے دور اچھالتے

اللہ سے معافی مانگی تھی۔۔۔ اسکا چہرہ پل بھر میں سرخ پڑ گیا۔ شرم و حیا سے چہرہ دہکنے لگا۔۔۔۔ حیا نے ایک چور نظر آگے پیچھے ڈالے خود کو حوصلہ دیا کوئی بھی تو نہیں تھا وہاں۔۔۔۔۔

.

. یہ سب کک کیوں بب بھیجا اس نے۔۔۔۔۔" کپکپاتے ہاتھوں کو اپنے چہرے پہ پھیرتے حیا نے غائب دماغی سے خود سے بڑبڑاتے پوچھا تھا اور پھر ایک نظر فرش پہ اپنی ناقدری پہ روتی پڑی اس میکسی کو دیکھا۔۔۔۔ ایک دم سے امن کی رات کو کہیں باتیں اسکی بھاری سرگوشیاں اسکے کانوں میں گونجنے لگی

۔۔۔۔۔

.

. "وہ سمجھ گئی تھی کہ امن اسے ان کپڑوں میں دیکھنا چاہ رہا تھا

۔۔۔۔" حیا کا سانس سینے میں الجھ سا گیا۔۔۔وہ جانتی تھی وہ اگر کہہ رہا تھا تو وہ کر بھی گزرے گا۔ تو پھر اسکے بعد اسکے بعد کیا ہو گا۔۔۔۔۔۔اگر اسنے مجھے حاصل کرنے کے بعد چھوڑ دیا تو پھر

۔۔۔۔۔۔"

.

. اسکا دماغ بری طرح سے معاوف ہونے لگا۔۔۔۔ وہ خود نہیں جانتی تھی کہ اسے کیا کرنا تھا۔۔۔۔۔۔۔اگر امن نے مجھے چھوڑ دیا تو۔۔۔۔۔۔۔" اسکے آگے اسے سوچنے سے بھی ڈر لگ رہا

تھا۔۔۔۔

.

. اٹھائیس سالوں تک اپنے ماں باپ پہ بوجھ بننے کے بعد وہ نہیں چاہتی تھی کہ وہ دوبارہ انکی اذیت کا باعث بنے۔۔۔ دنیا انہیں طعنہ دے کہ انکی بیٹی گھر بھی ناں بسا سکی۔۔۔۔۔۔

.

. افففف اللہ جی مجھے کوئی راہ دکھائیں۔ وہ رونے لگی بری طرح سے ۔۔۔۔ اسے کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ کرے تو کیا کرے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جبھی اسنے ایک دم سے اٹھتے آئینے کے سامنے جاتے اپنے آنسوں صاف کرتے خود میں ہمت پیدا کی۔۔

.

. امن کے آنے سے پہلے ہی میں دور چلی جاؤں گی یہاں سے ۔۔۔۔ اتنی دور کہ وہ چاہ کر بھی مجھے ڈھونڈ ناں پائے گا۔۔۔۔۔۔

.

. ایک عزم سے سوچتے وہ خود کو ایک بڑی سے چادر میں لپیٹے کمرے سے نکلی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

.

. ✸✸✸✸✸✸

.

. Show your response ❤️❤️ 💞 for

الفتِ عشق(جنونِ عشق سیزن ٹو next epi 🔥🔥🔥

🔥🔥❤️

. قسط نمبر_40

. #از قلم_زینب_راجپوت

. اجازت کے بغیر کاپی کرنا ممنوع ہے 🚫🚫۔۔۔۔۔۔۔

. ✸✸✸✸✸✸

.

. " بلڈ ریڈ کلر کی میکسی جس کے گلے پر بلیک پرنٹڈ کامدار جالی لگی تھی۔۔۔۔ دودھیا شفاف ہاتھوں میں سے ایک پہ بریسلیٹ پہنے ،اپنے گولڈن کرل کیے بالوں کو دونوں کندھوں پہ ڈالے وہ آنکھوں پہ بلیک اور ریڈ ڈیول ماسک ڈالے انہماک سے کب سے کھڑے اس شخص کی پشت کو گھور رہی تھی۔۔۔۔

.

. کیا ہوا کہیں دل تو نہیں آگیا اس پہ۔۔۔۔۔۔۔" اسکی یاسیت نوٹ کرتے مائیکل نے ڈرنک کا آخری سپ لیتے خالی گلاس میز پر رکھا اور ہاتھ لیلی کے پیچھے پھیلائے وہ گردن اکڑاتے سب کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔

.

. لیلی نے چونکتے مائیکل کو دیکھا۔۔۔۔۔۔۔

. لیلی کو کبھی عام چیزیں پسند نہیں آتی مائیکل اور وہ لڑکا جو بلیو ڈنر سوٹ میں ہے اسکی پرسنالٹی مجھے کسی کی یاد دلا رہی ہے۔۔۔۔۔ کچھ تو خاص ہے اس میں جو لیلی کی نظریں اس سے ہٹ نہیں پا رہی۔۔۔۔۔۔۔ سگریٹ کا کش لیتے لیلی نے دھواں مائیکل کے چہرے پہ چھوڑتے کہا تھا۔۔۔

.

. مائیکل نے بغور اس کشادہ سینے، چوڑے وجود کے مالک نوجوان کو دیکھا۔۔۔۔۔ جو ایک ہاتھ میں وسکی کا گلاس تھامے ہوئے تھا جبکہ اسکا دوسرا ہاتھ ایک نازک سی لڑکی کی کمر کے گرد حائل تھا۔۔۔۔۔ وہ حرکتوں سے بالکل کوئی لوفر ٹائپ لڑکا لگا اسے۔۔۔۔

.

. تمہیں اس میں کیا خاص لگا لیلی۔۔۔۔۔ مقابل کو اس کے ساتھ کھڑی لڑکی کے چہرے پہ جھلکتا دیکھ وہ حیرت سے کنگ لیلی سے استفسار کرنے لگا۔۔۔۔ لیلی اسے ہاتھ کے اشارے سے روکتے جگہ سے اٹھی تھی۔۔۔۔

.

. وہ جو دونوں ہاتھوں میں اس لڑکی کے چہرے کو تھامے اس ہونٹوں پہ جھکنے لگا تھا اچانک سے اپنے کندھے پہ کسی نازک لمس کو محسوس کرتے وہ چونکتے مڑا۔۔۔۔۔۔

.

. "Yes darling tell me what I can do to help you"

. (یس ڈارلنگ بتاؤ میں کیا مدد کر سکتا ہوں تمہاری)

. اپنے پیچھے کھڑی اس حسین عورت کو دیکھتا وہ سیدھا کھڑے ہوتے ہاتھ پینٹ کی پاکٹ میں ڈالے مسکراتے بے باکی سے بولا تو لیلی نے ایک ادا سے بالوں کو جھٹکا۔۔۔۔۔

.

. بلیک ماسک میں سے جھلکتی اسکی بھوری شریر نظریں اسے پل بھر میں وریام کاظمی کی یاد دلا گئی۔۔۔۔۔ اتنی مشابہت بھلا کیسے۔۔۔وہیں شرارتی مسکراتی آنکھیں وہیں قدو قامت وہیں بھاری آواز وہیں چھا جانے والی پرسنالٹی۔۔۔۔۔۔۔

.

"You're not as handsome as Layla looks, .
young man"

. تم اتنے حسین نہیں ہو جتنے لیلی کو لگ رہے ہو، نوجوان"

.

. مقابل کے کالر پہ اپنی انگلی پھیرتے وہ جھٹکے سے کھینچتے اسے قریب تر کر گئی۔۔۔۔۔۔ ویام کی بھوری آنکھیں لیلی کی نیلی کانچ سی آنکھوں پہ جمی تھی جن میں جانے کیا کچھ دفن تھا۔۔۔۔وہ بغور اسکی آنکھوں میں جھانکنے لگا کہ لیلی نے سر جھٹکتے اسے خود سے دور کیا۔۔۔۔۔۔

.

. آج کی یہ حسین شام تمہارے نام۔۔۔۔۔۔۔" اپنا ہاتھ ایک ادا سے ویام کے سامنے پھیلائے وہ مغرور سے لہجے میں بولی تو مقابل نے گھٹنوں کے بل بیٹھتے اسکے ہاتھ کو چومتے تھاما۔۔۔۔۔۔

.

. کلب میں مکمل خاموشی چھا گئی۔۔۔۔۔مائیکل خود بھی سٹیج کی جانب بڑھتی لیلی اور اس لڑکے کو دیکھ رہا تھا۔۔

.

"Heart beats fast .

Colors and promises .

How to be brave? .

How can I love when I'm afraid to fall? .

.

. میوزک کی تیز دھنوں میں ویام نے ایک ماہر ڈانسر کی طرح جھٹکے سے اسکے دونوں ہاتھوں کو تھامے اپنے جانب کھینچا وہ مہارت سے ایک اسٹیپ آگے اور ایک پیچھے لیتا لیلی کو اپنے ساتھ لیے ڈانس کرتا کئیوں کو حیران کر گیا۔۔۔۔

.

. لیلی جھٹکے سے اسکی بانہوں میں جھولتے گری تو ویام نے اسے کمر سے تھامتے اسکا ایک ہاتھ اپنے کندھوں پہ رکھا دوسرے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں الجھائے وہ مہارت سے اسٹیپ لیتا اسے مسکرانے پہ مجبور کر گیا۔۔۔۔

.

But watching you stand alone, .

All of my doubt suddenly goes away .

somehow."

.

. " تمہیں دیکھ کر کسی کی یاد آگئی مجھے آج۔۔۔۔۔۔" اسکے کان کے قریب جھکتے وہ میوزک کی دھنوں پہ مدہوش سی ہوتے بولی

تھی۔۔۔۔ویام کے گالوں میں ابھرتے ڈمپل مزید گہرے

ہوئے۔۔۔۔

.

I have died every day waiting for you .

Darling, don't be afraid I have loved you .

For a thousand years .

I'll love you for a thousand more. .

.

. " تو یقیناوہ میری نہیں مجھ جیسے دکھنے والے کی خوش قسمتی ہو گی۔۔۔۔اس کی پشت کو گھماتے سینے سے لگائے وہ کان میں سرگوشی کرتا بولا اور ساتھ ہی دو اسٹیپ لیتا وہ جھٹکے سے اسکا رخ سامنے کر گیا۔۔۔۔۔۔

.

. " باتیں بہت اچھی کرتے ہو تم ہینڈسم۔۔۔۔۔۔اپریسو۔۔۔۔۔

تم نے واقعی مجھے امپریس کیا ہے۔۔۔۔۔اور ایسا بہت کم ہوتا ہے

جب میں کسی سے امپریس ہو جاؤں۔۔۔۔۔۔۔ اسکے کندھے پہ

ہاتھ رکھے وہ کہتے ہی کھکھلا اٹھی اسکی کھلکھلاہٹ پہ مقابل کے

ماتھے پہ ایک ساتھ جانے کتنے ہی بل نمودار ہوئے تھے ہاں یہ

سب وہم تو نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اسکی آواز اسکی

کھلکھلاہٹ کیوں اسکی عین جیسی لگی اسے۔۔۔۔۔۔۔"

.

. " تھینکس بٹ ابھی مجھے جانا ہے یو نو میری گرل فرینڈ ناراض ہو

گئی ہے آج کی رات ہم ایک ساتھ سپینڈ کرنے والے تھے مگر

جانے کیوں یہ دل بے ایمان ہو گیا۔۔۔۔۔ویسے کافی اچھا لگا مجھے

۔۔۔۔یہ ملاقات میں کبھی نہیں بھولوں گا مجھے امید ہے آپ بھی مجھے بہت عرصے تک یاد رکھنے والی ہیں۔۔۔۔۔اس کے کان میں سرگوشیاں کرتے ویام نے مسکراتے گھٹنوں کے بل ہوتے اسکے ہاتھ پہ بوسہ دیا۔۔بنا لیلی کے مبہوت ہوئے وجود کو دیکھتا وہ عجیب سی کشمکش کا شکار کلب سے نکلتا چلا گیا۔۔۔۔۔۔

.

. لیلی نے مسکراتے اسکی نظروں سے اوجھل ہوتی پشت کو دیکھ اپنے ہاتھ کو چھوا جہاں ابھی تک ویام کا لمس موجود تھا۔۔۔۔۔

.

. ✹✹✹✹✹✹

.

. عیناں ایک بات پوچھوں۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ کلاس سے نکل رہی تھی جب اسے جینی کی آواز سنائی دی۔۔۔۔جو ویام کے جانے کے بعد سے اسکے ساتھ چپکی ہوئی تھی۔۔۔۔عیناں اسکا چھکنا واضع محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔

.

. جو بار بار اس سے بہانے بہانے سے ویام کا پوچھ رہی تھی۔۔۔۔ عیناں کو الجھن ہونے لگی۔۔۔ویام کا ذکر یوں کسی دوسرے کے منہ سے سننا اسے سخت ناگوار گزرا۔۔۔۔۔۔

.

. " میرے پاس ٹائم نہیں جینی ویام مجھے لینے آیا ہو گا نیچے۔۔۔۔۔۔۔" بکس کو سینے سے لگائے وہ غصے سے سرخ چہرہ

لیے بولی تو اسکے پھولے گلابی گال غصے کی شدت سے مزید پھول گئے۔۔۔

.

. " یار بس ایک بات بتا دو۔۔۔۔۔۔ " عیناں کے غصے کو دیکھتے وہ دانت پیستے منت کرتے اسکے پیچھے پیچھے چلنے لگی۔۔۔۔۔ عیناں تیزی سے قدم اٹھائے اس سے آگے بڑھ جانا چاہتی تھی مگر جینی کہاں اسکا پیچھا چھوڑ رہی تھی۔۔۔۔۔

.

. " جینی جو پوچھنا ہے جلدی سے پوچھو مجھے جانا ہے۔۔۔۔۔ آخر وہ رکتے غصے سے جھنجھلاتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

.

. تھینکس یار۔۔۔۔وہ مجھے یہ پوچھنا تھا کہ کیا ویام سچ میں تمہارا

ہز بینڈ ہے۔۔۔۔"

.

. آنکھوں میں الجھن لیے وہ اپنے بے بی کٹ بالوں میں عیناں کو

دنیا کی سب سے بد صورت لڑکی لگی۔۔۔۔

.

. یہ دیکھ لو میرا کارڈ۔۔۔ نظر آیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ غور سے پڑھ لو

۔۔۔یہاں پہ واضع بڑے لفظوں میں لکھا گیا ہے عیناں ویام

کاظمی۔۔۔۔"وہ ایک ایک لفظ پہ زور دیتے غصے سے سرخ چہرہ

لیے بولی تو جینی نے اداسی سے لب بھینچے۔۔۔۔۔کتنا اچھا لگا تھا

اسے وہ۔۔۔۔اسکی باتیں اسکا لہجہ اسکا ڈمپل وہ تو دیوانی ہو گئی

تھی اس ساحر کی۔۔۔۔مگر اب اپنی آنکھوں سے نام دیکھنے کے

بعد اسے یقین ہو گیا تھا کہ وہ سچ میں عیناں کا ہز بینڈ

تھا۔۔۔۔۔۔

.

. "عیناں کیا اس نے تمہیں کبھی کس کیا ہے۔۔۔۔۔۔" اپنا

کارڈ اسکے ہاتھ سے جھپٹتے وہ آگے بڑھنے لگی کہ معا جینی کی نم آواز

اسکے عجیب سے سوال پہ عیناں نے حیرت سے آنکھیں پھیلائے

مڑتے اسے دیکھا۔۔۔ جس کے لیے یہ ایک عام سی بات تھی

۔۔۔۔۔

.

. " دیکھو جینی تم نے پوچھا میں نے بتا دیا بات ختم۔۔مجھے بالکل بھی

اچھا نہیں لگتا کوئی میرے شوہر پہ بلاوجہ یا پھر مجھ سے زیادہ حق

جتائے۔۔۔۔۔ اسے جان سے مارنے کی خواہش کو دل میں

دبائے وہ صاف الفاظ میں وارن کرنے لگی کیا پتہ کبھی اسکی غیر موجودگی میں وہ اسکے ویام پہ ڈورے ڈالنا شروع کر دے۔۔۔۔

.

. " آئی نو کہ وہ تمہارا ہزبینڈ ہے بٹ مجھے پتہ ہے تم ابھی اپنے موم ڈیڈ کے گھر رہتی ہو۔۔۔۔تو بس اس لیے پوچھا، پلیز ایک فیور چاہیے تھا تم سے۔۔۔۔۔عیناں کے ضبط سے سرخ پڑتے چہرے کو دیکھتی وہ نرمی سے بولی۔۔۔

.

. "تم تو اس کی وائف ہو پلیز اس سے کہو کہ ایک بار مجھے اس کے ڈمپل پر کس کرنے دے۔۔۔۔ آئی پرامس صرف ایک کس کروں گی اور کچھ بھی نہیں۔۔۔۔"۔اپنی شہہ رگ کو چھوتے وہ فوراً سے پرامس کرنے لگی جبکہ اسکی بات پہ عیناں کا غصہ سوا

نیزے پہ تھا۔۔۔۔وہ لال بھبھو کا چہرہ لیے ایک دم آتش فشاں بنی اسپہ برسنے لگی۔۔۔۔۔۔

.

. کیا بکواس لگار کھی ہے تم نے_______ کیوں کرے گا وہ تمہیں کس؟ کس خوشی میں۔۔۔۔۔۔وہ میر اشوہر ہے۔۔۔اسکا ڈمپل اور وہ بھی سب کا سب کچھ صرف میرا ہے۔۔۔۔۔۔۔ اس دنیا میں ہزار لوگوں کو ڈمپل پڑتے ہیں جاؤ جا کے کسی کو بھی پکڑ کے کرلو چما۔۔۔۔۔۔۔ مگر میرے ویام کی طرف اگر تم نے یہ اپنی گندی نظر بھی ڈالی تو تمہاری یہ کتے کے جیسی بھدی آنکھیں نوچ لوں گی میں۔۔۔۔۔ صبح سے برداشت کر رہی ہوں

۔۔۔۔۔۔۔ویام ناں ہوا کوئی نقلی گڈا ہو گیا۔۔۔۔۔۔ صبح سے میرے ویام کے اوپر اپنی بد نظر ٹکائے بیٹھی ہے۔۔۔۔۔۔ اگر

آج کے بعد توں نے خیال میں بھی اسکا سوچا تو یاد رکھنا تیرے خواب میں آ کر ہی تیرا اخشر بگاڑ دوں گی میں۔۔۔۔۔۔۔"

.

. غصے سے چیخنے پر اسکا چہرہ حد درجہ سرخ ہو رہا تھا۔۔۔۔ جینی تو حیرت سے پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی آخر ایسا کیا کہہ دیا تھا اس نے۔۔۔۔ صرف ایک کس کا ہی تو کہا تھا۔۔۔ وہ اپنی بے عزتی پہ شرمندہ سی آس پاس جھرمٹ کی شکل میں کھڑے لڑکے لڑکیوں کو دیکھ شرم سے نظریں چرا گئی۔۔۔۔۔

.

. تم میں سے بھی کسی نے کچھ پوچھنا ہے۔۔۔ یا پھر کس کرنا میرے ویام کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔اب کی بار وہ غصے سے مڑتے اپنے آگے پیچھے کھڑی ہوئی ان لڑکیوں کو دیکھتے غرائی تھی۔۔۔۔ لڑکے تو

سٹپٹاتے اسکے دبنگ روپ پہ حیران سے نظریں جھکائے ایک منٹ میں غائب ہوئے تھے۔۔۔۔۔

.

. بولو چاہیے کسی کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔" غصے سے اپنے جیب میں اپنی خفاظت کے لئے رکھی اس چھوٹی سی چھری کو نکالتے وہ سب کے سامنے کر گئی کہ خوف ووخشت سے لڑکیوں کی چیخیں نمودار ہوئی۔۔۔۔ سب نے کی ڈرتے زور شور سے نفی میں سر ہلایا تھا ۔۔۔۔۔عیناں نے غصے سے انہیں اشارہ کرتے وہاں سے بھیجا۔۔۔۔۔ توسب منٹوں میں رفوچکر ہوئی۔۔۔۔۔

.

. رکو تم________ " جینی کو بھاگتا دیکھ عیناں نے جھٹکے سے کھینچتے اسے بازوؤں سے پکڑتے روکا۔۔۔۔۔۔ جو آگے ہی اسکے تیورں سے کافی حائف تھی۔

.

. " آج کے بعد کبھی میرے ویام کی طرف دیکھاناں تو تمہارے یہ بدصورت ہونٹ دوبارہ کسی کو کس کرنے کے لئے سلامت نہیں چھوڑوں گی میں__________ آئی سمجھ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ "

.

. جینی نے ڈرتے گردن ہاں میں ہلائی تھی اور عیناں کے چھوڑنے پہ وہ بھاگتے وہاں سے غائب ہوئی۔۔۔۔۔۔ میرے ویام کو کس کرے گی وہ بھی میرے ہوتے اسکے دانت ناں توڑ دوں میں ۔۔۔۔۔۔۔ بے شرم بے حیا لڑکیاں۔۔۔۔۔۔۔۔ "

.

. وہ غصے سے بڑبڑاتی سرخ چہرہ لیے وہاں سے نکلی تھی۔۔۔۔اگر اسکا یہ روپ ویام دیکھ لیتا وہ یقینا غش کھا جاتا اسکے جنون اسکی الفت کو دیکھ۔۔۔۔۔۔

.

. مس عیناں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" اپنی پشت پہ کسی لڑکی کی آواز سنتے عیناں نے رکتے پیچھے مڑ کے دیکھا۔۔۔۔

.

. جی______!" بلیک پینٹ کوٹ میں ملبوس اس اونچے لمبے قد و قامت والی لڑکی کو سر تا پاؤں گھورتے عیناں نے الجھن سے استفسار کیا۔۔۔۔

.

. ” کیا ہم دو منٹ کے لئے بات کر سکتے ہیں۔۔۔۔۔۔عیناں کے چہرے کو مبہوت سی نظروں سے دیکھتے وہ ہلکا سا مسکراتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

.

. ” سوری مگر میرے شوہر نے مجھے سختی سے منع کیا ہے کسی انجان سے بات کرنے کے لئے ________؛” عیناں اسے سر تا پاؤں دیکھتے اطمینان سے بولی۔۔۔۔۔تو لیزن نے ابرو اچکاتے اس انیس بیس سالہ چھوٹی سی لڑکی کو دیکھا اسے دیکھ کر یہ تصور کرنا کہ وہ شادی شدہ ہو گی ہر گز ممکن نہیں تھا۔۔۔۔

.

. ” اگر بات آپ کے متعلق ہو تو کیا پھر بھی آپ نہیں سننا چاہیں گی۔۔۔۔۔” لیزن اسکی آنکھوں میں اعتماد دیکھ اب مدعے پہ

آئی تھی۔۔۔۔ عیناں کو اسکی باتیں عجیب سی لگی بھلا وہ اسے اسی کے بارے میں کیا بتانے والی تھی۔۔۔

.

. سوری مس آپ جو بھی ہیں۔۔ مگر الحمدللہ میں اپنے بارے میں سب کچھ بہت اچھے سے جانتی ہوں۔۔۔۔۔ اور مجھے اپنے ہی بارے میں کسی اجنبی سے جاننے کی ضرورت نہیں۔۔۔۔۔ وہ آگے ہی جینی کی وجہ سے بھری پڑی تھی اب بھی بنا کسی پس و پیش کے وہ سیدھا اسکے منہ پہ جواب دیے جانے کو مڑی۔۔۔۔۔۔۔

.

. "مس عیناں۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کیا آپ جانتی ہیں کہ آپ ایک اڈاپٹڈ چائلڈ ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔؟" عیناں کے بڑھتے قدموں

کولیزن کی پر اعتماد لہجے میں کہی بات نے رکنے پہ مجبور کر دیا ۔۔۔۔اسکی گرفت اپنی کتابوں کے گرد مضبوط ہوئی تھی۔۔۔۔۔

.

. دودھیا چہرے پہ بلا کی سنجید گی دھر آئی۔۔۔۔جو آج سے پہلے کبھی نہیں آئی تھی۔۔۔۔۔۔

.

. "ڈویو تھنک کہ تمہاری ان چیپ باتوں میں آکر میں شاک ہو جاؤں گی یا پھر ڈر جاؤں گی تو مس ایکس وائے ذی۔۔۔۔۔۔فار یور کائنڈ انفارمیشن ______ میں ناں تو ایک بے وقوف سی کم عقل لڑکی ہوں ناں ہی ایک بدماغ سر پھری۔۔۔۔جو بنا وجہ ہی تم جیسے ہر ایرے غیرے کی باتوں میں آجائے۔۔۔۔۔۔۔اس سے

پہلے کہ میں اپنے شوہر کو بتا کر تمہارا حشر بگاڑوں نکلتی بنو یہاں سے۔۔۔۔۔۔۔"

.

. گرے آنکھوں میں بلا کی سرد مہری لئے وہ چہرے کے تاثرات حد درجہ سنجیدہ بنائے لیزن کے سامنے چٹکی بجاتے اسے پل بھر میں سرخ کر گئی۔۔۔

.

. " آج سے ایک ہفتہ پہلے شفیع نامی ایک آدمی آیا تھا میرے ہاسپٹل جو یقینا آج سے انیس سال پہلے ہمارے ہاسپٹل سے غائب ہوئی بچی کی معلومات لینے آیا تھا۔۔۔۔۔ اس بچی کی پیدائش کے بعد اسے مردہ قرار دیا گیا حالانکہ کے ریکارڈ کے حساب سے

وہ زندہ ہے اور اس وقت رافع اظہر علی نامی ایک شخص کی اڈاپٹڈ بیٹی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔"

.

. شٹ اپ جیسٹ شٹ اپ یو۔۔۔۔۔۔۔ خبردار جو میرے ڈیڈ کے خلاف کچھ بھی کہا تو۔۔۔۔۔۔ ورنہ ایک منٹ میں تمہاری زبان کھینچ لوں گی میں۔۔۔۔۔۔کب سے تمیز سے بات کر رہی ہوں مگر تم۔۔۔۔۔ جانے کہاں سے کہانی بنا کے آئی ہو ۔۔۔۔۔۔اگر اب ایک لفظ بھی کچھ فضول کہا تو اچھا نہیں ہو گا ۔۔۔۔'

.

. اپنے سے چند قدم کے فاصلے پہ کھڑی لیزن کی جانب غصے سے بڑھتے وہ غراتے لہجے میں طیش سے جبڑے بھینچتے سرخ

آنکھوں سے بولی۔۔۔۔۔۔۔۔اسکا بس نہیں تھا کہ ابھی اس لڑکی کو ٹھکانے لگا دیتی۔۔۔۔جواب اسکے ڈیڈ کو بھی ان سب میں نشانہ بنا رہی تھی۔۔۔۔۔۔

.

. " مجھے معلوم تھا کہ تم نہیں مانو گی ایسے۔۔۔۔۔۔۔۔ یہ وہ لڑکا ہے ،یہ اسی دن کی وڈیو ہے جس دن یہ انکل ہاسپٹل میں آئے تھے اپنی گمشدہ بیٹی کی تلاش میں، مگر جانے اس لڑکے نے ان کو کیا کہا کہ وہ خاموشی سے جھکے کندھوں سے واپس چلے گئے۔اب تم بتاؤ کیا اس لڑکے کو تم جانتی ہو۔۔۔۔عیناں کی حیرت و بے یقینی سے پھیلی آنکھوں کو دیکھتے وہ ایک نظر اپنے موبائل میں دکھتے ویام کو دیکھتے پوچھنے لگی،

.

. نن نو یہ یہ سب ویڈیو میں موجود ویام کو دیکھتے ہی اسکے چہرے کا رنگ سفید پڑ گیا وہ ایک دم سے موبائل پھینکتے بے یقینی سے بڑبڑائی لیزن نے ایک نظر اسکی خوف سے پھیلی آنکھوں اور سفید پڑتی رنگت کو دیکھ جھکتے اپنے موبائل کو اٹھایا۔

.

. تمہارے موبائل فون کو ٹریس کیا جا رہا ہے اور تم پر بھی نظر رکھی گئی ہے، میں تمہیں ان انکل سے ملوا سکتی ہوں جو اس دن آئے تھے تمہارے سارے ٹیسٹ کیے جائیں گے تمہاری آنکھوں کے سامنے، پھر یہ تم پہ ہو گا کہ تم اسے سچ مانتی ہو یا نہیں۔۔۔۔۔"

.

. لیزن نے جلدی سے اسے سمجھایا تھا۔وہ جانتی تھی ویام کی نظریں عیناں پہ ہونگی مگر وہ محتاط ہوتے پوری پلیننگ کے ساتھ آئی تھی

--

.

. رکو۔۔۔۔۔۔۔۔ تم یہ سب کچھ کیوں کر رہی ہو اور میں کیوں تمہاری بات پہ یقین کروں۔۔۔" عیناں نے اسے جاتا دیکھ آواز دیے روکا تو لیزن نے گہری سانس کھینچتے مڑتے عیناں کو دیکھا

.

. پہلی بات میں جو کچھ بھی کر رہی ہوں اپنے مفاد کیلئے کر رہی ہوں جسکے وہ انکل مجھے پیسے دے رہے ہیں اور دوسری بات پہلے تم کسی طرح سے مجھ تک پہنچو، مگر کسی کو شک نہیں ہونا چاہیے کہ تم

کہاں جا رہی ہو۔۔۔ اسکے بعد سارے ثبوتوں کے ساتھ اپنے موم ڈیڈ سے پوچھنا مجھے یقین ہے وہ جھوٹ نہیں بولے گے۔۔۔"

.

. لیزن نے پر یقین لہجے میں عیناں کی نم پلکوں کو دیکھتے کہا تھا اسے برا بھی لگا عیناں کا اداس ہونا مگر وہ مجبور تھی اسے پیسے چاہیے تھے جو اسے شفیق دے رہا تھا عیناں سے ملوانے کیلئے۔۔۔۔۔

.

. ✸✸✸✸✸✸

.

. وہ گہرا سانس لیتے خود کو پر سکون کیے اندر بڑھا تھا۔ مگر سامنے کا منظر دیکھ اسکی آنکھیں حیرت سے پھیلی تھی۔ انزِک نے سر کو جھٹکتے بغور سامنے دیکھا یہ اسی کا کمرہ تھا مگر اسکی حالت دیکھ وہ

شدید پریشان ہوا تھا۔ پورا کمرہ تہس نہس ہوا پڑا تھا اسکی وارڈروب کھلی پڑی تھی آدھے کپڑے نیچے فرش پہ بکھرے ہوئے تھے جبکہ بیڈ کا خشر برا ہوا تھا۔ تکیوں کو بری طرح سے ریزہ ریزہ کیا گیا تھا کہ پورا کمرہ ہی کسی سٹور کا تصور پیش کر رہا تھا۔ اپنے کمرے کی حالت کو دیکھ پہلا خیال ہی اسے روز کا آیا تھا وہ اپنی چیزوں کو لے کر بے حد نفاست پسند تھا مگر اب اپنے کمرے کا یہ حال دیکھ اسکا غصہ حد درجہ تیز ہوا تھا، اسنے غصے سے کوٹ اچھالتے بیڈ کی جانب پھینکا اور ٹھاہ سے دروازے بند کیے وہ باہر نکلتا اس روم کی جانب بڑھا جہاں وہ اسے چھوڑ گیا تھا۔

.

. روز۔۔۔۔روز۔۔۔۔وہ چلاتے اسے اونچی آواز میں مخاطب کرنے لگا مگر پورا کمرہ حالی پڑا تھا۔۔انزِک نے ماتھے پہ بل ڈالے

واشروم کا دروازہ کھولتے چیک کیا وہ وہاں بھی نہیں تھی، تو کیا وہ بھاگ گئی مگر کیسے۔۔۔۔۔ دماغ میں مختلف سوچیں مختلف وہم آنے لگے وہ تیزی سے روم سے نکلتا سارے رومز چیک کرتا اسے ناں پاتے کافی پریشان ہوا تھا مگر ایک دم سے اوپر سے آتی ٹھاہ کی سی آواز پہ انزِک نے گردن اٹھائے اوپر ٹیرس کی جانب دیکھا۔ کچن کا خیال آتے ہی وہ لمبے لمبے ڈھگ بھرتا سیڑھیاں عبور کیے اوپر کچن کی جانب بڑھا تھا۔

.

. کیا کر رہی ہو تم جاہل لڑکی۔۔؟" کچن کی تباہ کن حالت دیکھ وہ اپنی جانب پشت کیے فرش پہ بیٹھی روز پہ غراتے ہوئے لہجے میں چلاتے بولا تو وہ ڈرتے ایک دم سے بدکی۔۔۔۔ اسکی گولڈن بڑی بڑی سے آنکھوں میں چمکتی نمی دیکھنے والے کو مبہوت کر گئی،

انزِک ساکن سا کھڑا اپنی بلیک پینٹ اور شرٹ میں ملبوس اس چھوٹی سی خوبصورت لڑکی کو دیکھتا رہ گیا۔۔ جس کے ماتھے پہ چوٹ کا واضح نشان اسکی آنکھوں میں جھلکتی نمی اسی چوٹ کی وجہ سے تھی شاید۔۔۔۔

.

. انزِک آنکھیں بند کرتے کھولتے اپنے غصے پہ قابو کیے آگے بڑھتے گھٹنوں کے بل اسکے قریب بیٹھا تو روز نے سہمی نظروں سے اسے دیکھا اور بلا ارادہ ہی پیچھے ہوتے وہ کاؤنٹر سے جا لگی اسکی احتیاط پر انزِک کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھری، وہ ابرو اچکاتے اسے دیکھنے لگا۔۔۔

.

. جو سردی سے ٹھٹھرتے کپکپاتے گلابی ہونٹوں سے سہمی سی نظریں جھکائے آج ایک معصوم سی لڑکی لگی اسے۔۔۔ ایک دم سے اسے شرمندگی سی ہوئی شاید ٹھنڈ سے بچنے کیلئے وہ اسکے کمرے میں گئی تھی اور پھر اپنا غصہ بھی بھرپور طریقے سے نکالا تھا۔۔۔ یہ سب کیا ہے روز۔۔۔۔؟" بھاری گھمبیر مگر سرد لہجے میں وہ کچن کی جانب نگاہ دوڑائے سوال گو ہوا۔۔۔

.

. واٹ۔۔۔۔۔واٹ آریو سیئنگ۔۔۔۔۔؟ انزِک کے ہلتے ہونٹوں کو دیکھتے وہ عجیب سے زاویے بنائے مشکوک سی ہوتے پوچھنے لگی تو انزِک نے سر جھٹکتے اپنی اردو پہ قابو کیا۔۔۔

. I'm asking what all this is about "۔"

. "میں پوچھ رہا ہوں یہ سب کیا ہے؟"

. ابکی بار انزِک نے انگلش میں سوال کیا جسے وہ سمجھ گئی تھی جبھی ماتھے پہ آتے اپنے گولڈن بالوں کو ہاتھ سے پیچھے وہ اپنی چوٹ کو چھونے لگی انزِک کی تیز نظریں اسکی ہر حرکت پہ تھیں۔

.

. مجھے ٹھنڈ لگی تھی اور میرے پاس پہننے کو کوئی کپڑے نہیں تھے تو اس لئے یہ پہن لیے میں نے۔۔۔" دو دن سے اسکا بھوک اور ٹھنڈ سے برا حال تھا وہ جانتی تھی اگر اس وقت بھی غصہ یا نخرہ دکھایا تو نقصان اسکا اپنا ہی ہو گا جبھی وہ سمجھداری کا مظاہرہ کرتے نرمی سے بولی۔۔

.

. میں کپڑوں کا نہیں کچن کا پوچھ رہا ہوں۔۔ انزِک نے انگلی اٹھائے اسے کچن کی جانب متوجہ کیا جسکا نقشہ وہ بری طرح سے بگاڑ چکی تھی۔ روز کا چہرہ پل بھر میں سرخ پڑ گیا۔

.

. ”I was hungry and I started making rice but I got hurt here and the bowl of rice fell down which caused the water to spread and the rice also fell on the floor and I slipped and fell and I got hit on the forehead and I.....”

.

. "مجھے بھوک لگی ہے اور میں چاول بنانے لگی تھی مگر مجھے یہاں چوٹ لگ گئی اور چاولوں کا باؤل نیچے گر گیا جس وجہ سے پانی پھیل گیا اور چاول بھی سارے فرش پہ گر گئے اور میں سلپ ہو کے گر گئی اور مجھے ماتھے پہ چوٹ آئی اور میں۔۔۔۔"

.

. بس بس ٹیک اٹ ایزی اتنی لمبی تفصیل نہیں مانگی تھی میں نے۔۔۔ اسے یوں نان سٹاپ بولتا دیکھ انزِک نے ایک دم سے اسے اشارہ کرتے روکا تو معصومیت سے آنکھیں پٹپٹاتے سر ہلا گئی ۔انزِک کو خود بھی شرمندگی سی ہوئی وہ اسکی ذمہ داری تھی اسے خود سے اسکا خیال رکھنا چاہیے تھا مگر اپنے غصے میں وہ بنا سوچے ایسا بھاگا تھا کہ پورے دو دن تک اسکی خبر نہیں لی۔۔

.

. انزِک نے کف فولڈ کرتے اسے دیکھا جو اسے ہی آنکھیں پھاڑے دیکھ رہی تھی۔۔۔ وہ اسے اگنور کرتے آگے بڑھا تھا۔ کاؤنٹر سے سارا بکھرا ہوا سامان سمیٹنے کے بعد وہ احتیاط سے برتن ایک جانب رکھتے اسے دیکھنے لگا جو ایسے ہی بیٹھی تھی۔ انزِک گہری سانس بھرتے اسکے قریب گیا تھا اور جھکتے اسے بازوؤں میں بھرتے اٹھائے وہ ایک جانب کاؤنٹر پہ بٹھائے دوبارہ سے اپنے کام میں مشغول ہوا۔۔۔

.

. پلیز کچھ اچھا سا بنادو۔۔۔۔۔" وہ جو سامان دیکھتے ابھی کچھ بنانے کا سوچ ہی رہا تھا اچانک سے اسکی فرمائشی آواز پہ انزِک نے ترچھی نگاہوں سے گردن گھمائے اس چھوٹی سی آفت کو دیکھا۔۔۔

. بلیک شرٹ جس کے بازوؤں لمبے ہونے کی وجہ وہ گولڈ کیے ہوئے تھے جینز کو بھی کافی اوپر تک فولڈ کیے گولڈن کندھوں تک جاتے کھلے بال، گولڈن ہی بالوں سے مشابہت رکھتی خوبصورت آنکھیں، سفید دودھیا رنگت میں وہ مغربی حسن کی مالک واقعی میں حسین دوشیزہ تھی۔

. انزِک نے اسے سر تا پاؤں دیکھ اپنے کپڑوں میں گم ہوئے اسکے نازک وجود کو دیکھتے مسکراتے گردن گھمائی۔۔۔

.

. ویسے اتنا برا آئیڈیا بھی نہیں تھا ویام کا۔۔۔۔۔۔" فرتج سے بوائل چکن نکالتے وہ گہری سانس لیتے مسکراتے بڑبڑایا۔

. ✸✸✸✸✸✸

.

. تیمور کہاں جا رہے ہو بات سنو۔۔۔!"۔وہ جو جلدی میں نک سک سا تیار اپنی نئی گرل فرینڈ سے ملنے ہوٹل جا رہا تھا اچانک سے اپنے ڈیڈ کی آواز سنتے تیمور کے ماتھے پہ بل نمودار ہوئے۔۔

.

. آپ کو بتانا ضروری نہیں سمجھتا میں۔۔۔۔۔۔میری لائف۔۔۔ میں جو مرضی کروں اپنے کام سے کام رکھیں آپ۔۔..... انتہائی بدتمیزی سے اُنہیں جواب دیتے وہ باہر کی جانب بڑھنے لگا کہ شیرازی صاحب نے اٹھتے اسے اونچی آواز میں روکا۔۔۔

.

. مسز شیرازی جو ابھی کلب سے آ رہی تھی دونوں باپ بیٹے کو آمنے سامنے دیکھ وہ متفکر سی ہوئی۔۔

. "جاتے ہوئے میری بات بھی سنتے جاؤ، مسٹر دؤاد نے اپنی بیٹی میرب کا رشتہ دینے سے انکار کر دیا ہے۔"

. انہوں نے ایک ساتھ دونوں ماں بیٹے کے پریشان چہرے کو دیکھتے بم پھوڑا تھا وہ دونوں ہی حیرت و بے یقینی سے ایک دوسرے کو دیکھتے اب شیرازی صاحب کو دیکھ رہے تھے جن کا چہرہ حد درجہ سنجیدہ تھا۔

.

. ہاہاہاہاہا۔۔۔۔ آپ کو کیا لگتا ہے اس طرح کا جھوٹ بول کر آپ مجھے جانے سے روک سکتے ہیں۔۔۔" تیمور سنتے قہقہ لگاتے انکی بات کا مذاق اڑانے لگا جسے دیکھ شیرازی صاحب کا غصہ مزید بڑھا تھا۔ مجھے معلوم ہے کہ وہ کبھی انکار نہیں کر سکتے۔۔ تیمور

نے غرور سے اپنے ہاتھ میں پکڑی اپنی ہیوی بائیک کی چابی کو گھماتے ہوئے کہا۔

.

. تم بس انہی خوش فہمیوں میں ڈوبے رہنا تیمور۔۔۔۔۔ داؤد کی بیٹی میرب نے خود اپنے باپ کو کھلے لفظوں میں کہا ہے کہ وہ تم جیسا آوارہ اور عیاش لڑکے کے ساتھ شادی نہیں کر سکتی۔۔ اگر یقین نہیں تو جاؤ جا کر پوچھ آؤ ان سے۔۔۔۔" ۔اب کی بار وہ غصے سے چلاتے اسے سچ بتاتے بولے تو تیمور میرب کا نام سنتے ایک دم سے حیران ہوا تھا۔۔۔۔

.

. میں مان ہی نہیں سکتا کہ میر مجھ سے شادی کے لئے انکار کر رہی ہے میں خود جاوں گا اس سے پوچھوں گا کہ آخر کیا بات ہے۔۔"

. تھوڑی دیر پہلے اپنی گرل فرینڈ کو ملنے کے لیے بے چین تیمور شیرازی اب اپنی ناقدری اپنے ناپسند ہونے پہ حیران سامیرب سے جوابدہ ہونے اسکے گھر کی جانب نکلا تھا۔۔۔اسکے سخت تیوروں کو دیکھتے شیرازی صاحب سر تھامتے پیچھے صوفے پہ گرے۔۔

.

. ✸✸✸✸✸✸

.

Next epi Bhaou ❤ Hya special ho ga❤ .

🔥🔥❤ الفتِ عشق (جنونِ عشق سیزن ٹو

. قسط نمبر_41

Bhaou ❤ hya ❤ special romantic .

episode 🔥💞❤

. #ازقلم_زینب_راجپوت

. اجازت کے بغیر کاپی کرنا ممنوع ہے 🚫🚫-------

✸✸✸✸✸✸ .

.

. وہ تیزی سے بھاگتے اب کافی آگے نکل آئی تھی۔ایک سکون سا بھی تھا کہ اب وہ امن سے کافی دور ہو گئی تھی وہ چاہ کر بھی اسکا کچھ بگاڑ نہیں سکتا مگر ایک خوف بھی تھا پکڑے جانے کا خوف۔۔۔۔"میں نہیں ڈرتی اس سے۔۔۔۔۔اس سے پہلے کہ وہ مجھ تک پہنچے میں بہت دور چلی جاؤں گی۔۔۔اپنے چہرے پہ آتے پسینے کو صاف کرتے حیا نے جیسے خود کو حوصلہ دیا تھا۔۔وہ

ایک درخت کے سہارے کھڑی بھاگنے کی وجہ سے پھولے سانس سے ہانپ رہی تھی، شام کی گہری سرخی پھیلنے سے ہر طرف گھپ اندھیرا ہوا جا رہا تھا۔

.

. معاوہ چونکی اسکا سانس سینے میں اٹک سا گیا جب اچانک اپنے پیچھے کسی جانور کے غرانے کی آواز حیا کے کانوں میں گونجتے اسے چیخنے پہ مجبور کر گئی۔ وہ ڈرتی ہرن کی مانند اپنی بڑی بڑی گہری کالی آنکھوں کو پھیلائے ہراساں سی ایکدم سے مڑتے پیچھے دیکھنے لگی، امن کے ڈر سے وہ اندھا دھند بھاگتے وہاں سے چھپتے چھپاتے پچھلے گیٹ سے نکلی تھی مگر اسکے وہم و گماں میں بھی نہیں تھا کہ اس جانب جنگل ہو گا۔ اور وہ ہمیشہ کی طرح پاگوں جیسے اب غلطی کرنے کے بعد پچھتا رہی تھی۔

.

. آس پاس سے آتی جنگلی جانوروں کی عجیب وغریب آوازیں سنتے حیا کا معصوم سا دل لرز گیا وہ کپکپاتے ہونٹوں پہ ہاتھ رکھے اپنی سسکی دبائے اسی درخت کی اوٹ میں چھپتے بیٹھی تھی۔ خوف و وخشت سے اسکی جان نکل رہی تھی، اسے تو ایک کتے سے بھی ڈر لگتا تھا کجا کہ پوری رات ان جنگلی جانوروں میں گزرانا۔۔

.

. اللہ جی پلیز بچالیں مجھے۔۔۔" وہ آنسوں سے بھری نظروں سے سیاہ آسمان کو دیکھتے اپنے اللہ سے مدد مانگنے لگی۔۔ معا اسے احساس ہوا کہ ابھی آسمان پہ چاند کی گہری چاندنی بکھری زمین میں اجالا کیے ہوئے تھی اگر رات گہری ہو گئی تو مکمل اندھیرے میں اسکا نکلنا زیادہ مشکل تھا۔ مجھے ابھی یہاں سے نکلنا ہو گا۔۔ خود سے

عزم کرتے وہ اپنا دل مضبوط کیے خود پہ اوڑھی اپنی چادر کو مضبوطی سے تھامے درخت کی اوٹ سے نکلتے اپنے آگے پیچھے دیکھنے لگی۔۔

.

. اسکے پیچھے ایک کچا راستہ تھا جس سے گزرتے وہ یہاں تک آئی تھی جبکہ دونوں اطراف میں پھیلا گھنا جنگل تھا اور آگے کی جانب جاتا راستہ کچھ آگے جاتے باکل صاف ہو جاتا تھا۔۔حیا نے اپنے دل کو مضبوط کیے تیزی سے قدم آگے کی جانب بڑھائے تھے ۔ وہ جلد از جلد اس جنگل سے نکلنا چاہتی تھی۔۔

.

. ارے ارے میڈم سنبھل کے بسمل اللہ۔۔۔۔۔"وہ تیزی سے تقریباً دوڑتے وہاں سے آگے بڑھ رہی تھی کہ اچانک راستے کے

نیچ پڑے پتھر سے اسکا پاؤں بری طرح سے ٹکرایا تھا۔۔ درد کی شدت سے حیا کے منہ سے ایک دلدوز چیخ سی نمودار ہوئی، وہ منہ کے بل نیچے گرے اپنی پانی بھری نظروں سے خود کو کوسنے لگی ، کہ اچانک سے اپنے قریب سے آتی آواز کو سنتے حیا اپنی بڑی بڑی آنکھوں کو پھیلائے سر اوپر کیے سامنے دیکھنے لگی جہاں تین چار لڑکے کندھوں پہ بیگز ڈالے حیا کے دیکھنے پر قہقہ لگا اٹھے۔

.

.

. "ہائے صدقے جاؤں میڈم تو نہیں یہ تو دلربا حسینہ جمیلا ہے۔۔۔ہائے توبہ تیرا حسن۔۔۔۔" حیا کے خوبصورت

چہرے کو دیکھتے ان میں سے ایک آگے بڑھتے گھٹنوں کے بل اسکے قریب بیٹھتا بغور اسے دیکھ بولا تھا۔۔۔ حیا کا سر گھوم سا گیا۔

.

.

. یار یہ معصوم چہرا ارے ارے جانم رکو میں مدد کیے دیتا ہوں اٹھنے میں____" حیا جو اس طرح اچانک سے ان سب کو دیکھے حواس باختہ سی پیچھے کو ہوئی تھی کہ اسکے قریب بیٹھے لڑکے نے اسے یوں ڈرتے پیچھے کی جانب ہوتا دیکھ پچکارتے ہوئے مدد کرنے کی خاطر اپنا ہاتھ حیا کی جانب بڑھایا اور اب کندھے پر ڈالے بیگ کو اتار چکا تھا۔۔

.

. وہ چاروں آؤٹنگ کے لیے گھر سے نکلے تھے مگر راستے میں ہی انکی گاڑی خراب ہوئی تھی جس کی وجہ سے وہ اب رات اس سنسان جنگل میں گزارنے کی خاطر یہاں آئے تھے۔ مگر اچانک سے یہ لڑکی ان کے قدموں میں کسی بن مانگی نعمت کی طرح سے گری تھی۔

.

. نن نہیں۔۔۔" حیا نے لرزتے وجود کے ساتھ پیچھے ہوتے مقابل کے اپنی جانب بڑھتے ہاتھ کو دیکھ سسکتے کہا تھا۔۔۔ ایک دم سے یوں نیچے گرنے پہ اسکے گھٹنوں پر بری طرح سے چوٹ آئی تھی پتھر سے ٹھوکر لگنے کی وجہ سے اسکا انگوٹھا بھی بری طرح سے زخمی ہو چکا تھا۔

.

• ڈرو نہیں جانم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ دیکھو ہم چاروں کو اللہ نے تمہاری مدد کیلئے بھیجا ہے اس سنسان جنگل میں کیوں دوستو__________؟ ابکی بار وہ مڑتے پیچھے کھڑے اپنے دوستوں کو دیکھتے بولا تھا۔ سب نے ہی تاسف سے سر ہلاتے ایک ساتھ قہقہہ لگایا۔۔۔۔۔

•

•

• ہر سوں پھیلی خاموشی میں سب کا بے ساختہ لگایا قہقہہ عجیب سی چلاہٹ ابھارنے لگا، حیا نے گھٹنوں کے بل اٹھتے اپنے ہاتھوں کی زخمی ہوئی ہتھیلیوں سے اپنے سر سے اترے زمین پہ گری اپنی چادر کو اٹھایا، وہ ایک ہاتھ سے چادر تھامے جلدی سے اٹھتے ان سب کے سمجھنے سے پہلے ہی اندھادھند پیچھے کی جانب بھاگی تھی۔

.

. اپنے پیچھے انکی آوازیں انکے قدموں کی آہٹ کو سنتے حیا کا چہرہ خوف سے سپید پڑ گیا۔۔ حیا نے ڈرتے اپنی چادر کو اپنے گرد لپیٹتے امن کو شدت سے یاد کیا تھا۔۔ اسے اب اپنی غلطی کا شدت سے احساس ہو رہا تھا۔۔ اپنے شوہر سے اپنی عزت کے خوف سے بھاگتی وہ ان غنڈوں ان آوارہ لڑکوں کے ہتھے چڑھ چکی تھی۔۔۔ یا اللہ جی مدد کریں۔۔۔" وہ بری طرح سے روتے اپنے اللہ کا یاد کرتے تیزی سے بھاگنے لگی۔۔

.

. ارے بھاگ گئی ہے سالی پکڑو اسے۔۔۔۔۔۔ ان میں سے ایک جس کی نظریں کب سے حیا پہ ٹکی تھی اچانک اسے بھاگتا دیکھ وہ

غصے سے غراتے خود بھی بیگ پھینکے اسکے پیچھے بھاگا۔۔۔ وہ سب ہی اسکی ہمت پہ ششدر سے ہوتے بھاگے تھے۔۔۔

.

. اسکے گھٹنوں پر بری طرح سے چوٹ آئی تھی درد کی شدت سے اسے دوڑنے میں دشواری ہو رہی تھی مگر وہ پھر بھی خود میں ہمت پیدا کیے تیزی سے بھاگتی جا رہی تھی۔ ایہہ۔۔۔۔۔۔" ایک دم سے اسکی بے ساختہ چیخ نکلی تھی جب ان میں سے ایک لڑکا تیزی سے آگے بڑھتے اسکے راستے میں حائل ہوا۔

.

. حیا کا چہرہ لٹھے کی مانند زرد پڑ گیا۔ وہ خوف سے سانسیں روکے دھک دھک کرتے دل سے مڑی تھی کہ اچانک سے اسکے راستے میں حائل ہوتے اس لڑکے نے آگے بڑھتے اسکے بازوؤں کو

کھینچتے اس کا رخ اپنی جانب کیا۔۔۔ اور چٹاخ سے ایک زوردار تھپڑ اسکے چہرے پہ رسید کیے وہ بے دردی سے اسے نیچے کو دھکہ دیے اپنے بازوؤں کے کف فولڈ کرنے لگا۔

.

. ایسے کرتے ہیں لڑکی کو قابو۔۔۔" وہ جو تینوں ہانپتے وہاں پہنچے تھے مقابل نے تینوں کو دیکھتے حیا کی جانب اشارہ کیا جو سن ہوتے دماغ سے اوندھے منہ زمین پہ گری پڑی تھی، پیچھے ہو جاؤ سب۔۔۔۔۔ ابکی بار وہ غرایا تھا وہ تینوں دو قدم پیچھے ہوتے دوڑنے سے پھولی سانس سے اسے دیکھنے لگے۔۔ یہ سب یقین کر پانا ناممکن تھا۔

.

. کہ شعیب ایسا کچھ کرے گا وہ تو ان سب سے الگ خاموش طبیعت کا مالک تھا، یار شعیب تو کیا کرنے والا ہے۔۔ اسے حیا کی جانب بڑھتا دیکھ ان میں سے ایک نے پوچھا تھا مگر آگے بڑھنے کی غلطی نہیں کی۔ کم دکھتا ہے تم تینوں کو ر کو ذرا خود پتہ چل جائے گا۔۔۔

.

. وہ عجیب سے لہجے میں بولتے آگے بڑھا تھا اور کھینچتے بے دردی سے حیا کی چادر کو اسکے وجود سے جدا کیے شعیب نے دور پھینکا کہ وہ تینوں منہ کھولے اسے دیکھنے لگے جس کے ارادے خطرناک تھے حیا نے کراہتے بے دردی سے چادر کے کھینچنے پر اپنی گردن کو چھوا تھا جہاں پر سرخ نشان بن چکا تھا۔

.

- اہہہ۔۔۔پپ پلیز نن نہیں۔... اپنے قریب تر بیٹھتے شعیب کو دیکھتے وہ روتی اپنی عزت کے خوف سے بھیک مانگنے لگی۔ جبکہ مقابل سرد بے تاثر نظروں سے اسکے حسین وجود کو دیکھتے ایک دم سے جھکتے اسکی گردن پہ چادر کے کھینچنے سے بنے نشان کو چھونے لگا۔

- ۔اسکے لمس پہ حیا کے پورے وجود میں سنسنی سے دوڑی تھی وہ ایک دم سے نفرت سے اسکے ہاتھ کو جھٹکتے اسکے منہ پہ تھوک گئی کہ شعیب نے غصے سے اسکے اچانک کیے رد عمل پر اپنے چہرے کو ہاتھ سے صاف کیا۔۔۔

.

- اسکی آنکھوں کی سرخی دیکھ حیا لرز کے رہ گئی وہ یونہی گھٹنوں کے بل پیچھے کو کھسکنے لگی کہ مقابل نے اسکی ٹانگ سے پکڑتے اسے

اپنی اور کھینچا اور الٹے ہاتھ کا ایک زوردار تھپڑ اسکے چہرے پہ جھڑا

کہ حیا کے کان سائیں سائیں کرنے لگے۔۔ دماغ سناٹوں میں چلا

گیا وہ سر کو تھامنے لگی مگر مقابل نے اٹھتے اسکے بازوؤں کو جکڑتے

اپنے بھاری بوٹ کے نیچے رکھا کہ فضا میں گونجتی حیا کی کربناک

چیخیں پیچھے کھڑے ان تینوں کو دہلا کے رکھ گئی۔۔

.

. شعیب یار چھوڑ کیا کر رہے ہے توں۔۔۔۔ وہ تینوں ہی اس کے

اس قدر بھیانک روپ پہ حیران تھے وہ تو بس اسے تنگ کر رہے

تھے انکا ارادہ ایسا ویسا۔ کچھ بھی کرنے کا نہیں تھا مگر شعیب کا یہ

روپ وہ حیران سے ہو گئے۔

. چپ کر جاؤ تم تینوں جانتے ہو یہ کون ہے۔۔۔؟ وہ غصے سے

انکے ٹوکنے پہ حیا کے بازوؤں کو ہاتھ سے پکڑتے غرایا تھا حیا کا

وجود بالکل سن سا پڑ گیا ہونٹ سے بہتا خون اسکی تھوڑی سے ہوتے گردن کی جانب بڑھ رہا تھا۔

.

. کک کون ہے یہ۔۔۔۔؟" سیف کو کچھ کھٹکا۔۔۔۔۔۔۔"جانتے ہو یہ اس بھاوں کی عزت ہے اس بھاوں کی جس نے ایک ہفتہ پہلے میرے بھائی کو بے دردی سے دو ٹکڑوں میں کاٹا۔ تھا۔۔۔۔ مگر آج میں اسکی عزت کی بوٹی بوٹی نوچوں گا

۔۔۔۔

.

. اور پھر اسے پتہ چلے گا کہ اسنے میرے بھائی کو مار کے جو تکلیف مجھے دی ہے وہ خود سہی جائے تو کیسا لگتا ہے۔۔۔" اسکی آنکھوں

میں عجیب سے سرخی تھی۔۔وہ ہفتے سے بھاوں پہ نظر رکھے ہوئے تھا مگر وہ جان گیا تھا کہ بھاوں کو اس بابت پتہ چل گیا تھا۔

.

. جبھی وہ اپنے دوستوں کے ساتھ آج کچھ دنوں کے لیے گھومنے جا رہا تھا مگر اب راستے میں ہی حیا کو دیکھ وہ پہچان چکا تھا۔اسی لیے وہ اب اتنا اچھا موقع ہاتھ سے جانے نہیں دے سکتا تھا۔۔جو بھی ہو شعیب چھوڑ اس لڑکی کو ان سب میں اسکا کوئی قصور نہیں۔۔ سیف کو اسکی حرکت اور اس معصوم پر ترس آنے لگا جو نیچے پڑی بری طرح سے کراہ رہی تھی۔۔اچھا اب ترس آرہا ہے تجھے جب خود اسے چھیڑ رہا تھا تب خیال نہیں آیا تجھے۔۔۔۔۔"شعیب نے شعلہ بار نظروں سے اسے دیکھتے پوچھا تھا۔

.

. جو سنتے مٹھیاں بھینچتے رہ گیا۔۔۔ اگر زیادہ ہی دکھ لگ رہا ہے تو وہ رہا راستہ نکلتے بنو یہاں سے۔۔۔۔۔۔ وہ غصے سے کہتے ساتھ ہی نیچے سن سی پڑی حیا کی جانب متوجہ ہوا۔۔۔۔۔ سیف بپھر تے آگے بڑھنے لگا مگر اسکے دونوں دوستوں نے اسے سمجھاتے پکڑتے اپنے ساتھ لگایا اور اسے لئے دوبارہ سے جنگل سے نکلتے چلے گئے۔ "چلا گیا تیرا یار۔۔۔۔۔ اب دیکھتا ہوں کیسے بھاؤں تجھے بچاتا ہے۔۔۔۔۔ تیرے وجود کے چھوٹے چھوٹے ٹکرے کر کے اس کے پاس قسطوں میں بھیجوں گا دیکھنا کتنا مزہ آئے گا۔۔۔ جو تکلیف اس نے میرے باپ جیسے بھائی کو مار کے مجھے دی ہے اب وہ بھی اس تکلیف سے گزرے گا۔۔۔

.

. شعیب نے دانت پیستے حیا کے دوسرے بازوؤں کو بھی نیچے زمین پہ رکھتے اپنا دوسرا پاؤں اسکے دوسرے بازوؤں پہ رکھا کہ درد سے حیا کی چیخ گونجی مگر وہ وحشی بنے اسکے دونوں بازوؤں کو بری طرح سے پھاڑتے اپنا وحشی پن دکھا رہا تھا۔۔۔ دیکھ اپنی موت کو کوئی نہیں بچانے والا تجھے آج۔۔۔ " حیا کی بند پڑتی آنکھوں کو دیکھتے اسنے غصے سے اسکے بالوں کو دبوچتے اسکا رخ اپنے سامنے کیا تھا۔

.

. وہ غصے سے اسکے چہرے کو دبوچتے اسکے چہرے پہ جھکنے لگا۔۔۔ کہ اچانک سے کسی کے بھاری قدموں کا وار اسکی پشت پہ ہوا تھا۔۔۔ وہ بے ساختہ کراہتا اس اچانک وار پہ اوندھے منہ دور جا گرا، حیا نے ڈرتے آواز پہ اپنی میچی آنکھیں کھولی تو نظریں سامنے ہی بپھرے سے سرد طوفان بنا غضب ناک سے تاثرات

سے کھڑے بھاؤں پر پڑی۔۔۔۔۔اممن۔۔۔۔۔۔"حیا کے ہونٹ اپنے مسیحا کو دیکھ پھڑ پھڑ ائے تھے وجود میں جیسے کسی نے ایک دوسری جان پھونک دی ہو۔۔۔۔

.

. حیا نے سن ہوتے دماغ سے اپنی جانب بڑھتے امن کے بھاری قدموں کو دیکھا جس کی آنکھیں شعلے اگل رہی تھیں گردن کی پھولی رگیں اسکے اندر کی وخشت طوفان کی صاف نشانی تھی۔۔ بھاؤں نے بھینچے جبڑوں سے لہو مانند نظروں سے اسے غیض وغضب سے دیکھا۔۔سیاہ بوٹوں میں مقید اسکے بھاری قدم حیا کا سانس روک گئے تھے وہ قدم قدم چلتا اپنی شاہانہ چال سے حیا کے قریب ہوا تھا۔

.

. بھاؤں نے جھکتے اسکے کمر کے گرد بازو حائل کرتے اسے اپنے قریب تر کھینچا تو درد کی شدت سے حیا کے ہونٹوں سے سسکی سی نمودار ہوئی تھی۔ بھاوں نے بھینچے جبڑوں سے ایک نظر شعیب پہ ڈالی جو آنکھوں میں نفرت لیے اب اسے ہی گھور رہا تھا۔ اپنے دائیں ہاتھ کی بھاری انگلیوں سے وہ حیا کے ہونٹ کو سہلانے لگا جہاں سے خون نکلتے اسکی تھوڑی پہ بہہ رہا تھا اسکے لمس پہ حیا سسک سی پڑی، بھاؤں نے ایک دم بے تاثر چہرے سے جھکتے اسکے ہونٹوں کو چھوتے اسکے ہونٹوں سے بہتے خون کو اپنے لبوں سے صاف کیا۔

.

. حیا جو اسکے غضب سے ڈرے آنکھیں میچے اسکے مضبوط حصار میں کھڑی تھی، اچانک مقابل کے شدت بھرے لمس کو محسوس

کرتے وہ تڑپ سی پڑی۔ شعیب نے غصے سے بھاوں کو دیکھا جو حیا کے چہرے پہ جھکا اسے ہر غم ہر تکلیف سے دور کرتے اپنی ذات میں الجھا رہا تھا۔ بھاوں نے اپنے دونوں ہاتھ اسکی نازک کمر کے گرد حائل کرتے اسے خود میں بھینچا تھا اور چلتے وہ واپس جاتے اپنی جِیپ کی جانب بڑھا تھا۔۔

.

. نرمی سے اسے جھکتے سیٹ پہ بٹھائے بھاوں نے ہاتھ بڑھاتے اپنی چادر اٹھائے حیا کے کپکپاتے وجود کی گرد لپیٹا۔۔۔۔ حیا نے سہمی نظروں سے اسکی بے تاثر نظروں کو دیکھا ،اسکی نظروں کی وخشت دیکھ حیا کا پورا وجود لرز پڑا تھا۔۔ بھاؤں نے آہستگی سے اسکا سر سیٹ کی پشت سے ٹکایا۔ اور پھر بنا کچھ کہے وہ پیچھے کی جانب مڑا تھا۔ جہاں وہ نڈر سا کھڑا بھاؤں کو گھور رہا تھا۔۔

.

.

. بھاؤں کے قریب جاتے ہی شعیب بری طرح سے غرایا۔۔۔

. کیا تھا جو توں کچھ دیر انتظار کرلیتا۔۔۔بس تیری بیوی کو آج میں اپنے ہاتھوں سے نوچن۔۔۔۔۔۔۔"اس سے پہلے کہ اسکا جملہ مکمل ہوتا ایک دم سے اسکے سر پر بھاؤں کا بھاری ہاتھ پڑا تھا وہ سن ہوتے دماغ سے چکراتے نیچے گرا تھا کہ بھاؤں نے ہاتھ میں پکڑا اپنا چاقو اسکے کان کے گرد لے جاتے ایک جھٹکے سے اسے کان کو کاٹا تھا کہ فضا مقابل اسکی دہشت زدہ سی کربناک چیخوں سے گونج پڑا۔۔۔بھاؤں کی شہد رنگ آنکھیں سرخ لہو رنگ تھی۔

.

. شعیب کا بلکتا وجود لہولہان ہو چکا تھا درد کی شدت سے وہ بے جان ہو تا بے ہوش ہو گیا۔ بھاؤں نے بے تاثر چہرے سے اسکی ٹانگ کو پکڑتے کھینچا تھا اسکا بپھرا ہوا روپ حیا دیکھتے دہل پڑی تھی ۔ اسکا وجود ایک دم سے نیلا پڑنے لگا یہ سوچتے ہی کہ اسکا حشر کتنا برا ہونے والا تھا۔ خوف و وخشت سے اسکی آنکھوں بند ہونے لگی وہ سن پڑتے وجود سے ایک دم سے ہوش کھوتے ایک جانب لڑکھ گئی

.

. بھاوں اپنے بھاری قدموں سے بڑھتے جیپ کی جانب جاتے شعیب کی ٹانگ کو پکڑتے پیچھا باندھا، وہ چاہتا تو اسکا حشر ابھی ہی بگاڑ سکتا تھا مگر فلحال وہ غصے اسے آسان موت نہیں دینا چاہتا تھا۔

.

. بھاوں نے ایک سرد نظر حیا کے بے ہوش وجود پہ ڈالی اور بنا کچھ کہے وہ گاڑی میں بیٹھتے تیزی سے وہاں سے نکلا۔۔۔

.

. ✸✸✸✸✸✸

.

. آہہہہ۔۔۔۔۔۔ایک دم سے بھاؤں کے یوں اچانک کندھوں پہ اٹھانے سے حیا جو بے ہوش پڑی تھی اسکے ہونٹوں سے درد سے چیخ سی نمودار ہوئی تھی پورا وجود درد سے چور تھا۔۔حیا نے دکھتی آنکھوں کو بمشکل سے کھولے اپنا جائزہ لیا تو خود کو مقابل کے چوڑے کندھے پر پاتے اسکا سانس جو بحال ہوا تھا وہ پھر سے سینے میں الجھ سا گیا۔

. بھاوں کے اگلے قدم کا سوچتے ہی اسکا دم گھٹنے لگا جبھی کچھ ناں سوجھتے حیا نے دوبارہ سے اپنی آنکھیں بند کرتے بے ہوش ہونے کا ناٹک کیا تھا۔۔۔ بھاؤں اپنے بھاری قدم اٹھائے اندر بڑھا تھا۔ حیا نے ذرا سی آنکھیں کھولے جگہ کو دیکھا، مگر خود کو کسی اور انجان سی جگہ پہ پاتے اسکی آنکھوں میں خوف و دہشت دھر آیا۔

.

. اللہ جی اب کیا کروں میں۔۔۔۔۔" اسے لگ رہا تھا کہ اب اسکا وقت بہت کم تھا جبھی اسنے ڈرتے پانی بھری نگاہوں سے لب بھینچتے اپنے رب سے مدد مانگی۔۔۔ وہ یونہی اپنی مخصوص رفتار سے چلتے ایک دروازے کے سامنے رکا تھا دروازہ کھولتے ہی اندر پھیلی تاریکی نے اسکا استقبال کیا۔۔۔ تو حیا کا۔ خوف مزید بڑھ گیا۔۔۔۔

.

. بھاؤں چلتے بیڈ کے قریب پہنچا تھا حیا کا سانس بری طرح سے سینے میں الجھ سا گیا جب بھاؤں کے بھاری ہاتھ کو اپنے پیٹ کے گرد لپیٹتا محسوس کیا۔ بھاؤں نے مضبوطی سے اسے تھامتے جھکتے بیڈ پہ بٹھایا تو حیا چارو ناچار سیدھے دم سادھے بیٹھ گئی۔ بھاوں کی چادر اسکے وجود کے گرد لپٹی تھی۔ وہ بظاہر اپنے جسم پہ موجود زخموں کے درد کو بھلائے بھاؤں کے خوف سے کانپ رہی تھی۔

.

. بھاؤں کے ایک دم سے اپنے قریب بیٹھنے پر حیا کا سانس رک سا گیا وہ خود میں سمٹتے اندھیرے میں بھی خوف سے پیچھے ہونے لگی کہ معا بھاؤں نے اسے کھینچتے اپنے قریب تر کیا تھا حیا کی پشت بھاؤں کے سینے سے لگی تھی جو تیز تیز سانس لیتے ڈری ہوئی سی تھی۔ کہ

اچانک سے بھاؤں کے بھاری ہاتھ کو اپنے گردن کے گرد لپٹتا محسوس کیے حیا نے خوف سے آنکھیں پھیلائی۔۔۔وہ کیا کرنے والا تھا یہ سوچتے ہی اسکا سانس رکنے لگا تھا۔

.

. سیاہ آنکھوں میں ایک دم سے خوف سا چھانے لگا جب بھاؤں نے کھینچتے اپنی چادر اسکے وجود سے الگ کی تو حیا کی ڈر سے چیخ گونجی تھی ۔۔۔۔اممنن۔۔۔۔"امن کے ہاتھوں کے بے باک لمس پہ وہ خوف سے سہمی ہوئی سی بولی تھی۔

.

. اشششش اگر اب آواز آئی تو پوری عمر بول نہیں سکو گی ۔۔۔۔"اسکے سسکنے پہ وہ دبے دبے لہجے میں اسکے کان کے قریب جھکتے غرایا تھا اور اپنی پہنی سفید شرٹ اتارتے حیا کو پہنائی

تھی جو خوف و شرم سے لرزتے وجود سے اسکے ڈرانے سے مزید دہل سی گئی تھی۔ سسسس۔۔۔ا مممنن۔۔۔۔۔۔ خود پہ جھکتے امن کے چوڑے شانوں کو کھڑکی سے آتی ہلکی سے روشنی میں دیکھ وہ سسکتے بولی تھی،

.

. کہ امن نے سر اٹھائے اپنے شرٹ لیس کشادہ سینے پر دھرے اسکے نازک ہاتھ کو ہٹھایا۔۔ حیا نے آنکھیں میچے، اپنی سسکیوں کو دبایا تھا مگر پھر اپنے قریب امن کو نا پاتے وہ پٹ سے آنکھیں کھولے تکیے سے سر اٹھائے اسے دیکھنے لگی۔ کہ معا امن نے پاس پڑے لیمپ کو جلایا کمرے میں مدہم سی ہوتی روشنی پہ الماری کے قریب کھڑے بھاؤں کے چوڑے شانوں اسکی چوڑی پشت کو دیکھ حیا نے حلق تر کیا۔

.

. بھاوں یونہی بے تاثر چہرے سے مڑا تھا اسکے چہرے کے تاثرات سے اسکے غصہ کا اندازہ لگانا مشکل لگا تھا حیا کو۔۔ وہ کچھ کہہ نہیں رہا تھا مگر اسکی خاموشی کسی طوفان سے کم نہیں تھی اسی خاموشی کی وجہ سے تو حیا مزید ڈر گئی تھی۔ بھاوں کے ہاتھ میں پکڑے فرسٹ ایڈ باکس کو دیکھے وہ تھوک نگلتے سہم سی گئی۔

.

. بھاؤں نے پاس پڑی کرسی کھینچی اور بیڈ کے قریب کرتے وہ حیا کے قریب بیٹھا تھا۔ حیا اسکے ماتھے پہ ابھرتے بلوں کو دیکھ رہی تھی، جو مزید بڑھ رہے تھے۔۔ امممن........ "حیا کے وجود پہ موجود اپنی شرٹ جو کہ اسکے گھٹنوں سے کافی نیچے تک تھی بھاؤں نے ہاتھ سے اسے اوپر سرکایا تو حیا نے ڈرتے اسے لرزتی آواز

میں پکارا تھا اور ایک دم سے ہی اٹھ بیٹھی۔۔۔اسکی آنکھوں میں خوف و خشت جانے کیا کچھ تھا۔

.

. بھاؤں نے سرد نظروں سے اسکی حرکت کو ناگواری سے نوٹ کیے اسے غصے سے دیکھا تو وہ دوبارہ سے بنا کچھ کہے تکیے پہ گرتے اپنے ہاتھوں کی مٹھیوں کو بھینچتے خود پہ ضبط کرنے لگی

۔۔۔ سسسس____"بھاوں نے مرہم نکالتے اسکے گھٹنوں پہ آئے زخموں پہ لگایا تو درد سے اسکی سسکی سی گونجی تھی بھاؤں نے جبڑے بھینچتے اسکے گھٹنوں پہ پڑی خراشوں کو دیکھا۔اور ضبط کیے مرہم لگائے وہ جھکتے اسکے زخموں کو ہونٹوں سے چھوتے اٹھا تھا۔

.

. ان سب میں وہ خاموش سی ان جان لیوا لمحوں پہ اسکے بے باک لمس سے اندر سے ڈری سی سانس روکے پڑی تھی۔ کمرے کی معنی خیز خاموشی نے ماحول کو اور بھی پرفسوں بنادیا تھا، بھاؤں نے مرہم اسکے ہاتھوں اور پھر ہونٹ پر لگائے جھکتے اسکے ہونٹوں کو شدت سے چھوا تھا۔۔ حیا کی گردن پہ پڑے سرخ نشان کو دیکھ وہ لب بھینجتے اپنے غصے کو کم کرنے کیلئے جھکتے اپنے سلگتے ہونٹ حیا کی گردن پہ رکھے اسکے زخموں پر اپنا لمس چھوڑنے لگا۔۔۔۔ تو حیا کانپتے رہ گئی۔

.

. اسے بے انتہا غصہ آیا تھا جب گھر آتے اپنے کمرے میں اسے ناپایا مگر اس وقت اسکو دیکھ کر یہ کہہ پانا مشکل تھا کہ وہ غصے میں تھا۔

.

- حیا جانتی تھی یہ بم پھٹنے والا ہے مگر کب اور کس طرح سے یہ سمجھنے سے وہ قاصر تھی۔ بھاؤں کو واشروم کیجانب جاتا دیکھ وہ فوراسے اٹھی تھی وہ جانتی تھی اسکے ارادے ٹھیک نہیں اس سے پہلے کہ وہ اس کی جان لیتا وہ خود یہاں سے بھاگ کر کسی دوسرے کمرے میں چھپنا چاہتی تھی اور پھر صبح جب اسکا غصہ ٹھنڈا ہوگا وہ اس سے معافی مانگ لے گی۔۔۔

.

- حیا پلین بنائے دبے قدموں سے باہر کی جانب بڑھی تھی کہ ایک دم سے امن جو ہاتھ دھوتے باہر نکلا تھا اسے یوں بھاگتا دیکھ وہ بپھرتے اسکی جانب بڑھا، اور جھٹکے سے اپنی جانب کھینچا۔۔

.

. تمہیں کیا لگا مجھ سے دور جا پانا اتنا آسان ہے۔۔۔ تم شاید ابھی انجان ہو میرے جنون سے، میری وحشتوں کو ابھی کہاں سہا ہے تم نے لختِ جگر______ اسکے پشت کو سینے سے لگائے وہ اپنے دہکتے ہونٹ اسکے کان کے قریب کرتے گہری سرگوشی کرنے لگا۔۔ "لیٹس بیگین دی گیم۔۔۔۔۔۔۔______!"

.

. امن نے پراسرار لہجے میں کہتے اپنے ہونٹ حیا کی گردن کی پشت پہ رکھے۔۔۔

.

. "اممم امن پپ پلیز سسس سوری۔۔۔ حیا نے صلح جو انداز اپناتے معافی مانگی تھی اسکا چھوٹا سا نازک وجود بھاؤں کی سفید شرٹ میں دمک رہا تھا بھاؤں نے فلحال کچھ دیر کے لیے اپنے منہ

زور جذباتوں کو تھپکتے سلایا تھا۔ "کس بات کی معافی۔۔۔۔" ہاتھ میں پکڑے تولیے سے اپنے ہاتھ صاف کرتا وہ حیرانگی سے اسے چھوڑتے پوچھنے لگا تو حیا نے لب بھینچتے اس ستم گر کو دیکھا جواب قدم قدم اٹھائے حیا کی جانب آتے اسے مزید خوفزدہ کر رہا تھا۔۔۔

.

. سوری مجھے گھر سے نہیں نکلنا چاہیے تھا۔۔۔" آخر وہ تھکتے اپنے انسوں صاف کرتی اپنی غلطی تسلیم کر گئی۔ مٹھو آیا تھا تمہارے پاس۔۔۔۔" اسکی بات کو کاٹتے امن نے گہری نظروں سے اسکے نازک وجود کو دیکھا، گھنے سیاہ آبشار اسکے کندھوں پر بکھرے پڑے تھے، گہری جھیل سی سیاہ آنکھوں میں درد اور شرم کی سرخی تھی، چہرہ خر درجہ سرخ تھی جبکہ ہونٹ کے قریب

آیاز خم اسکے ہونٹوں کو سرخ کر رہا تھا۔وہ مکمل قیامت خیز روپ دھارے مقابل کو بری طرح سے مدہوش کر رہی تھی۔۔ بھاؤں کی گہری نظروں سے حاظف ہوتے حیا نے نظریں کسی مجرم کی طرح جھکالی۔اور جھکے سر سے گردن ہاں میں ہلائی۔۔

.

. بیگ دیے تھے اس نے۔۔"اسکے بھاری قدم حیا کے دل۔پر پڑ رہے تھے وہ لرزتی ٹانگوں سے سرخ چہرے سے پیچھے ہونے لگی ۔ کچھ پوچھا ہے میں نے۔۔اسکی خاموشی پہ وہ غرایا تو حیا نے فورا سے سر ہاں میں ہلایا۔۔۔

. پھر جب تمہیں معلوم پڑ چکا تھا کہ تمہارا شوہر تمہیں ان کپڑوں میں اپنے لیے تیار ہوا اپنے انتظار میں بیٹھا دیکھنا چاہتا ہے تو پھر تم اپنے ہی گھر سے کیا سوچ کے بھاگی۔۔۔

.

. بھاؤں نے آگے ہوتے اسکے بازوؤں کو جکڑتے اسکے چہرے پہ غراتے بھاری لہجے میں پوچھا تو حیا کانپ اٹھی اسکے روپ سے۔۔ وہ ڈرتے خوف سے آنکھیں میچ گئی۔۔۔جب بھاؤں نے ایک دم اسکے کھینچتے اپنے قریب کیا تھا اور شدت سے اسکے چہرے کو ہاتھوں میں تھامتے وہ اسکے ہونٹوں پہ جھکتے اسکی سانسوں کو اپنی قید میں لے گیا۔حیا کا وجود ہولے ہولے کانپنے لگا اپنی تھوڑی پر اسکی بڑھی شیو کی جبھن کو محسوس کرتے حیا کی ریڑھ کی ہڈی میں سرسراہٹ سی دوڑی تھی۔ مگر بھاؤں نے اسکے ہونٹوں پہ گرفت مضبوط کیے اپنی سانسوں میں اسکی مہکتی سانسوں کو انڈیلا تھا۔۔

.

. اسکے لمس کی شدت جنونیت پہ حیا کا وجود سن سا پڑنے لگا مگر مقابل تو جیسے اسکی جان لینے کے در پے تھا۔ حیا نے اسکے کشادہ سینے پہ ہاتھ رکھتے اسے دور کرنا چاہا تھا مگر بھاؤں نے اسکے کپکپاتے نازک ہاتھوں کو اپنے بھاری ہاتھوں کی گرفت میں لیے اسکے ہونٹوں پہ گرفت مزید مضبوط کی تھی۔۔۔۔۔ حیا کی رکتی سانسوں کو محسوس کرتے بھاوں نے پل بھر کو اسکے ہونٹوں کو آزادی دی، حیا کے ہونٹ کے قریب آئی چوٹ سے خون پھر سے رسنے لگا تھا مگر اب ہوش کسے تھا۔۔۔۔۔۔۔

.

.

. تمہیں پہلے بھی بتایا تھا کہ تم سے شادی اپنے سکون کی خاطر کی ہے میں نے۔۔۔۔ مگر تم بجائے ایک اچھی بیوی بن کر میرا انتظار

کرنے کے الگ ہی سیر پہ نکل پڑی ۔۔۔ مگر تم بھول گئی ہو شاید لختِ جگر۔۔۔۔۔۔۔ تم پہ اب تم سے زیادہ کس کا حق ہے ۔۔۔ مگر مجھے یقین ہے آج کی اس رات کے بعد تم خواب میں بھی نہیں بھولو گی کہ بھاؤں کون ہے اور اسکا تم پر کیا حق ہے ۔۔۔۔ اپنے دہکتے ہونٹوں سے حیا کی گردن کو چومتے وہ بھاری سرگوشیاں کرتے اسے لرزنے پہ مجبور کر گیا تھا۔۔۔

.

. جس ڈر سے وہ اس سے دور بھاگی تھی اب پھر سے خود کو اسی مشکل میں گھرا دیکھ اسکی سیاہ آنکھوں میں ڈھیروں انسوں آئے تھے۔ اممن پپپپ پلیز۔۔۔۔" اپنے کندھے پہ اسکے سلگتے ہونٹ محسوس کیے حیا تڑپتے اس سے دور ہونے لگی کہ امن نے

جھکتے اسے بانہوں میں بھرا تھا۔۔اور چلتے اسے بیڈ پہ لٹائے وہ ہاتھ بڑھاتے کمرے میں موجود واحد روشنی کو بھی بجھا گیا۔۔۔

.

. اممم پپپ پلیز مم مجھے چچچ چوٹ آئی ہے۔۔۔۔۔۔" اسکے بھاری ہاتھوں کا لمس اپنی کمر اور بالوں میں محسوس کرتے وہ تھوک نگلتے منمنائی۔۔۔اسے روکنے کا فلحال اسکے علاوہ اور کوئی بہانہ تلاشنہ مشکل تھا۔

.

. ڈونٹ وری میں ہینڈل کرلوں گا۔۔۔اسکی شرٹ کے اوپری بٹن کو کھولتے امن نے تسلی بخش جواب دیا تو حیا اسکی بے باک سرگوشی اپنے وجود پہ موجود اسکی شرٹ کے کھلتے بٹن پہ لب بھینچتے خاموش سی رہ گئی۔

.

. تت تم ٹھیک نہیں کر رہے مم میرے ساتھ اممم اممنن۔۔۔۔۔" خود پہ جھکتے مقابل کی خوشبو کو اپنی سانسوں سے قریب تر محسوس کرتے وہ بری طرح سے روتے احتجاج کرتی اسے خود سے دور کرنے لگی۔۔۔۔

.

. "اپنا حق وصول رہا ہوں کچھ غلط نہیں کر رہا۔۔۔ چپ چاپ ان لمحوں کو محسوس کرو نہیں تو اگر اب آواز آئی تو منہ پر پٹی باندھ دوں گا۔۔۔۔ اسکے دائیں کندھے سے شرٹ کھسکاتے وہ دبے دبے لہجے میں اسکے کان کے قریب سر گوشی کیے اسکے کان کی لو کو دانتوں میں دبا گیا۔۔۔

.

.

.

. بھاؤں نے ہاتھ اسکی کمر کے گرد حائل کیے اسے خود میں بھینچا تھا حیا کا لرزتا وجود بھاؤں کی من مانیوں کو سہتے اب سن سا ہوتا جا رہا تھا ۔۔ تمہیں رلانے، تمہاری آنکھوں میں خوف، ڈر، وحشت، آنسوں یہ سب لانے اور دیکھنے کا حق صرف اور صرف میرے پاس ہے۔۔۔۔۔ تمہارے اس نازک وجود سے لے کر تمہاری روح تک کو چھونے محسوس کرنے کا سارا حق صرف اور صرف میں اپنے پاس رکھتا ہوں۔۔ میرے علاوہ کوئی اور تمہیں رلائے تمہیں تکلیف دے میں اس وجود کو کاٹ کے پھینک دوں گا لختِ جگر۔۔۔۔۔"

.

. اسکے کان کے قریب جھکتے اپنی جنون بھری بھاری سرگوشیاں کرتے امن نے ہونٹ اسکے سینے پہ دل کے مقام پر رکھے تو اسکے سلگتے ہونٹوں کے بےباک لمس پر حیا جی جان سے لرزی تھی اسکی بھاری جان لیوا سرگوشیاں اسکو لرزنے پہ مجبور کر گئی۔۔۔۔

.

. بھاؤں نے ہونٹ اسکے بیوٹی بون پر رکھتے اسے خود سے قریب تر کیا تھا۔۔۔۔۔رفتہ رفتہ اسکی بڑھتی جان لیوا شدتوں سے نڈھال ہوتے حیا نے اپنا آپ اسکے سپرد کر دیا تھا جس کی الفت جسکے عشق کو آج اپنی منزل مقصود ملی تھی۔۔۔بھاؤں کے لمس میں جنونیت نہیں بلکہ الفت سموئی تھی۔۔ اسکے وجود کو اپنی الفت سے چھوتے امن نے حیا کو خود میں قید کر لیا تھا۔۔۔جو اسکی

الفت اسکی شدتوں سے گھبرائی بھاؤں کی پناہوں میں چھپی پڑی تھی۔۔۔۔۔۔۔

.

. ✸✸✸✸✸✸✸الفتِ عشق (جنونِ عشق سیزن ٹو

🔥🔥❤□

. قسط نمبر_42

. #از قلم_زینب_راجپوت

. اجازت کے بغیر کاپی کرنا ممنوع ہے 🚫🚫۔۔۔۔۔۔۔

. ✸✸✸✸✸✸

.

. ویام تم اتنی جلدی کیسے اور کیوں واپس آگئے۔۔۔۔۔۔۔؟

کمرے میں داخل ہوتے ویام کو دیکھ کر پس نے حیرت سے آنکھیں پھاڑے اسے دیکھتے کہا تھا اسکے چیختے یوں حیران ہونے پر

ویام نے ناگواری سے اسے سر تا پاؤں گھورا تھا اور چلتے ماتھے پہ بل ڈالے اسکے قریب ہوئا۔۔۔ الایہ سے کنٹیکٹ ہوا۔۔۔" اسکی بات کو نظر انداز کیے وہ سامنے بیڈ کی جانب بڑھتا لیپ ٹاپ اٹھائے جلدی سے اپنے کام میں مصروف ہوا تھا۔

.

. ویام تم پارٹی پر اس ڈائنہ کو پکڑنے اور انکے پلین کے متعلق انفارمیشن لینے گئے تھے اس طرح سے کیوں اچانک واپس آ گئے ،۔۔۔۔" اسکا یوں اچانک آ جانا کرپس کے لیے ہضم کر پانا ناممکن تھا انکے پلین کے حساب سے ویام وہیں پارٹی میں رہتے ڈائنہ کے ہر قدم پر نظر رکھنے والا تھا جس سے اسکے اگلے قدم کا انہیں بخوبی علم ہو سکے۔ مگر ویام تو پارٹی چھوڑتے واپس ہوٹل آ چکا تھا۔ اب آگے کیا ہو گا یہی بات کرپس کو مزید پریشان کر رہی تھی۔

.

. کین یو شٹ یور ماؤتھ فار سم ٹائم۔۔۔۔۔۔۔" ویام کا دماغ بہت سی چیزوں میں الجھا ہوا تھا۔ اس وقت کرپس کا فضول بولنا اسے غصہ دلانے کے مترادف تھا جبھی وہ خود سے ہی اسے ٹوک گیا۔ جس پہ کرپس برے سے منہ بناتے صوفے پہ بیٹھا تھا۔۔۔۔ سارا پلین سب کچھ ہمشیہ کی طرح ویام ہی کر رہا تھا اور کرپس بس اسکے دیے ہر آرڈر کو پورا کر رہا تھا۔۔۔۔

.

. "ہاں الایہ ڈیوائس فیکسڈ کر دی ہے میں نے۔۔۔۔ جلدی سے اسے ایکٹیویٹ کرواور میرے موبائل سے کونیکٹ کر دو۔۔۔۔"

وہ تیزی سے لیپ ٹاپ پہ انگلیوں کو چلاتے ایک ہاتھ سے فون تھامے الایہ سے بات کر رہا تھا۔۔۔ڈیوائس کے نام پر کرپس کے

کان کھڑے ہوئے تھے وہ سمجھ گیا کہ ضرور ویام ایسا کچھ کر کے آیا تھا کہ اسکے وہاں نا ہونے کے باوجود بھی وہ بنا کسی کی نظروں میں آئے وہاں موجود ہو گا۔۔

.

. "میں نے کر دی ہے ایکٹویٹ تم چیک کرو اپنا فون۔۔۔۔۔" الایہ نے تیزی سے بٹن کو کلک کرتے چیئر سے ٹیک لگاتے کہا۔۔۔

. اوکے میں دیکھتا ہوں تم ایسا کرو پرنسز کی لوکیشن سینڈ کرو مجھے ۔۔۔۔۔" اسکا دل بے چین تھا کافی جب سے اپنے کام میں مصروف ہوا تھا حور سے ٹھیک سے بات تک نہیں ہو پائی تھی اوپر سے الایہ نے ضد کرتے حرمین کی لوکیشن بھی نہیں بھیجی تھی اسے کہ وہ خود دیکھ لے گی اگر کچھ پریشانی ہوئی تو اسے وقت پہ آگاہ کر دے گی۔۔۔

.

. کک کیا ننن نہیں میر امطلب یہ کہ حور کی لوکیشن کیوں چاہیے تمہیں۔۔۔۔۔۔۔۔" الایہ نے گڑبڑاتے بمشکل سے بات سنبھالی تھی۔۔۔ حرمین کے پاکستان اکیلا جانے کی بات صرف الایہ ہی جانتی تھی وریام اور نیناں نے یہ بات چھپائی تھی ویام سے۔۔۔ اسی وجہ سے نیناں نے الایہ کی منت کی تھی کہ وہ کسی طرح ویام کو اس بات کا علم ناں ہونے دے، وگرنہ دوسری بار حور کے یوں اکیلا جانے کا سنتے ویام یقیناً ہتھے سے اکھڑ جاتا۔۔۔

.

. جبھی الایہ نے اسے ابھی تک حور کی لوکیشن نہیں بھیجی تھی اور وہ جب بھی مانگتا آگے سے ٹال دیا کرتی تھی مگر اب اسے لگ رہا تھا کہ وہ بری طرح سے پھنس چکی ہے۔۔۔ آتا جاتا کچھ ہے نہیں

ضرور کچھ گڑبڑ کی ہے جو یوں سوچ میں ڈوب چکی ہے

میڈم۔۔۔۔۔۔۔" بیڈ پر بیٹھے اپنی گن کو صاف کرتا اذلان جو کافی غور سے اسکی ایک ایک حرکت کو نوٹ کر رہا تھا اب یوں اسے سوچوں میں الجھا دیکھ وہ جلے دل سے اونچی بڑبڑایا میں تھا۔۔۔

.

. حالانکہ اسکا ناک آگے ہی سوجھا ہوا تھا اور ہونٹ کا کنارہ بھی پھٹ چکا تھا جبھی وہ جلے دل کے ساتھ اسے سلگا رہا تھا۔ الایہ جو بے وقت ویام کی اس نئی فرمائش پہ تذبذب کا شکار ہوئے بیٹھی تھی اسکی بے سری آواز کو سنتے اسنے پاس پڑا پیپر ویٹ اٹھائے اسے کھینچتے دے مارا تھا کہ اذلان اس اچانک حملے پہ منہ کھولے

شاک سارہ گیا پیپر ویٹ سیدھا اسکے پیٹ پر لگا تھا، کہ وہ کراہتا پیٹ پکڑ کر چلانے لگا۔۔۔۔۔۔

.

.

. کیا ہوا یہ آواز کیسی۔۔۔؟ ویام نے اچانک اذلان کی کراہنے کی آواز سنتے ماتھے پہ بل ڈالے الایہ سے پوچھا۔۔۔کچھ نہیں بس میرے شوہر کو سر میں درد تھا اسی وجہ سے درد سے کراہ رہا ہے بیچارہ مگر فکر کی کوئی بات نہیں میں اسے اب دبا رہی ہوں مطلب اس کا سر دبا رہی ہوں اب وہ ٹھیک ہے۔۔۔" الایہ نے دانت پیستے بیڈ پہ الٹے پڑے اذلان کو دیکھتے کہا تھا۔۔۔۔۔

.

. اچھی بات ہے خیال رکھو اچھی بیوی بنو۔۔۔ویسے بھی کوئی ڈھنگ کا کام تو آتا نہیں ایک فرمانبردار بیوی ہی بن جاؤ۔۔۔۔"

ویام نے جلے انداز میں ہنستے ہوئے کہا تو الایہ کا چہرہ لال بھبھوکا ہو گیا۔۔۔ تم انسان بنو بندر خبر دار جو بد تمیزی کی مجھ سے بڑی سالی ہوں میں۔۔۔ بالکل بھی برداشت نہیں کروں گی یہ سب ۔۔۔۔"

.

. الایہ نے گردن اکڑتے ایک روب سے کہا تھا ویام نے تاسف سے سر جھٹکا۔ فضول میں پانچ منٹ برباد کر دیے تم نے حور کی کولیشن بھیجو مجھے۔۔۔۔"وہ بے زاری سے کہتے لیپ ٹاپ سے عین کی لوکیشن دیکھنے لگا مگر لوکیشن رافع کی گھر کی دیکھتے اسکے ماتھے پر بل نمودار ہوئے اس نے کہا بھی تھا نینان سے کہ عیناں

اب سے انکے گھر اسکے کمرے میں رہے گی مگر وہ پھر سے اپنے موم ڈیڈ کے گھر چلی گئی تھی۔ اسکا حساب تو وہ اپنے طریقے سے لینے والا تھا عین سے۔۔۔

.

. وووہ وووویام۔۔۔۔۔" الایہ نے تھوک نگلتے بمشکل سے پکارا۔۔۔۔ تو ویام نے آنکھیں چھوٹی کیے فون کو گھورا اگر الایہ بات کرتے اٹک رہی تھی تو اس کا مطلب وہ کچھ چھپا رہی تھی۔۔

. اگلے ایک منٹ میں مجھے پرنسز کی لوکیشن بھیجو بے وقوف عورت ورنہ بھول جاؤں گا کہ کیا رشتہ ہے میرا تمہارے ساتھ۔۔۔"

اسکی گردن کی رگیں ابھرنے لگی یہ سوچتے ہی کہ الایہ اس سے اسکی پرنسز کے متعلق کچھ چھپا رہی تھی۔ کرپس اسکے اچانک سے چیخنے پہ ہربڑاتے اٹھا۔۔۔

.

. "وووویٹ وووویام دد دیکھو تم آرام سے سنو مم میری بات۔۔۔۔۔!" الایہ اسکے گرجنے پہ موبائل کان سے دور کیے اسے سمجھانے لگی اسکے انداز پہ اذلان نے سر گھٹنوں سے اٹھائے ہونقوں کی طرح منہ کھولے اسے دیکھا جو لگاتار کمرے میں چکر کاٹتی ویام کے ترلے کر رہی تھی۔۔۔۔

.

. "سنو تم الایہ آدھا منٹ ضائع کر دیا تم نے۔۔۔۔۔" اسکی بات کاٹتے وہ اور بھی اونچی آواز میں غرایا تھا۔۔۔ اس کے یہ وحشی روپ دیکھتے کر پس ڈر سا گیا اور الایہ کی بھی کچھ ایسی ہی حالت تھی ۔۔" ویام الایہ اس وقت پاکستان میں ہے مری میں اپنی دوست کے ساتھ گئی ہے۔۔۔ اور آنٹی نے مجھے تم سے یہ بات چھپانے کا

پرامس لیا تھا اسی وجہ سے میں نے نہیں بتایا تمہیں۔۔۔۔"وہ ایک ہی سانس میں بنا رکے بولی تھی۔۔۔سانس سینے میں الجھ سا گیا اسکے غصے کا سوچتے۔۔۔۔

.

. "میں نے اس کی لوکیشن مانگی ہے الایہ ۔۔۔دس سیکنڈ۔۔۔" ویام نے لب بھینچتے غصے سے غراتے کہا تھا اسکے گالوں پہ ابھرتے قاتل ڈمپل اسکے سرخ پڑتے چہرے پہ غضب کا حسن بکھیر رہے تھے۔۔۔ماتھے کی تنی ہری رگیں پھول چکی تھی اور یہ سب الایہ کے دھوکے اور فریب کی وجہ سے تھا۔۔۔

.

. "اسکی لوکیشن نہیں میرا پاس پتہ نہیں کیسے مگر جب سے وہ مری گئی ہے اسکی لوکیشن نہیں مل پا رہی اور چپ ڈس ایبل ہو چکی

یے۔۔۔۔ الایہ نے مٹھیاں ڈر سے بھینچتے اسے بتایا تھا اور یہی تک تھی ویام کاظمی کی برداشت ________ اسنے غصے سے مڑتے بپھرے تاثرات سے ایک دم دھاڑ سے موبائل پیچھے دیوار پہ دے مارا تھا۔۔۔ کرپس اسکے اچانک اس وحشی روپ پہ گھبرا اسا گیا تھا۔۔۔

.

. وہ جانور بنتا تھا مگر صرف دشمنوں کیلئے اسکا یہ روپ اسکے اپنوں میں سے آج تک کسی نے نہیں دیکھا تھا کیونکہ ویام کاظمی کبھی ان کو اپنی بیسٹ سائڈ نہیں دکھانا چاہتا تھا مگر آج اسکا یوں بپھرنا دھاڑنا یقیناً کچھ بہت برا اور بڑا ہوا تھا۔۔۔

.

. "ویام کہاں جا رہے ہو تم۔۔۔۔۔ پلیز رکو ہمیں میٹنگ کیلئے جانا ہے ابھی۔۔۔۔" اسے گن پینٹ کی پاکٹ میں رکھتے باہر کی جانب جاتا دیکھ کر پس کو چارو ناچار اس بپھرے شیر کے راستے میں آنا پڑا تھا۔۔۔ ویام نے غصے سے دانت پیستے اسکی گردن سے پکڑتے اسے ایک جانب کیا جسکا چہرہ ویام کی گرفت پہ سرخ پڑنے لگا۔۔۔

.

. کونسی اور کیسی میٹنگ مجھے بچہ سمجھ رکھا ہے تم سب نے۔۔۔۔ آئی نو ڈیٹ الایہ اکیلے اتنا بڑا کام نہیں کر سکتی تم سب ملے ہو اس کے ساتھ۔۔۔۔ اب اپنے سر کو میرا میسج دے دینا کہ ویام کاظمی کے لیے سب کچھ ضروری ہو سکتا ہے مگر اپنی پرنسز سے آگے کچھ بھی نہیں۔۔۔۔ الایہ اور تم سب کو تو میں بعد میں

دیکھوں گا مگر ایک بات یاد رکھنا اگر میری پرنسز کا ایک خراش بھی آئی تو تم سب اپنے خشر پہ روؤ گے۔۔ اپنی قہر برپا کرتی بھوری آنکھوں کو کرپس کی شربتی آنکھوں میں گاڑھتے وہ اس قدر غضب ناک لہجے میں بولا کہ کرپس اسکے روپ پہ لرز سا گیا۔۔۔

.

. اوہ شٹ۔۔۔۔۔۔!" ویام اسے زور سے دھکہ دیے باہر کی جانب نکلا۔ تھا۔۔۔۔ مگر کرپس جانتا تھا کہ وہ اب نہیں رکنے والا جب تک حور کو اپنی آنکھوں کے سامنے ناں دیکھ لیتا۔۔۔۔ اب کیا ہو گا انکے پلان انکے مقصد کا۔۔۔۔۔۔ اسی بات کا اسی صدمہ لگا تھا۔۔۔ کیونکہ اگر گیم کا ماسٹر مائنڈ ہی نہیں رہے گا تو گیم کون کھیلے گا۔۔۔۔۔ اس وقت ویام کاظمی اس ریس کا وہ گھوڑا تھا جس کے ہاتھ میں سارے پیادوں کی بساط تھی۔۔۔

.

. "ہیلو سر ویام کو معلوم پڑ چکا ہے کہ الایہ نے اس سے جھوٹ بولا ہے اور وہ یہ بھی جانتا ہے کہ ہم نے مل۔کے اس سے حور کی لوکیشن کے متعلق چھپایا ہے اب وہ واپس چلا گیا ہے اب آگے کیا ہو گا۔۔۔۔؟" کرپس نے فوراً سے اٹھتے سر شمس کو کال کی تھی۔۔۔ جن کے ماتھے پہ ایک ساتھ جانے کتنے بل نمودار ہوئے تھے۔۔۔

.

. اسے کیسے معلوم ہوا۔۔۔ کرپس اسے روکو اگر وہ گیا تو سارا کھیل تباہ ہو جائے گا تم جانتے ہو اسی وجہ سے ہم نے اس سے چھپایا تھا کہ حرمین کی لوکیشن ٹریس نہیں ہو پا رہی۔۔۔" سر شمس کا اس صدمے سے برا حال تھا۔ اگر ویام چلا گیا تو پھر۔۔۔۔۔۔

.

. سر وہ نہیں رکنے والا اور اگر میں نے اب دوسری بار اسے روکا تو ممکن ہے کہ میری لاش بھی میری بیوی کو ناں ملے۔۔۔"

کرپس نے انکو سرئیس صورتحال سے آگاہ کیا تھا ویام کے بپھرے روپ کا سنتے وہ۔ خود بھی سر ہاتھوں میں تھامے پیچھے کو بیٹھے تھے۔۔۔

.

. ✸✸✸✸✸

.

. کیا ہوا ہے اداس کیوں ہو۔۔۔؟" لیپ ٹاپ سامنے بیڈ پر رکھتے میرب نے ایک ہاتھ میں اپنے سارے بال تھامے دوسرے سے برش کو تھامے وہ زور لگاتے انہیں سلجھانے

لگی۔۔۔"ہاں کچھ نہیں ٹھیک ہوں میں۔۔۔۔۔!"تم سناو تمھاری ڈیٹ کا کیا بنا۔"عیناں نے بجھے دل سے اپنے سنہری بالوں کو پیچھے کرتے کراؤن سے ٹیک لگائی تھی۔۔

.

. کیا بننا ہے فلاپ ہو گیا سب کچھ۔۔۔۔۔۔ایک نمبر کا لوفر ہے وہ لڑکا۔۔۔۔"منہ بسورتے وہ تیمور کی بابت اسے آگاہ کرنے لگی۔

. مقابل جو بمشکل پہلی بار چھلانگ لگاتے یوں کسی کے کمرے میں آیا تھا اچانک سے اپنے ذکر پر وہ چونکتے ہاتھ سے اپنے شرٹ کی سلوٹیں ٹھیک کرنے لگا۔۔۔

. اچھا وہ کیسے کیا کیا ہے اس لڑکے نے ______؟"کیا خوبصورت نہیں تھا وہ۔۔۔۔۔۔"عینان کا دماغ اپنی ہی پریشانی میں الجھا تھا مگر اسے یقین تھا کہ وہ اس لڑکی کو غلط ثابت کر دے گی۔۔۔یونی

سے رافع اسے اپنے ساتھ لایا تھا۔۔۔۔وہ سب سے ملی تھی فدک تو ابھی ہی اٹھ کے گئی تھی اس کے پاس سے۔۔۔۔ کتنی اداس تھی وہ ویام یوں اچانک سے اسکی عیناں کو لے گیا تھا۔۔۔ مگر آج اسکے کلیجے کو ٹھنڈ پڑی تھی اپنے جگر کے گوشے کو اپنے سینے سے لگانے پر۔۔۔۔۔۔

.

. نہیں ں ں ں ں ں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یار پیارا تو وہ ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ مگر کام اچھے نہیں اسکے۔۔۔۔۔۔۔"میرب نے غصے سے زور لگاتے بالوں کو کھینچا تھا کہ ایک دم سے ایک گھچا سا برش میں نمودار ہوا تھا۔۔۔ جسے دیکھتے اسے دلی خوشی ہوئی تھی کہ چلو کچھ تو کمی ہوئی اس گھونسلے میں۔۔۔۔"۔سینے پہ ہاتھ

باندھے وہ بخوبی اسکی حرکتوں اور اسکی باتوں کو سنتا دلکشی سے مسکرا رہا تھا۔۔

.

. "میں تو بہت ہی معصوم سمجھتا تھا میر تمہیں مگر تم تو میری کیوٹی پائی نکلی۔۔۔۔۔ افففف یہ ظالم ادائیں۔۔۔۔۔۔ تیمور نے دل و جان سے مسکراتے اپنے بالوں میں ایک اسٹائل سے ہاتھ چلایا۔۔۔۔۔۔ معا اسکا فون رنگ ہوا، تیمور نے موبائل جیب سے نکالتے نمبر دیکھا تو سامنے ہی کیتھی کا نام جگمگا رہا تھا۔۔ ایک پل میں ہی اسکا سارا موڈ ذائل ہوا۔۔۔ اسکا کوئی ارادہ نہیں تھا ہوٹل جانے کا اب ایک دم سے دل اور ارادہ اندر بیٹھی میر کی معصوم۔ باتوں کو سنتے بدل سا گیا تھا۔۔۔ جبھی اسنے ناگواری سے فون کو گھورتے پاور آف کیا۔۔۔ اور خاموشی سے جیب میں

ڈالے وہ دوبارہ سے ہاتھ سینے پہ باندھے ٹیک لگائے فرصت سے اسے دیکھنے لگا جو برش کرتے سامنے لیپ ٹاپ رکھے اپنی کسی دوست سے بات کر رہی تھی۔۔۔

.

. "اچھا مجھے چھوڑو میں نے انکار کر دیا ہے پاپا کو۔۔۔ ویسے بھی اتنا خوبصورت نہیں تھا جو میری ٹکر کا ہو، تم یہ بتاؤ کیسا گزرا تمہارا رومینٹک ٹرپ اس سڑئیل کے ساتھ، ویسے سڑئیل تو وہ صرف ہم سب کو دیکھ کے ہو جاتا ہے تمہیں تو دیکھ کے ہی اسکا چہرہ چاند کی طرح چمک جاتا ہے۔۔۔ میرب نے ٹھنڈی سانس بھرتے اپنے پاؤں کو دباتے لب بھنچے تھے۔۔۔

.

. کہاں کھو رہی ہو میڈم واپس آجاؤ۔۔۔۔۔۔ کونسا رومینٹک ٹرپ پچھلی بار کی طرح اس بار بھی وعدہ کر کے بھاگ گیا کام پر ۔۔۔۔ وہ تو اپنی کہی بات پہ بھی قائم نہیں رہ پاتا۔۔۔۔۔۔"

عیناں کا دل کافی اداس تھا ویام سے۔۔۔۔ کچھ اسکے یوں چھوڑ جانے کا غصہ بھی تھا جبھی وہ جلے دل کے ساتھ بولی تو میرب کی ہنسی چھوٹی تھی۔۔۔

.

. دانت اندر کر منحوس۔۔۔۔۔۔۔" اسکے یوں ہنسنے پر عیناں نے غصے سے کہتے ساتھ ہی منہ پھلائے اسے مارنے کا اشارہ کیا تو میرب نے تکیے کے نیچے ہاتھ لے جاتے اپنا کینڈی پاپ نکالا تھا ۔۔۔۔ کھاؤ گی۔۔۔۔"عیناں کے سامنے کرتے اس نے ریپ اتارتے اسے جھوٹی صلح ماری۔۔۔

.

. منحوس دفع ہو جا۔۔۔۔۔اسی سے کر لے شادی۔۔۔۔۔۔عیناں اسے یوں پھر سے پاپ کھاتا دیکھ جھنجھلاتے ہوئے بولی تھی اور غصے سے بنا اسکی بات سنے فورا اسے لیپ ٹاپ شٹ ڈاؤن کر دیا

۔۔۔۔

.

. پنک کلر کی نائٹ شرٹ کے اوپر دونوں اطراف گھونسلے کی طرح آدھے سلجھے آدھے شہد رنگ بالوں میں وہ ریڈ کلر کا پاپ ہاتھ میں پکڑے دلجمعی سے کھاتی تیمور کی دھڑکنیں ساکت کر گئی۔۔۔وہ مبہوت سامنہ کھولے کھڑکی سے یک ٹک اسے دیکھ رہا تھا اپنا دل تیزی سے دھڑکتا اسے اپنے کانوں میں بجتا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔

.

. اسکی بڑی بڑی سرمئی آنکھوں میں چمک تھی گلابی ہونٹ پاپ کے رنگ سے سرخ ہورہے تھے جبکہ تھوڑی بھی کافی حد تک سرخ ہورہی تھی، کوئی دوسرا اسے دیکھ لیتا تو شاید ہی نخوت سے منہ پھیر لیتا مگر اس لڑکی کی ہر معصوم حرکت تیمور شیرازی کی دنیا تہہ وبالا کررہی تھی۔۔۔ یہاں آنے کی اسے جتنی خوشی ہوئی تھی اتنی تو اس کیتھی کی بانہوں میں بھی نہیں مل سکتی تھی۔۔۔ تیمور مسکراتے گہری نظروں سے اسے دیکھتے اسکی جانب بڑھا۔۔۔۔

.

✸✸✸✸✸✸ .

.

. سر۔۔۔۔" ایچ اے آر کی پشت پر کھڑے ہوتے اسکے خاص آدمی نے ہاتھ باندھتے مؤدب سا سر جھکاتے اسے پکارا تو وہ غصے سے سرخ ہوئی آنکھوں سے سرد تاثرات لیے مڑا تھا۔

. کیا خبر لائے ہو۔۔۔۔۔ اسکی آواز میں چھپا غضب مقابل بخوبی محسوس کر پا رہا تھا جبھی اسکے گلے میں گلٹی سی ابھرتے معدوم ہوئی تھی وہ خوف سے پھیلی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔

.

. و وہ سر ہم نے پوری کوشش کی ہے مگر روز میڈم کا کچھ پتہ نہیں چل رہا۔۔۔۔" ابکی بار وہ سر جھکاتے فرش پہ گردن آگے کو بڑھائے بیٹھا تھا۔۔۔ سیاہ آسمان میں چمکتی چاند کی روشنی اب معدوم ہوتے اندھیرے میں بدلنے لگی تھی۔ ہر طرف گھپ اندھیرا تھا جیسے صف ماتم بچھا ہو کسی کا۔۔۔۔۔۔۔ ایچ اے آر نے

غصے سے اپنے بھاری قدم آگے بڑھاتے اپنی گن میز پر سے اٹھائی اور ایک دم سے ٹھاہ کے ساتھ مقابل کے ماتھے کے بیچوں بیچ نشانہ لگایا۔۔۔۔۔

.

. خاموش فضا میں ایک دم سے ہلچل سے مچ اٹھی جب مقابل بیٹھے اس شخص کی دلدوز چیخ کے ساتھ وہ ایک دم سے منہ سے ابلتے خون کے ساتھ زمین بوس ہوا تھا۔۔۔

. رچرڈ۔۔۔۔۔۔۔"ایچ اے آر دھاڑا تھا۔۔۔جب سے روزی غائب ہوئی تھی اسکا حال ایسے ہی کسی بھوکے شیر کی مانند تھا جس سے اسکا قیمتی بچہ چھین لیا ہو کسی نے۔۔۔لیلی کی بیس کالز آچکی تھی اسے۔۔۔۔ مگر وہ اپنے ہوش میں ہی کہاں تھا۔۔۔۔ایچ

اے آر کی موجودگی کے بغیر لیلی کوئی بھی میٹنگ اسائن نہیں کر سکتی تھی جبھی میٹنگ کو فلحال کیلئے پوسٹ پونڈ کر دیا گیا تھا۔۔۔

.

. مجھے انکار کرنے والے شخص سے سخت نفرت ہے، رچرڈ۔۔۔۔۔ مجھے میری بیٹی چاہیے تو مطلب چاہیے آگ لگا دو دنیا میں تہس نہس کر دو سب کچھ۔۔۔۔۔ جب تک میری بیٹی ناں ملے اٹھالو سب کی بیٹیوں کو تباہ کر دو سب کا سکون بالکل ویسے ہی جس طرح سے کسی نے بہت بری طرح سے میرا سکون نوچ کھایا ہے

۔۔۔۔ جس کسی نے بھی یہ کیا ہے وہ دل سے نہیں دماغ سے کھیلا ہے۔۔ اس نے ایچ اے آر کے دل پر اپنے دماغ سے وار کیا ہے۔۔۔ اگر وہ روزی کو جانتا ہے تو جانے کیا کچھ جانتا ہو گا

میرے بارے میں ۔۔۔۔ جتنی جلدی ہو سکے روزی کو ڈھونڈو

۔۔۔۔۔ مجھے چاہیے اپنی بیٹی کسی بھی حال میں __________!"

.

.

✹✹✹✹✹✹ .

.

. یہ یہ کون ہے اور مجھے جانے کیوں نہیں دے رہا۔۔۔۔۔

وہاں سے بھاگتے وہ سیدھا اسی روم میں آئی تھی جہاں ایل اسے اپنے ساتھ لایا تھا۔۔۔۔ ایل کی گستاخی پہ اسکا سانس ابھی تک پھولا ہوا تھا دھڑکنیں خوف سے تیز تر ہونے لگی۔ وہ دروازہ لاک کیے اسی کے متعلق سوچ رہی تھی۔۔

.

. ایل کے یوں وخشیانہ جاہلوں کی طرح دبانے کی وجہ سے اسکے گال بھی بری طرح سے درد کر رہے تھے۔۔۔ کسی نامحرم کا اپنے گالوں پر لمس پاتے اسے خود سے نفرت سی ہونے لگی۔۔ ایل کی نیلی آنکھوں میں چھپی نفرت اسے جانے کیوں خوف زدہ سا کر گئی تھی۔۔۔۔

.

. حور نے ہاتھ سے اپنے دہکتے گال کو چھوا تھا اور پھر تیزی سے واشروم میں جاتے وہ رگڑتے اپنے چہرے سے ایل کے نشان اسکے لمس کو مٹانے لگی۔۔۔۔ کافی دیر چہرے کو اچھے سے دھونے کے بعد وہ ٹاول سے چہرہ واش کیے باہر نکلی تھی مگر بیڈ پر پڑے لال جوڑے کو دیکھ حرمین کے ماتھے پر ایک ساتھ جانے کتنے بل نمودار ہوئے۔۔۔۔۔

.

. جبھی اسنے دبے قدموں سے بیڈ کے قریب جاتے اس سرخ اور گولڈن خوبصورت سے لہنگے کو اٹھایا اور اشتیاق سے اپنی بڑی بڑی آنکھیں پھیلائے وہ اسکی نرماہٹ کو محسوس کرنے لگی۔۔۔یہ دلہن کا لہنگا یہ کس کا ہو سکتا ہے۔۔۔۔" حرمین معصومیت سے آنکھیں پھیلائے خود سے ہی سوال کر رہی تھی۔۔۔ایک عجیب سی چمک تھی اسکی آنکھوں میں کتنا خوبصورت لہنگا تھا یقیناً جس دلہن کا ہو گا وہ بھی پیاری ہو گی۔۔وہ خود سے ہی سوچتی مسکرا اٹھی۔۔

.

. دروازہ کھلنے کی آواز پر حرمین نے چونکتے مڑتے پیچھے کی جانب دیکھا جہاں ایک خوبصورت سی دبلی پتلی لڑکی کھڑی تھی۔۔۔

اسکے ہاتھ میں ایک باکس بھی تھا۔۔ ارے کس کی شادی ہے یہاں کتنا پیارا لہنگا ہے۔۔۔۔ آپ بتا سکتی ہیں یہ کس کا ہے۔۔۔؟" بیوٹیشن جو ایل کے سمجھانے پر چپ چاپ اپنا کام کرتے سامان نکال رہی تھی اس معصوم لڑکی کی سوال پر اسے بے حد دکھ اور افسوس ہوا۔۔۔

.

. مگر وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی اسکے لئے۔۔۔۔ "میم جلدی سے یہ لہنگا پہن آئیں پھر میں آپکو تیار کر دوں آپ کا نکاح ہے تھوڑی دیر میں۔۔۔۔۔۔ "بیڈ سے وہ لہنگا اٹھائے وہ حرمین کے ہاتھوں میں رکھتے سنجیدگی سے بولی تو حرمین نے حیرت سے اس پاگل لڑکی کو گھورا۔۔۔۔

.

. آپکا دماغ خراب ہے کیا۔۔۔؟ میرا نکاح کس سے اور آپ کو کس نے کہا____؟"حور نے غصے سے اسکے قریب جاتے حیرانگی سے پوچھا تھا۔ میڈم مجھے کچھ نہیں معلوم مجھے بس یہی کہا گیا ہے کہ آپ کو تیار کر دوں نکاح کے لیے___ بیوٹیشن نے اسے سپاٹ لہجے میں کہا تھا۔۔۔

.

. حرمین کو وہ پاگل لگی تھی۔ جبھی وہ غصے سے اونچی آواز میں بولی۔ "زبان سنبھالیں اپنی میں کوئی لاوارث نہیں ہوں جو کوئی بھی کہے گا اور کوئی بھی مجھے اٹھا کر نکاح کر لے گا۔۔۔ دور ہٹو میں ابھی اپنے گھر جا رہی ہوں۔۔۔ اسے ہاتھ سے ایک جانب کرتی وہ غصے سے آتش فشاں بنی وہاں سے نکلی تھی اچانک اسکے بڑھتے قدم دروازے کے بیچ تھمے تھے۔۔۔ جب نظریں

مقابل پینٹ کی پاکٹ میں ہاتھ ڈالے اطمینان سے خود کو دیکھتے ایل پر پڑی۔۔۔۔

.

. دیکھیں آپ نے میری مدد کی اسکے لئے آپ کا بے حد شکریہ۔ ۔۔۔ مگر جو یہ لڑکی کہہ رہی ہے میں ایسا ویسا کچھ نہیں کر سکتی تو پلیز میرا راستہ چھوڑیں مجھے اپنے گھر جانا ہے۔ ایل کو سخت نظروں سے دیکھتے وہ دانت پیستے ہوئے بولی تو ایل کے ماتھے پر بل نمودار ہوئے۔۔۔۔

.

. گیٹ آؤٹ فرام ہیئر___________!" اسکے بازوؤں کو دبوچتے وہ بیوٹیشن پر دھاڑا جو کانپتی جلدی سے کمرے سے بھاگی تھی ایل نے اندر جاتے اسے کھینچتے بیڈ پر دھکہ دیا اور دروازہ لاک کیے وہ

شرٹ کے بٹن کھولتے حرمین کی جانب بڑھا حرمین جو منہ کے بل گری تھی ایک دم سے وہ غصے سے اٹھی مگر سامنے اسے یوں شرٹ کے بٹن کھولتے سرد تاثرات سے اپنی جانب بڑھتا دیکھ اسکا دل لرز پڑا۔۔۔۔

.

. حور کا سانس بند پڑنے لگا وجود ایک دم سے لٹھے کی مانند ہوا تھا جسے ایل نے بخوبی محسوس کیا۔۔۔۔پہ پلیز جج جانے دو مجھے۔۔ اپنی جانب بڑھتے اسکے بھاری قدموں کی چاپ کو سنتے وہ خوف سے تھر تھر کانپتی پیچھے کو ہونے لگی۔۔۔

.

. تمہارے پاس دو آپشن ہے سن شائن۔۔۔۔۔۔یاں تو میری قربت کو ابھی قبول کرلو یا پھر مجھ سے نکاح کرلو۔۔۔ کیونکہ

میں تمہیں حاصل کر کے رہوں گا یہ توطے ہے یہ نکاح تو بس تمہاری فاریمیٹلی کے لیے کر رہا ہوں۔۔۔ مگر مجھے اس وقت صرف تمہاری طلب ہے اب تم خود بتاؤ کیسے میری قربت قبول کرو گی۔۔۔۔۔ اسے بھاگتا دیکھ ایل نے جھٹکے سے اسے اپنی جانب کھینچتے اسکی کان کے قریب سرگوشی کی تو حور کا وجود کانپ پڑا۔۔۔۔

.

. اسکا وجود اس اچانک سے پڑتی نئ مصیبت پر دہل سا گیا تھا۔۔۔ خوف و وخشت اسکے دماغ پر بری طرح سے حاوی ہونے لگا۔۔۔ ایل نے شاطرانہ انداز میں ایک دم سے اسے خیالوں میں کھویا دیکھ کھینچتے بیڈ پر دھکہ دیا تو اسکی چیخ سی نمودار ہوئی تھی۔۔۔

.

. چچچ چھوڑو پہ پلیز نن نہیں تت تمہیں اللہ کا وو واسطہ مجھے جج جانے دو۔۔۔۔۔" اپنی جانب بڑھتے ایل کے قدموں پر وہ لرز کے رہ گئی تھی۔۔۔۔ اپنے ماں باپ اپنا بھائی کیا کچھ یاد نہیں آیا تھا ۔۔۔۔ جانے کیسی آزمائش تھی اسکی کہ یہ وحشی انسان کسی درندے کی مانند اسکی زندگی میں آیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

.

. " آئی سویر چھوڑ دوں گا بس ایک بار اپنا تو بنا لو۔۔۔۔۔ تکیے پر اسکے دائیں بائیں ہاتھ جمائے ایک نے ہاتھ سے کھینچتے اسکا حجاب الگ کیا تو حور ایک دم سے اسے پیچھے کو دھکہ دیے بیڈ سے اترنے لگی مگر ایل نے ایک دم سے اسے اسکے بازو سے پکڑتے دوبارہ کھینچا تھا وہ بری طرح سے ڈرتی آنکھیں موندے بے تحاشہ تو رہی

تھی۔۔۔ یہ سب کچھ کیا تھا اسکی زندگی جانے کن طوفانوں کا شکار ہونے والی تھی۔۔

.

. بتاؤ کیا فیصلہ لیا تم نے۔۔ حور کے دونوں ہاتھوں کو اسکے دوپٹے کی مدد سے پیچھے باندھتے وہ اسکے رخسار کو پاس بیٹھے سہلاتے صلح جو انداز میں پوچھنے لگا۔۔۔۔ مگر اسکا جواب ناں پاتے ایل نے ناگواری سے اسکے حسین چہرے کو دیکھا۔

.

. "جیسی تمہاری مرضی بعد میں یہ مت کہنا کہ میں بنا کسی رشتے کے تمہارے قریب آیا۔۔۔۔" اسنے کندھے اچکاتے اپنے بالوں کو ہاتھ سے برابر کیا تو حور کی آنکھوں سے گرم سیال ابھرنے لگے۔۔۔ ایل کو خود پہ جھکتا دیکھ وہ تڑپ گئی۔۔۔۔ "نن نہیں ایسا

مم مت کک کرو مم میں تت تیار ہوں اس نکاح کیلئے۔۔۔" اپنی عزت کی خاطر وہ بلکتے بری طرح سے روتی مجبوراً نکاح کی حامی بھر گئی۔۔ جسپہ مقابل دل وجاں سے گہرا مسکرایا۔۔۔

.

✹✹✹✹✹✹ .

.

Assalam alaikum everyone.. next epi prsu . post ho gi.. ab say InshaAllah Epi pahli routine say hi denay ki Koshish Kru gi.. but jha par response km pra epi late ho Jaye ga.. because 4k ki reach Mai 400 likes 2

din ma dena not a big deal... Next epi nikhah special ho Gaa 😍

.

Anzik🔥 rOz and HooR 🔥 EL🔥🔥😍❤ .
□

.

Page ko aor epi ko share krayyy guiz plzzzz .

support your writer.💞💕❤

🦋😇 ☺□ الفتِ عشق (جنونِ عشق سیزن ٹو🔥🔥
❤□

قسط نمبر_43 .

#از قلم_زینب_راجپوت .

اجازت کے بغیر کاپی کرنا ممنوع ہے 🚫🚫------- .

.

El❤ □ HooR 🔥 Special romantic episode .

🔥🔥💞

✸✸✸✸✸✸ .

.

. دروازے کے وسط میں وہ سکائے بلیو کلر کی شرٹ جسکے بازوؤں دونوں اطراف سے فولڈ کیے ہوئے تھے، کے ساتھ بلیو ہی جینز پہنے، ڈارک گولڈن بال جو کہ آدھے پونی میں مقید تھے اور آدھے ایسے ہی کھلے چھوڑے اسکی گردن تک آتے تھے، نفاست سے بندھے بالوں کے ساتھ وہ سنجیدگی سے ہاتھ پشت پر باندھے اپنی گہری نیلی سمندر جیسی آنکھوں میں محویت سموئے بیڈ پر اوندھے منہ پڑے اس نازک وجود کو دیکھ رہا تھا جو جانے کب سے رو رہی تھی۔۔۔

.

. ایل نے گہری سانس فضا کے سپرد کیے اندر قدم رکھے تو دروازہ بند ہونے کی آواز پر حور جو اس زبردستی کے نکاح کے بندھن کی وجہ سے اپنے بھائی اپنے ماں باپ سے دوری ان کی اجازت کے بغیر اپنی زندگی کے اتنے بڑے فیصلے پر اپنی قسمت کا رونا رو رہی تھی اچانک سے سہمتے اسنے گہری کالی آنکھوں میں خوف سموئے مڑتے مقابل کو دیکھا۔۔۔ جسکے چہرے پر اپنے کیے کی شرمندگی کا شائبہ تک نہیں تھی۔۔۔

.

. سرخ لہنگے میں دمکتا اسکا نازک وجود ایل کی آنکھوں میں غضب کی سرخی جھلکنے لگی اسکی خوف سے سہمی ہرن کی مانند بڑی بڑی نظروں میں چھپا اپنا ہی عکس اسے مسکرانے پر مجبور کر

گیا۔۔۔ وہ قدم قدم اٹھائے اسکے قریب ہونے لگا کہ حور سہمتی پیچھے ہوتے خود کو اس بھاری کامدار دوپٹے سے ڈھکنے لگی۔۔۔۔ حرمین کی حرکت پر ایل کے چہرے پر ناگواری سی پھیلی۔۔۔ وہ چلتے ایک دم سے فاصلہ سمیٹے اسکے قریب تر ہوا کہ حور سانس روکے انکھیں خوف سے پھیلی آنکھوں سے مقابل کی نیلی سرخ ہوتی نظروں میں دیکھ وہ سر کو نفی میں جنبش دینے لگی

۔۔۔۔

.

. توکیسالگ رہاہے حرمین وریام کاظمی سے حرمین عالیان سلمان شاہ بن کر۔۔۔۔۔۔" وہ ہاتھ اسکے قریب دیوار پر رکھتے گھری سرگوشی میں بولا تو حور کی آنکھوں میں ایک دم سے پانی دھر آیا ۔۔۔وہ سہمتی پیچھے ہوتے دیوار سے جالگی۔۔۔ ایل نے والہانہ

نظروں سے اسکے سرخ پڑتے چہرے اور پھر سرخ ہوئی چھوٹی سے ناک کو دیکھا۔۔۔ دل میں عجیب عجیب سے جذبات کا طوفان اٹھنے لگا کہ وہ ایک دم سے جھکتے اسکی ناک پر اپنے دہکتے ہونٹ رکھتے حور کو سہما سا گیا۔۔۔

.

. اپنے دونوں اطراف دیوار کی مانند حائل مقابل کے ہاتھوں پر اپنے نازک ہاتھ رکھے وہ اسے پیچھے کرنے لگی مگر ایل کے بھاری مضبوط وجود کے سامنے یہ کوشش بے کار تھی۔۔۔ ایل نے چہرہ پیچھے کرتے اسکی بند لرزتی پلکوں اسکے شرم وحیا سے دہکتے چہرے کو دیکھا تو دل جیسے بے قابو ہوئے ہاتھوں میں دھڑکنے لگا تھا۔۔ یہ وہ پہلی لڑکی تھی جسے پانے کی چاہ اسے اتنا سب کچھ کروا رہی تھی۔۔۔ وہ چاہتا تو اسے بہت پہلے ہی حاصل کر سکتا تھا یہ

سب اسکے لئے چٹکیوں کا کھیل تھا مگر جانے کیوں اس لڑکی کا کسی دوسرے وجود کے قریب جانا بھی اسے جھلسا دیتا تھا۔۔۔

.

. جبھی اسنے سوچ سمجھ کر داؤ کھیلا تھا۔۔۔ اپنی مام کے بدلے کے ساتھ ساتھ وہ اسے ہمشیہ کے لیے اپنا پابند کر لے گا۔۔۔۔ اس پر صرف اور صرف ایل کا حق تھا وہ کسی دوسرے کو اس کے قریب بھی نہیں آنے دے گا۔۔۔ ایل نے ہاتھ تھامتے اسے پکڑتے بیڈ کی جانب لے جاتے بٹھایا۔۔۔ تو حور خوف سے خود میں سمٹنے لگی حود کی آنکھوں میں موجود خوف ایل کو مزید جان لیوا لگا۔۔۔۔

.

. "یہ لو پیو اسے۔۔۔" وہ چلتا میز پر سے گلاس اٹھائے اسکے سامنے کرتے بولا تو حور نے گھٹنوں کے گرد اپنے دونوں بازوؤں مضبوطی سے باندھتے سر نفی میں ہلا دیا۔۔۔"میں نے یہ نہیں پوچھا کہ تمہیں جوس پینا یا پھر نہیں سن شائن میں نے کہا ہے کہ یہ لو اسے پیو۔۔۔" ابکی بار وہ ایک پاؤں اٹھائے اسکے قریب بیڈ پر رکھتے ایک ایک لفظ ہر زور دیتے تیز لہجے میں بولا تو حور نے فورا س کپکپاتے ہاتھوں سے گلاس کو تھاما۔۔۔

.

. پوچھو گی نہیں کہ اس میں کیا ہے______" اسکی تابعداری پر وہ مسکرائے بنا ناں رہ سکا جبھی انعام کے طور پر اسے سچ بتانے کا فیصلہ کیے وہ جھکتے گھمبیر لہجے میں بولا تو حور نے فورا سے سر اٹھائے خود پر جھکے ایل کی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔

.

. "کک کیا ہہ ہے اس مم میں ں۔۔۔۔۔۔" وہ بمشکل سے گھٹی گھٹی آواز میں بول پائی تھی۔۔۔ اسکا اٹکنا اسکا رونا ایل کو اچھا لگ رہا تھا۔۔۔۔ اسنے اپنے بائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے حور کے آنسوں کو نرمی سے چنا تو وہ سہمتے پیچھے کو ہوئی۔۔۔۔۔

.

. "اس میں بے ہوشی کی گولیاں ہیں۔۔۔۔۔ اور اتنی مقدار میں ہیں کہ تم صبح تک آرام سے سو سکتی ہو۔۔۔۔ پتہ ہے یہ سب صرف اور صرف اسلیے کہ تم مجھے میرے کام میں ڈسٹرب ناں کرو، یونو واٹ روتی دھوتی لڑکیاں مجھے بالکل بھی اچھی نہیں لگتی اور تم روؤناں یہ ہو ہی نہیں سکتا۔۔۔ اور اب جب تم اس جوس کو پیو گی تو تم جلدی سے بے ہوش ہو جاؤ گی۔۔۔ پھر میں اپنا

کام آسانی سے کر سکوں گا۔۔۔ اور تمہیں بھی کوئی پروبلم نہیں ہو گی۔۔

.

. چلو سن شائن بی آ گڈ گرل اسے جلدی سے ختم کر واب______

وہ پچکارتے اسکے سر سے دوپٹہ اتارنے لگا کہ حور نے تڑپتے اس سے دور ہونا چاہا مگر اسکی نازک کلائی ایل کی دہکتی مضبوط گرفت تھی۔۔۔ وہ بے بسی سے روتے اس حیوان کو دیکھنے لگی۔۔۔ جس نے چند ہی لمحوں میں اسکی زندگی بد تر بنا دی تھی۔۔۔۔۔ اگر نہیں پینا تو اٹس اوکے کیونکہ یہ سب بعد میں تمہارے لیے اذیت بنے گا میرے لیے نہیں۔۔۔۔۔" وہ کندھے اچکاتے بے حس بنے بولا تھا اسکے الفاظ اسکی سفا کی حور کو توڑ کے رکھ گئے تھے۔۔۔

.

. وہ لڑکی جس میں اسکے گھر والوں کی جان بستی تھی آج اس جیسے حیوان، جانور کے سامنے تڑپ رہی تھی۔۔۔۔۔ حور کے کانپتے ہاتھوں سے گلاس تھامے ایل نے اسکے ہونٹوں سے لگایا تو وہ پھڑ پھڑاتے خود کو چھڑوانے لگی مگر ایل نے سختی سے اسکی گردن کو دبوچ اسے ڈرنک پینے پہ مجبور کیا۔۔۔۔وہ آنسوں بہاتی بری طرح سے کپکپاتے ہوئے اس ڈرنک کو پیتے خود کو چھڑواتے بری طرح سے کھانسنے لگی۔۔۔

.

. دیٹس لائک مائی گرل۔۔۔۔۔وہ مسکراتے گلاس پیچھے فرش کی جانب پھینکتے گہرا مسکراتے اپنے بالوں کو ہاتھ سے ٹھیک کرتا بیڈ کی جانب بڑھا تو حور نے نفرت سے اسے گھورا اور اس کے قریب

آنے سے پہلے ہی وہ پیچھے ہوتے اٹھی تھی۔۔اور دوڑتے ٹیبل پر پڑے واس کو اٹھائے وہ سر پر مارنے لگی کہ ایل اسکی کوشش کو بھانپتے بیڈ پر سے چھلانگ لگائے اسکے قریب تر ہوا۔۔۔۔

.

. ڈونٹ ڈو دز سن شائن۔۔۔۔۔میرے ہوتے تم خود کو تکلیف کیسے دے سکتی ہو۔۔۔اسکے دہکتے انگارہ بنے گال میں ابھرتے ڈمپل کو اپنی سرخ پڑتی نظروں سے دیکھتے وہ ہاتھ اسکی کمر کے گرد حائل کیے واس اسکے ہاتھ سے کھینچتے نیچے پھینک گیا۔کہ حور ضبط سے لب بھینچ گئی۔۔۔اسکے لرزتے وجود کو گہری نظروں سے دیکھتے ایل نے حور کے ہاتھوں سے دوپٹہ آزاد کیے دور پھینکا تو حور کے وجود میں خوف سے سنسنی سی دوڑی تھی۔۔۔

.

. "دد دیکھیں پیپ پیلز مم مجھے جج جانے دد دیں۔۔۔۔۔ ایل نے جھکتے اپنے سلگتے ہونٹ حور کی شفاف گردن پر ثبت کیے تو اسکے لمس پر وہ تڑپتی خود کو آزاد کروانے کیلئے منت کرنے لگی۔۔۔۔۔ ایل نے غصے سے اسکے مزاحمت کرتے ہاتھوں کو تھامتے پیچھے کمر سے پن کیا تو حور نے شکوہ کناں نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔ جو سب کچھ پلان کے مطابق دیکھ کافی مطمئن تھا۔۔۔

.

. اگر تم مجھے کسی اور رشتے کے تحت ملی ہوتی تو آئی سویر اس دنیا کے ہر اس شخص کی آنکھوں کو اب تک میں نوچ چکا ہوتا جس نے تمہاری طرف غلطی سے بھی دیکھنے کی گستاخی کی ہے۔۔۔"
اسکے گال پر اپنا دہکتا لمس چھوڑتے ایل نے معنی خیز سی سرگوشی کرتے حور کو سینے میں بھینچا تو وہ سانس روک گئی اسکی شدت

بھری گرفت میں حور کا سانس، خوف سے رک رہا تھا مگر آنکھیں شاید ڈرنک کی وجہ سے بھاری ہو رہی تھی۔۔۔

.

. حور کی بند پڑتی نظروں کو دیکھ ایل نے نرمی سے اسے گود میں بھرتے بیڈ پر لٹایا۔۔۔۔ تم چاہے ہوش میں ناں ہو سن شائن مگر ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا تمہاری روح اور تمہارے وجود پر میں کسی دوسرے کی نظر تک برداشت نہیں کروں گا۔۔۔ تم پر صرف اور صرف میرا حق ہے صرف ایل کا۔۔۔۔ حور کی گھنی پلکوں کو مدہوشی سے دیکھتا وہ اپنے دہکتے ہونٹوں سے اسکے نقوش کو چھونے لگا۔۔۔۔

.

حور اپنے ہونٹوں پر اسکی جان لیوا گرفت اپنی کمر سے ڈریس کی کھلتی ڈوریوں کو محسوس کرتے ہوئے بھی بے بس سی رہ گئی۔۔۔ حور نے سر جھٹکتے اسکی گردن پر ہاتھ رکھے اسے دور کرنا چاہا تو مقابل نے اپنے بھاری ہاتھ اسکے دونوں نازک ہاتھوں میں الجھائے اسکی نازک پنکھڑیوں کو اپنے ہونٹوں کی دہکتی گرفت میں لیا۔۔۔ جذبات کا ایک طوفان سا تھا جو ایل کے اندر برپا سا ہو گیا۔۔۔ اس نازک وجود کی جان لیوا مہکتی خوشبو کو پہلی بار اپنی سانسوں میں اتارتے وہ اسکے نازک ہونٹوں کے لمس پر مدہوشی سے اسکی کمر کے گرد اپنا مضبوط حصار بنائے اسے خود سے لگائے حود کی ڈریس کی ڈوریاں کھولنے لگا۔۔۔۔

.

جبکہ ایل کا جنون اسکی قربت میں مزید بڑھتا چلا گیا۔۔۔۔۔رفتہ رفتہ سرکتی اس تاریک رات میں وہ اپنی ساری حدوں کو پار کیے اسکے نازک وجود کو خود میں سمیٹتے اسکے وجود کو اپنے ہونٹوں سے معتبر کرتے اپنے آپ کو تسکین دینے لگا۔۔۔

.

.

.

حور کی ساری مزاخمت بے ہوش ہوتے ہی دم توڑ چکی تھی مگر ایل کی شدتیں اسکا جنون اس نازک جان کے لیے قبول کر پانا ناممکن تھا۔۔۔وہ مبہوت سا اسکے سرخ چہرے پر مٹے مٹے آنسوں کے نشانات دیکھتا اسکا سر اپنے چوڑے بازو پر رکھے اسکے گال کو سہلانے لگا۔۔۔حور نے نیند میں ہی منہ بسورتے سر اسکے سینے

میں دیا تو ایل نے سرد سی سانس فضا کے سپرد کی تھی۔۔۔ کتنا سکون ملا تھا آج اسے اس نازک جان کی قربت میں جیسے اسکا وجود اسکا اکیلا پن سب کچھ ختم ہو گیا تھا آج۔۔۔۔۔

.

. ایل نے نرمی سے اسکے سر کو تکیے پر رکھتے اسکے گھنے سیاہ بالوں کو چھوتے اپنی ناک کے قریب کرتے انکی مہکتی خوشبو کو سانسوں میں اتارا ایک الگ سا سرور تھا جو اسکے رگ و پے میں سرایت کر رہا تھا۔۔۔۔ وہ جھکتے اپنے دونوں ہاتھ تکیے پر دائیں بائیں رکھتے اسکے چہرے کو بغور دیکھنے لگا۔۔۔۔ جہاں ایل کی محبت کی سرخیاں واضح تھی۔۔

.

. " تمہیں چھوڑ کر جانے کا دل نہیں چاہتا میراسن شائن۔۔۔ کیونکہ تم میری زندگی کا وہ اجالا ہو جسے میں اس ساری دنیا سے چرا کر اپنی زندگی میں بھر لوں گا۔۔۔ تم میرا وہ جنون ہو جس کی دہکتی آگ تو میرے سینے میں کب سے بھڑک رہی تھی مگر اب جب تمہیں روبرو دیکھا تو اس جنون سے عشق ہو گیا ایل کو۔۔۔۔ تم پر صرف اور صرف میرا حق ہے۔۔۔ میں چھین لوں گا تمہیں سب سے۔۔۔ کیونکہ تم صرف میری سن شائن ہو۔۔۔ میری روح میرے وجود کا ایک حصہ۔۔۔۔ تم سے دور ضرور جا رہا ہوں مگر ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا۔۔۔ تم ایل کی رگ رگ میں دوڑ رہی ہو۔۔۔ اگر کسی نے بھی آنکھ اٹھا کر تمہیں دیکھا تو اس انسان کو بھی دیکھنے والی کوئی آنکھ اس دنیا میں سلامت نہیں چھوڑوں گا میں۔۔۔"

.

. اسکے کان میں جھکتے وہ جنون بھری اپنی گہری سرگوشیاں کرتے اپنے ہونٹ حور کے کان پر رکھے سکون سے آنکھیں موند گیا۔۔۔۔" اسکا دل اسے پھر سے بے خود کر رہا تھا اسے یہاں اپنی سن شائن کی قربت میں رہنے پر اکسا رہا تھا مگر اسے جانا تھا فلحال۔۔۔۔ اور یہی وہ سب سے بڑی مجبوری تھی جس کہ وجہ سے آج وہ خود کو پہلی بار بے بس محسوس کر رہا تھا۔۔۔۔ مگر وہ جانتا تھا اس وقت اسے یہ سب کرنا تھا تبھی تو وہ اپنی سن شائن کو اپنی دنیا میں سب سے دور لے کر جا پائے گا۔۔۔۔

.

. اسنے ضبط سے آنکھیں میچتے حور کی بند پلکوں اسکے کھلے نیم وا ہونٹوں کو دیکھا اور بیڈ پر لیٹتے اس نازک وجود کو اپنے سینے پر

لٹائے وہ ہاتھ اسکے بالوں میں چلانے لگا۔۔ابھی تو اسنے جی بھر کر ان زلفوں کے ساتھ کھیلا بھی نہیں تھا، اسکے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں کی قید میں لیتے حور کو بے بس بھی نہیں کر پایا تھا۔۔ مگر یہ ہجر کی دوری وصال کے لیے ضروری تھی۔۔۔۔۔ وہ سوچتے گہری سانس بھرتے حور کے سر پہ ہونٹ رکھ گیا۔۔۔۔۔

.

. میں جانتا ہوں جب تم صبح اٹھو گی تو سب سے پہلی نفرت تمہیں تمہارے وجود میں رچی میری خوشبو سے ہو گی۔۔۔ تم نفرت کرو گی تو سب سے پہلے ایل سے ہی کرو گی۔۔۔۔ اور اس نفرت کو محبت میں میں خود بدل لوں گا۔۔۔ سوری سن شائن تمہیں بے ہوش کرنا بے حد ضروری تھا کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ تم اس رات کے کسی بھی لمحے کو یاد کر کے اذیت سے گزرو۔۔۔۔

ہم اپنی یادیں بنائیں گے اور اتنی حسین بنائیں گے کہ دنیا دیکھتی رہ جائے گی۔۔۔

.

. مگر تب تک کیلئے یہ بات کبھی مت بھولنا کہ تم عالیان شاہ کی امانت ہو۔۔۔۔ میں دور ضرور جارہاہوں مگر ہمیشہ کیلئے لوٹنے کو ۔۔۔۔۔ مگر تم عالیان شاہ کا جنون ہو میرا پاگل پن۔۔۔۔ میں اس دنیا کو آگ لگادوں گا اگر کسی نے مجھ سے میرے جنون کو دور کرنا چاہاتو۔۔۔ اسکی آنکھوں میں شدت ضبط کی سرخی تھی۔۔۔ اسکے لفظوں میں چھپی وخشت خوف ڈر۔۔۔ کسی کو بھی دہلا سکتا تھا۔۔۔۔۔ اسکا جنون یہ پاگل پن ان سب سے وہ معصوم انجان تھی۔۔۔ جس کی روح پر اپنی چھاپ چھوڑتے وہ

پھر سے اسکے چہرے پر اپنی محبت جنون کی بارش کرتا سرخ لال ہوئی نظروں سے خود پر ضبط کرتے وہاں سے نکلا۔۔۔۔

.

✸✸✸✸✸✸ .

.

. ڈیڈ۔۔۔۔۔۔"بری طرح سے گیٹ کو زور سے کھولتے وہ اونچی تیز آواز میں چلاتے ہوئے بپھرے تاثرات سے اندر داخل ہوا ۔۔۔۔۔۔ویام کی آواز پر نیناں جو میز پر ناشتہ سجا رہی تھی ایک دم سے اسکے ہاتھ تھمے تھے وہ تیزی سے باہر کی جانب بڑھی ۔۔۔۔ویام کی آواز سنتے ہی اسکے دل میں سکون سا اترا ، ویام ۔۔۔۔۔"نیناں نے بے ساختہ ہی اپنے جگر کے گوشے کو پکارا تھا

جو ہر دوسرے دن بعد اسے خفا چھوڑ کر چلا جاتا تھا مگر وہ جتنی بھی ناراض ہوتی اتنا وہ جانتی تھی۔

.

. کہ ویام اپنے فرض اپنی ڈیوٹی کی وجہ سے اس سے دور تھا۔ اسی لیے اسکا غصہ ناراضگی جلد ہی ختم ہو جاتی تھی۔۔۔

.

. ویام میرے بچے______ دروازے کے قریب پہنچتے ہی نیناں اسے اندر آتا دیکھ گھبراتے ہوئے بولی تھی۔۔ ویام کی آنکھوں میں پھیلی سرخی، اسکی غضب سے سرخ پڑتی رنگت بکھرے بھورے بے ترتیب سے ماتھے پر آئے بال، شرٹ کے اوپری کھلے بٹن، اس چھبیس سالہ زندگی میں جب سے ویام نے

ہوش سنبھالا تھا آج پہلی بار نیناں اسکا ایسا حلیہ دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

.

. وہ فوراً سے اسکے قریب جاتے اسکے کندھوں چہرے کو چھوتے متفکر سی ہوئی۔۔۔ جسکی سرد نظریں سیڑھیوں پر مرکوز تھیں۔۔۔۔ ویام میرے بچے یہ کیا حال بنایا ہے تم ٹھیک تو ہو ناں کیا ہوا میری جان خاموش کیوں ہو۔۔۔۔۔۔۔ کچھ تو بولو۔۔۔۔۔ نیناں نے محبت سے اسکے کندھوں پر ہاتھ رکھتے اسے اپنی جانب متوجہ کروایا مگر وہ ناراضگی سے نظریں چرا گیا۔۔۔

.

. کہاں ہیں آپ کے ہزبینڈ۔۔۔۔۔۔۔ وہ بولا تو اسکا لہجہ بالکل اجنبی تھا آج پہلی بار وہ اپنی موم سے ایسے بات کر رہا تھا نیناں کو سینے

میں درد سی اٹھتی محسوس ہوئی تھی، مسٹر وریام کاظمی کہاں ہیں آپ۔۔۔۔نیچے آئیں ابھی کے ابھی۔۔۔۔۔۔۔"وہ انہیں غصے کے باوجود احتیاط سے تھامے ایک جانب کرتے آگے بڑھا تھا۔۔

.

. کس بات پر جنگلیوں کی طرح شور مچا رہے ہو، یہ میرا گھر ہے کوئی جنگل یا پھر چڑیا گھر نہیں ذرا آرام سے بولو۔۔۔۔۔۔ ہاتھ میں گھڑی پہنتے وہ اپنی روعبدار شخصیت سے نیچے اُترنے لگا۔۔۔۔

وریام نے اپنے جیسے دکھتے اپنے باپ کی ڈھٹائی پر بمشکل سے مٹھیاں بھینچتے خود پر ضبط کیا تھا۔۔۔۔۔۔ہاں اب بولو کہاں گولی لگی ہے تمہیں جو یوں گلا پھاڑے چیخ رہے ہو______!"اسکے پاس سے گزرتے وریام اسے اگنور کرتا نیناں کے پاس جاتے

اسکے کپکپاتے وجود کو اپنے حصار میں لیے محبت سے اسکی پیشانی پر بوسہ دیے ویام کو دیکھتے پوچھنے لگا۔۔۔۔

.

. نیناں نے اسکے سینے پر ہاتھ رکھے وریام۔ کو روکنا چاہا تو وریام نے اسکے ہاتھ کو ہونٹوں سے چھوتے اسے ریلکس کیا۔ اسکی حرکتوں پر وہ شرمندہ سی ہاتھ چھڑواتے اسکے حصار کو توڑے ایک جانب ہوئی تھی۔۔۔۔۔

.

. "حور کو آپ نے کس سے پوچھ کر پاک بھیجا۔۔۔۔!" وہ قدم قدم چلتا وریام کے سامنے رکا تھا۔۔۔ اسکی آنکھوں میں وہی سرخی وہی تاثرات تھے جو کبھی وریام کاظمی کی آنکھوں میں اپنوں کے لئے ہوا کرتے تھے۔۔۔۔ مگر اسکا قد وریام سے ذرا اونچا تھا جس کا

وریام کو غصہ بھی تھا مگر وہ ظاہر نہیں ہونے دیتا تھا۔۔۔۔۔۔"

پہلے اپنے یہ ڈمپل کی نمائش کرنا بند کرو اور دوسری بات وہ میری بیٹی ہے اور مجھے اسے کہیں بھی بھیجنے کیلئے کسی کی بھی اجازت کی ضرورت نہیں۔۔۔۔۔۔"وہ پہلے اسے تحکم بھرے لہجے میں بولتا آخر میں ایک جتاتی مسکراہٹ سے بولا تو ویام نے سرخ نظروں سے اپنی موم کو دیکھا۔۔۔۔

.

. آپ نے اسے دوبئ بھیجا میں نے کچھ نہیں کہا مگر اس بار آپ نے مجھ سے چھپا کر بہت غلط کیا ہے مسٹر کاظمی ________" ویام نے خود پر ضبط کرتے آواز دھیمی رکھتے اسے وارن کیا تو وریام نے ابرو اچکاتے اسے سر تا پاؤں گھورا۔۔۔۔"اچھا اگر تمہارے اتنے ریسورسز ہیں کہ تم یہ جانتے تھے کہ وہ دوبئ میں ہے پھر

بھی تم نے ہمیں کچھ نہیں کہا مگر اس بار تمہیں کس بات کی آگ لگی ہے کیا تمہارے سارے ریسورسز فلاپ ہو گئے ہیں کیا ۔۔۔۔جو دندناتے ہوئے میرے گھر میں بنالخاظ کے داخل ہوئے ۔۔۔۔۔"

.

. وریام کا لہجہ اعتماد سے بھرپور تھا۔۔۔۔۔اسکی آنکھوں میں ایک چمک تھی جیسے وہ کہنا چاہتا تھا کہ حور اسکی بیٹی تھی اور اسے بھیجنے کا فیصلہ اس نے اپنی مرضی سے کیا۔۔۔۔

.

. وہ صرف آپ کی ہی نہیں میری بھی بیٹی ہے یہ بات آپ دونوں مت بھولیں کہ آپ دونوں سے زیادہ اسے میں نے اپنی باہوں میں کھلایا ہے اسے اپنے پاس سلایا ہے اسکے لئے راتوں کو جاگتا رہا

ہوں اور اگر اب اسے ذرا سی بھی آنچ آئی تو آپ سب کو ویام۔ کاظمی کے قہر کا سامنا کرنا پڑے گا۔۔۔۔۔۔" وریام کی آنکھوں میں اپنی شدت ضبط سے لال انگارہ بنی بھوری آنکھوں کو گھاڑے وہ ایک ایک لفظ پر زور دیے بولا تو وریام نے متاثر ہوتے سر کو خم دیا۔۔۔۔

.

. اور ایک بات وہ جاتے جاتے مڑا تو وریام نے منہ بسورا جیسے دانتوں کے نیچے کچھ آ گیا ہو۔۔۔" آپ کو کیا لگتا ہے کہ آپ کا دماغ مجھ سے زیادہ تیز ہے؟ تو مسٹر وریام کاظمی آپکی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ جو چپ آپ نے حور کی باڈی میں فکسڈ کی تھی وہ دو ہفتوں سے ہی ڈسایبل ہو چکی ہے۔۔۔۔۔ جس کا آپ کو خود بھی علم نہیں اور اب میری بات یاد رکھیں میں جا رہا ہوں اپنی

پرنسز کے پاس اگر اسے ذرا سی بھی تکلیف ملی ہوئی ناں تو آپ جانتے نہیں کہ میں کیا کر گزروں گا۔۔۔۔۔وریام کے شاک رنگت اڑے چہرے کو دیکھتے وہ جیسے طوفان بنا داخل ہوا تھا اسی طرح سے وہاں سے نکلا تھا۔۔۔

.

✸✸✸✸✸✸ .

.

. یہ سب کیا ہے کڈنیپر۔۔۔۔۔۔۔۔"انزِک جو دل جمعی سے اسکے سر پہ دوپٹہ سیٹ کر رہا تھا روز نے منہ بسورتے اسے پکارا تھا۔۔۔۔۔انزِک نے ذرا کی ذرا سی نظریں جھکائے اسکی گولڈن آنکھوں میں دیکھ سر کو جھٹکا۔۔۔۔۔۔۔۔بتایا تو تھا کہ ہمارا نکاح ہو رہا ہے۔۔۔"وہ اسکے قریب بیٹھتے ہاتھ تھوڑی پر

سجائے اسکے کانوں میں اپنے لائے چھوٹے چھوٹے ٹاپس ٹھیک کرتے بولا تو روز نے آنکھیں چھوٹی کیے اسے گھورا۔۔۔

.

. یس میں جانتی ہوں مگر تم نے یہ تو بتایا نہیں کہ ہم یہ سب کیوں کر رہے ہیں۔۔۔ اسنے مدعے کی بات پوچھی تو ازنِک نے اسکے خاضر دماغی پر ابرو اچکاتے اسکے حسین چہرے کو دیکھا۔۔۔ دراصل تمہارے بھائی کے کچھ دشمن نکل آئے ہیں جو ان کو نقصان پہنچانے کے لیے تمہیں مارنا چاہتے ہیں میں ایچ اے آر کا دوست ہوں۔۔۔۔ ہم یہ ڈیل کر رہے ہیں مطلب کہ جب تک ایچ اے آر سب کو پکڑ نہیں لیتا تب تک ہمیں میرج کرنی پڑے گی۔۔۔۔

.

. پورے تین گھنٹوں سے وہ اسکا برین واش کر رہا تھا ویام کی توسط سے چند ایک تصاویر جو ایچ اے آر کے خاص آدمی کی تھی انکے ساتھ انزِک کی تصویریں لگائے اس انداز میں روز کے سامنے پیش کی گئی کہ اسے سچ میں انزِک کی باتوں پر یقین ہو گیا کہ اسے اسکے بھائی نے ہی بھیجا ہے۔۔

.

. مگر یہاں پر تو شادی ایسے نہیں ہوتی۔۔۔۔روز نے پھر سے اسے ٹوکا اسے یاد تھا وہ جب کچھ دن پہلے اپنے بوائے فرینڈ سے شادی کرنے والی تھی تو اسنے انگلش شادی کا سارا طریقہ سرچ کیا تھا۔۔۔اور اس میں ایسے دوپٹہ لینا تیار ہونا اور یہ سب کچھ بولنا نہیں تھا۔۔۔

.

. آر یو مسلم۔۔۔۔۔" انزِک نے پاس بیٹھتے اسکے سر پر دوپٹے کے اوپر پن لگاتے پوچھا۔۔ شکر تھا جو عیناں کی تیاری میں مدد کرنے سے اسے اتنا سب کچھ تو آ ہی گیا تھا۔۔ "یس میں مسلم ہوں اور پانچ سال کی تھی جب بھائی مجھے چھپا کر یہاں لائے تھے اور پھر اٹلی بھیج دیا جہاں سے تم مجھے اٹھا کر لائے۔۔۔۔۔۔"

اسنے دو منٹ میں اسے مختصر اپنی حقیقت سے آگاہ کیا تو اسکی معصومیت پر انزِک کو جی بھر کر پیار آیا مگر فلحال وہ ایسی کوئی بھی حرکت کر کے روز کو شک میں نہیں ڈال سکتا تھا۔۔

.

. یہ سب کچھ تو مجھے ایچ اے آر نے بتایا تھا۔۔'وہ سنتا مسکراتے ہوئے بولا جیسے جانے کتنا بڑا جگری دوست تھا اسکا۔۔۔۔"یہ تم بار بار ایچ اے آر کیوں کہہ رہے ہو بھائی کو نہیں پسند کے میں یا

پھر ان کے دوست انہیں اس نام سے پکاریں۔۔۔۔۔وہ منہ بناتے بولی آخر کار وہ اس سے شادی کرنے والی تھی چاہے مطلب کے لیے ہی سہی مگر کچھ عرصے کے لئے وہ اسکا شوہر تو بننا تھا تو پھر بھلا اسے اچھا لگتا کہ اسکا بھائی اسکے شوہر پر غصہ کرتا۔۔۔۔۔

.

. "تو پھر کیا بولوں یار تم ہی بتا دو۔۔۔۔" انزِک نے ہنستے ہوئے بات کو مذاق کا رنگ دیا مگر اسکے حسیات اب روز کی طرف متوجہ تھے کیونکہ ایچ اے آر کو اسکے ٹھیک نام سے کوئی بھی نہیں جانتا تھا۔۔۔۔حسام بولو یا پھر راج۔۔۔۔۔"وہ کندھے اچکاتے اسے ایک طرف کرتی اپنے آپ کو مرر میں دیکھنے لگی۔۔۔۔بلیک رنگ کی اس خوبصورت سی میکسی کے اوپر سفید اور سرخ رنگ کا

دوپٹہ اوڑھے وہ بالکل کوئی الگ معصوم۔سی پری لگ رہی تھی۔۔۔۔

.

. اسلام میں نکاح ایسے ہوتا ہے جیسے میں بتارہاہوں۔ابھی میرے ساتھ جو آدمی آئے گا وہ جو جو بولے گا تم اسے دہراؤ گی اور پھر جب وہ میرا نام لے گا تب تم کہو گی قبول ہے۔۔۔وہ بھی تینوں بار۔۔۔۔وہ اپنی کئی بار کہی بات پھر سے دہراتے بولا تو روز نے سنتے سر ہلایا۔۔۔۔

.

. گڈ چلو پھر میں اسے لاتاہوں۔۔۔۔۔وہ اسکے سرد گالوں کو ہلکا سا چھوتے باہر نکلا تو روز نے الجھتے نظریں گھمائی۔۔۔۔ آخر کیا ہو رہا تھا اسکی لائف میں۔۔۔ مگر وہ خوش بھی تھی اسے ایڈوانچر بہت

پسند تھے اور اب تو اسکی زندگی میں اتنا بڑا ایڈوانچر ہو رہا تھا۔۔

ایڈوانچر کے گریز کی وجہ سے ہی تو وہ اپنے بوائے فرینڈ سے شادی کر رہی تھی مگر اب جو بھی ہو اسے شادی ہی تو کرنی تھی پھر چاہے وہ کوئی بھی کیوں ناں ہو۔۔۔۔۔

.

. وہ اپنی ہی سوچ میں گم تھی جب انزکِ مولوی صاحب کے ساتھ ہی گواہان کی موجودگی میں اندر آیا۔۔۔ روز نے دیکھتے ساتھ ہی فوراسے کھینچتے دوپٹہ اپنی آنکھوں پر کرتے چہرے کو بھی ڈھانپ لیا۔۔۔ انزِک اسکی فرمانبرداری پر لب دانتوں تلے دباتے اپنی ہنسی پر کنٹرول کیا۔۔۔

.

. آیئے مولوی صاحب۔۔۔۔۔۔ خود پر مولوی صاحب کی گہری نظروں کو پاتے وہ بال سیٹ کرتے بولا تو مولوی صاحب اپنے ہاتھ میں پکڑے رجسٹر کو تھامے صوفے پر بیٹھے۔۔۔۔ چلیے نکاح شروع کریں مولوی صاحب ______ سعد جو انزک کی طرف سے گواہان میں شامل تھا اور انزک کا اچھا دوست بھی اسنے خوش دلی سے انزِک کے کندھے کو تھپکتے کہا تو انزِک مسکرا دیا۔۔۔۔

.

. "روزائکہ علی راج آپ کا نکاح انزِک رافع اظہر علی سے بعوض دس کروڑ روپے سکہ رائج الوقت کیا جاتا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے۔۔۔۔" مولوی صاحب نے نکاح شروع کرتے ہی دعا پڑھاتے ساتھ ہی باقی کا سارا کام نپٹاتے پوچھا تو روز نے ذرا سا

گھونگھٹ سرکاتے انزِک کو دیکھا۔۔یہ مولوی تو اسے اردو میں کچھ پڑھا رہا تھا مگر کڈنیپر نے اسے سب کچھ انگلش میں بتایا تھا۔۔۔اسکے یوں دیکھنے پر انزِک اٹھتے فوراً اسکے قریب گیا تو سب نے ہونقوں کی طرح منہ کھولے اس عجیب جوڑی کو گھورا۔۔۔

.

. روز یہ سب کچھ وہی ہے جو تمہیں میں نے بتایا تھا بٹ یہ اردو میں ہے کیونکہ یہ میری خواہش تھی اس لیے۔۔۔۔۔سب کے سامنے وہ اسکے گھونگھٹ کو اٹھائے چہرہ اندر کیے اسے سمجھاتے بولا تو روز نے سنتے سر کو ہاں میں ہلایا۔۔۔اب وہ بولو جو میں نے سکھایا تھا۔۔۔۔انزِک نے اسکے شفاف دودھیا ہاتھ کو اپنے مضبوط ہاتھ میں لیتے اپنے دہکتے ہونٹ اسکے ہاتھ کی پشت پر رکھے

توروز اسکے لمس پر گھبر اسی گئی۔۔۔اسنے بے چینی سے اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش کرتے کہا تھا۔۔قبول کیا۔۔۔۔۔"اسکے قبول ہے کی جگہ قبول کیا کہنے پر کمرے میں معنی خیز سی ہنسی کی آوازیں گونجنے لگی۔۔۔۔۔

.

. شٹ اپ یو آل۔۔۔۔۔"روز کو یوں خاموش بیٹھا دیکھ انزِک نے غصے سے سب کو جھڑکتے خاموش کروایا، سب کی بیویاں قبول ہے کہتی ہے مگر میری بیوی سب سے الگ ہے اس نے قبول ہے نہیں اس نے مجھ کو قبول کیا ہے۔۔۔۔۔!"

.

. انزِک نے سینہ چوڑا کیے باآواز بلند کہا تو سب ہی تائید کرتے اپنی ہنسی دبانے لگے۔۔روز جو اپنی بڑی بڑی گولڈن آنکھیں پھیلائے

گھونگھٹ اٹھائے دیکھ رہی تھی انزِک نے محبت سے اسکے گال کو تھپکتے دوبارہ سے گھونگھٹ اسکے چہرے پر برابر کیا۔۔۔۔ نکاح مکمل ہوتے ہی انزِک نے جلدی سے سب کو رخصت کیا۔۔۔۔

.

. چلو ایک کام۔ تو آج مکمل ہو گیا تھا۔۔۔ اخر کار وہ بھی بیوی شدہ ہو چکا تھا۔۔۔ سیٹی کی دھن پر اپنے بالوں میں ایک اسٹائل سے ہاتھ چلاتے وہ اپنے مخصوص کمرے کی جانب بڑھا۔۔۔۔ دروازہ کھولتے ہی وہ اندر داخل ہوا تو ایک دم سے اسکی سیٹی کہیں خلق میں دب سی گئی تھی جب اپنی نئی نویلی بیوی کو اس روپ میں دیکھا ---

.

. روز وہ بے چینی سے اسے پکارتے آگے بڑھا تو وہ جو دوپٹہ نیچے پھینکے اپنے کانوں سے جھمکے اتار رہی تھی ،وہ چیختے اسکے قریب ہوا۔۔روزیہ کیا کر رہی ہو۔۔۔۔۔اسنے دکھ افسوس سے اسکے ہاتھ کو تھامتے لب بھینچتے اسے دیکھا تو روز نے حیرانگی سے کندھے اچکائے بھلا کڈنیپر کو کیا ہوا۔۔۔؟

.

. وٹس ہیپننگ ______ وہ حیرانگی سے انزک کے ہاتھ میں اپنے نازک ہاتھ کو دیکھتے بولی۔۔۔۔

.

. بتاتا ہوں تمہیں۔۔۔۔" اسکی آنکھوں میں دیکھتے وہ سر ہلاتے طیش سے بولا تو روز نے اسے منہ کھولے دیکھا، جب تم اپنے اس بوائے فرینڈ سے شادی کرنے والی تھی تو کیا تم نہیں جانتی تھی کہ

شادی کے بعد ایک امپورٹنٹ کام کیا جاتا ہے جس کے بنا شادی کمپلیٹ نہیں ہوتی۔۔۔ انزِک نے اسکے سمجھنے سے پہلے ہی اپنا بھاری ہاتھ اسکی کمر میں حائل کیے روز کو اپنی جانب کھینچا تو وہ اسکے سینے سے لگی بغور اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگی۔۔۔ بٹ وہ تو یہاں کی شادیوں میں ہوتا ہے۔۔۔۔ وہ جانتی تھی وہ کس بارے میں کہہ رہا تھا جبھی اسکی نظروں کو اپنے چہرے پر ٹکا پاتے وہ گڑبڑاتے ہوئے بولی۔۔۔

.

. روز بے بی یہ رسم یہاں سب کے سامنے ہوتی ہے مگر ہمارے کلچر میں یہ رسم روم میں کی جاتی ہے جہاں صرف میاں بیوی ہوں، کوئی تیسرا ناں ہو۔۔۔۔۔۔ جسے ابھی ہم کمپلیٹ کریں گے۔۔۔" اسکی تھوڑی سے پکڑتے انزِک نے اسکا چہرہ اونچا کیے گھمبیر لہجے

میں کہا تو روز کا چہرہ سرخ پڑنے لگا یہ سب کچھ اسکے لیے بالکل الگ تھا ایک نیا احساس جس سے وہ ناواقف تھی۔۔ مگر مقابل کی فرمائش وہ بھانپ چکی تھی۔۔۔۔۔۔ جبھی اسکے سینے پر ہاتھوں سے زور دیتے اسنے انزِک کو خود سے تھوڑا دور کیا۔۔۔۔

.

. بٹ جب ہم ایک ساتھ رہیں گے ہی نہیں تو یہ سب کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔۔۔۔" روز نے اسے خود سے دور کرتے رسانیت سے اسے سمجھایا تو انزِک نے سرد نظروں سے اسے دیکھا جو اطمینان سے کہتے کمرے سے نکل رہی تھی۔

.

. انزِک نے ایک دم سے اسکے ہاتھ سے پکڑتے اسے کھینچتے اپنے قریب کیا۔۔۔ روز ہکا بکا سی اسکی سرخ آنکھوں میں دیکھنے لگی

کہ انزِک نے ہاتھ اسکی گردن کے گرد لپیٹتے اسے قریب تر کیا اور جھکتے اسکے نازک ہونٹوں کو قید کرتے وہ اپنی سانسوں میں اسکی مہکتی سانسوں کو انڈیلنے لگا۔۔۔۔ روز نے خود پر جھکے انزک کی شدت بھری گرفت پر ڈرتے اسکے کوٹ کو کالر سے اپنی مٹھیوں میں دبوچا جو اسکی سانسوں کو اپنی سانسوں میں الجھائے اسکی جان لینے کے دم پر تھا۔۔۔۔

.

. آج کے بعد مجھے روکنے یا پھر انکار کرنے کی غلطی مت کرنا ۔۔۔۔۔ اسکی رکتی سانسوں کو محسوس کرتے انزِک نے سر پیچھے کرتے اپنی بانہوں میں گری اس نازک سی جان کے کپکپاتے بھیگے ہونٹوں کو دیکھ عجیب جنونی لہجے میں کہا کہ وہ سہمتی خوف سے آنکھیں میچیں سرہاں میں ہلا گئی۔۔۔۔ انزِک نے اسے

جھٹکے سے باہوں میں بھرتے بیڈ پر ڈالے کمفرٹر اسپہ برابر کیا تو وہ فوراسے دہکتے چہرہ اندر کیے خود کو اس سے چھپانے کی ناکام سی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔

. ✸✸✸✸✸✸

.

. Next on 500 likes jitnay din ma complete

جنونِ (عشقِ الفت hueay epi day du gi.. 😑😐🙂

عشق سیزن ٹو 🔲❤💧💧

. قسط نمبر44

.

. از قلم_زینب_راجپوت

. اجازت کے بغیر کاپی کرنا ممنوع ہے ⊘⊘۔۔۔۔۔۔۔۔

. ✸✸✸✸✸✸

.

. اسلام علیکم ایوری ون۔۔۔۔۔۔۔۔!"نیناں کا ہاتھ پکڑے وہ اندر ہال میں جاتے سب کو باآواز بلند پکارتے اندر بڑھا تو رافع فدک جو کہ شام کی چائے پی رہے تھے دونوں نے ہی اچانک سے وریام کی آواز پر خوشی سے چونکتے دروازے سے اندر آتے نیناں اور وریام کو دیکھا۔۔۔

. ارے ارے واہ کیا بات ہے آج تو بڑے بڑے لوگ آئیں ہیں ہمارے گھر۔۔۔۔۔رافع کھڑے ہوتے وریام کو دیکھ گہرا طنز کرتے بولا تو وریام نے ناک سے مکھی اڑانے والے انداز میں اسے اگنور کیا اور چلتے فدک کے پاس جاتے اسکے سر پر ہاتھ رکھا ۔۔۔کیسی ہو میری بہن۔۔؟"وہ محبت سے اسے ہمیشہ کی طرح پوچھ رہا تھا اسکے انداز محبت پر وہ نہال ہوتی آنکھوں میں محبت کی

چمک عزت لئے اپنے بھائی کو دیکھ رہی تھی جب آپ جیسا اچھا بھائی ہو تو کوئی بہن کیسی ہو سکتی ہے۔۔۔؟" فدک نے ہمشیہ کی طرح اس کا مان بڑھایا جس پر رافع منہ بسورتے نیناں کے قریب جاتے اسے ملنے لگا۔۔۔

.

. ویسے یہ سورج مجھے لگتا ہے کہ آج نہیں چڑھا اسی وجہ سے یہ گرما گرم جلتا تندور میرے گھر بن بلائے ہی آیا ہے۔۔ وہ نیناں سے ملتے وریام پر چوٹ کرتا ہاتھ پشت پر باندھ گیا۔۔" دراصل ہماری بیٹی نے بلایا ہے تو پھر تو مجھے آنا ہی تھا۔۔؛'وہ کہاں سے کم تھا ہارنا تو اسنے سیکھا ہی نہیں تھا۔۔۔۔ اسے برابر کا جواب دیتے وہ غرور سے بولا تو رافع نے اسے آنکھیں چھوٹی کیے گھورا۔۔

.

. رافع چپ کر جائیں خدا کے لیے کبھی تو خاموش ہو جایا کریں

۔۔۔۔فدک اسے جھڑکتے نیناں اور وریام کو ساتھ لیے

بیٹھی۔۔۔ذرا بلاؤ تو کہاں ہے ہماری عیناں۔۔۔۔۔۔"نیناں اسے

کب سے ڈھونڈ رہی تھی حور کی دوری اوپر سے وریام کا ناراضگی

سے جانا اسکا دل کافی اداس تھا اور اس وقت صرف عیناں اور اسکی

معصوم باتیں ہی اسکا دل بہلا سکتی تھی۔

.

. وہ تو گھر پر نہیں..... کیوں کیا ہوا کیا کہا اس نے کوئی خاص کام تھا

اسے۔۔۔؟نیناں کو چائے سرو کرتی فدک نے تجسس سے

پوچھا۔۔۔عیناں کی ہر بات پر اسکا دل دھڑکتا رہتا تھا۔۔۔پتہ

نہیں تھوڑی دیر پہلے کال آئی تھی اسکی کہہ رہی تھی کہ کوئی کام

ہے۔۔۔جلدی آئیں۔۔۔نیناں عیناں کے کہے الفاظ دہراتے

بولی تو فدک نے خوف سے مڑتے رافع کو دیکھا جس نے اسے ریلکیس رہنے کا اشارہ کیا تھا وہ سہمتی گردن ہاں میں ہلا گئی۔۔

.

. پھر عیناں ہے کہاں آخر۔۔۔۔؟" وریام نے چونکتے ہوئے پوچھا تھا۔۔۔

. میں یہاں ہوں ڈیڈ____"عیناں کی آواز پر سب نے مڑتے اسکی جانب دیکھا۔۔۔جو وائٹ اور گرے کلر کے سوٹ میں ملبوس سر پر خوبصورت اپنے رنگ سے مشابہت رکھتا سفید سکارف اچھے سے لیے اپنے بڑی بڑی گرے کانچ سی آنکھوں میں سرد مہری لئے کھڑی تھی۔۔۔عیناں میری جان کہاں تھے آپ آپ کو پتہ ہے ناں ایسے بنا بتائے جاتے ہو تو آپکی ماما کی جان اٹک

جاتی ہے میری جان۔۔۔" فدک دوڑتے اسے قریب جاتے محبت سے اسکی پیشانی پہ بوسہ دیے اسے خود میں بھینچ لیا۔

.

. خود کو تلاشنے گئی تھی۔۔۔" فدک کو خود سے دور کرتے وہ سرد مہری سے بولی تو رافع نیناں اور وریام سبھی اسکے ایسے روکھے انداز پر حیرت سے کنگ تھے، عیناں میری گڑیا کیا ہوا۔۔۔؟ میری جان تمہیں کیا ضرورت ہے کسی کو تلاشنے کی۔۔۔ تم تو اپنوں کے پاس ہو میری جان۔۔۔ اسکے چہرے کو ہاتھوں میں بھرتے وہ تڑپتے بولی تھی۔

.

. اپنے ہاہاہاہا۔۔۔ اپنے ہاہہا ہاہاہہا اہاہاہا اہاہا۔۔۔ وہ ایک دم سے ہزیانی سی کیفیت میں قہقہہ لگاتے اپنی آنکھوں میں آتے

انسوؤں کو صاف کرنے لگی۔۔۔کیا واقعی میں آپ سب میرے اپنے ہیں ؟ وہ رافع کے قریب جاتے اسکی آنکھوں میں اپنی شکوہ کرتی گرے کانچ سی پانیوں سے بھری مبہوت کرتی نظروں سے اپنے ڈیڈا کو دیکھتے پوچھنے لگی۔۔۔۔

. عیناں کیا بات ہے بیٹا ایسے کیوں بات کر رہی ہیں آپ۔۔۔۔۔!" رافع نے اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھرتے پوچھا تھا اسکے سوال پر اسکی اٹھتی سوالیہ نظروں پر رافع کا دل لہولہان ہو رہا تھا یہ سب تو اس نے سوچا ہی نہیں تھا کہ اسکی عیناں اسے یوں دیکھے گی جیسے وہ اسکا اپنا نہیں کوئی بیگانہ ہو۔۔۔!

.

. جی ڈیڈا کچھ بھی نہیں بس ناں یہ فائل یہ دیکھیں اس فائل میں لکھا ہوا ہے کہ آپ اور ماما میرے موم ڈیڈ نہیں ہیں۔۔۔دیکھیں

مجھے خود بھی یقین نہیں اس پر کیونکہ میں جانتی ہوں کہ آپ ہی میرے موم اور ڈیڈا ہیں۔۔۔۔۔۔دیکھیں میرا ڈی این اے ٹیسٹ ہے یہ۔۔۔۔اس میں لکھا ہے کہ میں آپ کی بیٹی نہیں ہوں ڈیڈا۔۔۔وہ پاگلوں کے جیسے روتے اس فائل سے کاغذ نکالتے رافع کے سامنے کرتے بولی تو فدک کی جیس ساری دنیا تہہ وبالا ہوئی تھی۔۔

.

. اسکی آنکھوں میں خوف ووخشت ناچنے لگا عیناں کو کھونے کا خوف اسکے دور جانے کا ڈر کیا کچھ نہیں تھا ان آنکھوں میں۔۔۔۔نیناں کو لگ رہا تھا کہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑی نہیں رہ پائے وہ وریام کا سہارہ لیے کھڑی ہوئی تھی جبکہ وریام تو یہ سوچ رہا

تھا کہ آخر انیس سالوں کے بعد یہ اتنی بڑی خبر آخر کیسے اور کس نے عیناں کو بتائی تھی۔۔

.

. ڈیڈ امو م ادھر آئیں تو۔۔۔۔۔! وہ روتے ہوئے فدک کے پاس جاتے اسکے سن ہوئے وجود کو گھسیٹتے رافع کے پاس لے گئی۔۔ دیکھیں یہ رپورٹس۔۔ آپ دونوں کو میری قسم ہے موم ڈیڈ اپلیز مجھے سچ بتائیں۔۔۔ کہیں۔ کہ عیناں میری بچی یہ رپورٹس غلط ہیں۔ تم ہمارا خون ہو ہماری بیٹی۔۔۔۔۔ وہ سرخ چہرے سے ان دونوں کے سامنے اپنے ہاتھ جوڑے منت کرنے لگی۔۔۔ جبکہ فدک کا وجود لرز رہا تھا۔۔

.

• مم میری ببب بچی۔۔۔۔اسنے کپکپاتے ہاتھوں سے عیناں کے حسین چہرے کو چھونا چاہا جو فوراً سے دو قدم پیچھے ہوئی۔۔۔"یس موم میں آپ کی ہی بچی ہوں پلیز بتائیں کیا یہ رپورٹس سچی ہیں یا پھر جھوٹی۔۔۔"؟اسکی آنکھوں میں سرخ ڈورے ابھر رہے تھے گلابی بھرے بھرے پھولے گال رونے کی شدت سے سرخ ہو رہے تھے جبکہ اسکا چہرہ دہکتے انگارہ بنا ہوا تھا۔۔۔۔

• عیناں ڈیڈا کی ڈول میری جان پلیز ایسا مت کریں۔۔۔۔!" رافع نے بے بسی سے اسکے چھوٹے سے نازک ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں بھرتے ہونٹوں سے لگائے کہا جبکہ عیناں نے سانس روکتے ان دونوں کو دیکھا اور پھر ایک دم سے اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ سے نکالتے وہ مضبوط لہجے میں بولی۔۔۔"مجھے جواب دیں ڈیڈا

---میں آپ کی بیٹی ہوں یا نہیں آپ کا خون ہوں یا نہیں

.

. "اسنے اٹل مضبوط لہجے میں اپنے انسوں پونچھتے ہوئے پوچھا تھا

---فدک تو بس اسے دیکھ رہی تھی جس کی آنکھوں میں غیر شناسائی کے تاثرات اسے مزید توڑ رہے تھے--وہ تو اسکے کھو جانے کے خوف سے راتوں کو اٹھ کر بیٹھ جایا کرتی تھی اور اب

----اب تو وہ اسکے سامنے اپنی حقیقت کا سوال لیے کھڑی تھی---

.

. ہاں یہ رپورٹس سچ ہیں----!"خود پر ضبط کرتے رافع نے مٹھیاں بھینچتے انکھوں کو مضبوطی سے میچتے ہوئے کہا تھا عیناں

کا سارا مان سارا بھرم ایک پل میں چکنا چور ہوا تھا، وہ لڑکھڑاتے ہوئے پیچھے کو گرنے لگی کہ اچانک سے اسکے کندھوں سے تھامے سلیمان شاہ نے اسے گرنے سے بچایا۔۔۔۔ میری جان سنبھل کر۔۔۔۔" ان کے متفکر سے لہجے، گرے کانچ سی آنکھوں میں اپنے لیے فکر محبت، انکے چہرے کی مشابہت خود میں پاتے وہ ہنسنے لگی۔۔۔۔

.

. ہاہاہا آپ نے کہا تھاناں موم میں اپنے نانو کے جیسے دکھتی ہوں میری آنکھوں ان پر ہیں گرے کانچ سی شفاف گہرے پانی جیسی جو ٹہر جائے تو اسکا ٹہرنا بھی مبہوت ہوتا ہے جان لیوا منظروں کو خود میں قید کرنے والا، دل کو اپنی جانب کھینچنے والا۔۔۔ مگر میں نے دیکھا ان کی آنکھیں تو بلیک ہیں آپ کی طرح ڈارک بلیک۔۔

الایہ آپی کی طرح اور انزِک بھائی انکی ہلکی کانچ ماروں آنکھیں بالکل ڈیڈا کے جیسی ہیں اور میں میری آنکھیں اپنے ڈیڈا کی جیسی ہیں۔۔۔

.

. دیکھیں یہ ہیں میرے ڈیڈ۔۔۔ان کی آنکھیں دیکھیں بالکل میری آنکھوں کے جیسی ہیں ناں۔۔۔!اور اور یہ دیکھے۔۔۔۔ میرے دائیں چک پر یہ جو تل ہے ناں ڈیڈ کو بھی ہے یہاں یہ دیکھیں پر۔۔۔۔"وہ سلیمان شاہ کے گال پر موقف خوبخوا اپنے جیسے گاڑھے تل کو چھوتے ہوئے بولی تو رافع نے بے بسی سے اپنی آنکھوں کو میچتے رخ موڑا تھا بھلا کیسے وہ یہ سب برادشت کر لیتا کہ اسی چھوٹی سی ڈول اسکے سامنے ہی کسی اور کو اپنا ڈیڈ کہہ رہی تھی۔۔

.

. "عیناں میری بیٹی آپ ادھر آئیں ہم بیٹھ کر اس بارے میں بات کر ہں گے۔۔۔" وریام سچوئیشن بگڑتی دیکھ فوراسے آگے بڑھا تھا فدک کی بگڑتی حالت وہ بخوبی دیکھ پا رہا تھا۔ نہیں مسٹر اب بات کرنے کو کچھ نہیں بچا، میں یہاں اپنی بیٹی کو لینے آیا ہوں اتنے سالوں سے میں اپنی بچی کو ڈھونڈ رہا ہوں یہ تو میرے اللہ کا شکر ہے کہ میری بیٹی اس نے لٹا دی مجھے____!"

.

. میں چاہوں تو تم سب لوگوں پر کیس کر سکتا ہوں کیونکہ تم سب لوگوں نے انیس سالوں سے میری بیٹی کو میری بیوی کے ساتھ مل کر چھپائے رکھا۔۔ مگر عیناں تم لوگوں سے بہت محبت کرتی ہے۔ اسی وجہ سے تم سب کو چھوڑ رہا ہوں میں۔۔۔ چلو میری

جان______!"عیناں کو اپنے ساتھ لگائے وہ ایک تیز نظر سب پر ڈالے وہاں سے نکلا تھا۔۔ایک منٹ مسٹر________!" وریام نے آگے بڑھتے عیناں کو جاتے دیکھ تھاما تھا جبکہ رافع اور فدک تو ابھی تک اس صدمے میں تھے کہ جس بیٹی کو اتنے سالوں سے دنیا سے چھپا کر اپنی محبت بھری آغوش میں رکھا آج کیسے ایک شخص ان سے انکی بیٹی کو چھین کر لے جا رہا تھا۔۔۔

.

. "آپ عیناں کو نہیں لے کر جا سکتے کیونکہ اب یہ ناں تو رافع کی بیٹی ہے اور ناں ہی آپ کی کیونکہ اب سے یہ ہمارے بیٹے کی بیوی اور ہمارے گھر کی بہو ہے۔۔۔ہمیں اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ اسکا باپ کون ہے آپ یا پھر رافع مگر ایک بات تو طے ہے

کہ عیناں کا شوہر میرا بیٹا وریام ہے۔۔۔ایسے آپ اسے نہیں لے کر جا سکتے۔۔۔!"

.

. وریام نے اسے ہاتھ سے پکڑتے روکا تو سلیمان شاہ نے حیرانگی سے اپنی بیٹی کو دیکھا جس کی آنکھوں میں وہ سچائی واضح طور پر دیکھ سکتے تھے۔۔۔"چاہے جو مرضی ہو عیناں میرا خون ہے میری بیٹی، اور جہاں تک اس نکاح کی بات ہے بہت جلد میں ڈائیورس پیپرز بھیج دوں گا عیناں چلو میرے ساتھ۔۔۔وریام کی بات کاٹتے سلیمان شاہ نے تیز نظروں سے وریام کو دیکھتے عیناں کو اس سے خود کرتے خود سے لگایا۔۔۔ان کے کہے الفاظ پر عیناں نے جھٹکے سے سر اٹھائے وریام اور نیناں کو خوفزدہ سا ہوتے دیکھا تھا۔۔۔

.

"آپ جو کرنا چاہتے ہیں کر لیں مسٹر۔۔۔۔۔ مگر ایک بات یاد رکھیں جب میرا بیٹا واپس آیا تو اس کے بعد عیناں اگر ایک شام بھی آپ کے پاس رہی تو میں اپنا نام بدل دوں گا۔۔ ابھی ملے نہیں آپ اپنے داماد سے۔۔۔ اگر ملتے تو جان جاتے وہ کتنا پاگل قسم کا انسان ہے۔۔ مگر خیر میں دعا کروں گا کہ آپ کی جب بھی اس سے پہلی ملاقات ہو نہایت ہی شاندار ہو۔۔ ایسی کہ آپ سالوں تک اپنے داماد کو یاد رکھیں۔۔۔۔

خوش رہو بہو۔۔۔۔!" وہ جان بوجھ کر سلیمان شاہ کی جانب دیکھتے عیناں کے سر پر ہاتھ پھیرتے بہو لفظ پر زور دیتے بولا۔۔۔ چلو بیٹا۔۔۔!" سلیمان شاہ غصے سے عیناں کو کھینچتے وہاں سے نکلے۔۔۔

.

. اور سنئیے ذرا طلاق کے کاغذات جلدی بجھوائیے گا۔۔اب شیر کے آگے ڈالنے کو کچھ تو ہونا ہی چاہیے۔۔۔۔وہ وریام کاظمی تھا ۔۔اپنی پریشانی میں بھی دوسروں سے بدلہ لینا نہیں چھوڑتا تھا اب بھی وہ سلیمان شاہ کو سرتاپاؤں جھلسا گیا تھا۔۔۔جو اسکی بات پر بری طرح سے ہلاتے عیناں کو لیے وہاں سے نکلے تھے۔۔۔۔

.

. فدککک________!رافع کی زور دار چیخ پر وریام اور نیناں نے مڑتے پیچھے کو دیکھا جہاں فدک ہوش وحواس سے بیگانہ پڑی تھی۔۔۔

.

. ✸✸✸✸✸✸

.

. شئیرنگ کرنا بہت اچھی بات ہے میر مجھے اچھا لگا کہ تم اپنا پاپ شئیر کر رہی تھی۔" وہ اطمینان سے کھڑکی سے اندر آتے میرب کے کھلے بالوں کو دیکھتا گھرے لہجے میں بولا کہ وہ ہڑبڑاتے اچانک تیمور کے یوں آنے پر ڈرتے جگہ سے اٹھی تھی۔۔۔

. تت تم۔۔۔۔ پلیز جائیں یہاں سے یہ کون سا طریقہ ہے کسی کے کمرے میں آنے کا۔۔۔ وہ غصے میں اپنے بالوں کو آگے کرتے اپنے دوپٹے کو ڈھونڈنے لگی، اسکی حرکت پر مقابل محفوظ ہوتا سینے پر ہاتھ باندھ اسکے گھنگھریالے بالوں کو دیکھنے لگا۔۔۔

.

. ڈونٹ وری ری لیکس رہو میں کچھ نہیں کر رہا۔۔ اسکی ہر ہراہٹ بے چینی کو نوٹ کرتے وہ پرسکون ہوتے بولا میرب نے غصے سے

اپنی بڑی بڑی سرمئی آنکھوں سے اسے گھورا دیکھو مجھے بالکل بھی نہیں پسند کہ کوئی بھی یوں میری اجازت کے بغیر میرے کمرے میں آئے۔۔۔وہ کھینچنے کے سے انداز میں کہتے ساتھ ہی اپنا بیڈ سے نیچے پڑا اسٹالر اٹھائے خود پر لپیٹتے اسے تیز نظروں سے دیکھنے لگی۔۔

.

. دیکھیں آپ۔۔ نہیں میر جان دیکھو تم مجھے کہاں سے کم ہوں کیا شکل اچھی نہیں یا پھر آنکھیں بری ہیں یا پھر ہونٹ نہیں پسند یا پھر ناک کیا چیز نہیں پسند تمہیں وہ اسکی جانب قدم لیتا اپنے دائیں بازو کے کف فولڈ کرتا پوچھنے لگا جیسے بڑی خاص دوستی ہو اس سے اور اسکے پوچھنے پر وہ آرام سے اسے بتا دے گی۔۔

. تم دور رہ کر بات کرو مجھ سے۔۔۔۔ تیمور کے اپنی جانب بڑھتے قدموں کو دیکھ وہ اپنی شہادت کی انگلی اس کے سامنے کرتے غصے سے تیز لہجے میں بولی تھی اس کی حرکات اور اس کے چہرے پر لگے سرخ رنگ کو دیکھتا وہ گہری نظریں اس کے چہرے پر جھکتے آگے بڑھا تھا۔۔

.

. میرب اس کے قریب ہوتے ہی اپنے قدم پیچھے لیتے دیوار سے جا لگی تیمور نے آگے بڑھتے اپنا بایاں ہاتھ اس کے قریب دیوار پر رکھا میرب نے گردن گھمائے اس کے مضبوط بھاری ہاتھ کو دیکھا، یقین جانو میر جاناں اگر تمہیں میرے نزدیک آنے سے مسئلہ نہ ہوتا تو میں تمہارے ان خوبصورت ہونٹوں پر لگے آگے اس رنگ کو میں بہت اچھے سے صاف کر سکتا تھا اس نے اطمینان

سے اپنا چہرہ کے قریب لے جاتے بڑی بے باکی سے کہا، میرب اس کی سلگتی دہلا دینے والی سانسیں اپنے چہرے پر محسوس کرتے ایک دم سے ڈرتی اپنی آنکھوں کو مضبوطی سے موند گئی۔۔۔

.

. ڈونٹ وری جانِ تیمور یہ تجربہ بعد شادی کے بعد آرام سے کروں گا اپنے ہاتھ کی بھاری اٹھے سے میر کی تھوڑی کو صاف کرتے وہ گھبیرئ لہجے میں اس کے کان کے قریب جھکتے سرگوشی کے سے انداز میں بولا میرب نے ایک دم سے آنکھیں کھولتے تیمور کی جذبات کی حدت دیتی ان آنکھوں میں دیکھا، دور رہ کر بات کریں آپ مسٹر شیرازی، اس کے سینے پر رکھتے وہ اسے خود سے دور کرتی پراعتماد بلند لہجے میں بولی تھی۔۔

.

. تیمور نے آئی بروجھکاتے داد دینے والے انداز میں میرب کی جانب دیکھا۔ چہرے پر سخت تاثرات تھے۔مجھے بس ایک بات بتا دومیر تم نے کیا سوچ کر یا پھر کس وجہ سے اس رشتے سے انکار کیا ہے وہ ہاتھ سینے پر باندھے میرب کے سامنے کھڑا بغور اس کی بڑی بڑی سرمئی آنکھوں میں دیکھتا اپنے آپ کے ریجیکٹ ہونے کا جواب طلب کر رہا تھا۔۔۔

.

. مجھے نہیں لگتا کہ ہمارا کوئی ایسا تعلق بنا ہے کہ میں آپ کو جواب دوں، وہ کہاں سے کم تھی۔۔وہ بولی تو تیمور شیرازی بالکل ساکت خاموش سا ہو گیا۔مجھے آپ جیسے سوکارڈ انسان سے شادی نہیں کرنی، جو خود کو ہر کسی میں تقسیم کرتا ہو۔۔۔"!تم جانتی ہو میر تم نے آج تک صرف تیمور شیرازی کی محبت دیکھی ہے اگر میرے

جنون سے واقف ہو گئی تو پچھتاؤ گی اپنے ان لفظوں پر۔۔۔۔۔ وہ بمشکل سے خود پر قابو کرتا اس کے چہرے پر تقریبا جھکا ہوا تھا۔۔!"

.

. کچھ نہیں کر سکتے آپ سن لیں میرا جواب آج بھی وہی ہے اور کل بھی یہی رہے گا۔۔۔ میں کسی بھی صورت آپ سے شادی نہیں کروں گی۔۔۔۔!"خود پر جھکیے تیمور شیرازی کی آنکھوں میں دیکھتے وہ ایک عزم اعتماد سے بولی تھی مقابل کو اس کا ایٹیٹیوڈ، اعتماد بہت بھایا تھا۔۔۔!"

.

. بہت خوب مائی کیوٹی پائے آج سے ٹھیک دو دن کے بعد تم میرب داؤد سے میرب تیمور شیرازی بنوں گی ہے اور یہ تیمور

شیر ازی کا تم سے وعدہ ہے اور اس کے بعد میں تمہیں اپنے طریقے سے اپنے انداز میں بتاؤں گا کہ تم کیسے اور کب مجھے اچھی لگی تھی تیمور کی چمکتی تیز نظریں اب تک میرب کے چہرے پر ٹکی ہوئی تھی وہ اسکی آنکھوں میں ایک جنون دیکھتے ہی حیران سی رہ گئی گی، تیمور شیر ازی کے الفاظ اس کے دماغ اور دل پر بری طرح سے اثر چکے تھے ابھی چلتا ہوں میں میر جاناں تم ان دو دنوں میں اچھے سے ریسٹ کرلو، کیونکہ شادی کے بعد تمہیں ریسٹ کرنے کا موقع نہیں ملنے والا وہ گھری بے باک لہجے اپنے ہاتھ کی پشت سے میرب کے سرخ ہوئے گال کو سہلاتا معنی خیز لہجے میں بولا تھا۔۔

.

✷✷✷✷✷✷ .

.

. ہاتھ کھولو میرے قالو وہ غصے سے چلاتے تیزی سے اپنے بندھے ہوئے ہاتھ کھولنے کی کوشش کرتے ہوئے بولی تھی۔۔

. مجھے لگتا ہے تمھاری چلتی زبان کو روکنے کے لیے مجھے م تمہارے منہ کو بھی باندھنا پڑے گا۔۔

. وہ ترچھی نظروں سے الایہ کے لال بھبوکا چہرے کو دیکھتے ہوئے مزے سے بولا تھا۔۔۔

. تمھیں کیا لگتا ہے تم ایسا کر کے مجھ سے بچ جاؤ گے یا پھر میں تمہاری بات مان جاؤں گی۔۔

. وہ اسے غصے سے دیکھتے ہوئے بول رہی تھی۔

. مگر سامنے والا بھی اس کے غصے کی پرواہ کیے بغیر اسے محظوظ ہو کے دیکھ رہا تھا۔۔۔

. قالو میرے ہاتھ کھولو۔۔

. نہیں کھولوں گا جو کرنا ہے کرو۔ اذلان نے اسکے تپے چہرے کو دیکھتے لب دبائے کہا تھا۔۔۔

. اُف تمھیں میری بات سمجھ کیوں نہیں آرہی ہمارا وہاں جانا بہت ضروری ہے۔۔

. اگر ھم ناگ ئے تو ایچ اے آر (HAR) کچھ بھی کر سکتا ہے۔۔ اس کی باتیں سن کر قالو بھی اس کی حالت پہ رحم آ جاتا ہے۔۔

. اچھا چلو کھول دیتا ہوں تم بھی کیا یاد کرو گی کس رئیس سے پالا پڑا ہے۔۔ وہ فرضی کالر جھاڑتے اٹھتا الایہ کے قریب ہوا تھا الایہ کی سرخ نظریں اسکے براؤن لیدر شوز پر ٹکی تھی اسکا بس نہیں تھا کہ وہ اسے ایک لات رسید کرتے اپنے پاؤں میں گرا لے۔۔۔

.

. ازلان نے آگے بڑھتے تیزی سے اسکے ہاتھوں کو کھولا تو الایہ ایک دم سے اٹھتے اسکے سینے سے بری طرح سے ٹکرائی۔۔۔

افففففف ماہی جانم اگر ایسے سانس روکنا ہے تو مجھے بتاؤ مجھے اس سے بھی اچھا طریقہ آتا ہے سانس روکنے کا۔۔۔۔۔۔ اسے یوں سانس روکتے دیکھ وہ جھکتے اپنی دہکتی سانسیں اسکے چہرے پر چھوڑتے بولا تو الایہ نے لب بھینچتے اسے دیکھا۔۔۔۔

.

. پیچھے ہٹو ٹھرکی انسان۔۔ وہ اسے ہاتھ سے پیچھے کرتی تیزی سے اپنی چیئر کی جانب بڑھی تھی۔۔۔ ازلان سینے پر ہاتھ باندھے اسے دیکھ رہا تھا جو کسی ماہر کی طرح اپنی انگلیاں کی بورڈ پر چلاتے

ایک منٹ میں سارا ڈیٹ نکال چکی تھی وہ واقعی سراہے جانے کی قابل تھی۔۔۔۔

.

. ہمیں ابھی اسی وقت نکلنا ہے اس سے پہلے کہ۔ ایچ اے آر کچھ نیا کرے ہمیں اے روکن ہو گا۔۔۔۔ وہ سامنے میز پر پڑی پانی گن اٹھاتے بولی تو اذلان نے فورا اسے اپنے دونوں بھاری مضبوط ہاتھ اسکے دائیں بائیں رکھتے اسے اپنے حصار میں تنگ کیا۔۔

.

. آج تمہارا قالو تمہارے دماغ پر فدا ہو گیا ہے منہ آگے کرو ذرا انعام دوں۔۔۔۔ وہ بے باکی سے اسکے چہرے اور ہونٹوں کو دیکھتے آخر میں آنکھ دباتے ہوئے بولا تو الایہ نے دانت پیستے اسے گھورا۔۔۔۔ اگر اب کوئی فضول بکواس کی تو اچھا نہیں ہو گا

۔۔۔۔وہ شہادت کی انگلی اٹھائے اسے وارن کرتے مڑی تھی اور تیزی سے اپنی گن بیلٹ میں لگائے وہ باہر جی جانب بڑھی۔۔۔

.

. انعام تو میں دے کر رہوں گا ماہی جانم۔۔۔۔۔۔اذلان نے گن چیک کرتے الایہ کی پشت کو گھورتے شرارت سے کہا تھا۔۔۔

.

. گاڑی نکالو اذلان۔۔۔۔۔۔اس وقت الایہ خاصی سنجیدہ تھی اسکا دماغ ایچ اے آر پر اٹکا تھا۔۔۔۔اذلان نے ایک نظر مڑتے پیچھے کھڑی ہیوی بائیک کو دیکھ اور ہجر سیٹی بجائے وہ اپنی سائلینسر لگی گن سے اپنی گاڑی کے ٹائر کا نشانہ لیتے ایک دم سے مسکراتا گن واپس بیلٹ میں رکھ گیا۔۔۔

. کیا ہوا نکالو تو۔۔۔۔۔وہ چڑتے بولی تو اذلان نے معصومیت سے
گاڑی کے ٹائر کو دیکھا۔۔۔۔وہ دیکھو ہیوی بائیک ہمیں جلدی نکلنا
ہے اذلان گو فاسٹ۔۔۔؟۔۔وہ تیزی سے آگے بڑھتے بول
رہی تھی۔۔۔ مگر مجھے تو یہ چلانی ہی نہیں آتی وہ کندھے اچکاتے
آنکھیں مٹکاتے ہوئے بولا تو الایہ نے غصے سے اسے مارنا چاہا مگر
پھر اپنے غصے پر قابو کرتے وہ تیزی سے خود ہی بائیک پر بیٹھے اسے
سٹارٹ کر گئی۔۔

.

. مجھے بھی لے چلو ساتھ۔۔۔وہ جلدی سے اسکے پیچھے بیٹھتا
مضبوطی سے اسکی کمر کو تھامے اپنی تھوڑی اسکے کندھوں پر رکھتے
بولا۔۔۔شٹ اپ کو اگر اب بولے تو یہی اتار دوں گی۔۔۔ الایہ

نے چڑتے اسے ٹوکا تو اورازلان نے اسے مضبوطی سے خود سے لگائے آنکھوں موندی۔۔۔

.

. ازلان سٹاپ اٹ۔۔۔۔ازلان کا بھاری ہاتھ اپنی کمر پر سرکتا محسوس کرتے وہ غصے سے اسے ٹوکنے لگی اسکا پوراوجود لرزنے لگا تھاوہ کوشش کے باوجود بھی اپنا دھیان ڈرائیونگ کی جانب نہیں لگا سکی۔۔۔۔ماہی جانم میرادل تمہیں انعام دینے کا کر رہا ہے اب کیا کروں میں۔۔۔۔ہو اسے باتیں کرتی اس تیز سپیڈ میں بھی وہ اسے برابر کازچ کر رہا تھا۔۔

.

. ازلان نے اپنے سلگتے ہونٹ الایہ کی گردن پر رکھتے ہنے ہونٹوں کا تیز لمس اسکی گردن پر چھوڑا۔۔۔۔تو الایہ نے جھٹکے سے سپیڈ کم

کی، اذذذذ اذلان۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ کانپتے ہوئے لرزتے وجود سے بولی تو اذلان نے اپنے بھاری مضبوط ہاتھ اسکے ہاتھوں پر رکھتے سپیڈ ایک دم سے فل کی تو الایہ کی اچانک سے چیخ نکلی تھی۔۔۔۔ وہ تیزی سے رخ گھمائے اسکے سینے سے جا لگی۔۔۔۔ اذلان اب مہارت سے ڈرائیونگ کرتے وہیل اٹھاتا اسے خوفزدہ کر رہا تھا۔۔۔۔

.

. رات کی یخ بستہ ٹھنڈ میں الایہ کے بال جھولتے اسکے چہرے پر پڑتے اسکے جذبات کو دہکا رہے تھے۔۔۔ اذلان کیا کر رہے ہو سپیڈ کر کم کرو۔۔۔۔ وہ غصے سے کہتے ساتھ ہی اپنا چہرہ ڈرتے اسکی گردن میں چھپا گئی۔۔۔۔ انعام لینا ہے یا نہیں۔۔۔۔ وہ ریس بڑھاتے اونچی آواز میں بولا تھا اہہ لینا ہے لینا ہے پلیز سپیڈ سلو

کرو۔۔۔۔اسکے بھیانک انداز میں ڈرائیونگ کرنے پر وہ مضبوط دکھنے والی نازک سی لڑکی بھی روتے ہوئے بولی تو اذلان نے فاتحانہ انداز میں آہستگی سے بائیک کی سپیڈ کم۔کرتے اسے روک دیا۔۔۔

."اپنے بھاری قدم زمین پر دونوں جانب رکھتے وہ گہری تاریک رات میں اپنے سینے سے لگی اپنی پٹاخہ بیوی کے خوبصورت چہرے کو اپنے ہاتھوں میں بھرتے وہ بغور اسکے کپکپاتے ہونٹوں کو دیکھنے لگا۔۔۔۔اذلان نے جھکتے اسکے نازک ہونٹوں کو اپنی دہکتی پر شدت گرفت میں لیا تو الایہ ایک دم سے ہوش میں آتے اسکی جذبوں کی آنچ سے چور آنکھوں میں دیکھتے اسے خود سے دور کرنے لگی کہ اذلان نے اپنے ایک ہاتھ سے اسکے دونوں ہاتھوں کو تھامتے پشت سے لگا یا تھا۔۔

.

. الایہ کا سانس اسکے سینے میں اٹکا تھا جب اپنی سانسوں میں اترتی مقابل کی دیکھا دینے والی سانسیں اسے پاگل کر دینے کے دم پر تھی۔۔۔۔۔۔۔الایہ کی بند آنکھوں کو دیکھتے ازلان نے ما چاہتے ہوئے بھی اسکے ہونٹوں کو آزادی دیے اسکے دہکتے گالوں کو شدت سے چھوا۔۔۔۔۔تم جب جب اور جتنی بار مجھے روکو گی میں تمہارے اتنا ہی قریب آؤں گا۔۔۔۔۔۔۔

.

. میری شدتیں میری دیوانگی اتنی کی بڑھے گی ماہی۔۔۔۔۔اب یہ تم پر ہے کہ تمہیں میری الفت چاہیے یا پھر میرا جنون ۔۔۔۔۔۔۔اسکے ہاتھوں کو اپنی گردن میں حائل کرتے وہ نرمی سے اسکی پیشانی پر بوسہ دیے اسکے کان میں سرگوشی کرتے بولا تو

الایہ نے تیز تیز سانس لیتے خود کو نارمل کیا۔۔۔۔ لیٹس گو فار دی وار۔۔۔۔۔۔۔ اسے سینے سے لگائے وہ اب کی بار نارمل سپیڈ سے بائیک چلاتے ان خوبصورت لمحوں کو محسوس کرنے لگا۔۔۔۔

.

. ✸✸✸✸✸✸

.

. "درمیانے سائز کے مناسب کمرے میں ایک جانب دیوار کے دائیں جانب پڑے صوفے اور اسکے سامنے ہی سیدھے پاؤں سے جاتے سامنے ہی ایک درمیانہ سائز بیڈ پڑا ہوا تھا۔بیڈ کے ساتھ والی دیوار کے تقریباً تھوڑے اگلے حصے پر نصب لکڑی کی آدھ کھلی کھڑکی سے آسمان پر روشنی کی کرنیں بکھیر تا خوبصورت سا

سورج ہلکا سا نمودار ہوتے اللہ کی قدرت کا کرشمہ بنے ہر سوں ایک حسین سا منظر برپا کر رہا تھا۔۔

. سورج کی ہلکی سے پھوٹتی کرنیں کھڑکی سے ٹکراتے کمرے میں روشنی بکھیر رہی تھی کہ معابیڈ پر سکون سے پڑے اس وجود میں جنبش سی ہوئی، مقابل نے اپنا بھاری ہاتھ اٹھاتے سامنے بیڈ کی دوسری رکھتے اپنے ساتھ موجود دوسرے وجود کو اپنی جانب کھینچ مگر ایک دم سے اس جگہ کو حالی پاتے مقابل کی شہد رنگ سرخی سموئی آنکھیں جھٹ سے کھلی تھی۔۔اس کی آنکھوں میں رت جگے کی سرخی، محبوب کی قربت کا سکون آباد تھا۔۔۔

.

. بھاوں نے اٹھتے ایک ہاتھ گھٹنے پر رکھتے گردن ترچھی کیے اسے ڈھونڈنا چاہا، مگر پورا کمرہ حالی تھا۔۔۔۔وہ جگہ سے اٹھتے تیزی

سے کمرے سے نکلنے لگا کہ ایک دم سے باتھروم سے آتی سسکیوں کی آواز سنتے اسکے بھاری قدم وہیں تھمے تھا۔۔۔۔۔وہ تیزی سے قدم واشروم کہ جانب بڑھتے اس جانب گیا۔۔۔۔

. حیا۔۔۔۔۔۔"گھٹنوں میں منہ دیے ایک جانب بیٹھی اپنی ہی شرٹ میں کھلے بالوں میں بے ترتیب سی بیٹھی ہچکیاں بھرتی حیا کے لرزتے وجود کو دیکھ وہ ہلکی آواز میں غرایا تھا۔۔۔۔

.

. مقابل کی بھاری آواز کو سنتے حیا نے غصے سے اپنی سرخ ہوتی کالی آنکھوں کو اٹھائے اسے دیکھا جو شرٹ لیس سا دروازے کے بیچ کھڑا اپنی من مانی کرنے کے بعد کافی پر سکون دکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

جاؤ یہاں سے مجھے کوئی بات نہیں کرنی تم سے۔۔۔۔۔"وہ نفرت سے کہتی رخ پھیرتے بیٹھی تھی۔۔۔۔اسکے یوں بے وجہ رونے

پر بھاوں کو جی بھر کے غصہ آیا تھا جبھی وہ تیزی سے اسکے قریب جاتے اسے بازوؤں سے تھامے کھینچتے اپنے قریب تر کر گیا۔۔۔

.

. "کیا رونا دھونا لگایا ہے صبح صبح ______ کس بات کا دکھ منا رہی ہو تم۔۔۔۔؟" بھاوں نے غصے سے اسکے بازوؤں کو دبوچا تھا حیا کی سسکی سی نمودار ہوئی مقابل کی اس قدر سخت گرفت پر۔۔۔۔ "پچ چھوڑو میرا ہاتھ۔۔۔۔" حیا بنا کوئی جواب دیے اپنا ہاتھ اسکی گرفت سے نکالنے لگی مگر ہمشیہ کی طرح ایسا کرنا ناممکن تھا۔۔۔

.

. اگر تو تم یہ سوچ رہی ہو کہ تمہارے ایسے رونے دھونے سے مجھے واقعی میں اپنے کیے پر افسوس کو گا تو تم بالکل غلط سوچ رہی ہو

جانم______اب کوئی پاگل ہی ہو گا جو اتنی خوبصورت رات گزارنے کے بعد صبح کو اسے اپنی غلطی یا پھر بھول قرار دے۔۔"

امن نے جھکتے اسکے بھیگے چہرے سے اپنے ہونٹوں سے آنسوں چنتے حیا کے سن وجود کو دیکھ معنی خیزی سے کہا تو حیا نے لب بھنچتے اپنا ہاتھ چھڑوانا چاہا۔۔۔۔

.

. منہ دھو کے واپس آؤ ذرا۔۔۔وہ فرمائشی انداز میں کہتے ہنستا اسکے گال پر ہونٹ رکھتے سرگوشی نما آواز میں بولا تو حیا نے ہونٹ سکیڑتے اپنے آنسوں اور خود پر ضبط کیا۔۔"بھاڑ میں جاؤ تم گھٹیا انسان، مجھے رہنا ہی نہیں تمہارے ساتھ جنگلی جاہل انسان ہو تم ایک نمبر کے______!"امن کی پشت کو دیکھتے وہ اونچی

آواز میں ہذیانی سی کیفیت میں چلاتے ہوئے بولی تو مقابل نے مڑتے ابرو اچکاتے اسے سر تا پاؤں گھورا۔۔۔

.

. "جاہل اور جنگلی تم نے اب تک دیکھے ہی کہاں ہیں لختِ جگر۔۔۔۔ میری شرافت اور نرمی کا بہت غلط فایدہ اٹھا رہی ہو تم۔۔۔۔ مجھے زبان دراز بیویاں بالکل نہیں پسند۔۔۔وہ چلتا اسکے قریب جاتے ایک جھٹکے میں اسے بالوں سے دبوچتے اسکا چہرہ اونچا کیے عجیب سے لہجے میں بولا تو اسکی تیز گرفت پر حیا کی آنکھوں میں پانی سا آنے لگا۔۔۔

.

. شکر مناؤ کہ میرا موڈ اچھا ہے ورنہ تمہیں کافی اچھے سے بتاتا کہ جاہل اور جنگلی کسے کہتے ہیں۔ اگلے دو منٹ میں تیار ہو کر باہر آؤ

ہم ابھی گھر جائیں گے۔۔۔۔وہ پھر سے سخت نفرت بھرے لہجے میں کہتا اسے خود سے دور کرتے باہر نکلا تھا۔۔

. تم کبھی نہیں بدل سکتے امن۔۔۔مجھے نفرت ہے خود سے جو اپنا آپ تمہیں سونپ دیا۔۔۔وہ روتے ہوئے خود سے ہی بڑبڑاتے اپنی قسمت پر ماتم کناں تھی۔

. ✹✹✹✹✹✹

. اپی ریڈ کرنے کے بعد پیج پر جائیں اور پلیز اپنے اچھے سے ریویوز لازمی دیں۔۔شکریہ □❤

.

. ۔الفتِ عشق ناول (جنونِ عشق سیزن ٹو □❤🔥🔥🔥

. قسط نمبر 45

. #از_قلم_زینب_راجپوت

. اجازت کے بغیر کاپی کرنا ممنوع ہے ⊘⊘ ۔۔۔۔

. ✸✸✸✸✸✸

.

. اپنے سر میں ہوتے درد پر وہ برے سے منہ بنائے اپنا بایاں ہاتھ سر پر رکھے، حور نے کراہتے اپنے وجود میں اٹھتے درد کی وجہ سے بمشکل سے ایک ہاتھ بیڈ پر مضبوطی سے رکھتے اپنی سرخ ہوئی سوجھی آنکھوں کو کھولتے آگے پیچھے دیکھا۔۔۔۔

. اسکا سر بری طرح سے چکرا رہا تھا سوچنے سمجھنے کی ساری حسیات بالکل سن ہوئی پڑی تھیں، وہ اپنی گردن پر ہاتھ رکھتے اپنے سر کو دائیں جانب گھمائے وہ خود کو پر سکون کرنے لگی۔۔۔۔ حرمین عالیان شاہ۔۔۔۔ ایک دم سے ایل کی بھاری آواز میں کی گئ

سر گوشی اسکے دماغ میں گھومتے اسے جھٹکے سے بیڈ سے اترنے پر مجبور کر گئی۔۔۔

. حور نے سہمی نظریں پھیلائے اپنے سر کو نفی میں ہلایا کہ اچانک کسی غیر محسوس احساس کے تحت حور نے فورا سے نظریں جھکائے اپنے وجود کو دیکھا اسکا دل بری طرح خوف سے پھڑ پھڑانے لگا اپنے وجود پر موجود ایل کی شرٹ دیکھتے ایک دم سے وہ ڈر و وخشت سے چیخی تھی۔۔ وہ گھبراتے مڑی اور فورا سے آئینے کے سامنے جاتے اسنے اپنے وجود کو دیکھا اسکا دماغ بالکل سن سا پڑنے لگا خود سے آتی ایل کی خوشبو اسے دہلنے پر مجبور کر گئی ۔۔۔۔ حور کی ٹانگیں بری طرح سے لرزنے لگی۔۔۔۔

.

. حور نے کپکپاتے ہاتھوں سے، اپنی خوف سے پھیلی آنکھوں میں ویرانی سموئے نم آنکھوں سے اپنی گردن پر بکھرے بالوں کو سمیٹتے پیچھے کیا نن نہیں۔۔۔ اپنی گردن پر ایل کی شدتوں کے سرخ نشانات دیکھتے وہ بری طرح سے چیختے ایک دم سے پیچھے ہوئی تھی۔۔۔ حور نے اپنے دکھتے سر کو دونوں ہاتھوں میں تھامتے ایک دم سے وخشت زدہ سا اونچی آواز میں چیخنا شروع کر دیا کہ کمرے کے سنسان حالی پڑے درو دیوار میں اسکی آواز گونجتے ماحول میں وخشتیں بکھیرنے لگی۔۔۔

.

. اسے لاکھ کوشش کے باوجود بھی کچھ بھی یاد نہیں آرہا تھا وہ لاکھ چاہنے کے باوجود بھی کچھ بھی یاد نہیں کر پارہی تھی سوائے اس آخری لمس اپنی ڈریس کی کھلتی ڈوریوں کو محسوس کرنے

کے۔۔۔۔وہ ایک دم سے کسی بے جان گڑیا کے مانند پیچھے کو گری تھی اسکا وجود بالکل ساکت سن پڑ گیا تھا۔۔۔

.

. اللہ جیییییی________"وہ ایک دم سے روتے ہوئے اپنے اللہ کو یاد کرنے لگی اسکی چیخیں اسکے رونے کی آواز کسی کا بھی دل چیر سکتی تھی اسکی آنکھوں میں ایک سمندر سا آباد ہوا تھا جو کسی بہتے جھرنے کی مانند اسکی سیاہ جھیل سی آنکھوں سے روانی سے بہہ رہا تھا۔۔۔۔اسنے تو کبھی کسی کا برا نہیں چاہا تھا کبھی اپنے اللہ اپنے والدین کو ناراض نہیں کیا کبھی کسی سے اونچی آواز میں بات نہیں کی۔۔۔

.

. تو پھر میں ہی کیوں ۔۔۔ کیوں ہوا ایسا میرے ساتھ میرے اللہ مجھے بتائیں میں کیسے کس منہ سے اپنے ماں باپ اپنے بھائی کے پاس جاؤں گی مجھے موت دے دیں میرے رب میں اس طرح سے جی نہیں پاؤں گی یہ وحشتیں میرا اندر ختم کر دیں گی۔۔۔ میں کہاں جاؤں میرا مولا۔۔۔۔۔"

.

. وہ ہاتھ گھٹنوں پر باندھے کسی پاگل کی سی مانند بلک رہی تھی اسکا نازک وجود بری طرح سے لرز رہا تھا گھنی سیاہ زلفیں اسکے دونوں اطراف سے ڈھلکتی اسکے چہرے پر سایہ سا کر گئی سرخ و سفید چہرہ آنسوں سے تر تھا، وہ اس وقت کسی بھٹکے راہ کی وہ مسافر دکھ رہی تھی جس کے پاس اسکی منزل کا پتہ تو معلوم تھا مگر اس تک پہنچنے کے سارے راستے سارے در بند تھے۔۔۔

. ایک دم سے اسکی آنکھیں بھاریٔ ہونے لگی وہ بشمکل سے اپنے سر میں اٹھتی درد کی تیز ٹیسوں پر اپنے آپ پر ضبط کیے بیٹھی تھی۔۔۔

.

. حور نے گھٹنوں پر زور ڈالے بمشکل سے اٹھتے واشروم کا ڈور کھولا اور پھر گھسٹتے قدموں سے اندر جاتی وہ شاور کو ان کیے نیچے بیٹھتی چلی گئی۔۔۔ یخ بستہ ٹھنڈ میں ں شاور کا ٹھنڈا ٹھار حواس شل کر دینے والا پانی اسکے وجود پر گرتے اسے بگھونے لگا جسکی آنکھوں سے بہتا گرم سیال شاور کے بہتے پانی میں شامل ہوتے انہیں بے مول کر رہا تھا۔

. اسکی آنکھیں ایک دم سے ٹھنڈے پانی کی وجہ سے بند ہونے لگی وہ بمشکل سے اپنے آپ کو حواس میں رکھنے کی کوشش کرنے

لگی، تم باہر ویٹ کرو ڈینی میں خود جاتی ہوں اندر، ڈینی کو باہر

انتظار کرنے کا کہتے وہ اندر داخل ہوئی ایل لیلی سے ملنے گیا تھا

جب تک یہ ڈینی اور صوفیہ کی زمہ داری تھی کہ وہ کیسے بھی حور کا

خیال رکھیں۔۔۔

- صوفیہ کمرے میں آتے حیران سی رہ گئی پورا کمرہ بکھرا پڑا تھا اسنے حیرت سے پورے کمرے میں نظریں دوڑاتے حور کو ڈھونڈا مگر وہ کہیں بھی نہیں تھی۔ صوفیہ نے گہرا سانس فضا میں خارج کرتے بیڈ کی جانب دیکھا، بیڈ کے قریب پڑے سرخ لہنگے کو دیکھتے صوفیہ کے چہرے پر ایک سایہ سا لہرایا تھا۔
- جس شخص کو پانگ کا خواب وہ لڑکپن سے جوانی تک دیکھتی آئی تھی آج وہ ہمیشہ کے لیے اپنا آپ کسی اور کے نام کر۔چکا تھا کتنی

تکلیف دہ تھا یہ سب۔۔۔ مگر وہ جانتی تھی کہ وہ تو شروع دن سے ہی ایک سراب کے پیچھے بھاگتے آئی تھی یہ سب تو ہونا ہی تھا۔۔

. اسنے مسکراتے اپنے آنسوں صاف کیے اور آسودگی سے اپنی نم آنکھوں کو صاف کرتے وہ واشروم میں داخل۔ ہوئی۔

. حور۔۔۔ فرش پر بے ہوش پڑی حور کو دیکھتے وہ گھبراتے اسکے قریب گئی۔۔ اور نرمی سے اسکے سر کو گود میں رکھتے وہ متفکر سی اسے دیکھنے لگی۔

. اسے اندازہ تو تھا کہ جو کچھ ایل۔ اس معصوم کے ساتھ کرنے کا سوچ رہا تھا یہ سب کچھ یہ معصوم برداشت نہیں کر پائے گی اور ایسا ہی ہوا تھا۔۔۔

. صوفیہ اسکے نازک وجود کو گود میں اٹھاتے باہر بیڈ تک لائی تھی اور نرمی سے اسے بیڈ پر ڈالے اسنے وارڈروب میں سے حور کے کپڑے نکالے جو ایل لایا تھا۔۔۔

. صوفیہ نے اشتیاق سے اس خوبصورت خجاب کو دیکھا جو بالکل حور کے چہرے سے مشابہت رکھتا سفید رنگ کا نرم و ملائم کپڑے کا تھا۔۔

. وہ کپڑے نکالتے اسکی جانب بڑھی۔

. ✸✸✸✸✸✸

.

. کیا کر رہی ہو تم روز۔۔۔۔۔!" کمرے کا دروازہ کھولتے وہ اندر آیا تو نظر پورے بکھرے کمرے پر پڑی اسنے مخصوص روبعدار

آواز میں پوچھا۔ تو روز نے مصروف سے انداز میں اپنے منہ سے قینچی نکالتے اسے دیکھا۔

. اپنے پہننے کیلئے کپڑے بنا رہی ہوں۔"

. اسکی شرٹ جسکے دونوں بازوؤں اسنے اچھے سے کاٹ لیے تھے وہ لہراتے اسکے سامنے کرتے بولی تو انزِک نے حیرت سے آنکھیں پھیلائے اسے دیکھا جس کے ہاتھ میں پکڑی انزِک کی فیورٹ سکائی بلیو کلر کی شرٹ اب کوئی اور ہی نقشہ بیان کر رہی تھی۔

. روززززز۔۔۔۔ وہ چیختا دوڑتے اسکے قریب آیا تھا اور فوراً سے اسکے ہاتھ سے اپنی شرٹ کو کھینچتے وہ سامنے پھیلائے دیکھنے لگا۔۔۔

. یییی یہ کیا کیا تم نے پاگل لڑکی۔۔۔ وہ چیختے اسے بازوؤں سے پکڑتے جھنجھوڑنے لگا جو بیڈ پر گود بنائے بیٹھی تھی، انزِک کے

یوں اچانک سے کھینچنے پر وہ ایک دم کسی کھلونے کی طرح بیڈ سے اوپر اسکے ہاتھوں میں لہرا رہی تھی۔

. کلک کڈ نیپر اسنے ڈرتے خود کو بیڈ سے اونچا پاتے انزِک کو مخاطب کیا تو انزِک نے اس چھوٹے پیکٹ کو دیکھا جس پر اسے مکمل اختیار حاصل تھا۔

. تم نے اپنے پہننے کیلئے میری یہ دو سال سے فیورٹ شرٹ تباہ کر دی۔۔۔وہ اسکے چہرے پر اپنی گرم سانسیں چھوڑتے بولا تھا کہ روز نے دو سال سنتے اسے گھورا۔۔۔

. واٹ۔۔"تم دو سالوں سے اس شرٹ کو یوز کر رہے ہو، میں تو ایک بار پہنا کپڑا دوبارہ استعمال نہیں کرتی، وہ ناک چڑھائے آنکھیں گھماتے بولی تو انزِک کے ہونٹوں پر دلکش سی مسکراہٹ بکھری۔

. اسے کھینچتے اپنا ایک ہاتھ اسکی کمر کے گرد حائل کیے انزِک نے اسے خود سے لگایا تو روز نے ناک چڑھائے اسے دیکھا۔۔

. تم دور رہ کے بات کیا کرو مجھ سے کڈنیپر۔۔۔اسکے ہونٹوں پر ہاتھ رکھتے وہ اسے وارننگ دینے والے انداز میں دیکھتے بولی تو انزِک کا اسکے ہاتھ کو ہونٹوں سے چھوا۔۔ جس پر روز نے فوراً سے ہاتھ پیچھے کیا تھا۔

. میں تمہارے لیے کپڑے لایا ہوں روز کی خوشبو تمہیں میرے کپڑے پہننے کی ضرورت نہیں اور اب جب تم نے میری فیورٹ شرٹ خراب کی ہے اسکی سزا تو تمہیں دینی پڑے گی۔

. وہ پر سوچ انداز میں اسے دیکھتے گود میں بھرتے ڈریسنگ کے سامنے گیا اور نرمی سے اسے چیئر پر بٹھائے انزِک نے اپنے لائے شاپنگ بیگز اسکے سامنے رکھے۔۔ دیکھو ان کو۔۔۔اسکے چھوٹے

چھوٹے گولڈن بالوں میں ہاتھ گھماتے وہ بھاری لہجے میں بولا تھا جبکہ آنکھوں میں خمار کی سرخی سی آنے لگی تھی۔ جس سے وہ انجان بیٹھی اسی کے لائے کپڑے دیکھنے لگی۔

- یہ سب کیا ہے کڈنیپر میں ایسے کپڑے نہیں پہنتی۔۔۔" روز نے باری باری سبھی کپڑے نکالتے دیکھے تھے جن میں۔ شارٹ فراک اور ساتھ میں ٹائٹس موجود تھے۔ اسے شروع دن سے ہی ایسے کپڑے سخت ناپسند تھے وہ تو شارٹ سکرٹ اور ساتھ میں شارٹ سی جینز پہنتی آئی تھی۔
- ہممم پہلے نہیں پہنتی تھی مگر اب سے تم یہی پہنو گی۔۔ اسکے سر کو پیچھے سے کھینچتے وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتے بولا تو روز کو حیرت ہوئی۔ نو نو نو۔۔۔۔"میں کبھی بھی یہ نہیں پہنوں گی۔۔" اسنے

فوراً سے انزِک کا ہاتھ جھٹکتے خود سے دور کرتے سیدھا ہوتے اسے گھورا۔

- ہنہہ زیادہ بننے کی ضرورت نہیں تم میرے ہزبینڈ نہیں ہو سمجھے تم۔۔۔ یہ شادی صرف نام کی شادی ہے یاد ہے ناں۔۔۔۔ اور اگر اب مجھے ٹچ کرنے کی کوشش کی تو اچھا نہیں ہو گا تو مجھ سے دور رہ کر بات کرو۔۔ "اسکے سامنے کھڑے ہوتے روز نے کہتے ساتھ ہی مرر کے سامنے رکھے کپڑوں کو ایک دم سے جھٹکے سے نیچے گرایا۔۔
- انزِک نے جبڑے بھینجتے اپنے آپ پر کنٹرول کیا۔۔ چپ چاپ ان میں سے ایک سوٹ نکالو اور ابھی کے ابھی چینج کر کے آؤ وہ دانت پیستے ساتھ ہی اسے ہدایت دیتے بولا۔

. تمہاری بھول ہے کبھی بھی نہیں۔۔۔" وہ بد تمیزی سے اونچی آواز میں کہتے ایک جانب سے ہوتے نکلنے لگی کہ معا اسکا نازک ہاتھ انزِک کے ہاتھ میں تھا۔

. چھوڑو کڈ نیپر مجھے درد ہو رہا ہے آہہہ۔۔۔ وہ درد پر چیختے اسے خود سے دور کرنے لگی مگر انزِک بھینچے جبڑوں کے ساتھ اسے کھینچتے باتھ روم میں لے جاتے ایک دم سے اسکے بازو کو چھوڑے روم کو اندر سے لاک کر گیا۔

. سمجھتی کیا ہو خود کو تم۔۔۔ میری شرافت راس نہیں آئی تمہیں میں چاہتا تھا کہ تمہیں آرام سے سمجھاؤں مگر تم تو سمجھنے والی شے ہی نہیں ہو۔ تم جو تھی مجھے اس سے کوئی تعلق یا سروکار نہیں مگر اب تم میری ہو میری بیوی میری ملکیت تمہارے پاؤں کے

ناخن سے لے کر تمہارے سر کے بالوں تک میں ہر چیز کا مالک ہوں میرا حق ہے سمجھی تم۔۔۔۔

. اپنا بھاری ہاتھ اسکی کمر کے گرد لپیٹتے وہ اسے اپنے بے انتہاء قریب کرتے بولا کہ اسکے لفظوں میں چھپی وخشت اسکے پاگل پن کو دیکھتے وہ سہم سی گئی۔ نن نو مجھے نہیں کرنا چینج تنت تم مجھے ڈرا نہیں سکتے سمجھے پیچھے ہٹو۔۔۔۔۔" اپنے ڈر پر قابو پاتے روز نے وہاں سے نکلنا چاہا تھا کہ انزِک نے ہاتھ پیچھے سے اسکی گردن کے گرد لپیٹتے اسے کھینچتے اپنے سامنے کیا۔

. میں ڈرا نہیں رہا صرف وارن کر رہا ہوں روز ڈارلنگ۔۔۔ پہنو گی کہ میں خود پہناؤں۔۔۔۔" اسکے چہرے کے قریب جھکتے انزِک نے پھونک مارتے اسکے ماتھے سے بال پیچھے کیے تو وہ ڈرتی آنکھیں میچ گئی۔

. مجھے درد ہو رہا ہے، پلیز مجھے چھوڑو کڈ نیپر۔۔۔" اپنی گردن کے گرد لپٹے انزِک کے بھاری ہاتھ کی سخت گرفت کی وجہ سے روز کی آنکھوں میں آنسوں سے آنے لگے تھے۔

. اسکی رندھی آواز پہ انزِک نے ایک دم سے ہوش میں آتے اپنے ہاتھ کو دیکھا جو روز کی گردن کے گرد لپٹا ہوا تھا۔۔ اپنے لفظوں کی سختی کا احساس ہوتے ہی انزِک نے جھٹکے سے ہاتھ پیچھے کھینچا۔۔۔ تم بہت برے ہو آئی ہیٹ یو کڈ نیپر۔۔۔وہ سوں سوں کرتے اپنی سرخ نظروں سے انزِک کو دیکھ کہتی وہاں سے جانے لگی کہ انزِک نے گھبراتے اسکا ہاتھ تھامتے اسے اپنی جانب کھینچا کہ وہ جھٹکے سے اسکے سینے سے آلگی۔

. میری جان سو سوری ویری سوری میں ایسا نہیں چاہتا تھا ایم ریئلی سوری میں نے درد دیا۔۔۔۔" اسکے چہرے کو تھوڑی سے

پکڑتے اونچا کیے انزِک نے اسکی گردن پر پڑے اپنی انگلیوں کے نشانات دیکھے تو اسے مزید شرمندگی سی ہوئی جبھی اسنے جھکتے بلا ارادہ ہی اپنے ہونٹ اسکی شفاف گردن پر رکھے تو انزِک کے اچانک ایسا کرنے پر روز کا سانس رک سا گیا تھا۔

. اسنے ڈرتے اپنے گردن پر جھکے انزِک کے کندھوں کو مضبوطی سے تھاما، جو اپنے دیے درد کا مداوا کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

. کڈڈ کڈ نیپر۔۔۔۔۔"انزِک کی بڑھتی جسارتوں پر روز نے کپکپاتے ہوئے اسے پکارا تو انزِک نے سر اٹھائے روز کو دیکھا جسکی آنکھوں میں خوف سا تھا۔۔انزِک نے جھٹکے سے اسکی کمر کے گرد ہاتھ لپیٹتے اسے قریب تر کیا اور ایک دم سے اسکے کپکپاتے ہونٹوں پر جھکتے وہ بے خود سا ہوتے اسکی سانسوں کی خوشبو کو خود میں انڈیلنے لگا۔

. روز اسکے حصار میں کپکپاتے ہوئے اسے خود سے دور کرنے کی کوشش کرنے جو اسکے ہونٹوں پر جھکا مدہوش سا اسکی سانسوں کو خود میں اتار رہا تھا۔

. میں باہر انتظار کر رہا ہوں تم جلدی سے چینج کر کے باہر آؤ ہم تمہارے سسرال جا رہے ہیں۔ اسکے گال کو نرمی سے چھوتے وہ محبت سے بولا، تو روز نے حیرانگی سے انزِک کی پشت کو گھورا اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتی وہ باہر نکلتا دروازہ لاک کر گیا۔

.

. ✸✸✸✸✸✸

.

. ماما ڈیڈ کہاں ہیں۔۔؟" اپنا بیگ کندھے سے اتارتے صوفے کی جانب اچھالتے میرب نے دعا کو مخاطب کیا جو کچن میں مصروف تھی۔

. جاؤ پہلے فریش ہو کے آؤ، اس کے بعد کھانا کھاتے ہیں۔۔۔"

میرب کو کچن کی جانب آتا دیکھ دعا نے اسے دور سے ہی ٹوکا تو میرب نے منہ غبارے کی طرح پھلا لیا۔۔۔ میں آپ سے اپنے ڈیڈ کا پوچھ رہی ہوں، اور آپ کیا کہہ رہی ہیں آگے سے۔۔۔

. وہ وہیں س باہر فرش پر بیٹھتے کے سے انداز میں جھکتی ہوئی بولی تو اسکے طرزِ تخاطب اور یوں بچوں کی طرح حرکتوں پر دعا نے غصے سے دانت پیسے۔۔

. تمہارا باپ گھر پر نہیں جانے کس کے گردے پھیپھڑے نکال رہا ہو گا اگر اگلے دو منٹ میں تم فریش ہو کے ناں آئی تو داؤد کے آنے تک تمہارا حشر بگاڑ دوں گی میں۔۔۔"

. اپنی آنکھوں کو بڑا کیے پھیلائے وہ اس انداز میں بولی کہ میرب ایک دم سے اسکے غصے پر ڈرتی اپنے بیگ کی جانب بڑھی تھی۔

. ڈیڈ کے سامنے بھیگی بلی بن جاتی ہیں اور مجھ معصوم کو ستا کے رکھا ہے۔بیگ کو کندھے پر لٹکائے وہ بڑبڑاتے ہوئے اوپر روم کی جانب بڑھی تھی۔۔۔

. کچھ کہا تم نے میرب۔۔۔۔" دعا نے زور سے ہانک لگائی۔۔نن نہیں تو میرا تو پرسوں سے گلا خراب ہے میں بھلا کیسے بول سکتی ہوں۔۔"

. اسکے انتہائی معصومیت سموئے انداز میں کہنے پر دعا نے افسوس سے اپنے سر کو ہلایا۔۔ خدا نے ایک ہی اولاد سے نوازا تھا اور وہ بھی انتہاء کی نکمی۔۔۔۔۔ "وہ بڑبڑاتی ہوئی چاولوں کو دم لگا رہی تھی۔۔۔ کہ اچانک ست ڈور بیل پر دعا نے دانت پیسے۔۔

. وہ جب بھی میرب کی کلاس لگانے کا سوچتی تھی اسکا مسیحا پہلے ہی پہنچ جاتا تھا۔

. مجھے اندازہ تھا کہ آپ ہی ہوں گے۔۔۔!"وہ دروازہ کھولتے ساتھ ہی داؤد پر تیز آواز میں چیخی مگر اسکے چہرے کی بدلی رنگت اسکے ساتھ اندر داخل ہوتے مسٹر شیرازی اور تیمور کو دیکھ وہ حیران سی رہ گئی۔۔

. داؤد کیا ہوا آپ ٹھیک تو ہیں یہ سب۔۔۔؟" میرب نے داؤد کا ہاتھ مضبوطی سے تھامے ڈرتے استفسار کیا اسکی چھٹی حس ضرور کچھ غلط ہونے کا اندیشہ دے رہی تھی۔

. اسلام علیکم ساسوں ماں۔۔۔۔۔" تیمور نے سر آگے کرتے خوشی، محبت اور احترام سے سلام کیا تو دعا نے حیرانگی سے پہلے اپنے آگے سر کیے تیمور اور پھر داؤد کو دیکھا۔

. وعلیکم السلام بیٹا۔۔۔۔ داؤد مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔۔۔"

. وہ تیمور کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولی کیونکہ دعا کی نظر پیچھے سے داخل ہوتے لوگوں پر پڑ چکی تھی۔۔۔

. اسکی آنکھوں میں خوف بے چینی سے آئی تھی۔

. ہممم میرب کہاں ہے۔۔؟" داؤد کا لہجہ انتہائی روکھا تھا۔۔ دعا کو ڈر سا لگا وہ پہلی بار داؤد کو یوں دیکھ رہی تھی وگرنہ وہ ایسا تو نہیں تھا۔۔

. کیوں پوچھ رہے ہیں آپ میرب کا وہ گھر پر نہیں۔۔۔ دعا نے ڈرتے جھوٹ بولا تو داؤد نے غصے سے اسے گھورا۔۔

. اوپر جاؤ اور میرب کو بولو پانچ منٹ تک تیار ہو جائے اسکا نکاح ابھی اور اسی وقت تیمور سے ہو گا۔۔۔

. داؤد نے دعا کو وہاں سے بھیجنے کے سے انداز میں پیچھے کیا اور ساتھ ہی اپنا فیصلہ سنایا۔

. یہ یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔۔۔ د د د داؤد آپ نے ہی تو کہا تھا کہ ہم یہ رشتہ نہیں کریں گے کیونکہ میرب نہیں چاہتی تو اب یہ سب کیوں۔۔۔۔

. دعا نے اسے بازو سے تھامتے رخ اپنی جانب کیے پوچھا تھا،

. میں نے جو کہا تھا اسے بھول جاؤ اور ابھی جو کہہ رہا ہوں اسے سنو۔۔ بلکہ تم رہنے دو میں خود جاتا ہوں۔۔ اسے پیچھے کرتے وہ خود ہی میرب کے کمرے کی جانب گیا تو دعا نے اسے ڈرتے پکارا جو بنا جواب دیے میرب کے کمرے میں داخل ہوا تھا۔۔

. ڈیڈ آپ۔۔۔۔ دیکھا میں جانتی تھی میرے ڈیڈ مجھے اکیلا نہیں چھوڑ سکتے۔۔ اپ کو پتہ تھا ناں کہ آج آپکی بیوی میرا شکار کرنے والی ہے اسی لئے آپ پہلے سے آگیے۔۔ وہ دوڑتے داؤد کے اندر آنے پر اسکے سینے سے لگتے چہکتے بول رہی تھی

. داؤد نے اپنے دل کو مضبوط کرتے اپنی آنکھوں کو موندا۔۔

- میرب میری پرنسز اگر آپ کے ڈیڈ آپ سے کچھ مانگیں تو آپ دو گے۔۔۔ داؤد نے محبت سے اسکی پیشانی پر بوسہ دیتے پوچھا تھا میرب نے مسکراتے اپنے ڈیڈ کے گال پر بوسہ دیا۔۔
- یہ بھی کوئی کہنے کی بات ہے میرا عشق ہیں آپ ڈیڈ۔۔۔اپ کیلئے تو یہ جان بھی قربان ایک بار مانگیں تو سہی۔۔۔" وہ اتراتی اسکی گردن میں بازوؤں کا حصار بنائے کہنے لگی۔
- داود کے دل میں درد کی ٹیس سی اٹھی تھی اسکی معصوم چہچہاتی چڑیا وہ بشمکل سے اپنے جذبات کو روک رہا تھا۔۔
- اگر میں آپ سے کہوں کہ آپ اپنے ڈیڈ کی خوشی کیلئے تیمور سے شادی کر لیں ابھی تو کیا آپ تیار ہیں۔۔" اسکے چہرے پر جھولتے گھنگھریالے بالوں کو پیچھے کرتے وہ ڈرے ہوئے لہجے میں پوچھنے لگا ایک خوف بھی تھا کہ کہیں وہ انکار ناں کر دے۔۔۔

• ڈڈڈڈیڈ۔۔۔۔"میرب کی آنکھوں میں بے یقینی سی تھی اسے داؤد کے کہے الفاظ پر یقین نہیں تھا آیا۔۔میں تمھارا جواب چاہتا ہوں میرب۔۔۔اسکی آنکھوں میں بے یقینی دیکھ داؤد نے اسے پہلے ہی آگاہ کیا تو میرب کو لگا کہ اسکا دل پھٹنے کو تھا۔

• میں میرب داؤد ہوں ڈیڈ اپنی بات سے پیچھے نہیں ہٹوں گی میں تیار ہوں اس نکاح کیلئے۔۔۔۔" داؤد سے الگ ہوتے وہ مضبوط لہجے میں بولی تو داؤد نے آگے بڑھتے اسے سینے سے لگانا چاہا مگر میرب نے اسے ہاتھ کے اشارے سے اپنے قریب آنے سے روکا تھا

• داؤد کا دل لہولہان ہو کے رہ گیا آج پہلی بار اسکی پرنسز نے اسے یوں اپنے قریب آنے سے روکا تھا مگر اس وقت اسکا مضبوط بننا ضروری تھا وہ ٹوٹ نہیں سکتا تھا۔۔

. میں تھوڑی دیر میں مولوی صاحب کے ساتھ آتا ہوں تم نکاح کیلئے تیار رہنا۔۔

. اپنی آواز کو مضبوط بنائے وہ کہتے ساتھ ہی بنا میرب کو دیکھے وہاں سے باہر نکلا تھا۔

.

. ✸✸✸✸✸

.

.

. حور۔۔۔۔ حور اٹھو یار۔۔۔ اسکا چہرہ تھپتھپاتے صوفیہ متفکر سی ہونے لگی۔ حور کا پورا وجود آگ کی مانند گرم ہوا پڑا تھا یقیناً اسے تیز بخار تھا۔

. صوفیہ اسکے کپڑے چینج کروانے کے بعد اسے اٹھانے کی کوشش کر رہی تھی جو بالکل سن بے ہوش پڑی تھی صص صوفیہ۔۔۔۔۔ حور جو بمشکل سے آنکھیں کھول پائی تھی اپنے سامنے صوفیہ کو دیکھتے وہ سرخ ہوئی آنکھوں سے اسے دیکھ پکارنے لگی۔ صوفیہ کو شرمندگی سی ہوئی اس معصوم کی حالت کی ذمہ دار کہیں ناں کہیں وہ خود بھی تھی۔

. حور تم کہاں چلی گئی تھی میں اتنے دنوں سے میں تمہیں ڈھونڈ رہی ہوں اور اب یہ کونسی جگہ ہے اور تم ٹھیک تو ہو یہ سب کیا ہے۔۔۔؟' اسے ہوش میں آتا دیکھ صوفیہ نے ایک دم سے جانے کتنے سوال پوچھ ڈالے تھے جن کے جواب دینے سے فلحال وہ معصوم قاصر تھی۔

. مم مجھے ماما کے پاس جانا ہے ماریا۔۔۔۔ وہ روتے ہوئے اپنا سر اسکی گود میں رکھتے کسی سہمے ہوئے بچے کی مانند بولی تھی کہ صوفیہ کا دل ایک دم سے پسیج گیا۔۔ اسے اپنے اور ایل کے کیے پر بے انتہاء افسوس ہوا، اپنا ضمیر ملامت کرتا محسوس ہونے لگا۔

. ہاں ہاں میں لے چلوں گی تمہیں واپس پہلے تم یہ بتاؤ تم یہاں کیسے آئی اور تمہیں اتنا تیز بخار کیوں ہوا۔" اسکے گھنے ریشمی بالوں میں ہاتھ چلاتے وہ فکر سے پوچھنے لگی حالانکہ وہ سب جانتی تھی اچھے سے۔۔

. مم مجھے کچھ نہیں پتہ ہہ ہمیں نکلنا ہو گا یہاں سے وووہ پہ پھر سے آ جائے گگ گا مم مجھے مام کے پاس جانا ہے۔۔۔"

. وہ روتے ہوئے ایل کے تصور سے ہی کانپ اٹھی تھی اسکے چہرے کے بدلتے رنگ کو دیکھ صوفیہ نے اسکی پشت کو سہلایا۔۔۔ جو بری طرح سے پینک ہو رہی تھی۔۔

. اششششش ریلیکس کوئی نہیں یہاں پر صرف میں ہوں حور۔۔ "

صوفیہ کے لیے اسے سنبھالنا ناممکن ہو رہا تھا اسکا رونا بلکنا صوفیہ کو مزید شرمندہ کر رہا تھا۔

. اچانک صوفیہ کا فون رنگ ہوا وہ حور کو بیڈ پر بٹھائے فون دیکھنے لگی ڈینی کا نمبر دیکھ وہ مزہد پریشان ہوئی تھی۔۔

. ہاں بولو بھائی۔۔۔ حود کی موجودگی کے احساس سے وہ بھائی کہتے بات کرنے لگی۔۔

. صوفی حور کو لے کر جلدی سے باہر نکلو ویام کاظمی پہنچ آیا ہے وہ گھر میں داخل ہونے والا ہے اس سے پہلے کہ وہ اندر آئے تم بیک ڈور سے باہر نکلو جلدی گو فاسٹ۔۔۔"

. وہ ہڑبڑاہٹ میں اسے جلدی جلدی آگاہ کرتے کال کاٹ گیا جبکہ صوفیہ کا وجود تو ویام کاظمی کے نام سے ہی کانپنے لگا تھا اس نے سنا تھا کہ جو کوئی اسے ایک بار دیکھتا تھا متاثر ہوئے بنا نہیں رہ پاتا تھا مگر صوفیہ کو اپنی موت اپنے سر تک پہنچی محسوس ہو رہی تھی۔۔

. حور ہمیں۔۔۔۔۔"وہ حور کے پاس جاتے اسے اٹھانے لگی کہ اس سے پہلے ہی دروازہ ٹھاہ کی تیز آواز سے کھلتا چلا گیا۔

. صوفیہ ایک دم سے چیختی جگہ سے اچھلی تھی اسکی آنکھوں میں ایک انجانا خوف تھا۔

. پرنسز۔۔۔۔" وہ غضب ناک لہجے میں دھاڑتے بیڈ پر آڑھی ترچھی سرخ چہرے سے پڑی اپنی پرنسز کو دیکھ اسکی جانب بڑھا تھا۔ صوفیہ کا پورا وجود سن سا ہونے لگا۔۔ اسنے تھوک نگلتے اس بے ڈھنگے الجھے حلیے میں غضب ناک تاثرات سے اندر آئے ویام کاظمی کو دیکھا جس کی بھوری آنکھیں آگ ابل رہی تھی۔۔

. سرخ وسفید چہرہ بالکل سپاٹ بے تاثر تھا۔۔

. ویام لپکتے اپنی پرنسز کے قریب پہنچا تھا حور جو اپنے بھائی کی آواز پر بشمکل سے آنکھیں کھولتے اسے دیکھ رہی تھی۔ ویام نے جھٹکے سے اسکے قریب جاتے اسے بانہوں میں بھرا تھا۔۔

. ہیے بھائی کی پرنسز، میری زندگی کیا ہوا اتنا تیز بخار کیوں ہوا میری گڑیا کو۔۔۔ حور کی آگ میں جھلستی پیشانی پر لب رکھتے وہ متفکر سا ہوتے بولا تھا۔ اسکے انگ انگ سے بے چینی محبت کے

شرارے پھوٹ رہے تھے جو کبھی حور کے چہرے تو کبھی اسکے

بازوؤں کو پکڑتے دیکھ رہا تھا۔۔

. ببب بھائی۔۔۔ حور نے ایک دم سے روتے اپنے سائبان اپنے محافظ کو دیکھا۔۔ جس کی بانہوں میں وہ پل کے بڑی ہوئی تھی۔۔

. بھائی کی جان کوئی کچھ نہیں کر سکتا میری اینجل کو ہم ابھی واپس جائیں گے۔۔۔ وہ اسے سینے سے لگائے اسکے سر پر بوسہ دیتے بے چینی سے بول رہا تھا جبکہ آنکھوں۔ میں ابھی تک اپنی پرنسز کو اس حالت میں دیکھنے کی وجہ سے نمی جھلک رہی تھی۔"

. ماریا۔۔۔۔ ویام نے کسی کانچ کی گڑیا کی مانند اپنی پرنسز کو بانہوں میں سمیٹتے ماریا کو پکارا۔۔۔

. صوفیہ کا چہرہ لٹھے کی مانند پڑ گیا وہ سمجھ گئی تھی کہ ویام سب کچھ معلوم کر کے یہاں پہنچا تھا۔

. یس سر۔۔۔۔۔ماریا اندر آتے ویام۔سے مخاطب ہوئی تھی۔۔

. مس ماریا کو لے چلو اور ہاں جب تک میں اپنی پرنسز کو ناں دیکھ لوں میڈم کو ذرا سی آنچ بھی ناں آنے پائے۔۔

.

. اسکا لہجہ سرد سپاٹ سا تھا جبکہ آنکھوں میں نفرت،غصے اور طیش کے شعلے لپک رہے تھے جیسے وہ ابھی اسے پکڑتے ختم کر دیتا۔۔

.

. بھائی ممم مام کک کے پپ پاس لے چلیں۔۔۔۔۔"حور کی ہلکی سی آواز میں کی سرگوشی پر ویام نے جبڑے بھینچتے اسے خود سے لگایا تھا۔۔اور پھر تیزی سے گاڑی کی جانب بڑھتے اسنے مڑتے ایک نظر اس اپارٹمنٹ پر ڈالی۔۔

.

✸✸✸✸✸✸ .

.

. ڈارک گولڈن گردن تک جاتے بالوں کو ترتیب سے پونی میں قید کیے آدھے کھلے بال دونوں کندھوں پر ڈالے بلیک شرٹ کے اوپر مارون لیدر جیکٹ اور ساتھ ہی میچنگ بلیک جینز پہنے اپنی بلیو آنکھوں میں اپنی محبت چاہت اپنی الفت کو حاصل کرنے کی ایک الگ سی چمک لیے وہ آج پہلی بار ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ لیلی کے روم میں داخل ہوا۔

.

. ہائے موم۔۔۔۔وہ ہمشیہ کی طرح لیلی کے قریب جاتے بولا جس نے ایل کی آواز پر مرتے اپنی نیلی سرخ ہوئی آنکھوں سے ایل کی جانب دیکھا۔۔۔

. چٹاخ۔۔۔۔۔ کمرے کے خاموش ماحول میں ایک دم سے تھپڑ کی تیز آواز گونجی ایل بے جان سا نظریں زمین پہ گاڑھے کھڑا تھا جبکہ لیلی نے غصے سے اسے تھپڑ مارتے اسکے گریبان سے تھامتے اسکارخ اپنی جانب کیا۔

. تمہیں میں نے اس لیے اتنا پال پوس کے بڑا کیا تھا ایل۔۔۔ کہ تم میرے دشمن کی بیٹی کو توڑنے کے بجائے اسے اپنے نام کر کے آ جاؤ، میں نے سالوں اپنے بدلے کا انتظار کیا یہی سوچتی رہی کہ تم بڑے ہو کر میرا بدلہ لو گے اس وریام کی بیٹی کو تباہ وبرباد کرو گے اسکو نوچو گے اور جب وہ اپنی بکھری حالت میں اپنے باپ کے سامنے جائے گی تو آسکا باپ ٹوٹ جائے گا اسے احساس ہو گا کہ اسکے مجھ معصوم کے ساتھ جو کچھ کیا اسکی بیٹی کو بھی بدلے میں یہی ملا۔۔"

. مگر تم میرا غرور تھے ایل۔۔۔۔۔ ایل کے ساکت وجود کو دیکھتی وہ غراتی اسے پیچھے کو دھکا دیتے بولی۔۔

. میں نے لاکھوں حسین چہرے تمہارے قدموں میں ڈالا جسے تم نے آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھا میں نے تمہیں اتنا مضبوط بنایا کہ تمہارے اندر کا مرد وریام کاظمی کی بیٹی کے جھانسے میں ناں آسکے مگر تم ,تم نے کیا کیا ایل۔۔۔۔۔ ہزراوں لڑکیوں کو ٹھکرا کے تم نے اس وریام کاظمی کی بیٹی سے شادی کرلی اسکے نام کے ساتھ اپنا نام جوڑ کے اپنی ماں کو ختم کر دیا تم نے آج۔۔۔۔۔"

. موم ریلکس میری بات سنیں آپ۔۔۔۔ وہ تڑپتے لیلی کے قریب جاتا اسے نرمی سے پکڑتے صوفے پر بٹھا گیا۔۔۔

. موم میں نے حور سے شادی صرف اور صرف آپ کی وجہ سے کی ہے۔۔۔" اسکے قریب گھٹنوں میں بیٹھے وہ نرمی سے اسکے ہاتھ تھامے اسکی نیلی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولا۔۔

. اپنی مرضی کو میرے سر مت تھوپو تم ایل۔۔۔۔"لیلی نے ماتھے پر بل سجائے اسے خود سے دور کیا جب سے ڈینی نے اسے ایل کی حرکت کے متعلق آگاہ کیا تھا اسکی حالت ایسی ہی تھی مگر وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ ڈینی نے یہ سب ایل کے کہنے پر کیا ہے۔۔۔

. میری بات سنیں موم پلیز۔۔۔وہ لیلی کو خاموش کرواتے التجائیہ لہجے میں گویا ہوا تو لیلی خاموش ہوتے اسے دیکھنے لگی۔

. اگر میں وریام کاظمی کی بیٹی کو بنا کسی رشتے کے چھوتا یا تعلق بناتا تو کیا ہو جانا تھا زیادہ سے زیادہ۔۔۔۔ صرف یہی کہ اسکی بیٹی اندر سے ٹوٹ جاتی اور اسکا باپ اپنی بیٹی کی حالت سے کچھ عرصہ کیلئے

بدنام ہوتے خاموش ہو جاتا، مگر پھر کتنے سالوں تک وہ اسے پاس رکھتا وہ کسی ناں کسی طرح سے اسکی شادی کروادیتا اور شادی کے ایک دو سال بعد وہ سب کچھ بھول بھال کے خوشی خوشی اپنی زندگی گزارنے لگتی۔

. مگر اب وہ میری بیوی ہے موم میرے نام ہے وہ۔۔۔ میں ناں تو اسے اپناؤ گا ناں ہی اسے چھوڑوں گا۔۔ اور وہ پوری زندگی یونہی اپنے باپ کی آنکھوں کے سامنے گزار دے گی جس سے وہ پل پل مرے گا موم۔۔۔۔۔" ایل نے شاطرانہ انداز میں اپنی سوچی کہانی لیلی کے گوش و گزار کی۔

. لیلی کے ماتھے کے بل ایک دم سے غائب ہوئے تھے وہ زوردار قہقہہ لگاتے ایل کو اٹھتے گلے لگا گئی۔۔۔۔ میرا بیٹا میرا شیر۔۔ تم نے آج ثابت کر دیا کہ تم لیلی کے بیٹے ہو۔۔۔ مجھ سے بھی زیادہ

آگے کی سوچی ہے تم نے شاباش میرے شیر۔۔۔اسکے انگ انگ سے خوشی جھلک رہی تھی وہ خوشی سے قہقہے لگاتی اپنا پاگل پن دکھا رہی تھی۔۔۔

. جبکہ ایل کی آنکھوں میں حور کا نازک سراپا بسا ہوا تھا وہ پاس نہیں تھی مگر اسکی خوشبو اسکا خمار ابھی تک ایل کے حواسوں پر طاری تھا۔

. موم میں آتا ہوں۔۔۔" فون کی اسکرین پر شو ہوتے ڈینی کے نمبر کو دیکھتا وہ لیلی سے اجازت لیے باہر نکلا تھا۔

. ہاں ڈینی بول۔۔۔" حور کے ناخن کی وجہ سے اپنی انگلی ہر آئے زخم کو ہونٹوں سے چھوتے وہ مسرور سا بولا صرف چند گھنٹے اور پھر وہ اپنی سن شائن کو ہمیشہ کیلئے اپنی دنیا میں قید کرنے والا تھا۔

. "ایل وووہ ویام حور کو لے گیا۔۔۔ اور اور صص صوفیہ کو بھی۔۔۔"ڈینی کی گھبراہٹ میں کہی بات پر ایل ایک دم سے چونکا تھا اسکے چہرے کے تاثرات سرد ہوئے بازوؤں اور گردن کی رگیں غصے سے تن سی گئی۔۔ جبکہ آنکھوں میں سرخ خون کی ڈوریاں نمودار ہونے لگیں۔۔۔

. واٹ دا ہیل آر یو سئینگ۔۔۔۔۔ میری سن شائن کو وہ کیسے لے کر جا سکتا ہے وہ کیسے پہنچا وہاں اسے کیسے پتہ چلا سن شائن کہاں ہے۔۔۔۔۔ وہ غصے سے اپنے بالوں کو نوچتے ڈینی پر دھاڑا تھا اسکے بس نہیں تھا کہ ابھی کہ ابھی اس ساری دنیا کو جلا کے راکھ کر دیتا۔۔۔

. وہ ویام کاظمی ہے اسے کچھ بھی جاننے کی ضرورت نہیں پڑتی وہ طوفان کی طرح آیا میرے سمجھنے سے پہلے ہی وہ اپنا کام۔ کرتے

حور۔۔۔شٹ آپ ڈونٹ ٹک ہر نیم۔۔۔۔" اسے بیچ سے ٹوکتے ایل غرایا تھا ڈینی نے ڈرتے فون کان سے دور کیا۔۔

.

. ہاں ہاں سوری میرے سمجھنے سے پہلے ہی وہ بھابھی کو اٹھا کے لے گیا۔۔۔۔" ڈینی نے معزرت کرتے ابکی بار حور کا نام لینے کی غلطی نہیں دہرائی تھی۔

. اٹھا کے کیوں کیا ہوا میری سن شائن کو۔۔۔۔۔۔۔وہ اس وقت کوئی جنونی پاگل سا شخص دکھ رہا تھا اسکے پاگل پن پر ڈینی حیران بھی تھا مگر وہ یہ نہیں جانتا تھا یہ تو محض شروعات تھی اسکے پاگل پن کی۔۔۔۔

. پپپ پتہ نہیں بھابھی کا چہرہ ڈھکا ہوا تھا میں دیکھ نہیں سکا مگر وہ بچوں کی طرح انہیں سینے سے لگائے اپنے ساتھ گاڑی میں بٹھائے لے گیا۔۔"

. ڈینی نے آنکھوں دیکھا حال اسکے سامنے بیان کیا تو ایل نے بے بسی سے اپنے سر پر ہاتھ پھیرا۔۔۔

. ننن نہیں وہ صرف مم میری سن شائن ہے وو ویام اسے ننن نہیں لے کر جا سکتا۔۔۔۔۔" اپنے موبائل میں موجود حور کی تصویر کو دیکھتے وہ عجیب جنونی سے انداز میں بولتا بنا لیلی کو بتائے وہاں سے باہر کی جانب نکلا۔۔۔

. ✸✸✸✸✸

.

. السلام علیکم______! امید ہے کہ آپ سب خیریت سے ہونگے

۔۔ آج کی ایپی آخری ہو گی کیونکہ رمضان میں ناول پوسٹ

نہیں ہو گا اسکی جگہ پر میں ایک چھوٹا سا شارٹ رمضان اسپیشل

ناول دوں گی جو عید تک انشاءاللہ ختم ہو جائے گا الفتِ عشق ناول

عید کے بعد دوبارہ سے شروع ہو گا۔۔ اب یقیناً سارے کپلز کی

سٹوری دھماکے دار ہو گی، اور اس سے آگے عید کے بعد یہ ناول

دوبارہ سے شروع ہو گا۔۔💖❤️ ❤️

. مجھے کافی خوشی ہوئی کہ میرے ریڈرز میری بات کا مان رکھتے ہیں

💝❤️ 😍😍 جس ایپی پر بولا اس پر 550 تک لائکس

تھے 😂😝 اور جس پر نہیں بولا اس پر 450 بھی نہیں ہوا

۔۔ بہت بہت شکریہ ❤️ ❤️❤️💝 اب خوش ہو

جائیں ناول یہیں رک رہا ہے۔۔

. اب میں نہیں بتاؤں گی کہ ویام عیناں کے ساتھ کیا کرے گا، ایل کیسے حور کو لے جائے گا۔۔ میرب اور تیمور میں سے کون کس کے ہوش ٹھکانے لگائے گا۔۔ اور یہ تو بالکل بھی نہیں کہ اشعر امن اور حیا کے پاس جائے گا۔۔ اود یہ تو بتانے والی ہی نہیں کہ اشعر حیا، امن۔ اور رمشہ لندن جانے والے ہیں 😍 مزے کریں 'سب۔۔۔ خوش رہیں اور دعاؤں میں یاد رکھیں اپنی رائٹر کو۔۔😇😇 ❤ ❤🎀🎀 جو جو بھی لائک کرے گا اور اچھا سا کمنٹ اس کا پہلے سے شکریہ۔۔ اور جو نہیں کرے گا میں بلاک کر دوں گی آپ بھی گھبرائیں مت😍 ۔۔ اگر اپی پر ریسپانس دھماکے دار ہوا تو کل رمضان اسپیشل ناول کا سنیک پیک پوسٹ کروں گی۔۔💖💞 ❤😇🎀

. ابھی شروعات ہے آپ سب کے بے حد پیار اور سپورٹ کی

طلبگار 🎀💖🎀💖❤️

. اور اور آپ سب کو میری طرف سے بہت بہت رمضان شریف

کی مبارک باد۔۔۔۔ الحمدللہ ہمارا پیارا خوشیوں بھرا رمضان

لوٹ آیا ہے بہت سی خوشیوں کے ساتھ خوش رہیں سلامت

رہیں اور دعاؤں میں یاد رکھیں

😇😇😍😍 🎀💖💖💞

. Writer#Z الفتِ عشق ناول (جنونِ عشق سیزن ٹو 🔥🔥🔥

❤️

. قسط نمبر 46

. #از_قلم_زینب_راجپوت

. اجازت کے بغیر کاپی کرنا ممنوع ہے 🚫🚫۔۔۔۔

. ✸✸✸✸✸✸

.

. چلو میری بچی یہ تمہارا اپنا ہی گھر ہے۔۔۔۔۔ آؤ اندر آؤ۔۔۔۔"

عیناں کے ماتھے پر بوسہ دیے سلیمان شاہ بار بار خوشی سے نہال ہوتے اسے سینے لگا رہے تھے آج اتنے برسوں بعد انکی بیٹی آ نہیں واپس ملی تھی بھلا اس سے بڑھ کر کوئی اور خوشی کی خبر کیا ہو سکتی ہے۔۔

. سلیمان شاہ اسے ساتھ لئے اندر داخل ہوئے تھے عیناں بس خاموش سی انکے ساتھ چل رہی تھی۔۔ رافع اور فدک کا دل دکھانے کی بعد وہ خود بھی کافی بے چین تھی مگر اسے شدید دکھ تھا کہ وہ کیوں اسے جھوٹ بولتے رہے اسکی سارا اعتماد سب کچھ چھین گیا تھا وہ جو خود کو اپنے گھر کی سب سے لاڈلی بیٹی سمجھتی تھی

مگر اب، اب اسے سمجھ آیا تھا کہ وہ سب تو بس نام کے رشتے تھے

رافع اور فدک کا خون انکی اولاد تو الایہ اور انزِک تھے۔۔

. یہاں آؤ میں تمہیں کچھ دکھاتا ہوں۔۔۔ اسکی خاموشی وہ بھانپ

گئے تھے، جبھی اسے ساتھ لیے وہ ایل کے کمرے کی جانب بڑھے

تھے اب وہ خوش تھے سرشار کیونکہ وہ جانتے تھے اب انکا بیٹا بھی

واپس آنے والا تھا وہ جانتے تھے،

. کہ عیناں کا سنتے ہی ایل دوڑا چلا آئے گا۔۔۔ آؤ بیٹا یہ دیکھو

۔۔۔۔۔ یہ ہے تمہارا بڑا بھائی۔۔۔" عالیان شاہ ______ سامنے

ہی بیڈ کے اوپر لگی عالیان کی بڑی سی تصویر کی جانب اشارہ کرتے

وہ مسکراتے بولے تو عیناں نے چونکتے ہوئے انہیں دیکھا۔۔۔۔

. بب بھائی۔۔۔۔ وہ حیران تھی سامنے تصویر میں موجود

خوبصورت لڑکے کو دیکھ وہ ہچکچاتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔۔ ہاں بیٹا

بھائی۔۔۔ ابھی ایل کو معلوم نہیں کہ اسکی بہن واپس آگئی ہے میں اسے بتا کر آتا ہوں۔۔۔ دیکھنا تم سے مل۔ کر وہ مجھ سے بھی زیادہ خوش ہو گا۔۔۔ سلیمان شاہ کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا آخر اتنے سالوں کے صبر اور تڑپ کے بعد رب نے انہیں ایک ساتھ انکی دونوں اولادیں واپس لوٹا دی تھیں۔۔۔

. سفید رنگ کی ٹی شرٹ میں ملبوس براؤن لیدر جیکٹ کے ساتھ براؤن سی میچنگ شوز ، نیلی سمندر جیسی گہری آنکھوں پر چشمہ لگائے، اپنے ڈارک گولڈن کندھوں تک جاتے بالوں کو سلیقے سے بنائے وہ اس وقت کسی بیچ پر کھڑا تھا جس کا نیلا پانی تصویر میی مقید اس منظر کو اور بھی زیادہ حسین بنا رہا تھا۔ وہ مبہوت سی اس حسین شخص کو دیکھ رہی تھی جو تصویر میں دیکھنے پر ہی اتنا مکمل اور خوبصورت تھا۔۔

. آج پہلی بار عیناں کی نگاہ اپنے شوہر کے علاؤہ کسی مرد پر ٹہری تھی۔۔ مگر اسے خوشی تھی کہ وہ دوسرا اور آخری شخص اسکا بھائی اسکا محرم تھا

. ۔

.

.

.

. ✸✸✸✸✸

. کڈنیپر تم نے تو کہا تھا کہ ہم کہیں جا رہے ہیں پھر یہ ہاسپٹل کیوں۔۔۔؟' انزِک نے اسکا ہاتھ تھامتے اسے گاڑی سے باہر نکالا، جو اس وقت چہرے پر انزِک کے زبردستی کے پہنائے نقاب میں بمشکل سے خود کو اتنی ہیوی کپڑوں میں سنبھال رہی تھی۔

. میری ماما کی طبیعت خراب ہے روز تم چپ چاپ چلو پلیز میں آگے
ہی پریشان ہوں بہت۔۔۔۔اسے گھر جاتے ہی فدک کی
طبیعت خرابی اور عیناں کی بابت پتہ چلا تھا یہ سچ تو وہ پہلے ہی جان
چکا تھا کہ عیناں اسکی سگی بہن نہیں مگر انزِک نے کبھی بھی اس
بات کو اہمیت نہیں دی کیونکہ اسکے مطابق ہر رشتہ احساس اور
محبت کا ہوتا ہے ضروری نہیں کہ ہمارا اپنا وہی ہو گا جس سے ہمارا
خون کا رشتہ ہو، بعض اوقات یہ احساس سے گندھے رشتے بھی
خون کے رشتوں سے زیادہ سکون دہ بن جاتے ہیں۔۔
. روز نے آنکھیں پھیلائے اسکی سرخ پڑتی نظروں میں دیکھا اور
پھر زور سے اسکے بازو کو کسی بچے کی مانند دبوچے وہ اسکے ساتھ لگے
خاموشی سے کھڑی ہو گئی۔۔۔

. انزِک نے مسکراتے اس کے خجاب کو دیکھا۔۔ یہ لڑکی جانے انجانے میں کچھ ناں کچھ ایسا کر جاتی تھی جسکی وجہ سے انزِک کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر جاتی۔۔

. انزِک نے جان بوجھ کے اسے خجاب پہنایا تھا وہ جانتا تھا کہ ایچ اے آر کے کتے جگہ جگہ روز کی بو سونگھ رہے ہونگے جبھی وہ اس کا حلیہ بدل کے اسے ساتھ لایا تھا۔

. پاپا ماما کو کیا ہوا کیسی ہیں وہ______؟' وہ روز کو ساتھ لیے اندر داخل ہوا جہاں سامنے ہی رافع بے چینی سے چکر کاٹ رہا تھا۔۔

. انزِک کہاں تھے تم کچھ خبر بھی ہے کیا ہو چکا ہے بیٹا۔۔۔ وہ فدک کی حالت بہت خراب ہے اور عیناں میری بچی عیناں وہ کوئی شخص آیا تھا عجیب سی باتیں کر رہا تھا اسنے میری بیٹی میری

پرنسز کو جانے کیا کچھ کہا ہے جو وہ اسکی باتوں میں آگئی اور اپنے ڈیڈ ااور ماما کو چھوڑ کر چلی گئی۔۔۔۔

. رافع کی حالت اس وقت کسی بکھرے ہوئے مردہ ہوتے شخص کے جیسی تھی جس کے وجود میں جان تو تھی مگر روح باقی ناں ہو وہ ٹوٹ رہا تھا اندر سے اور یہی بات انزِک کو تڑپنے پر مجبور کر گئی۔۔

. انزِک فدک کو بولو کہ ایک بار اٹھ جائے میں ابھی عیناں کو لے آتا ہوں وہ ہر بار میرے ساتھ ایسا کرتی ہے اب تو تم سب بھی ہو اسکے پاس میرے بچے میرا سکون وہ پھر بھی مجھے یونہی چھوڑ کر میرے صبر کو آزماتی ہے۔۔۔

. رافع نے روتے ہوئے اسکے سینے سے لگتے کہا_____!"تو اپنے پاپا کو یوں بکھرتا دیکھ انزِک مزید ٹوٹ سا گیا۔۔۔

. روز سہمی نظروں سے اس شخص کو دیکھ رہی تھی جو انزِک کے گلے لگے کسی پاگل کی طرح رو رہا تھا۔۔

.

✸✸✸✸✸ .

. یہاں سے رائٹ کو اذلان۔۔۔۔۔" اپنے کان میں لگی منی مائیکروپن سے آتی الایہ کی حکمیہ آواز سنتے اذلان نے نچلے فلور کو دیکھا جہاں وہ کسی غنڈے کی طرح اپنے دونوں ہاتھ کمر پر ٹکائے آگے پیچھے دیکھتے اذلان کو حکم دے رہی تھی۔۔

. تم بنا پونچھ کے فلپائنی چھپکلی مجھے اذلان علوی کو حکم دو گی۔۔۔۔ میں تمہارا اغلام نہیں ہوں ناں ہی تمہارا کوئی پالتو ہوں جو مجھے حکم دو گی۔ میں خود بم ڈھونڈلوں گا۔۔۔۔ ہنہہ خبردار جو اب بات کی۔۔۔۔"

. وہ غیض غضب سے دانت پیستے بمشکل سے اپنے لہجے ہر قابو پائے دبے دبے سے انداز میں بولا تو الایہ کے ماتھے پر بل نمودار ہوئے۔۔۔ اچھا تو پھر ٹھیک ہے میں ان کتوں سے نمٹنے جا رہی ہوں دیکھتے ہیں پہلے تم بم ڈھونڈتے ہو یا پھر پہلے میں ان کتوں کو دوسرے کتوں کے پاس پہنچاتی ہوں۔۔

. الایہ نے اپنا غصہ دوبارہ سے اس پر انڈیلا جو آگے ہی اس کی حرکتوں سے زچ آچکا تھا۔۔۔

. ایک بات یاد رکھنا ماہی صرف کچھ دن صبر کر لو بے بی اسکے بعد تمہاری سانسوں سے لے کر تمہارے اس نازک سے وجود کو اپنی دسترس میں ناں لیا تو اذلان علوی نام نہیں میرا۔۔۔۔ تمہارے دیے ہر زخم کی کافی اچھی سزا ڈھونڈی ہے میں نے۔۔۔۔۔"

اپنی گردن سے نکلتے خون کو انگلی پر لگائے دیکھتے وہ مضبوط لہجے میں

بولا تو الایہ نے ناک سے مکھی اڑانے والے انداز میں آسکی بات کو اگنور کیا۔۔

. ازلان کو کافی غصہ تھا اس پر وہ جب بھی اسکے قریب ہوتا تھا بدلے میں وہ اسے لازمی کوئی ناں کوئی زخم دیتی آئی تھی جیسے کہ ابھی اسکی گردن پر اچھا خاصا کاٹتے وہ اسے اپنے نزدیک آنے کی سزا دے چکی تھی۔۔

. الایہ نے سر اٹھائے ایک نظر پیچھے سے اپنی جانب دیکھتے ازلان پر ڈالی اور پھر بنا کسی تاثر کے وہ وہاں سے مال کے پچھلے حصے کی جانب نکلی تھی۔

. اوکے اب تو کام ختم کر کے ہی تم سے ملوں گا۔ اسے جاتا دیکھ ازلان نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔

. ✸✸✸✸✸

• حور میری جان کیا ہوا ہے اسے ویام____؟" نیناں جو متفکر سی صوفے پر بیٹھے اپنے بچوں کی بابت ہی سوچ رہ تھی یوں اچانک سے ویام کو اتا دیکھ وہ جگہ سے اٹھی تھی اسکی بانہوں میں موجود اپنی بیٹی کو دیکھ نیناں کا پورا وجود بے جان ہوا تھا جیسے۔۔۔

• وہ کپکپاتے ہوئے ویام کے نزدیک پہنچی جو سرد نظروں سے اپنی موم کی آنکھوں میں آتے آنسو کو دیکھ رہا تھا۔۔ موم کچھ بھی نہیں ہوا بس ڈر کیوجہ سے بخار ہوا ہے حور کو، آپ پریشان نہیں ہوں۔۔۔۔وہ جھکتے اپنے ہونٹ اپنی موم کی پیشانی پر رکھتے محبت سے بولا۔۔ جبکہ نیناں کا پورا وجود سن ہونے لگا تھا حور کا بے ہوش پڑا وجود دیکھتے ہی اسکا دم گھٹ رہا تھا۔۔

. ڈیڈ کہاں ہیں۔۔۔؟" حور کو اپنے روم میں لے جاتا وہ نرمی سے
اسے بیڈ پر لٹائے محبت سے اسکی پیشانی پر بوسہ دیے غصے سے
استفسار کرنے لگا۔۔

. نیناں تو آنسوں بہاتے حور کو دیکھ رہی تھی۔۔۔جو ہوش و حواس
سے بیگانہ پڑی تھی۔۔اسکے چہرے کی زرد پڑی رنگت
نیناں مزید خوفزدہ ہوئی تھی۔

. وو ویام دد دیکھو حور کی رنگت کیسے بدل گئی ہے یہ دیکھو مم میری
بچی کا روشن چہرہ کک کیسے مرجھا گیا ہے وو ویام دیکھو تو مم میری
غلطی ہے مم مجھے نہیں بھیجنا چاہیے تھا اپنی بچی کو، دیکھو کک کیسی
حالت ہو گئی ہے میری حور میری زندگی اٹھو میری جان۔۔۔۔
وہ پاگلوں کی طرح حور کے بے جان پڑے وجود کو دیکھتی اسکے
چہرے پر بوسے دیے اسے جگانے لگی۔

.

. جبکہ اسکایوں روناحرمین کی حالت پر خود کو تکلیف دیناویام کو مزید بے چین کر گیا۔۔وہ نرمی سے اپنی موم کے پاس بیٹھا جو بری طرح سے روتے حور کو جگانے کی کوشش کررہی تھی۔۔

. موم اچانک کسی خوف کی وجہ سے حور کو بخار ہوا ہے بس_____ اور کچھ بھی نہیں آپ پلیز خود کو سنبھالیں۔۔وہ محبت سے نیناں کو خود سے لگائے اسکی آنکھوں اور ماتھے پر بوسہ دیے اسے پرسکون کرنے لگا۔۔

. ویام اپنی موم اور پرنسز کی حالت پر مزید اشتعال انگیز ہوا تھا۔۔ اپنی بھوری سرخ ہوئی کو میچتے وہ اپنے اندر اٹھتے طوفان اشتعال کو دبانے کوشش کرنے لگا۔۔

.

✸✸✸✸✸ .

.

. میرب داؤد حسین کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے۔۔۔۔؟"

. آئینے کے سامنے بیٹھی وہ اپنی سرخ نظروں سے خود کو گھور رہی تھی۔۔ اسے دیکھ اس وقت کسی پاگل کا سا گمان ہوتا تھا۔۔ تھوڑی دیر پہلے ہی تو وہ میرب داؤد سے میرب تیمور شیرازی بنی تھی ۔۔۔۔ اپنی بے بسی پر جانے کتنے ہی آنسوں اسکی آنکھوں سے بہے تھے۔۔

. اسے کیا معلوم تھا کہ اسکے ڈیڈ جن سے وہ اپنی جان سے بھی زیادہ محبت کرتی ہے وہی اسکی عزتِ نفس کو یوں کچل ڈالے گے۔۔۔ اپنے چہروں پر بہتے ان بے مول آنسوں کو بری طرح سے اپنے

ہاتھ سے رگڑتے وہ غصے سے اپنے گھنگھریالے بالوں کو کیچر سے نکالنے لگی۔۔

. اسکا انداز غصے سے بھرا تھا جیسے وہ ابھی خود کو ختم کرلیتی۔۔ میں کبھی معاف نہیں کروں گی ڈیڈ آپ کو۔۔۔ آپ نے آج مجھ سے میرا مان میرا غرور چھین لیا۔۔۔"میرب نے کرب ناک لہجے میں اپنے عکس کو دیکھ کہا۔ تھا۔۔۔

. آنسوں پلکوں کی باڑ توڑتے اسکے رخساروں پر بہہ رہے تھے۔۔۔ مگر آج سہی معنوں میں میرب کی دنیا اجڑی تھی۔ وہ باپ جس کے ہونے سے اسے سکون ملتا تھا آج اسی باپ نے اسے کسی تپتے صحرا میں لا جھونکا تھا۔۔

. اسے اس بات کا دکھ نہیں تھا کہ اسکے ڈیڈ نے اسکی زندگی کا فیصلہ کیا بلکہ دکھ تو اس بات کا تھا کہ ایسے شخص کو چنا اسکے لیے جسکے کردار سے وہ بخوبی واقف تھی۔

. اگر تیمور کی جگہ وہ کسی گونگے یا اپاہج سے بھی اس کی شادی کروا دیتے تو اسے دکھ نہیں تھا۔۔۔۔ مگر اب اسکا دامن خالی تھا بالکل کسی سیاہ تاریک رات کی طرح جیسے آسمان پر چھائے گھرے سیاہ بادل چاند کو اپنے اندر چھپا دیتے ہیں ویسے ہی آج اسکی شخصیت اسکا وقار سب کچھ فنا ہو گیا تھا۔۔

. مجھے نفرت ہے تم سے تیمور شیرازی۔۔۔ تم پچھتاؤ گے اس نکاح پر۔۔" وہ غصے سے اب تیمور کو یاد کرتے اپنے پرفیوم کو اٹھائے شیشے پر مارتے چلائی۔۔۔

. لاک کھولتے اندر داخل ہوتے تیمور نے بغور اپنی تعریف سنی ۔۔۔اسکے ہونٹوں پر دلکش سی مسکراہٹ بکھری۔۔۔اج وہ پرسکون ہوا تھا۔۔۔اسکی میر فائنلی صرف اسکی تھی۔۔

. میں نے سنا ہے کہ نفرت جس قدر گہری ہو محبت کی جڑیں اس سے بھی زیادہ گہری ہوتی ہیں۔۔تو میر جاناں اس دنیا کو بتادو کہ تم دنیا کی وہ پہلی خوبصورت لڑکی ہو جو اپنے دس منٹ پہلے بنے شوہر سے دل وجان سے نہیں بلکہ روح کی گہرائی سے نفرت کرتی ہو۔۔۔

. میرب کی پشت پر بکھرے بالوں سے ہوتے تیمور کی نظریں اسکی نازک کمر پر اٹکی تھیں۔۔وہ بھاری قدموں سے اس فاصلے کو سمیٹتا بوجھل لہجے میں بولا۔۔آنکھوں میں خمار کی سرخی آنے لگی۔۔۔

آج جو اختیار جو حقوق اسکے پاس تھے اسکے جذبات انگڑائی لیے

منہ زور ہوتے اسے مجبور کرنے لگے کہ آج اس لڑکی کو بہت قریب سے چھو کر محسوس کرے جس کی جھلک پر ہی اسکا دل فدا ہوا تھا اسکی خوشبو اسکا لمس کیسا جادوئی ہو گا۔۔

. تم ہمت بھی کیسے ہوئی میرے کمرے میں آنے کی نکلو ابھی کے ابھی باہر۔۔۔"میرب تیمور کی آواز پر سرد و سپاٹ چہرے سے مڑتے اپنی سوجھی ہوئی سرخ نظروں سے اسے دیکھ باہر جانے کا کہنے لگی۔۔۔

. پہلے اختیار نہیں تھا حقوق نہیں تھا تم تب بھی نکال نہیں سکی مگر آج تو میں حق سے آیا ہوں تمہیں دور سے دیکھنے میں جو نشہ ہے آج چکھنے کا دل چاہتا ہے۔۔ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ دنیا کی حسین سے حسین لڑکی کے ساتھ راتیں گزارنے والا تیمور شیرازی آخر

اس کم سن حسن پر کیوں فدا ہوا۔۔ آخر کچھ خاص ہو گا تم میں جو آنکھیں دن رات اسی چہرے کو دیکھنے کی طلب کرتی ہیں۔۔۔

- میرب کے سرخ چہرے کو نظروں کے حصار میں لیے وہ۔ اب اسکے قریب کھڑا بے باکی سے۔ کہتا میرب کو زہر لگا تھا۔۔
- میرب نے سنتے نفرت سے منہ موڑ لیا۔۔ وہ دنیا کی حسین نہیں بدکردار لڑکیاں ہوں گی جو اپنا آپ تھالی میں سجا کر تم جیسے بھیڑیے کے سامنے پیش کرتی ہوں گی۔ مگر میں میرب داؤد ہوں مجھے حاصل۔ کرنا تو دور مجھے چھونے خواہش بھی پوری نہیں کر سکو گے تم۔۔۔۔ بہت جلد میں اس بے نام کے رشتے کو ختم کر دوں گی جیسے بنا ہے ویسے ہی ختم بھی ہو گا۔۔۔
- آہا جانم اتنی جلدی کہاں۔۔۔۔۔۔ پہلے اپنے خوبصورت لفظوں کا انعام تو لے لو ، میرب غصے سے اسے سناتی اب وہاں سے جانے

لگی تھی کہ اچانک سے تیمور نے اسکا ہاتھ تھامتے اپنی جانب کھینچا وہ آنکھیں پھیلائے اپنے ہاتھ کو دیکھنے لگی اور پھر اپنے دائیں کندھے کو جو اس وقت مقابل کے سینے سے لگا تھا۔۔

• تمہاری سب باتیں سچ ہیں میر جاناں____ تبھی تو ان سب تھالی میں پروسے لذیز کھانے کو چھوڑ میں سویٹ ڈش چکھنا چاہتا ہوں۔۔" تیمور نے دھڑکتے دل سے میرب کے سرخ بالوں کی گھنگھریالی لٹ کو اپنی انگلی میں لپیٹا۔۔ دل کے جذبات بدلنے لگے تھے۔

• وہ مدہوش سا اس نازک وجود کی اپنے حواسوں پر طاری ہوئی خوشبو میں گہرے سانس بھرنے لگا کہ معا میرب نے اپنے بال اسکی گرفت سے آزاد کروانا چاہے۔۔ تیمور نے جھٹکے سے اسکے

ہاتھوں کو اپنے ایک ہاتھ میں جکڑتے پشت سے لگایا۔۔ تو کیا بس جھگڑا ہی کریں گے ہم یار۔۔۔۔

. نکاح ہوا ہے کچھ تو خیال کرو اپنے نئے نویلے دولہے کا۔۔۔ چلو تمہیں تو خیال نہیں میں خود ہی کر لیتا ہوں۔۔۔ میرب اپنا چہرے پر پڑتی اس کی سلگتی سانسوں پر جھٹکے سے نفرت کے ساتھ رخ پھیر گئی۔۔۔

. کہ تیمود نے اپنے کھردرے ہاتھ کی سخت انگلیوں سے اسکی نازک کمر پر دباؤ ڈال اسے اپنے قریب تر کیا۔۔ میرب نے بے بسی سے خود کو چھڑوانے کی ناکام سی کوشش کی کہ تیمور نے اسے بے بس کرتے اسکا رخ اپنی جانب کیا۔۔۔

. نکاح مبارک ہو جانِ تیمور۔۔۔۔ میرب کے سمجھنے سے پہلے ہی وہ اپنے دہکتے ہونٹ اسکی پیشانی پر رکھتے محبت سموئے جذبوں

سے چور لہجے میں بولا تو میرب نے ڈرتے اپنی آنکھیں

موندیئ۔۔۔ تیمور کئی ساینے اسکی خوشبو کو یونہی خود میں اتارتا

پیچھے ہوا تو میرب بنا اسے دیکھ بھاگتے واشروم میں بند ہوئی۔۔۔

. مجھے لگا تھا کہ ایک بار دیکھ لوں گا تو دل کو صبر آجائے گا مگر مسزز

تیمور شیرازی آپ نے تو مجھے مزید بے بس کر دیا ہے اب تیمور

شیرازی یہاں سے اکیلا کسی صورت نہیں جانے

والا۔۔۔۔ واشروم کے بند دروازے کو دیکھ وہ گھرے لہجے میں

کہتے ہنستے کمرے سے نکلا۔۔

✸✸✸✸✸ .

. میں خود اتر جاؤں گی۔" گاڑی کا دروازہ کھولتے وہ لنگڑاتی ہوئی

بھاوں سے چند قدموں کے فاصلے پر کھڑی ہوتے نفرت سے منہ

پھیر گئی۔ تو اتر جاو اندر بھی چلی جاؤ مگر اپنی اس زبان کو اب میرے سامنے چلانے کی کوشش بھی مت کرنا۔۔۔

. سرخ رنگ کے سوٹ میں ملبوس وہ خفا خفا سی بھاوں کے دل کے تار چھیڑ رہی تھی اسکا روٹھا روٹھا انداز بھاوں کو کافی بھا رہا تھا جبھی وہ اسے مزید چھیڑنے لگا۔۔۔ حیا بنا کوئی جواب دیے لب بھینچتے آگے بڑھی تھی۔۔ کہ سامنے سے آتی سوہا کو دیکھ اسکے قدم تھمے تھے۔۔۔

. حیا نے گردن گھمائے چور نظروں سے بھاوں کو دیکھا جو اپنے فون میں مصروف تھا۔۔ حیا کا دل چاہا کہ اس سوہا کو کہیں پھینک آئے جو سجی سنوری نیلے رنگ کے چست سے سوٹ میں ملبوس حیا کو مزید آگ لگا گئی۔

. بھاوں کہاں تھے تم رات سے میں تیرا انتظار کر رہی ہوں۔۔۔"

سوہا حیا کو اگنور کیے بھاوں کے قریب جاتے اپنے بالوں میں ہاتھ چلاتے بولی تو بھاوں کے ماتھے پر بل نمودار ہوئے۔۔۔

. کیوں کوئی کام تھا تجھے۔۔۔۔"وہ سرسری سا ایک نظر ڈالے پھر سے موبائل کی جانب مصروف ہوا۔۔۔ہاں ناں کام ہی تو تھا مجھے۔۔۔۔۔دیکھ میرا پیپر ہے آج آگے توں ہی پڑھاتا تھا مگر آج توں نہیں تھا مجھے اکیلے ہی پڑھنا پڑھا۔۔۔

. وہ ناراضگی سے گویا ہوئی اسے لگا کہ بھاؤں اسے منائے گا۔۔

. تو اچھا کیا جو خود سے تیاری کر لی اب سے خود پڑھنے کی عادت ڈال ویسے بھی آج کل میں ایک بہت بڑی فائل پر کام کر رہا ہوں کل بھی پوری رات نہیں سو سکا۔۔۔۔وہ معنی خیزی سے حیا کی پشت

کو نظروں کے حصار میں لیے بولا تو حیا کا چہرہ اسکی بے باکی پر دہکتے انگارہ ہوا تھا۔

- مگر مجھے تو تیرے پاس پڑھنے کی عادت ہے۔۔"سوہا نے منہ بسورتے کہا تو حیا نے منہ ٹیڑھا کیے اسکی نقل اتاری اسے خود نہیں معلوم تھا کہ وہ کیوں اتنا جیلس ہو رہی تھی مگر سوہا کا یوں امن کے قریب جانا اسے زہر لگ رہا تھا۔۔
- اہہہ۔۔۔'حیا جو غصے سے تیز قدم اٹھائے وہاں سے جانے لگی کہ معا اپنے گھٹنے پر آئی چوٹ کی وجہ سے اسکے منہ سے سسکی سی نمودار ہوئی تھی وہ لب بھینچتے اپنے انسوؤں پر ضبط کرنے لگی۔۔ بھاؤں دوڑتا اسکے قریب آیا۔۔۔

. حیا کیا ہوا ٹھیک ہو تم۔۔۔۔" اسکے قریب جاتے وہ متفکر سا اسکے کندھوں کو تھامے پوچھنے لگا۔۔ حیا نے بھینچے لبوں اور سرخ ہوئی خفا خفا سی نظروں سے اسے دیکھا۔۔

. امن نے جھکتے اسے بانہوں میں بھرا تو سوہانے جھلستے اس حیا کو دیکھا جو اسکے بھاوں کی گود میں خود کو جانے خود کو کیا تصور کر رہی تھی۔۔

. اممم امن میں ٹھیک ہوں، مجھے اتاریں نیچے۔۔۔۔ امن کے چوڑے کندھے کو تھامے وہ نظریں جھکائے ہوئے بولی۔ تو امن نے گہرا سانس فضا کے سپرد کیا۔۔۔ پتہ ہے تم ہمیشہ ٹھیک ہی ہوتی ہو اب خاموش ہو جاؤ چوٹ آئی ہے اور تمہیں ذرا بھی پرواہ نہیں۔۔۔۔

. امن سیڑھیاں عبور کرتے حیا کی جھکی سیاہ پلکوں کو دیکھ بولا۔ تو حیا نے حیرت سے اپنی گہری سیاہ آنکھوں کو اٹھائے اسے گھورا۔۔

آپ نے رات کو دکھا دیا جتنی آپ کو پرواہ ہے میری۔۔" وہ خفگی ناراضگی سے اسے طعنہ دیے بولی تو بھاوں کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھری۔۔

. اگر رات کو فکر دکھاتا تو تمہیں خود میں کیسے اتارتا۔۔۔۔وہ جھکتے اسکے کان میں گہری رازدارانہ انداز میں سرگوشی کرتے بولا تو حیا کے پاس جیسے الفاظ ہی ختم ہو گئے تھے، حیا نے لب بھینچتے اب مزید کچھ بھی کہنے سے گریز کیا جانتی جو بھی تھی اب اگر کچھ بھی کہا تو امن کو جھیلنا مشکل ہو جائے گا۔۔

. اسے لئے وہ چلتا کمرے میں داخل ہوا اور نرمی سے اس نازک وجود کو بیڈ پر لٹایا امن نے کمفرٹر اسپر برابر کیا۔۔ معا دروازہ ناک

کرتے مٹھو اندر آیا اسکے چہرے پر پھیلے ڈر کو دیکھ بھاؤں کو حیرانگی ہوئی۔۔۔۔ جبھی وہ اٹھتے اسکے قریب ہوا۔۔۔

. کیا ہوا ہے مٹھو پریشان کیوں ہے تُو۔۔۔!" بھاوں نے ماتھے پر بل ڈالے پوچھا۔ وووہ بھاون نیچے کمشنر اشعر علوی آیا ہے۔۔"

. مٹھو نے ڈرتے اسے آگاہ کیا تو بھاوں کے ماتھے پر نمودار ہوئے بل ایک دم سے ختم ہوئے وہ مسکراتا مڑتے حیا کو دیکھنے لگا جو سنتی جھٹکے سے اٹھ بیٹھی تھی۔ چلو پھر اتنے سالوں بعد آمنے سامنے ملاقات ہو جائے۔۔۔۔ اپنے کف فولڈ کرتا وہ چہرے پر سنجیدگی سجائے بنا حیا کو دیکھے کمرے سے نکلا۔

. ـ

. جبکہ حیا تو اشعر اور امن کے آمنے سامنے ہونے کا سوچتے ہی خوف سے زرد پڑ گئی۔۔

✸✸✸✸✸ .

. تم نے اچھا نہیں کیا ویام میری سن شائن کو مجھ سے دور لے جانے کی سزا تمہیں ملے اور ضرور ملے گی، اپنی گہری نیلی آنکھوں میں وحشتوں کا جہان آباد لیے وہ رش ڈرائیونگ کرتا ڈینی کی جانب جا رہا تھا۔۔۔وہ جانتا تھا کہ ویام حور کو ضرور واپس گھر لے گیا ہو گا اور وہاں سے حور کو نکالنا بہت مشکل تھا۔۔

. ایل کا چہرہ اس وقت بالکل سپاٹ تھا کسی بھی تاثر سے عاری کہ اسے دیکھ اسکے اندر کا حال جاننا ناممکن تھا۔ایل اچھے سے جانتا تھا کہ اب اسکا سامنا ویام سے جلد ہی ہونے والا تھا مگر اسے اس وقت صرف اور صرف اپنی سن شائن کی پرواہ تھی۔۔ویام نے اسے اٹھایا تھا تو اس کا مطلب وہ ٹھیک نہیں تھی۔۔۔اور ایل کے

علاوہ کوئی بھی نہیں جانتا تھا کہ وہ ٹھیک کیوں نہیں تھی جبھی وہ جلد از جلد اسے بکھرنے سے پہلے ہی سمیٹنا چاہتا تھا۔ استک پہنچتے

. سامنے پڑے فون کی رنگ پر وہ جھٹکے سے اپنی سوچوں سے نکلا تھا۔۔۔ ایل نے سرد سانس فضا کے سپرد کرتے اپنی سرخ پڑتی آنکھوں کو بند کیا اور گاڑی ایک جانب روکی۔۔۔ وہ اتنا بے بس کبھی بھی نہیں ہوا تھا جتنا وہ آج خود کو محسوس کر رہا تھا۔۔

. ایل نے موبائل اٹھائے نمبر دیکھا تو سامنے جگمگاتے سلیمان شاہ کے نام کو دیکھ اسکا موڈ مزید بگڑ گیا۔۔ اس سے پہلے کہ وہ کال کٹ کرتا ساتھ ہی میسج ٹیون رنگ ہوتے میسج شو ہوا، ایل نے بلا ارادہ ہی مسیج اوپن کیا تو سامنے اپنے ہی کمرے میں کھڑی کسی چھوٹی سے لڑکی کی تصویر تھی۔

. جس کی گرے آنکھیں اس وقت ایل کی تصویر کی جانب تھی۔۔
ایل نے فوراً سے کال پک کرتے موبائل کان سے لگایا۔۔
. مسٹر سلیمان شاہ اس لڑکی کو ابھی کے ابھی میرے کمرے سے اور گھر سے نکالیں جب میں نے منع کیا ہے تو پھر آپ کیوں منہ اٹھائے میرے گھر آجاتے ہیں۔۔ پلیز یہ جو کوئی بھی ہے اسے فوراً سے نکالیں میں نہیں چاہتا کہ میرے ہاتھوں کسی عورت کا نقصان ہو۔۔۔

. اسکے لہجے کی توڑ پھوڑ اور یوں پہلی بار پلیز کہنے پر سلیمان شاہ چونک اٹھے، انہیں یاد نہیں پڑ تا تھا کہ کب آخری بار انہوں نے یہ پلیز لفظ اسکے منہ سے سنا ہے۔ ایل میرے بچے ٹھیک ہو ناں کیا ہوا ہے تم ایسے کیوں بات کر رہے ہو۔۔۔ سلیمان شاہ اسکے لئے پل بھر میں ہی متفکر ہوئے تھے۔۔

. ٹھیک ہوں کوئی زخم نہیں ملا سانسیں چل رہی ہیں نہیں ہوا یہ بے حس دل بند اب خوش جان چھوڑ دیں میری۔۔۔۔" وہ چلاتے انتہائی بدتمیزی سے بولا تھا مگر اسکے لفظوں کی سختی سے زیادہ اسکے لہجے کی اکتاہٹ نے سلیمان شاہ کو ٹھیس پہنچائی تھی۔

. میں اس لڑکی کو نہیں نکال رہا ناں تو اس گھر سے اور ناں ہی تمہارے کمرے سے۔۔۔۔۔"

. سلیمان شاہ نے گہرا سانس فضا کے سپرد کرتے کہا تو ایل نے دانت پیستے خود کو مزید کچھ غلط کہنے سے روکا۔ کیونکہ یہ تمہاری چھوٹی بہن ہے۔۔۔ جس کے مرنے کا الزام تمہاری ماں نے مجھ پر لگایا تھا۔۔۔

. واٹ آپ پاگل ہو گئے ہیں۔ مسٹر شاہ جو ایسی بہکی بہکی باتیں کر رہے ہیں۔ کسی کو بھی اٹھا کر لے آئیں گے اور مجھے کہیں کہ یہ لو

یہ ہے تمہاری بہن تو میں یقین کر لوں گا۔۔۔۔۔" اپنے بالوں کو پیچھے کرتے وہ حیرت سے استفسار کرنے لگا۔۔

. تمہیں ثبوت چاہیے تو آکر دیکھ لو، میرے پاس سادے ثبوت موجود ہیں اس کے بعد تم یہ فیصلہ لو گے کہ تم سے کس نے جھوٹ بولا تھا کہ تمہاری بہن مر گئی ہے۔۔۔"

. سلیمان شاہ اپنی بات کہتے ساتھ ہی کال کاٹ چکے تھے جبکہ ایل تو جیسے بت کا ہو چکا تھا اسنے کپکپاتے ہاتھوں سے اس تصویر کو نکالتے دیکھا جو بلاشبہ اسکے ماں اور باپ سے مشابہت رکھتی اسکے سارے سوالوں کا کھلے عام جواب تھی۔۔

. اگر تو تم واقعی میں میری بہن ہو تو پھر مجھے ایل سے عالیان شاہ بننے میں کوئی گریز نہیں ہے۔۔۔۔وہ دھڑکتے دل سے اپنی نم آنکھوں کو صاف کرتے گاڑی ریورس میں ڈال چکا تھا۔۔

. اسکی آنکھوں میں عیناں کا عکس تھا جبکہ ہونٹوں پر ایک خوبصورت سی دل کو چھو لینے والی مسکان۔۔۔۔

✸✸✸✸✸ .

.

. السلام علیکم ایوری ون______ اپی کیسی لگی۔۔ اپنی رائے یہاں کمنٹ میں نہیں پیج پر جہاں ہوم، فوٹوز اور ریوز کا آپشن آتا ہے ریوز پر کلک کر کے اپنے ریوز میں بتائیں اگر نیکسٹ اپی چاہیے تو پلیز شکریہ □ ❤ الفتِ عشق ناول (جنونِ عشق سیزن ٹو □ ❤ 🔥🔥

. قسط نمبر part 147

. #از_قلم_زینب_راجپوت

. اجازت کے بغیر کاپی کرنا ممنوع ہے 🚫🚫۔۔۔۔

.

✸✸✸✸✸✸ .

.

. ابھی تک بلاسٹ کیوں نہیں ہوا۔۔۔۔؟" وہ سب گاڑی سے ٹیک لگائے دھماکے کے انتظار میں تھے۔۔۔۔ تاکہ اپنی آنکھوں دیکھا حال ایچ اے آر کو بتا سکیں ____ ہاں میں بھی یہی سوچ رہا ہوں۔۔۔۔ ان میں سے ایک کے پوچھنے پر دوسرے نے بھی حیرت سے کہا تھا۔۔۔۔

.

. کوئی گڑبڑ تو نہیں ہو گئی اگر اب کی بار کچھ گڑبڑ ہوئی تو ایچ اے آر ہم سب کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بھی کتوں کو نہیں ملنے دے

گا۔۔۔ایزن نے اپنی باقی ساتھیوں کو دیکھتے کہا تھا جو ہاتھ میں پکڑے شراب کی بوتلوں کو منہ لگائے انجوائے کر رہے تھے۔۔

.

. نہیں کوئی گڑبڑ نہیں تم سب کے باپ نے بوم کو ڈفیوز کر دیا ہو گا اور تمہاری ماں تم سب کی دنیا گھمانے پہنچ آئی ہے۔۔۔

.

. سیاہ ہیل کی ٹِک ٹِک کی آواز کے بعد کسی لڑکی کی پر اعتماد آواز سنتے وہ سب مڑتے اندھیرے کی جانب دیکھنے لگے۔۔۔۔ جہاں گھپ اندھیرے میں وہ اونچی پونی ٹیل کیے ہمیشہ ہی کی طرح اپنی سیاہ آنکھوں میں بلا کا اعتماد لیے سینے پر دونوں ہاتھ باندھے کھڑی تھی۔۔

.

. کون ہو تم ڈارلنگ سامنے تو آؤ_______ ان میں سے ایک نے

اندھیرے میں دکھتے اسکے نازک سراپے کو دیکھتے قہقہ لگاتے کہا تو

الایہ کے چہرے پر ناگواری پھیلی اسنے غصے سے اپنی آنکھوں میں

میچتے گردن کو دائیں جانب گھمایا۔۔۔

.

. بیٹا ماما سے ایسی باتیں ناٹ گڈ۔۔۔وہ پچکارتے ہوئے دوبارہ سے

اپنے موڈ میں آتی بولی تو سبھی نے دانت پیستے اسے گھورا جواب

آگے بڑھتے انکے سامنے ف کھڑی تھی۔۔

.

. تیری تو ابھی بتاتا ہوں تجھے_____ ان میں سے ایک الایہ کو

یوں اپنا مذاق بناتے دیکھ

.

. آگے بڑھتے اسے مارنے کی کوشش کرنے لگا کہ الایہ نے جھکتے اسکی کوشش ناکام بنادی۔ کچھ اور ٹرائے کر و یہ سب کچھ تو پرانا ہو گیا ہے۔۔ وہ سیدھے ہوتے مقابل کے پیٹ پر اپنی بوٹ سے وار کرتے اسے پیچھے کو گرائے بولی تو اسکے اچانک سے اس طرح سے مارنے اور پھر اپنے ساتھی کو نیچے گرا دیکھ وہ سبھی حیرانگی سے اسے گھورنے لگی جواب اپنا۔ کام کرنے کے بعد مہارت سے ہاتھ جھاڑتے مسکرا رہی تھی۔

.

. تو کیسا لگا۔۔۔۔! "اسنے ایک ادا سے اپنے بالوں کو جھٹکتے آنکھ دبائے سب کو دیکھ پوچھا جو ہونقوں کی طرح منہ کھولے اسے ہی دیکھ رہے تھے۔۔

.

. ماروا سے____" ان میں سے ایک نے دانت پیستے کہا تو وہ سبھی ہوش میں آتے اسے مارنے کو دوڑے۔ الایہ مہارت سے حملوں کو سہتے ان سے برابر کا لڑ رہی تھی۔ اذلان کو مسکراتا اپنا کام کرتے الایہ کے پیچھے ہی نکلا تھا اسے یوں ان سب سے برابری کا کرتے دیکھ وہ تا کہ بجائے اسے داد دینے لگا۔۔ ویری گڈ ماہی تم کر سکتی ہو۔۔۔ وہ دور کھڑا اسے لڑتا دیکھ چہکتے ہوئے بولا تو الایہ نے دانت پیستے اس نام کے شوہر کو گھورا۔۔

.

. وہ سبھی ہونقوں کی طرح اس لڑکے کو دیکھ رہے تھے انہیں لگا تھا کہ وہ بھی ان سے لڑنے کو آئے گا مگر وہ تو دور کھڑی ایک گاڑی سے ٹیک لگائے مزے سے یہ سب دیکھ رہا تھا۔ مارو بھی یار ایک لڑکی نہیں سنبھال سکتے۔۔۔" ان سب کو اپنی جانب متوجہ پاتے

اذلان نے جھنجھلاتے ہوئے تاسف سے گردن نفی میں ہلائے کہا تو وہ سبھی ہوش میں آتے الایہ کو مارنے کیلئے اسکی جانب متوجہ ہوئے۔۔۔

.

. الایہ نے مہارت سے ان کو دھول چٹاتے اپنے ہاتھ جھاڑتے مڑتے اذلان کو دیکھا جو اسے داد دیتی نظروں سے دیکھتا ایبرو آچکا گیا۔۔۔ آہہ۔۔۔۔۔" اچانک سے کسی نے اٹھتے پیچھے سے اسکے سر پر وار کیا تھا وہ درد کی شدت سے چیختے آنکھیں میچ گئی کہ اذلان فوراً سیدھا ہوئے الایہ کے درد کی شدت سے سرخ پڑے چہرے کو دیکھنے لگا۔۔ اس سے پہلے کہ الایہ اس شخص پر وار کرتی باقی کے چاروں بھی اٹھ کھڑے ہوئے ان میں سے دو نے مضبوطی سے اسکے بازو کو تھامے اسے قابو کیا ہوا تھا جبکہ ایک

آگے بڑھتے مسکراتا اسپر حملہ کرنے لگا کہ الایہ نے ڈرتے اپنی آنکھیں مضبوطی سے بند کیں۔۔

.

. تجھے کیا لگتا ہے کہ میری پٹاخہ بیوی کو میرے علاوہ کوئی ٹچ کرے گا وہ بھی میرے سامنے اور میں خاموشی سے بیٹھا دیکھتا رہوں گا ۔۔۔ناں کا کاناں۔۔۔۔یہ سولڈ پیس صرف میرے لئے ہے کوئی دوسرا اسے ٹچ کرنا تو دور آنکھیں بڑی یا چھوٹی کر کے گھورے گا بھی تو میں اسکی زبان کھینچ لوں گا۔۔۔اب تم سب سوچ رہے ہو گے کہ میں آنکھوں کی جگہ زبان کا کیوں کہہ رہا ہوں۔۔۔۔وہ اس لئے کیونکہ اب یہ والا ڈائیلاگ پرانا ہو گیا ہے۔۔۔۔اور مجھے پرانا ڈائیلاگ پسند نہیں۔۔۔۔۔وہ ہنستے اس شخص کے بازوؤں کو

جھٹکے سے مڑور تا کمر سے لگا گیا کہ درد کہ شدت سے اسکی چیخیں نکل آئیں۔۔

.

. الایہ حیرت زدہ سی اسے گھورتی رہ گئی۔۔۔جسکے الفاظ بھی اسے اسکی طرح چیپ لگے تھے مگر اسکا یوں بچانا بہت اچھا لگا تھا۔۔۔۔ ایک احساس نے دل میں چھپکے سے جگہ بنائی وہ سرخ نظریں پھیرے آگے پیچھے دیکھ اسے اگنور کیا۔۔۔ارے ارے چھوڑو میری بیوی کو۔۔۔۔۔پہلے مجھے دیکھنے تو دو یہ ٹھیک ہے کوئی چوٹ ووٹ تو نہیں آئی۔۔۔وہ غصے سے الایہ کو ان دونوں سے چھڑواتے خود سے لگائے بولا تو الایہ نے آنکھیں گھمائے اس ٹھرکی کو گھورا جو بار بار اسکے ماتھے اور رخساروں کو چھوتے اپنا ٹھرک چھاڑ رہا تھا۔

.

. پیچھے ہٹو ٹھرکی انسان الایہ نے اسکے سینے پر ہاتھ رکھتے اسے پیچھے کرنا چاہا جبکہ باقی سب تو حیرت زدہ سے کھڑے ان دونوں کو گھور رہے تھے جو بجائے ان سے لڑنے کے ایک دوسرے سے لڑ رہے تھے۔ اتنا پیار کرنے والا شوہر تم سوئی لے کر ڈھونڈو گی تو بھی نہیں ملے گا۔۔۔۔بے وقوف لڑکی قدر کرو میری۔۔ الایہ کے چلتے ہاتھوں کو تھامے اسکی پشت سے لگائے وہ نخوت سے اسے ڈانٹتے ہوئے بولا تو الایہ نے آنکھیں چھوٹی کیے اسے گھورا۔ اب کیا مجھے گھور رہے ہو منہ پھیرو سب اپنا میں ذرا بیوی کو منالوں۔۔۔ الایہ کو اگنور کرتے اذلان۔نے اپنی جانب متوجہ سبھی سے کہا جو سنتے سرہاں میں ہلائے رخ پھیرتے کھڑے ہوئے ۔۔۔ الایہ نے دانت پیستے ان بے وقوفوں اور پھر اس ٹھرکی کو

دیکھا۔۔جو ایسے روِ مینس جھاڑ رہا تھا جیسے اسی کام کیلئے اتنی دور سے آیا ہو۔۔۔

.

. اگر اب پھر سے کچھ الٹا سیدھا کیا تو سوچ لو اذلان میں چھوڑوں گی نہیں۔۔اسکے حصار کو توڑنے کی کوشش کرتے وہ چہرہ پیچھے کی جانب لے جاتے ہوئے بولی۔۔۔ڈونٹ وری جانِ قالو تمہارے ان ہونٹوں سے ملنے والی سزا کو کون پاگل ٹھکرائے گا۔۔اور ویسے بھی ایک وقت میرا بھی آئے گا بلکہ آنے والا ہے جب تم اپنے دیے ہر زخم کو اپنے لبوں سے چھوو گی۔۔۔وہ آنکھ دباتے بے باکی سے بولا تو وہاں موجود ان پانچوں نے ایک دوسرے کو گھورتے دیکھا وہ دونوں اب اردو میں بات کر رہے تھے جس کی انہیں بالکل بھی سمجھ نہیں آرہی تھی مگر وہ پھر بھی ایمان داری

سے ازلان کا ویٹ کر رہے تھے کہ وہ انہیں بتائے گا کہ اسنے بیوی کو منا لیا ہے۔۔۔۔

.

. ازذ ذ ذ ازلان۔۔۔۔۔۔۔ اپنی تھوڑی میں موجود گھڑے پر اسکے سلگتے ہونٹوں کو محسوس کرتے وہ تڑپتے اسے پکارتے آنکھیں خوف سے میچ گئی۔۔۔۔۔ یہ شخص اسکا ہر انداز الگ ہوتا تھا وہ اسے ہر بار اس انداز سے چھوتا تھا کہ الایہ کا خود کو اس سے چاہت کرنے سے روک پانا مشکل ہوتا جا رہا تھا۔۔۔ خوبصورتی کا عکس ہو تم کیونکہ جانِ ازلان ہو تم۔۔۔۔۔۔ الایہ کی گردن پر اپنے سلگتے ہونٹ رکھتے وہ گہری سرگوشی کرتے اسے لرزنے پر مجبور کر گیا۔۔۔ جو آنکھیں موندے لمبے لمبے سانس لیتی خود کو پرسکون کرنے کی ناکام سی کوشش کر رہی تھی۔ ازلان کی لمحہ بھر کی

قربت پر اس کا نازک وجود کپکپا رہا تھا اور مقابل اسکے چہرے کی سرخ پڑتی رنگت کو دیکھ اپنی کامیابی پر گہرا مسکرایا اور جھکتے نرمی سے اسے بانہوں میں بھرے وہ انہی غنڈوں کی لائی ہوئی گاڑی میں نرمی سے بٹھائے اب ان سے حساب کتاب کرنے کو واپس مڑا۔۔۔

.

✸✸✸✸✸ .

.

. انزِک کہاں رہتے تم۔۔۔۔۔ تمہیں کچھ خبر بھی ہے کہ تمہارے پیچھے سے کیا کچھ ہو چکا ہے۔۔۔؟' وریام جو ابھی رافع کیلئے کچھ کھانے کو لاتے واپس آیا تھا سامنے ہی انزِک کو متفکر سا ٹہلتے دیکھ وہ رافع کو ایک نظر دیکھ چلتا اسکے قریب آتے اسکے کندھے پر

ہاتھ رکھتے بولا۔۔۔انزِک نے مڑتے وریام کو دیکھا۔۔انکل ۔۔۔۔!"وریام کو دیکھ وہ بس اتنا ہی بول پایا تھا کیونکہ اس سے زیادہ بولنے کی سکت اس میں نہیں تھی۔۔۔وہ کیا کہتا کہ جس وقت اسکی ماں اسکے باپ کو اسکی ضرورت تھی اس وقت وہ اپنا نکاح کرنے میں لگا تھا۔وہ بھی اپنے ماں باپ کو بنا بتائے۔۔۔!"

.

. سوری انکل مجھے اندازہ نہیں تھا کہ اتنا سب کچھ ہو جائے گا۔۔ انزِک نے شرمندگی سے سر جھکائے کہا تو وریام نے سرد سانس فضا کے سپرد کرتے اسکے کندھے کو تھپکا۔۔۔معاً وہ چونکا جب نظریں سامنے ہی خود کو گھورتی اس انگریزن لڑکی پر پڑی۔۔۔ وریام نے سر جھٹکتے اسے اگنور کیا مگر پھر جب اسے بغور دیکھا تو وہ انزک کو گھور رہی تھی۔۔۔انن انزِک۔۔۔۔"وہ گڑبڑا گیا اسے

لگا شاید یہ لڑکی کچھ کرنے والی تھی اور اگر اسنے کوئی جھوٹ بول کر شور مچا دیا تو انزِک کا کیا بنے گا۔۔

.

. جی انکل۔۔۔۔انزِک نے حیرت سے وریام کے لہجے کی گھبراہٹ کو محسوس کیا۔۔وہ گوری تمہیں گھور رہی ہے۔۔۔

وریام کا اشارہ روز کی جانب تھا انزِک نے مڑتے روز کو دیکھا جو اس وقت معصومیت سے آنکھیں پھاڑے اسے گھورتی کوئی بھٹکی روح لگ رہی تھی۔۔۔انکل میں جانتا ہوں اسے۔۔۔۔انزک نے لب بھینچتے کہا تو وریام نے منہ کھولے حیرت سے اسے دیکھا اسے یقین تھا کہ اب پکا اسے جوتے پڑنے والے تھے۔۔توں کیسے جانتا ہے اسے۔۔۔وہ فورا اسے غصے سے پوچھنے لگا کہ کوئی دوسرا

انزک کو مارتا اس سے اچھا تو یہی تھا کہ وہ خود ہی اسے مار کر بات کو رفع دفع کر دیتا۔۔

.

. انکل میری بیوی ہے روزائکہ۔۔۔۔۔۔!" انزِک نے مڑتے اسکی گولڈن سورج کی مانند چمکتی آنکھوں میں دیکھتے کہا تو وریام کو لگا کہ اسے سننے میں غلطی ہوئی ہے۔۔ "کیا کہا پھر سے کہنا۔۔۔ وریام نے ہاتھ سے کان کو صاف کرتے اسکے چہرے کے قریب کیا تو اتنی سیریئس سچویشن میں بھی انزِک کے ہونٹوں پر مسکراہٹ دگر آئی۔۔ ایک وریام تھا جو ہر کسی کو اپنی شرارتوں سے ہنساتے پر سکون کر دیتا تھا اور ایک اسکا بیٹا۔۔۔۔۔ جو بنا بولے بھی سب کو اپنی انگلیوں پر نچاتا سب کا چین سکون حرام کیے رکھتا تھا۔۔۔

انزِک نے افسوس سے سوچا کاش ویام بھی اپنے باپ جیسا ہوتا تو زندگی کتنی خوبصورت ہوتی۔۔۔۔

.

. انکل یہی سچ ہے کہ روز میری بیوی ہے۔۔۔۔پاپا کو بتا دیا ہے اسی وجہ سے گم سم ہوئے بیٹھے ہیں۔۔۔اس نے دوسری جانب بینچ پر بیٹھے رافع کی جانب اشارہ کرتے بتایا۔۔تو وریام نے افسوس سے گردن نفی میں ہلائے۔۔

.

. تم جانتے ہو انزِک۔۔ تمہارا باپ بہت چالو چیز تھا۔۔۔اس نے میری بہن فدک سے زبردستی ہاسپٹل میں نکاح کیا اور مجھے بھنک تک نہیں پڑنے دی۔۔۔ آج مجھے خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ اسکا بیٹا بھی اسکے نقش قدم پر چلا ہے۔۔۔شاباش میرے لال۔۔

جگ جگ جیو۔۔۔!"وہ فخریہ اسکی کمر تھپکتے انزِک کو خود سے لگائے بولا تو انزِک نے حیرت سے وریام اور پھر اپنے ڈیڈ کو دیکھا۔۔۔

.

. فدک ٹھیک ہے بالکل بس اچانک سے یہ سب کچھ ہوا تو شاک میں چلی گئی ہے دو تین دن تک ٹریٹمنٹ ہوا تو وہ ٹھیک ہو جائے گی تم پریشان مت ہو۔۔۔وریام نے مسکراتے اسے پر سکون کرنا چاہا تو انزِک ہنس دیا۔۔ آپ جانتے ہیں اور میں بھی کہ ماما کا علاج دوائیوں سے نہیں ہو گا۔۔۔۔انہیں عیناں ہی ٹھیک کر سکتی ہے۔۔۔انزِک نے سرد سانس فضا کے سپرد کرتے کہا تو وریام نے گہرا سانس کھینچتے سرہاں میں ہلایا۔۔۔اور عیناں کو صرف ویام واپس لا سکتا ہے۔۔۔۔وریام نے بے بسی سے کہا تھا وہ جانتا

تھا کہ ویام کو اگر معلوم ہوا تو بہت تباہی ہونے والی تھی۔ وہ گھر آ
جائے میں اسے خود بتاتا ہوں۔۔۔ وریام نے پر سوچ انداز میں
سوچتے کہا تو انزِک بے ساختہ ہی مسکرا اٹھا۔۔۔

.

. وریام نے اسے یوں پاگلوں کی طرح ہنستا دیکھ سختی سے
گھورا۔۔۔ اپ کو کیا لگتا ہے کہ وہ انسان کچھ نہیں جانتا ہو گا۔۔۔
وریام کی بھوری آنکھوں میں دیکھتے وہ اعتماد سے بولا جیسے اسے
یقین تھا کہ وہ سب جانتا ہو گا۔۔۔ "جو انسان اپنے سے جڑے کسی
بے جان وجود کے حصوں تک نظر رکھ سکتا ہے تو کیا وہ اس بات
سے انجان ہو گا کہ اسکے ساتھ جڑی اسکی بیوی اس وقت کہاں ہو
گی۔۔۔" اسکے اعتماد ہر وریام دل مسوستے رہ گیا۔۔۔

.

. تمہیں اتنا اعتماد کیوں ہے۔۔۔۔ کیا پتہ وہ کچھ بھی ناں جانتا ہو۔۔۔" وریام نے انزک کے چہرے کو بغور دیکھا جیسے کچھ تلاش کر رہا ہو۔۔۔۔ مجھے یقین ہے کیونکہ میرے کسی اپنے کا وہ ایسا راز تک جانتا ہے جو اس نے خود سے بھی چھپائے رکھا تھا۔۔" انزِک نے ہاتھ پینٹ کی پاکٹ میں ڈالتے افسردگی سے کہا وہ یہ نہیں کہہ پایا کہ وہ شخص وہ خود تھا جس کی ایک چاہت ایک خواب کو وریام کاظمی نے دو سالوں سے ڈھال بنائے اپنے ہر کام میں استعمال کیا تھا۔۔

.

. ✹✹✹✹✹

. شارٹ کا نہیں کہنا کسی نے بھی، لائکس اور کمنٹس پہلے جیسے کریں نیکسٹ ایپی کیلئے الفتِ عشق ناول (جنونِ عشق سیزن ٹو 🔥🔥🔥

❤ □

. قسط نمبر part 247

. #از_قلم_زینب_راجپوت

. اجازت کے بغیر کاپی کرنا ممنوع ہے 🚫🚫۔۔۔۔

.

. ✸✸✸✸✸✸

.

. مجھے آپ سے بات کرنی ہے سسر جی۔۔۔۔۔۔"سیڑھیوں سے اترتا وہ ایک نظر صوفے پر بیٹھی روتی ہوئی فدک پر ڈالے اطمینان سے مسکراتے داؤد کے سامنے آتے بولا، جو بھی بات کرنی ہوئی ہم بعد میں کریں گے آپ لوگ فلحال جا سکتے ہیں۔۔۔ داؤد نے بے زاریت سے کہا تھا کیونکہ اس وقت اسکا دل نہیں تھا

کچھ بھی سننے کا۔۔۔وہ اپنی پرنسز کو۔ہرٹ کرنے کے بعد کافی دکھی تھا۔۔

.

. بات ابھی کرنے کی ہے تو بعد میں کیسے کروں گا۔۔۔دراصل مجھے رخصتی چاہیے ابھی اور اسی وقت۔۔۔۔"اسنے اطمینان سے کہتے داؤد اور دعا پر بم پھوڑا جو سنتے ہکا بکا سے رہ گئے۔۔۔

تمہارا دماغ تو نہیں خراب لڑکے۔۔۔۔۔نکاح کا کہا تھا وہ ہو گیا دو سال تک مجھے کوئی بھی رخصتی نہیں کرنی شیرازی صاحب اپنے بیٹے کو لے کر چلیں جائیں فلحال۔۔۔۔۔"داؤد نے غصے سے اسے گھورتے شیرازی سے کہا تو تیمور نے اپنے ہاتھ کے انگھوٹے سے شیو کو مسلا۔۔۔

.

. بات دراصل یہ ہے سسر جی۔۔۔۔ایک بار جس چیز پر میرا دل آجائے میں اسے کسی دوسرے کے سائے تک میں برداشت نہیں کرتا مگر میر کی خوشی کیلئے میں تیار تھا۔۔۔۔اسے دو سال خود سے دور بھی رکھ لیتا مگر اب میرا اردہ بدل گیا ہے کیونکہ وہ میری جائز بیوی ہے حق رکھتا ہوں میں اس پر۔۔۔۔۔۔۔۔میں۔ اسے جب چاہوں لے جا سکتا ہوں اب آپ بھی مجھے روک نہیں سکتے۔۔۔۔" تیمور نے گہرے لہجے میں داؤد کی آنکھوں میں دیکھتے بے باک نڈر لہجے میں کہا۔۔۔دعا نے خوف سے تیمور کو دیکھا۔۔۔بھلا کیا آسان تھا اپنی بیٹی کو یوں اس شخص کے ساتھ رخصت کر دینا۔۔۔

.

. بھولو مت کہ یہ نکاح میں نے کس شرط کے تحت کروایا تھا۔۔۔۔ داود بشمکل اپنے غصے پر ضبط کرتے کھڑا تھا اسکا بس نہیں تھا کہ وہ ابھی اسے جان سے مار دیتا۔۔ری لیکس سسر جی، شرطیں شرائط تو بعد میں دیکھیں گے پہلے ذرا مجھے اپنی بیوی کو دیکھنے دیں۔۔ وہ مزید اسے سلگاتا آنکھ دبائے دوبارہ سے میرب کو لینے اوپر کی جانب بڑھا تھا کہ داؤد نے فورا سے اسکے بازو کو گرفت میں لیے اسے جھٹکے سے پیچھے کھینچا۔۔۔۔

.

. جب کہہ دیا کہ نہیں تو اسکا مطلب نہیں۔۔۔۔ میرب تمہارے ساتھ کہیں بھی نہیں جائے گی تو وہ نہیں جائے گی۔۔۔۔ کون روکے گا مجھے میری ہی بیوی کو یہاں سے لے کر جانے سے ۔۔۔۔۔" ابکی بار تیمور کا لہجہ بھی سخت ہوا تھا شیر ازی صاحب

اسے پکڑنے کی کوشش کر رہے تھے جو پل بھر میں ہی بپھر گیا تھا۔۔۔ داؤد چھوڑیں اسے۔۔۔۔۔۔

.

. دعا حواس باختہ سی داؤد کو تیمور سے جدا کرنے کی کوشش کرنے لگی، مگر اس وقت داؤد کو تیمور سے الگ کر پانا آسان نہیں تھا۔

.

. ڈیڈ چھوڑیں میرے شوہر کو۔۔۔۔۔۔!" میرب کے چیختے کہنے پر تیمور، اور داؤد دونوں نے ہی مڑتے ہی پیچھے کھڑی میرب کو دیکھا۔ جس کی آنکھوں میں سرخ ڈورے نمودار تھے وہ بے تاثر چہرے سے کھڑی داؤد کو دیکھ اسکے قریب آئی تھی اور پھر جھٹکے سے تیمور کا گریبان اسکے ہاتھ سے آزاد کروایا۔۔۔

میرب ______ داؤد بے یقینی سے اسے دیکھ بولا تھا مگر یہ بے

یقینی اس درد اس ٹھیس سے بہت کم تھی جو اسنے میرب کو پہنچائی تھی۔۔

.

. کیا غلط کہا میرے شوہر نے۔۔۔بس یہی کہ مجھے رخصت کروا کے لے جانا چاہتے ہیں تو نکاح کے بعد رخصتی ہی ہوتی ہے۔۔۔۔ سلک کی ہالف گھٹنوں تک جاتی شارٹ سی گول گھیرے دار فراق میں ملبوس، چہرے پر آنسوں کے مٹے مٹے نشانات لیے، سرخ گھنگھریالی زلفوں کو نخاب کرتے چھپا دیا تھا جبکہ سرمئی بڑی بڑی سی آنکھوں میں کسی قسم کا تاثر جانچنا ناممکن تھا۔ تیمور کی سرخ نظریں میرب کے چہرے پر ٹکی تھی۔۔ اسکے انداز میں ایک ٹھہراؤ تھا جبکہ عنابی لبوں پر دلکش سی مسکراہٹ تھی۔

.

. میرب تمہیں کچھ بھی خبر نہیں ہے اوپر جاؤ کمرے میں اپنے۔۔۔!" داؤد نے سخت لہجے میں کہا جبکہ میرب سنتی جبڑے بھینچ گئی۔ ایک منٹ سسر جی میں آگے خاموش تھا کیونکہ میں کوئی بکھیڑا نہیں چاہتا مگر اب جب میری بیوی خود ہی میرے ساتھ جانا چاہتی ہے تو پھر آپ کو کوئی مسلئہ یا پریشانی نہیں ہونی چاہیے۔۔۔ تم منہ بند کرو اپنا بدتمیز انسان۔۔۔۔۔۔ داؤد نے بپھرتے اسے اونچی آواز میں غراتے خاموش کروایا۔۔ بہت ہو گیا بس کر دیں اب۔۔۔۔۔۔ جب نکاح اپنی مرضی سے کروا سکتے ہیں تو پھر رخصتی کیوں نہیں۔۔۔۔ آپ نے مجھ سے پوچھا تھا میں نے اپنا فیصلہ آپ پر چھوڑ دیا مگر اب میرا کوئی اردہ نہیں اس گھر میں رہنے کا۔۔۔ سانس گھٹ رہا ہے ابھی سے۔۔۔۔" تیمور

چلیں یہاں سے۔۔۔۔۔وہ بنادعا کی جانب دیکھ اپنے آنسوں صاف کرتے تیمور کا ہاتھ پکڑتے اسے فریز سا کر گئی۔۔۔جبکہ داؤد تو سرد نظروں سے اپنی آنکھوں سے اوجھل ہوتی میرب کی پشت کو دیکھتا رہ گیا۔۔۔۔

.

. ✸✸✸✸✸

.

. آیئے آیئے آج تو بہت بڑے بڑے لوگ چل کے ہمارے غریب خانے میں تشریف لائے ہیں۔۔۔۔ڈارک بلیو کلر کی شرٹ جس کے اوپری دو بٹن کھلے ہوئے تھے کف دونوں جانب سے بے ترتیب سے بند ہوئے پڑے تھے، شہد رنگ آنکھوں میں کوئی تاثر نہیں تھا، ماتھے پر بکھرے بالوں میں وہ اپنے بائیں ہاتھ

میں موجود لاتعداد بریسلیٹ اور دھاگوں میں اس وقت کوئی غنڈہ

سا دکھ رہا تھا اسکی شخصیت میں ایک وقار تھا لہجے میں ٹھہراؤ،

نظروں میں ایسی تپش کہ مقابل کو منٹوں میں خاکستر کر جائے

۔۔۔اسکی آواز بالکل اشعر علوی کی طرح کی تھی اور بولنے کا

انداز بھی بالکل اسی کے جیسا بالکل سپاٹ جب کسی بات کو عیاں

کرنا ہو تو وہ منٹ بھی نہیں لگاتا تھا یہ سوچتا نہیں تھا کہ سامنے والا

میرا اپنا ہے یا پھر بیگانہ۔۔۔۔

.

. پیچھے سے آتی طنزیہ مگر وہی بھاری سرد آواز سنتے اشعر نے جھٹکے

سے مڑتے پیچھے دیکھا۔۔۔جہاں وہ مغرور سے انداز میں

سیڑھیوں سے اترتا اپنے آگے پیچھے جمع لوگوں کو دیکھنے لگا۔۔۔

.

. بالکل سہی کہا ہے کسی نے کہ انسان چاہے جو کچھ مرضی کر لے وہ اپنی شخصیت کو کبھی نہیں چھپا سکتا۔۔۔۔ بھاؤں۔۔۔ اسے سر تا پاؤں دیکھتے اشعر نے دکھتے دل سے کہا تھا اسکا دل ٹوٹ سا گیا تھا ۔۔۔۔ اسے لگا تھا کہ اسکا بیٹا اسے جب ملے گا تو وہ اس قدر کامیاب اور قابل ہو گا کہ اشعر خود اس سے اپنے رویے کی معافی مانگتے اسے سینے سے لگائے گا۔۔۔۔۔۔۔ مگر اب جب اسے بھاوں کے روپ میں غنڈہ بنے دیکھ لیا تھا تو اسکے اندر کا آفیسر جاگ آیا۔۔۔ اسنے خود سے قد میں بڑے بھاوں کو دیکھ اسکی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔ کئیں لمحے بھاوں خاموش سا اپنے باپ کو دیکھتا رہ گیا۔۔۔۔ جبکہ اشعر اسکے نین نقوش میں رمشہ کی جھلک دیکھ جبڑے بھینچتے خاموش رہ گیا۔۔۔ ویسے آج بھی وہی خوشبو لگاتے ہیں عادتیں نہیں بدلی

آپ نے اپنی کمشنر۔۔۔۔" اپنے باپ کو سامنے دیکھ اسکی آنکھوں میں بے بسی کی نمی آنے لگی پرانے سب زخم پھر سے ہرے ہوئے تھے اسنے سوچا نہیں تھا کہ اسکی پہلی ملاقات جب بھی اشعر سے ہوئی وہ خود کو یوں بے بس محسوس کرے گا۔۔۔

ہاں کچھ ناسور زندگی کا حصہ بن کے رہ جاتے ہیں انسان چاہے جتنا بھی ان کو کاٹ لے مگر وہ ہمیشہ تکلیف دینے کی بابت ساتھ رہتے ہیں۔روح میں پیوست ہوئے کسی پیوند کی طرح۔۔۔۔۔"

اشعر نے گہرا وار کرتے اسکی شہد رنگ آنکھوں میں جھانکا جہاں کچھ ٹوٹنے کی اذیت تھی کچھ کرب سا تھا مگر اپنے درد چھپانے بھاوں سے بہتر کسے آتا تھا۔۔

.

. ناسور ناسور ہی رہتے ہیں کمشنر انہیں کاٹنے کے بجائے انہیں جلا کے بھسم کر دینا بہتر رہتا ہے خیر میرے غریب خانے میں کیسے آنا ہوا آپ کا۔۔۔۔وہ ہنستا بات بدلتے بولا تو اشعر نے اسکی سرخ پڑتی نظروں میں دیکھا۔۔۔

.

. حیا کو لینے آیا ہوں میں۔۔۔۔۔"حیا جو ڈرتے نیچے آئی تھی اشعر کو دیکھ اسکے الفاظ کو سنتے اسنے بے ساختہ مقابل کھڑے اس شخص کی چوڑی پشت کو گھورا۔۔۔ بھولیں مت وہ بیوی ہے میری ۔۔۔۔جس پر صرف اور صرف میرا حق ہے۔۔۔۔نکاح میں ہے وہ میرے۔۔۔۔"اپنے غصے اشتعال پر قابو پاتے وہ دبے دبے لہجے میں غرایا۔۔حیا نے کپکپاتے ہاتھوں سے ریلنگ کو تھاما۔۔۔اسے خوف تھا کہ کہیں بات مزید نا بگڑ جائے آگے بھی

سب کچھ اسی کی وجہ سے ہوا تھا وہ اب ایک بار پھر سے ان دونوں باپ بیٹے کی لڑائی کی وجہ نہیں بن سکتی تھی۔۔۔

.

. زبردستی کا نکاح کوئی نکاح نہیں ہے باقی کی کاروائی ہم عدالت میں کریں گے اگر تم نے زبردستی کی یا پھر میرے کام میں مداخلت کی اچھا نہیں ہو گا۔۔۔ اشعر نے آگے بڑھتے حیا کا ہاتھ تھامے امن کو وارن کیا۔۔۔ امن ساکت کھڑا حیا کی جانب دیکھنے لگا۔۔۔ اسے یقین تھا کہ وہ نہیں جائے گی۔۔۔ اگر میری بیوی اپنی مرضی سے جانا چاہتی ہے تو آپ لے جاسکتے ہیں مگر اگر یہ نہیں جانا چاہے تو پھر میں اِسے یہاں سے لے جانے والے کو اپنے طریقے سے دیکھوں گا۔۔۔

.

. امن نے اشعر کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے حیا کا ہاتھ اسکے ہاتھ سے آزاد کروایا۔۔زوہا دور کھڑی یہ منظر دیکھ خوشی سے نہال ہونے لگی ۔۔۔"یہ تمہاری زندگی ہے اس کا فیصلہ بھی تم ہی کرو گی۔اگر جانا چاہتی ہو تو ایک بات یاد رکھنا بھاوں سے سارے رشتے ناطے توڑ کے جانا ہو گا۔۔۔کبھی مڑ کے آنے کی گستاخی بھی مت کرنا مگر میرا نام تمہاری اس آخری سانس تک تمہارے نام کے ساتھ رہے گا۔۔۔کوئی بھی تمہیں مجھ سے دور نہیں کر سکتا۔۔۔"

.

. وہ اپنے لفظوں کا سحر حیا کے چاروں اطراف پھونکتے اسے بے بس کرنے لگا۔۔اشعر کو یقین تھا کہ وہ ضرور اسکے ساتھ جائے گی جبکہ بھاوں کو اعتماد تھا کہ اب وہ کہیں نہیں جا سکتی۔۔حیا نے آنکھیں بند کرے گزرے ہر لمحے کو محسوس کیا،جب وہ اسکے

قریب آیا تھا اسے اپنی باتوں سے خود سے نفرت کروانے لگا۔۔۔ اسے خود تک محدود کرتے اپنے نام کرلیا۔۔۔ اپنے لفظوں سے اسے اذیت دیتا تو اپنے لمس سے اپنی محبت سے اسکے ہر دکھ کو چن لیتا۔۔۔ حیا نے وہ لمحہ یاد کیا جب وہ کسی محافظ کی طرح اسے کسطرح اس بھیڑیے سے بچاتے اپنی بانہوں کے مضبوط حصار میں بھرے خود میں بھینچ گیا تھا۔۔۔۔ اسکی آنکھوں کی سرخی خوف حود کو کھو دینے کا خوف کیا کچھ نہیں دیکھا تھا حیا نے اسکی آنکھوں میں۔۔۔۔ اسکی بانہوں کے مضبوط حصار میں گزاری رات اسکی بھاری سرگوشیاں اسکا لمس اسکی چاہت کیا کچھ نہیں تھا اسکی آنکھوں کے سامنے۔۔۔۔۔ وہ جس خوف سے بھاگ رہی تھی اب جب وہ خوف نہیں تھا تو پھر وہ کیونکر اس سے بھاگتی جب امن نے اسے اپنے وجود میں شامل کرلیا تھا اسے اپنی روح کا حصہ

بنالیا تھا تو پھر وہ کیونکر اس سے دور جاتی۔۔۔۔ویسے بھی اس کے پاس اب کچھ بھی نہیں تھا جس کے لیے وہ اس سے دور جاتی ۔۔۔۔"

.

. حیا ڈرنے کی ضرورت نہیں یہ تمہارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتا تم چلو ابھی کے ابھی میرے ساتھ۔۔اشعر نے فوراً سے اسکا ہاتھ تھامتے کہا۔۔۔۔ کیا ہوا چلو بھی۔۔۔۔۔۔اسے وہیں کھڑا دیکھ اشعر نے حیرت سے مڑتے کہا۔۔بھاوں کی سانسیں تیز ہو گئی۔دل میں جو خوف تھا۔اسکے دل کی دھڑکنیں ساکت ہو گئی۔۔۔۔ابھی تو اسے پایا تھا کیا وہ پھر سے اسے ان وخشتوں کے حوالے کرتے چلی جائے گی۔۔

.

. بھاوں نے بے بسی سے اپنی شہد رنگ آنکھوں کو میچا وہ ہار گیا تھا ایک بار پھر۔۔۔۔۔ اپنے دکھتے ہوئے دل کے ساتھ وہ بھاری قدم اٹھائے اوپر جانے لگا۔۔۔ کہ معاً وہی خوشبو وہی نازک لمس اپنے ہاتھوں میں محسوس کرتے بھاوں نے چونکتے حیرت سے اپنے ہاتھ کو دیکھا۔۔ اور پھر حیا کے خوبصورت چہرے کو ، جسکے چہرے پر ایک خوبصورت سی مسکراہٹ تھی۔۔۔۔۔ میں اپنے شوہر کے ساتھ بہت خوش ہوں انکل۔۔۔ ماضی میں جو کچھ بھی ہوا اس میں جتنی غلطی امن کی تھی اتنی ہی میری بھی ہے ۔۔۔ مگر پھر بھی امن نے مجھے اپنی بیوی ہونے کے سارے حقوق دیے۔۔۔ مجھے میری سوچ سے بھی زیادہ محبت عزت سب کچھ دیا۔۔۔۔ اگر یہ چاہتے تو مجھے استعمال کر کے پھینک دیتے یا پھر جیسے مرضی چاہتے مجھے اذیتیں دے کر اپنا بدلہ لیتے مگر امن

نے ایسا کچھ بھی نہیں کیا۔۔انہوں نے مجھے ان بھیڑیوں کے منہ سے بچایا جنہوں نے ایک بار نہیں کئی بار مجھے نوچنا چاہا۔۔۔۔مجھے فخر ہے اپنے شوہر پر اب تو یہ خود بھی چاہے گے تو بھی میں آنہیں چھوڑنے والی نہیں۔۔۔۔امن کی بے یقین سی نظروں میں اپنا عکس دیکھتے وہ شرارت سے بولتے اسے مسکرانے پر مجبور کر گئی۔۔۔

.

. اشعر لب بھینچتے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا اگر وہ خوش تھے تو پھر اس کا وہاں رہنے کا کوئی جواز نہیں بنتا تھا۔۔۔میں دعا کروں گا کہ تمہارا یہ فیصلہ تمہیں بعد میں پچھتانے پر مجبور ناں کرے ۔۔۔۔" بنا امن کو دیکھے وہ زیرِ لب بڑبڑاتے وہاں سے واپسی کی جانب نکلا۔۔۔۔

.

. ✹✹✹✹✹

. ☺😔 Like comment and shareالفتِ عشق

(جنون عشق سیزن ٹو) 🔥🔥🔥

. قسط نمبر 48

. #از_قلم_زینب_راجپوت

. اجازت کے بغیر کاپی کرنا ممنوع ہے 🚫🚫۔۔۔

.

. ✹✹✹✹✹✹

.

. ھوا سے باتیں کرتی گاڑی فل سپیڈ سے آتے ایک جھٹکے سے رکی تھی۔۔۔۔ اندر بیٹھا وجود دھڑکتے دل سے تیز تیز سانسیں لئے گھبراہٹ کا شکار تھا اسے ڈر لگ رہا تھا وہ نہیں جانتا تھا کہ اگر وہ

لڑکی سچ میں اسکی بہن نکلی تو پھر وہ بدلے میں کیساری ایکشن دے گا کیا کرے گا وہ کچھ بھی سوچنے سمجھنے کی کیفیت میں نہیں تھا دل و دماغ میں بس سلیمان شاہ کے کہے الفاظ گردش کر رہے تھے۔۔۔

.

. ایل نے آنکھیں موندے گہرا سانس لیتے خود کو پر سکون کرنا چاہا تھا اور پھر جلدی سے باہر نکلتے ایل نے ایک نظر اپنے اپارٹمنٹ کو دیکھ اپنا بھاری قدم آگے بڑھایا۔ دل کی حالت ابتر ہو رہی تھی ایسے جذبات سے وہ بلکل ناواقف تھا اسے لگا تھا کہ اسکے جذبات اسکی محبت تو صرف اسکی سن شائن کے لئے ہے اسکی محبت کی حقدار صرف وہی ہے مگر اب وہ اللہ کے بتائے اس نئے راز سے روشناس ہوتا خود بھی حیران تھا اسے یقین نہیں تھا ایاں کہ اسکا رب اس پر اس قدر مہربان ہو رہا تھا۔۔ وہ تو گناہ گار تھا۔۔

.

. گناہوں میں پلا بڑھا ایک ناپاک وجود کیسے اس پر اسکا رب اتنے گناہوں کے باوجود بھی مہربان ہو سکتا تھا۔۔۔

.

. ایل تم باہر کیوں کھڑے ہو مجھے پورا یقین تھا کہ تم آؤ گے آؤ اندر آؤ۔۔۔ تمہیں ثبوت دکھاتا ہوں میں۔۔۔۔!" وہ اسے بازو سے تھامے خوشی سے نہال ہوتے بول رہے تھے، نہیں مجھے کوئی ثبوت نہیں دیکھنا۔۔۔وہ گھبرا گیا وہ۔ کیسے اپنے رب سے شرک کرتا۔ کیا وہ اسے دیکھتے ہی پہچان نہیں گیا تھا کیا اسکے دل نے نہیں کہا تھا کہ ہاں یہ وہی تھی اسکی بہن۔۔۔"

.

. چلو بیٹا اندر عیناں تمہارا انتظار۔ کر رہی ہے ______ !" سلیمان شاہ مسکراتے خوشی سے نہال اسے حصار میں لیتے بولے تو ایل نے گھبراتے انہیں دیکھا۔ وہ گھبرا رہا تھا پہلی بار کسی لڑکی سے ملنا اسے گھبراہٹ ہو رہی تھی کہ کہیں وہ کچھ غلط ناں کہہ دے۔۔۔ بیٹا تم گھبراؤ مت بس چلو میرے ساتھ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا ۔۔۔۔" وہ مسکراتے ہوئے اسے پرسکون کرنے لگے۔۔۔ وہ واقعی گھبرایا ہوا تھا جبھی تو سلیمان شاہ کے اس قدر قریب آنے کے باوجود بھی وہ کچھ نہیں کہہ رہا تھا۔۔

.

. سلیمان شاہ اسے ساتھ لگائے خوشی سے گردن اکڑائے ایل کے کمرے کی جانب بڑھے تھے۔۔ ایل کے دل کی دھڑکنیں ساکت ہونے لگیں۔ عیناں۔۔۔ سلیمان شاہ دروازے کے قریب

جاتے عیناں کو دیکھ بلانے لگے۔۔۔عیناں جو بیڈ پر بیٹھے ایل کی تصویر کو تھامے بغور دیکھ رہی تھی ایک دم سے سلیمان شاہ کی آواز پر وہ گھبراتے اٹھی تھی۔۔

.

. ایل بے حس و حرکت کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔۔ جس کی گرے کانچ سی آنکھیں سلیمان شاہ جیسی تھی مگر ان میں رقم معصومیت اسے کوئی پری لگی تھی وہ۔۔۔اسکے پھولے گلابی گال بلکل چھوٹے بچوں کی سی طرح تھے،باریک گلابی ہونٹ گلاب کی پنکھڑیوں کی مانند تھے وہ دور سے دیکھنے میں ہی اتنی مبہوت تھی کہ ایل کو یقین نہیں ہو پا رہا تھا کہ وہ اسکی چھوٹی بہن تھی۔۔ عیناں ایل کو دیکھ رہی تھی۔۔ جس کی ساکت نظریں اسی کے چہرے کا ارتکاز کر رہی تھیں۔۔

.

. عیناں بیٹا یہ عالیان آپ کا بڑا بھائی____!" سلیمان شاہ چلتے اسکے قریب گئے تھے اور محبت سے اسے ایل کی بابت بتایا، عیناں اسے مبہوت سی دیکھ رہی تھی وہ تصویر سے زیادہ حقیقت میں حسین تھا یا پھر اسکا بھائی اسکا محرم رشتے کی کشش اسے مزید خوبصورت بنا رہی تھی۔ ایل ملو گے نہیں بہن سے۔۔۔۔ سلیمان شاہ اسکی کیفیت سے انجان اسے پکارتے اسکی جانب بڑھے۔۔

.

. ہہہ ہاں ممم۔ میری ببب بہننن۔۔۔۔۔ وہ ایل جسکے ہاتھ کسی کی گردن اتارتے وقت کبھی نہیں کپکپائے تھے آج اپنی بہن کو سامنے دیکھ اسکی زبان لڑکھڑا رہی تھی۔ اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کرے اسکے قریب جاتے اسے خود میں بھینچ لے یا پھر

اسے بانہوں میں بھرتے پوری دنیا کو بتا دے کہ دیکھو تم سب جو مجھے کہتے تھے کہ تمہارا کوئی نہیں دیکھو میرے پاس میری بہن ہے میرا خون کا۔رشتہ میری ہمدرد میری ساتھی۔۔۔۔۔عیناں خود بھی گھبرا رہی تھی انزِک کے ساتھ اسکا رشتہ اور تھا وہ بچپن سے ایک ساتھ پلے بڑھے تھے۔۔انزک آدھے سے زیادہ کام اس کے کیا کرتا تھا اسکے کمرے کی صفائی بھی وہ فدک سے چوری چھپے کر دیتا تھا۔۔۔اور وہ فخر محسوس کرتی تھی اس پر۔۔۔۔۔

.

. مگر ایل کو دیکھ اسکے تاثرات عجیب تھے یا یوں کہا جائے کہ عجیب سی جھجھک تھی۔

.

. ممم میری ببب بہن ععععع عینننن

عینننناااں ں ں ں ____!" اپنی نیلی آنکھوں میں آتے آنسوں پر ضبط کرتے وہ دھیمے قدم اٹھائے اسکے قریب جاتے بلکل مدہم سی سرگوشی نما آواز میں بولا۔۔۔ تو عیناں اسکی نیلی سمندر جیسی آنکھوں میں آنسوں دیکھ بھاگتے اسکے سینے سے جا لگی۔۔۔۔ ایل کا سارا وجود سن سا پڑ گیا ملنے کی سکت نہیں رہی تھی مانو۔۔۔۔ وہ۔ اپنے سینے سے لگے روئی جیسے نازک وجود کی خوشبو کو خود میں اتارتا ہنسنے لگا اسے اپنی ماں کی خوشبو محسوس ہوئی تھی عیناں سے۔۔۔۔۔ عیناں ایک دم سے پیچھے ہونے لگی کی معا ایل۔ نے وخشت زدہ سے ہوتے اپنے مضبوط ہاتھوں کا حصار تنگ کرتے اسے سینے سے لگایا۔۔۔۔ اسکی دھاڑیں فلک شگاف تھیں وہ پچیس چھبیس سالہ جوان مرد آج رو رہا تھا۔۔۔۔

.

. اسکی آہ و بکا پر سلیمان شاہ کا وجود کانٹوں کی مانند ہونے لگا وہ جانتے تھے جو کچھ وہ اپنی زندگی میں برداشت کر آیا تھا ان دخشتوں نے اس معصوم بچے کو نوچ کھایا تھا اسے رشتوں سے دور کر دیا تھا وہ بے حس درندہ بن کے رہ گیا تھا مگر آج اسکا یہ روپ انہیں دہلا گیا تھا۔۔

.

. وہ صوفے کا سہارہ لیے بمشکل سے کھڑے تھے ورنہ قدم اب بے جان ہونے لگے تھے۔۔ مممم میری بببب بہن مممم میر رری بببب بچچھہیییییی۔۔۔۔۔۔۔۔!" وہ دھاڑیں مارتے ہوئے روتا ہچکیوں میں کہہ رہا تھا۔۔۔۔۔۔عیناں اسکے یوں دھاڑیں مارتے رونے پر سہم سی گئی۔۔۔ مممم میری ببب بہن ڈڈڈیڈڈڈڈ دد دڈ

دیکھیں ممم۔میر رررری ببب بہننن مممم میری ببب

بیٹییی______وہ ہچکیوں میں روتا سلیمان شاہ سے کہہ رہا تھا،

سلیمان شاہ تو اسکے یوں برسوں بعد ڈیڈ کہنے پر ہی ساکت وجود

سے کھڑے تھے۔۔۔۔اس خاموش اپارٹمنٹ میں جہاں ایل

کی وخشتیں ں برپا تھیں جس کا کونہ کونہ اسکی اذیتیں سے بھرا تھا

۔آج کسی اپنے کی آواز سے گونج رہا تھا۔

.

✸✸✸✸✸ .

.

. مسٹر شیرازی آپ اتریں۔۔۔۔۔"وہ گاڑی ایک جانب روکتا

لاپرواہی سے بولا۔۔۔۔۔تو مسٹر شیرازی نے اسے گھورتے

دیکھا کیوں اتروں میں نیچے۔۔۔۔تم سیدھے گھر چلو گے ابھی

کے ابھی۔۔۔۔۔۔"میرب خاموش بیٹھی تھی اسکے چہرے سے اسکے تاثرات جانچنا ناممکن تھا۔۔۔۔۔ آپ ابھی یہاں سے سیدھے اپنے گھر جائیں گے کیونکہ میں ابھی ہوٹل جا رہا ہوں میر کے ساتھ۔۔۔۔ وہ انگلیوں سے سٹرئنگ بجائے سیٹی کی دھن پر بولا۔۔۔۔۔

.

. کیا مطلب ہے تمہاری بات کا ہوٹل میں کیا لینے جانا ہے اب آگے تھوڑی بے عزتی کروائی ہے جو اب نیا تماشہ کروانا ہے۔ وہ غصے سے دانت پیستے ہوئے بولے تو تیمور نے انہیں مڑ کر گھورتے دیکھا۔۔۔

.

. مسٹر شیرازی میری ویڈنگ نائٹ ہے آج اور میں ہوٹل میں گزارنا چاہتا ہوں امید ہے کہ اب آپ مجھے نہیں روکے گے۔۔۔"میرب کی جانب دیکھتے وہ مرر سے اپنے ڈیڈ کا دھواں دھواں چہرے کو دیکھ کہتے آنکھ دبا گیا۔۔

.

. نہیں مجھے گھر جانا ہے ابھی اور اسی وقت میں کسی بھی ہوٹل میں نہیں جانے والی۔۔۔۔میرب نے سنتے ساتھ ہی فورا سے اختلاف کیا۔۔۔تو تیمور نے بدمزہ ہوتے منہ بنایا۔۔۔

.

. اہہو یار تم چپ کرو کچھ بھی نہیں جانتی۔۔۔۔۔مگر فکر کی کوئی بات نہیں تیمور تمہیں اپنے اسٹائل سے بہت اچھے سے سمجھا لے گا۔۔۔وہ قہقہ لگاتے آنکھ دباتے ہوئے بولا۔۔۔

.

. جبکہ میرب سنتے ضبط سے دانت پیستے رہ گئی۔۔

.

. انکل میں بھی آپ کے ساتھ ابھی گھر جاؤں گی۔۔۔۔۔ میرب نے بنا تیمور کی جانب دیکھ کہا تھا۔۔۔۔۔۔۔ اوکے سینیور ریٹا ہم گھر چلیں گے۔۔۔۔۔ وہ شیطانی مسکراہٹ مسکراتے اپنے بالوں میں ہاتھ چلاتے ہوئے بولا تو اسکے فوراسے مان جانے پر شیرازی صاحب حیران تھے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ بنا کسی غرض کے وہ کبھی بھی کوئی کام نہیں کرتا تھا۔۔۔

.

. تیمور بارہا گردن گھمائے میرب کے حسین چہرے کو دیکھتے پھر سے مسکراتا ڈرائیونگ کی جانب متوجہ ہو جاتا۔۔۔۔۔۔۔۔ لٹس

گو میر جاناں۔۔۔۔" گاڑی پورچ میں روکتے وہ بھاگتے میرب کی جانب گیا اور فوراسے دروازہ کھولتے وہ مسکراتے اپنا ہاتھ اسکے سامنے پھیلائے بولا۔۔۔ میرب نے نفرت سے اسکے ہاتھ کو جھٹکا۔۔ تو تیمور کے چہرے کی مسکراہٹ سمٹ سی گئی۔۔۔

.

. میرب فوراسے اترتے شیرازی صاحب کے پیچھے اس شاندار محل نما گھر میں داخل ہوئی۔۔۔۔ اسکی نظروں میں ستائش بھی تھی کیونکہ۔ وہ پورے پلان کے تحت آئی تھی کہ کیسے تیمور کو سبق چھکانا تھا۔۔۔۔۔۔ آپ کہاں تھے کچھ خبر بھی ہے کیا ہو رہا ہے تیمور گھر پر نہیں آیا اور۔۔۔۔۔" مسز شیرازی جو کہ شوہر کو دیکھتے ہی بڑبڑاتے بول رہی تھیں ایک دم سے پیچھے سے آتی میرب کو دیکھ انکے قدم تھمے تھے وہ حیرانگی سے اسے دیکھے گئی۔۔

.

. مم میرب۔۔۔۔یس مام میرب آپ کی بہو میرب تیمور شیرازی۔۔۔۔۔۔" تیمور نے خوشی سے چہکتے اونچی آواز میں کہا تھا۔۔۔جبکہ میرب اسکے تعارف پر نظریں گھمائے لب بھینچتے رہ گئی۔۔۔۔کک کیا کہہ۔رررہے ہو تم تتت تیمور۔۔۔۔مسز شیرازی کو لگا کہ انکو سننے میں غلطی ہوئی ہے جبھی وہ حیرت سے استفسار کرنے لگی تو تیمور مسکراتے میرب کے قریب کھڑا ہوا۔۔۔آپ کو۔ہقین نہیں تو اپنے شوہر سے پوچھ لیں یہ چشم دید گواہ ہیں میرے نکاح کے۔۔۔۔پینٹ کی پاکٹ میں ہاتھ ڈالے وہ نہایت آرام سے بولا۔۔۔

.

. مگر یہ سب کیسے اور کیوں کیا تم نے، مسز شیر ازی کو کسی بھی طور یقین نہیں آرہا تھا۔۔۔ بھلا وہ کیسے نکاح کر آیا اور سب سے بڑی بات داؤد کیسے مانا ہو گا اس نکاح کیلئے۔۔۔۔۔!"مام صبح بات کریں گے ابھی میں اور میرب ریسٹ کریں گے۔۔۔۔۔۔"وہ مسز شیر ازی کے گال کو تھپکتے میرب کا ہاتھ تھامے بولا۔۔۔ تو میرب نے جھٹکے سے اپنا ہاتھ اسکی گرفت سے نکالا۔۔۔۔

.

. انٹی مجھے کوئی الگ کمرہ دے دیں مجھے اس شخص کے ساتھ نہیں رہنا۔۔۔۔ میرب نے مضبوط لہجے میں کہا تھا وہ۔ کسی بھی طور تیمور کے ساتھ نہیں رہ سکتی تھی۔

.

. شٹ اپ میر کم وِدمی۔۔۔۔۔" اسکی بات کاٹتے تیمور نے سنجیدگی سے اپنی آنکھوں میں سرخی لئے بولا۔۔۔ تو میرب نے فوراسے سر نفی میں ہلایا۔۔۔ نہیں جانا مجھے تمہارے ساتھ۔۔۔" وہ ایک دم سے قدم پیچھے کو لیے بولی۔۔۔ بیٹا چلو میں آپ کو کمرہ دکھاتی ہوں۔۔۔"

.

. مسز شیر ازی نے اسے ساتھ لگاتے محبت سے اسکی پیشانی چومتے کہا تھا۔۔۔

.

. نومام سوچیۓ گا بھی مت میر کو۔ مجھ سے دور کرنے کا۔۔۔۔۔ یہ۔ نکاح اسی لئے نہیں کیا میں نے۔۔۔۔" وہ دھاڑتے تیز لہجے میں بولا تو شیر ازی صاحب نے اسے گھورا۔۔۔

.

. نہیں جانا مجھے تم ہاتھ چھوڑو میرا۔۔۔۔"وہ جھنجھلاتے ہوئے اپنا ہاتھ چھڑاتے بولی تھی۔۔۔۔ تیمور نے ایک دم۔سے اسکے ہاتھ کو پکڑتے اسے غصے سے اپنی جانب کھینچا۔تو وہ تڑپتے تیمور کے کندھے سے جالگی۔۔ہاتھ چھوڑو میرا۔۔۔۔۔وہ چیخنے کے سے انداز میں بولی تھی کہ تیمور نے جھٹکے سے اسکی کمر کے گرد اپنا بھاری ہاتھ حائل کیے اسے اٹھائے کندھے پر ڈالا۔۔۔تت تیمور یہ کلک کیا کر رہے ہو تت تم۔۔۔؟"مسز شیرازی حواس باختہ سی ہوتے بولی تھی جبکہ تیمور سنی ان سنی کیے میرب کی پر زور مزاحمت کو اگنور کیے اسے ایسے ہی کندھے پر ڈالے اپنے کمرے کی جانب بڑھا۔

.

.

.

. ننن نہیں مممم مو مممم۔۔۔۔۔۔۔۔"حور میری بچی میں ہوں پاس میری جان کیا ہوا ہے تمہیں۔۔۔۔۔حور کے نیند میں بڑبڑاتے اور ایک دم سے ڈرنے پر نیناں نے بھاگتے اسکے قریب جاتے حور کو ساتھ لگائے کہا تھا۔۔۔جو نیند میں بھی خود کو ایل کی قید میں پاتے ڈر گئی تھی۔

.

. مممم مو مممم ووووہ مم مجھے ووووہ______!'وہ توڑ توڑ کے لفظ ادا کرتی نیناں کو مزید پریشان کر گئی۔۔حور میری جان کیا ہوا ہے میری بچی مجھے بتاؤ۔۔۔۔نیناں نے اسکے گھنے سیاہ بالوں میں ہاتھ چلاتے اسے سینے سے لگائے کہا۔۔۔مگر حور کا پورا وجود لرز رہا تھا

۔وہ ہچکیاں بھرتے اپنی ماں کی آغوش میں خود کو چھپانے کی کوشش کررہی تھی۔۔

.

. پرنسز۔۔۔۔۔۔ویام جو ابھی نیناں کیلئے چائے بناتا واپس آیا تھا حور کو یوں روتا دیکھ وہ تڑپتے اسے پکارتا اسکے قریب پہنچا۔۔ حور نے اپنی بھیگی سرخ سیاہ آنکھوں سے مڑتے ویام کو دیکھا۔۔۔ جس کی بھوری آنکھوں میں خون کی ڈوریاں دیکھ وہ سہم سی گئی۔۔ ویام بھاگتے اسکے قریب گیا اور نرمی سے بیڈ پر بیٹھتے اسنے محبت سے اسے خود میں بھینچ گیا۔۔۔ کیا ہوا میرے شیر بیٹے کو ۔۔۔۔۔کس نے تکلیف دی ہے میری پرنسز کو۔۔۔۔۔۔ویام نے ہونٹ حور کے سر پر رکھتے محبت سے پوچھا جبکہ لہجہ انتہائی

سخت تھا جیسے وہ ابھی حور کو تکلیف دینے والے شخص کو برباد کر دے گا۔۔۔

.

. حور کے سامنے ایل کا سراپا گردش کرنے لگا۔۔۔ جس طرح سے اسنے زبردستی نکاح کیا تھا اسکا چھونا اور پھر وہ خود ہی اپنے ہوش و حواس میں نہیں رہی تھی۔۔۔ وہ جانتی تھی کہ اگر ویام کو پتہ چلا تو اس شخص کو جان سے مار دے گا مگر اس سے حور کو کیا حاصل ہوتا وہ تو اب اندر سے ٹوٹ چکی تھی۔۔۔ اسکا مان غرور سب ختم تھا اپنی ذات پر سے۔۔۔ پھر وہ اپنے بھائی کو کیسے اس حیوان کے سامنے۔ کر دیتی جو جانے کتنا طاقتور تھا۔۔

.

. ککک کچھ ببب بھی نن نہیں ببب بس مممم مومم ڈڈڈڈڈیڈڈڈ کلک

کی اووووراہپ آپ کک کی یاد آرررررہی تتت تھی۔۔۔"

.

. وہ یونہی اسکے کندھے سے لگے بولی تو ویام نے سنتے گہرا سانس فضا

کے سپرد خارج کیا۔۔۔۔

.

. میری گڑیا اگر اتنی ہی یاد آرہی تھی تو بھائی کو کال کر لیتے میں

بھاگتا آجاتا اپنی پرنسز کے پاس۔۔۔ ویام نے روتی ہوئی نیناں کو

آنکھوں سے ہی ریلیکس رہنے کا اشارہ کرتے حور کو گود میں

بھرتے کہا۔۔۔ حور کیلئے اپنے آنسوں پر ضبط کرنا بے حد مشکل ہو

رہا تھا دل چاہ رہا تھا کہ دھاڑیں مار مار کے روئے چیخ چیخ کے بتائے

اپنے باپ جیسے بھائی کو کہ دیکھو تمہاری گڑیا جسے تم نے بچپن سے

ہر سرد و گرم سے بچا کے اپنی آغوش کے مضبوط حصار میں پالا ہے آج وہ خالی ہاتھ رہ چکی ہے اسکی عزت اسکا مان سب کچھ لوٹ لیا کسی حیوان نے۔۔۔۔ اسکا غم بڑا تھا مگر اس سے زیادہ اسکے رب نے اسے سہنے کی ہمت دی تھی کیونکہ اسے یقین تھا کہ اللہ اپنے پیاروں کو ہی آزماتا ہے۔۔۔

.

. حور میری پرنسز______!"ویام کو اسکی خاموشی گھل رہی تھی آخر ایسا کیا ہوا تھا جو حور اتنا خاموش ہو گئی تھی کونسی ایسی بات تھی جس سے ویام انجان تھا۔۔۔

.

. ججج جی. ببھائی____!" حور نے آنکھیں موندے کہا وہ اس وقت ویام کی آنکھوں میں نہیں دیکھنا چاہتی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اگر ایسا ہوا تو اسکا بھائی اسکے تکلیف کو پڑھ لے گا۔۔۔۔

.

. آپ جھوٹ تو نہیں بول رہے اپنے بھائی سے۔۔۔۔۔؟" ویام نے مدہم سے لہجے میں پوچھا تھا وہ چاہتا تھا کہ حور اسے خود سے ہی بتادے کہ آخر ہوا کیا ہے______!" ننن نہیں. ببھائی ایسی کک کوئی. ببات ننننن نہیں۔۔۔۔۔ حور نے جلدی سے اپنی جانب سے اسے مطمئن کرنا چاہا، ویام نے ہونٹ اسکے سر پر رکھے ۔۔۔۔ مجھے یقین ہے میری پرنسز اپنے بھائی سے کبھی جھوٹ نہیں بولے گی۔۔۔ ویام کے لہجے میں گہری انچ تھی جیسے وہ

اسے ڈرا رہا تھا مگر حور اس وقت کمزور نہیں پڑنا چاہتی تھی۔۔۔

جبھی اپنے دل اپنے غم پر ضبط کیے وہ چپ چاپ لیٹی رہی۔

.

✸✸✸✸✸ .

.

. ماہی زندہ ہو تم______!" اذلان اسے بانہوں میں بھرتے اندر لایا تھا بیڈ پر لٹائے وہ اسکے پاس بیٹھتے شرارت سے لب دبائے پوچھنے لگا۔۔۔۔۔وہ جانتا تھا کہ میڈم بے ہوشی کا ناٹک کر رہی تھی جبھی وہ خود بھی اب اسے سبق چکھانے کے موڈ میں تھا۔۔۔

.

. ماہی جانم اکیلے اکیلے سونے کا ارادہ ہے کیا۔۔۔۔" اذلان نے ہاتھ اسکی قریب رکھتے ٹیک لگائے اسکے حسین چہرے کو دیکھتے استفسار کیا۔۔۔

.

. یار اچھا ہی ہے تم سوئی رہو۔۔ تمہاری نیند کا مجھے کچھ فائدہ تو ہو گا۔۔" اذلان نے مسکراہٹ ضبط کرتے سوچا اور پھر ایک دم سے اسکے قریب نیم دراز ہوا۔۔ الایہ کو اسکی حرکتوں سے کوفت سی محسوس ہونے لگی۔ مگر وہ آج اذلان کو پریشان کر کے ہی دم لینا چاہتی تھی۔۔۔ جبھی ماتھے پر بل ڈالے وہ بظاہر بے ہوشی کا ناٹک کیے پڑی تھی۔۔۔

.

. یو نو واٹ تمہارے اندر سبھی خوبیاں موجود ہیں جو مجھے میری بیوی میں چاہیے تھی سوائے چند ایک بری حرکتوں اور عادتوں کے ۔۔۔ مگر کوئی بات نہیں وہ بھی میں سدھار دوں گا ۔۔ مجھے یقین ہے میرے دو درجن چوزوں کو تم سے زیادہ اچھے سے کوئی اور کبھی بھی سنبھال نہیں پائے گا ۔۔۔ وہ قہقہ لگاتے اسے زہر لگا تھا الایہ کی سرخ رنگت اسکے غصے کی صاف نشانی تھی ۔۔

.

. اسکی حالت پر اذلان کا دل بھنگڑا کرنے کو چاہا تھا مگر فل وقت وہ اپنے جذبات پر ٹھنڈا پانی ڈالے بیٹھا تھا ۔۔

.

. تمہاری یہ لمبی پونی ٹیل جب سانپ کی طرح لہراتی ہے تو میرا دل گڈ مڈ کرنے لگتا ہے ۔۔۔ تمہاری ناک پر رکھا یہ غرور اکڑ بہت جچتا

ہے تم پر۔۔۔۔۔ تمہارے یہ قاتل نین کٹورے دل چاہتا ہے کہ ان میں ڈوببب جاؤں۔۔۔۔۔ تمہارے شوز کی ٹِک ٹِک کی آواز میرے دل میں دھک کرتی ہے۔

.

. الایہ کے چہرے پر جھکے وہ جذبات سے چور لہجے میں گہری سرگوشیاں کرنے لگا۔۔ اپنے چہرے پر اسکی سلگتی سانسوں کے پڑتے ہی الایہ نے لب مضبوطی سے ایک دوسرے میں پیوست کیے۔۔۔ اذلان نے جھکتے الایہ کی دونوں آنکھوں پر اپنے لب رکھے تو الایہ کا سانس بھاری پڑنے لگا۔۔۔ اسکی ڈھول کی مانند چلتی سانسیں اذلان بخوبی سن رہا تھا۔

.

. وہ سیدھا ہوئے بیٹھتا الایہ کے چہرے کو دیکھنے لگا۔۔۔ازلان نے ایک نظر اسکے نازک وجود پر ڈالی اور پھر ماتھے پر بل ڈالے وہ جگہ سے اٹھتا اسکے پاؤں کے قریب بیٹھا۔۔۔اور نرمی سے اسکے دائیں پاؤں کو شوز کی قید سے آزاد کیا تو الایہ اپنا شوز اترتا محسوس کیے فوراً سے جگہ سے اٹھی۔۔۔۔

.

. اذذذلل ازلان چچھوڑو یہ ککلک کیا کر رہے ہو۔۔۔۔۔؟" وہ حواس باختہ سی اپنے پاؤں میں بیٹھے ازلان کو دیکھ چلاتے اپنے پاؤں پیچھے کھینچنے لگی کہ ازلان نے انہہ کرتے اسکے پاؤں دوبارہ سے کھینچے گود میں رکھے۔۔۔

.

. ازلان یہ یہ کیاکک کرررررہے ہو چچچ چھوڑو ممم میراپپپ

پاؤں______!" الایہ چیختی اپناپاؤں چھڑوانے لگی مگرازلان سنی

ان سنی کرتااسکے پاؤں سے شوز اتارتانیچے پھینک گیا۔۔۔۔

.

. پاگل انسان کیوں لگایامہرے پاؤں کوہاتھ چھوڑو میرے

پاؤں۔۔۔۔۔" وہ غصے سے اسکے دیکھنے پرچینخنے کے سے انداز

میں بولی۔ توازلان نے سرد سانس فضاکے سپرد کیے اسے

دیکھا۔۔ اب یہ مت کہنا کہ تم شوہر ہو میرے پاؤں کوہاتھ مت

لگایاکروں مجھے گناہ ہوگاوغیرہ وغیرہ۔۔۔۔۔" ازلان نے سر جھٹکتے

کہااور ساتھ ہی اپنے ہاتھ کی انگلیوں سے وہ اسکے دودھیاپاؤں کو

پشت کوسہلارہاتھا۔۔۔ الایہ نے جھرجھری لیتے پاؤں پیچھے کیا۔۔

.

. نن نہیں میرے لئے یہ رشتہ معنی نہیں رکھتا مگر مجھے اچھا نہیں لگا تم مت چھوؤں میرے پاؤں کو۔۔۔۔"

.

. الایہ نے رخ موڑتے نظریں چراۓ کہا اذلان نے سرد نظروں سے الایہ کے چہرے کو دیکھا۔۔۔ اور جبڑے بھینچتے ایک دم سے اسکی گردن کو دبوچتے وہ کھینچتے اسے خود سے قریب کر گیا۔۔۔ اس اچانک افتاد کر الایہ چیختی آنکھیں پھیلاۓ اذلان کو دیکھنے لگی جس کی آنکھوں حدردجہ سرخ تھیں۔

.

. جیسے وہ خود پر ضبط کر رہا ہو۔۔۔۔ ڈونٹ یُو ڈئیر ٹُو سے ڈیٹ ______ میں سب کچھ برداشت کر سکتا ہوں مگر آئندہ یہ بات اپنی زبان پر کبھی مت لانا یہ رشتہ میرے لئے بہت معنی

رکھتا ہے بیوی ہو تم میری اور آئندہ اس رشتے کی بابت میں کوئی فضول بات ناں سنوں۔۔۔۔۔اسکے چہرے پر غراتے وہ سرد ٹھٹھرا دینے والے لہجے میں کہتا الایہ کی سانسیں خشک کر گیا۔۔

.

. الایہ خوف سے سہمی بنا کچھ بولے اسے ہی دیکھ رہی تھی کہ ایک دم سے اذلان نے ضبط سے آنکھیں میچتے اپنی گرفت ڈھیلی کی اور جھٹکے سے اٹھتے وہ کمرے سے نکلتا چلا گیا۔۔

.

. ✸✸✸✸✸

.

. اپنے مضبوط بھاری ہاتھ میں حیا کے نازک ہاتھ کو دبوچے وہ پھولی رگوں تنے اعصاب کے ساتھ چلتا اسے کھینچتے ساتھ لیے اپنے

کمرے میں داخل ہوا۔۔حیا جانتی تھی کہ وہ کیا پوچھے گا مگر وہ خود کو اسکے ہر سوال کے جواب کیلیئے تیار کر چکی تھی اب کسی بھی قسم کا کوئی شک کوئی وہم وہ اپنے رشتے میں نہیں آنے دینا چاہتی تھی۔

.

. بھاوں نے ٹھاہ کی زور دار آواز سے دروازہ بند کرتے حیا کا بازو پکڑتے اسے کھینچتے دروازے سے لگایا تو حیا نے آنکھیں پھیلائے مقابل کی سرخ ہوتی شہد رنگ آنکھوں میں دیکھا۔۔"میں پوچھ سکتا ہوں کہ جو کچھ بھی تم نے نیچے کہا اپنے پھوپھا کے سامنے کیا وہ سچ ہے یا پھر مجھے پھانسنے یا دھوکہ دینے کا کوئی جال______!"

امن کی آنکھوں میں حیرت تھی وہ دھیمے مگر کھردرے اکھڑ لہجے میں اپنا بایاں ہاتھ حیا کے قریب دروازے پر ٹکائے اسکے چہرے کے قریب جھکتے بولا۔۔۔

.

. توحیا نے اپنی سیاہ آنکھوں میں بلا کا اعتماد لیے سر اٹھائے امن کو دیکھا۔۔مجھے ماما نے کہا تھا ایک بار کہ جو مرد عورت سے نفرت کے اظہار کے باوجود بھی اسے روندھنے کے بجائے اسے مان بخشے اس مرد کو کبھی بھی چھوڑنا نہیں چاہیے۔۔۔۔" امن جو بغور اسکی بات سن رہا تھا اسنے گہرہ سانس فضا کے سپرد کیا۔۔

.

. توگویا تم اپنی ماما کے کہنے پر چلی ہو۔کچھ تھا جو اسکے اندر بہت بری طرح سے ٹوٹا تھا اسے لگا تھا کہ وہ اپنی محبت کا اظہار کرے گی اسے بتائے گی کہ وہ کتنا ضروری ہے مگر ایسا کچھ بھی نہیں ہوا تھا۔۔

.

. نہیں میں ان کے کہنے پر نہیں چلی کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو کل رات تم نے جو کچھ بھی کیا میں اسے ڈھال بنا کے تمہیں چھوڑ کے جا سکتی تھی مگر میں نے ایسا نہیں کیا پتہ ہے کیوں۔۔۔۔؟" حیا نے اسکی آنکھوں میں دیکھتے پوچھا امن کو وہ آج جھٹکے پر جھٹکا دے رہی تھی اسے یقین نہیں تھا ہو رہا کہ یہ وہی لڑکی تھی جو اس سے بچنے کے بہانے ڈھونڈتی تھی۔۔

.

. تم نہیں پوچھو گے میں ہی بتا دیتی ہوں۔۔۔۔وہ سر جھٹکتے گویا ہوئی امن کا پورا وجود حسیات بنے اسکی جانب متوجہ تھا۔۔۔ کیونکہ میاں بیوی کا رشتہ سب سے افضل ہوتا ہے یہ شریکِ حیات ہوتے ہیں ایک دوسرے کا لباس۔۔۔ایک دوسرے کی غلطیوں کو ڈھانپنے والے۔۔۔جہاں کہیں ضرورت پڑے ایک

دوسرے کے لئے لڑ پڑتے ہیں۔۔۔ایک دوسرے کی قدر، محبت کرتے ہیں تم شوہر ہو میرے۔۔۔۔میں بھلا اپنے شریکِ حیات کو رسوا کیسے کرتی۔۔۔ہم لڑیں گے ایک ساتھ رہیں گے مگر کسی دوسرے کو کبھی موقع نہیں دیں گے کہ وہ ہمارے رشتے کے متعلق بات کرے ہمارے رشتے کو برا بھلا کہے۔۔۔۔"

.

. امن کی آنکھوں میں دیکھ وہ ٹھہرے لہجے میں رسان سے اسے سمجھاتے بولی تو امن کئی ساںیے خاموش سارہ گیا۔۔۔

.

. اگر اتنی ہی قدر ہے اپنے اور میرے رشتے کی تو پھر تم کیوں کہتی ہو______؟" ابرو اچکاتے وہ اب اسے چھیڑنے کے موڈ میں لب دبائے بولا۔۔۔

.

. حیا نے منہ بگاڑا تو یہ تو شادی سے پہلے سوچنا چاہیے تھا اب خود سے بڑی لڑکی سے شادی کرو گے تو ایسا ہی ہو گا۔۔۔" وہ کندھے اچکاتے اسے شرارت کے سے انداز میں بولی۔۔۔امن نے آنکھیں چھوٹی کیے اسے گھورا تو روم کے خاموش ماحول میں حیا کی کھلاتی میٹھی کھکھلاہٹ بکھرنے لگی۔۔

.

. امن کو یقین نہیں تھا کہ یہ لمحے سچ میں بھی اسکی زندگی میں آئے تھے بے ساختہ ہی اسنے دونوں ہاتھ حیا کے دائیں رکھے جھکتے اسکی پیشانی پر لب رکھے تو حیا ایک دم سے خاموش ہو گئی۔۔ آنکھیں موندے وہ سکون اپنے اندر اترتا محسوس کرنے لگی۔۔۔امن نے واقعی اسے پالیا تھا کیونکہ حیا نے اسے پانے دیا تھا۔۔ عورت

اگر ڈٹ جائے تو مرد چاہے جو مرضی کر لے اپنی انا کی تسکین تو حاصل کر لیتا ہے مگر وہ سکون کبھی بھی حاصل نہیں کر سکتا جو اس عورت کے ساتھ ہونے کے احساس سے اسکے اندر پیدا ہوتا ہے۔۔۔

.

. ایسا ہی کچھ امن کے ساتھ بھی تھا۔۔۔زندگی ایک دم سے رنگین لگنے لگی تھی۔امن نے ہونٹ حیا کی ناک پر رکھے تو حیا کا سانس بوجھل ہونے لگا کمرے کی معنی خیز خاموشی میں حیا کا سانس ڈھول کی مانند چل رہا تھا۔۔ کبھی فرصت سے تمہیں بتاؤں گا کہ تم بھاوں کیلئے کیا ہو لختِ جگر________؟" اسے کیس کے سلسلے میں جانا تھا اسکا دل حیا کو چھوڑ کر جانے کا بلکل بھی نہیں تھا مگر وہ جانتا تھا اس دوری کے بعد آنے والی وصل کی رات اسے سرور

بخشے گی۔۔۔۔ جبھی حیا کے رخساروں پر شدت بھرا لمس

چھوڑتے وہ پیچھے ہوُا۔۔۔۔

.

. حیا نے حیا سے بوجھل پلکیں جھکا لیں۔۔ معا دروازہ ناک ہونے پر وہ دونوں ہی جیسے ہوش میں آئے تھے امن نے اسے خود میں بھینچتے حیا کے سر پر ہونٹ رکھے حیا آنکھیں موندے اسکے لمس کو محسوس کرنے لگی جبھی وہ اسے چھوڑتا دروازہ کھول گیا۔۔۔۔

.

. ببب بھاوں وووہ______!"سامنے ہی مٹھو حواس باختہ سا بلکل فق چہرے سے کھڑا تھا امن کو گڑبڑ کا احساس ہوا۔۔۔۔

.

. کیا ہوا ہے مٹھو صاف صاف بول۔۔۔ایک پل لگا تھا اسے دوبارہ سے اپنے پہلے روپ میں آتے۔۔۔

.

. ووہ آنٹی (رمشہ) کی طبیعت ٹھیک نہیں ابھی ابھی انکل انہیں گاڑی میں ڈال کر ہاسپٹل لے گئے ہیں۔۔۔

.

. کیا بکواس کر رہا ہے توں۔۔۔۔اسکی گردن دبوچتے وہ غصے سے بپھرتے دھاڑا تھا حیا بھاگتے امن کے قریب ہوئی جو کسی وحشی کی طرح مٹھو کی جان لینے کے دم پر تھا۔۔اممم امن چھوڑو اسے ہمیں پھپھو کے پاس جانا چاہیے۔۔۔حیا نے فورا اسے اسکے ہاتھوں کو تھامنے کی سعی کرتے کہا تو امن نے جھٹکے سے مٹھو کو پیچھے کی جانب پھینکا۔

.

. ہاں چلو تم وہ پاگلوں کی طرح کہتا باہر کی جانب اندھا دھند بھاگا تھا حیا اسکے پیچھے ہی تیزی سے بھاگی مگر گاڑی کے قریب جاتے امن نے جیسے ہی دروازہ کھولنا چاہا گزرے لمحوں کی اذیتیں یاد آئی تھی۔۔۔ایک دم سے چہرہ پتھر کی مانند سرد بے تاثر پڑا۔۔۔وہ ہاتھ پیچھے کو کھینچ گیا۔۔۔

.

. امن چلو جلدی کرو۔۔"حیا نے اسکے چوڑے کندھے پر ہاتھ رکھتے اسے اپنی جانب متوجہ کیا۔۔نن نہیں تم جاؤ میں نہیں جاسکتا وہ نظریں چرائے بولتا واپس جانے لگا کہ حیا نے آگے بڑھتے اسے روکا۔۔۔

.

. پیچھے ہٹو حیا۔۔۔۔امن نے اسے راستے میں حائل دیکھ دانت پیستے کہا۔۔جانتے ہو میری پھپھو کی کیا غلطی ہے ______؟" ان کی غلطی ہے کہ انہوں نے اتنے سال اپنے بیٹے کو بے قصور مانا ۔۔۔۔۔اسکے غم میں اپنے آپ کو مرض لگا لئے پہروں بیٹھ کر اسے یاد کرتے روتی رہی۔۔۔مجھے دیکھ کر کہا کہ میرے امن کے لئے میں نے تمہیں سوچا تھا میری شادی میں آئی تو مجھے دعا دی کہ تم میرے امن کی امانت ہو میری دعا ہے کہ میرے بچے کے نصیب میں اللہ تمہیں لکھ دے۔۔۔اپنی ماں سے گھنٹوں تمہاری باتیں کرتی رہی رات کو۔۔۔تمہارے غم میں اپنے دوسرے بیٹے کو فراموش کر دیا اپنے شوہر کے ساتھ ایسی خفا ہوئیں کہ آج تک کبھی ایک ساتھ وہ دونوں مسکرائے نہیں۔۔۔۔جب دنیا تمہارے خلاف رہی تب وہ تمہارے لئے ڈھال بنی اور اس دن

جب تم مجھے ہاسپٹل ملنے آئے تھے۔۔اس دن میری پیشانی پر بوسہ دیے انہوں نے میرے کان میں سرگوشی کی۔۔۔۔"حیا ہچکیوں میں کہتے ایک پل کو رکی تھی امن کے پورے وجود کا لہو اسکے چہرے پر سمٹ آیا۔دل چاہا کہ دھاڑیں مار کے روئے کیسا بدنصیب بیٹا تھا وہ جو اپنی ماں سے ہی بدگمان ہو گیا تھا۔۔۔

.

. انہوں نے کہا ابھی۔امن ملا تھا مجھ سے باہر۔۔۔۔میں نے پہچان لیا تھا اسے۔۔۔۔اپنی اولاد کی خوشبو کوئی ماں کیسے ناں پہچانتی ہو۔۔"وہ رکا نہیں حیا اسنے ایک بار بھی پہلے کی طرح میری پیشانی پر بوسہ نہیں دیا مجھے یہ نہیں کہا کہ ماما میں ہوں آپکے ساتھ تو پھر کس بات کا غم ہے۔۔۔۔"حیا پلیز بس کر دو۔۔۔امن کی آنکھوں میں ضبط کے باوجود بھی آنسوں جھلکنے لگے دل جیسے بند

ہونے کو تھا اسنے منت بھرے لہجے میں کہتے اسکے ہاتھوں کو تھاما مگر حیا نے جھٹک دیا۔۔۔

.

. انہوں نے کہا کہ میں ماں ہوں اسکے لئے دن رات تڑپتی ہوں اپنا آپ اجاڑ لیا میں نے اپنے جگر کے گوشے کیلئے وہ اولاد ہو کے بھی رخ موڑ گیا مجھے بھی ساتھ لے جاتا یہاں اکیلا کیوں چھوڑ گیا۔۔ میری تو زندگی بستی تھی اس میں اسے ماں کا خیال بھی ناں آیا۔۔۔۔" حیا کہتے ساتھ ہی اپنے ہاتھوں میں چہرہ چھپائے پھوٹ پھوٹ کے رونے لگی۔۔۔ بھاوں کا دل چاہا کہ خود کو شوٹ کر دے پوری عمر جس اذیت سے اپنی ماں کو بچانے کو دور رہا اسے کیا معلوم تھا کہ اسکی ماں کی سب سے بڑی اذیت ہی امن کی دوری تھی۔۔۔

.

. چلو حیاماما کے پاس جانا ہے مجھے۔۔۔۔۔" وہ چلتا حیا کے قریب پہنچا جو زار و قطار رو رہی تھی۔۔۔اسکا ہاتھ تھامے امن نے کسی معصوم بچے کی طرح کہا تو حیا نے اسکے ہاتھ کی پشت پر لب رکھے۔۔۔اور پھر اسکی سنگت میں چلتی وہ گاڑی میں بیٹھے آج ایک بیٹے کو اسکی ماں سے ملوانے کا سوچتے ہی دل سے اپنے رب کی شکر گزار ہوئی تھی۔

.

. ✹✹✹✹✹✹

.

. اسلام علیکم ایوری ون____الفتِ عشق ناول سٹارٹ کر رہی ہوں دوبارہ سے امید ہے کہ آپ سب کا ریسپانس اچھا ہو گا،

شناسائے یار ناول کسی وجہ سے سٹاپ ہوا ہے امید ہے کہ آپ سمجھیں گے سب۔ جلد ہی کچھ حل نکالتے ایپی پوسٹ کر دیا جائے گا، الفتِ عشق کی ایپی ناں دینے کا ریزن صرف وقت کی قلت اور کچھ گھریلو مصروفیات ہیں میں نے کہا تھا کہ عید کے بعد ناول دوبارہ سے پہلے کی طرح روٹین میں آجائے گا مگر ابھی کچھ بھی روٹین سے نہیں ہو پا رہا اسی وجہ سے ایپی نہیں دی کہ اگر آگے چلتے ایپی لیٹ ہو تو شکایت مت ہو آپ لوگوں کو😌🙂 کوشش کروں گی کہ جلد پہلے والی روٹین مینٹین کر سکوں، اپنا بھرپور ریسپانس شو کریں۔ نیکسٹ ایپی کیلئے،❤️🎀💖

- Next on 650 jitnay din mai marzi kray ap par depend karta hai.
- Writer_Z# الفتِ عشق (جنون عشق سیزن ٹو) 🔥🔥🔥

. قسط نمبر 49

. #ازقلم_زینب_راجپوت

. اجازت کے بغیر کاپی کرنا ممنوع ہے 🚫🚫۔۔۔

. ✴✴✴✴✴✴

.

. چھوڑو مجھے تیمور نہیں تو اچھا نہیں ہو گا۔۔۔" تیمور کے کندھے پر موجود وہ مسلسل اپنے ہاتھ پاؤں چلاتے چیختے ہوئے بول رہی تھی اسکا بس نہیں تھا کہ ابھی تیمور کا خون کر دیتی۔۔لو چھوڑ دیا۔۔۔" تیمور نے اندر جاتے اسے بیڈ پر پھینکتے کہا تھا، میرب گرتی اپنے چکراتے سر کو ہاتھوں میں تھامے جھٹ سے سیدھی ہوئی۔۔۔ جبکہ تیمور اسے نظر انداز کیے دروازے کی جانب بڑھا

اور پھر شرٹ اتارتے وہ فرش پر پھینکتے دوبارہ سے بیڈ کی جانب آیا۔۔

.

. یہ یہ کیا کر رہے ہو تم۔۔۔" تیمور کو اپنی جانب آتا دیکھ میرب جو اٹھی ترچھی بیٹھی تھی جھٹ سے پیچھے ہوتے وہ ہذیانی سے ہوتے چلانے لگی۔۔ اپنی واچ اتارتے تیمور نے ناگواری سے اسے گھورا۔۔۔ اندھی ہو کیا میر کم دکھائی دیتا ہے یار واچ اتار رہا ہوں اور ایک بات شور مت مچاؤ کیا سوچیں گے سب کہ شادی کی پہلی رات تیمور نے ایسا کیا ظلم کر دیا کہ میرب کی چیخیں باہر تک سنائی دے رہی ہیں۔

.

. وہ خاصی بے باکی سے ہنستے گھڑی اتارتے میز پر رکھتا بولا تھا۔ میرب اسکے بے باک جملے کو سنتے سن سی ہو گئی۔۔ وہ لب بھینچتے خود کو بچانے کا۔ کوئی طریقہ سوچنے لگی جو کہ فلحال ناممکن تھا۔

.

. میں بتا رہی ہوں تت تت تیمور ممم میرے نزدیک ممم مت آنا۔۔۔۔" اسے اپنی جانب آتا دیکھ میرب نے ڈرتے اسکے چوڑے سینے اور پھر پھولے مسلز کو دیکھ لہجہ مضبوط بنانے کی کوشش کیے کہا تو تیمور سنتے ابرو اچکاتے آگے بڑھا۔۔ میر جاناں ایسے کیسے چلے گا یوں بچوں کی طرح رونے دھونے کی کوئی ضرورت نہیں بی بریو اب تم مسز تیمور شیرازی ہو۔۔۔"

.

. وہ بیڈ پر ٹانگ رکھے میرب کی سہمی سرمئی بڑی بڑی آنکھوں میں دیکھتے مسکراتا بولا تو میرب نے دانت پیستے اسے دیکھا۔ جانتی ہو آج کا دن میری لائف کا سب سے بیسٹ دن ہے۔۔" تیمور مسکراتے اسکے پاس بیٹھتے بولا تو میرب جھٹ سے پاؤں نیچے کیے بھاگنے لگی مگر تیمور نے اسے کلائی سے دبوچتے جھٹکے سے پیچھے اپنی جانب کھینچا۔ وہ چیختی اسکے کھینچنے پر ایک دم سے تیمور کے کشادہ سینے پر آگری۔۔

.

. میرب حواس باختہ سی ہوئے تیمور کو دیکھنے لگی جس کی آنکھیں حد درجہ سرخ تھی جو بغور میرب کے چہرے کو ٹک ٹکی باندھے دیکھ رہا تھا۔ تتتت تیمور۔۔۔۔۔" تیمور نے ہاتھ میرب کی کمر کے گرد سختی سے حائل کیے اسے جھٹکے سے اپنے نیچے گرائے اس پر

سایہ سا کیا۔۔ میرب کا چہرہ لٹھے کی مانند سفید پڑ گیا۔۔ وہ خوفزدہ سی نم آنکھوں سے تیمور کو دیکھ رہی تھی جو مسکراتے میرب کے بالوں کو کھولتا اب اپنی ناک کے قریب کیے ان کی خوشبو کو خود میں انڈیل رہا تھا۔۔

.

. میرب کا سارے وجود بری طرح سے کپکپا رہا تھا۔۔ وہ جھپٹتی اپنے آپ کو تیمور کی گرفت سے نکالنے کی کوشش کرنے لگی مگر تیمور نے مسکراتے اپنی دونوں ٹانگیں میرب کی ٹانگوں سے الجھائے اسے بلکل بے بس کر دیا۔۔ تم ایک نمبر کے۔۔۔۔۔" تیمور جو مدہوش سا میرب کی گردن سے بال ہٹائے اپنے ہونٹوں سے میرب کی گردن کو چوم رہا تھا میرب نے غصے سے اپنی پوری قوت لگائے اسکے سینے پر ہاتھ رکھے اسے خود سے دور کرنا چاہا۔۔

.

. جانتا ہوں ایک نمبر کا گھٹیا، کمینہ بے شرم انسان ہوں۔۔۔یہ ڈائیلاگ کافی پرانا ہو چکا ہے جاناں کچھ نیا بولو۔۔۔اگر نہیں ہے کچھ بولنے کو تو مجھے ڈسٹرب مت کرو میں ایک ایک لمحہ جینا چاہتا ہوں تمہاری خوشبو کو خود میں اتارنا چاہتا ہوں۔۔۔تمہاری قربت کے نشے میں بہک جانا چاہتا ہوں۔"

.

. میرب کے کان میں سرگوشی کرتے تیمور نے ہونٹ میرب کے کان کی لو پر رکھے تو میرب جی جان سے لرزی۔۔ تیمور کے ہونٹ اپنی آنکھوں پر محسوس کیے میرب نے آنکھیں مضبوطی سے میچی تھی۔اسکا سانس بھاری ہو رہا تھا وجود بلکل سن سا پسینے سے شرابور

تھا، اسکی تیزی سے دھڑکتی دھڑکنیں تیمور کو اپنے کانوں میں سنائی دے رہی تھی۔۔

.

. کمرے کے ملگجے سے اندھیرے میں وہ بیڈ پر اس وقت کسی چڑیا کی مانند تیمور شیرازی کے مضبوط حصار میں تھی جسکی ہر مزاحمت وہ بآسانی توڑ چکا تھا۔۔ اپنی تھوڑی پر تیمور شیرازی کے دہکتے ہونٹوں کا لمس محسوس کیے میرب کی ہچکی سی بندھی تھی آنکھیں روانی سے بہہ رہی تھیں۔۔ وہ جانتی تھی اسکی ہر کوشش بے کار تھی آج وہ خود کو کسی بھی طور تیمور شیرازی سے نہیں بچا سکتی تھی۔۔

.

. تیمور نے کھینچتے کمفرٹر خود پر اوڑھا اور بے حد نرمی سے میرب کے پھڑ پھڑاتے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں سے چھوتے وہ پیچھے ہوتے میرب ہے آنسوں سے تر چہرے کو دیکھے گیا۔۔۔ تیمور نے گہرا سانس فضا کے سپرد کرتے اپنے دہکتے ہونٹ میرب کی پیشانی پر ثبت کیے تھے۔ میرب نے ڈرتے خوف سے اپنے نچلے لب کو دانتوں تلے دبایا۔۔ڈونٹ جانِ تیمور تم چاہت ہو تیمور شیرازی کی تمہاری رضا کے بنا کبھی بھی تمہارے قریب نہیں آؤں گا مگر تمہیں چھونے محسوس کرنے سے تم خود بھی نہیں روک سکتی مجھے۔۔۔"

.

. وہ مسکراتے میرب کی بند پلکوں پر ہلکی سے پھونک مارتے ہنستے اسکے چہرے پر اپنی جسارتوں کی بکھری سرخی دیکھنے لگا۔ میرب

نے جھٹ سے آنکھیں کھولے خود پر سایہ بنے تیمور شیرازی کو دیکھا۔۔ تم تب سیو ہو جب تک تم اس گھر کی چار دیواری کے اندر میرے نام سے میرے کمرے میں ہو، میں تب تک تمہارے نزدیک نہیں آؤں گا جب تک تم خود مجھے قبول نہیں کرو گی۔۔" وہ ہنستے ہوئے میرب کی بے یقینی سے پھیلی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔۔

.

. اور یہ چھوٹی موٹی جسارتیں ں کرنے سے مجھے کوئی بھی روک نہیں سکتا تم کمرے میں چاہے جیسے مرضی رہو مگر کمرے سے باہر سب کے سامنے تمہیں ایک اچھی بیوی ہونے کا۔ ثبوت دینا ہو گا۔۔ میرے خلاف جانے کا سوچنا بھی مت کیونکہ اگر میرا دماغ گھوم گیا تو پھر کیا کیا کروں گا یہ میں خود بھی نہیں جانتا، میں نہیں

چاہتا کہ میری میر جاناں کو میری وجہ سے کوئی بھی تکلیف اٹھانی پڑے تو جو جو جیسا چل رہا ہے ویسا ہی چلے گا۔۔۔"میرب کی آنکھوں پر لب رکھتے وہ پیچھے ہوا تھا۔۔

.

. میرب تو سن سی کئی لمحوں تک تیمور شیر ازی کو دیکھے گئی جو اب رخ پھیرے بیڈ کے آخری کنارے پر لیٹ چکا تھا۔۔۔میرب کے لیے یقین کرنا ناممکن تھا کہ آخر یہ وہی تیمور شیر ازی تھا جو تھوڑی دیر پہلے اپنی شدتوں سے اسکا سانس روکے ہوئے تھا اور اب کیسے رخ پھیرے لیٹا تھا مگر جو بھی تھا وہ خوش تھی کہ اللہ نے اسے بچا لیا تھا۔۔۔

.

. بیڈ سے اٹھنے کی کوشش بھی کی تو ساری رات میرے تنگ حصار میں گزارنی پڑے گی اور یقین جانو میں اتنا شریف نہیں ہوں کہ بیوی حصار میں ہو اور میرے ہونٹ قابو میں رہیں س باقی تم سمجھدار ہو۔۔۔" وہ یونہی کروٹ کے بل لیٹے بولا تھا میرب نے جھٹ سے اپنا پاؤں فرش سے اٹھائے کمفرٹر میں کیا اور پھر جلدی سے دوسری جانب کروٹ لیے وہ سونے کی ناکام سی کوشش کرنے لگی۔۔۔

.

. ✸✸✸✸✸

.

. یہ کس کا گھر ہے کڈنیپر۔۔۔" روز نے گھومتے اس خوبصورت سے گھر کو دیکھتے اشتیاق سے پوچھا تو انزِک نے گردن گھمائے

مڑتے روز کو دیکھ اپنے ساتھ لگا یا۔۔یہ میرا گھر ہے مطلب ہمارا گھر۔۔۔" وہ جھکتے مسکراتا روز کے چہرے پر آتے گولڈن بالوں کو کان کے پیچھے اڑستے محبت سے بولا تو نا چاہتے ہوئے بھی روز کے ہونٹوں پر مسکراہٹ سی بکھری وہ نظریں چرائے آگے پیچھے دیکھنے لگی۔۔۔ جبکہ اسکا یوں شرمانا انزِک کے دل کی دھڑکنوں کو منتشر کر گیا۔

.

. اندر چلیں۔۔۔۔" وہ اسے ساتھ لگائے محبت سے بولا تو روز نے گردن ہاں میں ہلائی۔۔ کڈنیپر تمہاری ماما کو کیا ہوا ہے۔۔۔" وہ اندر آئے تو انزِک اسے صوفے پر بٹھائے کچن کی جانب بڑھا تھا میرب کے سوال پر وہ رخ پھیرتا سرد سانس فضا کے سپرد کیے اپنی شرٹ کے کف فولڈ کرنے لگا۔۔

.

. بیمار ہو گئے ہیں تم دعا کرو کہ ٹھیک ہو جائیں۔۔ وہ چلتا روز کے قریب ہوتے بولا روز کئی لمحوں تک اسے دیکھے گئی جس کی آنکھوں میں نمی واضع جھلک رہی تھی۔۔ تم روؤمت کڈ نیپر وہ ٹھیک ہو جائیں گی۔۔ "اسکے پیچھے چلتی وہ پریشانی سے بولی تو انزِک نے مڑتے اس چھوٹی سی لڑکی کو بغور دیکھا۔۔

.

. جو اس وقت شارٹ سی سکرٹ اور پاجامے میں ملبوس سرخ و سفید رنگت کے ساتھ کھلے کندھوں تک جاتے گولڈن بال جو اسکے شانوں پر لہرا رہے تھے دوپٹہ وہ باہر صوفے پر ہی پھینک چکی تھی۔۔۔ وہ کوشش کے باوجود بھی ٹانگیں پھیلائے عجیب سے

طریقے سے چل رہی تھی ان کپڑوں میں روز کو چلنا محال لگ رہا تھا۔۔

.

. انزِک مڑتے اسکے قریب گیا اور جھکتے اسے بانہوں میں اٹھائے وہ کچن کی جانب بڑھا۔۔ میں رو نہیں رہا بس اداس ہوں۔۔"نرمی سے اسے کاؤنٹر پر ایک جانب بٹھائے وہ ہاتھ اسکے دائیں بائیں رکھتے گہری نظروں سے روز کے چہرے کو دیکھتے بولا۔۔ اچھا تم کیا کرنے والے ہو۔۔۔"

.

. انزِک کی نظروں کو اپنے چہرے پر ٹکا پاتے وہ گھبراتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔۔ بھوک لگی ہے۔۔۔" انزِک نے الٹا اسی سے سوال کیا۔۔۔ روز نے گردن ہاں میں ہلائی تو تھوڑا سا ویٹ کرو آج

تمہیں کڈنیپر کے ہاتھوں کا کچھ مزے دار کھلاتا ہوں۔۔۔

انزِک نے جھکتے روز کے گال پر لب رکھتے کہا اور پھر پیچھے ہوتا وہ شیلف سے سامان نکالنے لگا۔۔ روز نے بے ساختہ ہی اپنے ہاتھ سے گال کو چھوا۔۔۔ عجیب سا احساس تھا جو اسکے اندر سرائیت کرنے لگا۔۔

.

. وہ شروع دن سے ہی اکیلی رہی تھی۔۔۔ ہر دو ماہ بعد اسکے دوست بدل دیے جاتے تھے اور یہ سب کچھ ایچ اے آر کرتا تھا وہ نہیں چاہتا تھا کہ روز کی دوستی کسی سے بھی زیادہ گہری ہو۔۔۔ وہ اکیلے رہنے کی عادی تھی۔ شاندار محل نما گھر میں صرف ایک وہی تھی جو خاموش دیواروں کے ساتھ باتیں کرتی اپنی تنہائی پر کبھی کبھار روتے خود کو نوچتی تھی۔

.

. ایچ اے آر ہر بار اسے ساتھ لے جانے کا وعدہ کیے پھر سے جھوٹ بولتا واپس چلا جاتا تھا ویسے بھی وہ سال بعد آتا تھا وہ بھی صرف چند دنوں کیلئے اور یہ دن بھی روز کیلئے کسی عید سے کم نہیں ہوتے تھے وہ راتوں جاگ کر اپنے بھائی کے پاس بیٹھتی اسے دیکھا کرتی تھی اسکی کھکھلاہٹ سے تاریک پڑے درودیوار بھی جیسے خوش ہوتے تھے۔

.

. مگر یہ خوشی صرف چند دنوں کی ہوتی تھی وہ ہر بار بھائی کے جانے کے بعد روتی تھی راتوں گھر سے باہر گزارتی تھی ایچ اے آر سے نارضگی جتانے کو وہ لڑکوں سے دوستی کرنے لگی کہ شاید وہ ڈرتا

اسے ساتھ لے جائے مگر وہ فون پر اسے وارن کرتا لڑکوں سے دور رہنے کی ہدایت دیتے کال کٹ کر دیا کرتا تھا۔۔۔

.

. کیا ہوا روز۔۔۔۔" اسے کھویا دیکھ انزِک چلتا اسکے قریب آیا تو روز نے نم آنکھوں کو جھپکتے سر نفی میں ہلایا۔۔۔انزِک محسوس کر چکا تھا مگر فلوقت وہ اسے تکلیف نہیں دے سکتا تھا۔ جبھی وہ مسکراتا روز کو عیناں اور الایہ کی بابت بتاتے ساتھ ساتھ کام کرنے لگا۔۔

.

. ✸✸✸✸✸

.

. بھائی مجھے نہیں کٹوانے پلیز۔۔۔۔" عیناں منت کرتی نگاہوں سے ایل کی جانب دیکھتے بولی جو ہاتھ میں قینچی لیے اسکے سر پر کھڑا تھا جبکہ پیچھے ہی اسکے قریب سلیمان شاہ کھڑے مسکراتے اپنے بچوں کو دیکھ رہے تھے۔

.

. عیناں دو دن سے ایل اور سلیمان شاہ کے ساتھ تھی ان دو دنوں میں ایل نے کسی چھوٹی بچی کی طرح اسکا خیال رکھا تھا اسکا ہر لاڈ بخوشی اٹھایا تھا۔ وہ رات ایل کے کمرے میں سوتی تھی جبکہ ایل روز رات اسکے بالوں کی مالش کرتے اپنی گود میں اسکا سر رکھتے اسے سلاتا تھا مگر ان دو دنوں سے وہ ایک منٹ کیلئے بھی نہیں سویا تھا وہ عیناں کے سونے کے بعد بھی اسکے قریب بیٹھا بس اسے

دیکھتا تھا۔ جسے رب نے کسی نیکی کے صلے میں ایل کی زندگی میں شامل کیا تھا۔۔

.

. سلیمان شاہ تو ان دونوں کو ایک ساتھ خوش دیکھتے ہی جیسے جی اٹھتے تھے۔ ایل کی کھکھلاہٹ جو وہ اتنے سالوں سے مس کر رہے تھے عیناں کی وجہ سے وہ مسکراتا تھا اسکی چھوٹی چھوٹی شرارتوں میں خود بھی حصہ دیتے وہ بھرپور کوشش کرتا تھا اسے خوش رکھنے کی۔۔

.

. عیناں روز صبح اسکے بال سنوارتی تھی بقول اسکے یہ بال اسکے بھائی کا حسن تھے۔ ایل کئی بار اسکی بات پر مسکراتا سر جھٹک دیا کرتا تھا۔۔ اسکی۔ دنیا ان اڑتالیس گھنٹوں میں عیناں کے گرد مقید ہو

چکی تھی۔۔لیلی سے اسکا کوئی رابطہ نہیں تھا مگر وہ اپنی سن شائن کو بھولا نہیں تھا۔۔وہ بس اس وقت کو کھونا نہیں چاہتا تھا اب اسکا ارادہ بدل چکا تھا وہ حور کے ساتھ ساتھ عیناں کو بھی لے کر جانا چاہتا تھا سب سے دور اپنی دنیا میں۔۔۔

.

. بھائی پلیز ناں کاٹیں ایسے ہی پیارے ہیں۔۔!"ایل کے ہاتھ کو تھامتے وہ منت کرنے لگی جو اسکے بالوں برابر کیسے بے بی کٹ کرنے لگا تھا۔ڈونٹ وری گڑیا میں بہت اچھے سے کاٹتا ہوں اپنے بال بھی خود ہی برابر کرتا ہوں

.

. بھائی نہیں وہ بات نہیں۔۔۔"عیناں نے جلدی سے کہا تھا وہ یہ ناں کہہ سکی۔کہ۔اگر اسکے بال کاٹنے کی بھنک بھی ویام کاظمی کو

پڑی تو وہ اسکے پور پور کو اذیت میں مبتلا کر دے گا وہ نہیں بتا سکی

کہ دنیا کے سامنے شریف دکھنے والا وہ شخص کس قدر پاگل تھا

عیناں کے معاملے میں وہ اپنے دل کی بھی نہیں سنتا تھا۔۔

.

. بیٹا میں اپنی گڑیا کو بلکل گڑیا بنانا چاہتا ہوں، صرف تھوڑے سے

کٹ کروں گا"، ایل نے محبت سے کہا اور پھر بہت ہی ماہرانہ

انداز میں عیناں کے سنہری بالوں کو کاٹتے وہ برش سے برابر

کرتے اسے دیکھنے لگا۔۔۔

.

. عیناں نے ڈرتے آنکھیں کھولی تو پہلی نظر اپنے کٹے ہوئے بالوں

پر پڑی وہ تھوک نگلتے ایل کو دیکھے گئ جو مبہوت سی نظروں

عیناں کو دیکھ رہا تھا۔۔ سیاہ کلر کی گھٹنوں تک جاتی سکرٹ جس کے

گلے پر سرخ اونی کپڑے سے نفاست سے کڑھائی کی گئی تھی دونوں جانب کندھوں پر بکھری سنہری زلفیں، گرے کانچ سی گہری آنکھوں میں بے چینی لیے، پھولے پھولے گلابی گال، باریک خوبصورت سرخ ہونٹ, چھوٹی سی تیکھی ناک جو سرخ ہو رہی تھی اوپر سے ماتھے پر بکھرے سنہری بال وہ مبہوت کر دینے کی حد تک حسین تھی، ایل کئی لمحوں تک ساکت سا اپنی گڑیا کو دیکھتا رہا جو حسن کا پیکر بنے آنکھیں گھمائے کبھی سلیمان شاہ تو کبھی ایل کو دیکھ رہی تھی۔

.

. "میں نے کہا بھی تھا کہ مت کاٹیں۔۔۔۔وہ رونے کی سی ہو گئی تھی، ایل اور سلیمان شاہ کی خاموشی سے اسے لگا کہ بال بہت

برے کٹے ہوں جیسے یا پھر اسے سوٹ نہیں کیے۔۔ اوپر سے ویام کا خوف پل بھر میں اسکے گرے آنکھیں جھلک پڑی۔

.

. وہ جانتی تھی ویام کو اسکی حرکت کا علم ہو چکا ہو گا اور اگر وہ دو دن سے خاموش تھا تو مطلب وہ سخت ناراض تھا یا پھر وہ کچھ بڑا کرنے والا تھا۔۔ عیناں کی آنکھوں میں آنسوں دیکھ ایل نے بے ساختہ ہی اسے سینے میں بھینچا۔۔۔ اور پھر مسکراتے اپنے ڈیڈ کو دیکھا جو خود بھی مسکرا رہے تھے۔۔

.

. میری باربی ڈول بہت پیارے لگ رہے ہیں یہ بال۔۔۔ میری سوچ سے بھی زیادہ" ایل نے مسکراتے عیناں کی پیشانی پر لب رکھتے کہا تو عیناں نے ہچکی دبائے سر اسکے سینے میں چھپایا۔۔

.

✸✸✸✸✸ .

.

. آپ نہیں مل سکتے حور سے۔۔۔۔۔" ویام نے پیچھے سے آتے وریام کو دیکھتے اٹل لہجے میں کہا تو وریام نے مڑتے دانت پیستے اسے گھورا۔۔۔کیوں نہیں مل۔ سکتا میں اس سے بیٹی ہے وہ میری اور مجھے اس سے ملنے سے کوئی بھی نہیں روک سکتا۔۔"

وریام نے جبڑے بھینچتے ویام کو دیکھا اور پھر غصے سے زور دار لات بند دروازے کو۔رسید کی مگر دروازہ ٹس سے مس نہیں ہوا تھا۔۔

.

. کوشش کرلیں آپ مسٹر کاظمی یہ آپ کا نہیں میرے کمرے کا دروازہ ہے۔۔۔۔" ویام نے دیوار سے ٹیک لگائے مسکراتے کہا تو وریام نے غصے سے اسکے گالوں پر نمودار ہوتے ان قاتل ڈمپل کو گھورا۔۔ یہ مت بھولو کہ یہ میرا گھر ہے اور ثور میری بیٹی ہے اسکا باپ میں ہوں۔۔۔" وریام نے جتانا ضروری سمجھا تھا، ویام سنتے سر ہلا گیا۔ تو پھر کھول لیں دروازہ اور مل لیں اپنی بیٹی سے ۔۔۔" وہ مسکراتا وریام کاظمی کو زہر لگا تھا۔

.

. درواہ کھول دو ویام۔۔۔۔" وہ ہارتے مٹھیاں بھینچتے بولا تو ویام کا قہقہ گونجا تھا۔ زیادہ ہنسنے کی ضرورت نہیں تمہارا کچھ ہے میرے پاس بہت خاص مگر وہ تبھی ملے گا جب تم مجھے میری بیٹی سے ملنے دو گے۔۔۔"

.

. ابکی بار وریام نے اپنی بھوری آنکھوں میں ایک الگ سی شیطانی چمک لیے گردن اکڑائے کہا۔۔

.

. میں جانتا ہوں مسٹر بھورے کاظمی اور یہ رہی وہ چیز۔۔۔۔"اپنی بھوری آنکھوں کو وریام کی آنکھوں میں گاڑھتے وہ شاطرانہ مسکراتا پیپرز اسکے سامنے لہراتے ہوئے بولا۔۔یہی۔۔۔۔۔""" وریام نے حیرت سے اپنے میسنے بیٹے کو دیکھا جو اب وریام کی حالت سے لطف اٹھاتا مسرور سا تھا۔

.

. یہ میری عین کے ڈیڈ نے بھیجے ہیں، ڈرائیورس پیپرز جن پر میری جان کے سائن بھی ہیں مگر نقلی۔۔۔۔"وہ لہراتے کاغذ وریام کے

سامنے کرتے بولا جو سن سا ہو گیا کیا سچ میں یہ کوئی عام شخص تھا ۔۔۔؟" اور ابھی میں اپنی عین کے پاس جا رہا ہوں اسے ہمیشہ کیلئے اپنا بنانے۔۔۔" وہ جھکتے وریام کو رازداری سے بتاتا اسکے دیکھنے پر بے باکی سے آنکھ دبا گیا۔۔۔

.

. وریام نے سرخ چہرے سے مٹھیاں بھینچتے اپنے آپ پر ضبط کیا وگرنہ دل تو اپنے بگڑے بدتمیز بیٹے کو دو لگانے کا چاہ رہا تھا۔ دنیا اسے شریف کہتی تھی مگر وہ کس قدر شریف تھا یہ بات الایہ، اذلان, انزِک اور وریام کاظمی جانتے تھے۔ اور ہاں اگر دروازہ کھل گیا تو پرنسز سے مل لیجیے گا دراصل شام ہونے والی ہے اور مجھے ابھی بہت سی تیاریاں کرنی ہیں۔۔۔" وریام کے کندھے

سے مصنوئی دھول اڑاتا وہ اسے مکمل آگ لگائے ہنستا مغرور چال چلتا وریام کی آنکھوں سے اوجھل ہوا تھا۔۔۔

.

. اپنے نام کی چیخ سنتے ویام نے مسکراتے اپنی ہیوی بائیک کو فل سپیڈ سے سٹارٹ کرتے ایک نظر اپنے گھر پر ڈالی اور پھر تیزی سے ہوا سے باتیں کرتی سپیڈ سے وہاں سے نکلا۔۔

.

. ✸✸✸✸✸

.

. انکل کک کیا ہوا ہے پھپھو کو۔۔۔۔!" حیا اور امن جو بھاگتے ہاسپٹل پہنچے تھے حیا نے اشعر کو دیکھتے بھاگتے اسکے قریب جاتے پوچھا، اشعر چونکتے حیا کو دیکھے گیا حیا کی موجودگی حیران کن تھی

اسکے لئے۔۔۔ مگر جو نہی نظریں امن پر پڑی اسکے چہرے کے تاثرات سرد ہوئے تھے آنکھیں سخت چٹان جیسی ہر جذبے سے عاری تھیں۔

.

. کیوں کیا لینے آئے ہو تم دونوں کوئی رشتہ نہیں تمہارا مجھ سے اور میری بیوی سے دور رہو ہم سے۔۔۔۔۔" اشعر نے امن کو دیکھتے بے مہری سے کہا تو حیا نے ڈرتے امن کو دیکھا جو گردن جھکائے کھڑا تھا۔۔

.

. میں نے کہا جاؤ یہاں سے۔۔۔" امن نے اشعر کی بات کو اگنور کرتے آگے بڑھا تھا اسے بازو سے دبوچے وہ غراتے بولا مگر امن نے لمبا سانس لیتے اشعر کے ہاتھ کو جھٹکا۔۔۔ آپ سے نہیں

اپنی ماں سے ملنے آیا ہوں۔۔ آپ تو کیا دنیا کی کوئی بھی طاقت مجھے میری ماں سے ملنے سے نہیں روک سکتی۔۔۔"۔ اسکے لہجے میں چٹانوں کے جیسے سختی تھی جیسے وہ اپنی بات پوری کرنے سے ذرا سا بھی پیچھے نہیں ہٹے گا۔۔

.

. اشعر لب بھینچتے رہ گیا جبکہ امن اسے اگنور کیے کمرے میں داخل ہوا تھا جہاں سامنے ہی رمشہ کا بے ہوش کمزور وجود اسکی آنکھوں کے سامنے تھا، امن کے قدم جیسے بے جان ہو گئے تھے وہ لڑکھڑاتے قدموں سے بمشکل سے آگے بڑھ رہا تھا اپنا ایک ایک قدم اسے من من کا بھاری محسوس ہو رہا تھا۔۔

.

. نرس جو انہماک سے اپنا کام کر رہی تھی اس نے چونکتے اس جوان مرد کو دیکھا، جس کی آنکھوں میں نمی تو قدموں میں لڑکھڑاہٹ تھی۔ امن چلتا رمشہ کے قریب تر ہوا اور کپکپاتے ہاتھوں سے اسکے بے جان ہاتھ کو تھاما۔۔۔

.

. اسکا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا سانسیں سینے میں الجھ رہی تھیں، اور آنسوں ایسے تھے جیسے صدیوں سے بہنے کو بے تاب ہوں۔ نرس گھبراتے باہر کو نکلی جبکہ امن اپنی ماما کے خوبصورت چہرے کو دیکھ جھکتے اپنے ہونٹ رمشہ کی پیشانی پر ثبت کر گیا۔۔ رمشہ کی پلکوں میں لرزش ہوئی امن کی خوشبو کو اپنے اطراف میں بکھرتا محسوس کرتی وہ جیسے بے قرار ہوئی تھی۔۔ امن نے مضبوطی سے اپنے عنابی ہونٹوں کو سختی سے دانتوں تلے دبایا۔۔

.

. ✸✸✸✸✸الفتِ عشق (جنون عشق سیزن ٹو

🔥🔥)

Wayam🔥Aaina💖 .

. قسط نمبر 50

. #ازقلم_زینب_راجپوت

. اجازت کے بغیر کاپی کرنا ممنوع ہے 🚫🚫---

.

✸✸✸✸✸✸ .

.

. عیناں ادھر آؤ یہ ڈریس دیکھو پیارا ہے۔۔۔۔؟" ایل نے اسے بازو سے تھامے اپنے قریب کیا جو سلیمان شاہ کے ساتھ ساتھ ہمقدم ہوتے چل رہی تھی۔۔۔

.

. وائٹ کلر کے خوبصورت سے باربی ڈریس کو دیکھتے عیناں ہنستے ایل کو دیکھنے لگی جو اس وقت بلیک ہڈ اور بلیک ہی جینز میں ملبوس پاؤں میں ریڈ جوگرز ڈالے ہوئے تھا، جب سے عیناں آئی تھی

.

. وہ دونوں ایک ہی کلر کی ایک جیسی ڈریسنگ کرتے آرہے تھے۔۔۔۔

.

. عیناں اس وقت بلیک ہی ہڈ اور جینز میں ملبوس تھی مگر فرق یہ تھا کہ اس کے سر پر بلیک حجاب تھا،

.

. جبکہ ایل نے ہمیشہ کی طرح اپنے بالوں کو سلیقے سے باندھا ہوا تھا۔۔

.

. بھائی یہ تو کسی چھوٹی بچی کیلیئے ہے۔۔۔ ہاہاہاہا۔۔۔۔!" وہ مسکراتے شیشے سے اندر ہینگ اس چھوٹی سی باربی ڈریس کو دیکھتے ایل کے بازو کو تھامے اسکے سینے سے جا لگی۔۔۔

.

. ایل نے اپنی سرخ ناک چڑھائے اس ڈریس کو گھورا کیا تھا جو وہ تھوڑی بڑی ہوتی اس کی باربی کے لئے بلکل فٹ، مکمل۔۔۔

.

. توکیا ہوا میری باربی بھی تو چھوٹی سی ہے۔۔" ایل نے مسکراتے محبت سے عیناں کی پیشانی پر ہونٹ رکھے کہا تھا۔

.

. دور کھڑی دو سرخ لہو نما بھوری آنکھوں نے طیش شدتِ اشتعال سے یہ منظر دیکھا تھا۔۔۔

.

. سلیمان شاہ فون کال کی وجہ سے دونوں کو چھوڑتے ایک جانب ہوئے تھے۔۔۔

.

. بھئی میں آئی ہوں اس مال میں وہاں نیچے والے ایریا میں ایسی ہی ڈریسز ہیں اور مجھے فٹ بھی ہو گا۔۔۔"

.

. عیناں نے ایل کے ہاتھوں کو دیکھا جن میں کافی تعداد میں شاپنگ بیگز تھے۔۔ہاں میری ڈول کیوں نہیں چلو لفٹ سے چلتے ہیں

۔۔۔"

.

. ایل تو سنتا خوشی سے سرشار ہوا تھا اسنے سوچ لیا تھا وہ گھر جا کر ایک چھوٹی سی پارٹی ارینج کرے گا جس میں صرف وہ اور اسکی باربی ڈول ہوں گے۔۔۔

.

. سلیمان شاہ کا بندوبست بھی وہ کر چکا تھا۔۔

.

. وہ مسکراتا اپنی زندگی کو ساتھ لیے سامنے موجود لفٹ کی جانب بڑھا تھا۔ معاً کوئی وجود زور سے ایل سے ٹکرایا تھا ایل کے ہاتھ میں موجود سارے شاپنگ بیگز نیچے گرے تھے۔۔

.

. بھائی۔۔۔۔"عیناں نے غصے سے اس شخص کی پشت کو گھورا جو بلیو ہڈ سے چہرہ کور کیے ہوئے تھا۔۔

.

. بیٹا آپ جاؤ میں ابھی آرہا ہوں۔۔۔۔!" ایل نے اسے محبت سے دیکھتے کہا تو عیناں سر ہلائے لفٹ میں داخل ہوئی۔۔۔

.

. سامنے ہی ایل شاپنگ بیگز اٹھا رہا تھا اور وہ اندر کھڑی اسکا انتظار کر رہی تھی۔۔

.

. کیا کہوں تم سے میں کہ کیا ہے عشق۔۔۔؟"

. جان کا روگ ہے، بلا ہے عشق۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!"

.

. اپنے پیچھے سے کسی کے بھاری۔ مگر سرد آواز میں کہنے پر عیناں کا وجود سن سا پڑ گیا،

.

. دل کی دھڑکنیں تیزی سے رقص کرنے لگیں۔۔اس آواز کو تو وہ لاکھوں میں سے بھی پہچان سکتی تھی۔۔

.

. کیسا لگا ڈئیر وائفی۔۔۔۔۔۔۔!"عیناں کے شل ہوئے وجود کو دیکھتا وہ ہنستے اپنا ہاتھ پیچھے سے اسکے کمر کے گرد حائل کیے اسے خود سے نزدیک تر کر گیا۔

.

. عیناں کی آنکھوں میں ڈر خوف کے سائے منڈلانے لگے۔۔ جبکہ مقابل اطمینان سے پیچھے ٹیک لگائے عیناں کی پشت کو سینے سے لگائے ہوئے تھا۔۔

.

. وووویا مممم۔۔۔۔۔عیناں ڈرتے اسے پکارتی اپنے خوف کو جھوٹ ثابت کرنے لگی۔۔۔۔جی جانِ ویام۔۔۔۔۔۔"

.

. ویام نے اپنا دایاں ہاتھ اسکی گردن کے گرد لپیٹتے گھمبیر لہجے میں کہا۔۔

.

. جانتی ہو پچپن گھنٹے بیالیس منٹ اور تیس سیکنڈ ہو چکے ہیں تمہیں میرے گھر سے میرے اپنوں سے دور یعنی ویام کاظمی سے دور_____!"

.

. وہ دھیمی آواز میں عیناں کے کان میں سرگوشی کرتے اسے جی جان سے لرزنے پر مجبور کر گیا۔۔۔عیناں نے تھوک نگلتے اپنے خوف پر قابو پانا چاہا تھا جو کہ ناممکن تھا۔۔۔

.

. آگے تم بیٹی بن کر رہ رہی تھی اب وہ رشتہ تو تم نے ختم کر دیا اب سے تم مسز ویام بن کر میرے ساتھ جاؤ گی ایک نئے رشتے سے دیکھتا ہوں کون روکتا ہے مجھے۔۔۔۔"

.

. وہ نفرت سے ایل کو گھورتے پھنکارا۔۔۔۔۔

.

. ووو قیام چھوڑو ببھائی۔۔۔۔"عیناں نے وحشت زدہ سا ہوتے ایل کو پکارنا چاہا تھا مگر قیام کے بھاری ہاتھ نے اسکی آواز اندر ہی دبا تھی۔۔

.

. ایل بیگز تھامے سیدھا ہوا تو سامنے ہی عیناں کو ویام کاظمی کی گرفت میں دیکھ اسکا سانس رک سا گیا تھا۔۔

.

. ایل کو لگا جیسے کسی نے اسکا دل نوچتے اپنے ہاتھوں میں جکڑ لیا ہو، اسکا دماغ سن ہو چلا تھا

.

. یہ بات ہی اسے مارنے کو کافی تھی کہ حور نے ویام کو سب بتا دیا تھا اور وہ ایل کا بدلا ایل کی بہن سے لے رہا تھا۔

.

. ننن ننننہیں عععیناں ں ں ں۔۔۔"وہ چیختا دھاڑتے آگے بڑھا تھا ویام نے ایبرو اچکائے اسکی تڑپ پر داد دیتے اپنے ہاتھ میں پکڑا کارڈ باہر اچھالا تھا لفٹ ایک دم سے بند ہوئی تھی۔۔۔

.

. ایل ہانپتا لفٹ کو مکوں سے پیٹنے لگا۔۔اسکی آنکھوں میں خوف وخشت کا جہاں آباد تھا۔

.

. سانس سینے میں اٹک رہا تھا جیسے اب وہ سانس بھی نہیں لے پائے گا۔۔وہ بھاگتا نیچے کو جانے لگا،

.

. کہ معا سلیمان شاہ نے اسکا ہاتھ تھامے حیرانگی سے اسے دیکھا۔کیا ہوگیا ہے ایل کہاں جارہے ہو۔۔۔؟"

.

. سلیمان شاہ نے اسے سامنے کرتے متفکر سا ہوتے پوچھا تھا۔

.

. ڈڈڈڈیڈ وووہ وووِیام وہ مم میری ڈول کو لے گگگیا۔۔۔وووہ مم مجھے جانا ہو گا۔۔۔اپنی ڈڈڈول کو بچانے______"

.

. وہ گھبرایا خوف زدہ سا کہتے جانے لگا کہ سلیمان شاہ نے اسے پھر سے جکڑا۔۔۔

.

. کیا ہو گیا ہے ایل ری لیکس رہو______وہ کچھ نہیں کرے گا عیناں کو۔۔۔"

.

. سلیمان شاہ نے اسے سمجھانے کی کوشش کی کیونکہ وہ جانتے تھے ویام کبھی بھی عیناں کو تکلیف نہیں دے سکتا۔۔

.

. ڈیڈ آپ نہیں جانتے وہ وہ میری ڈول کو تکلیف دے گا میں جانتا ہوں۔۔۔"وہ سنتا پاگلوں کی طرح بولا تھا۔۔۔۔ایل پاگل مت بنو وہ شوہر ہے عیناں کا۔۔۔

.

. کچھ نہیں کر ہے گا وہ____!"اسے جھنجھوڑتے وہ اونچی آواز میں بولے تھے۔۔۔

.

. ایل جو بپھرا پریشان سا تھا اب سنتا ایک دم سے جھٹکوں کی ضد میں آیا۔۔۔کیا کہہ رہے ہیں ڈیڈ آپ___؟"

.

. وہ حیرت زدہ سا اس انکشاف پر آنکھیں پھاڑے انہیں ڈرتے دیکھ رہا تھا آخر کیسا مذاق کیا تھا اس کی زندگی نے اسکے ساتھ۔۔۔

.

. عیناں کی شادی ویام سے۔۔۔ اگر ویام کو حور نے سب بتا دیا ہوا تو
۔۔۔۔۔۔! وہ اس وقت کوئی پاگل دکھ رہا تھا۔۔۔

.

. اندر موجود ڈر ایک خوف تھا جو اس وقت اسکے دل و دماغ پر سوار
تھا۔۔ ننننن نہیں میں اپنی ڈول کو کچھ نہیں ہونے دوں
گا۔۔۔۔"

. وہ سر نفی میں ہلاتے بھاگتے لفٹ کے جانب گیا تھا اور فوراً سے
جھکتے اس ایڈریس کو اٹھایا جو ویام پھینک کر گیا تھا۔۔

.

. چلو ایک شرط لگاتے ہیں ویام کاظمی کے اپارٹمنٹ کا ایڈریس
ہے، یہ تمہیں جگہ ڈھونڈنے میں آسانی ہو گی،

.

. اگر تم آدھے گھنٹے تک اپنی بہن کو یہاں سے ڈھونڈ کر لے گئے تو پھر میں کبھی اسے لینے نہیں آؤں گا اور اگر نہیں تو پھر تم اسے کبھی بھی لینے نہیں آؤ گے۔۔۔"

.

. ویام نے ایڈریس کے ساتھ واضح چیلنج کیا تھا جسے پڑھتے ایل کی نیلی آنکھوں میں غصے کی سرخی سی دوڑنے لگی۔۔

.

. میں آؤں گا ویام کاظمی اپنی بہن کو تو لے کر ہی جاؤں گا۔۔۔!" وہ غصے سے اس ایڈریس کو مٹھیوں میں دبوچتے سرد مگر مضبوط لہجے میں بولا تھا۔۔۔

. ✸✸✸✸✸

. وووویا مممم اتارو مجھے نہیں جانا میں نے تمہارے ساتھ،۔۔۔۔۔" وہ روتی خوفزدہ سی گاڑی سے باہر نکلنے کی سعی کرتے چلائی تھی اسکا پورا وجود سن سا تھا

.

. ویام کاظمی کا خوف اسکے وجود کو سن کر رہا تھا۔

.

. ویام نے شرربار نظروں سے عیناں کے آنسوں سے بھیگے چہرے کو دیکھا تھا گردن کی رگیں ایک دم سے پھولیں تھی وہ مٹھیاں بھینجتے اپنے اشتعال کو دبا رہا تھا۔

.

. گاڑی اپارٹمنٹ کے اندرونی حصے میں داخل ہوتے ایک زوردار جھٹکے سے رکی۔۔

.

. عیناں نے مضبوطی سے ویام کے کندھے کو اپنے نازک ہاتھوں سے جکڑا۔۔۔

.

. ویام نے سرد سانس خارج لیے عیناں کے کپکپاتے نازک وجود کو دیکھا اور پھر جلدی سے بے دردی سے اسکے ہاتھوں کو جھٹکتا وہ تیزی سے باہر نکلا تھا۔۔

.

. عیناں کی کانچ سی گہری آنکھوں میں خوف ہلکورے مار رہا تھا۔وہ تھوک نگلتے ویام کو اپنی جانب آتا دیکھ دونوں ہاتھوں سے سیٹ کو مضبوطی سے تھام گئی۔

.

. ننن نہیں مجھے ننن نہیں جانا۔۔۔"وہ روتے بلکتے سوں سوں کرتے بولی تھی۔ ویام نے اپنے آہنی مضبوط ہاتھ میں اسکے نازک ہاتھ کو دبوچتے کھینچتے اسے باہر نکالا،

.

. تو عیناں جھٹکے سے باہر نکلتی ویام کے کشادہ سینے سے جا لگی۔ ڈارلنگ گھبراؤ مت تمہارے بھائی کو ایڈریس دے کر آیا ہوں اگر آج وہ تمہیں میری پناہوں سے چرا کے لے گیا،

.

. تو وعدہ رہا ویام کاظمی کا کبھی مڑ کر تمہیں دیکھوں گا بھی نہیں۔۔۔

.

. اور اگر آج رات وہ تمہیں ناں ڈھونڈ سکا تو آج رات تمہیں میری دسترس میں میری ہونے سے کوئی نہیں روک سکتا۔۔۔!"

.

. عیناں کے آنسوں سے تر چہرے کو اپنے ہاتھ کی مدد سے اٹھائے وہ شدت سے اسکے چہرے پر بہتے آنسوؤں کو اپنے ہونٹوں سے چنتا گھمبیر لہجے میں بولا۔۔۔

.

. عیناں اپنے چہرے پر ویام کے دہکتے آگ کی مانند گرم ہونٹوں کے لمس کو محسوس کرتی سانس روک سی گئی۔۔ دل جیسے پسلیوں سے باہر آنے کو تھا۔۔

.

. عیناں نے آنکھیں میچے خود پر جھکے ویام کے کندھوں کو مضبوطی سے تھاما تھا وہ جانتی تھی اگر ویام نے یہ بات کی ہے تو آج اسے ویام سے کوئی نہیں بچا سکتا۔

.

. وہ لرزتی اسے منانے کی ترکیب سوچنے لگی مگر آج ویام اسے کچھ بھی بولنے نہیں دینا چاہتا تھا جبھی وہ جھٹکے سے پیچھا ہوا۔۔

.

. اور فورا اسے عیناں کے ہاتھ کو جکڑتے وہ اندر داخل ہوا، وووویام پہپہ پلیز نہیں۔۔۔۔"

.

. وہ ڈری سہمی سے اسکے ساتھ گھیسٹتی بول رہی تھی جو بنا سنے اسے ساتھ لئے سیڑھیاں چڑھتے اب اوپر چھت پر گیا تھا۔۔

.

. ویام نے اوپر جاتے جھٹکے سے اسے کسی کانچ کی گڑیا کے مانند سامنے کیا۔۔۔کالے خجاب میں دمکتا عیناں کا سرخ و سفید چہرہ پھولے پھولے گلابی گال جو سرخ ہو رہے تھے،

.

. ویام کو اپنے اندر جذبات کا طوفان سے اٹھتا محسوس ہوا وہ بھاری قدم اٹھائے اسکے قریب ہوا تھا۔

.

. عیناں آنکھیں پھیلائے پیچھے دیکھ رہی جہاں سویمنگ پول بنا تھا۔۔۔پول کا نیلا پانی جس میں جگمگاتی روشنی کی کرنیں پڑ رہی تھی

.

. عیناں نے حیرت سے اس منظر کو دیکھا، وہ پہلے بھی ویام کے ساتھ یہاں رہ چکی تھی مگر اس پول کے بارے میں اسے کچھ علم نہیں تھا۔۔۔

.

. وہ حیرت زدہ سی گھبراتے یہ سوچ رہئ تھی کہ ویام اسے کمرے کے بجائے یہاں کیوں لایا تھا۔۔

.

. مگر وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ وہ ویام کا ظمی تھا۔۔اسے صرف انسان اتنا ہی جان پاتا تھا جتنا کہ وہ کسی کو اپنے متعلق جاننے کی اجازت دیتا تھا۔۔۔

.

. عیناں کو یقین تھا کہ ایل اسے لینے آئے گا مگر وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ اس بار اسکے سامنے ویام تھا۔۔

.

. جانتی ہو مجھے جب علم ہوا ناں کہ تم کل کے آئے اپنے اس باپ کی وجہ سے سب کچھ چھوڑ کر چلی گئی ہو تو میرا دل یہ یہاں بہت درد اٹھا تھا۔۔

.

. مگر پھر مجھے درد نہیں ہوا جانتی ہو کیوں۔۔۔"وہ قدم قدم اٹھاتا اسکے قریب ہو رہا تھا،

.

. جو ڈرتی الٹے قدموں سے پیچھے ہوتی سہمی ہرن کی مانند لرزتی ویام کی بھوری سرخ آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔

.

. سرخ و سفید روشنیاں ویام کے حسین چہرے پر جا بجا پڑ رہی تھیں۔

.

. عیناں نے سانس روکتے اسے دیکھا جسکے ہنسنے پر اسکے چہرے پر نمودار ہوتے وہ حسین ڈمپل اسکا سانس روک دیا کرتے تھے۔۔

.

. کیونکہ مجھے جنون نہیں تمہارا۔۔۔۔۔۔۔" ویام نے فاصلہ سمیٹتے قدم آگے بڑھائے اور بائیں ہاتھ سے واچ اتارتے سامنے ایک جانب پھینکی۔۔۔

.

. ویام کی بات پر عیناں کے چہرے پر سایہ سا لہرایا۔۔

.

. کیونکہ مجھے الفت ہے تم سے اپنے عشق سے۔۔۔۔۔ میری یہ الفت میرے جنون کو ہرا دیتی ہے۔۔۔"

.

. اپنی بھوری سرخ ہوتی آنکھوں کو عیناں کے لرزتے نازک وجود پر گاڑھے وہ سیکنڈوں میں ہڑا اتارتے دور اچھال گیا۔۔

.

. وہ کیا کرنا چاہ رہا تھا۔عیناں کا دل دھک دھک کرتا سینے سے پٹھک رہا تھا۔۔

.

. آج سہی معنوں میں وہ ویام کاظمی سے ڈر رہی تھی۔۔ویام نے آگے بڑھتے اس فاصلے کو سمیٹا،عیناں کا نازک سا سراپا اس خجاب میں چھپا تھا،

.

. وہ بمشکل سے اسکے سینے تک پہنچتی کوئی چھوٹی بچی ہی دکھائی دے رہی تھی۔۔

.

. جو چوڑے کندھوں توانا وجود کے ساتھ کوئی دیو محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

.

. لیٹس میک دِز نائٹ سم اسپیشل۔۔۔۔۔۔!" ویام نے جھٹکے سے اپنا بھاری ہاتھ عیناں کی نازک کمر میں حائل کیے اسے اوپر اٹھائے اسکے چہرے پر جھکتے کہا تھا۔

.

. عیناں کی ریڑھ کی ہڈی میں اسکے انداز پر سرسراہٹ سی دوڑی۔۔۔ویام نے مسکراتے عیناں کے نازک کپکپاتے لبوں کو چھوا اور پھر جھٹکے سے اسے اٹھائے پول میں پھینکا۔

.

. اہہہہہ وویا ممممم۔۔۔" عیناں ایک دم سے خود کو پانی میں محسوس کرتی چیختے دخشت زدہ سی ہوتے اسے پکارنے لگی۔۔

.

. جو اطمینان سے شوز اتارتے وہیں رکھتا اب پانی میں ڈوبتی عیناں کو دیکھ رہا تھا۔

.

. عیناں اس ٹھنڈے پانی میں شل ہوئے وجود کے ساتھ خود کو ڈوبنے سے بچانے کو ہاتھ پاؤں چلا رہی تھی۔

.

. اسکی آنکھوں سے بہتے انسوں پانی میں گرتے بے مول ہو رہے تھے۔ پورا وجود سنسنا رہا تھا، اس قدر ٹھٹھرا دینے والی ٹھنڈ میں وہ یخ پانی میں ہچکولے کھاتی اس ستم گر کو بلانے کی کوشش کر رہی تھی،

.

. جو پول کے قریب کھڑا عین کو دیکھ رہا تھا۔

.

. معاعیناں کو اپنی آنکھیں بند ہوتی محسوس ہونے لگی۔۔۔۔ ہونٹ نیلے پڑ گئے وہ سرخ چہرے سے بے سدھ سی ہوتے اب اپنے آخری سانس بھر رہی تھی۔۔۔

.

. جب ایک دم سے ویام نے اسے دونوں بازووں میں بھرتے اونچا کیا تھا۔۔۔

.

. عیناں بری طرح سے کھانستے خود کو ہوا میں دیکھ سن ہوئے دماغ سے آنکھیں پھیلائے ڈرتی خود کو دیکھنے لگی کہ وہ کہاں تھی اس وقت ابھی تو وہ ڈوب رہی تھی۔۔

.

. ابھی تو رات باقی ہے عین ایسے کیسے تمہیں تڑپا سکتا ہوں۔۔۔۔۔۔"

.

. معا اسے کسی بچے کی مانند سینے سے لگاتے ویام نے اسے کان میں جھکتے گہری سرگوشی کی تھی۔

.

. عیناں نے غصے سے اپنے دانت اسکی گردن پر گاڑھے تھے وہ جانتی تھی وہ اسے ستا رہا تھا خود سے دور رہنے کی سزا دے رہا تھا مگر وہ انجان تھی،

.

. یہ نہیں جانتی تھی کہ آج ویام کاظمی کس طرح بارش بن کر اس پر برسنے والا تھا کیسے اپنے جذبات اپنی شدتوں سے اسے نڈھال کرنے والا تھا۔۔

.

. ویام نے مسکراتے اپنی گردن پر اسکے تیز دانتوں کے لمس کو محسوس کیے، اپنا بھاری ہاتھ عیناں کی کمر پر سہلایا۔عیناں اسکے پر حدت ہاتھ کے لمس پر ساکت سی ہو گئی۔۔۔

.

. ابھی تو بہت سے حساب بے باک کرنے ہیں مجھے، ویام نے ہاتھ عیناں کی گردن کے گرد لپیٹتے عیناں کے کپکپاتے نیلے پڑتے ہونٹوں کو دیکھتے کہا تھا۔

.

. اور پھر ایک دم سے جھکتے وہ ان نازک پنکھڑیوں کو اپنے ہونٹوں میں قید کرتا پول کی گہرائی میں جانے لگا۔۔

.

. عیناں ڈر خوف سے خود کو چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی ۔۔۔جو شدت سے اسکے ہونٹوں کو قید کیے ایک جانب بنے سٹیئرز کے قریب گیا۔

.

. اور پھر ہاتھ سے کوئی بٹن کلک کرتے وہ یونہی اسے سینے سے لگائے عیناں کی سانسوں میں اپنی دہکتی سانسیں انڈیل رہا تھا۔۔

.

. لمحوں کا کھیل تھا دیکھتے ہی دیکھتے پول کا سارا پانی غائب ہوا تھا۔

.

. عیناں کو نڈھال ہوتا دیکھ ویام نے نرمی سے اسکے ہونٹوں کو آزادی دی مگر اسکے نازک ہاتھوں کو تھامے،

.

. وہ شانوں کے نیچے سے لے جاتا پیچھے سے اپنے کندھوں پر مضبوطی سے رکھ گیا۔۔ عیناں حیرت سے کنگ اس پول کو دیکھ رہی تھی جو یوں خشک تھا جیسے اس میں پانی کی ایک بوند بھی ناں ہو۔۔۔۔

.

. کہا تھاناں کہ اگر تمہارا بھائی تمہیں ڈھونڈ لے تو پھر کبھی دیکھوں گا بھی نہیں تمہیں۔۔۔۔" حجاب میں لپٹی عین کی پیشانی پر بوسہ دیے وہ گہرے مگر پر اسرار لہجے میں بولتا اسے ٹھٹکنے پر مجبور کر گیا۔۔۔

.

. ویام نے مسکراتے اسکی پھیلی آنکھوں کو دیکھا اور پھر اپنے دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی کے ناخن کو اسکے سامنے کرتے دبایا۔۔

.

. اسکی آنکھوں میں پراسراریت تھی جو عیناں کو سہارہی تھی۔

.

. عیناں نے غور سے اسکے ہاتھ کی انگلی کو دیکھا جسے وہ دبارہا تھا

.

. اور پھر معا ایک دم پیچھے پول کی دیوار سے کچھ گرنے کی آواز آئی عینان اسکے حصار میں کھڑی کپکپاتے ٹھنڈ سے لرزتے وجود سے گردن گھمائے پیچھے دیکھنے لگی،

.

. جہاں دیکھتے ہی دیکھتے ایک دروازہ نمودار ہوا تھا۔۔۔

.

. عیناں کا وجود جھٹکوں کی ضد میں تھا۔ وہ منہ کھولے بھیگے سراپے میں اس کی پناہوں میں کھڑی اپنی آنکھوں میں حیرانگی سموئے ویام کو دیکھنے لگی۔۔۔

.

. کہاں تھا دنیا مجھے اتنا جان سکتی ہے جتنی میں کسی کو اپنے بارے میں جاننے کی اجازت دوں۔۔۔۔"

.

. وہ کندھوں اچکائے عیناں کی پھیلی آنکھوں میں دیکھ کہتا جھکتے اپنے ہونٹ عیناں کے سینے پر دل کے مقام پر ثبت کر گیا۔۔

.

. ویام نے نرمی سے اسے بانہوں میں بھرا تھا۔۔۔عیناں اسکے خوف سے ڈری سہمی اسکی بانہوں میں سر جھکائے ہونٹ کچل رہی تھی۔۔۔

.

. ویام اسے یونہی اٹھائے دروازے سے اندر داخل ہوا تھا۔۔۔ دروازے خود بخود بند ہوتے ساتھ ہی سویمنگ پول میں پھر سے پہلے کی طرح نیلا پانی لہرا رہا تھا۔۔۔

.

. ویام راہداریوں سے گزرتا آگے بڑھ رہا تھا ہر سوں پھیلی یہ معنی خیز جتلاتی خاموشی عیناں کے اوسان خطا کر رہی تھی۔۔۔

.

. ویام کا ہر اٹھتا قدم جیسے اسکے دل پر پڑ رہا تھا۔۔ویام نے پاؤں سے دروازے دھکیلا تو اندر بکھرے گلابوں کی تیز خوشبو نے ہوا کے جھونکے کے ساتھ ان دونوں کو چھوا تھا۔۔

.

. عیناں کا دماغ چکرا سا گیا، وہ آنکھیں پھیلائے حیرت زدہ سی لرزتی پورے کمرے کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

.

. جہاں بیڈ کے نام پر فرش پر ایک جانب بیڈ کے جتنا اونچا میٹرس (گدا) لگا یا گیا تھا۔پورے کمرہ سرخ گلابوں سے ڈھکا پڑا تھا،

.

. کوئی ایک بھی کونا ایسا نہیں تھا جہاں پر گلاب کے پھول ناں بکھرے ہوں۔۔عیناں نے تھوک نگلتے اس خاموشی کو توڑنا چاہا تھا۔

.

. وہ جلدی سے خود ہی اسکی گود سے نکلتے دور کھڑی ہوئی ویام نے ایک نظر عیناں کی بھیگے سراپے پر ڈالی اور پھر چلتا بورڈ کی جانب بڑھا۔۔

.

. کمرے میں۔ایک دم سے مدھم سی روشنی بکھرتے ماحول کو مزید فسوں خیز بنا گئی۔۔۔عیناں اسے پردوں کے ساتھ الجھا دیکھ دبے پاؤں بھاگنے لگی،

.

. کہ معا اسے دروازے کے قریب سے جھپٹتے ویام نے بے دردی سے اسکی کمر کو دبوچا۔۔۔اور جھٹکے سے اسکے حجاب کو اتارتے دور پھینکا۔۔

.

. عیناں کے سنہری بال جھٹکے سے کھلتے ویام کے چوڑے کندھوں پر بکھرے تھے وہ ڈرتی خوف سے آنکھیں میچ گئی۔۔اہہہ______"

.

. ویام نے اسکی کمر کے گرد گرفت سخت کی تو بے ساختہ ہی عیناں کے منہ سے چیخ نکلی تھی۔۔

.

. کہا تھاناں کہ اگر میری اجازت کے بغیر اپنے وجود کے کسی حصے کو بھی تبدیل کرنا چاہا تو تم ویام کاظمی کا وہ روپ دیکھو گی جس سے آج تک ناآشنا رکھا میں نے______!"

.

. عیناں کی کمر کے گرد گرفت مضبوط کرتے ویام نے جھکتے جارحانہ انداز میں عیناں کے نقوش کو چھوتے سرگوشی کی۔۔۔

.

. عیناں خوفزدہ سی لب بھینچتے اپنے رخسار پر اسکے دانتوں کو گڑھتا محسوس کرتی رو دینے کو تھی۔

.

. اسکا سانس بند ہو رہا تھا وجود ٹھنڈ سے لرز رہا تھا اس وقت ویام کی قربت میں آگ کی مانند سلگتا انگارہ ہو رہا تھا۔

.

. ویام اسے تھامے یونہی مڑتے میٹرس تک گیا تھا۔۔عیناں بے جان سی اس کے سہارے کھڑی تھی۔۔۔۔

.

. عیناں کی لرزتی پلکوں، بھیگے چہرے پر بکھری سرخی، سرخ ہوئے پھولے پھولے گالوں سے ہوتے قیام کی نظریں اسکے بھیگے سراپے میں اٹکی۔۔۔۔

.

. ویام نے مدہوشی سے اپنے سلگتے ہونٹ عیناں کی گردن پر رکھے تو عیناں نے ڈرتے ویام کے جان لیوا شدت بھرے لمس پر اپنے ہونٹوں کو دانتوں تلے دبایا،

.

. کمرے کے معنی خیز خاموش ماحول میں عیناں کی تیز تیز چلتی سانسیں ویام کو مزید بہکا رہی تھیں۔

.

. ۔اپنے سلگتے ہونٹوں سے عینان کی گردن کو چھوتا وہ آج ایک الگ ہی دنیا میں تھا۔۔۔۔

.

. عیناں کا نازک وجود ویام کاظمی کی قربت اسکے شدت بھرد ہکتے لمس پر لرز تا زمین بوس ہونے کو تھا وہ مکمل طور پر ویام کے سہارے کھڑی تھی۔۔جو آج اپنی شدتوں سے اسکی جان لینے کے دم پر تھا۔

.

. عیناں کے لرزتے وجود کو دیکھ ویام نے کسی کانچ کی گڑیا کی مانند اسے بانہوں میں سمیٹتے میٹرس پر لٹایا جو بری طرح سے کپکپا رہی تھی۔۔

.

. ویام اسپر جھکا اپنے دونوں ہاتھ اسکے اطراف میں رکھے عیناں کے ماتھے پر بکھرے ان سنہری کٹ ہوئے بالوں کو انگلی میں لپیٹ رہا تھا۔۔

.

. جانتی ہو میں نے سوچا تھا کہ جب تک تمہاری سٹڈی مکمل ناں ہو جائے میں تم پر کوئی بوجھ نہیں ڈالوں گا،

.

. تم آرام سے سٹڈی کمپلیٹ کرو گی تو پھر ہم اپنی زندگی کی شروعات کریں گے مگر وہ کیا ہے ناں کہ اب تم سے دوری ویام کاظمی کے لیے سوہان روح ہے جانم۔۔۔۔

.

. اور کچھ تمہادی عنائتیں مجھے یہ سب کرنے پر مجبور کر رہی ہیں۔۔۔۔"عیناں نے بھینچے لبوں سے آنسوں سے تر سرخ چہرے سے اسے گھورا۔۔۔۔

.

. وووووویا مممممم پیپپلیز۔۔۔۔۔"وہ روتے اسکے شرٹ لیس سینے پر ہاتھ رکھے اسے پیچھے کرنے لگی،

.

. مگر ویام نے اپنی بھوری سرخ آنکھوں سے عیناں کو دیکھ اسکے ہاتھوں کو اپنے مضبوط ہاتھوں کی گرفت میں لیتے، تکیے سے لگائے اس پر جھکتا بغور اسے دیکھنے لگا،

.

. جو تیز تیز سانس لیتی خوفزدہ سی مچل رہی تھی۔۔۔

.

. تم نے الفت دیکھی ہے میری، عشق دیکھا ہے میرا مگر جنون ______!" ویام نے جھکتے سرد لہجے میں اسکے کان میں سرگوشی کرتے اپنے دیکھتے ہونٹوں سے عیناں کے کان کی لو کو چوما۔۔۔

.

. جوجی جان سے لرزتے گھبرائی سی اسے خود سے دور کرنے کو مچل رہی تھی۔۔

.

. ویام نے ایک ہاتھ سے عیناں کے ہاتھوں کو مضبوطی سے تھامے اپنے دوسرے ہاتھ سے میٹرس پر بکھری ان سرخ پتیوں کو سمیٹتے عیناں کے چہرے پر بکھیرا۔۔۔

.

. عیناں کی تیز ہوتی دھڑکنیں ویام کی دھڑکنوں سے ملتی ایک الگ ہی سُر بکھیر رہی تھی۔۔۔

.

. ویام نے گہری نظروں سے عیناں کے حسین چہرے اسکے ہونٹوں پر بکھری ان سرخ پتیوں کو دیکھا،

.

. اور جھکتے اسکے چہرے کو اپنے دہکتے ہونٹوں سے چھوتے ویام نے ان گلاب کی پتیوں کو اپنے لبوں سے چنا تھا۔۔

.

. عیناں کا نازک وجود ویام کے بوجھ سے سن ہو رہا تھا ٹانگیں بلکل بے جان تھیں،

.

. سانس سینے میں الجھ رہا تھا مگر ویام کا یہ جنونئ روپ اسکے رونگٹے کھڑے کر رہا تھا۔۔۔ویام نے جھکتے اپنے ہونٹوں سے عیناں کے ہونٹوں پر پڑی

.

. ان نازک گلاب کی پتیوں کو چنا تو عیناں کا چہرہ دہکتے انگارہ ہونے لگا۔۔اپنے چہرے پر ویام کے پر حدت ہونٹوں کے لمس کو۔ محسوس کرتی وہ آج روح تک کانپی تھی۔۔

.

. تمہارے وجود کا حصول میرے لئے معنی نہیں رکھتا، تمہاری روح تک رسائی میری زندگی کا مقصد ہے۔۔۔۔

.

. میں نہیں چاہتا عین کے اپنے جذبات جو اتنے سالوں سے میں نے چھپا کر رکھے ہیں ان سے آج تمہیں کوئی تکلیف دوں مگر اب یہ نا ممکن ہے،

.

. کیونکہ آج تمہیں میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اپنے نام کر لینا چاہتا ہوں، اور میں کر کے رہوں گا۔۔۔"

.

. عیناں کی شفاف گردن پر اپنے سلگتے ہونٹوں کا لمس چھوڑ تا وہ گہرے لہجے میں بولا تھا۔۔

.

. ویام اپنے کندھوں سے سرکتی ہڈ کو محسوس کرتے عیناں کا سانس دب سا گیا تھا،

.

. اسے لگا کہ اب وہ سانس بھی نہیں لے پائے گی۔۔ مگر ویام جھکتے اسکے ہونٹوں کو قید کرتے عیناں کی ساری مزاحمت کو اپنے لبوں سے چنتے اسے خود میں گم کرتا چلا گیا۔۔

.

. ویام کی بڑھتی شدتیں اسکی جنونیت، پر وہ نازک سی جان ناچاہتے ہوئے بھی اپنے آپ اسکے سپرد کر گئی،

.

. جو کسی بادل کی طرح عیناں پر سایہ کیے اس کے پور پور کو چھوتے اپنی الفت اپنے عشق کی الگ داستان رقم کر رہا تھا۔۔

.

. ✸✸✸✸✸✸

. Next inshaAllah coming soon😇😇❤

🔥🔥 (الفتِ عشق (جنون عشق سیزن ٹو

. قسط نمبر 51

. #از_قلم_زینب_راجپوت

. اجازت کے بغیر کاپی کرنا ممنوع ہے 🚫🚫۔۔۔

. ✸✸✸✸✸✸

.

. اذلان واپس آؤ پلیز بات تو سنو میری،،" الایہ نا چاہتے بھی اسکے غصے اور ناراضگی سے بے چین سی ہوتی اسکے پیچھے ہی باہر نکلی تھی،،

.

. چاروں طرف پھیلے گھپ اندھیرے میں جہاں رات کے اس وقت سخت برفباری کے بعد خون جما دینے والی ٹھنڈ تھی،،

.

. وہیں الایہ بنا کوٹ پہنے، جوتوں کے بغیر اسکے پیچھے ہی باہر نکلی، اسے لگا تھا کہ شاید وہ قریب ہو گا مگر وہ اسے ڈھونڈنے میں ناکام ہوئی تھی،،

.

. ازلانننننن_____ عجیب سے سرد موسم میں وہ گھپ اندھیرے میں اسے آوازیں دیے ایک سمت پاؤں کے نشانات کو دیکھ چلتی جا رہی تھی،،،

.

. الایہ نے ماتھے پر بل ڈالے ہانپتے اپنے سینے پر ہاتھ لپیٹے سامنے دیکھا۔

.

. اذلان اپنے پیچھے الایہ کی آہٹ پر فوراً سے چونکتے مڑا تھا، مگر سامنے ہی اسے ننگے پاؤں اور بنا جیکٹ کے یوں ٹھٹھرا دینے والی ٹھنڈ میں دیکھ وہ بھاگتے اسکے قریب ہوا،،

.

. پاگل ہو تم کیا کر رہی ہو باہر،،،" الایہ کو بازوؤں سے زور سے دبوچے وہ غصے سے چیختے سرخ چہرے سے پوچھنے لگا،

.

. الایہ کے ہاتھ میں موجود منی ٹارچ اسکے یوں بے دردی سے کھینچنے پر نیچے جا گری،

.

. کیا ہو گیا جانوروں کی طرح بیہیو مت کرو تم اذلان،،،!" الایہ کو برا لگا ایک تو وہ اتنی ٹھنڈ میں بیس منٹ لگاتار چلتی اس لاڈ صاحب کو ڈھونڈتی اسکے پاس آئی تھی۔

.

. اوپر سے اسکے تماشے ہی ختم نہیں ہو رہے تھے،، میں جانوروں کی طرح بیہو کر رہا ہوں،، تو اپنے بارے میں کیا خیال ہے تمہارا ماہی،،،

.

. تم تو سرے سے مجھے اپنا شوہر ماننے سے بھی انکار کر چکی ہو، کیا تم نہیں جانتی کہ تمہارے کہے الفاظ کیسے تکلیف کا باعث بنتے ہیں،،؟"

.

. اوہ واہ ہنیڈس آف ٹو یو مسٹر اذلان اشعر علوی،،،،"

.

. اذلان کی بات کو کاٹتے وہ بیچ میں ہی اسے ٹوکتے تالی بجائے اسے داد دینے لگی، اذلان نے گھورتے اسے دیکھا،

.

. ماتھے پر ایک ساتھ جانے کتنے بل نمودار ہوئے تھے مگر وہ خاموش ساکت نظروں سے الایہ کو دیکھ رہا تھا،،

.

. اپنے پر بات آئی تو کچھ دن کی نفرت برداشت نہیں ہو رہی اور میں، میرا کیا؟ خود کی تکلیف یاد ہے تمہیں، مگر تم نے مجھے کب تکلیف دی تھی اذلان یاد ہے کچھ،،،

.

. اسکے قریب پہنچتی وہ ہاتھ سے اسکے سینے پر دباؤ دیتی اسے پیچھے کرتے چیختے پوچھ رہی تھی،،

.

. اذلان نے اپنی سیاہ سرخ ہوتی نظریں الایہ کے چہرے پر گاڑھے جبڑے بھینچ لئے وہ کچھ بھی بولنا نہیں چاہتا تھا،

.

. مگر یہ ضرور دیکھنا چاہتا تھا کہ آخر اسکے اندر کس قدر غبار تھا اذلان کو لے کر۔۔۔۔

.

. تم نے تب توڑا مجھے جب میرے پاس تمہارے سوا کوئی دوست نہیں تھا تم نے تب دھتکارا مجھے جب میری زندگی میں تم صرف تم تھے،،"

.

. تم نے صرف میرے منہ پر تھپڑ نہیں مارا میری روح پر بھی تمانچہ مارا تھا،،"

.

. اس تھپڑ کی گونج آج تک ان کانوں میں گونجتی ہے تم نے کہا کہ میں تمہاری دوستی کے قابل نہیں ہوں،،،"

.

. تم نے مجھے آدھی رات کو گھر سے نکال دیا یہ بھی نہیں سوچا کہ اس وقت میں کہاں جاوں گی،،،"

.

. تم سے ملنے آئی تھی ناں میں اتنی دور سے،،ہاں پھر بھی مجھے مار دیا میرے اعتبار کو ایسا توڑا کہ آج تک میں کسی پر یقین نہیں کر پائی،،،"

.

. تم نے مار دیا تھا مجھے آج سے بہت سال پہلے، میری تکلیف محسوس نہیں ہوئی۔۔۔"

.

. تمہیں آج اپنے پر بن آئی تو کیسے کہہ رہے ہو کہ میں نے تمہیں تکلیف دی۔۔۔"

.

. اذلان کے گریبان کو اپنے ہاتھوں میں مضبوطی سے تھامے وہ اسے بری طرح سے جھنجھوڑتے چیخ رہی تھی،

.

. اذلان جانتا تھا اس کا گناہ کتنا بڑا ہے، جبھی وہ خاموش الایہ کی آنکھوں سے بہتے ان آنسوں کو ساکت نظروں سے دیکھ رہا تھا،،

.

. وہ جانتا تھا یہ صرف آنسوں نہیں جانے کتنے سالوں کا غبار، درد اور تکلیف جانے کیا کچھ نہیں تھا ان آنسوں کے اندر،،،

.

. الایہ کے جھنجھوڑنے پر وہ ہوش کی دنیا میں لوٹے الایہ کی سرخ آنکھوں، سردی کی شدت سے نیلے پڑتے کپکپاتے ہونٹوں کو دیکھ، الایہ کی کمر کے گرد ہاتھ لپیٹے اسے اپنے سینے میں بھینچ گیا،

.

. الایہ غصے طیش نفرت کے ملے جلے تاثرات سے بپھرتے خود کو ازلان کی گرفت سے نکالنے کی سعی کرتے اسکے سینے پر بری طرح سے مکے مار رہی تھی،

.

. دور رہو تم۔۔" الایہ سردی سے ٹھٹھرتے اپنے سرد پڑتے ٹھنڈے ہاتھوں سے اسے خود سے دور کرنے لگی،

.

. کہ ازلان نے ذرا سا جھکتے اسے کمر سے بری طرح سے دبوچتے اونچا کیا چھوڑو مجھے، الایہ غصے سے ازلان کے کندھوں پر مکے مارتے چلائی تھی،،

.

. مگر اذلان نے اسے بے ساختہ ہی اپنے قریب کرتے اسکی پیشانی پر لب رکھے، الایہ کی قینچی کی طرح چلتی زبان ایک دم سے فریز ہوئی تھی۔

.

. الفاظ جیسے گڈ مڈ ہو گئے وہ کچھ بولنے سمجھنے کی کیفیت میں نہیں تھی،

.

. ،اذلان کے اس بے ساختہ ردعمل نے الایہ کی زبان پر قفل لگا دیا،

.

. میں جانتا ہوں کہ میری غلطی بلکہ میرا گناہ بہت بڑا ہے، میں نے دوستی کے رشتے کے مان کو توڑ دیا،"

.

. اس رشتے کا سب سے پہلا پہلوں ہی اعتبار، بھروسہ ہوتا ہے جو کہ میں تم پر نہیں کر سکا ماہی،،"

.

. مگر میرا خدا گواہ ہے کہ میں یہاں اتنی دور صرف تمہارے لیے آیا ہوں،"

.

. تم سے معافی مانگنے مگر آج تک اس لیے نہیں مانگی کیونکہ میں چاہتا تھا کہ میں تب تم سے معافی مانگوں جب تمہیں یہ لگے کہ میں نے تمہارے ساتھ برا کیا ہے،

.

. اور اپنے کیے کہ معافی بھی نہیں مانگی_____!"

.

. ازلان یونہی الایہ کی پیشانی سے اپنی پیشانی ٹکائے اسے زمین سے اونچا کیے کسی چھوٹی بچی کی طرح اپنی بانہوں میں بھینچے ہوئے تھا،،

.

. الایہ کی ٹھنڈ بستہ سانسیں ازلان کے چہرے پر پڑ رہی تھیں، جبکہ وہ خود ہنوز آنکھیں موندے ہوئے تھی،

.

. ازلان نے پل بھر کو آنکھیں کھولے الایہ کی بند آنکھیں کو دیکھا اور پھر گہرا سانس فضا کے سپرد کیا،،

.

. میں قالو پورے ہوش حواس میں اپنی ماہی سے اپنی کی ہر زیادتی ہر گناہ کی معافی مانگتا ہوں،"

.

. مجھے یقین ہے کہ تم مجھے اتنی آسانی سے معاف نہیں کرو گی مگر میں یہ کوشش تاعمر جاری رکھنا چاہتا ہوں،

.

. بشرطیکہ تم میرے ساتھ تاعمر ایسے ہی رہو، تمہارے بنا میں کچھ بھی نہیں ماہی، اتنے سال صرف یہ سوچ کر بڑا ہوا ہوں."

.

. کہ ایک دن تم تک پہنچوں گا اور جب ملوں گا تو سب سے پہلے تم سے معافی مانگوں گا،

.

. مگر جب پہلی بار تمہیں اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھا تو اس وقت تمہاری آنکھوں میں میرے لئے سوائے نفرت کے کچھ بھی نہیں تھا،

.

. مگر اب میں اس نفرت کو الفت میں بدل دوں گا، تمہیں مجبور کر دوں گا کہ تم مجھے معاف کر دو،،،"

.

. اپنے لفظوں کا سحر الایہ پر پھونکتا وہ اسے رفتہ رفتہ اپنے قریب تر کرتا چلا گیا، الایہ نے خود پر قابو پاتے جھٹکے سے اذلان کے سینے پر اپنے دونوں ہاتھ رکھے اسے پیچھے کیا،

.

. اذلان ایک دم سے پیچھے ہوا تھا، الایہ خود کو اسکے حصار سے چھڑواتی واپسی کے لئے مڑی۔

.

. اذلان نے ایک نظر برف میں دھنسے اپنے پاؤں کو دیکھا اور پھر سامنے الایہ کی جانب دیکھا،

.

. مگر سامنے کا منظر دیکھ وہ سیکنڈ کے بیسویں حصے میں جیسے ہوش میں لوٹا الایہ کی جانب بڑھا تھا،

.

. اذلان کے بار بار اونچی آواز میں پکارنے پر الایہ جو کہ ابھی تھوڑی دیر پہلے اس کی کہی باتوں میں الجھی تھی وہ چونکتے پیچھے کو مڑی،

.

. ازلان کو وخشت زدہ سا اپنی جانب بھاگتا آتا دیکھ وہ حیران سی ماتھے پر بل ڈالے اسے دیکھ رہی تھی،

.

. ازلان بجلی کی سی تیزی سے اسکی جانب لپکا، اچانک سے فضا میں ٹھاہ کی دل دہلا دینے والی آواز کے ساتھ آگ کے تیز شعلے آسمان کو چھونے لگے۔۔

.

. ✿✿✿✿✿

.

. ممماما۔۔۔۔"رمشہ کے ہاتھ کو تھامے وہ بغور اپنی بھیگی سرخ ہوتی شہد رنگ آنکھوں سے اپنی ماما کو دیکھتا بھیگے لہجے میں بولا،

.

. آواز میں صدیوں کی مسافت تھی ایک ایسی تڑپ، شرمندگی کہ اسکا لہجہ رندھ سا گیا،

.

. امن کو سمجھ ناں آیا کہ وہ کس طرح اپنی ماما کو جگائے انہیں بتائے کہ صرف وہ ہی نہیں اتنے سالوں سے تڑپی بلکہ امن خود بھی انکی ممتا انکی چھاؤں کیلئے ترسا تھا،

.

. اسکی تو زندگی کا کل اثاثہ اسکی ماں کی محبت تھی،

.

. جسے سینے میں دبائے وہ ساری دنیا سے لڑتا آیا تھا، بھلا وہ کب بھولا تھا انہیں۔۔۔امن نے بے ساختہ لب بھینچتے رمشہ کے بے جان ہاتھ کو ہونٹوں سے چومتے اپنی آنکھوں سے لگایا،

.

. ایک سکون سا تھا جو اسکے اندر تک اترتا محسوس ہوا، امن نے نم آنکھوں سے رمشہ کی لرزتی پلکوں کو دیکھا،

.

. وہ جانتا تھا اسکی ماں اسکی خوشبو سے ہی اسے پہچان چکی ہے، جبھی امن نے جھکتے اپنے کپکپاتے ہونٹوں سے رمشہ کی آنکھوں پر بوسہ دیا،،

.

. وہ سر اٹھائے پیچھے ہوا تو نظر اپنی ماما کے بھیگے آنسوں سے تر چہرے پر پڑی،

.

. آپ بس ٹھیک ہو جائیں ماں وعدہ کرتا ہوں آئندہ کبھی چھوڑ کر نہیں جاؤں گا،،"

.

. رمشہ کی پیشانی پر بوسہ دیے آج وہ جانے کتنے سالوں بعد اس سکون کو محسوس کر رہا تھا جس ممتا کے سائے کے لئے وہ ترستا آیا تھا،

.

. اس چھاؤں کے تلے آج جیسے سارے غم ساری تکلیفوں کا ازالہ ہو گیا تھا وہ سب کچھ بھولے اپنی زندگی کے ان خوبصورت لمحات کو جی رہا تھا،

.

. جن کے ہونے کا تصور بھی اس نے نہیں کیا تھا، اپنے ہاتھ پر کسی کی نازک گرفت کو محسوس کرتا وہ خیال سے چونکتے اپنی شہد رنگ بھیگی آنکھوں سے گردن گھمائے پیچھے دیکھنے لگا،

.

. جہاں حیا آنکھوں میں ڈھیروں فکر لیے اسکے ہمقدم کھڑی تھی،

.

. امن نے گہرا سانس فضا کے سپرد کیے اس نازک ہاتھ کو اپنی مضبوط انگلیوں میں دبوچتے اسے جھٹکے سے اپنی جانب کھینچا،

.

. حیا لہراتی امن کے چوڑے سینے سے جا لگی،

.

. اب تو آپ کی بیٹی کو بھی قبول کر لیا ہے اب تو معاف کر دیں

مام،،،"

.

. رمشہ کی جانب دیکھ وہ حیا کے بجھے بجھے چہرے کو دیکھ التجائیہ گویا

ہوا،،

.

. معا رمشہ کا سانس اکھڑنے لگا وہ تیز تیز سانس لیتی امن اور حیا کو

ڈرنے پر مجبور کر گئی،،

.

. حیا بھاگتے ڈاکٹر کو بلانے گئی، وہیں امن مسلسل اپنی مام کو آوزیں

دے رہا تھا،

.

.

.

. وہ رش ڈرائیونگ کرتا جلدی سے اس اپارٹمنٹ پہنچا تھا جس کا ایڈریس اسے ویام دے کر گیا تھا،

.

. ایل تیزی سے گاڑی سے نکلتا کھلے گیٹ سے اندر داخل ہوا تھا،

.

. اسکا دل اور دماغ بری طرح سے منتشر تھے، نیلی سمندر جیسی گہری آنکھوں میں غضب کے سرخ ڈورے منڈلا رہے تھے،،

.

. ڈولللل،، ایل طیش سے مٹھیاں بھینچے عیناں کو آوزیں دیتے اسے بلانے لگا،، بے بسی کی انتہا تھی،

.

. کہ وہ چاہتے ہوئے بھی اپنی ڈول تک نہیں پہنچ پا رہا تھا،

.

. ایل اندھا دھند بھاگتے آگے بڑھا تھا اپارٹمنٹ کا دروازہ کھلا تھا مطلب ویام جان بوجھ کر اسے راستہ بتا کر گیا تھا،،

.

. ایل بے تاثر پتھریلے تاثرات سے تیزی سے دوڑتا اندر داخل ہوا،عیناں میری ڈول بھائی آگیا لینے،ڈول آواز دو کہاں ہو تم۔۔۔۔"

.

. سارا اپارٹمنٹ دیکھنے پر بھی اسے عیناں کہیں نہیں ملی تھی مگر اپنی ڈول کی خوشبو وہ محسوس کر چکا تھا وہ یہیں کہیں تھی اسکے آس پاس مگر نظروں سے اوجھل،،

.

. کتنا مان تھا اسے اسکے پکارنے پر وہ دوڑتی چلی آئے گی اور شاید عیناں آ بھی جاتی اگر وہ اپنے بھائی کی تڑپ اسکی بے بسی کو سن پاتی،،

.

. مگر اس وقت وہ خود ویام کے شکنجے میں تھی، بھلا کیسے اسے دنیا کا ہوش ہوتا وہ جنونی شخص اسے دنیا بھلائے اپنی دنیا میں لے جا چکا تھا،

.

. اب یہاں فقط خاموشی کے اور کچھ بھی نہیں تھا جو کہ ایل کو کاٹ کھانے کو دوڑ رہی تھی،

.

. ویام کے لکھے الفاظ اسکی آنکھوں کے سامنے لہرائے ایل نے شدت طیش سے اپنے دونوں ہاتھوں کی مٹھیوں کو بھینچ لیا،

.

. اور پھر ایک امید کے تحت وہ سیڑھیاں پھلانگتا اوپر کی جانب بڑھا تھا،

.

. ایل نے ساکت نظروں سے چھت کے چاروں اطراف دیکھا سامنے بنے سوئمنگ پول کو دیکھ وہ بھاگتا اس جانب آیا،

.

. عیناں ڈول،،،،،وہ مسلسل عیناں کو اونچی آواز میں پکار رہا تھا،

.

. یونہی پول کی طرف جاتے اسکے پاؤں کے نیچے کچھ آیا ایل ٹھٹھک کے رکا اور اپنے پاؤں کو اٹھائے نیچے دیکھنے لگا،

.

. ماتھے پر بل ڈالے ایل نے جھکتے اس گھڑی کو اٹھایا جو کہ یقیناً ویام کی تھی، ابھی وہ سوچ ہی رہا تھا کہ اسکی نظریں سامنے ویام کی پہنی اس ہڈ پر پڑی،

.

. وہ بھاگتا اس ہڈ تک پہنچا اور پھر ان شوزز کو دیکھ وہ ایک حتمی فیصلہ لیتے ایک دم سے پول میں کودا،،

.

. پول کا پانی غیر معمولی حد تک ٹھنڈا تھا، اس قدر ٹھنڈا کہ ایل جیسا شخص جو کہ بچپن سے ہی ان سب کا عادی رہا تھا،،

.

. اسکے اعصاب چٹخنے لگے، مگر اپنی ڈول کو ڈھونڈنے کے جنون میں وہ پاگلوں کی طرح اپنے سن وجود کے ساتھ پانی میں تیرتا گہرائی میں جاتا اسے ڈھونڈ رہا تھا،

.

. بالآخر ناکام ہوتے وہ بے بس سا سر دلہو جھلکاتے چہرے سے پول سے نکلا،،

.

. تم جیت گئے ویام مگر تمہاری سوچ ہے کہ تم مجھے میری ڈول سے ملنے سے روک سکتے ہو،

.

. تم۔نے چیلینج کیا تھا مجھے اچھا لگا تمہارا چیلینج، اب میں تمہیں بتاؤں گا جب کسی کی روح پر ہاتھ ڈالا جائے تو کیسا محسوس ہوتا ہے،،

.

. مگر اتنی جلدی نہیں،،، ابھی تم اپنی جیت کا جشن مناؤ،، پھر تمہاری نظروں کے سامنے ہی تمہاری بہن اپنی سن شائن کو میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تم سے دور لے جاؤں گا،،

.

. پھر دیکھتا ہوں تم کیسے اسے میری دنیا سے ڈھونڈتے ہو،،،، "

.

. اپنے ماتھے پر آتے ڈارک براؤن بالوں کو دونوں ہاتھ سے پیچھے کرتا وہ اس بار چہرے پر ایک پراسرار سی مسکراہٹ سجائے بولا تھا،،

.

. ✸✸✸✸✸✸

.

. حور میری جان آپ کچھ چھپا رہے ہو مجھ سے،،،"

.

. نیناں محبت سے اپنی گود میں رکھے حور کے سر کو سہلاتے بہت ہمت سے پوچھ رہی تھی،

.

. حور نے اپنی سیاہ بے تاثر آنکھوں سے سر اٹھائے اپنی موم کو دیکھا، ناچاہتے ہوئے بھی وہ مسکرائی تو نیناں نے مبہوت نظروں سے اپنی بیٹی کو دیکھ دل ہی دل میں اسکی نظر اتاری تھی،

.

. اگر یہ کہا جائے کہ وہ اس وقت غم کی مکمل حسین مورت بنی نیناں کو مبہوت کر گئی تھی تو یہ غلط ناں ہو گا،،

.

. موم آپ ایسا کچھ مت سوچیں ایسا کچھ بھی نہیں،،"دروازے سے آتی وریام کی آواز کو سنتے حور نے مسکراتے نیناں کو ٹالا،،

.

. تو مجھے کیوں لگتا ہے کہ تم میں کچھ تبدیلی آئی ہے حور،،، نیناں نے بغور حور کی حیرانگی سے پھیلی آنکھوں میں دیکھ کہا تو حور نے نظریں چرائی،

.

. موم،،،، "نہیں حور مجھے تمہارے پاس سے کوئی اجنبی خوشبو محسوس ہورہی ہے کسی دوسرے وجود کی خوشبو،،، کیا کچھ ایسا ہے جو تم مجھ سے چھپارہی ہو،،،،؟"

.

. نیناں نے اسے ٹوکتے اپنے دل میں چھپے اس وہم کو آشکار کیا جسے سنتی حور سناٹوں میں چلی گئی،

.

. اپنے سرخ ہوتے ہونٹوں کو بھینچے وہ بمشکل سے اپنے آنسوں کو نگلتی نیناں کو دیکھنے لگی،

.

. تو اس کا مطلب میں کچھ دن اور دور رہتی تو آپ مجھے پہچاننے سے بھی انکار کر دیتی،،"

.

. وہ جان بوجھ کر چہرے پر مصنوعی خفگی سجائے بولی تو نیناں نے جھٹ سے اسے ٹوکا،،

.

. نہیں میری جان ایسا تو کچھ بھی نہیں،،، حور۔۔۔"وریام حور کو پکارتا بمشکل سے دروازہ کھول اندر آیا تھا،،

.

. نیناں اور حور دونوں نے ہی مڑتے وریام کو دیکھا جو بری طرح سے ہانپ رہا تھا،

.

. اپنے ڈیڈ کو دیکھ حور بے ساختہ ہی جگہ سے اٹھتے وریام کی جانب لپکی تھی،،،

.

. وریام نے اسے سینے میں بھینچتے اپنے ہونے کا احساس دلایا،

.

. اشششش میری گڑیا، ڈیڈ کی پری روتے نہیں میری جان میں ہوں ناں پاس،،،،" حور کا رونا وریام کو بوکھلا سا گیا،

.

. ایک حور کے آنسوں ہی تو تھے جسے وہ برداشت نہیں کر پاتا تھا،،

.

. حور کا سنتے ہی وہ سیدھا ہاسپٹل سے گھر لوٹا تھا،، مگر وریام نے دروازہ لاک کرتے اسے اچھی سزا دی تھی،،

.

. اب بمشکل سے وہ لاک توڑتا اندر آیا تھا، کتنا تڑپا تھا وہ اپنی بیٹی سے ملنے کیلئے،،،

.

. نہی رو رہی ڈیڈ،،، وریام نے محبت سے حور کے چہرے کو ہاتھوں میں بھرتے اپنی پری کے ماتھے پر بوسہ دیا،

.

. تو اپنے ڈیڈ کی تڑپ کو دیکھ وہ فوراً سے مسکراتے بولی،، کتنے لوگ تھے اس دنیا میں،، سبھی تو اتنی محبت کرتے تھے پھر وہ کیوں اتنی بدگمان ہو رہی تھی،،،

.

. میں اب کہیں نہیں جانے دوں گا اپنی پرنسز کو،،،، وریام حور کو سینے سے لگائے مسلسل یہی الفاظ بڑبڑا رہا تھا،،، جسے سنتی حور سرد سانس فضا کے سپرد کیے آنکھیں موند گئی،،،

.

. ✸✸✸✸✸

.

. فون پر ہوتی مسلسل تیز بیل کی آواز پر وہ مندی مندی آنکھیں کھولے سامنے پڑے اپنے فون کو اٹھائے بنا دیکھے کان سے لگا گیا،،

.

. ہیلو کون،،،،؟"میرب جو ابھی شاور لیے باہر نکلی تھی، تیمور کی آواز سنتے وہ نخوت سے گردن نفی میں ہلائے آگے بڑھی تھی،،

.

. ہاں ڈارلنگ سوری جان رات کو ایک اہم کام تھا اس وجہ سے نہیں آسکا،،، مگر وعدہ آج دن کو ایک ساتھ وقت گزاریں گے،،،،"

.

. تیمور کی بے باک گفتگو کو سنتے بالوں میں برش کرتا میرب کا ہاتھ بے ساختہ تھما تھا وہ مڑ کر سے تیمور کی پشت کو خونخوار نظروں سے گھورنے لگی،،

.

. افکورس ڈارلنگ روم میں بھی چلیں گے،،،" تیمور کی بے باک گفتگو کو سنتی وہ آنکھیں میچتی اپنے غصے کو قابو کرنے لگی،

.

. جبکہ تیمور شاید اس بات سے انجان تھا کہ اب وہ اکیلا نہیں اس روم میں، جبھی وہ اس قدر اونچی آواز میں نہائت بے باکی سے بول رہا تھا،،

.

. اہہہ۔۔۔۔۔۔"میرب جو کہ اپنا غصہ اپنے بالوں پر نکال رہی تھی ایک دم جھٹکے سے اپنے گھنگھریالے بالوں کو برش سے کھینچنے پر اس کی بے ساختہ ہی چیخ نکلی تھی،،

.

. جسے سنتا تیمور ہوش کی دنیا میں لوٹے بھاگتا میرب تک پہنچا،،

.

. میر یار یہ کیا کر رہی ہو،،، چھوڑو نہیں،،،،وہ ہڑبڑاتا میرب کی آنکھوں۔میں آئے موٹے موٹے آنسوں کو دیکھتا بول اسکے ہاتھ سے برش لیتے سامنے ڈریسنگ پر رکھ گیا۔۔

.

. پیچھے ہٹو تم،،،"میرب نے غصے سے دانت پیستے اپنے دونوں ہاتھ تیمور کے سینے پر رکھے سے پیچھے کو دھکا دیا،،

.

. تیمور کے ہونٹ دلکشی سے مسکرائے وہ لب دباتے اس چھوٹی شیرنی کو دیکھنے لگا جو غصے سے لال پیلی ہو چکی تھی،،،

.

. اششششش،،،،ری لیکس جاناں کالم ڈاؤن______!"میرب کے رخسار پر گرتے آنسوں کو دیکھ وہ تڑپتے اسکے نزدیک ہوتے میرب کے آنسوں کو صاف کرنے لگا،

.

. کہ ایک دم سے میرب نے غصے سے اپنے ہاتھ کا مکہ بنائے تیمور کے جبڑے پر دے مارا،، یہ سب کچھ غیر متوقع اور اچانک ہوا تھا،،،

.

. کہ تیمور میرب کے نازک ہاتھ کا اتنا زبردست پنچ پڑنے پر جھٹکے سے سر کو جھٹکتے میرب کو دیکھنے لگا،

.

. جو خونخوار تیوروں سے اسے گھور رہی تھی،،

.

. تیمور ابرو اچکائے داد دیتی نظروں سے اسے دیکھ آگے بڑھا تھا،، کافی اچھا لگا مجھے تمہارا پنچ مگر کچھ محنت کرنی پڑے گی،،

.

. ڈونٹ وری میں جم جا رہا ہوں آجاؤ تیاری کرواتا ہوں،،،" وہ مسکراتے میرب کو حیران کرتا ساتھ میں فری کی آفر بھی دے گیا،،

.

. میرب نے منہ موڑتے اسے اگنور کیا، جسے دیکھ وہ ہنستا میرب کے قریب ہوتا اسکے ہاتھوں کو بری طرح سے قابو کیا،،

.

. تیمور نے اسے حصار میں قید کیے مڑتے اسے بیڈ پر بٹھایا،،

.

. چھوڑو مجھے تیمور میں تمہارا خون پی جاؤں گی،،،وہ غصے سے بپھری چیختے تیمور کو ہنسنے پر مجبور کر گئی،،

.

. اسکے ہاتھوں کو تھامے تیمور گھٹنوں کے بل اسکے قریب جھکتے بیٹھا،اور بغور میرب کے بھیگے نم سراپے کو گہری نظروں سے دیکھنے لگا،،

.

. جواس وقت ماروں کلر کی خوبصورت فراک ذیب تن کیے ہوئے تھی، یہ کپڑے شاید مسز شیرازی دے کر گئی تھیں،

.

. ہائے جانم دل چاہتا ہے کہ تمہیں یونہی پہلو میں بٹھا کر تا عمر دیکھتا رہوں،،،"میرب جو کہ اپنے ہاتھوں کو چھڑانے کے جتن کر رہی تھی۔

.

. تیمور کی بے باک گفتگو سنتے اسکے ہاتھ تھم سے گئے مگر پھر تھوڑی دیر پہلے کی اس کی فون کال کو یاد کرتے وہ غصے نفرت سے دانت پیستے اپنے ہاتھ چھڑانے کی کوشش کرنے لگی،،

.

. خود کو تھکانے کی ضرورت نہیں میر______ تم خود کو مجھ سے تب تک دور نہیں کر سکتی جب تک میں ناں چاہوں،،،،"

.

. میرب کے رخسار سے چپکی بھیگی لٹوں کو نرمی سے پیچھے کرتے وہ بھاری گھمبیر لہجے میں بولا تو میرب نے پل بھر کو اسے دیکھا اسکی بولتی آنکھوں میں دیکھ،،

.

. وہ جھٹ سے نظریں چرا گئی،، تیمور اسکی ادا پر مسکراتا نرمی سے اسکے ہاتھوں کو چھوڑتے پیچھے ہوا تھا،،

.

. ڈریسنگ مرر سے برش اٹھائے وہ نرمی سے کمال مہارت سے میرب کے بال سہلانے لگا،، جو کہ ناچاہتے ہوئے بھی اسکے لمس پر خاموش بیٹھی تھی،

.

. ✸✸✸✸✸✸

.

. اسلام علیکم ریڈرز،،، طبیعت کافی دنوں سے ناساز ہے لکھنے نہیں ہو پارہا، ناول سٹاپ کررہی ہوں کچھ وقت کیلئے، جیسے ہی بہتر ہوئی دوبارہ سے لکھنا سٹارٹ کردوں گی،، پلیز دعا کیجیئے گا کہ اللہ پاک میری مشکلات آسان فرمادیں،، آمین ثم آمین ❤ □ الفتِ عشق (جنون عشق سیزن ٹو 🔥🔥)

. قسط نمبر 52

. #از_قلم_زینب_راجپوت

.

. اجازت کے بغیر کاپی کرنا ممنوع ہے 🚫🚫۔۔۔

.

. ✸✸✸✸✸✸

.

. کڈ نیپر یہ کس کا روم ہے،،،؟"روز کو کھانا کھلاتے ہی انزک اسے ساتھ اپنے دوم میں لایا تھا،

. یہ میرا روم ہے،،،وارڈروب سے اپنے کپڑے نکالتے انزک نے مڑتے اسے دیکھ ہلکی سی مسکراہٹ سے جواب دیا،

. جو بغور سامنے لگی تصویر کو گھور رہی تھی،

.

. اپنا روم ہے تو اسی لئے تمہیں یہاں لایا ہوں،، کیوں تم نے کیا سوچا،،؟

. انزک کو حیرانگی ہوئی اسکے سوال پر، وہ چلتا اسکے قریب جاتے پوچھنے لگا

. دراصل انکل آنٹی کی تصویر لگی ہے ناں تو مجھے لگا یہ انکا روم ہے،،،؟" اپنی گولڈن آنکھوں کو پھیلائے روز نے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں الجھاتے کہا،،

.

. انزک نے بغور اسکے ہاتھوں کی حرکت کو نوٹ کیا،، کچھ غیر معمولی لگا اسے،،،

.

. میرے موم ڈیڈ میری زندگی ہیں انکو دیکھ کر ہی اپنے ہر دن کا آغاز کرتا ہوں میں،،، اور اب سے تم بھی میری زندگی کا ایک اہم حصہ ہو،، میری فیملی کا ایک فرد، میری بیوی،،،، "

.

. وہ گہری نظروں سے روز کے سرخ پڑتے چہرے کو دیکھ اسکے ہاتھوں کو آزاد کروائے اسے سینے سے لگاتے بولا،،

. انداز محبت سے بھرا تھا، ہیے آر یو اوکے روز،،،، ؟"

.

. روز کے لرزتے وجود کے ساتھ اپنی شرٹ کو بھیگتا محسوس کرتے انزک نے بے چینی سے اسے سامنے کرتے پوچھا،،،

.

. ہہہ ہاں ٹھیک ہوں میں،،،!" انزک کے یوں پوچھنے پر روز کو اپنی بے اختیاری پر خفت سی ہوئی، وہ پیچھے ہوتے آنسوں صاف کرتے نظریں چرا گئی،،

. مجھ سے یہ جھوٹ والی گیم مت کھیلو بے بی اتنا بچہ نہیں ہوں میں،،،،اب خاموشی سے بتاؤ کیا ہوا ہے،،"

.

. اسے زبردستی بازوؤں سے تھامے بیڈ پر لے جاتے انزک نرمی سے اسے بٹھاتا اسکے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھا متفکر نظروں سے روز کو دیکھے گیا،،

. کیا ہوا ہے رو کیوں رہی ہو روز،،،!" روز کے چہرے کو تھوڑی سے پکڑتے اونچا کیے انزک نے متفکر سا ہوتے ہوچھا،،

.

. اپنی سرخ ہوتی گولڈن بڑی بڑی آنکھوں سے انزک کو دیکھ وہ بمشکل سے آنسوں اپنے اندر اتار پائی تھی،،

.

. کچھ نہیں، تمہارے پاس کتنی خوبصورت فیملی ہے کڈنیپر، موم ڈیڈ بہنیں سب کتنی محبت کرتے ہونگے تم سے، مگر میرے پاس صرف بھائی ہی ہیں،،

.

. اور وہ بھی مجھ سے محبت نہیں کرتے،،"اپنی آنکھوں کو رگڑتے وہ سوں سوں کرتے اپنے دل کی بات اسے عیاں کرنے لگی،،

. ایسا نہیں ہے روز تم بھی میری فیملی ہو اب سے تم ہمارے ساتھ رہو گی،،،"

.

. اپنے مضبوط ہاتھوں میں روز کے نازک ہاتھوں کو دبوچے وہ مضبوط لہجے میں بولا۔

. مگر تم نے کہا تھا کہ تم مجھے چھوڑ دو گے جب خطرہ ٹل جائے گا تو تم مجھے طلاق دے دو گے،،،"

.

. روز نے ہاتھ اسکی گرفت سے نکالتے انزک کو اسکی کہی بات یاد دلوائی،،،"

.

. کیا تم میرے ساتھ رہنا چاہتی ہو ساری زندگی کیلیئے،،،؟"

. روز کے چہرے کو گہری سوالیہ نظروں سے دیکھ انزک نے دھڑکتے دل سے خوفزدہ سا ہوتے پوچھا،،

.

. یہ تو صرف وہ روز کے دل کی بات کنفرم کرنا چاہتا تھا ورنہ اب اسے چھوڑنے کا سوال بھی انزک کی ڈکشنری میں نہیں تھا،،

. یہ چھوٹی سی لڑکی کب اسکے لئے اس قدر اہم ہو گئی تھی اسے خود اندازہ نہیں تھا مگر اب اسے چھوڑنا یا پھر اپنے نام سے اسکا نام الگ کرنا انزک کے لئے ویسے ہی ناممکن تھا جیسے دھڑکنوں کو دل سے جدا کرنا،،

.

. ننو میں تمہارے ساتھ رہنا چاہتی ہوں سب کے ساتھ،، مجھے اچھا لگتا ہے جب تم مجھے اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلاتے ہو،،

.

. جب تمہیں تمہاری موم اور ڈیڈ سے ملتا دیکھا تو مجھے احساس ہوا کہ اس دنیا میں کتنے پیارے رشتے ہیں میں ہر رشتے ہر جذبے کو محسوس کرنا چاہتی ہوں،،،"

.

. مگر تم تو چھوڑ دو گے مجھے آئی ہیٹ یو کڈ نیپر۔۔۔۔"اپنی بات کہتی وہ پھر سے پھوٹ پھوٹ کر روتی اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپا گئی،،

.

. انزک جہاں اسکے دل کی باتوں کو سنتا دل سے خوش ہوا تھا وہیں روز کے ایک بار پھر سے رونے نے اسے بوکھلا دیا تھا،

.

. ہیے یار روز،،،" وہ فوراً سے اسکے ہاتھوں کو چہرے سے الگ کرتے روز کے بھیگے آنسوں سے تر چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرتا ان بھیگی نم آنکھوں۔میں دیکھے گیا،،

.

. جانے کونسا ایسا سحر تھا کہ وہ دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں کھوئے جیسے خود سے بھی بے گانہ ہو گئے تھے،،

.

. میں تمہیں کبھی نہیں چھوڑ سکتا روز، تم زندگی کے لئے ویسے ہی لازم ہو جیسے بدن کے لئے روح لازم ہوتی ہے یہ ساتھ چاہے جس مرضی مقصد کے تحت جڑا ہو،،،

.

. مگر اب تم میری ہو صرف میری۔۔۔۔۔اب تم بھی چاہو تو خود کو مجھ سے الگ نہیں کر سکتی،،،"

.

. روز کی آنکھوں میں دیکھتے وہ گہرے مضبوط لہجے میں بولا تو ایک پل کو اسکے لہجے کی مضبوطی پر روز گھبرا سی گئی،،

.

. اس سے پہلے کہ وہ اپنا آپ چھڑا کر پیچھے ہوتی انزک نے بے حد نرمی سے روز کے آنسوں کو اپنے لبوں سے چنا،،

.

. اپنے رخسار پر انزک کے ہونٹوں کے لمس کو محسوس کرتی وہ دھڑکتے دل سے خوفزدہ سی انزک کے سینے پر اپنا دونوں ہاتھوں سے دباؤ دیے اسے پیچھے کو دھکیلتی واشروم میں گھسی،،

.

✸✸✸✸✸✸✸ .

.

. اپنے چہرے پر ویام کے ہاتھ کے کھردرے لمس کے ساتھ اپنے چہرے پر اسکی گہری چھبتی نظروں سے بے چین ہوتے عیناں نے ناچاہتے ہوئے بھی اپنی نیند سے بوجھل سرخ ڈوروں سے لبریز گرے آنکھوں کو کھولے اپنے بائیں جانب دیکھا،،

.

. جہاں وہ ہاتھ سر کے نیچے ٹکائے لبوں پر ایک دھیمی سی مسکان سجائے، گہری نظروں سے عیناں کو دیکھتا اسے گھبراہٹ میں مبتلا کر گیا،،

.

. وہ شرم سے سرخ انگارہ ہوئے نظریں جھکانے لگی مگر براہوا ان نگاہوں کا جو ویام کے رخساروں پر ابھرتے ان خوبصورت ڈمپل میں بری طرح سے الجھ چکی تھیں،،

.

. خود کو لاکھ ڈپٹنے کے باوجود بھی نگاہوں کا زاویہ وہی قاتل ڈمپل تھے،،

.

. تم مجھ پر اتنا ہی حق رکھتی ہو عین جتنا کہ میں تم پر،،،، اپنا مضبوط ھاتھ عیناں کی کمر کے گرد حائل کیے ویام نے اسے لمحوں میں خود میں سمیٹا تھا،،

.

. وہ بری طرح سے گھبرائی اپنے ہاتھ ویام کے کندھوں پر رکھے نظریں جھکا گئی،

.

. عینںنن،،،،"ویام کے لہجے میں وارننگ تھی جسے محسوس کرتی وہ نا چاہتے ہوئے بھی نظریں اٹھائے ویام کو دیکھنے لگی،،

.

. ویام عیناں کے دیکھنے پر پھر سے مسکرایا تو عیناں نے کن آنکھوں سے ان ڈمپل کو گھورا اور پھر اپنے خشک ہوتے لبوں پر زبان پھیرتے وہ خود کو روکتے نظریں چرانے لگی،،

.

. وہ ناراض تھی ویام سے تو پھر بھلا وہ کیوں اسے کس کرتی،،،،

.

. تمہیں اگر لگتا ہے کہ تمہیں چھونے کیلئے مجھے تمہاری اجازت یا پھر مرضی درکار ہے تو تمہاری غلط فہمی ہے جان۔۔۔۔"

.

. تم مجھ میں ان دھڑکنوں کی طرح بسی ہو جنہیں میں جب چاہے محسوس کر سکتا ہوں،،

.

. تم صرف میری ملکیت ہو میرا عشق میری الفت،، تو پھر کسی اور کا تم پر حق جتانا میں کبھی برداشت نہیں کر سکتا عین،،،"

.

. عیناں اسکے لہجے کی مضبوطی پر سہمی نظروں سے اسے دیکھنے لگی،،، جس کی بھوری آنکھوں میں جنون کے شعلے لپک رہے تھے،،

.

. وہ کوئی اور نہیں میرے بھائی ہیں ویام،،"عیناں کو برا لگا ویام بھلا کیسے ایسی بات کر سکتا تھا،،

.

. کیا اسکے باقی کے رشتوں کا اس پر کوئی حق نہیں تھا،،

.

. تم میرے لئے طلب کی وہ حد ہو عین جس کے آگے سب کچھ بے معنی ہے،،،،!"

.

. عیناں کے چہرے پر جھکتے ویام نے شدت سے اسکے رخساروں کو چھوتے سخت لہجے میں اسکے کان میں سرگوشی کی تو عیناں لرز سی گئی اسکے روپ اسکے پاگل پن کو دیکھ،،

.

. بھلا وہ کہاں سے عادی تھی ان سب کی، اسے تو اپنا وہی ویام چاہیے تھا جو اس سے محبت کرتا تھا اسکا خیال رکھتا اسکی ہر بات کو بنا کہے سمجھ جاتا تھا،،

.

. مگر کل سے جو ویام اسکے سامنے تھا اسکے جنون اور پاگل کو سہتی وہ سچ میں ڈر سی گئی تھی،،

.

. عیناں کا احتجاج اسکے آنسوں بھی ویام کو روک ناں پائے تھے،،،،وہ اسے تسخیر کرتا آج آنکھوں میں اپنی فتح کی چمک لیے عیناں کو پھر سے مبہوت کر گیا تھا،،

.

. وووِیام۔۔۔۔۔۔" اپنے چہرے کے بعد اب گردن پر اسکے سلگتے ہونٹوں کے پر تپش لمس کو پاتے عیناں نے گھبراتے اسے دھڑکتے دل سے پکارا،،

.

ہممممم،،،" آنکھیں موندے وہ مدہوش سا عیناں کی خوشبو کو خود میں اتارتا مخمور لہجے میں بولا،،

.

مممجھے ماما سے ملنا ہے،،،" اپنے نازک ہاتھ وِیام کے سینے پر رکھے اسے خود سے دور کرنے کی کوشش کرتے وہ منمنائی تھی،،

.

. اسکا دل سچ میں فدک سے ملنے کو بے چین تھا مگر وہ سلیمان شاہ یا پھر ایل کے سامنے انکا ذکر کرتے ان دونوں کو اداس نہیں کرنا چاہتی تھی،،

.

. اب جب وہ ویام کے پاس تھی تو فدک سے ملنا آسان تھا،،

.

. لے چلوں گا مگر اس وقت خاموش رہو،،،" جذبات سے بوجھل گھمبیر لہجے میں فرمائش کرتے ویام نے چہرہ عیناں کے بالوں میں چھپائے اسکی خوشبو کو سانسوں میں اتارا تھا،،

.

. ویام کے شدت بھرے لمس سے گھبرائی وہ تھوک نگلتے خود کو پرسکون کرنے کی کوشش کرنے لگی،،،

.

. وووِیا مممممم،،اسکے شدت بھرے حصار میں کسمساتے اسے روکنے کی ناکام سی کوشش کی،،جو بنا اسکی مزاحمت کی پرواہ کیے عیناں کے نقوش کو محبت سے چھوتے بلکل مدہوش سا تھا۔

.

. ✸✸✸✸✸✸✸

.

. ڈاکٹر کیا ہوا ہے میری ماما کو وہ ٹھیک تو ہیں،،،؟"امن جو بے چینی سے ٹہل رہا تھا اب ڈاکٹر کے باہر آنے پر وہ بھاگتے انکے قریب جاتے پوچھنے لگا،

.

. اشعر لب بھینچے یہ سب کچھ ہوتا دیکھ رہا تھا،،

.

. اسکے ماتھے پر موجود بل اسکی اندرونی کیفیت کی غمازی کر رہے تھے،،

.

. ڈونٹ وری ینگ مین،،، اب وہ خطرے سے باہر ہیں، وہ امن کو پکار رہی ہیں آپ میں سے امن کون ہے۔۔۔۔؟"

.

. ڈاکٹر نے پہلے امن اور اشعر کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا،،

.

. حسن اور یسری جو ابھی حیا کے بتانے پر یہاں آئے تھے،،

.

. امن کا نام سنتے چونکے ضرور تھے،،

.

. جی ڈاکٹر مم میں ہوں،،،!"" امن نے بے قراری سے کہا تھا، اسکی ماما ٹھیک ہوتے ہی اسے پکار رہی تھیں،،

.

. یہ بات سنتے ہی جانے کس قدر خوشی ہوئی تھی اسے،،

.

. امن نے گردن گھمائے اشعر کو دیکھا جو سرد نظروں سے اسے دیکھ رخ موڑ گیا،، امن نے آنکھیں ضبط سے موندیں اور پھر گہرا سانس فضا کے سپرد کیے وہ روم کی جانب بڑھا،،

.

. کلک کی ہلکی سے آواز کو سنتے رمشہ نے کسلمندی سے اپنی سوجھی آنکھوں سے گردن گھماہے دروازے کی سمت دیکھا،

.

. جہاں سے اسکا امن اسے ملنے کو آ رہا تھا، تو مطلب وہ سچ میں اپنی ماں کے پاس آیا تھا یہ سب اسکا وہم نہیں تھا،،

.

. یہ سوچ آتے ہی رمشہ کی آنکھوں سے ایک ساتھ جانے کتنے ہی آنسوں بہے تھے،،

.

. امن بھاگتے رمشہ کے قریب پہنچا۔۔۔ آپ رو کیوں رہی ہیں،،،،؟"

.

. وہ بے چین سا ہوتا رمشہ کے ہاتھوں کو تھامے والہانہ عقیدت بھری نظروں سے اسکے بھیگے چہرے کو دیکھ مضطرب سا پوچھ رہا تھا،،

.

. اممن بیٹا مممماما بوللویییہ کان تترس گئے ہیں تتتمہارے ممنہ سے اپنے لیے یہ الفاظ سننے کو۔۔۔۔۔!"

.

. امن کے ہاتھ کو ہونٹوں سے چھوتے وہ بمشکل سے مگر مسکراتے خوشدلی سے بولی تھی،،

.

. امن نے بے اختیار اپنی ماما کی آنکھوں میں دیکھا،،

.

. جہاں محبت، ممتا کا ٹھاٹا مارتا سمندر اسکی انا کے آگے بہت بھاری تھا،،،

.

. وہ مسکراتے رمشہ کی آنکھوں پر جھکتے بوسہ دیے پیچھے ہٹا تھا، رمشہ نے لب بھینچتے آنسوں کو حلق میں انڈیلا،،،،

.

. ماما مجھے معاف کر دیں میں آپ کو چھوڑ کر چلا گیا میں بہت برا بیٹا ہوں کبھی پلٹ کر دیکھا تک نہیں آپ پلیز مجھ سے خفا مت ہوں۔۔۔۔"

.

. اپنے ہاتھوں سے محبت نرمی سے رمشہ کے آنسوں کو صاف کرتا وہ محبت سے اپنے کیے کی معافی مانگتا اس وقت رمشہ کو اپنا وہی چھوٹا سا امن لگا تھا،،

.

. جو ہر بار اسے اپنی شرارتوں سے ستاتا اور پھر جب رمشہ ناراض ہو جاتی یا پھر رونے لگتی تو وہ ایسے ہی اسے راضی کیا کرتا تھا،

.

. معافی صرف ایک قیمت پر ملے گی تمہیں اس بار،،،"

.

. امن کو نہارتے وہ محبت سے بولی تو امن نے الجھن سے ماتھے پر بل ڈالے انکو دیکھا،،

.

. اس بار تم میرے ساتھ گھر واپس جاؤ گے،، بنا کچھ کہے بس بہت کر لی تم نے من مانی___ اب اور نہیں، اس بار میں اپنے بیٹے اور بہو کو لے کر ہی گھر جاؤں گی۔۔

.

. رمشہ کے ماں۔سے کہنے پر امن خاموش ہو گیا،، وہ ناں تو اپنی ماما کو انکار کر سکا تھا، ناں ہی حامی بھری تھی،،

.

. کیونکہ اسے ڈر تھا اشعر کا وہ ابھی اپنی وجہ سے اپنے ماما اور پاپا میں کوئی لڑائی نہیں چاہتا تھا۔

.

. مگر یہ تو طے تھا کہ اس بار رمشہ اسے لئے بغیر جانے والی ہر گز نہیں تھی،

.

. ✹✹✹✹✹✹

.

. جاناں______"ایکسر سائز کر تا وہ تقریباً آدھے گھنٹے کے بعد دوبارہ سے روم میں آتا میرب کو پکارنے لگا، جو سامنے کہیں بھی نہیں تھی۔

.

. تیمور نے ماتھے پر بل۔ڈالے چاروں اطراف دیکھا،،

.

. لبوں پر ایک خوبصورت سی مسکراہٹ تھی، اسنے جلدی سے سیل اٹھایا اور بالکونی کی جانب بڑھا،،

.

. ہاں بتاؤ کیسا جا رہا ہے سب،،،، شہادت کی انگلی سے اپنے شفاف ماتھے کو مسلتے وہ دوسری جانب موجود شخص سے مخاطب ہوا،،

.

. ہاں تھوڑی دیر میں نکلوں گا تم روم بُک کروادو۔۔۔۔"

.

. سنجیدگی سے اسے جواب دیتے تیمور نے مڑتے پیچھے دیکھا، میرب کہیں بھی نہیں تھی،

.

. اسے سکون ہوا، ہاں یار کنفرم ہے آج کسی بھی صورت کام ہو جائے گا۔۔"

.

. سامنے سے کچھ کہا تھا جسے سنتا وہ چڑتے بے زاری اسے بولا،،

.

. ہاں سب ٹھیک چل رہا ہے تُو بتا فائل ہاتھ لگی تیرے۔۔۔۔؟"

.

. ٹھیک ہے انتظار کر آج نہیں تو کل وہ واپس آئے گا اس فائل کو حاصل کرتا کہ تجھے آزادی ملے، اور تُو اپنا کام آسانی سے کر سکے۔۔۔"

.

. تیمور نے اسے ساری بات واضح طور پر سمجھائی۔۔ چل بات کرتا ہوں خیال رکھنا۔۔۔۔" دروازہ کھلنے کی آواز پر اس نے جلدی سے کہتے کال کٹ کی۔۔

.

. آنٹی انکل بلا رہے ہیں تمہیں نیچے۔۔۔۔"

. میرب جو ابھی ان دونوں سے ملتے اوپر روم میں آئی تھی،

.

. اب تیمور کو فون پر مصروف دیکھ وہ اچھے سے سمجھ چکی تھی کہ وہ ضرور کسی لڑکی سے بات کر رہا ہو گا۔۔۔

.

. جیزی۔ تھی میری نیو گرل فرینڈ۔۔۔۔"وہ چلتا روم میں آئے اسے سرسری سا بتاتا کن اکھیوں سے میرب کے چہرے کی بدلتی رنگت کو دیکھنے لگا،،

. تم پلیز کپڑے نکال دو مجھے آج ایمرجنسی میں جانا ہے۔۔۔"

.

. فون کو بیڈ کی جانب پھینکتے وہ نہایت ادب سے بولا میرب کا دل چاہا کہ وہ ابھی اسکا منہ توڑ دے وہ شاید دنیا کا پہلا ایسا شوہر تھا جو اپنی گرل فرینڈ سے ملنے جانے کے لئے بیوی سے ڈریس نکلوا رہا تھا۔

.

. ہاتھ ٹوٹ گئے ہیں کیا تمہارے خود نکال لو،، مجھے نوکرانی مت سمجھنا اپنی۔۔" وہ غصے سے چیخ پڑی،،،

.

. تیمور کی آنکھوں میں شریر سی چمک دھر آئی۔۔

.

. وہ ایک ہی جست میں اسکی کمر کے گرد ہاتھ حائل کیے اسے کھینچتے اپنے نزدیک کر گیا۔

.

. بس چھچھورا پن کروالو تم سے۔۔۔۔ چھوڑو مجھے۔۔۔۔" اپنی بڑی بڑی آنکھوں میں غصے لائے وہ روعب سے بولی۔۔

.

. جیسے اسکے کہنے پر وہ اسے آزاد کر دے گا۔۔

.

. کرنا تو بہت کچھ چاہتا ہوں اگر تم اجازت دو تو۔۔۔۔۔"

.

. وہ معنی خیزی سے کہتے جان بوجھ کر بات اُدھوری چھوڑ گیا۔۔

.

. کیوں باہر مل جاتی ہیں انکے ساتھ منہ مار لیتے ہو کیا وہ کم ہے۔۔۔؟" وہ کہاں سے کم تھی جھکنا تو اس نے سیکھا ہی نہیں تھا اب بھی وہ بنا لحاظ کے اسے اچھی خاصی سنا گئی۔۔

.

. تیمور نے لب دبائے جھکتے اپنے دانت میرب کی گردن پر گاڑھے۔۔۔

.

. اہہ پیچھے ہٹو تیمور۔۔۔" اسکے غیر متوقع رد عمل پر وہ ڈری سہمی سی اسے پیچھے کرنے لگی، جو پوری طرح سے اسے حصار میں قید کیے ہوئے تھا۔

.

. اگر تم مجھے منہ لگا لو تو وعدہ کرتا ہوں باہر کبھی منہ نہیں ماروں گا۔۔۔

.

. میرب کی گردن پر اپنے ہونٹوں کا لمس چھوڑتے تیمور نے گھمبیر لہجے میں اسکے کان میں سرگوشی کرتے اسے بے بس کر دیا۔

.

. جو تیمور کی جان لیوا گرفت پر اندر سے کانپ اٹھی تھی۔۔

.

. تت تیمور چچچ چھوڑو۔۔'اپنے چہرے پر اسکے ہونٹوں کے آگ کے مانند جھلستے لمس کو پاتے وہ اندر تک لرزی تھی۔

.

. ششششش سب کیا سوچیں گے رات کو اتنی چیخی تھی اب کیسے پر سکون ہے کیا میرے جیسے ظالم شخص نے اس معصوم لڑکی کو ایسے ہی چھوڑ دیا۔

.

. ناں ناں میں اپنا نام ہر گز بدنام نہیں ہونے دوں گا اس کا ایک ہی
حل ہے کہ میں یہ ثابت کروں کہ میں نے تم پر بے تحاشہ ظلم
ڈھائے ہیں۔

.

. اسکی بے پر کی سنتے میرب نے جھٹ سے آنکھیں کھولے حیرانگی
سے اسے دیکھا،
. جس کے لبوں پر معنی خیز سے مسکراہٹ تھی,

.

. اپنا شدِت بھرا لمس میرب کے ہونٹوں پر چھوڑتے وہ مسکراتا
اسے فریز ہوا دیکھ وارڈروب سے کپڑے نکالتے ایک بار پھر سے
اسکے گال پر اپنا لمس چھوڑتا ٹھک سے دروازہ بند کر گیا۔

.

. ✿✿✿✿✿✿✿

. اپی سوڈ ایک دن کے بعد آئے گی کسی مجبوری کی بنا پر نہیں دے سکی اسکے معذرت آپ لوگوں کی وجہ سے ناول صرف پیج پر دوں گی یوٹیوب پر نہیں اب ریسپانس دینا آپ کی زمہ داری ہے۔شکریہ ❣ 🔲 الفتِ عشق (جنون عشق سیزن ٹو 🔥🔥)

. قسط نمبر 53

. #از قلم_زینب_راجپوت

. اجازت کے بغیر کاپی کرنا ممنوع ہے ⊘⊘۔۔۔

. ✸✸✸✸✸✸

.

. ایک دم سے نیچے گرنے پر اسکی آنکھوں کے سامنے مکمل اندھیرا چھا گیا، وجود جو پہلے ہی سرد ہوا پڑا تھا، برف میں اوندھے منہ گرنے پر جیسے سردی سے جم چکا ہو،،،

.

. اپنے سن ہو چکے وجود کو حرکت دیتی وہ بمشکل سے اپنی ہتھیلیوں کو ہاتھ کی سیدھی طرف سے برف کے ڈھیلوں پہ رکھے اپنی پوری قوت لگائے سیدھی ہونے لگی۔

.

. وہ ایک اسپیشل فورس آرمی آفیسر تھی جس نے اپنے ساتھ کام کرتے دس نوجوانوں کو ہرا کر آج یہ جگہ یہ مقام حاصل کیا تھا۔

.

. لوگوں کی کھڑی کی چھوٹی مشکلیں اسے توڑ نہیں سکتی تھیں۔

.

. مگر یہ بھی سچ تھا کہ قدرت سے لڑ پانا انسان کے بس کی بات ہر گز نہیں ہے، انسان چاہے جتنا مرضی دانا عقلمند ہو جائے وہ اپنے خالق کی قدرت کو سمجھنے سے قاصر رہتا ہے کہیں ناں کہیں کوئی ناں کوئی چیز ایسی ضرور آتی ہے جس کے آگے کی سوچ سمجھ اسکے دماغ کو معاوف کر دیتی ہے اور پھر وہ خدا پر چھوڑ کر پیچھے ہٹ جاتا تھا۔۔

.

. ایسا ہی اس وقت الایہ کے ساتھ تھا، وہ دنیا کی ہر مصیبت ہر طنز، اپنوں کے رویوں کا سامنا کرتی آج اپنے وجود میں اتنی طاقت بھی محسوس نہیں کر پا رہی تھی کہ خود کو سنبھال کے کم از کم سیدھی ہو سکے۔

.

. اسکا دماغ بری طرح سے چکرا رہا تھا، انکھوں کے آگے اندھیرا سا چھانے لگا مگر وہ کمال ہمت سے بمشکل سے خود کو اس بڑے سے برف کے ڈھیلے سے نکالنے میں کامیاب ہوئی تھی،

.

. اسنے چکراتے سر کو تھامے اپنی کنپٹی کو انگلیوں کے دباؤ سے ہلایا اور آنکھوں کو زور سے بند کرتے کھولتی وہ آس پاس دیکھتی اذلان کو تلاشنے لگی۔۔

.

. وہ بھی اس دھماکے سے ہوئی اتھل پھتل میں ضرور کہیں دور برف میں دھنسا ہوا ہو گا۔۔۔

.

. الایہ نے سوچتے اپنا ایک جانب لڑھکتا سر تھامنا چاہا۔

.

. مگر اسکے ہاتھ ایسے تھے جیسے ان میں جان تک باقی ناں ہو۔۔ اپنی بند ہوتی آنکھوں کے ساتھ جو آخری منظر اسنے دیکھا تھا وہ اذلان کا دیوانہ وار اپنی طرف آنا تھا۔۔

.

. وہ بھاگتا دھڑکتے دل سے اپنے سرخ ہو چکے چہرے پر گری برف کو بازوؤں سے اپنی جیکٹ پر رگڑتا اسکے قریب ہوا،

.

. بے حد نرمی سے الایہ کا سر تھامے اذلان نے اپنے دائیں گھٹنے پر رکھا،، اور ہاتھ سے اسکا سرخ بے سدھ چہرہ تھپتھپایا۔۔۔

.

. ماہی۔۔۔۔" اسکی پکار میں بے چینی تھی شدت الفت۔۔۔۔الایہ کی بند آنکھوں کو دیکھ اذلان کی حالت اسکی ایسی تھی جیسے کسی نے بے دردی سے اسکے دل کو سینے سے کھینچتے نکالا تھا،

.

. ہیے۔۔۔۔اٹھو یار تنگ مت کرو مجھے ورنہ اچھا نہیں ہو گا۔۔۔"

. الایہ کے ٹھنڈ سے نیلے پڑتے ہونٹوں کو دیکھ اذلان نے گال پر لڑکھتے ایک بے مول سے آنسوں کو بے دردی سے رگڑا،،

.

. لہجے میں لڑکھڑاہٹ اسکے دل کی غیر ہوئی حالت کو عیاں کر رہی تھی، تمہیں ں کچھ نہیں ہو گا سنا تم نے میں اتنی آسانی سے پیچھا نہیں چھوڑوں گا تمہارا۔۔۔۔"

.

. الایہ کی مدہم پڑتی سانسوں کی آواز سنتے اذلان کو لگا جیسے کسی نے اسکے دل کو پاؤں کے نیچے بری طرح سے کچل ڈالا ہو،

. جبھی بے حد نرمی سے اس بے جان وجود کو اپنی بانہوں۔ کے شدت بھرے حصار میں۔ لیتے وہ ہمت کرتا آٹھ کھڑا ہوا۔۔

.

. مگر آنکھوں کے سامنے جلتے شعلے اسی کے فلیٹ کی تباہی کو آشکار کررہے تھے، اذلان کا بس نہیں تھا کہ ابھی ان سب کو زندہ درگور کر دیتا جن کی وجہ سے یہ سب کچھ ہو رہا تھا۔

.

. مگر اس وقت اسے اپنی بانہوں میں موجود اس نازک وجود کی پرواہ تھی۔۔۔

. کوئی راستہ کوئی منزل نہیں تھی، مگر وہ جانتا تھا کہ اسے کسی بھی طور اپنی ماہی کو بچانا ہے۔۔

.

. اسکی آنکھوں کے سامنے پھر سے وہی منظر لہرایا جب وہ چھوٹی سی اونچی پونی ٹیل کیے اسکے قریب بیٹھی اپنی انگلی سے اسے وارن کرتے کہہ رہی تھی کہ

.

. "مجھے صرف تم ماہی کہہ سکتے ہو تم امن سے اور باقی سب سے کہو مجھے اس نام سے تمہارے سوا کوئی مت پکارے کیونکہ میں صرف تمہاری ماہی ہوں اور کسی کی نہیں۔۔۔۔!"

.

. تم صرف میری ہو ماہی تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا۔۔"نم آنکھوں سے اس بے جان ہوتے چہرے کو دیکھتا جیسے وہ خود کو یقین دلا رہا تھا،

.

. ★★★★★★★

.

. تم نے مان توڑا ہے میرا مجھے شرم آتی ہے تمہیں اپنا بیٹا کہتے۔۔۔۔"اسنے سرد بے تاثر نگاہوں سے اس گھر کی دہلیز کو دیکھا،،

.

. ایک دم سے گزرے وقت کی کرچیاں وہ بھیانک لمحے یاد آتے ہی شہد رنگ آنکھوں میں ایک دم سے نمی سے گھل گئی،

.

. شدتِ ضبط سے لب بھینچتے اسنے خود پر ضبط کیا وگرنہ دل اس وقت کہیں بھاگ جانے کا تھا،

.

. معا اسے اپنے ہاتھ پر کسی کی نرم گرفت محسوس ہوئی، امن نے خالی خالی نگاہوں سے غائب دماغی سے اپنے ہاتھ کو دیکھا، جہاں ایک کمزور سا ہاتھ اسکے بھاری ہاتھ کو گرفت میں تھامے ہوئے تھا،

.

. امن نے ایک دم سے سامنے دیکھا،، جہاں رمشہ نے مسکراتی نظروں سے سرہاں میں ہلائے اسے اپنے ہونے کا احساس دلایا،

.

. ایک گہرا سانس فضا کے سپرد کرتے امن نے اپنی ماما کے ہاتھ پر پکڑ سخت کی، دوسری جانب چلتی حیا پورے اعتماد سے اسکے ساتھ ہمقدم ہوتی آج اس گھر میں ایک بہو کی حیثیت سے آئی تھی،

.

. اشعر کیس کی ایمرجنسی کا بولتے کراچی جا چکا تھا اور رمشہ اچھے سے جانتی تھی اسکے بہانے کو مگر اس بار وہ شوہر کی لیے جا کی ضد کے پیچھے اپنے جگر کے ٹکڑے کو چھوڑ نہیں سکتی تھیں۔

.

. امن رمشہ کو تھامے اس گھر کی دہلیز عبور کرتا اندر داخل ہوا سب کچھ ویسا ہی تھا، کچھ بھی نہیں بدلا سب ویسے کا ویسے تھا۔۔ جیسا وہ چھوڑ گیا تھا، ایک سرد سانس فضا کے سپرد کرتے وہ آگے بڑھا،

.

. امن اب جاؤ گے تو نہیں مجھے چھوڑ کے۔۔۔۔۔؛"امن جیسے ہی رمشہ کو روم۔میں لے جاتے بیڈ پر لٹاتے باہر جانے لگا رمشہ نے ڈرتے اسکا ہاتھ مضبوطی سے تھاما۔۔۔۔

.

. رمشہ کی بات سنتے امن کے شفاف ماتھے پر پڑے بل فوراً سے سمٹے تھے،

.

. ماما کبھی نہیں جاؤں گا آپ بھروسہ رکھیں مجھ پر______"رمشہ کی پیشانی پر بوسہ دیے وہ محبت سے بولا،،

.

. تو پھر یہیں بیٹھ جاؤ،،،؛"رمشہ کی آنکھوں میں خوف کے تاثرات دیکھتے امن بنا کچھ کہے انکے پاس بیٹھا۔۔۔

.

. حیا کہیں بھی نہیں تھی امن نے تھکن سے چور اپنی آنکھوں کو موندے پر سکون ہونا چاہا تھا،، جبکہ رمشہ اسے دیکھتے دیکھتے کب کی سو چکی تھی۔ امن نے محبت سے اپنی ماما کو دیکھا اور پھر نرمی سے انکے ماتھے پر بوسہ دیے وہ حیا کو ڈھونڈتے روم سے باہر نکلا۔۔۔

.

. کسی بھی کمرے میں جانے کی ہمت تو نہیں تھی جبھی وہ کچن کی جانب پانی پینے کی غرض سے گیا،، تو سامنے ہی اسے پایا جو دوپٹہ کمر پر باندھے گھنے بالوں کو جوڑے میں قید کیے گلابی رنگ کے سوٹ میں ملبوس مصروف سے انداز میں جانے کیا تیار کر رہی تھی۔

.

. امن کی آنکھوں میں ایک دم سے خمار دھر آیا وہ دھیمے قدموں سے چلتا اسکے قریب ہوا اور نرمی سے اسے پیچھے سے اپنے حصار میں لیا۔۔

.

. حیا اچانک سے اسکے رد عمل پر چونکتے گردن گھمائے اسے دیکھنے لگی،،

.

. جس کے لبوں پر مدھم سی مسکراہٹ تھی جبکہ آنکھوں میں خمار______

.

. اممن پیپیچھے ہٹیں۔۔۔۔" اپنے پیٹ کے گرد لپٹے اسکے ہاتھ کو کھولنے کی کوشش کرتی وہ منمنائی۔۔۔"

.

. امن نے لب حیا کی گردن پر رکھتے اس جان لیوا خوشبو میں گہرا سانس بھرا،،

.

. کیا کر رہی ہو۔۔۔۔؟" اسکی بات کو نظر انداز کرتے امن نے اسکے کان میں گہری سرگوشی کرتے ہونٹ حیا کے کان کی لو پر رکھے جو بری طرح سے کنفیوز ہو رہی تھی،

.

. کک کچھ بھی نہیں آپ کے لئے اور پھپھو کے لیے کچھ بنا رہی ہوں کھانے کو۔۔۔!"

.

. نظریں جھکائے وہ مدہم سی آواز میں بمشکل سے بولی تھی،،

. امن نے اچانک سے اسکا رخ موڑتے اسے سامنے کیا، حیا کا دل امن کی بے باک حرکتوں پر بری طرح سے دھڑک رہا تھا،

.

. وہ جلدی سے اپنی کمر کے گرد لپٹے اپنے دوپٹے کو کھولنے کی کوشش کرنے لگی کہ امن نے فوراً سے ہاتھ اسکے ہاتھ پر رکھتے اسکی کوشش کو ناکام بنایا۔۔۔

.

. مجھے حق ہے تمہیں ہر روپ میں دیکھنے کا،، تو اب چپ چاپ میرے قریب آؤ اور خاموشی سے میرے سینے سے لگتے مجھے سکون دے دو...."

. اپنی باہیں پھیلائے وہ اسے حکم دینے کے سے انداز میں بولا تو حیاء نے آنکھیں پھیلائے اسے دیکھا۔۔۔

.

. امن آپ جائیں پھپھو کے پاس مجھے کام کرنے دیں۔۔۔"

. اسکا دھیان بھٹکانے کی خاطر حیاء نے اسکے سینے پر ہاتھ رکھتے اسے پیچھے کرنا چاہا تھا،

.

. مگر ایک ہی جھٹکے میں اسے بازو سے دبوچتے وہ کھینچتے اسے بے حد قریب کر چکا تھا۔۔

.

. اپنے ہونٹوں پر امن کی شدت بھری گرفت پر حیاء کو اپنا سانس رکتا ہوا سا محسوس ہوا۔۔۔"

. جبکہ امن کافی دیر تک حیاء کی خوشبو کو خود میں اتارتا پیچھے ہوا،، جو نڈھال سی لمبے لمبے سانس بھرتے اپنا سر اسکے سینے سے ٹکا گئی۔۔۔

.

. امن نے نرمی سے اسے حصار میں لیا۔۔
. لبوں پر ایک مدھم سی مسکراہٹ تھی،، تمہاری جائے پناہ یہی بانہیں ہیں لختِ جگر تو مجھ سے ضدمت کیا کرو،، ابھی تک محبت نچھاور کی ہے اگر جنون دکھانے پر آگیا تو تمہاری چھوٹی سی جان کے لئے بہت مشکل ہو جائے گی۔۔۔"

.

حیاء کے چہرے پر اپنا محبت بھرا لمس چھوڑتے وہ گہری سرگوشی میں بولا تو حیاء کے کان سائیں سائیں کرنے لگی وہ خاموش خود کو اسکے سپرد کر گئی۔

.

جانتی تھی امن کا کہا ایک ایک لفظ سچ تھا اور اب وہ سوئے ہوئے شیر کو غصہ تو ہر گز نہیں دلا سکتی تھی۔

.

★★★★★★★

.

ویام تم نے کہا تھا کہ تم مجھے ماما سے ملانے لے جاؤ گے تو اب مجھے کیوں نہیں لے کر جا رہے تم۔۔۔؟"

.

. آنکھوں میں ڈھیروں آنسوں لائے وہ خفا خفا سی اسے دیکھتی منہ پھلائے بولی، گاڑی پتھریلی روش پر روکتے ویام پوری طرح سے اسکی جانب گھوما تھا،

.

. اپنی خوشبو میں مہکتے اس نازک سی گڑیا کو دیکھ ویام کا دل پھر سے بے ایمان ہو رہا تھا وہ خود پر سے اختیار کھو تا عیناں کی جانب جھکا مگر عیناں نے فورا اسے رخ موڑتے ہاتھ سینے پر باندھے اپنی ناراضگی کا اعلان کیا۔

.

. مجھے ابھی جانا ہے عین کسی ضروری کام سے موم لے جائیں گے تمہیں____ اب کیا دو منٹ تمہیں محسوس کر لوں،،،"

.

. عیناں کی کمر کے گرد اپنا مضبوط حصار بنائے ویام نے اسے اٹھائے اپنے نزدیک تر کیا، جو ہاتھ اسکے سینے پر رکھتے اس سے فاصلہ قائم کرنے کی کوشش کر رہی تھی،۔

.

. کہاں جا رہے تم....؟ ابھی آئے ہو تم پھر سے کیوں جا رہے ہو______؟"

.

. ویام کو دیکھتی وہ ایک دم سے حیرت زدہ سی عجیب سے تاثرات سے اسے دیکھتے پوچھنے لگی،، ابھی اسے آئے وقت ہی کتنا ہوا تھا جو وہ پھر سے جا رہا تھا،،عیناں کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا،،

.

. دل پسلیوں سے پٹھک رہا تھا ابھی اسکے سنگ اسکی قربت میں کتنا عرصہ گزرا تھا جو وہ پھر سے جا رہا تھا

.

. گرے کانچ سی آنکھوں۔ میں جھلکتے موتیوں نے پل بھر میں ویام کو مبہوت کیا تھا،

.

. وہ بے حد نرمی سے عیناں کے چہرے کو تھامے شدت، محبت سے اسکے آنسوں چنتے دونوں آنکھوں پر اپنا محبت بھرا لمس چھوڑتے اسکے گال پر موجود تل پر لب رکھ چکا تھا،،

.

. جانا ضروری ناں ہوتا تو میں کبھی ناں جاتا، صرف کچھ دنوں کی بات ہے عین واپس آجاؤں گا میرے جنون۔۔۔۔؛"

.

. عیناں کی دھڑکنوں کی روانی ویام کو کمزور کر رہی تھی، وہ خود اسے چھوڑ کر کہاں جانا چاہتا تھا ابھی تو اسے بہت سے اہم کام سر انجام دینا تھے۔۔۔

.

. مگر اب وقت آن پہنچا تھا اسے جلد از جلد پیرس جانا تھا،،

.

. وعدہ کرتا ہوں جلدی آجاؤں گا۔۔۔"عیناں کی تھوڑی کو چومتے وہ مٹھاس سے بھرپور گھمبیر لہجے میں اسکے کانوں میں رس گھولنے لگا۔۔۔

.

. عیناں نے غصے، دکھ سے لب مضبوطی سے بھینچتے اسے پیچھے کو دھکہ دیا۔۔

.

. اور بنا کچھ کہے گاڑی کا دروازہ کھولتے وہ اندھا دھند اندر بھاگی تھی۔۔

.

. ویام نے دور تک اسے جاتا دیکھا اور پھر بے بسی سے سر سیٹ کی پشت سے ٹکایا۔۔۔

.

. وہ جانتا تھا یہ وقت یہ لمحے ان پر عیناں کا حق تھا،،

.

. وہ خود بھی اس وقت کو خوبصورتی سے یادگار بنانا چاہتا تھا مگر اپنے فرض کے آگے وہ مجبور تھا،،

.

. وہ شروع سے ہی اپنی جاب کو لے کر کافی اٹیچ تھا،، حب الوطنی کا جوش جذبہ اسکی رگوں میں دوڑتے خون کی مانند سرائیت کر رہا تھا

۔

.

. مگر وہ اپنے رشتوں سے بے گانہ ہرگز نہیں تھا۔۔ اسکا ہر فیصلہ کافی سوچا سمجھا ہوا کرتا تھا۔۔

.

. پھر چاہے وہ عیناں سے نکاح کا ہو، اذلان اور الایہ۔ کو ایک ساتھ پیرس بھیجنا ہو، انزک کو مجبور کرتے روز سے شادی کروانا، یا پھر

امن کو حیاء سے نزدیک کرنے کے لئے حیاء کے سامنے ساری حقیقت آشنا کرنا تاکہ وہ اپنے اور امن کے رشتے کو دل سے قبولے اور امن کے لئے اپنے دل میں موجود نفرت کو نکال دے۔۔ اور اب اسنے جو فیصلہ لیا تھا وہ جانتا تھا یہ فیصلہ کس حد تک خطرناک تھا مگر اسکا نتیجہ کیسا نکلے گا وہ اس بات سے بھی آگاہ تھا۔۔۔

.

. اسکے لئے اپنا ملک اور اپنے رشتے ایسے تھے جیسے دل میں دھڑکتی سانسیں ہوں۔۔۔ وہ کسی کو بھی دوسرے پر فوقیت نہیں دیتا تھا یہ بات اور تھی کہ وطن کے لئے وہ سب سے دور ضرور جاتا تھا مگر وہ اپنوں کے لمحہ بالمحہ قریب تر ہوتا تھا۔۔۔

.

. ⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐

.

. حور______!" وہ اندر آیا تو چہرے پر پھیلی سنجیدگی پریشانی اپنی پرنسز کو دیکھتے ہی کہیں دور جا سوئی تھی،

.

. وہ مسکراتے اسے پکارتا اپنی باہیں پھیلائے کھڑا ہوا،

.

. تو حور جو پریشانی سے ویام کے کمرے کو دیکھ رہی تھی ویام کی آواز پر وہ چونکتے پیچھے کو مڑی۔۔۔

.

. اپنی بھائی کو دیکھ وہ بھاگتے ویام کے سینے سے جا لگی۔۔۔

.

. بھائی کی پرنسز کیسی ہو۔۔۔۔۔"حور کے سر پر بوسہ دیے وہ محبت سے پوچھنے لگا۔۔۔تو حور نے مسکراتے آنکھیں موندے اس سکون کو حود۔میں اتارا۔۔۔

.

. کتنی مخفوظ پناہ گاہ ہوتی ہے بھائی کا حصار انکا سایہ، بلکل باپ کا دوسرا روپ جن کے سینے سے لگتے ہر لڑکی یہ بھول جاتی ہے کہ وہ کتنے غموں کتنی پریشانیوں میں مبتلا ہے۔۔۔

.

. صرف ایک بات یاد رہتی ہے کہ ہاں وہ اکیلی نہیں آسکا مخافظ اسکا دوسرا باپ اس دنیا میں موجود ہے ایک بھائی کے روپ میں،

.

. جو انہیں دنیا کی ہر سرد و گرم سے بچائے گا کسی کی بری نظر تک اپنی بہن پر نہیں پڑنے دے گا۔۔۔

.

. حور نے سرد سانس فضا کے سپرد کیے سر ویام کے سینے سے نکالا۔۔۔

.

. بھائی عین کو کیا ہوا وہ روتی ہوئی اندر بند ہو گئی۔۔ حور کو یاد آیا تو فوراً سے عیناں کے متعلق پوچھا ویسے بھی ویام۔کے سوا اسے عین کہنے کی جرت صرف حور ہی کر سکتی تھی۔۔۔

.

. کچھ نہیں تمہاری بیسٹی کو عادت ہے بات بات پر منہ بنا کر روٹھنے کی،،"

.

. ویام میری جان۔۔۔۔۔" ابھی وہ حور سے مزید کوئی بات کرتا اس سے پہلے ہی نیناں جو ویام کی گاڑی کی آواز سنتے نیچے آئی تھی اب اسے آنکھوں کے سامنے دیکھ وہ بھاگتے اسکے قریب جاتی اسکے سینے سے جالگی۔

.

. ویام نے لپکتے نیناں کو سینے سے لگایا۔۔

.

. کہاں تھے تم اور عیناں کہاں ہے اتنی دیر کیوں لگادی آنے میں۔۔۔؟"

.

. ویام نیناں کے سوال سنتا ہلکا سا مسکراتے اسے سینے سے لگائے صوفے کی جانب بڑھا اور نرمی سے اسے صوفے پر بٹھاتے اسکے قریب بیٹھا۔۔

.

. ماما عین اندر رہے آپ بے فکر ہو جائیں ٹھیک ہیں ہم دونوں۔۔۔"

.

. نیناں کی پیشانی پر بوسہ دیے ویام نے اسے سینے سے لگائے تسلی دی تو وہ پر سکون سی ہوتے آنکھیں موند گئی۔۔

.

. موم۔۔۔؛" اسے نکلنا تھا تھوڑی دیر تک کریس کی بار بار آتی کالز کو نظر انداز کرتے ویام نے نیناں کو خود سے الگ کیا۔۔

.

. موم مجھے ابھی نکلنا ہے تھوڑی دیر میں________"نیناں کی آنکھوں میں دیکھتے وہ نیناں کے چہرے کے بدلتے تاثرات کو جانچ رہا تھا، موم پلیز آپ عین کے جیسے مت کریں میں کمزور نہیں ہونا چاہتا آپ جانتے ہیں ناں کہ میری زندگی پر سب سے پہلا حق میرے ملک کا ہے اور میں کبھی بھی اپنی زمہ داری سے پیچھے نہیں ہٹوں گا۔۔۔"

.

. نیناں کے ہاتھوں کو تھامے وہ منت بھری نظروں سے اسے دیکھ التجائی لہجے میں بولا تو نیناں نے لب بھینچتے سرہاں میں ہلایا۔۔

.

. ڈیڈ کہاں ہیں۔۔۔؟" وریام کو ناں پاتے ویام نے جلدی سے انکا پوچھا۔۔

.

. وہ فدک کو دیکھنے ہاسپٹل گئے ہیں۔۔۔۔!" اپنی آنکھوں کے گوشے صاف کرتی وہ نرم لہجے میں بولی،،

.

. بھائی یہ رہی میری بیسٹی۔۔۔۔۔؛" حور جو عیناں کو ساتھ لیے باہر آئی تھی اب ویام کو دیکھتے چہکتے کہا تو نیناں اور ویام دونوں نے ہی رخ موڑتے اسے دیکھا۔۔

.

. سرخ رنگ کی گھٹنوں تک جاتی خوبصورت فراک کے ساتھ بلیک ٹائٹس اور بلیک ہی دوپٹہ سر پر لئے،، سوجھی متورم گرے کانچ

سی آنکھیں، پھولے پھولے نرم گلابی گال، کھلا کھلا مہکتا وجود

نیناں نے دیکھتے بے ساختہ ہی ماشاءاللہ کہتے اسکے قریب جاتے

عیناں کو سینے سے لگایا۔۔۔

.

. عیناں جھینپ سی گئی۔۔۔ اپنے اوپر ویام کی گہری نظروں کو پاتے

بھی وہ انجان بنی نظریں چراتی رہی۔۔

.

. موم اب اپنی بہو کے ساتھ مل کر شاپنگ شروع کر دیں۔۔۔"وہ

اٹھتے حور کے قریب جاتے اسے حصار میں لیتے بولا۔

.

. تو سبھی نے چونکتے اسے دیکھا۔۔۔

.

کس بات کی شاپنگ ویام۔۔۔۔۔۔؟" نیناں نے حیرانگی سے پوچھا جبکہ عیناں اور حور کا ری ایکشن بھی یکسر ایسا ہی تھا۔ .

.

موم میں نے اور ڈیڈ نے حور کی شادی کا سوچ لیا ہے ایک دو دن تک لڑکا آئے گا یہاں آپ اسے مل لیں دیکھ اور پرکھ بھی لیجیے گا،،" .

.

اگلے ہفتے حور کی شادی طے ہے۔۔۔۔" .

.

ویام کی کہی بات پر عیناں، نیناں اور حور تینوں ہی حیرت زدہ سی آنکھیں پھیلائے اسے دیکھے گئی۔ .

.

. ویام کیا کہہ رہے ہو۔۔۔۔۔!"موم ابھی کوئی بات نہیں کریں جب لڑکا آئے تو اسے دیکھنے کے بعد آپ اپنی رائے دے سکتے ہیں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہو گا مگر مجھے یقین ہے آپ کا جواب بھی ہاں میں ہو گا اور حور کا بھی۔۔۔۔

.

. حور کے سر پر ہاتھ رکھتے وہ محبت سے مان بھرے لہجے میں بولا تو حور لب بھینچتے اپنے کمرے کی جانب بھاگی۔۔۔

.

. اچھا موم میں نکلتا ہوں۔۔۔۔۔"نیناں کو حصار میں لیتے وہ ہونٹ نیناں کے سر پر رکھتے بولا تو نیناں بنا کچھ کہے اسے ڈھیروں دعائیں دیتی اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔۔۔

.

. ویام اپنی موم کی ناراضگی پر گہرے سانس بھرتے عیناں کی جانب متوجہ ہوا جو خود خفا سی حور کے روم کی جانب بڑھ رہی تھی۔۔

.

. ویام نے فوراً سے اسکا نازک ہاتھ پکڑا۔۔۔

.

. بیسٹ آف لک نہیں کہو گی زندگی_____"لبوں پر بھرپور مسکراہٹ سجائے وہ شاہانہ چال چلتا عیناں کے قریب تر ہوا۔۔۔؛"

.

. میری ہر دعا ہر سانس پر تمہارا حق ہے ویام_____تم فاتح ہو کر لوٹو گے مجھے یقین ہے اور میں انتظار کروں گی اس دن کا۔۔۔"

.

. ویام کے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے عیناں نے ہونٹ اپنے ڈمپلز پر رکھتے کہا تو ویام کے ہونٹوں پر جان لیوا مسکراہٹ رقص کرنے لگی۔۔۔۔

.

. خیال رکھنا اپنا موم اور حور کا۔۔۔۔"عیناں کی سانسوں کو خود میں اتارتا وہ نرمی سے ہونٹ عین کی تھوڑی پر رکھتے کہتا جلدی سے باہر کی جانب بڑھا تھا۔۔

.

. عیناں نے دور تک اسے دیکھا اور پھر گہرا سانس لیتے وہ حور کے روم کی جانب بڑھی۔۔

.

. ★★★★★★★

.

. حور کیا ہوا ہے یار تم اس قدر پریشان کیوں ہو گئی ہو۔۔۔؟"

.

. عیناں حور کے قریب جاتے اسکے پاس بیٹھی جو بیڈ کے قریب نیچے بیٹھی کسی غیر مرئی نقطے کو گھور رہی تھی۔

.

. حور تم مجھ سے اپنی پرابلم شئیر کر سکتی ہو یار ہم دوستیں ہیں۔۔۔۔!" حور کو بازو سے تھامے عیناں نے نرمی سے اسکے بال سمیٹتے کاندھے پر ڈالتے محبت سے کہا۔۔

.

. حور نے لب بھینچتے اپنی سسکیوں کو دبایا اسکا غم دن بادن بڑھتا جا رہا تھا اب ویام کا دوست اسے دیکھنے آرہا تھا،

.

. اور اگلے ہفتے اسکی شادی تھی یہ سب ویام کی ضد پر ہو رہا تھا جس کے بعد سے ہی حور کی طبیعت کچھ زیادہ ہی خراب تھی،

.

. عیناں میں یہ شادی نہیں کر سکتی یار تم بھائی کو سمجھاؤ پلیز۔۔۔۔"

.

. حور نے بے بسی سے اپنی سو جھی سرخ نظروں سے عیناں کو دیکھتے کہا،

.

. جان مجھے پہلے بتاؤ کیا ہوا ہے۔۔۔؟"تم کیوں یہ شادی نہیں کر سکتی۔۔۔"

.

. عیناں کو مختلف خدشات نے آن گھیرا بھلا ایسا کیا ہوا تھا کہ حور اتنی بے بس ہو گئی تھی۔۔

.

. کیونکہ میں مجبور ہوں عین اس وقت کچھ مت پوچھو بس میری مدد کر دو پلیز۔۔۔۔۔!"عیناں کے ہاتھوں کو تھامے وہ منت بھرے لہجے میں بولی۔۔۔

.

. حور ویام چلا گیا ہے ابھی۔۔۔۔جب وہ آئے گا تو میں بات کروں گی یار تم پریشان مت ہو،،،اور یہ کیا حالت بنالی ہے اپنی۔۔۔۔ چلو اوپر آؤ،مجھے نیند آئی ہے ابھی ہم سوتے ہیں کچھ دیر کیلئے۔۔۔۔"

.

. حور کی کمر کے گرد اپنا بازو لپیٹے وہ اسے ساتھ لیتی بیڈ کی جانب بڑھی۔۔۔۔

.

. تم سوئی کیوں نہیں اور یہ آنکھیں کیوں سوجھی ہیں۔۔عیناں کو دیکھتے وہ شرارت سے آنکھیں مٹکاتے ہوئے بولی۔۔۔

.

. ووہ ایسے ہی انجان جگہ تھی تو نیند نہیں ائی۔۔۔" اپنے ہونٹوں پر زبان پھیرتے وہ بہانہ بنانے لگی۔۔۔

.

. اوہ اچھا تو پھر یہ گردن پر نشان کیسے آئے لگتا ہے مچھر نے کاٹا ہو گا۔۔۔۔"

.

. عیناں کی گردن پر بنے نشانات۔ کو چھوتے وہ معصومیت سے آنکھیں مٹکاتے بولی تو عیناں نے اسے گھورا۔۔۔۔

.

. جو عیناں کی سرخ رنگت کو دیکھتی قہقہ لگاتے ہنس پڑی تھی۔۔۔

.

. جبکہ عیناں حور کے مسکرانے پر اسکی کی پریشانی کا سوچتے متفکر سی تھی۔

.

. ★★★★★★★

. اسلام علیکم ایوری ون ___ "میں ناول کو جلد از جلد ختم کرنا چاہتی ہوں تاکہ کچھ نیا سٹارٹ کر سکوں،، آپ سب ڈسٹرب تھے تو

میں نے یوٹیوب پر اپی دینا بند کر دیا، صرف اس لئے کہ میرے

ایف بی کے ریڈرز مایوس ناں ہوں، حالانکہ جو ریسپانس یوٹیوب

پر ناول کا ہے۔ پیج پر اسکا زیرہ پرسنٹ سمجھ لیں 😩😩 اب اپی

آپکے ریسپانس پر پی آئے گی۔۔ ❤ Thrilling □

episode 🔥💖😌

. الفتِ عشق (جنون عشق سیزن ٹو 🔥🔥)

. قسط نمبر 54

. #از قلم_زینب_راجپوت

. اجازت کے بغیر کاپی کرنا ممنوع ہے 🚫🚫۔۔۔

.

. ✸✸✸✸✸✸

.

. سر جیک آیا ہے۔۔۔۔۔؛" جورڈن نے جھکتے اسکے کان میں سرگوشی کرتے اسے آگاہ کیا۔ مقابل کے ماتھے پر ڈھیروں بل نمودار ہوئے، کمرے میں ایک ساتھ ٹھاہ ٹھاہ کی دل دلدوز آواز گونجی جس میں نکلتی اس مردہ وجود کی چیخیں کسی کو بھی واضح سنائی نہیں دی تھی۔

.

. ایچ اے آر نے ایک نظر اپنے ہاتھ میں پکڑی گن کو دیکھا اور پھر سامنے ادھڑے بے جان ہو چکے وجود کو،،،

. انگوٹھے کی مدد سے اپنے ماتھے پر لگے خون کو صاف کرتا وہ جھٹکے سے جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔

. گن بیلٹ میں لگاتے وہ تیزی سے باہر کی جانب نکلا۔۔۔

.

. اسکے ساتھی تیز تیز قدم اٹھاتے اس کے ساتھ ساتھ چلنے کی کوشش کرتے ہلکان ہو رہے تھے جو ہوا سے باتیں کرتا آگے بڑھ رہا تھا۔

.

. آفس روم میں جاتے ایچ اے آر نے فوراً سے اپنی جگہ سنبھالی____ کمرے میں ایک دم سے مکمل خاموشی چھا گئی۔۔

.

. وہاں موجود ہر فرد ایک لائن میں کھڑا ہاتھ سینے پر باندھے احتراماً نظریں جھکائے ہوئے تھا،

.

. جیک کیا بنا اس لڑکی اور لڑکے کا۔۔" اپنے ہاتھ پر سفید پٹی باندھتے ایچ اے آر نے بھاری لہجے میں پوچھا،

.

. سر وہ دونوں شاید میاں بیوی تھے، جنہوں نے ہمارا پلان تباہ کر دیا

مجھے بار بار ایک ہی بات سننے کی عادت نہیں۔۔۔۔

جیک۔۔۔، کیا کیا تم نے انکے ساتھ یہ بتاؤ۔۔۔۔۔۔"

.

. ایچ اے آر غصے سے دونوں ہاتھ سامنے موجود ٹیبل پر پٹھکتا غراتے جگہ سے اٹھا۔۔

. سر وہ دراصل میں نے اس اپارٹمنٹ کو اڑا دیا ہے جہاں وہ دونوں رہ رہے تھے،،،"

.

. جیک اسکے غصے سے ڈرتا جلدی سے بولا۔۔۔

. ہممممم_____مجھے دیکھنا ہے اس لڑکے اور لڑکی کو آخر ایسا کون تھا جس میں ایچ اے آر کا مقابلہ کرنے کی ہمت اس قدر ہے۔۔۔؛"

.

. ایچ اے آر نے جلدی سے کہا تو جیک فوراً سے لیپ ٹاپ لینے بھاگا۔۔۔

. پچھلے کچھ دنوں سے جو کچھ بھی ہو رہا تھا اوپر سے روز کی کڈنیپنگ نے اسے مکمل طور پر جانور بنا دیا تھا،،۔

.

. وہ انسانوں کو ایسے ادھیڑ رہا تھا جیسے وہ بے جان شے ہوں۔۔۔ اگلے دو منٹ میں جیک لیپ ٹاپ لئے وہاں پہنچا۔۔۔

.

. لیپ ٹاپ ٹیبل پر رکھے اسنے کلپ آن کی۔۔۔اتچ اے آر مکمل طور پر اس کی جانب متوجہ تھا،

.

. کیا تم پاگل ہو یہ کونسی کلپ لگائی ہے تم نے۔۔۔۔"سامنے چلتی کلپ میں الایہ کو دیکھ اتچ اے آر ہتھے سے اکھڑ گیا ایک دم سے جیک کو گریبان سے تھامے وہ اونچی آواز میں غرایا۔۔۔

.

. سسسر یہی کلک۔۔کلپ ہے اور یہی وہ لڑکی اور۔۔۔۔۔۔۔"

اس سے پہلے کہ وہ بات مکمل کرتا ایک دم سے اتچ اے آر نے اسکی دائی ٹانگ پر فائر کرتے اسے چیخنے پر مجبور کر دیا۔

.

. جیک بری طرح سے بلبلاتا ہوا زمین پر کسی کیڑے کی مانند رینگ رہا تھا۔۔۔

.

. جس لڑکی کو تو نے جلانے کی کوشش کی ہے جانتا بھی تو کہ وہ کون ہے۔۔۔۔"

.

. وہ جنون ہے ایچ اے آر کا میرا نشہ ہے وہ۔۔۔۔۔؛"اگر اسے ایک زخم بھی آیا تو تیری بوٹیاں کتوں کو بھی نصیب نہیں ہو نگی ۔۔۔؛"

.

. جیک کی دوسری ٹانگ پر فائر کرتا وہ پاگلوں کی طرح چیختا کوئی جنونی پاگل شخص دِکھ رہا تھا،،

.

. گاڑی نکالو مجھے ابھی اس جگہ پر جانا ہے جہاں وہ اپارٹمنٹ ہے۔۔۔۔۔؟"

.

. جیک کے ماتھے کے بیچ فائر کرتے وہ بالکل سپاٹ چہرے سے مڑتا سامنے کھڑے جورڈن سے مخاطب ہوا جو جیک کے خشر کو دیکھ بری طرح سے کانپ رہا تھا۔۔۔

.

. ★★★★★★★

.

. روز فیس واش کر و اور جلدی سے نیچے آؤ۔۔۔۔" دروازے سے اندر جھانکتے انزک نے بیڈ پر بیٹھی روز کو مخاطب کیا جو ایل سی ڈی پر جانے کونسی انگلش مووی دیکھ رہی تھی۔۔

.

. اوکے۔۔۔!" وہ جلدی سے ایل سی ڈی آف کرتے جگہ سے اٹھی تو اسکی فرمانبرداری پر انزک مسکراتا نیچے اترا۔۔۔

.

. ایپرن اتارتے ایک جانب رکھتے وہ مسکراتے ٹیبل پر کھانا لگانے لگا۔۔

.

. اسکے چہرے پر ایک خوبصورت مسکراہٹ تھی، جب سے رافع نے اسے کال کر کے عیناں کے آنے کا بتایا تھا وہ بے حد خوش تھا۔

.

. اسے یقین تھا کہ اب اسکی موم ٹھیک ہو جائینگی۔۔ روز کو کھانا کھلانے کے بعد وہ خود بھی ہاسپٹل جانے والا تھا۔۔

.

. ہیے۔۔۔۔ تم سمائل کر رہے ہو۔۔۔۔۔۔؛" سیڑھیاں پھلانگتے نیچے آتی روز نے حیرت سے اسکی خوبصورت سمائل کو دیکھتے کہا تو انزک نے اچنچ دیتی نظروں سے اسے دیکھا۔۔

.

. وہ سٹپٹاتے اپنے چھوٹے بالوں کو کان کے پیچھے اڑسنے کی کوشش کرتی انزک کو کافی کیوٹ لگی۔۔۔۔

.

. ادھر آؤ جلدی سے میں نے بہت محنت سے پاکستانی ڈنر تیار کیا ہے اب تم کھا کر بتاؤ گی کہ لندن کا کھانا مزے کا ہے، یا پھر ہمارے پاکستان کا۔۔۔۔"

.

. اسے پاس بلاتے انزک نے روز کے قریب آتے اسکا ہاتھ تھامے اپنے سامنے بٹھایا۔۔۔

.

. تو مطلب یہ تمہارا ملک نہیں ہے کیا تم بھی تو یہاں رہتے ہو۔۔۔۔"

.

. اپنی گولڈن آنکھوں کو حد سے زیادہ بڑا کیے وہ سنجید گی حیرت سے پوچھنے لگی۔۔۔۔۔

.

. ہاں یہ میرا ابھی ملک ہے مگر جو محبت پاکستان کے ساتھ ہے وہ یہاں نہیں۔۔۔کیونکہ میں نے اپنی ہائیر سٹڈی وہاں سے کی ہے وہ بھی ضد کر کے۔۔۔؛"

.

. بریانی کی چمچ اسکے منہ میں ڈالتا وہ رسان سے اسے سمجھانے لگا۔۔۔

.

. اوہ واؤ یہ تو بہت اچھی بات ہے تم مجھے لے کر جاؤ گے کیا مجھے بھی پاک دیکھنا ہے۔۔۔۔؛"

.

. بریانی کی بائٹ چباتے وہ ساتھ ساتھ فرمائش بھی کر رہی تھی۔۔

.

. انزک نے ایک نظر وائٹ سکرٹ میں دمکتے روز کے میدے جیسی سپید رنگت میں گھلی سرخی کو دیکھا جو انزک کو بے خود کر رہی تھی۔۔۔

.

. جبھی وہ جھٹکے سے اسے کھینچتے اپنی گود میں بٹھا گیا۔۔ روز اس اچانک افتاد پر آنکھیں پھیلائے اسکے کندھوں کو بری طرح سے دبوچ گئی۔۔

.

. لٹکنک پریٹی۔۔۔۔؛"

.

. روز کے گال پر اپنا شدت بھرا لمس چھوڑتے وہ اسکے کان کی لو کو لبوں میں دبائے سرگوشی نما گھبیر آواز میں بولتا اسے لرزنے پر مجبور کر گیا۔۔۔

.

. کک کڈنیپر۔۔۔۔" انزک کے شدت بھرے لمس کو اپنے نقوش پر پاتے وہ سانس روکتے بری طرح سے گھبرائی اسے باز رکھنے کو پکارنے لگی۔۔۔

.

. تمہارا سیل بج رہا تھا روم میں۔۔۔۔۔؛" انزک کو خود سے دور کرنے کو وہ جھٹ سے بولی اور یہ سچ بھی تھا کہ جب وہ نیچے آئی تھی تب انزک کا سیل بج رہا تھا۔

.

. مگر نیچے آتے روز کو اسے بتانے کا یاد نہیں رہا۔۔۔

.

. بجنے دو بعد میں دیکھ لوں گا۔۔۔"

.

. روز کی ناک پر لب رکھتے وہ بھاری جذبات سے بوجھل لہجے میں بولا۔۔

.

. نن نہیں کوئی اہم کال ہو گی جاؤ دیکھو جا کر۔۔۔۔:" اسکے لبوں پر اپنی ہتھیلی رکھتے وہ آنکھیں کھولے بولی۔۔

.

. اوکے تم کھانا کھاؤ میں آتا ہوں۔۔۔۔۔:" وہ سرد سانس فضا کے سپرد کرتا پھر سے چھوٹی سی جسارت کرتا جلدی سے روم کی جانب بڑھا تو روز نے گہرا سانس اندر کھینچتے شکر کا سانس لیا۔۔۔

.

. کافی دیر تک انزک کے واپس ناں آنے پر وہ فورا سے جگہ سے اٹھی کمرے کی جانب بڑھی۔۔۔۔

.

. جتنی جلدی ہو سکے ایچ اے آر کو موت کے گھاٹ اتار دو ____
میں زیادہ دیر تک روز سے جھوٹ نہیں بول سکتا،، ہمیں جلد از
جلد اسے مارنا ہو گا اس سے پہلے کہ۔۔۔۔؛"

.

. انزک جو کال پر کرپس سے بات کر رہا تھا آہٹ پاتے ہی وہ تیزی
سے پیچھے کو مڑا جہاں حیرت زدہ سی کھڑی روز کا چہرہ لٹھے کی مانند
تھا۔۔

.

. انزک سمجھ گیا کہ اسنے ساری سات سن لی ہے۔۔۔

.

. روز ادھر آؤ میرے پاس۔۔۔:" اپنے لبوں پر زبان پھیرتے وہ ہاتھ سے اسے پاس آنے کا اشارہ کرنے لگا جو حیرت بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی،

.

. جیسے جانے وہ کوئی انجان ہو۔۔۔

.

. ہاؤ ڈیئر یو سٹوپڈ مین۔۔۔۔۔۔۔؛ تم نے مجھ سے جھوٹ بولا۔۔۔۔؛ روز غصے طیش سے انزک کو گریبان سے دبوچتے اس پر چیخنے لگی،

.

. جولب بھینچے اپنی بے وقوفی پر خاموش سا کھڑا تھا۔۔۔

.

. تم نے جھوٹ بولا مجھ سے تم میرے بھائی کو مارنے آئے ہو۔۔۔۔اور مجھے کڈنیپ کر کے یہ گیم کھیل رہے تھے میرے ساتھ۔۔۔۔"

.

. چٹاخ۔۔۔۔۔کہتے ساتھ ہی روز نے ایک روز دار تھپڑ انزک کے منہ پر دے مارا،، جو ہکا بکا سا شر ربار نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔

.

. میں ابھی جاؤں گی بھائی کو سب بتاوں گی۔۔۔۔؛" انزک کے سینے پر اپنے دونوں ہاتھوں سے دباؤ دیتے وہ پیچھے کو دھکہ دیتے باہر کو لپکی۔۔۔

.

. انزک نے جبڑے بھینچتے اسے بازو سے تھامتے پیچھے بیڈ کی جانب دھکیلا۔۔۔

.

. ★★★★★★★

.

. میں کیا جواب دوں ڈائنہ میم کو سر____؟" پچھلے ایک گھنٹے سے لگاتار پش اپس کرتے پسینے سے شرابور ایل کو دیکھتے مائیکل نے جلدی سے پوچھا۔۔

.

. اسے لیلی (ڈائنہ) نے بھیجا تھا ایل کو پاس بلانے کیلیئے۔۔۔ کیونکہ ایل پچھلے کافی دنوں سے لیلی سے لاتعلق تھا۔۔

.

. لیلی اسے کھو نہیں سکتی تھی۔ لڑکیوں کے بزنس کو چھوڑ باقی سارے کام کا ماسٹر مائنڈ ایل ہی تھا۔

.

. ہر ڈیلیوری ٹائم ٹو ٹائم بھیجنا اسکی ذمہ داری تھی۔ مگر پچھلے کچھ دنوں سے جس طرح سے وہ لیلی کو اگنور کر رہا تھا اوپر سے اسکے فلیٹ میں سلیمان شاہ کی موجودگی نے اسے آگ لگا دی تھی۔۔

.

. عیناں کی موجودگی اسکے زندہ ہونے ہر ایک چیز سے ایل نے اسے انجان رکھا تھا۔

.

. وہ کیوں یہ تو صرف ایل ہی جانتا تھا مگر فل وقت اسکا ذہن عیناں اور حور میں اٹکا تھا۔۔۔

.

.   ہمممم کیا خبر ہے۔۔۔"

.

. کان میں لگی ائیر پیس کو پریس کرتے ساتھ ہی دوسری جانب سے آواز ابھری۔۔

.

. آگے سے ملنے والی خبر نے اسے فریز کر کے رکھ دیا تھا۔۔۔ مگر پھر ہوش میں آتا وہ ایک جھٹکے سے ہاتھوں کے بل سیدھا ہوتے قدموں پر کھڑا ہوا۔۔

.

. نیلی آنکھیں حد درجہ سرخ تھیں، جو اسکے راتوں سے جاگنے کی غمازی کر رہی تھی۔

.

. ڈارک گولڈن بال سلیقے سے دونوں کندھوں پر بکھرے پڑے اسے مزید حسین بنا رہے تھے۔۔

.

. ایل سر ووو۔۔۔۔۔۔؛" اگر اگلے دو منٹ میں اپنی یہ شکل میرے سامنے سے دفع نہیں کی تو تجھے اس دنیا سے دفع کر دوں گا۔۔۔"

.

. مائیکل کی آواز اسے ڈسٹرب کر رہی تھی،، جبھی وہ مڑتے اسے گردن سے تھامے زمین سے اونچا کر گیا۔ اور سرد نظروں سے دیکھتے وہ دھاڑا تو مائیکل کا سانس تک خشک ہو گیا۔۔۔

.

. ایل نے اسے کسی بے جان شے کی طرح دور پٹکھا۔۔۔

.

. جو دُم دباتا فوراً اسے غائب ہوا تھا۔۔۔ بہت کھیل لیا تم نے ویام کاظمی مگر اب میری باری ہے۔۔ اب میں اپنی سن شائن کو۔ تمہارے پنجرے سے آزاد کروا کے لے اڑوں گا دیکھتا ہوں کہ تم کیا کرتے ہو۔۔۔؟"

.

. سرد نظروں میں ویام کا عکس سجائے وہ مضبوط لہجے میں بولتا معنی خیز سا مسکرایا۔۔۔

.

★★★★★★★ .

.

. پھپھو آج میں آپ کے پاس سوؤں گی۔۔۔۔؛" رمشہ کے گرد اپنا حصار بناتی حیاء سر اسکے کندھے پر رکھتے لاڈ سے بولی۔

.

. تو امن جو رمشہ کی میڈیسن چیک کر رہا تھا اسکی بات پر ٹھٹکا اور پھر بڑی غور سے اسے دیکھا۔

.

. بیٹا میں ٹھیک ہوں تم دونوں بھی کافی تھک چکے ہو تم اپنے کمرے میں آرام کرنا اور ویسے بھی اگر کسی چیز کی ضرورت ہوئی تو میں بلا لوں گی۔۔۔"

.

. امن کا سنجیدہ چہرہ دیکھ رمشہ نے حیاء کو پیار سے سمجھایا۔۔۔تو حیاء نے منہ بسورتے رمشہ کو دیکھا۔۔

.

. پھپھو پلیز ناں ایک رات سونے سے کیا ہو جاتا۔ ہے۔۔۔؛

.

. چلو ٹھیک ہے پھر آج تم میرے پاس ہی سو جانا۔۔۔" اسے بار بار انکار کرنا رمشہ کو اچھا نہیں لگا جبھی حامی بھر دی۔۔

.

. جبکہ حیاء اپنی چالا کی پر دل سے خوش ہوتے امن کو دیکھ مسکراہٹ ضبط کرنے لگی۔

.

. ٹھیک ہے ماما رات کافی ہو چکی ہے آپ دونوں ریسٹ کریں میں بھی سوتا ہوں۔۔۔"

.

. رمشہ کے ماتھے پر بوسہ دیے وہ بظاہر نارمل سا مسکراتا کہتے ساتھ ہی کمرے سے باہر نکلا۔۔

.

. جبکہ حیاء تو اسکی خاموشی پر ہی حیرت زدہ سی تھی۔۔

.

. تھوڑی دیر رمشہ سے باتیں کرتے جانے کب ان دونوں کی آنکھ لگی وہ گہری نیند میں خواب خرگوش کے مزے لوٹنے لگی۔۔

.

. رات کے گیارہ بجے وہ دھیمے قدموں سے چلتا بنا آہٹ کیے روم میں آیا تو سامنے ہی حیاء کو رمشہ کے گرد حصار بنائے سوتا دیکھ اسکا دل عش عش کر اٹھا۔۔۔

.

. پھر آہستگی سے بیڈ کے قریب جاتے امن نے جھکتے حیاء کو گود میں اٹھایا جواب بھی مزے سے سو رہی تھی۔۔

.

. میری نیند حرام کر کے خود کیسے مزے سے سو رہی ہو۔۔۔

.

. منہ ہی منہ میں بڑبڑاتا وہ لب دبائے اسے اٹھائے دبے قدموں روم سے نکلا۔۔۔ اسکے نکلتے ہی رمشہ جو جاگ رہی تھی۔۔ اسنے ہنستے سر نفی میں ہلایا۔۔۔ بلکل باپ پر گیا ہے۔۔ اشعر کا تصور آتے ہی وہ مسکراتے بولی۔۔۔

.

. ★★★★★★

.

. اپنی گردن پر کسی کے جھلسا دینے والے آگ کی مانند گرم لمس کو محسوس کرتے وہ نیند میں ہی بری طرح سے بے چین ہوتے کسمساتے رخ موڑنے لگی۔۔

.

. مگر کمر کے گرد حائل امن کے بھاری ہاتھ نے اسے ایسا کرنے سے روک دیا۔۔

.

. امن کی بڑھتی جنون خیزیاں کمر کے گرد تنگ ہوتی گرفت پر وہ پوری طرح سے نیند سے بیدار ہوتی خود پر قابض ہوئے امن کو دیکھ بری طرح سے گھبرائی۔۔۔

.

. وہ تو رمشہ کے پاس تھی یہاں کیسے۔۔۔"

.

. اممم امنن۔۔۔۔۔۔"امن نے چہرہ حیاء کی گردن میں چھپائے اسکے ہاتھوں کو اوپر کی جانب کیا تو حیاء اندر تک کانپی تھی۔۔

.

. بری طرح سے ڈرتے اسے پکارا۔۔جو مکمل طور پر اسکی قربت کے نشے میں بہکا ہوا تھا۔۔

.

. اشششششش________بولو مت بس محسوس کرو۔۔۔۔"حیاء کے ملتے گلابی ہونٹوں پر انگلی رکھتا وہ گھمبیر لہجے میں بولا۔۔۔

.

. مجھے تو تمہارے اور اپنے بیچ یہ فاصلے بناتی سانسیں بھی رقیب لگتی ہیں کجا کہ تم خود مجھ سے دور جاؤ۔۔۔۔"

.

. حیاء کے کان میں سرد آواز میں پھنکارتا وہ ایک لمحے میں اسکے ہاتھوں کو دوپٹے سے باندھتا اسے خوف زدہ کر گیا۔۔۔

.

. حیاء کا سانس سینے میں کہیں دبنے لگا امن کا پاگل پن دیکھ وہ اندر تک لرزی تھی۔اب بھی بری طرح سے کسی بن پانی مچھلی کی مانند پھڑ پھڑاتے وہ خود کو امن کی دہکتی آگ کی مانند گرفت سے نکالنے کی کوشش کرنے لگی۔جو کہ ناممکن تھا۔۔۔

.

. تمہارا نشہ حواسوں پر حود سے طاری نہیں ہوا تھا جو چند پلوں میں اتر جائے گا۔۔یہ وہ نشہ ہے جسے میں نے قطرہ قطرہ اپنے حواسوں

پر طاری کیا ہے۔۔۔ایسے کیسے تمہیں خود سے دور رہنے دوں گا

لختِ جگر ______ "

.

. امن کی بھاری سرگوشیوں کے ساتھ اپنی کمر پر سرکتا اسکا بھاری ہاتھ حیاء کی جان ہوا ہونے لگی۔۔۔

.

. وہ سہی معنوں میں اس سے ڈر چکی تھی۔۔۔جو اسکی سانسوں کو اپنی دہکتی سانسوں میں قید کیے اپنا جنون اپنا پاگل پن اس پر عیاں کرنے لگا۔۔

.

. حیاء کا روم روم اسکی جھلساتی قربت میں پھگل رہا تھا۔۔

. مگر وہ ظالم بنا آج کسی بھی طرح کا کوئی رحم نہیں دکھانا چاہتا تھا

۔۔۔ جبھی اسکے بندھے ہاتھوں کو اپنی گردن کا ہار بنائے وہ کسی

بارش کی طرح حیاء کو اپنی محبت اپنی قربت میں بھگونے لگا۔۔۔

.

. جو خاموشی سے خود کو اس کے سپرد کرتے اپنے آپ کو اسکی ہر

طرح کی شدتوں کو سہنے کے لئے تیار کر چکی تھی۔۔

. ★★★★★★★

. کوئی ریویو نہیں دیا آپ لوگوں نے شکریہ 💖 اب نیکسٹ

ایپی 700 لائکس پر ہی آئے گی چاہے دس دن میں کریں یا پھر ایک

مہینہ میں 　 ❤ ☺

. Agar koi editing janta hai to Kuch edits

bana dain ☺thanks In advance. Page k

inbox mai snd kr dijegya agar aap help kr skay,JzakAlllah khaira kaseera ❤️💖

. Writer___Z#الفتِ عشق(جنون عشق سیزن ٹو(🔥🔥

.

. قسط نمبر55

.

. #ازقلم_زینب_راجپوت

.

. اجازت کے بغیر کاپی کرنا ممنوع ہے🚫🚫۔۔۔

.

. ✸✸✸✸✸✸

.

. سردی کی شدت سے اسکا پورا وجود بالکل سن سا پڑ رہا تھا، وہ بمشکل سے اپنے پاؤں ان برف کے اونچے نیچے ٹیلوں پر رکھتے آگے بڑھ رہا تھا،

.

. اپنے چہرے سے نکلتے دھوئیں پر وہ بند ہوتی آنکھوں کو زبردستی کھولتا خود کو ہوش میں رکھنے کی کوشش کرنے لگا،،،

.

. لگاتار ایک گھنٹے سے زیادہ کا وقت ہو چکا تھا اسے برف میں یونہی چلتے،، کوئی مدد کوئی وسیلہ نہیں تھا مگر اذلان جانتا تھا کہ ایسی جگہوں پر کوئی ناں کوئی خفاظتی جگہ ہو گی۔۔

.

. جسے یہاں پر پھنسنے والے لوگوں کو رہنے کی سہولت میسر ہوتی ہو گی۔

.

. جبھی وہ مغرب کی جانب ایک سیدھ سے چل رہا تھا۔۔۔ یہ سب اسے ٹرینگ کے دوران بتایا گیا تھا،، جو اسے اب کام آرہا تھا۔۔

.

. اس قدر سخت حالات میں بھی وہ ہمت نہیں ہارنا چاہتا تھا وہ خود کو مضبوط رکھے ہوئے تھا کیونکہ اسکی پناہوں میں موجود آخری سانس بھرتی وہ لڑکی اسکے لئے انمول تھی۔

.

. کسی قیمتی ہیرے سے بھی زیادہ انمول جس کے لئے اذلان اشعر علوی کسی کی جان لے بھی سکتا تھا۔

.

. اور اپنی جان دینے سے گریز بھی ناں کرتا۔۔۔

.

. سانس پھولنے پر وہ ایک ڈھلوان کے بیچوں بیچ کھڑا دومنٹ کو رکتے گہرے سانس بھرتا ایک نظر الایہ کو دیکھ مدد طلب نگاہوں سے اگے پیچھے دیکھتا اپنے رب کو یاد کرنے لگا۔

.

. مگر کہیں کوئی راہ ناں دکھنے پر اس نے دل ہی دل میں اللہ کو یاد کرنا شروع کر دیا۔

.

. بالآخر تھوڑی دور جاتے اسے ایک موہوم سی امید کی کرن نظر آئی،

.

. جب نظریں سامنے سے ایک جانب سے پڑتی روشنی پر پڑیں۔۔۔۔

.

. اذلان نے بے ساختہ ہی اپنے رب کا شکر ادا کیا۔۔۔ یہ سچ ہی ہے کہ ہم بندے اس دنیا کی رنگینیوں میں مگن اپنے پروردگار کو بھول جاتے ہیں مگر وہ سننے والا ہر کسی کی تڑپ، دعا کو بے حد محبت سے سنتا ہے کہ اسکے بندے نے اس سے کچھ مانگا ہے کچھ طلب کیا ہے۔۔

.

. اور پھر جو چیز جہاں تک اسکے بندے کے حق میں۔ بہتر ہو وہ اسے اس شے سے نواز دیتا ہے۔۔۔۔

.

. اذلان بمشکل سے ہانپتا ہوا اس چھوٹی سی جھونپڑی کی طرح بنی کوٹھری تک پہنچا۔۔۔

.

. یہ جگہ کافی دور تھی اور ممکن تھا کہ صبح تک کوئی بھی انہیں ڈھونڈ ناں پاتا۔۔

.

. اب ویسے بھی اس میں مزید کسی کا سامنا کرنے یا پھر لڑنے کی ہمت نہیں تھی۔۔

.

. جبھی دروازے کو بمشکل سے پاؤں کی مدد سے کھولتا وہ اندر داخل ہوا۔۔۔

.

★★★★★★★ .

.

. ہممممم تم یہی رکو میں خود دیکھ لوں گا آگے سے۔۔۔______"

ڈینی کو اپنی سرخ ہوئی شعلہ بار نظروں سے گھورتا وہ بالوں کو پیچھے کرتا جلدی سے ماسک پہنتے بولا۔۔

.

. ڈینی نے کچھ کہنے کو لب وا کیے مگر آگے سے ملتی گھوریوں پر وہ خاموشی سے سر ہاں میں ہلاتے خاموش ہو گیا۔۔

.

. ایل نے ناگواری سے گردن کو نفی میں ہلایا۔۔۔اب اسکا رخ اپنے سامنے بنے اس شاہ پیلس پر تھیں۔۔۔۔ جس کے جگمگاتے

نیم پلیٹ پر لکھے حروف کو پڑھتا وہ زیرِ لب مسکراتا اپنی پینٹ کی پاکٹ میں ہاتھ ڈالے بے تحاشہ مسکرانے لگا۔۔

.

. ایک وقت تھا جب میں اس نام کو اس دنیا کی صحفۂ ہستی سے مٹا دینا چاہتا تھا۔۔

.

. اور ایک آج کا دن ہے کہ اس نام سے جڑی وہ نازک سی جان میرے سکون کو چھین کر مجھے بے سکون کرتی اسی گھر میں پناہ گزین ہے۔۔

.

. کیا کوئی در و دیوار یا پھر کوئی نام ایسا ہے جو ایل کو اپنی سن شائن سے ملنے سے روک سکے۔۔

.

. وہ۔ غرور سے سوچتا قاتلانہ مسکراہٹ اچھالتے ایک دم سے تھوڑا پیچھے ہوتے تیزی سے جمپ کرتا دیوار سے اندر کودا۔۔۔

.

. لمحوں کا کھیل تھا ڈینی پلک جھپکتے اسے دیکھنے لگا جو سیکنڈ کے ہزارویں حصے میں کہیں غائب ہو چکا تھا۔۔

.

. ایل دونوں ہتھیلیوں پر دباؤ دیتے ٹانگیں ہوا میں لہراتے ایک دم سے کلابازی کھاتے سیدھا ہوا۔۔

.

. ہاتھ جھاڑتا وہ ہڈ سر پر برابر کرتا حور کے کمرے کی کھڑکی کے نیچے جا کھڑا ہوا۔۔۔

.

. مگر جیسے ہی اسنے پائپ کو چھونا چاہا اسکے دماغ میں جھماکا ساہوا۔۔۔

.

. ایک سرخ رنگ کی باریک تار جو کہ بالکل باریکی سے دیوار کے ساتھ نصب کی گئی تھی۔۔

.

. اسے دیکھتے ہی ایل کے جبڑے بے تحاشہ حد تک بھینچ گئے۔

.

. وہ شعلے برساتی سرخ نگاہوں سے اس تار کو گھورنے لگا جیسے کہ سامنے ہی ویام کھڑا ہو۔۔۔۔

.

. شدتِ ضبط سے اسنے اپنے ہاتھوں کی مٹھیوں کو بھینچ لیا۔۔۔

.

. سینے میں پاگل ہوتا وہ خون کا لوتھڑا اس پری وش کو دیکھنے اسکی سانسوں کی خوشبو کو محسوس کرنے کو بے تاب دھڑک رہا تھا۔

.

. اہہہہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔؛" ایل نے غصے سے جبڑے بھینچتے اپنے سر کو ہاتھوں میں دبوچا۔۔۔

.

. اپنی سن شائن سے ملنے کے جنون میں پاگل وہ یہ تک نہیں سوچ سکا کہ اگر ویام اس گھر سے باہر گیا تھا۔ تو بھلا وہ عیناں اور حور کو اکیلا چھوڑ کر کیسے چلا گیا۔۔۔

.

. وہ تار کوئی عام سی تار نہیں تھی۔۔۔وہ تار ہائی وولٹیج کی وائر سے کانیکٹ ہوتے اگے بجلی سے جڑی ہوئی تھی۔۔

.

. یقیناً اگر ایل اسے چھولیتا اسکا وجود منٹوں میں جھٹکوں کی ضد میں آتا بے جان ہو چکا ہوتا۔۔۔

.

. شدتِ ضبط سے اسکی آنکھیں لہو ٹپکانے لگی۔۔۔یہ دوسری بار تم نے ایل سے ٹکرانے کی گستاخی کی ہے ویام کاظمی۔۔۔!"

.

. تم نے مجھے میری سن شائن سے ملنے کو روکا اب میں دیکھتا ہوں کہ جب وہ پوری طرح سے میری پناہوں میں ہو گی تب تم کیا کرو گے۔۔۔

.

. جب تم یہ جانو گے کہ۔ تم نے اسے مجھ سے بچانے میں اتنی دیر کر دی ہے کہ اب تو وہ جو سانسیں۔ بھر رہی ہے ان میں بھی میری خوشبو رچی ہوئی ہے۔۔

.

. تو پھر دیکھتا ہوں کہ تمہارے یہ بے کار کے منصوبے کیا رنگ دکھاتے ہیں۔۔

.

. کچھ دن صرف کچھ دن۔۔۔۔ اس کے بعد میں اپنی سن شائن۔ کو۔۔ اتنا دور لے جاؤں گا کہ تم دیکھنے کو ترسو گے۔۔۔

.

. اپنی آنکھوں میں ویام کے لیے بے تحاشہ نفرت سموئے وہ زہر خند لہجے میں غرایا۔۔

.

. ★★★★★★★

.

.

.

. فون کی تیز چنگھاڑتی آواز پر امن نے تیزی سے ہاتھ بڑھاتے ساتھ پڑے میز سے سیل فون اٹھایا۔۔۔

.

. ہممم بول________؟"

.

. نیند سے بوجھل آواز میں وہ مندی مندی سے آنکھیں کھولتا بولا کہ سامنے سے ملتے جواب پر امن کی نیند بھک سے اڑی تھی۔

.

. رات سے آنکھوں میں دھری وہ خمار کی سرخی اس وقت سرد برفیلے تاثرات میں بدلی ہوئی تھی۔۔۔

.

. تُو پیچھا کر ان کا اکیلا مت چھوڑنا میں ابھی نکل رہا ہوں۔۔۔۔"

.

. امن کی بھاری آواز سنتے اسکی پناہوں میں بکھری حالت میں موجود وہ ہلکے سے آنکھیں کھولتی اسے دیکھنے لگی۔۔

.

. جو شرٹ لیس سا بیڈ کر وان سے ٹیک لگائے ماتھے پر بکھرے شہد رنگ خوبصورت بال، آنکھوں میں جھلکتی سنجید گی وہ اس وقت حیاء کو نظر لگ جانے کی حد تک پیارا لگا۔۔۔

.

. مگر پھر گزری رات کی اسکی کارستانیاں یاد آتے ہی اسکے گال شرم سے دہکتے گلابی ہونے لگے۔ پلکیں آرزوں پر سایہ فگن ہوئی تو کال کٹ کرتے امن نے شدت سے ان آنکھوں کا بوسہ لیتے اسے پھر سے خود میں سمٹنے پر مجبور کر دیا۔۔۔

.

. وہ اٹھتے جلدی سے فریش ہوتے بیڈ کے قریب گیا اور حیاء کے ماتھے پر بوسہ دیے جانے لگا____

.

. کہاں جارہے ہیں______؟" اسے جاتا دیکھ حیاء نے جھٹ سے اسکا ہاتھ تھاما۔۔۔

.

. امن نے گردن گھمائے اپنی شرٹ میں چھپے اس نازک وجود کو دیکھا۔۔۔ دل پھر سے گستاخیوں پر اکسا رہا تھا مگر اس وقت اسے نکلنا تھا۔۔۔

.

. کچھ کام سے جارہا ہوں جلدی لوٹنے کی کوشش کروں گا تب تک تم اپنا اور ماما کا خیال رکھنا۔۔۔"

.

. امن نے جھکتے اسکی پیشانی پر بوسہ دیے اسے محبت سے سمجھایا تو حیاء نے پریشانی سے اسے دیکھا۔۔۔

.

. تب تک اچھے سے نیند پوری کر لو ورنہ میرے آنے کے بعد تمہیں یہ بھی نصیب نہیں ہو گی۔۔۔"

.

. اسکا سر اچھے سے تکیے پر ٹکائے امن نے کمفرٹر اچھے سے برابر کرتے معنی خیز سی سرگوشی کی تو حیاء اسکے بے باک جملوں سے بچنے کو فوراً سے چہرہ کمفرٹر میں چھپا گئی۔۔

.

. جبکہ امن مسکراتا اس کومل وجود کو دیکھتا ایک گہری سانس فضا کے سپرد کرتا باہر کی جانب بڑھا۔۔۔

.

. ★★★★★★★

.

. ہائے بھابھی_____!" آواز پر میرب جو بیڈ شیٹ درست کر رہی تھی ایک دم سے چونکتے مڑی تو سامنے ہی تانیہ کو کھڑا پایا۔۔

.

. جو کافی خوش دکھائی دے رہی تھی۔۔ اسلام علکیم_____" میرب نے روعب سے سلام پیش کیا جوابا وہ مسکراتی وعلیکم السلام کہتے اندر داخل ہوئی۔۔۔

.

. پہچانا مجھے____؛"میرب کے اکھڑے اکھڑے رویے پر وہ خود سے ہی مسکراتی اپنی بابت پوچھنے لگی۔۔۔

.

. جی آپ فہمیدہ آنٹی کی بیٹی۔۔۔۔۔؛"میرب نے ڈائریکٹ مسز شیرازی کی جانب سے اسکا تعارف لیا۔۔

.

. جی ہاں اور آپ کے ہزبینڈ کی اکلوتی چھوٹی بہن۔۔۔۔اور آپکی نند______؛"

.

. میرب کے گلے زبردستی لگتے وہ لاڈ سے بولی۔تو میرب کو اپنے اکھڑے رویے پر شرمندگی سی ہوئی۔۔

.

. آپ جانتے ہیں بھابھی میں پاک گئی تھی ٹور پر دوستوں کے ساتھ ابھی پہنچی تو موم نے آپ کے متلعق بتایا،سچ میں مجھے بے حد خوشی ہوئی کہ۔اپ نے بھائی سے شادی کرلی۔۔

.

. (شادی کرلی کہ اس کمینے نے زبردستی کی شادی..) دانت پر دانت جمائے تیمور کا سوچتے وہ بس دل ہی دل میں اسے خطابوں سے نواز سکی تھی۔۔

.

. بھابھی میں آپ کے لئے کچھ لائی ہوں مجھے ماما نے بتایا تھا کال پر اور میں اسپیشل پاک سے آپ کے لئے گفٹ لائی ہوں..."

.

. تانیہ نے سرخوشی سے اسے آگاہ کیا وہ سچ میں خوش تھی کہ اس گھر میں اب اسکے علاوہ کوئی اور بھی لڑکی ہوگی جس سے وہ اچھے سے بات چیت کرے گی خوب ہلا گلا کر پائے گی۔۔

.

. اچھا بھابھی آپ رکیں میں گفٹ لاتی ہوں۔۔“

.

. تانیہ کہتی فوراً سے کمرے سے بھاگی۔۔

.

. ★★★★★★★

.

. وہ تیزی سے چلتا اندر داخل ہوا، یہ ایک چھوٹی سی ہٹ کی جیسی جھونپڑی تھی۔

.

. جہاں ہر طرف گھاس بچھا ہوا تھا۔ سامنے ہی ایک سائیڈ پر بڑا سا خول بنا ہوا تھا ساتھ خشک لکڑیاں پڑی تھیں۔

.

. ازلان نے فوراً اسے الایہ کو ایک جانب گھاس پر نرمی سے لٹایا اور پھر جلدی سے لکڑیاں اکٹھی کرتے آگ جلانے لگا۔۔۔

.

. اسکا اپنا وجود ٹھنڈ سے شل ہوا پڑا تھا مگر اس وقت اسے صرف الایہ کی فکر تھی۔

.

. جبھی بمشکل سے آگ جلاتے ازلان نے تیزی سے اپنی جیکٹ اتارتے الایہ کے بے ہوش وجود کو پہنائی۔۔۔

.

. اور اسے نرمی سے گود میں بھرتے وہ آگ کے قریب ہوتے بیٹھا۔

.

. ماہی کیا ہوا ہے یار پلیز ئ آنکھیں کھولو___ "وہ خوفزدہ سا اسکے ٹھنڈ سے اکڑتے وجود کو اپنے حصار میں قید کرتا آگ کے مزید قریب تر کر گیا۔۔

.

. جو ہوش و حواس سے بے گانہ ایک طرف لڑکھتی اذلان کے سینے سے جا لگی۔

.

. اذلان کی سیاہ آنکھوں میں۔ایک دم سے نمی جھلکنے لگی۔۔وہ ہر ممکن کوشش کر چکا تھا مگر الایہ کا باڈی ٹمپریچر ابھی تک ویسا ہی تھا۔

.

. ازلان کا۔ دل چاہا کہ خود کو شوٹ کر لے۔۔ اتنی بے بسی کو اسے آج تک کبھی محسوس نہیں ہوئی تھی۔۔

.

. آج سہی معنوں میں اسے اندازہ ہوا تھا کہ جسم سے جب جان نوچی جائے تو کتنی تڑپ اور کیسی تکلیف ہوتی ہے جو کہ کسی کے لئے بھی ناقابلِ برداشت ہو۔۔۔

.

. اگر تم نے ضد کی تو اچھا نہیں ہو گا ماہی آنکھیں کھولو اپنی۔۔۔"

.

. وہ اپنی بے بسی پر تڑپتا اسے وارن کرنے لگا جیسے کہ اسکی دھمکی سنتے وہ ابھی اس سے لڑنے کو کھڑی ہو جائے گی۔۔

.

. مگر الایہ کی سست پڑتی دل ہی دھڑکن کو اپنے سینے میں مدہم پڑتا محسوس کرتے اذلان نے بری طرح سے لب کچلتے اس بے جان وجود کو موڑتے اپنے سینے میں چھپایا۔۔۔

.

. اسکا انداز اس قدر شدت بھرا تھا کہ اگر وہ ہوش میں ہوتی تو دم گھٹنے سے بے ہوش ضرور۔ ہو جاتی۔۔۔

.

. تم مجھے مجبور کر رہی ہو کہ وہ کچھ ایسا ویسا کروں جسکے لئے تم شاید ہی کبھی مجھے معاف کر پاؤ۔۔۔؛ تو بہتر یہی ہے خود سے اٹھ جاؤ۔۔۔"

.

. اسکے سردی سے یخ پڑے کان کی لو کو اپنے لبوں میں دبائے اذلان نے الایہ کو پہنائی اپنی جیکٹ سے چہرہ اندر کرتے شدت سے اپنے ہونٹ الایہ کے دل کے مقام پر رکھے۔۔

.

. تو ایک دم سے اسکے شدت بھرے لمس پر الایہ کی سست پڑتی دھڑکنیں سینے سے سر پٹھکنے لگی۔۔۔ مگر اب وہ اپنے ہوش گنوائے اس نازک سے وجود میں کھونے لگا تھا۔

.

. ماحول میں چھایا فسوں اوپر سے اس نازک وجود کی خوشبو نے ملتے اذلان کو مدہوش سا کر دیا تھا۔۔

.

. الایہ کی گردن پر اپنے سلگتے ہونٹوں کا لمس چھوڑتے وہ مدہوشی میں اسے خود میں بھینچنے لگا۔۔

.

. اس وقت اسے کچھ بھی یاد نہیں تھا دل و دماغ میں صرف یہ مدہوش کرتا نازک وجود بری طرح سے چھایا اسے پاگل کر دینے کو تھا۔۔۔

.

. الایہ کے دل کی دھڑکنیں حد سے زیادہ تیز دھڑکن رہی تھی۔

.

. اسکا وجود جو ٹھنڈ سے سرد ہوا پڑا تھا اب اذلان کی قربت میں بری طرح سے پگھلنے لگا۔۔۔

.

. الایہ کا سانس بھاری پڑنے لگا۔۔۔ مگر اس میں اتنی سکت نہیں تھی کہ وہ اسے روک پاتی۔۔۔

.

. اذلان جو مدہوش سا اپنی شدتیں اس نازک سی جان پر لٹا رہا تھا،، الایہ کے اکھڑتے سانس کو محسوس کیے وہ ایک جھٹکے سے پیچھے ہوا۔۔۔

.

. ★★★★★★★

.

. اپی لیٹ دینے کے لئے معذرت، میری ڈیٹ شیٹ آچکی ہے ناول لکھ پانا اب ناممکن ہے ابھی پیپرز کی تیاری کروں گی کوشش

کروں گی اگر ہو سکا تو ایپی دے سکوں۔۔۔۔۔۔۔امید ہے آپ سمجھیں گے________شکریہ

.

. Z________Writer#الفتِ عشق (جنون عشق سیزن ٹو 🔥🔥)

. Alaya💖Azlan🔥🔥

. قسط نمبر 56

. #ازقلم_زینب_راجپوت

. اجازت کے بغیر کاپی کرنا ممنوع ہے 🚫🚫۔۔۔

.

. ✸✸✸✸✸✸

.

. ممممم۔۔۔ماہییییی_____، اذلان بری طرح سے چیختے الایہ کے قریب ہوتے اسکا سر اپنے گھٹنے پر رکھتے اسے پکارنے لگا،،

.

. جس کا پورا وجود جھٹکوں کی ضد میں تھا، اذلان نے وخشت زدہ سا ہوتے اپنے عنابی لبوں کو بری طرح سے کچلا۔۔۔

.

. سیاہ آنکھوں میں نمی سی تیرنے لگی اتنا تو وہ جان چکا تھا کہ الایہ کا باڈی ری ایکشن اذلان کے قریب جانے کی وجہ سے تھا۔

.

. مگر وہ بے چین ہو چکا تھا یہ سوچ دماغ میں بری طرح سے چبھ رہی تھی کہ الایہ اس ٹھنڈ میں مرنا تو قبول کر لے گی۔

.

. مگر اذلان کا اسکے قریب ہونا اسے اس قدر ناگوار گزر رہا تھا۔۔

.

. اذلان نے بری طرح سے بے دردی سے اپنی سرخ ہوتی آنکھوں کو رگڑا۔۔۔

.

. اتنی بڑی سزا دو گی تم مجھے ایسا تو میں نے سوچا بھی نہیں تھا ماہی۔۔۔ کیا تمہیں مجھ سے میرے وجود سے میرے ہونے سے اس قدر نفرت ہے کہ تم میری قربت سے بہتر اس ٹھنڈ میں مرنا پسند کر رہی ہو۔۔۔"

.

. الایہ کے ہلتے کپکپاتے لبوں پر اپنا انگوٹھا پھیرتے وہ عجیب سے سرد لہجے میں استفسار کرنے لگا،،

.

. اسکے سوال پر الایہ کی پلکوں میں لرزش سی ہوئی۔۔

.

. وہ بے چین سی ہوتی کچھ بولنے کی سعی کرنے لگی۔۔ جسے اذلان نے نوٹ کرتے بھی نظر انداز کر دیا۔۔

.

. تمہیں لگتا ہے کہ میرا تمہیں چھونا تمہیں محسوس کرنا، تمہارے قریب آنا، تمہیں کسی گناہ کا مرتکب کر رہا ہے یا پھر تمہیں میرے لمس سے میرے چھونے سے نفرت محسوس ہو رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔؟"

.

. تو میں تمہیں کبھی نہیں چھوؤں گا تمہارے نزدیک نہیں آؤں گا۔۔۔۔“

.

. الایہ کے کان کے قریب سرگوشی کرتے وہ اسے مزید بے چین کرنے لگا،،

.

. وہ تیز تیز سانسیں لیتے ازلان کو لب بھینچنے پر مجبور کر گئی۔۔
ازلان نے ایک آخری نظر الایہ کی لرزتی پلکوں اس حسین چہرے کو دیکھا__

.

. آج اسے خود پر اپنے جذبات پر قابو پانا دنیا کا مشکل ترین امر لگا تھا مگر وہ محض اپنی خواہش کے تحت الایہ کو مزید تکلیف دیتے وہ خود سے بدزن ہرگز نہیں کر سکتا تھا،،

.

. ایک سرد سانس فضا کے سپرد کرتے اذلان نے ہاتھ الایہ کے بالوں میں پھیرے اور جھکتے اپنے دہکتے لب اسکی پیشانی پر رکھتے آنکھیں موندے ان لمحات کو محسوس کرتا پیچھے ہوا۔۔

.

. الایہ کا بھاری پڑتا سانس اذلان بآسانی سن پا رہا تھا نرمی سے اسکا سر نیچے رکھتے وہ اٹھتے باہر جانے لگا کہ ایک دم سے وہ چونکتے رک گیا۔۔

.

. اذلان نے ماتھے پر بل ڈالے دھڑکتے دل سے پیچھے دیکھا۔۔

.

. جہاں وہ مندی مندی سی آنکھیں کھولے اذلان کو دیکھتے کچھ کہنے کی کوشش کر رہی تھی،،

.

. اذذذ۔۔۔۔اذذلانن۔۔ ممم۔۔۔۔میری ببب۔۔۔بات سنو۔۔۔" الایہ کی مدہم آواز کے ساتھ اسکے ہلتے ہونٹوں کو دیکھ وہ پریشانی سے جھکتا اسکے قریب بیٹھا۔۔۔

.

. کیا ہوا ماہی ٹھیک ہو تم______!"

.

. درد ہو رہا کیا کہیں۔۔۔، فکر پریشانی سے اذلان کا برا حال تھا۔۔۔

.

. اندر کا ماحول اب آگ کی وجہ سے قدرے بہتر تھا۔۔

.

. اذلان نے ہاتھ کی پشت سے الایہ کی پیشانی اور پھر اسکے ہاتھ کو تھامتے چیک کیا اب اسکا ٹمپریچر قدرے نارمل تھا۔

.

. مم۔۔مجھے چھوڑ کر مم۔۔۔مت جاؤ آئی نیڈ یو______" الایہ کے چہرے پر جھکے اذلان بمشکل سے اسکی مدھم سی سرگوشی سن پایا تھا۔۔

.

. شاید وہ خود اس وقت اذلان کی قربت اسکے ساتھ کی خواہاں تھی۔۔

.

. ازلان کئی ساںٔیے الایہ کی سرخ ہوئی آنکھوں میں دیکھتا رہا۔۔شاید اسکے لئے ان سب باتوں پر یقین کر پانا نا ممکن تھا،،

.

. ماحول میں چھایا معنی خیز فسوں فضا میں بکھری اس نازک سی جان کی سوندھی سوندھی خوشبو ازلان بے خود سا ہوتے الایہ کی کمر کے گرد ہاتھ لپیٹے اسے اٹھائے ذرا سا اونچا کرتے اپنے نزدیک کر گیا۔۔

.

. الایہ کی بھاری ہوتی آنکھیں اسی پر تھیں____ وہ زیادہ دیر تک اسکی جذبات کی آنچ لٹاتی آنکھوں میں ناں دیکھ سکی۔۔۔۔،

.

. جبھی آنکھیں موندے وہ سر آسودگی سے اسکے سینے پر رکھتے اپنا آپ اسکے سپرد کر گئی۔۔۔

.

. اذلان کے چہرے پر دلکش سی مسکراہٹ بکھر گئی۔۔

.

. جبھی نرمی سے الایہ کا سر اپنے ہاتھ پر رکھتے وہ محبت پاش نگاہوں سے اسکے ایک ایک نقش کو ازبر کرنے لگا۔۔۔۔

.

. الایہ آنکھیں موندے اپنے چہرے پر اذلان کی گہری نگاہوں کی تپش کو محسوس کرتے بے چین سی ہونے لگی۔۔۔

.

. ازلان نے جھکتے الایہ کے ہونٹوں پر اپنے تشنہ لب رکھے تو ازلان کی شدت پر الایہ کی ریڑھ کی ہڈی میں سرسراہٹ سی دوڑی۔۔۔

.

. اسکا دل تیزی سے دھڑکتا جیسے پسلیوں سے باہر آنے کو بے تاب تھا۔۔

.

. ہر گزرتے لمحے میں ازلان کی بڑھتی شدتیں اسکا جنون الایہ کو پاگل کرنے کے دم پر تھا۔ الایہ کا روم روم لرز تھا۔۔۔ جسے چھوتے ازلان اپنی الفت اپنے عشق کی داستاں کو۔ مکمل کر رہا تھا۔۔۔

.

. اپنی گردن پر سرکتے اذلان کی پر تپش ہونٹوں کے لمس پر الایہ نے بمشکل سے اسکے سینے پر دباؤ دیے اسے پیچھے کیا۔۔

.

. اذلان نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔جو اسکی چند پلوں کی شدتوں کو سہتے ہی ڈری سہمی ہوئی سی تھی۔۔۔۔

.

. اذذذ۔۔۔یہ غلط ہے ہمارے گھر والے سب ہمیں ایسا کچھ بھی نہیں کرنا چاہیے۔۔۔"

.

. الایہ خود پر اسکی سوالیہ نظروں کو پاتے پریشانی سے بولی اپنے ماں باپ کے یقین اعتماد کو کیسے توڑ دیتی۔۔۔!"

.

. اشششش____ تم جانتی ہوں تم نے کتنے سیکنڈ ضائع کیے اپنی اس فضول سی بات کے لئے۔۔۔ کوئی کچھ بھی نہیں کہے گا کیونکہ میں صبح ہوتے ہی واپس جانا چاہتا ہوں تمہارے ساتھ لندن۔۔۔۔ اب میں ایک لمحہ بھی یہ دوری برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔

.

. اگر تو شرافت سے سسر صاحب مانے تو ٹھیک ورنہ میں رخصت کر کے تمہیں اپنے ساتھ لے جاؤں گا۔۔۔۔"

.

. الایہ کی تھوڑی میں موجود اس خوبصورت گھڑے کو اپنے لبوں سے چھوتے وہ مخمور لہجے میں بولا۔۔۔

.

. اسکے انگ انگ میں خمار چھایا تھا،، الایہ کا نازک سراپا اذلان کے جذبات کو دہکا رہا تھا۔۔۔۔

.

. مجھے مت روکو ماہی میں تمہیں چھو کر محسوس کر کے تمہیں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ تم میرے لئے کیا ہو۔۔۔۔!"

.

. الایہ کے بالوں کو سہلاتے وہ لب اسکے کان کی لو پر رکھتے بھاری لہجے میں بولتا اسے خود میں سمٹنے پر مجبور کر گیا۔۔۔۔

.

. الایہ نے حیاء سے بوجھل پلکیں گرائے جیسے اسے اجازت دی تھی ۔۔۔۔

.

. جسے سمجھتا وہ اس پر سایہ سا کرتے اسے خود میں گم کرنے لگا۔۔۔۔

.

. اذلان کی شدتوں اسکے جنون پاگل پن کو سہتے وہ نازک سی جان آج سہی معنوں میں اس سے گھبرائی تھی۔۔۔

.

. جو اسکی ہر طرح کی مزاحمت کو نظر انداز کیے اسے خود میں سمٹنے پر مجبور کر گیا۔

.

. ★★★★★★★

.

. یُو باسٹرڈ تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے دھکہ دینے کی، تم میرے بھائی کو مارو گے ہُو دا ہیل آر یُو__________؟"

.

. روز تیزی سے بیڈ سے اٹھتے انزِک کے گریبان کو اپنی مٹھیوں میں دبوچتے غصے سے غراتے ہوئے بولی،،،

.

. انزک نے جبڑے بھینچتے اپنا کالر ایک جھٹکے سے روز کے ہاتھوں سے آزاد کروایا۔۔۔

.

. حد میں رہو اپنی_____،وہ غصے سے پاگل ہوتا اس پر چیخ پڑا۔۔۔

.

. روز نے لہو رنگ آنکھوں سے اسے دیکھا۔۔۔

.

. آئی ہیٹ یُو کڈنیپر تم نے میرا ٹرسٹ توڑا ہے مجھے بھائی کے پاس جانا ہے نہیں رہنا تمہارے پاس______"

.

. اپنے چہرے پر بہتے آنسوں کو ہاتھ کی پشت سے بے دردی سے رگڑتے وہ نفرت سے غرائے باہر کی جانب بڑھی۔۔۔

.

. آئی لو یو ٹو سویٹ ہارٹ۔۔۔۔۔، اسے دوبارہ سے بازو سے کھینچتے انزک نے اسکے ہاتھ پکڑتے کمر سے لگائے اسے مزید قریب تر کرتے روز کے کان میں سرگوشی کی۔۔۔

.

. چھوڑو مجھے ________!"

.

. وہ بری طرح سے جھٹپٹاتے اپنا آپ اسکی گرفت سے آزاد کروانے کو مچلنے لگی۔۔

.

. انزک کو اس وقت وہ کسی شیرنی سے کم نہیں لگی تھی۔۔ جو اپنے بھئی کی موت کی خبر سنتے ہی بری طرح سے بپھر چکی تھی۔۔۔

.

. چھوڑ ہی تو نہیں سکتا۔۔۔۔" مسلسل خود کو چھڑوانے کی ناکام سی کوشش کرتے وہ نڈھال سی گہرے سانس بھرنے لگی۔۔۔۔

.

. کہا تھا کہ اگر تم خود بھی چاہو تو بھی خود کو۔ مجھ سے آزاد نہیں کروا سکتی تو سن لو میں آج بھی اپنی کہی بات پر قائم ہوں______،،

.

. روز کے چہرے پر اپنی گرم سانسیں چھوڑتا وہ بھاری لہجے میں سرگوشی کرتا اسے سن سا کر گیا۔۔۔

.

. روز نے سرخ لہو نما آنکھوں سے اس بے حس شخص کو دیکھا جو اسکے بھائی کو بے دردی سے مارنے کی بات کرتا اب دوسری طرف اپنی محبت جتا رہا تھا۔

.

. آئی ہیٹ یو کڈنیپر تم نے مجھے چیٹ کیا ہے می______،،

.

. وہ روتی بے یقینی، دکھ، درد، تکلیف سے اسے دیکھتی بولی کہ ایک دم سے انزک کے اسکے ہونٹوں کو قید کرتے اسے کچھ بھی بولنے سے روک دیا۔۔۔

.

. اپنے لبوں پر انزک کی جاخارنہ گرفت پر وہ غصے سے اسے خود سے دور کرنے کی سعی کرنے لگی۔۔

.

. مگر وہ جس قدر اسے خود سے دور کرنے کی کوشش کر رہی تھی انزک کی گرفت اسکے ہونٹوں پر سخت ہوتی جا رہی

.

. تھی۔۔۔۔

.

. روز آنکھیں موندے اپنی سانسوں میں اترتی انزک کی گرم سانسوں کو محسوس کرتے خاموش آنکھیں مچیے آنسوں بہانے لگی۔۔۔

.

. تمہارا کہا کوئی بھی ایک غلط لفظ مجھے کچھ بھی غلط کرنے پر مجبور کر سکتا ہے روز ڈارلنگ۔۔۔۔پیار دے رہا ہوں تو پیار لو، ورنہ اگر بدتمیزی کی تو اوقات دکھانا اور اوقات میں رکھنا مجھے اچھے سے آتا ہے۔۔۔

.

. روز کی گردن کو جارحانہ انداز میں دبوچے اسکا چہرہ اونچا کیے وہ بھاری سرد لہجے میں غرایا تو روز نے نفرت حقارت سے اسے گھورا۔۔۔۔"

.

. ویسے اندازہ تو ہو گیا ہو گا جان میں کیا کیا اور کیسے کر سکتا ہوں۔۔۔“

.

. اپنے بائیں ہاتھ کے انگوٹھے سے اسکے لبوں پر پھیلی نمی چنتے وہ آنکھ دباتے بے باکی سے بولا تو روز نے نفرت سے رخ موڑا۔۔۔

.

. گردن پر انزک کی جارحانہ گرفت کی وجہ سے اسے درد محسوس ہو رہا تھا جس کے سبب اسکی آنکھوں میں نمی جھلکنے لگی۔۔

.

. مگر وہ نڈر بنی اپنے درد پر قابو پا رہی تھی۔۔۔

.

. اگر تو تمہیں لگتا ہے کہ تمہارے ڈرانے دھمکانے سے میں خوفزدہ ہو کر دبک کر بیٹھ جاؤں گی تو یہ تمہاری بھول ہے۔۔۔۔۔"

.

. انزک کی آنکھوں میں دیکھتی وہ اس قدر اعتماد سے بولی۔

.

. کہ انزک نے ابرو اچکائے اسکے سرخ چہرے کو دیکھ سر کو ہاں میں ہلایا۔۔۔

.

. لیٹس سی بے بی____ مگر فلحال کے لئے مجھے ایک ضروری کام سے جانا ہے تو یہ کام میں واپسی پر کروں گا مگر تب تک کیلئے تم اس کمرے میں ریسٹ کر سکتی ہو۔۔۔۔

.

. یقین جانو یہاں سے نکلنے کا صرف واحد راستہ یہ دروازہ ہے جسے یا تو میں کھول سکتا ہوں یا پھر میں ہی کھول سکتا ہوں۔۔۔۔"

.

. روز کی گردن کو اپنی انگلی کے پوروں سے چھوتے وہ اپنی بات کہتے آنکھ دباتا اسے سخت زہر لگا تھا۔۔۔

.

. اپنا خیال رکھنا ڈارلنگ اور زیادہ ہلکان ہونے کی کوشش مت کرنا اوکے ناں میں واپس آؤں گا تو ہم۔ مل کر اس معاملے پر بات کریں گے۔۔۔"

.

. روز کی گردن کو چھوڑتے وہ نرمی سے اپنے دیے زخم پر لب رکھتا اسے بیڈ پر بٹھائے کمرے سے نکلتا چلا گیا۔۔

.

. ★★★★★★★

.

. اسکی آنکھ خود پر بھاری بھوج اور اپنی گردن پر کسی چیز کو رینگتا محسوس کرتے کھلی۔۔۔"

.

. الایہ نے غائب دماغی پہلے آسمان کی جانب دیکھا اور پھر اپنی گردن کی جانب۔۔۔۔

.

. جہاں اذلان جھکا خود کو سیراب کر رہا تھا۔۔۔۔

.

. الایہ کے دماغ میں گزرے وقت کا ایک ایک پل لہرایا۔۔۔۔

.

. تو اسنے ایک نظر اپنے آپ پر ڈالی اپنی حالت کو دیکھ وہ سر تا پاؤں سرخ ہوئی تھی۔۔۔۔

.

. جبھی اپنے دونوں ہاتھ اذلان کے سینے پر رکھے وہ اسے خود سے دور کرنے لگی۔۔۔

.

. جس کا الٹا ہی اثر ہوا تھا۔۔۔ اذلان نے تیزی سے اسکے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں الجھائے وہ ایک دم سے اسکے ہلتے لبوں پر جھک گیا۔۔

.

. الایہ تورات کی اسکی شدتوں سے نڈھال تھی اب پھر سے اسے ایسا کرتے دیکھ وہ اندر تک لرزی تھی۔۔۔

.

. خوبصورت زندگی کی نئ صبح مبارک ہو جانِ قالو_________" الایہ کے کان میں جھکتے وہ بوجھل لہجے میں مسرور سی سرگوشی کرتے بولا۔

.

. توالایہ کی پلکیں لرز پڑی۔۔۔۔

.

. اسکی فر فر چلتی زبان اس وقت تالو سے چپکی ہوئی تھی۔۔۔۔۔"

.

. اسکی حالت اسکا یوں شرمانا اذلان کو کافی بھا رہا تھا۔۔۔ اور سب سے بڑھ کر رات کو جس طرح اسپر بھروسہ کرتے الایہ نے اپنے آپ کو پوری طرح سے اسکے سپرد کیا تھا۔۔۔

.

. اذلان کا دل تو اسے خود میں کہیں چھپا دینے کا تھا۔۔۔

.

. میرا بس چلے تو تمہیں اپنے دل میں ایسی جگہ چھپا لوں کہ میرے سوائے کوئی بھی تمہیں ناں دیکھ سکے________"

.

. الایہ کے گالوں پر اپنا شدت بھرا لمس چھوڑتے وہ مخمور لہجے میں بولا۔۔۔۔ تو الایہ نے گہرے سانس لیتے سکون اندر تک اتارا۔۔۔۔

.

. میری الفت میرے عشق کو معتبر کرنے کا بے حد شکریہ

جان_______" الایہ کی آنکھوں پر ہونٹ رکھے وہ شدتِ

جذبات سے بوجھل لہجے میں بولتا الایہ کے چہرے پر ایک

آسودگی بھری مسکراہٹ بکھیر گیا۔۔

.

. اذ ذلان ہمیں واپس جانا ہے ابھی_____" اذلان کو پھر سے

اپنی گردن پر جھکتا محسوس کرتے وہ منمنائی تو اذلان نے انگلی الایہ

کے ہونٹوں پر رکھے اسے خاموش کروادیا۔۔۔

.

. تمہیں لگتا ہے کہ یہ وقت یہ حسین لمحات ہمیں دوبارہ نصیب ہونگے جہاں پر ہمیں تنگ کرنے والا ہمیں ڈھونڈنے والا کوئی بھی ناں ہو۔۔۔۔۔۔“

.

. واپس بھی چلیں گے مگر اس وقت تم خاموشی سے ان لمحات کو محسوس کرو____“ الایہ کی تھوڑی کو چومتے وہ اس قدر محبت بھرے لہجے میں بولا۔۔

.

. الایہ خاموش سی ہوتے رہ گئی۔۔۔۔اسکی خاموشی پر اذلان اسے پھر سے خود میں گم کرتا چلا گیا۔۔۔

.

★★★★★★★ .

.

. ہاں بتا کہاں دیکھا تُو نے انہیں ______ " گاڑی سے نکلتا وہ گن لوڈ کرتے اپنے سامنے سے آتے مٹھو کو دیکھ بولا_____ "

.

. مٹھو تیزی سے اسکے قریب ہوتا اسکے ساتھ ہمقدم ہونے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

.

. مگر اسے ڈر بھی تھا کیونکہ اس وقت بھاوں کے چہرے پر پھیلی سرد مہری اسے کوئی عجیب ساو خشی بتا رہی تھی۔۔۔

.

. ووہ بھاوں اس روڈ پر آخری بار دیکھا تھا پھر پتہ نہیں انکی گاڑی نہیں ملی مجھے_____ "

.

. لرزتی آواز میں اسکے ساتھ چلتا وہ ہاتھ اپنے گالوں پر رکھتے ڈر سے بولا۔۔۔۔

.

. بھاوں نے ایک نظر پوری سڑک پر دوڑائی اور پھر چلتا اپنی جیپ کے قریب پہنچا۔۔۔۔۔۔

.

. تو تُو ڈرائیو کر رہا تھا گاڑی ________ اپنی داڑھی کو انگوٹھے سے کھجاتے وہ جیپ کے پاس ہاتھ باندھے کھڑے اپنے آدمی سے مخاطب ہوا۔۔۔

.

. جس کے چہرے پر خوف پھیلا ہوا تھا مگر وہ پھر بھی ہاتھ باندھے نظریں جھکائے سرہاں میں ہلا گیا۔۔

.

. چٹاخ______" اسکے سر ہلانے کی دیر تھی اگلے لمحے بھاوں کا بھاری ہاتھ اسکے چہرے پر اپنی چھاپ چھوڑ چکا تھا۔۔

.

. وہ بری طرح سے بیلنس کھوتا لڑکھڑاتے دور جا گرا۔۔۔

.

. جانتا بھی ہے تُو کون ہے وہ شخص_____" اسکے قریب جاتے بھاؤں نے اسے گریبان سے دبوچتے اپنے سامنے کرتے غراتے سوال کیا۔۔۔

.

. وہ آدمی گھومتے سر کو نفی میں ہلا گیا۔۔

.

. سالے باپ ہے وہ میرا اگر ایک خراش بھی آئی ناں انکو____تو تیرے ٹکڑے گلی کے پاگل کتوں کو ڈالوں گا وہ بھی قسطوں میں

"

______

.

. بھاوں نے اسے زور سے پیچھے کو دھکہ دیا اور جیپ میں بیٹھتے مٹھو کو آواز لگائی۔۔

.

. جو تھر تھر کانپتا آنکھیں میچے کھڑا تھا۔۔۔

.

. اگلے بیس منٹ میں وہ اشعر کی لوکیشن ٹریس کروا چکا تھا۔۔۔۔

.

. جس بات کی اسے فکر تھی وہ تھا اشعر کا اکیلے ایسی خطرناک جگہ پر جانا جبکہ بھاؤں اچھے سے جانتا تھا کہ یہ سارا دھندا اور لوگ راشد کے ہی ہیں۔۔۔۔

.

. بھاؤں نے جلدی سے جیپ ایک سنسان سی مل کے قریب روکی اور بھاگتے اندر کی جانب بڑھا۔۔۔

.

. تُو اگر میرے پیچھے آیا تو تیرا خشر میں دو منٹ میں بگاڑ دوں گا۔۔۔"

.

. مٹھو کو اترتا دیکھ وہ غراتے لہجے میں انگلی اٹھائے اسے وارن کرتا دھاڑا تو مٹھو نے شکوہ کناں نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔

.

. وہ جانتا تھا کہ بھاوں خود پر تو ہر زخم ہر چوٹ برداشت کر سکتا تھا۔

.

. مگر اپنے کسی قریبی کو مشکل میں یا پھر تکلیف میں نہیں ڈال سکتا تھا۔۔

.

. بھاوں تیزی سے اندر کی جانب بڑھا۔۔۔ اندر سے آتی شیلنگ کی آواز سے وہ بخوبی سمجھ گیا تھا کہ اشعر اندر ہی ان غنڈوں سے مقابلہ کر رہا ہے۔۔۔

.

. ایک ہاتھ میں لوڈڈ گن کو تھامے وہ احتیاط سے قدم اٹھاتا اندر داخل ہوا۔۔۔۔۔

.

. گن پر سائلنسر لگائے اسنے احتیاط سے ایک کھنڈر بنی دیوار سے ٹیک لگائے اپنی جانب بڑھتے ایک غنڈے پر فائر کیا جو وہیں ڈھیر ہو گیا۔۔۔۔

.

. بھاؤں کا دھیان اشعر میں تھا اسے خوف ڈر تھا کہ کہیں انہیں کچھ ناں ہو جائے۔۔۔۔۔

.

. مگر جیسے ہی وہ آگے بڑھا اسکی نظریں اسکے قدموں کے ساتھ ہی تھم گئی۔۔۔۔

.

. اشعر اسکے سامنے تھا مگر اشعر کی پشت پر کھڑا ایک غنڈہ اشعر کا نشانہ لے چکا تھا۔۔۔

.

. امن کو اپنا سانس رکتا ہوا سا محسوس ہوا۔۔۔۔۔

.

. پاپا۔۔۔۔۔وہ چیختے اشعر کی جانب بڑھا تھا۔۔۔۔اشعر امن کی آواز پر چونکتے مڑا تو سامنے ہی اسے اپنے قریب آتا دیکھ وہ حیران رہ گیا۔۔

.

. مگر امن بجلی کی سی تیزی سے اسکے قریب آتے اسے حصار میں لیتا ایک جانب ہوا کہ دوسری جانب سے نکلتی گولی سیدھی اسکے کندھے پر لگی۔۔۔۔

.

. اسکے کندھے سے بہتے خون کو دیکھ اشعر وخشت زدہ سا اسکا نام لیتے دھاڑا۔۔۔۔

.

. 🌟🌟🌟🌟🌟🔥🔥🔥🔥🔥🌟🌟🌟🌟🌟

.

. پیپیرز کا بولا تو پچھلی ایپی کو پڑھ کر ہی آدھے لوگ لائکس کیے بنا بھاگ گئے 😌😒 میں وقت نکال کر کوشش کر رہی ہوں کہ ایک یا دو دن کے گیپ سے ایپی دے سکوں تو کائنڈلی سپورٹ

کریں مجھے ____ ناول کو جلد از جلد ختم کرنا ہے انشاءاللہ پیپرز کے بعد۔۔۔۔۔۔ 💖

.

. ایل اور حرمین کے سین میں ابھی وقت ہے آپ لوگ ریڈ کر رہے ہیں یہاں ایک نہیں چھ جوڑیاں ہیں سب کو ایک ساتھ لے کر آگے بڑھنا ہے ورنہ ناول کا چارم ختم ہو جائے گا۔۔۔ تھوڑا سا انتظار کریں انشاءاللہ ہر کسی کا من پسند کردار اسے ضرور پڑھنے کو ملے گا۔۔

.

. باقی ان سب لوگوں کا دل سے شکریہ جو ناول کو سراہ رہے ہیں اور اپنی پیاری پیاری رائے سے کمنٹ میں ضرور آگاہ کرتے ہیں ❤😚 □ شکریہ پیارے لوگو۔۔۔ 💖

.

. نیسکٹ جلد ہی آجائے گی جیسے ہی وقت ملا اپی لکھ کر پوسٹ کر دوں گی اپنا ساتھ اور پیار بنائے رکھیں شکریہ 💖😇

.

. Z....______Writer# الفتِ عشق (جنون عشق سیزن ٹو) 🔥🔥

. قسط نمبر 57

. #از قلم_زینب_راجپوت

. اجازت کے بغیر کاپی کرنا ممنوع ہے 🚫🚫---

. ✸✸✸✸✸✸

.

. بھابھی آپ کہیں جارہی ہیں______؟" تانیہ جو جلدی سے ایک گفٹ باکس تھامے دوبارہ سے کمرے میں آئی تھی۔

.

. سامنے ہی میرب کو سکارف اوڑھتے دیکھ وہ افسردگی سے بولی۔۔

. میرب نے آئینے سے ایک نظر تانیہ کے لٹکے چہرے پر ڈالی۔۔اور پھر خود بھی شرمندہ سی ہوتے اسکی جانب ائی۔

.

. تانیہ دراصل مجھے ایک چھوٹا سا کام نکل آیا ہے اور ابھی جانا بھی ضروری ہے مگر میں وعدہ کرتی ہوں کہ میں جلدی سے لوٹ آؤں گی،

.

. پھر ہم ایک ساتھ بیٹھ کر ڈھیروں باتیں کریں گے۔۔"

.

. تانیہ کے ہاتھوں کو تھامے وہ محبت سے گویا ہوئی تو تانیہ مسکراتے اسکے گلے لگی۔

.

. ڈونٹ وری بھابھی آپ جائیں اور یہ آپ کا گفٹ اسے آپ رات کو پہنیے گا۔۔۔"

.

. وہ ہاتھ میں تھاما ایک گفٹ اسکے ہاتھ میں رکھتے بولی تو میرب نے چونک کر اسے دیکھا،

. رات کو کیوں میں تمہیں پہن کر دکھاؤں گی۔۔۔

.

- میرب کو وہ کافی اچھی لگی تھی پہلی ملاقات میں جو تصور اس نے کھینچا تھا اب وہ کافی الگ لگ رہی تھی میرب کو۔۔۔۔۔

-

- وہ تو آپ پہنیں گے تو میں دیکھ لوں گی۔۔۔۔ ابھی آپ جائیں ورنہ لیٹ ہو جائیں گی۔۔" میرب کے گرد بازو حائل کیے وہ اسے یاد دلاتے بولی تو میرب بھی سر ہلاتے اسے خدا حافظ کہتے وہاں سے نکلی۔۔

-

- ______________________ 🖤 ______________________

_

- بیٹا کیسی طبیعت ہے ابھی فدک کی____؟" نیناں عیناں کے قریب آتے صوفے پر اسکے پاس بیٹھتے پوچھنے لگی۔

.

. عیناں جو ابھی ہاسپٹل سے آئی تھی نیناں کے پاس بیٹھنے پر وہ چونکتے ہوش میں آئی۔۔۔

.

. کیاہوا ٹھیک ہو تم۔۔۔۔!" عیناں کے چہرے پر پھیلی سنجید گی نیناں نے صبح بھی نوٹ کی تھی مگر پھر فدک کے لئے پریشان ہو گی اسی بات کا سوچتے وہ خاموش ہو گئی،،

.

. مگر اب پھر اسے اس قدر سنجیدہ دیکھ وہ پوچھے بنا ناں رہ سکی۔۔۔۔

.

. ہاں جی موم کچھ نہیں بس ایسے ہی۔۔۔۔۔، انگلیاں مروڑتے وہ جھوٹ بولتے سر جھکا گئی۔

. نیناں نے سرد سانس فضا کے سپرد کیا۔۔

.

. اچھا تمہارے ڈیڈ نہیں آئے ساتھ۔۔۔، "دروازے کی جانب دیکھتی وہ پریشانی سے پوچھنے لگی

.

. وریام کو ہاسپٹل میں گئے آج تیسرا دن تھا۔ اور یہ سچ تھا کہ نیناں کو اس کے بنا سب کچھ بے رنگ لگ رہا تھا۔۔۔

.

. آئے ہیں موم گاڑی پارک کر رہے ہیں۔۔۔ ہنسی چھپائے وہ شریر لہجے میں گویا ہوئی تو نیناں نے رخ موڑے اپنے منہ پر ہاتھ رکھا۔۔۔

.

. ارے کیا بات ہے میری نین یاد کر رہی تھی مجھے________"
دروازے کے قریب ہاتھ سینے پر باندھے وہ گہری دلچسپ نظروں سے نیناں ہے سرخ چہرے کو دیکھ بولا۔۔۔

.

. جہاں نیناں نے حیرت سے آنکھیں پھیلائے وریام کو دیکھا تھا وہیں نیناں کی حیرت پر عیناں کیلئے اپنی ہنسی ضبط کرنا محال ہو گیا۔

.

. نن۔۔۔ نہیں تو میں کیوں یاد کرنے لگی تمہیں______؟"

. نیناں نے جھٹ سے کہا جبکہ اسکے جواب پر وریام کا قہقہ گونجا تھا

--

.

. ڈارلنگ میں جانتا ہوں تم اپنے کمینے شوہر کو کبھی مس نہیں کر سکتی، مگر کیا کروں تمہارا کمینہ تمہارے بنا زیادہ وقت نہیں رہ سکتا۔۔۔ دیکھ لو تم نے یاد کیا میں آ گیا______ " با نہیں پھیلائے وہ اپنی بات کہتا آخر میں آنکھ دباتے بولا تو عیناں نے چور نگاہوں سے نیناں کے سلگتے سرخ ہوئے چہرے کو دیکھا۔۔۔

.

. موم میں حور کے پاس جاتی ہوں۔۔۔ رات کافی ہو چکی ہے آپ بھی ریسٹ کریں۔۔۔، " عیناں جلدی سے کہتے جگہ سے اٹھی تھی۔

.

. وریام نے اسے دور سے ہی فلائنگ کس کرتے شکریہ کہا تھا اب کی بار عیناں کا فلک شگاف قہقہ فضا میں گونجا۔۔۔

.

. وہ ہنستی حور کے کمرے کی جانب بڑھی۔۔۔

.

. نین جان ادھر آؤ ایک ہگ دو تا کہ میری ساری تھکاوٹ اتر جائے ۔۔"

.

. وریام نے دور سے ہی باہیں پھیلائے نیناں کو ہاتھ کے اشارے سے اپنے پاس آنے کا کہا۔۔ نیناں کے آنکھیں چھوٹی کیے اسے گھورا۔۔۔

.

. یہ ٹھرک پن بند کرو اب بھوڑے ہو چکے ہو کچھ تو شرم کرو۔۔۔" نیناں نے مصنوعی غصے سے ناک چڑھاتے کہا تو وریام ہنستے اسکے قریب ہوا۔۔۔

.

. یہ جو ادائیں دکھاتی ہو جان تو پھر کیا کروں ٹھرک پن تو خود بخود ہی آجاتا ہے ویسے بھی دنیا میں سب کچھ بدل سکتا ہے مگر وریام کاظمی کبھی بوڑھا نہیں ہو سکتا۔۔۔"

.

. نیناں کی ناک پر لب رکھتے وہ مسکراتے اسے گود میں بھرتے بولا

۔

.

. تو نیناں نے تاسف سے سر نفی میں ہلائے اپنے بازوؤں وریام کی گردن میں حائل کیے۔۔

.

. جانتی جو تھی اب اسے کچھ بھی کہنا بے کار تھا۔۔

.

. فدک کیسی ہے آپ واپس آ گئے۔۔۔"

.

. ہاں کیونکہ عیناں سے مل کر اب اس کی طبیعت سنبھل چکی ہے ڈاکٹرز کا کہنا ہے کہ کل تک اسے ہوش آ جائے گا خطرے کی کوئی بات نہیں۔۔۔!"

.

. وریام اسے گود میں بھرے اپنے کمرے کی جانب جاتے ساتھ ساتھ آگاہ کر رہا تھا۔

.

. شکر ہے اللہ پاک کا بس اب وہ بالکل صحت یاب ہو جائے۔۔۔۔ آمین وریام مجھے نیچے اتاریں، آپ کے لئے کچھ کھانے کو لاؤں_____"

.

. نیناں نے جلدی سے کہا تھا جانتی تھی وریام نے کچھ نہیں کھایا ہو گا۔۔۔

.

. نہیں نین صبح کھالوں گا فل حال تم خاموش ہو جاؤ___وریام نے اسے گھورتے ہوئے کہا تو نیناں نے آنکھیں چھوٹی کیے اسے گھورا،،

.

. گھورنا بند کرو جان____!!!اتنے سالوں سے اگر تمہارے گھورنے کا اثر لیا ہوتا تو آج تمہارے پاس میرے دو دو بچے یوں ناں گھوم رہے ہوتے۔۔۔؛"

.

. وریام نے قہقہ لگاتے بے باکی سے کہا تو نیناں کا منہ حیرت سے کھل گیا،

.

. اس ٹھرکی بے باک شخص سے وہ ہر طرح کی بات کی امید رکھ سکتی تھی مگر وہ ایسا کچھ کہے گا اسے بلکل بھی امید نہیں تھی۔۔۔

.

. وریام کمینے۔۔۔۔" نیناں نے غصے سے دانت پیستے کہا تھا مگر اسے روم میں لے جاتے وریام نے کافی اچھے سے اسے اپنا کمینہ پن دکھاتے خاموش کروادیا۔

.

. ____________________ 🖤 ____________________

—

.

. حور____!" عیناں کمرے میں آئی تو کمرہ حالی تھا۔۔۔

.

. واشروم سے پانی گرنے کی آواز سنتے وہ سنجیدگی سے سرد سانس فضا میں خارج کرتے بیڈ پر بیٹھی۔۔۔

.

. ارے عین یار آگئی تم۔۔۔۔" حور شاور لیتے روم میں آئی تو عیناں کو کسی گہری سوچ میں ڈوبا دیکھ وہ چلتی اسکے قریب پہنچی۔۔۔

.

. ہمممم۔۔۔۔ابھی آئی ہوں تم بتاؤ طبیعت ٹھیک ہے کافی ڈل لگ رہی ہو______"

.

. عیناں نے حور کے بجھی بجھی سی طبیعت کو دیکھ پوچھا۔۔

.

. ہاں ٹھیک ہوں بس دل اکتا رہا ہے صبح سے تو سوچا کہ شاور لے لوں۔۔۔۔!"

.

. اپنے سیاہ گھنے بالوں کو تولیے سے رگڑتے وہ سر سری سا بولی۔۔

.

. عیناں نے بغور اس مرجھائے گلاب کی پنکھڑی جیسی حسین لڑکی کو دیکھا اور پھر اٹھتے اسکے قریب ہوئی۔۔۔

.

. اسکی حرکت پر حور کا بالوں کو خشک کرتا ہاتھ تھما۔۔۔

.

. کمرے میں پھیلی خنکی اس وقت حور اور عیناں کو بے معنی لگی۔۔

.

. حور تم میری بیسٹ فرینڈ ہو جانتی ہو کہ تم مجھے کس قدر عزیز ہو۔۔۔۔میں نے تمہیں ہمیشہ بہنوں کی طرح مانا ہے۔۔۔۔"

.

. عین کچھ ہوا ہے کیا ایسے کیوں کہہ رہی ہو____؟"

.

. حور نے حیرانگی سے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھتے پوچھا۔

.

. ادھر آؤ میرے ساتھ۔۔۔۔ حور کو بازو سے تھامے وہ اسے ساتھ لے جاتے مرر کے سامنے لے گئی۔۔

.

. کیا ہوا ہے یار____؟" حور نے متجسس سا ہوتے پوچھا۔۔

.

. عیناں کا سنجیدہ ہونا اسے سچ میں ڈرا رہا تھا۔۔۔

.

. بتاتی ہوں۔۔۔"

.

. عیناں نے کہتے ساتھ ہی حور کے سرخ ہوئے چہرے کو دیکھا اور پھر نرمی سے اسکے دائیں کندھے پر بکھرے ان آبشاروں کو اکھٹا کرتے پیچھے کیا۔۔۔

.

. یہ نشان کسی کے کاٹنے کا ہے حور یہ کیسے آیا______؟" حور کے کندھے سے شرٹ کو نیچے کیے عیناں نے اس پرانے ہوئے نشان کو انگلی سے چھوتے پوچھا۔۔۔

.

. کل رات جب وہ حور کے ساتھ سوئی تھی تب اچانک ہی اسکی نظر حور کی شرٹ کے پیچھے ہونے پر اس نشان پر پڑی اور اس نشان کا مطلب وہ اچھے سے جانتی تھی۔۔۔۔

.

. فدک سے ملنے جانے کی وجہ سے وہ بات نہیں کر پائی۔

.

. وہ پہلے خود بات کر کے حور سے ساری حقیقت جاننا چاہتی تھی۔۔۔

.

. کہ آخر ایسا کیا ہوا ہے جو حور سب سے چھپا رہی ہے.

.

. کک کچھ ننن۔ نہیں عیناں پپ پلیز چھوڑو۔۔۔۔!" پھر سے وہی زخم وہی یادیں وہی چہرہ حور کے چہرے پر سایہ سالہرایا اسے سانس لینے میں دشواری سی محسوس ہوئی۔۔۔۔

.

. جبھی عیناں کے ہاتھ کو پیچھے کیے وہ جلدی سے کھڑکی کی جانب بڑھی۔۔۔

.

. حور میں عمر میں چاہے چھوٹی ہوں تم سے مگر تم جانتی ہو۔۔

.

. کہ میں تم سے زیادہ سمجھدار ہوں مجھ سے ایسا کچھ بھی مت چھپاؤ جو تمہیں اندر سے کھائے جا رہا ہے ایک دوست سمجھ کر بتاو مجھے۔۔۔۔۔!"

.

. حور کے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے عیناں نے اسکی آنکھوں میں جھلکتے خوف کو دیکھ اسے اپنے ساتھ کا تحفظ دیا

.

. عین میں نے کچھ بھی نہیں کیا سچی بھی مجھے نہیں پتہ تھا یہ سب ہو گا میں تو اسے جانتی بھی نہیں ہوں مگر پھر بھی اس نے مجھے سزا دی۔۔۔ عین تم بھائی کو مت بتانا وہ کیا سوچیں گے تم ایسا کرو مجھے کہیں چھپا دو ورنہ جان سے مار دو میں اس قابل نہیں ہوں کہ کوئی بھی مجھ سے محبت کرے پلیز عین۔۔۔۔۔۔"

.

. حور بری طرح سے روتے ہزیانی سے حالت میں پاگلوں کی طرح بول رہی تھی۔۔

.

. اسکے ادا کیے جملے عیناں کو کچھ بھی خاص سمجھ ناں آیا مگر وہ حور کو بولنے دینا چاہتی تھی۔۔

.

. وہ سننا چاہتی تھی کہ آخر ایسا کیا ہوا کہ وہ اس قدر وخشت زدہ ہو چکی تھی۔

.

. کون کیا ہوا کون تھا وہ حور کس نے کیا۔۔۔مجھے بتاؤ میرا دل بیٹھا جارہا ہے۔۔"

.

. حور کے انسؤں کو صاف کرتی وہ اسے ری لیکس کرنے لگی

.

. ووہ تھا اس نے زبردستی نن نکاح کیا اور پھر مجھے کچھ کھلایا مجھے کچھ ہوش نن نہی رہی پھر جب ہوش آیا تو میں برباد ہو چکی تھی عین-----"

.

. کچھ نہیں بچا میرے پاس------میری آبرو میرا سب کچھ لوٹ لے کے گیا وہ درندہ بے حس انسان------"

.

. وہ چیخ رہی تھی۔۔ اپنے سینے میں اتنے وقت سے دبایا وہ غم ساری تکلیف آج لبوں سے بیاں ہوئی تو سینے میں درد کی ٹیسیں اٹھنے لگیں۔۔

.

. دل تھا کہ مر جانے پر اکسا رہا تھا۔۔۔ بے تحاشہ روتی وہ اس وقت عیناں کا صبر آزما رہی تھی۔۔

.

. عیناں کو اپنا سانس رکتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔ اتنا سب کچھ وہ معصوم سی جان اکیلے جھیل چکی تھی۔

.

. اور ان سب کو اس کی خبر تک ناں ہونے دی۔۔۔

.

. اب جو وہ بکھری تھی، عین کے لئے اسے سنبھالنا مشکل ہو گیا۔۔۔

.

. اسکا شدت سے دل چاہا تھا کہ اس وقت وہ شخص اسکے سامنے ہوتا تو وہ اسے ایسی اذیت ناک سزا دیتی کہ کسی معصوم لڑکی کی زندگی برباد کرنے کی سزا وہ تاعمر یاد رکھتا۔۔۔

.

. بات سنو حور میری جان کچھ بھی نہیں ری لیکس ہو جاؤ میں ہوں ناں ساتھ۔۔۔۔"

.

. عیناں نے اسے سینے میں بھینچتے حور کے سر کو تھپکا۔۔

.

. جس کا پورا وجود کانپ رہا تھا۔۔۔

.

. شاور لینے کے باوجود بھی اسکا پورا جسم کانپ رہا تھا۔۔۔۔ عین کو محسوس ہوا کہ وہ بخار میں تپ رہی تھی۔۔۔

.

. نن نہیں تھا کوئی بھی عین میں نے سب کو پکارا بھائی کو ڈیڈ کو۔۔۔۔۔ میں نے منتیں بھی کیں مگر کیا ہو گیا مجھے پامال کر دیا اس شخص نے روندھ کے رکھ دیا میری عزت نفس۔۔۔۔۔!"

.

. وہ بری طرح سے چلا رہی تھی۔۔

.

. اس شخص کا ذکر کرتے ایک عجیب سی نفرت تھی جو حور کے روم روم میں سرائیت کرنے لگی۔۔۔۔

.

. مجھے نیند نہیں آتی عین۔۔۔۔مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ پھر سے کہیں سے آئے گا مجھے مار دے گا وہ عین۔۔۔۔۔میں کیا کروں۔۔۔۔"

.

. وہ پاگلوں کی طرح روتے اپنے دل میں موجود سارا غم عیناں پر عیاں کر رہی تھی۔۔

.

. جس کی آنکھیں خود بھی اشکبار تھیں۔وہ لب بھینچے خود کو مضبوط بنا رہی تھی۔۔

.

. اسے سنبھالنا تھا حور کو،، اگر اسے کچھ ہو جاتا تو وہ سب ویام کیسے جی پاتے اسکے بنا۔۔۔۔۔۔۔؛"

.

. حور میں ہوں تمہارے ساتھ کچھ بھی نہیں ہو گا تمہیں ہم مل کر سب دیکھ لیں گے تمہیں کسی سے بھی ڈرنے کی ضرورت نہیں۔۔۔۔اوکے ناں"

.

. حور کی پیٹھ تھپکتے وہ اسے اپنے ہونے کا یقین دلانے لگی۔۔۔مگر اسکا جواب ناں پاتے وہ پریشان ہوئی تھی۔۔۔

.

. حور_____"مکمل خاموشی پاتے عیناں نے اسے پکارا جس کا سر بے جان ہوتے اسکے کندھے پر ڈھلک چکا تھا۔۔۔۔

.

. ڈیڈڈڈڈڈ_________" عیناں خوفزدہ ہوتے چیخی تھی۔۔

.

. _______________🖤_______________

—

.

. ڈھلوان سے اترتے اذلان نے اپنا ہاتھ الایہ کے سامنے کیا جسے خاموشی سے تھامے وہ نیچے اتری اسکے ساتھ ہمقدم ہوئی تھی۔۔۔

.

. اذلان کے چہرے سے مسکراہٹ جدا نہیں ہو رہی تھی۔۔

.

. ایک سکون تھا جو اسے اتنے سالوں میں پہلی بار محسوس ہو رہا تھا آج اپنا آپ اسے مکمل لگ رہا تھا۔۔

.

. نگاہیں بار بار اس چاند سے چہرے پر اٹک رہی تھیں۔۔

.

. جو آنکھوں کے سامنے تھا مگر اپنے اور الایہ کے درمیان یہ فاصلہ سخت زہر لگ رہا تھا اسے۔۔۔

.

. ہو گیا تم دونوں کا______ " الایہ اور اذلان جو ایک دوسرے کو گہری نظروں سے دیکھ رہے تھے انہیں دیکھتے ویام نے گہرا طنز کیا۔۔۔

.

. ویام کی آواز پر وہ دونوں چونکتے سامنے دیکھنے لگے جہاں وہ جیپ کے اوپر بیٹھا آنکھوں پر سیاہ چشمہ چڑھائے ببل گم چبا رہا تھا۔۔

.

. سلیولیس براؤن جیکٹ سے جھلکتے اسکے کسرتی بازوؤں چہرے پر ابھرتے ڈمپل ماتھے پر بکھرے بھورے بال الایہ نے آج کافی عرصے کے بعد اسے ساکت سی نظروں سے دیکھا تھا۔۔

.

. آج اسے کچھ الگ لگا تھا وہ۔۔۔۔۔وہ ٹھٹکی تھی ویام کے اس انداز پر مگر اسے ایسا بھی محسوس ہوا تھا جیسے کہ وہ یہ سب کچھ جان بوجھ کے کر رہا ہو۔۔۔۔اسے دکھانے کو مگر کیوں______؟"

.

. تم کب آئے اگر آ ہی گئے تھے تو ہمیں ڈھونڈا کیوں نہیں۔۔۔۔۔۔"

.

. الایہ کی آنکھوں پر ہاتھ رکھتے اذلان نے اسے کھینچتے اپنے حصار میں۔لیے خفگی سے ویام کو گھورا۔۔۔

.

. الایہ کا اسے یوں دیکھنا سخت برا لگا تھا اذلان کو۔۔۔

.

. میں آیا تو رات میں ہی تھا رات مزے سے ہوٹل میں گزاری، پھر یہاں دو گھنٹے پہلے پہنچا پہلے ڈھونڈنے کا سوچا تھا پھر سوچا کہ تم دونوں کو کچھ سپیس دے دوں۔۔۔ اذلان کو دیکھتا وہ چشمہ نیچے کرتا آنکھ دبائے معنی خیزی سے بولا۔۔

.

. تو الایہ نے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچتے ناک کے نتھنے پھلائے اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورا۔۔۔

.

. اہ بے بی کو غشہ آگیا۔۔۔ ادھر آؤ۔۔۔۔" اتنے دنوں کے بعد اسکا تپا تپا چہرہ دیکھ ویام کو کافی خوشی ملی تھی،

.

. جبھی اسے بازوں سے کھینچتے وہ اپنے قریب کر گیا۔۔۔

.

. پیچھے ہٹو انگریزی بندر ______" الایہ کا بس نہیں تھا کہ اسکا منہ نوچ لیتی۔۔۔۔ جو ہر وقت اسے ستانے کو پہنچ آتا تھا۔۔۔

.

. جبکہ اسکے بر عکس اذلان اب ہاتھ سینے پر باندھے دو انگلیاں لبوں پر رکھے ان دونوں کو لڑتا دیکھ رہا تھا۔۔۔

.

. خوشبو آ رہی ہے میرے پاس سے۔۔۔۔۔" الایہ کا بندر کہنا اگنور کرتے وہ دلکشی سے مسکراتا اپنی جیکٹ کو ذرا سا پیچھے کرتے اسکی جانب جھکتے سرگوشی نما آواز میں بولا۔۔۔۔

.

. پہچانو اس خوشبو کو______؟' الایہ کے ماتھے پر بل دیکھ ویام نے پھر سے کہا تو الایہ نے متجسس سا ہوتے ایک لمبا سانس کھینچا۔۔

.

. پہچانا میری عین کی خوشبو ہے یار۔۔۔۔۔اس قالو کے ملتے ہی تم سب کچھ بھول گئی ہو______!"

.

. الایہ کو سن سا دیکھ ویام نے افسوس سے گردن نفی میں ہلائی۔۔۔۔

.

. الایہ نے شرربار نظروں سے اسے گھورا۔۔۔جو عین کا پرفیوم لگائے اسے ستا رہا تھا مطلب عین اسکے پاس تھی۔۔۔اسی وجہ سے وہ اس قدر پرسکون اور خوش تھا۔۔۔

.

. تم اتنی آسانی سے جیت نہیں سکتے مسٹر بندر کاظمی وہ میری بہن ہے تم دیکھ لینا میں اسے کبھی تمہارے ساتھ نہیں رہنے دوں گی۔۔۔"

.

. ڈارلنگ اب دیکھنے کو کچھ نہیں بچا بس ویٹ کرو جلد ہی تم الایہ سے آنی بننے والی ہو۔۔۔۔۔"

.

. الایہ کے کان میں معنی خیز سی سرگوشی کرتے وہ اسے جھٹکے پر جھٹکا دیتا ہلکا سا اسکے گال کو تھپتھپاتے خود اطمینان سے چلتا اذلان کی جانب بڑھا۔۔۔

.

.

—

.

. اپنی رائے سے ضرور آگاہ کیجئے۔۔۔۔ اگر کل رات نو بجے تک 900 لائکس مکمل ہوئے تو نیکسٹ کل رات میں ________

.

. 😇 900 Likes__________Hit الفتِ عشق (جنون عشق سیزن ٹو) 🔥🔥🔥

. قسط نمبر 58

. #از_قلم_زینب_راجپوت

. اجازت کے بغیر کاپی کرنا ممنوع ہے 🚫🚫۔۔۔

. ✸✸✸✸✸✸

.

. کیا یہ کنفرم ہے کہ تیمور اندر ہے۔۔۔" گاڑی سے نکلتے سامنے کھڑے شخص کے پاس جاتے میرب نے یقین دہانی چاہی،،

.

. جی میم اندر ہی ہیں دس منٹ ہوئے ہیں ان کو آئے ______!"

.

. آدمی نے اسے صورتحال سے آگاہ کیا تو بدلے میں میرب نے پرس سے چیک نکالتے اسکے کام کا معاوضہ دیتے اسے رخصت کیا۔۔

.

. وہ شکریہ کہتا وہاں سے چلا گیا۔۔۔ تو میرب نے لمبا سانس کھینچتے خود کو پرسکون کیا اور اندر کی جانب بڑھی۔۔۔

.

. ہوٹل کی نیم پلیٹ کو دیکھ اسنے خشک لبوں پر زبان پھیری اور پھر قدم آگے بڑھائے۔۔۔۔

.

. یس میم کیا ہیلپ چاہیے آپ کو۔۔۔!" ریسیپشن پر بیٹھی لڑکی نے اسے دیکھ پیشہ ورانہ انداز میں انگلش میں پوچھا۔۔۔

.

. میں مسٹر تیمور شیرازی سے ملنے آئی ہوں۔۔۔" گھبراہٹ چھپاتے وہ مضبوط لہجے میں بولی۔

.

. اوہ ویلکم میم اپنا ہی ہوٹل سمجھیں۔۔۔"لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا تو میرب نے ماتھے پر بل ڈالے اسے گھورا۔۔۔۔

•

• کیا آپ بتا سکتی ہیں کہ وہ کہاں ہیں اس وقت۔۔۔۔ناگواری چھپائے وہ سنجیدگی سے بولی،

•

• میم دراصل وہ اس ہوٹل کے آنر کے بیٹے ہیں اس ہوٹل میں وہ جہاں مرضی آئیں جائیں ہمیں اجازت نہیں کہ ہم ان پر نظر رکھیں۔۔۔

•

• میرب نے سنتے سرد سانس فضا کے سپرد کی مطلب کہ وہ ٹھرکی شخص وہیں اپنا منہ کالا کرتا تھا جو اسکی اپنی ملکیت کی جگہ ہو۔

•

. وہ سوچتے دل ہی دل میں اسے گالیوں سے نوازتے اس لڑکی کو دیکھنے لگی۔۔

.

. دیکھیں میں انکی وائف ہوں، کیا اب بھی نہیں بتائیں گی آپ ۔۔۔" میرب نے تعارف کرواتے جھنجھلاہٹ سے اس ذکر پر لب بھینچے۔۔۔

.

. میم وہ اوپر کے فلور پر ہیں مگر ایگزیکٹ جگہ مجھے نہیں معلوم______"وائف کا سنتے وہ نظریں جھکائے مؤدب سی گویا ہوئی۔۔۔

.

. اوکے شکریہ میرب نے کہتے ساتھ ہی قدم آگے بڑھائے۔۔۔۔

.

. وہ یہاں اسے رنگے ہاتھوں پکڑتے ذلیل کرنے آئی تھی۔۔۔

.

. تاکہ اسکے بعد وہ اپنے ڈیڈ کو اسکی اصل شکل دکھا کر اس رشتے سے آزادی حاصل کر سکے۔۔۔

.

. مگر یہاں کے عجیب سے ماحول میں اسے گھبراہٹ بھی محسوس ہو رہی تھی۔

.

وہ دھیمے قدموں سے سیڑھیاں چڑھتی اس بڑے سے ہوٹل کو گردن گھمائے دیکھ رہی تھی۔

.

بلاشبہ یہ ایک سراہے جانے کے قابل جگہ تھی۔

.

میرب نے گلا کھنکھارتے قدم اوپر بڑھائے۔۔۔۔

.

سامنے کی سیڑھیوں کے اختتام پر دو راستے بنے ہوئے تھے۔۔

.

جو کہ دونوں اطراف بنے کمروں کی جانب کا رہے تھے۔

.

. درمیان میں ایک بڑا ساہال نما ایریا تھا جو یقیناً پارٹیز وغیرہ کے لئے بنا تھا۔۔

.

. گزرے وقت کے کچھ لمحات اسکی آنکھوں کے پردوں پر لہرائے تو وہ سر جھٹکتی آگے بڑھ گئی۔۔

.

. ڈارلنگ روم میں چلیں______"وہ دھیرے سے چلتے ایک جانب گئی تھی،، کچھ خاص سمجھ تو ناں آئی مگر وہاں موجود لڑکے لڑکیاں وہ سارا ماحول اسے خوفزدہ ضرور کر رہا تھا۔۔۔

.

. روم میں بھی چلیں گے پہلے یہ بتاؤ تم کل کہاں تھی۔۔۔۔" یہ آواز اپنے قریب سے دھیمی سی بھاری آواز سنتے میرب سیکنڈ کے دسویں حصے میں پلٹی آگے پیچھے دیکھنے لگی۔

.

. دل میں عجیب سی جلن ہوئی تھی بھلا وہ کیسے اسکے سوا کسی دوسری لڑکی سے اس قدر فری ہو سکتا تھا۔

.

. مگر دماغ نے فوراً سے جواز پیش کیا وہ تو ایسا ہی تھا پھر دکھ یا افسوس کیسا______!,

.

. سرد آہ بھرتے وہ لب مضبوطی سے آپس میں پیوست کرتے آگے بڑھی تھی۔۔۔

.

. شیشے کی کھڑکی کے پاس کھڑی وہ ہاتھ سینے پر باندھے بے حس و حرکت سی اندر موجود تیمور کو دیکھ رہی تھی۔۔

.

. جو ایک ہاتھ میں کسی لڑکی کے ہاتھ کو تھامے لبوں پر مسکراہٹ سجائے شاید اسکی تعریف کرتے اسے خوش کرنے میں مگن تھا۔

.

. میرب کا روم۔روم جھلس اٹھا چہرہ احساس ذلت سے تپتے انگارہ ہو گیا۔۔۔ عجیب سی جلن تھی جس سے اسکا روم روم دہک اٹھا تھا۔

.

. وہ بھول گئی کہ وہ یہاں کس مقصد سے آئی تھی اب اسے یاد تھا تو بس تیمور شیرازی کے ہاتھ میں موجود کسی دوسری لڑکی کا ہاتھ۔۔۔۔

.

. وہ بنا کچھ کہے اپنی بھیگی پلکیں جھپکتی پیچھے کو مڑی،،

.

. سس سوری______ اپنے ہی خیالوں میں مگن وہ انجانے میں ہی سامنے سے آتے رابرٹ سے ٹکرائی تھی۔۔۔

.

. جس نے جان بوجھ کر میرب کی کمر سے اسے تھامے اپنے قریب کھینچا۔۔۔۔۔

.

. کیا بے ہودگی ہے چھوڑو مجھے_____"غصے سے سیخ پا ہوئے

میرب نے دانت پر دانت جمائے جا خارجہ انداز میں اپنی کمر کے

گرد لپٹے اسکے ہاتھ کو دور جھٹکا اور ایک دم سے زور دار تھپڑ اسکے

منہ پر جھڑا۔۔۔

.

. رابرٹ کے لئے یہ سب غیر متوقع تھا وہ منہ پر ہاتھ رکھے اپنے

سائیں سائیں کرتے کان میں بجتی سیٹی کو سنتا ایک دم سے غصے

سے میرب کی جانب مڑا۔۔۔۔

.

. تیری اتنی ہمت تو رابرٹ کو۔مارے گی تجھے تو میں ابھی بتاتا ہوں

کہ میں کون ہوں_____" میرب کے بالوں کو بری طرح

سے اپنے سخت ہاتھوں میں دبوچے وہ غرایا تو میرب نے غصے سے اسے گالیاں دینا شروع کر دیں۔۔

.

. جبکہ رابرٹ بنا اسکے بولے کا اثر لیے اسے گھسیٹتے روم میں لے جانے لگا،،

.

. ______________________ ______________________

__

.

. کیا ہوا نہیں ملی تمہاری مس بیوٹی______!" راکنگ چیئر پر جھولتا وہ ہاتھ میں پکڑے مشروب سے مسلسل اپنے اندر لگی آگ کو بجھانے کی کوشش میں مگن جونیفر کی آواز پر چونک سا گیا۔۔

.

. سرخ آنکھوں سے کھڑکی سے باہر کے وخشت ناک عجیب سے مناظر کو دیکھتا وہ گر جا۔۔۔

.

. کس سے پوچھ کر میرے روم میں آئی ہو____"

.

. بنا دیکھے وہ سخت لہجے میں بے تاثر سا بولا۔

.

. تو جونیفر ایک ادا سے چلتی اسکے قریب تر آئی, اتنا کہ ایچ اے آر کے پرفیوم کی مہک اسکے نتھنوں سے ٹکراتی اسے مسرور کر گئی۔۔۔۔

.

. میں کل سے تمہارا ویٹ کر رہی ہو جان اور تم ہو کے میری خبر تک ناں لی۔۔"

.

. کرسی کے پیچھے کھڑے ہوئے ایچ اے آر کے گلے میں بانہیں حائل کیے وہ ناراضگی سے اپنے آنے کا جتلاتے بولی،،،،

.

. دفع ہو جاؤ یہاں سے_____"عجیب سی بے چینی تھی وہ پاگل ہوتے اپنی گردن کے گرد حائل اسکی بانہیں کھولتا چلایا۔۔۔

.

. مگر میں یہاں اتنی دور سے_____اگر ابھی کہ ابھی یہاں ناں گئی تو تمہیں جان سے مارنے سے گریز نہیں کروں گا_____!".

.

. ایچ اے آر کا لہو چھلکاتا چہرہ دیکھ وہ ایک پل کو ڈر سی گئی مگر پھر تھوک نگلتے وہ خود کو مضبوط بناتی اسکے قریب ہونے لگی،،،

.

. جونی اس وقت یہاں سے چلی جاؤ ورنہ اچھا نہیں ہو گا____ "

.

. شدید طیش میں انگلی اٹھائے وہ غرایا تھا جونی ایک شکوے بھری نگاہ اس پر ڈالتی وہاں سے نکلتی چلی گئی۔۔

.

. ایچ اے آر اس وقت سخت غصے میں تھا، ایک روزی کا کچھ اتا پتا نہیں تھا اوپر سے اسے الایہ اور اس لڑکے کے بابت کچھ خبر ناں مل پائی تھی۔۔۔

.

. جس وجہ سے وہ سخت غصہ تھا۔۔۔

.

. معادروازہ ناک کرتے اسکا خاص آدمی اندر داخل ہوا۔۔۔

.

. بولو شارک کیا خبر ہے_____؟"روزی کو ڈھونڈنے کا کام آسکے سپرد تھا۔۔

.

. ایچ اے آر کو یقین تھا وہ خالی ہاتھ نہیں لوٹا ہو گا۔۔

.

. سر اچھی خبر ہے روزی میم کے ہرٹ میں لگی چپ ایکٹو ہوئی ہے وہ اس وقت لندن میں ہیں؛ اور شاید کسی کے گھر میں،،،،،"

.

. ایچ اے آر کے ماتھے پر بل نمودار ہوئے وہ ہاتھوں کی مٹھیوں کو بھینچتے شارک کی جانب متوجہ ہوا۔۔

.

. تو ابھی تک تم اسے لائے کیوں نہیں۔۔۔؟"

.

. اسے گریبان سے تھامے وہ غصے سے چیخا۔۔۔۔

.

. سر اس جگہ جانا آسان نہیں ضرور کوئی بڑی بات ہے میں نے بارہا کوشش کی۔

.

. مگر اس گھر کی سیکیورٹی کو ڈی ایکٹیویٹ نہیں کر پایا۔۔۔"

.

. شارک نے نظریں جھکائے سچ بتایا تھا وہ کئی دنوں سے انزک کے گھر کی سیکیورٹی کو توڑنے کی کوشش میں ہلکان ہوا تھا مگر نہیں کر سکا۔۔۔

.

. اگر ایسی بات ہے تو میں ابھی جاؤں گا۔۔۔ چلو میرے ساتھ۔۔۔۔ میں بھی دیکھوں ایسا کونسا شخص ہے جس نے ایچ اے آر سے بھڑنے کی جرت کی ہے۔"

.

. آنکھوں میں عجیب سی چمک لیے وہ سرد نظروں سے کھڑکی کی جانب دیکھ بولا۔

.

. 💖_________💖_________💖

.

. امم۔۔۔امن تم یہاں کیسے کیوں آئے تم_____" امن کے کندھے سے پھوارے کی مانند ابلتے خون کو دیکھ اشعر غصے سے نم آنکھوں سے چلایا۔۔۔۔

.

. اشعر کی آنکھوں میں فکر پریشانی دیکھ وہ سرخ آنکھوں سے مسکرایا۔۔۔

.

. پاپا آپ نے مجھے معاف کر دیاناں____" اشعر کی بات کو نظر انداز کیے وہ اپنی ہی کہہ رہا تھا۔۔۔

.

. اشعر نے ایک نظر آگے پیچھے دیکھا۔۔اس وقت یہاں کوئی غنڈہ نہیں تھا وہ امن کو تھامے ایک کونے میں چلا آیا۔۔

.

. بات سنو میری تم یہاں بیٹھو اپنی آنکھیں بند مت کرنا میں ابھی آیا۔۔

.

. اپنا رومال امن کے کندھے پر رکھتے وہ نم آنکھوں سے اسے دیکھ نظریں چرا گیا۔۔

.

. تو مطلب آپ نے مجھے معاف نہیں کیا۔" وہ تلخ لہجے میں کہتا ہنس دیا تو اشعر نے جھٹکے سے سر اٹھائے اسے دیکھا

.

. اور پھر سختی سے لب آپس میں پیوست کیے۔۔۔

.

. کس بات کی معافی میں تو باپ تھا غصہ کیا گھر سے نکال دیا مگر تم تم نے ایک بار بھی میرا نہیں سوچا چپ چاپ چلے گئے۔

.

. اتنے سالوں تک مجھ سے دور رہے ایک بار بھی نہیں سوچا کہ واپس چلا جاؤں،،

.

. شاید سب میری راہ دیکھ رہے ہوں۔۔۔" امن نے سرخ چہرہ جھکائے درد کی شدت پر نچلا لب دانتوں تلے دبایا۔۔۔۔

.

. میں تو باپ تھا غصہ کر دیا پہلے بھی تو کرتا تھا مگر تم کبھی دور نہیں ہوئے امن اس بار کیوں____"

.

. اشعر غصے سے اسے دیکھتا افسوس سے بولا، تو امن لب بھینچ گیا۔۔۔

.

. سچ ہی تو تھا کہ اگر اشعر نے غصہ کیا تھا اسکا تو فرض تھا کہ وہ اسے مناتا اس سے معافی مانگتا۔۔

.

. مگر وہ تو سب کچھ چھوڑ چھاڑ سب سے دور تن تنہا ہو گیا تھا،

.

. تم آرام کرو میں آتا ہوں؛" اشعر جلدی سے کہتے وہاں سے جانے لگا کہ امن نے اسکا ہاتھ تھاما۔۔

.

. نہیں پاپا آپ نہیں میں جاؤں گا آپ یہیں میرا انتظار کریں۔۔۔

.

. اشعر کو روکتا وہ جلدی سے اٹھا تھا مگر امن نے فوراً سے اسے تھاما۔۔

.

. پاپا آپ نہیں میں جاؤں گا آپ اندر جائیں یہاں نیچے تہہ خانہ ہے جہاں معصوم بچے قید ہیں آپ وہاں جائیں میں ان سب کو سنبھال لوں گا۔۔

.

. نہیں امن میں کرلوں گا تمہاری حالت ٹھیک نہیں, اشعر نے اسے جلدی سے ٹوکا مگر امن نے فوراً سے سر نفی میں ہلا یا۔۔۔

.

. نہیں ٹھیک ہوں میں اتنی چھوٹی چھوٹی چوٹیں میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں آپ جائیں جلدی سے۔۔۔"

.

. امن فورا سے بیٹھتے اپنی گن تھام بولا تو اشعر نے فخر سے اپنے بیٹے کو دیکھا اور پھر امن کو خیال رکھنے کی تلقین کرتے وہ جلدی سے آگے کی جانب گیا۔

.

. 💖____________💖____________💖

.

. کیا ہوا ہے عیناں سب ٹھیک تو ہے____"عیناں کی آواز پر وریام اور نیناں بھاگتے حور کے کمرے میں آئے،،

.

. مگر سامنے ہی حور کا بے جان وجود دیکھ وریام پریشان سا ہوتا اسکی جانب لپکا۔۔

.

. حور پرنسز____"گھبراہٹ سے اسے بانہوں میں بھرے وریام نے نرمی سے بیڈ پر لٹائے اسکا چہرہ تھپکا۔۔

.

. جہاں مٹے مٹے آنسوں کے نشانات نیناں کو پریشان کر گئے۔۔۔

.

. وریام اٹھائے اسے کیا ہو گیا تھوڑی دیر پہلے تک تو بلکل ٹھیک تھی میری بچی۔۔۔"

.

. حور کے قریب بیٹھے وہ پریشانی سے اسکا چہرہ ہاتھوں میں بھرتے بولی۔۔۔

.

. رکو میں ڈاکٹر کو بلاتا ہوں۔۔"

.

. نہیں ڈیڈ ڈاکٹر کو ابھی مت بلائیں اتنی رات ہو چکی ہے۔۔۔۔
اور ویسے بھی میری بات ہوئی تھی حور سے تو اس نے کہا کہ صبح سے کچھ ٹھیک سے کھایا پیا نہیں شاید اس وجہ سے___"

.

. عیناں نے فوراً سے وریام کے ہاتھ سے موبائل چھینا وہ دونوں حیران ہوئے مگر پھر عیناں کی بات سنتے وہ سوچ میں مبتلا خاموش ہو گئے۔۔

.

. اوکے تم دھیان رکھنا اس کا میں آتا ہوں۔۔۔"نیناں کو حور کے پاس رہنے کا کہتے وریام متفکر سا روم سے نکلا تو عیناں نے شکر کا سانس لیا۔۔

.

. 💖________💖________💖

.

. کہاں تھے تم کل رات سے گھر نہیں آئے____"ہال میں روشنی کرتے سلیمان شاہ چلتے ایل کے قریب آتے پوچھنے لگے۔۔۔

.

. جو بکھرے سے حلیے میں ایک ہاتھ میں اپر تھامے سرد سانس اپنے اندر لیتا سرخ نظروں سے انہیں دیکھنے لگا۔۔۔

.

. آ تو گیا واپس____ جبڑے بھینچے جواب دیتا آج انہیں وہ پہلے والا ایل لگا تھا۔۔

.

. کل میں عیناں سے ملنے جا رہا ہوں ویام کے گھر،، کیا تم جانا چاہو گے ساتھ____"

.

. سلیمان شاہ کی بات سنتے ایل کے آگے بڑھتے قدم تھمے۔۔۔

.

. آنکھوں کے سامنے ایک ساتھ عیناں اور حور کا سراپا لہرایا۔۔۔۔۔

.

. ضبط سے آنکھیں میچے وہ کمال مہارت سے اپنے جذبات پر بندھ باندھے ہوئے تھا۔

.

. وہ اچھے سے جانتا تھا کہ اگر وہ حور کے سامنے گیا تو اسکاری ایکشن کیسا ہو گا۔۔؟"

.

. نہیں مجھے موم سے ملنے جانا ہے آپ مل آئیں میں پھر مل لوں گا۔۔۔

.

. جبڑے بھینچے وہ سرد نگاہوں سے اپنے سیاہ بوٹوں کو دیکھ کہتا اوپر روم کی جانب بڑھا۔۔۔

.

. 💖___________💖___________💖

.

. یہ لاسٹ ایپی ہے بقیہ ناول عید کے بعد جب پیپیرز ختم ہو نگے تب 20 جولائی سے پیج پر پوسٹ ہو گا۔۔۔ لائک کریں یا ناں کوئی آپ کی مرضی اب میں آرام سے پیپر ز سے فارغ ہو کر ہی ناول لکھوں گی۔۔😌💖😇 الفتِ عشق (جنون عشق سیزن ٹو 🔥🔥)

.

. قسط نمبر 59

•

• #از_قلم_زینب_راجپوت

•

• اجازت کے بغیر کاپی کرنا ممنوع ہے 🚫🚫۔۔۔

•

• 💕__________💕__________💕

•

• چھوڑو مجھے غلیظ انسان_____ اپنے بالوں میں رابرٹ کی سخت گرفت پر میرب کی آنکھوں سے ایک ساتھ جانے کتنے آنسوں بہے تھے،،

•

. وہ اپنے ڈر پر قابو پاتے غصے سے رابرٹ کے مضبوط ہاتھ پر مکے مارتے اسکی گرفت سے آزاد ہونے کی ناکام سی کوشش کرنے لگی۔۔۔

.

. مگر رابرٹ نے ایک دم سے اپنے الٹے ہاتھ کا بھاری تھپڑ میرب کے چہرے پر رسید کیا______

.

. وہ سن ہوتے وجود کے ساتھ چکراتی بری طرح سے پیچھے اوندھے منہ گری۔۔

.

. ہونٹ سے خون کی لکیر سی نمودار ہوئی،، بے ساختہ اسکے لبوں نے تیمور کو پکارا، وہ شدتِ تکلیف سی آنکھیں میچ گئی۔۔۔

.

. تمہاری اتنی جرت کیسے ہوئی کہ تم مجھے، رابرٹ کو تھپڑ مار گئ۔۔۔

.

. رابرٹ نے آگے بڑھتے میرب کے چہرے کو مٹھی میں دبوچے غصے سے کہا،، چھوڑو مجھے_____ "اپنا آپ چھڑوانے کی کوشش میں ہلکان وہ رابرٹ کے ہاتھ کو غصے سے پیچھے کرنے کی کوشش کرتے چیخی۔۔۔

.

. رابرٹ نے ہنستے اسے پیچھے بیڈ کی جانب پھینکا۔۔

.

. بہت بہادر ہو تم تو سب مزہ آئے گا دیکھتا ہوں کیسے خود کو بچاتی ہو

تم،،،،

.

. میرب کے سراپے کو للچائی نظروں سے دیکھتا وہ آگے بڑھتے ایک

جھٹکے میں سکارف کو مٹھی میں دبوچ اسکے سر سے اتارتے دور

پھینک گیا۔

.

. میرب کا وجود سن ہونے لگا تھا ہاتھ پاؤں مسلسل کپکپا رہے تھے،،

.

. دماغ میں اٹھتی ٹیسوں سے اسے رگیں پھٹتی ہوئی محسوس ہونے

لگی،

.

. یو باسٹرڈ دور رہو،،" اپنے برہنہ سر کو دیکھ وہ غصے سے سیدھے ہوتے اپنی جانب بڑھتے رابرٹ کے پیٹ پر لات رسید کرتے فوراً سے بیڈ سے اترتی دروازے کی جانب لپکی۔۔۔

.

. رابرٹ تیزی سے خود کو سنبھالتا میرب کی جانب بڑھا۔۔ اسے بازوں سے تھامنے کی کوشش میں میرب کی سکرٹ ایک دم سے پھٹی تھی۔۔۔

.

. میرب آنکھیں خوف کی زیادتی سے پھیلائے اپنی سکرٹ کو دیکھنے لگی۔۔۔۔

.

. مزاحمت کی ساری ہمت جواب دے گئی۔

.

. جب رابرٹ نے ایک ساتھ دو تھپڑ اسکے نازک گالوں پر جھڑے اور اسے کھینچتے بیڈ پر بے دردی سے پھٹکا۔۔

.

. لیٹس انجوائے بے بی_____ ہونٹوں کے قریب سے نکلتے خون کو دیکھ وہ شیطانیت سے کہتا میرب کے ہاتھوں کو بری طرح سے دبوچتے اس پر جھکنے لگا۔۔

.

. میرب کی آنکھوں سے بہتا گرم سیال وہ بے بس سی اپنی موت کی دعا کرنے لگی۔

.

. کہ ایک دم سے دروازہ دھاڑ کی آواز سے کھلا تھا۔۔

.

. اپنے ہاتھوں کو آزاد محسوس کرتے میرب نے دکھتی آنکھیں کھولی تو سامنے ہی رابرٹ کو گھسیٹتے وہ باہر لے جا رہا تھا۔۔

.

. چند لمحے وہ یونہی چھت کو گھورتی رہی مگر ایک دم سے رابرٹ کی چیخوں کی آواز نے اسے ہوش میں لایا۔۔۔

.

. وہ یونہی لڑکھڑاتی باہر کی جانب لپکی۔۔۔۔۔

.

. جہاں سامنے ہی رابرٹ کا خون سے لت پت وجود تیمور کے شکنجے میں پھڑ پھڑا رہا تھا۔۔

.

. نیچے پڑے گلدان کے ٹکڑے دیکھ وہ سانس روک سا گئی۔۔

.

. رابرٹ کے سر سے بہتا خون فرش کو سرخ کرتا چلا گیا۔۔

.

. جبکہ تیمور کسی جانور کی طرح اسکے چہرے پر لگاتار مکے جڑھ رہو تھا۔۔

.

. جو شاید بے ہوش ہو چکا تھا۔۔۔

.

. بس کر دو تیمور خدا کے واسطے بس کر وہ مر جائے گا________!" میرب گھٹنوں کے بل بیٹھتی اپنے چہرے کو ہاتھوں میں چھپائے ہذیانی سی ہوتے چیخی تھی۔۔

.

. رابرٹ کو مارنے کے لئے تیمور کا اٹھا ہاتھ فضا میں ہی تھم گیا۔۔

.

. اسنے گردن موڑے میرب کے لرزتے وجود کو عجیب سی سرد نظروں سے گھورا۔۔

.

. اسکی آنکھوں میں خون اتر رہا تھا وخشت ناک تاثرات سے رابرٹ کو دیکھتے تیمور نے ایک ساتھ جانے کتنے ہی مکے اسکے جبڑے پر جڑھ دیے،

.

. کہ وہ بے سدھ سا اوندھے منہ خون آلود چہرے سے زمین پر جا گرا۔۔

.

. نو پلیز زززز بس کرو______" رابرٹ کے خون آلود وجود کو ایک نظر دیکھتے میرب بری طرح سے چلاتے وہاں سے بھاگنے لگی۔

.

. مگر تیمور نے اٹھتے ایک ہی جست میں اسکے قریب جاتے میرب کے بازو کو بری طرح سے جکڑا۔۔

.

. میرب کا سانس سینے میں الجھ سا گیا۔۔

.

. چہرے پر ایک تاریک سایہ لہرایا۔۔۔اپنے ہاتھ میں دھنستی مقابل کی سخت انگلیوں کے لمس نے اسے اندر تک لرزا دیا تھا۔۔

.

. نن نہیں پچ چھوڑو مجھے تت۔۔ تیمور______"اپنے ناتواں ہاتھوں کو تیمور کے کندھے پر مارتی وہ اپنا ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کرنے لگی۔۔

.

. تیمور نے بے تاثر نگاہوں سے میرب کے بکھرے سراپے کو دیکھا۔۔۔

.

. دماغ میں ایک عجیب سا کرنٹ بیدار ہوا۔۔۔وہ جبڑے بھینچتے اسے گھسیٹتے روم میں لے جانے لگا۔۔

.

. سامنے کھڑی تیمور کی گرل فرینڈ منہ کھولے حیرانگی سے رابرٹ اور پھر تیمور کو دیکھ رہی تھی۔

.

. تیمور کا اس قدر وحشی طریقے سے رابرٹ کو مارنا اسے بلکل سمجھ نہیں آیا تھا۔۔۔

.

. جیولی نے حیرت سے ہوٹل روم کے دروازے کو دیکھا۔۔

.

. جسے تیمور دھاڑ کی آواز سے بند کر چکا تھا۔۔۔

.

. جبڑے بھینچے اندر جاتے ہی تیمور نے میرب کے ہاتھ کو آزاد کرتے اپنے غصے پر قابو کرنے کی سعی کرتے اپنے سر کو دونوں ہاتھوں میں تھاما۔۔۔

.

. میرب بمشکل سے گرتے گرتے سنبھلی تھی۔۔

.

. ایک نظر اپنے سرخ ہوئے ہاتھ کو دیکھ وہ لب کچلتے کمرے سے بھاگنے کا سوچ دبے قدموں سے دروازے کی جانب بڑھی۔۔۔۔

.

. آہہہ۔۔۔۔۔۔۔۔"کہاں جا رہی ہو______؟"

.

. میرب کا دماغ شل ہونے لگا تھا وہ پھٹی پھٹی نگاہوں سے اپنے ہاتھوں کو دیکھے گئی جو کہ تیمور کی جارخانہ گرفت میں تھے۔۔

.

. کان میں لگی منی مائیکرو چپ نکالتے تیمور نے دور پھینکی۔۔

.

. تتت۔۔۔ ممم مجھے جانے دو______" اپنے ڈر پر قابو پاتی وہ مضبوط لہجے میں بولی جبکہ آواز میں واضح لڑکھڑاہٹ تھی۔

.

. مجھ سے ملنے ہی تو آئی ہو ایسے کیسے جانے دوں_______"

میرب کے آنسوؤں سے تر چہرے کو گہری عجیب نظروں سے دیکھتے تیمور نے دائیں ہاتھ میں اسکے دونوں ہاتھوں کو تھامے دروازے سے لگا یا۔۔۔

.

. اور پھر اپنے بائیں ہاتھ سے اسکے کندھے سے پھٹی سکرٹ کو چھوا۔۔۔

.

. میرب نے لب بھینچتے خود کو چینخنے سے روکا تھا۔۔

.

. سارا وجود ہولے ہولے لرز رہا تھا۔۔۔ڈر اس قدر حواسوں پر طاری تھا کہ اسے لگا وہ ابھی بے جان ہوتے گر جائے گی۔۔۔

.

. میں نے کہا تھا ناں میرا اگر تم مجھے اپنے قریب آنے دو تو میں باہر کسی دوسری کو دیکھوں گا بھی نہیں______مگر تم میرے پیچھے کیا لینے آئی___؟"

.

. اپنی انگلی سے وہ میرب کی سکرٹ کے اس پھٹے حصے کو عجیب سے طریقے سے چھوتا اس وقت میرب کو کوئی پاگل لگا تھا۔

.

. جس کے سر پر کوئی جنون پاگل پن سوار ہو چکا ہو۔۔۔

.

. تتت۔۔۔ تیمور پیچھے ہٹو____" تیمور کے ہاتھ کو اپنی سکرٹ کے بٹن پر دیکھ میرب کا سانس سینے میں اٹکا۔۔

.

. وہ بری طرح سے جھٹپٹاتی خود کو اس کی گرفت سے نکالنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔

.

. جسے محسوس کرتے تیمور نے بری طرح سے میرب کی کمر کو اپنے ہاتھ کی مضبوط گرفت میں دبوچے اپنے قریب تر کیا۔۔

.

. تم یہی دیکھنے آئی تھی کہ میں یہاں کیا کرنے والا ہوں اپنی گرل فرینڈ کے ساتھ ______ رائٹ،،،، تو اب میں تمہیں کر کے دکھاتا ہوں کہ میں کیا کیا کرنے والا تھا اس لڑکی کے ساتھ....

.

. میرب کے نچلے ہونٹ کو اپنے انگوٹھے سے سہلاتے وہ معنی خیز لہجے میں کہتے جارحانہ انداز میں اسکے ہونٹوں کو اپنے لبوں میں قید کر گیا۔۔۔

.

. اپنے ہونٹوں پر تیمور کی جارخانہ گرفت پر میرب کی سانس اکھڑنے لگی۔۔۔

.

. مگر تیمور اسکی سانسوں کو قید کیے انہیں رہائی دینا بھول گیا تھا شاید وہ ان چند پلوں میں اپنے اندر سموئے اس خوف میرب کو کھونے کے ڈر کو نکالنا چاہ رہا تھا۔۔

.

. میرب کی آنکھوں سے بہتے آنسوں تیمور کو اپنے گالوں پر محسوس ہوئے تو نا چاہتے ہوئے بھی وہ تیزی سے پیچھے ہوا۔۔۔۔

.

. مگر میرب کو سنبھلنے کا موقع دیے بنا وہ اسے بانہوں میں بھرے بیڈ کی جانب لے گیا۔۔۔

.

. جس کے چہرے پر واضح خوف تھا۔۔۔

.

. پھڑ پھڑاتے سرخ ہوں ٹ التجا کر رہے تھے جبکہ سرمئی بڑی بڑی آنکھوں میں تیمور شیرازی کے لئے خوف واضح تھا۔۔۔

.

. تیمور نے اسے نرمی سے بیڈ پر لٹائے انگوٹھے سے ہونٹ کے پھٹے کنارے کو سہلایا۔۔۔۔ تو درد سے میرب کی سسکی سی نمودار ہوئی۔۔

.

. تیمور نے سپاٹ نگاہیں اسکی بند ہوئی لرزتی پلکوں پر گھاڑے نرمی سے اپنے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے میرب کی تھوڑی سے پکڑتے چہرہ اونچا کیا۔۔۔

.

. ایک نظر اس تیز تیز سانسیں لیتے وجود پر ڈالے وہ جھکتے اس زخم کو اپنے لبوں سے چھوتے جیسے مرحم لگا رہا تھا۔۔

.

. میرب نے بے ساختہ اسکے سینے پر ہاتھ رکھے اسے دور کرنا چاہا تھا ــــ

.

. جو جابجا اسکے چہرے پر اپنی شدتیں لٹاتا اسے مارنے کے درپر تھا ــــ

.

. سس۔۔۔ سوریٔ پپہ پلیز چچ چھوڑ دد دواااب ننننہیں کروں گی

۔۔۔۔۔“

.

. میرب کی خوفزدہ سی التجا سنتاوہ نظر انداز کیے مدہوش سا اپنے بھیگے لبوں سے میرب کی گردن کو چومتا اسے پاگل کر دینے کو تھا۔۔۔

.

. سزا ایسے نہیں دیتے مسز تیمور۔۔۔۔۔۔

.

. یہ پیار جتانا تھا،،، بہت ہوگئی تمہاری من مرضیاں، اپنے چھوٹے سے دماغ میں ایک بات بٹھالو اچھے سے۔۔۔

.

. تم سر تا پاؤں صرف میری ہو۔۔۔ تیمور شیر ازی نے کی۔۔۔۔ تمہیں جیسے مرضی چھوؤں تمہارے قریب آؤں تم روک نہیں سکتی۔۔

.

. میرب کے کان کی لو پر لب رکھتے وہ اسے مزید ہراساں کر رہا تھا ۔۔

.

. جو آگے ہی ڈری سہمی سی اسکی پناہوں میں سانس بھی بمشکل سے لے پا رہی تھی۔۔۔۔

.

. میرب کے ماتھے پر بوسہ دیے تیمور نے ہاتھ اسکی کمر کے گرد حائل کیے اسے نرمی سے ٹیک لگائے بٹھایا۔۔۔

.

. جو خاموش نظریں جھکائے ہوئے تھی۔۔۔

.

. اپنی جیکٹ اتارتے بے حد نرمی سے اسے پہناتے تیمور کئی لمحے اسکے جھکے سر کو دیکھتا رہا۔۔۔

.

. کمرے میں ایک دم سے خاموشی چھا گئی تھی،،

.

. تیمور کی نگاہوں سے حائف، وہ خود میں سمٹنے کی کوشش کرتی اسے مسکرانے پر مجبور کر گئی۔۔۔

.

. مجھے نکلنا ہے کسی کام سے__ شاید کچھ وقت لگ جائے واپس آنے میں،، تم خیال رکھنا اپنا اور کوئی اوٹ پٹانگ حرکت مت کرنا۔۔۔

.

. میں واپس آ کر سب سچ بتاؤں گا،، تب تک خود کا خیال رکھنا اور خود کو تیمور شیرازی کو سونپنے کے لئے تیار رہنا۔۔۔'

.

. میرب کی سوالیہ نظریں اسی پر تھیں،،، جو بے تابانہ اسے پاگلوں کی طرح بنا پلکیں جھپکائے دیکھ رہا تھا۔۔۔

.

. کک۔۔ کہاں جا رہے ہو؟" جانے کیوں مگر میرب کے لبوں سے پھسلا۔۔۔۔ وہ خود سے لب بھینچتی شرمندہ سی ہو گئی۔۔۔

.

. تیمور نے لب دانتوں تلے دبائے اسے کمر سے تھامے گود میں بھرا۔۔۔ اور نرمی سے اسے اپنی سانسوں سے قریب کرتے وہ سینے میں چھپا گیا۔۔۔

.

. میرب کا چہرہ لہو چھلکا رہا تھا جبکہ تیمور پہلی بار خود کو اس قدر مشکل میں محسوس کر رہا تھا۔

.

. میرب سے دوری کس قدر سوہان روح تھی کوئی اس سے پوچھتا

--

.

. ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا میری پہلی نظر کی محبت اور میری آخری الفت صرف تم ہو،، وہ واحد لڑکی جس نے تیمور شیرازی کو اپنی نگاہوں سے گھائل کرتے اپنی الفت میں قید کرلیا۔۔۔"

.

. میرب کی آنکھوں کو لبوں سے چھوتے وہ اپنے لفظوں کا طلسم پھونکتا اسے سچ میں مان بخش رہا تھا۔۔

.

. لمحوں کا کھیل تھا اسے بیڈ پر بٹھائے وہ نرمی سے پیشانی پر اپنا لمس چھوڑتا دروازے کی جانب بڑھا۔۔

.

. میرب خاموش نظروں سے اسکی پشت کو گھورتی رہی۔۔۔

.

. گھر پہنچا دو میر کو مگر خیال سے کہیں چوٹ ناں آنے پائے۔۔۔“

.

. ایک آخری نگاہ میرب پر ڈالے وہ انزک کو گائیڈ کرتا باہر نکلا۔۔۔۔

.

. جبکہ میرب پھٹی پھٹی نگاہوں سے انزک کو اپنی طرف آتا دیکھ رہی تھی۔۔

.

. ❤❤__________❤❤__________❤❤

.

. حیاء بات ہوئی امن سے کہاں گیا ہے وہ۔۔۔اب تک واپس نہیں آیا میرا دل گھبرا رہا بہت بیٹا______؛“

.

. رمشہ نے بے چینی سے کمرے میں آتی حیاء کو دیکھتے پوچھا جو ہاتھ میں سوپ کا باؤل تھامے خود بھی کافی پریشان دکھ رہی تھی۔۔

.

. پھپھو آجائیں گے آپ پریشان مت ہوں_____"

.

. ٹرے سائیڈ میز پر رکھتے حیاء چلتے رمشہ کے قریب آتے اسکے پاس بیٹھتے بولی۔۔۔

.

. جبکہ رمشہ ٹھیک سے ارام بھی نہیں کر پا رہی تھی،،

.

. ایک بار بیٹے کو کھونے کی سزا وہ بھگت چکی تھی اب دوبارہ سے وہی سب نہیں سہہ سکتی تھی۔۔۔

.

. مگر وقت دیکھو حیاء دس بج رہے ہیں صبح کا نکلا تھا کہہ کر گیا تھا دن کو آؤں گا اب تو رات ہو چکی ہے۔۔۔'

.

. لب بھینچے وہ اپنے آنسوں پر ضبط کرتی حیاء کے ہاتھ کو تھامے بولی تو حیاء نے جلدی سے اسے سینے میں بھینچا۔۔

.

. پھپھو آپ کو لگتا ہے کہ من آپ کو تکلیف دے گا وہ اتنے سالوں سے دور صرف اسی وجہ سے تھا کہ اسے یہی لگتا تھا۔

.

. کہ آپ بھی انکل کی طرح اس پر یقین نہیں کرتے۔۔۔

.

. مگر اب جب وہ ساری حقیقت سے واقف ہے تو وہ کہیں نہیں جا سکتا آپ کو چھوڑ کر____"

.

. حیاء نے اپنی سی کوشش کرتے رمشہ کو تسلی دی،، جو خاموش تو ہو گئی تھی۔

.

. مگر دھڑکنیں خوف سے اب بھی ویسے ہی سپیڈ سے دھڑک رہی تھی۔

.

. معادروازہ کھلنے کی آواز پر وہ دونوں مڑتے دروازے کی جانب دیکھنے لگیں۔۔

.

. اشششش اشعر یہ یہ خون کیا ہوا ہے آپ کو،،،"ڈروو خشت سے چیختی رمشہ اندھا دھند بھاگتی اشعر کے پاس جاتے اسکے سینے پر لگے خون کو سہمی نظروں سے دیکھتی ہراساں سی چلائی۔۔۔

.

. حیاء کا چہرہ خوف سے پیلا پڑ چکا تھا۔۔۔

.

. اشششعر کک۔۔۔ کیا ہوا آپ کو کک کہاں لگی ____؟ یا خدا اتنا خون بہہ گیا۔۔؟"

.

. رمشہ مسلسل روئے جا رہی تھی۔۔۔۔ بیماری سے کمزور وجود گرنے کو تھا۔۔۔

.

. جبکہ چہرہ آنسوں سے تر تھا۔۔۔ اشعر کو اس وقت وہ ذہنی اور جسمانی طور پر بیمار دکھی۔۔۔۔

.

. اشششش چپ کرو بیگم ٹھیک ہوں میں کچھ نہیں ہوا مجھے____!"

.

. رمشہ کو آپے سے باہر ہوتا دیکھ اشعر نے تھامتے اسے سینے سے لگائے سر تھپکا۔۔۔۔

.

. جج۔۔۔ جھوٹ مت بب بولیں____"خفگی سے اسکے سینے پر مکہ مارتے وہ بھڑاس نکالنے لگی تو اشعر نے حیاء کو دیکھا جو کافی خوفزدہ سی تھی۔۔

.

. یار یہ میرا خون نہیں لڑکے کا خون ہے اسے گولی لگ گئی تھی اب ٹھیک ہے وہ بھی،،، بس اسے ہاسپٹل لے جاتے یہ خون لگ گیا وردی پر،،،،،"

.

. اشعر نے رسان سے رمشہ کو سمجھایا تو وہ خاموش ہوگئی۔۔۔

.

. مگر خوف اب بھی تھا۔۔۔ جبھی اشعر اسے تھامے بیڈ پر لے گیا۔۔۔

.

. بیٹا آپ اپنے کمرے میں جاؤ ریسٹ کرو،،، امن سے بات ہو چکی ہے۔۔۔

.

. میری وہ میرے ساتھ ہی تھا ابھی حالات خراب تھے تو میں اسے وہیں چھوڑ آیا۔۔۔۔

.

. کک کیا آپ نے معاف کیا امن کووو۔۔۔۔وہ واپس کیوں نہیں آیا۔۔؟ آپ سے کہاں ملا وہ۔۔۔۔؟"

.

. رمشہ نے ایک ساتھ حیرت و خوشی سے استفسار کیا۔۔

.

. تو اشعر نے سرد سانس فضا کے سپرد کیا۔۔۔

.

. بیٹا آپ روم میں جاؤ میں آپکی پھپھو کو دیکھ لوں گا۔۔"

.

. حیاء کو کہتے وہ پھر سے رمشہ کی جانب متوجہ ہوا۔۔

.

. جبکہ حیاء پریشانی سے انگلیاں چٹخاتی کمرے کی جانب بڑھی۔۔۔

.

. مگر جیسے ہی نظر واشروم سے فریش ہوتے شرٹ لیس سا باہر نکلتے امن پر پڑی،،،

.

. حیاء کا سانس سینے میں اٹک گیا۔۔۔ڈر سے اسکا پورا جسم لرز رہا تھا۔۔ جبکہ امن اسکی پھیلی آنکھیں اپنے کندھے سے بہتے خون پر دیکھ لب بھینچے پھرتی سے اسکے قریب ہوا۔۔

.

. خخخ۔۔۔ خخون____"حیاء کی لڑکھڑاتی آواز امن کا دل خوف سے دھڑکا تھا۔۔

.

. مم من خخخ۔خون۔۔۔سیاہ آنکھوں میں جھلکتی نمی میں واضح خوف تھا امن کو کھونے کا خوف اسکے درد کو دیکھ وہ خود تکلیف محسوس کر رہی تھی۔۔۔

.

. جج جھوٹ ہے امن تت تووووہاں_____'؟

.

. سر جھٹکتے اپنے قریب تر کھڑے امن کے چہرے کو چھونے کے لئے اٹھائے اپنے ہاتھ کو دوبارہ سے گرائے وہ خود کو تسلی دینے لگی۔۔۔۔

.

. امن کا دھلا دھلا شفاف چہرہ اس وقت درد سے زرد پڑ چکا تھا۔۔

.

. مگر وہ کمال مہارت سے اپنے درد پر ضبط کیے حیاء کے قریب ہوتے اسے تھامے سینے سے لگا گیا۔

.

. حیاء کی خوف سے دھڑکتی بے ہنگم دھڑکنیں امن کو اپنے سینے میں دھڑکتی محسوس ہو رہی تھیں۔

.

. اشعر سے اس نے ہی کہا تھا۔۔۔

.

. کہ وہ رمشہ کو فل حال کچھ ناں بتائے اسکی صحت کے پیش نظر وہ فل وقت اسے نہیں بتانا چاہتا تھا کہ اسے گولی لگی ہے۔۔۔

.

. جبھی اشعر نے حیاء کو بہانے سے کمرے سے بھیجا تھا۔۔۔

.

. لخت جگر یقین کر لو ورنہ میرا یقین کروانا تمہیں بھاری پڑ سکتا ہے۔۔۔۔"

.

. اپنے بھیگے لب حیاء کے کندھے پر رکھتے وہ بوجھل سی آواز میں سرگوشی کرتا اسے ہوش کی دنیا میں کافی اچھے سے لا چکا تھا۔

.

. اامن پی۔۔یہ کیا کر رہے ہو تت۔۔۔۔۔ حالت دیکھو اپنی چلو میرے ساتھ، امن کے چھونے سے وہ ایک دم سے اسے بازو سے تھامے آنکھیں خوف سے پھیلائے اسے تھامے بیڈ کی جانب لے جانے لگی۔

.

. امن نے لب بھینچے ایک گہری نظر حیاء کے سراپے پر ڈالی،

.

. جو اس وقت لیمن کلر کے خوبصورت سوٹ میں ملبوس سر پر دوپٹہ ٹکائے گہری سیاہ جھیل سی آنکھوں میں ڈر کے ساتھ نمی سموئے اسے بری طرح سے گھائل کر رہی تھی۔۔

.

. کیسے آئی چوٹ کتنا خون بہہ رہا ہے ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں۔۔۔"

.

. حیاء اسکے کندھے سے بہتے خون کو اپنے دوپٹے سے صاف کرتی مسلسل پریشانی سے بول رہی تھی۔

.

. جبکہ امن کی نظریں اسکے سراپے پر اٹکی تھیں۔۔

.

. مجھے کسی طبیب کی ضرورت نہیں تم پاس آجاؤ میں ٹھیک ہو جاؤں گا۔۔۔"

.

. حیاء کو ہاتھ سے پکڑے اپنے پاس بٹھاتا وہ مخمور لہجے میں بولا،

.

. تو حیاء نے خفگی سے اسے گھورا۔۔۔

.

. جس کی سرخ آنکھیں درد کی شدت کو بیاں کر رہی تھی۔

.

. ڈائیلاگ مت جھاڑو تم چپ چاپ بیٹھو____" امن کو غصے سے دیکھتے وہ وارڈروب کی جانب بڑھی۔۔۔

.

. فرسٹ ایڈ کٹ نکالتے وہ دوبارہ سے اسکے پاس آتے روئی سے خون کو صاف کرنے لگی۔۔۔

.

. یار گیا تھا ڈاکٹر کے گولی نکال دی ہے ڈاکٹر نے، زخم بھی جلد ہی بھر جائے گا تم ٹینشن مت لو،، ____"

.

. حیاء کی آنکھوں میں آنسوں دیکھ امن نے بے چینی سے کہا تو حیاء نے خفا نظروں سے اسے گھورا۔۔۔

.

. پٹی کیوں نہیں کروائی خون دیکھا کیسے بہہ رہا ہے اور بخار بھی کتنا تیز ہے۔۔۔"

.

. امن کے ہاتھ کو جھٹکتے وہ مرہم لگاتی تیز لہجے میں بولی تو اسکی فکر پر امن کے لبوں پر گہری مسکراہٹ آئی۔۔۔

.

. اگر سب کچھ ڈاکٹر کرتا تو تم کیا کرتی،،،،،" حیاء کا موڈ فریش کرنے کو وہ شریر لہجے میں گویا ہوا تو حیاء نے ایک نظر امن کے سرخ ہوئے چہرے پر ڈالی۔۔

.

. تمہیں پرواہ نہیں امن کسی کی کیوں کرتے ہو ایسے کام، اگر تمہیں کچھ ہو جاتا تو کیا ہوتا میرا کبھی سوچا ہے۔۔۔۔۔"

.

. اسکے کندھے پر مرہم لگاتے وہ نم لہجے میں گویا ہوئی تو امن کا دل تیزی سے دھڑکا تھا۔۔

.

. اسنے ایک دم سے اسے بازو سے تھامے اپنی گود میں گرایا۔۔

.

. حیاء حواس باختہ سی خود کو دیکھ رہی تھی۔۔ جبکہ امن اطمینان سے اسے گود میں بھرے مسکراتا نہار رہا تھا۔

.

. جانتی ہو یہ پہلی بار ہے کہ تم نے ایسا کچھ کہا ہے لخت جگر،،، یہ دل اسکی دھڑکنیں کچھ بھی بس میں نہیں رہا اب ______ بس تمہارا ساتھ ہونا چاہیے۔

.

. پھر مجھے اس دنیا کی کوئی چیز ہرا نہیں سکتی۔۔۔ حیاء کی پیشانی پر بوسہ دیے، وہ محبت سے چور لہجے میں بولتا حیاء کے روم روم کو سکون بخش چکا تھا،،

.

. اب ایک کام کرو یار بھوک لگی ہے کچھ کھانے کو لاؤ مل کر کھاتے ہیں۔۔" حیاء کے گالوں کو چھوتے وہ معصوم سی شکل بنائے بولا تو حیاء جلدی سے اسکی گود سے نکلی۔۔

.

. میں ابھی لاتی ہوں تم ٹھیک سے لیٹ جاؤ،، اب اٹھنا مت بستر سے میں ابھی آئی،،،'

.

. اسے جاتے ہوئے ہدایات دیتی وہ تیزی سے باہر نکلی تو امن نے مسکراتے سر نفی میں ہلائے اپنے زخم کو دیکھا پھر اٹھتے بیڈ کی جانب بڑھا۔۔۔

.

. 💖___________💖___________💖

.

. کچھ خبر ملی ایچ اے آر یا پھر ڈائنہ کی______" اذلان نے کف لنکس لگاتے قدم اسکے روم میں رکھتے استفسار کیا۔۔۔

.

. جو بیڈ پر بیٹھا مصروف سے انداز میں لیپ ٹاپ پر مصروف تھا۔۔۔

.

. ہمم____ ڈائنہ کا سارا کام رکا پڑا ہے،، کسی بھی ائیرپورٹ سے ابھی تک کسی بھی قسم کی ڈیلیوری کی کوئی رپورٹ نہیں آئی،،،"

.

. کافی کا مگ اٹھائے ہونٹوں سے لگاتے وہ سنجیدگی سے بولا۔۔۔

.

. اور ایچ اے آر_____" کھڑکی کے قریب جاتے اذلان نے دیوار سے ٹیک لگائے پوچھا،،

.

. ہنہہ اسکا ابھی تک کوئی خاص ریسپانس نہیں ملا شاید وہ اب کی بار کچھ بڑا کرے گا____؟'

.

. ویام کا مصروف سے انداز ماتھے پر پڑے بلوں کو دیکھتا وہ متفکر سا چلتے بیڈ کے قریب آیا۔۔۔۔

.

. لیپ ٹاپ میں جھانکنے کی کوشش کرتے وہ دیکھنا چاہ رہا تھا۔

.

. کہ بالآخر وہ کیا کام کر رہا ہے۔۔۔ویام نے ایبرو اچکائے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

.

. کیا یار بس ریکھ رہا ہوں تم مصروف کہاں ہو_____؟"

.

. ویام کے سامنے پڑا کافی کا مگ اٹھائے لبوں سے لگاتا وہ اسکے پیچھے بیٹھتا سکرین کو دیکھنے لگا،،

.

. جہاں مختلف کوڈز شو ہو رہے تھے۔۔۔

.

. ماتھے کو انگوٹھے سے مسلتے وہ بے چینی سے سوچنے لگا کہ آخر وہ کر کیا کر رہا ہے۔۔۔؟"

.

. الایہ کو بلاؤ،،،،،

.

. ویام نے ہاتھ روکتے ازلان کو دیکھتے جلدی سے کہا۔۔۔۔

.

. اچھا میں بلاتا ہوں مگر ہوا کیا ہے____؟" ازلان نے مضطرب سا ہوتے سوال کیا تو ویام نے اسے دیکھا۔

.

. گھور تو مت بلاتا ہوں, ویام کو دیکھ وہ جلدی سے اٹھا تبھی الایہ کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔

.

. کیا ہوا سب ٹھیک تو ہے______؟"

.

. ویام کے چہرے پر اضطراب دیکھ وہ متفکر سی اسکے پاس آئی،،

.

. کچھ ٹھیک نہیں،، پچھلے کچھ دنوں سے تمہارے گھر کے سیکیورٹی سسٹم کو ہیک کرنے کی کوشش کی جارہی ہے،، میں نے جیسے تیسے مینیج کیا ہے مگر اب کچھ بھی سمجھ نہیں آرہا کوڈز خود سے ڈی ایکٹو ہوتے جارہے ہیں۔۔۔"

.

. ویام نے لیپ ٹاپ اسکے سامنے کیا جہاں ریڈ سنگلز کے ساتھ ساتھ مختلف کوڈز تیزی سے حرکت کر رہے تھے۔۔

.

. پیچھے ہٹو میں کرتی ہوں۔۔۔۔" وہ تیزی سے بیڈ پر بیٹھی،،، اب لیپ ٹاپ سنبھال چکی تھی۔۔

.

. جو بھی کرنا دھیان سے کرنا الایہ سیکورٹی ٹوٹنی نہیں چاہیے،،

.

. ایچ اے آر کی بہن روزائکہ اندر ہے....." ویام نے اسکے سر پر بم پھوڑا۔۔۔جو حیرت زدہ سی مڑتے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

.

. واٹ وہ وہ کیوں ہے ہمارے گھر،، موم ڈیڈ ان کو علم ہے اس بارے میں ۔۔۔۔اور انز ک ۔۔۔۔۔" الایہ کو گڑبڑ سی لگی ۔۔۔

.

. ایسے کیسے وہ اس کیس کیلئے اتنی خاص لڑکی کو اسکے گھر پر چھوڑ سکتا تھا ۔۔

.

. یار دیکھو پہلے کیا ہوا ہے ایم ڈیم شیور ایچ اے آر لندن کو نکلا ہے ۔۔۔"

.

. ویام کڑی سے کڑی ملاتا اب سہی معنوں میں پریشان ہوا تھا ۔۔

.

. ویٹ میری بات ہوئی ہے انزک سے وہ گھر پر نہیں۔۔۔۔“

.

. اذلان نے کال کٹ کرتے جلدی سے ان دونوں کو آگاہ کیا۔۔

.

. یار کچھ کروالایہ۔۔۔۔۔مجھے یہ لڑکی کسی بھی حال میں چاہئے جب تک انزک وہاں ناں پہنچے سسٹم ہیک نہیں ہونا چاہیے۔۔۔“

.

. لیپ ٹاپ کو سرخ نظروں سے دیکھتا وہ سرد لہجے میں بولا تھا۔۔

.

. یہ کیس اسکی زندگی کا سب سے بڑا کیس تھا تین سال کی محنت وہ ایسے ہی سب پھر سے تباہ نہیں ہونے دے سکتا تھا۔۔

.

. اوکے رکو میں کچھ کرتی ہوں۔۔۔۔" الایہ اب سنجیدگی سے لیپ ٹاپ کی سکرین کی جانب متوجہ ہوئی تھی۔۔۔ایک ایک لمحہ قیمتی تھا۔۔

.

. وہ سب بہت محنت سے اس مقام پر پہنچے تھے۔۔

.

. شاید یہ مقام انہیں وقت سے پہلے مل چکا تھا۔۔۔

.

. مگر یہ انکی لگن انکی محنت کا نتیجہ تھا کہ انہیں ٹریننگ کے دوران ہی یہ کیس ملا تھا۔۔

.

. مگر ٹریننگ مکمل ناں ہونے تک یہ بات سیکرٹ رکھی گئی تھی۔

.

. انکا سارا کام سب کچھ خفیہ رہا تھا اور اب وہ اپنی محنت کو کسی بھی طور ضائع نہیں کر سکتے تھے۔۔۔

.

. الایہ کی انگلیاں تیزی سے کی بورڈ پر گردش کر رہی تھیں۔

.

. جبکہ اذلان اور ویام دھڑکتے دل سے بے چین سے سکرین کی جانب متوجہ تھے،،،

.

. 💖________💖________💖

.

. انزک مجھے میرے گھر جانا ہے۔۔۔" گاڑی میں پھیلی مکمل خاموشی کو میرب کی آواز نے توڑا۔۔۔

.

. توانزک نے سرد سانس فضا کے سپرد کیے اسے دیکھا۔۔۔

.

. جو بے تاثر نگاہوں سے باہر دیکھ رہی تھی۔ تو گھر ہی لے کر جا رہا ہوں۔۔۔۔

.

. گلا کھنکھارتا وہ شریر لہجے میں گویا ہوا تو میرب نے اسے گھورا،،

.

. مجھے تیمور شیرازی کے گھر نہیں مجھے اپنے ڈیڈ کے گھر جانا ہے ابھی اور اسی وقت۔۔۔۔" میرب نے غصے سے حتمی انداز میں کہا تو انزک نے گہرا سانس بھرا۔۔۔

.

. اسے افسوس ہوا آخر اسے ہی کیوں سب کے حکم ماننے پڑتے تھے۔۔

.

. دل ہی دل میں ہزار گالیوں سے تیمور کو نوازتے وہ میرب کی جانب متوجہ ہوا۔۔

.

. کیا چاہتی ہو____؟" بے بس سا لہجہ تھا مگر مقابل اتنے ہی سخت تاثرات سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

.

. سچ______!" یک لفظی جواب سنتے انزک نے ہونٹوں کو بری طرح سے دانتوں تلے کچلا۔۔۔

.

. تو سنو تیمور شیرازی کوئی لوفر لفنگا چور اچکا نہیں ہے۔۔۔وہ ایک اسپیشل فورس آفیسر ہے اور ویام، الایہ لوگوں کے ساتھ انکی ٹیم کا ایک فرد ہے۔۔۔"

.

. انزک نے ایک ہی سانس میں اسے ساری بات بتائی جسکا اندازہ میرب کو تھوڑی دیر پہلے ہی ہو چکا تھا۔۔۔

.

. پورا سچ بتاؤ۔۔۔۔ میرب نے پھر سے کہا تو انزک کا دل چاہا اسے بالوں سے پکڑتے جھنجھوڑ ڈالے یقیناً اب تیمور اسے چھوڑنے والا نہیں تھا تو پھر کیوں ناں پوری طرح آگ لگائی جائے۔۔۔

.

. اسنے سوچتے میرب کو دیکھا جو اسی کی جانب متوجہ تھی۔۔۔

.

. جس کیس کو وہ لوگ سالو کر رہے ہیں تمہاری یونی کا پرنسپل اور ہیڈ اسی میں ملوث تھا۔۔ اس دن جب تم اکیلی یونی گئی تھی کلاسز لگائے تھے تم نے۔۔۔۔ اور کوئی لڑکا تم سے ٹکرایا تھا جس نے تمہیں یہ کہا تھا کہ وہ میرا دوست ہے۔۔۔ دراصل وہ تیمور شیرازی تھا۔۔

.

. بھیس بدل کر وہ یونی میں گھسا تھا۔ مگر تم سے ٹکرانے کے بعد تم اسے شاید اچھی لگی تو اسنے ساری انفارمیشن نکالی۔۔۔

.

. پھر وہ میرے پاس آیا۔۔۔۔

.

. اور مجھ سے پوچھا کہ تم میرب کو جانتے ہو میرے ہاں کہنے پر اس نے کہا کہ میر صرف اسکی ہے تو تم اسکے بھائ بن سکتے ہو،،، اس سے زیادہ اگر آگے بڑھنے کی کوشش کی تو آگے پہنچا دوں گا۔۔۔“

.

. پھر ویام کی مدد سے اسنے داؤد انکل کو جانا اور ویام نے انکل کو فوراً شادی کیلئے منایا کیونکہ تیمور نے شرط رکھ دی تھی کہ وہ کیس چھوڑ دے گا۔

.

. اگر اسکی شادی فوراتم سے ناں کی گئی۔۔۔ تو پھر جب ویام نے سارا سچ انکل کو بتایا تو وہ مان گئے۔۔

.

. مگر تمھیں منانا مشکل تھا اسی لئے بلیک میل کر کے یہ شادی کی گئی۔۔۔۔

.

. بس یہ ہے ساری کہانی کچھ اور۔۔۔۔۔۔۔"

.

. میرب کی جانب دیکھتے وہ آس بھری نظروں سے پوچھنے لگا۔۔۔

.

. تو مطلب تم سب ملے ہوئے ہو۔۔۔۔" مجھے میرے گھر ڈراپ کرواور مسٹر تیمور شیرازی سے کہنا اب کی بار آئے تو ذرا سنبھل کر آئے گا ورنہ ہاتھ پاؤں توڑنا میرب داؤد کو بہت اچھے سے آتے ہیں۔۔۔

.

. سرخ چہرے سے اسے دیکھتی وہ فر فر بولی تو انزک نے تاسف سے سر ہاں میں ہلاہا۔۔۔

.

. معاروز کا دلکش سراپا آنکھوں کے پردے پر لہرایا، لبوں پر ایک جاندار مسکراہٹ رقص کرنے لگی،،

.

. آج اسے خوشی ہوئی تھی کہ اسکے نصیب میں میرب جیسے طوفان کے بجائے ایک کھلتا مہکتا روز آیا تھا۔۔۔

.

. لبوں پر رقص مسکراہٹ کو روکتے وہ چشمہ آنکھوں پر چڑھائے گاڑی داؤد کے گھر کی جانب لے گیا۔۔

.

. 💖___________💖___________💖

. Agar koi hacker hai to PLZZ ib may msg kray but whi Jo id hack kr skay ... Thank you ❤ □

الفتِ عشق (جنون عشق سیزن ٹو) 🔥🔥🔥

. قسط نمبر____60

. #از_قلم_زینب_راجپوت

. اجازت کے بغیر کاپی کرنا ممنوع ہے 🚫🚫۔۔۔

.

. 💕__________💕__________💕

.

. میرب کو داؤد کے پاس چھوڑتے وہ سیدھا گھر لوٹا۔۔۔ اذلان کی کال کے بعد اسے کسی ناں کسی قسم کی گڑبڑ کا احساس ہو چکا تھا۔

.

. جبھی وہ رش ڈرائیونگ کرتے گھر واپس آیا۔۔۔۔

.

. ساتھ ہی ویام کو اپنے واپس لوٹنے کا مسیج بھیجتے وہ ایک نظر اندھیرے میں ڈوبے لان پر ڈالتا اندر بڑھا۔۔

.

. روز کے ساتھ برتا اپنا رویہ یاد آتے ہی اسے ڈھیروں شرمندگی نے گھیر لیا،

.

. مگر اب وہ فیصلہ کر چکا تھا صبح ہوتے ہی وہ روز کو ایچ اے آر کی ساری اصلیت بتا دے گا اور شاید وہ خود ہی انکی مدد کرے اس کیس کو سالو کرنے میں۔۔۔

.

. ماتھے کو مسلتے وہ بے چین سا سیڑھیاں عبور کرتا اوپر پہنچا،

.

. ایک نظر اپنے کمرے کے سامنے بند عیناں کے دروازے پر ڈال وہ اندر داخل ہوا۔۔

.

. دروازہ کھولتے ہی دھڑام سے کچھ گرنے کی آواز پر انزک چونک سا گیا۔۔۔

.

. ماتھے پر بل ڈالے وہ نیچے بیٹھا، اور فرش پر لگے خون کو ہاتھ سے چھوا، دل تیزی سے دھڑکا تھا انزک نے ایک نظر پورے کمرے پر ڈالی سب کچھ ویسا ہی تھا بس پاس پڑا شیشے کا میز چکنا چور ہوا پڑا تھا۔۔

.

. اور روز کہیں بھی نہیں تھی۔

.

. وہ جلدی سے اٹھتے ڈریسنگ روم میں گیا وہاں کوئی بھی نہیں تھا۔۔۔

.

. وہاں سے نکلتے اسنے باتھروم کو دیکھا جو کہ بند تھا۔۔

.

. روز دروازہ کھولو۔۔۔۔ تیز تیز سانسیں لیتے بے حد ڈرتے کہا تھا ۔۔ مگر آواز ناں سنتے وہ مزید خوفزدہ ہوا کہیں اسے کچھ ہوا تو نہیں

"

.

. دروازہ کھولو روز ورنہ میں توڑ دوں گا۔۔"

.

. انزک نے غصے سے کہا تھا مگر روز کا کوئی جواب ناں پاتے اگلے دو سے تین منٹ تک وہ دروازہ توڑتے اندر داخل ہوا۔۔۔

.

. جہاں سامنے ہی روز مندی مندی سی آنکھیں کھول دیوار سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی،،

.

. شاور سے گرتا پانی اسکے سر پر بہتے اسے بھگو رہا تھا،،

.

. انزک تیزی سے اسکے جانب بڑھا، اسکے قریب بیٹھتے شاور بند کر چکا تھا،،

.

. روز کیا ہوا ہے یار اٹھو تم نیچے کیوں بیٹھی ہو,,؟"

.

. روز کے چہرے کو ہاتھوں میں تھامے وہ متفکر سے پوچھنے لگا،،

.

. روز نے سرخ ہوتی آنکھوں سے اسے دیکھا، تو انزک نے اپنا سوال انگلش میں دہرایا،،

.

. جسے وہ سمجھ تو گئی مگر جواب دینے کی ہمت نہیں تھی اب،،،

.

. اسی لئے سر خاموشی سے اسکے کندھے پر گرایا۔۔۔۔۔

.

. ہیے کیا ہوا ہے یار اٹھو،،،،"

.

. اسکی خاموشی انزک کو گھبراہٹ میں مبتلا کر رہی تھی انزک نے ہاتھ اسکے کمر کے گرد حائل کیے اسے اٹھانا چاہا کہ روز کی سسکی نے انزک کو حیرت میں ڈالا۔۔۔۔

.

. وہ روز کا سر اپنے کندھے پر رکھتے اپنے ہاتھ پر کچھ محسوس کرتے روز کی کمر کو دیکھنے لگا جہاں سے بہتا خون انزک کے ہاتھ کو سرخ کر چکا تھا۔۔

.

. روز یہ چوٹ اوہ گاڈ______" وہ پاگلوں کی طرح چیختا خود کو کوسنے لگا،،

.

. روز کی بند ہوتی آنکھوں کو دیکھ انزک نے نرمی سے اسکا سر تھپکتے اس سینے سے لگائے بازوں میں بھرا۔۔۔۔۔۔

.

. کلک۔۔۔ کڈنیپر درد ہو رہا ہے______ " انزک کے سینے میں سر چھپائے وہ بچوں کی طرح روتے بولی،

.

. تو انزک کا دل چاہا خود کو کچھ کر لے وہ ذمہ داری تھی اسکی وہ کیسے اس قدر لاپرواہ ہو گیا کہ مڑ کر اسکی خبر بھی ناں لی۔۔۔

.

. ناجانے کب سے وہ اس درد میں مبتلا تھی۔۔

.

. اشششش... میں آگیا ہوں کچھ نہیں ہونے دوں گا ڈونٹ وری

زندگی۔۔۔۔۔۔۔"

.

. روز کے سر پہ ہونٹ رکھے وہ نم لہجے میں بولا،، شاید پہلی بار تھا وہ انجانے میں ہی اس لڑکی کو اپنی زندگی کہہ چکا تھا۔۔

.

. جو ابھی تک اسکے جذبات اسکے احساسات سے بیگانہ تھی،،

.

. انزک نے اسے نرمی سے بیڈ پر سہارے سے الٹا لٹائے وارڈروب سے اپنا کرتا نکالتے روز کو تھمایا۔۔

.

. میں باہر ہوں تم ہمت کرتے چینج کرو پھر میں بینڈچ کرتا ہوں،،،،"

.

. روز کی درد سے سرخ ہوتی آنکھوں میں دیکھ وہ نرمی سے اسکے بھیگے گالوں کو سہلاتا بولا،،

.

. تو روز نے بمشکل سے نظریں چراتے سرہاں میں ہلایا۔۔

.

. انزک جلدی سے روم سے نکلتے دروازہ باہر سے لاک کرچکا تھا،

.

. تقریباًپانچ منٹ کے بعد وہ واپس آیا تو روز اسکے کرتے میں ویسے ہی سر تکیے میں چھپائے لیٹی تھی۔۔

.

. وہ گہرا سانس بھرتے باتھروم میں گیا۔۔۔ فرسٹ ایڈ باکس وہیں تھا شاید روز یہی لینے باتھروم میں گھسی تھی اور بیلنس ناں رکھ پاتے وہ نیچے گری ہو گی۔

.

. وہ سوچتا باہر آیا۔ حرارت بڑھنے کی وجہ سے ہیٹر آن کرتے وہ تیزی سے روز کی پشت کو دیکھتا اسکے پاس آیا،،

.

. میں بینڈج کرنے لگا ہوں تھوڑا بہت درد ہو گا تم ڈرنا نہیں اوکے______"

.

. اسکے پاس بیٹھتا وہ نرمی سے بولا تو روز نے لب سختی سے ایک دوسرے میں پیوست کیے سر کو ذرا سی جنبش دی۔۔۔۔

.

. انزک نے دھیان سے کرتا ہٹائے زخم کو دیکھا جو زیادہ بڑا تو نہیں مگر گہرا ضرور تھا خون ابھی بھی بہہ رہا تھا،

.

. وہ سمجھ گیا میڈم نے باہر نکلنے کی کوئی ترکیب آزمائی ہو گی مگر پیچھے پڑے شیشے کے ٹیبل سے ٹکرانے کی وجہ سے یہ چوٹ آئی ہو گی۔۔۔

.

. وہ تاسف سے سر نفی میں ہلاتے روئی سے زخم کو صاف کرتے اب مرحم لگاتے نرمی سے بینڈج کر گیا۔۔۔

.

. روز خاموشی سے سر تکیے پر گرائے لیٹی تھی، درد برداشت کرنے کے چکر میں اپنے دونوں ہاتھوں کی مٹھیوں کو بھینچا ہوا تھا،،

.

. ایک دم سے اپنی کمر پر گرم سانسوں کو محسوس کرتی وہ جھٹ سے سیدھی ہوئی،،

.

. خوف سے آنکھیں پھیلائے مڑتی انزک کو حیرت بے یقینی سے گھورنے لگی،،

.

. کیا____؟ مرحم لگا رہا تھا،، کندھے اچکاتے اسکی حیرت سے پھیلی آنکھوں سے آنسوں کو لبوں سے چنتا وہ اسے ہکا بکا چھوڑتے باکس لیے جگہ سے اٹھا،،

.

. مجھے سونا ہے۔۔۔۔۔"کمرے میں پھیلی معنی خیز خاموشی کو روز کی آواز نے توڑا۔۔۔

.

. انزک جو لیپ ٹاپ تھامے ابھی صوفے پر بیٹھنے ہی لگا تھا،،۔

.

. اسنے سنتے گردن گھمائے خوشگوار حیرت سے اسے دیکھا۔۔

.

. جو درد کی وجہ سے غنودگی میں جارہی تھی، مگر کمر میں درد کی وجہ سے وہ شاید ٹھیک سے سو نہیں پارہی تھی۔۔

.

. لیپ ٹاپ میز پر رکھتے گہرا سانس بھرتے وہ بیڈ کی جانب بڑھا۔۔

.

. ادھر آؤ،، " اپنی سائیڈ سے ہوتے بیڈ پر جاتے اس نے بھاری لہجے میں روز کی پشت کو دیکھ پکارا جو چپ چاپ سے مڑتے اسکے پاس آتے اپنا سر خاموشی سے اسکے سینے پر رکھ گئی۔۔۔

.

. انزک کا دل اس روئی جیسے نرم لمس پر زور سے دھڑکا تھا،، اسے اندازہ نہیں تھا کہ وہ چپ چاپ مان جائے گی۔

.

. انزک نے ہاتھ سے تکیہ برابر کیا اور سیدھے ہوتے بیڈ پر نیم دراز ہوا۔۔۔

.

. روز کی نرم گرم سانسیں اپنے سینے پر محسوس کرتا وہ ضبط کے کڑے امتحان سے گزر رہا تھا،

.

. اپنے جذبات پر بندھ باندھے اسنے نرمی سے روز کے سر میں ہاتھ پھیرتے اسے پر سکون کرنا چاہا،،

.

. جو خاموش اسکے سینے پر سر رکھے سونے کی کوشش میں تھی،،

.

. تم نے بھاگنے کی کوشش کیوں کی،،،" روز کی تیز سانسوں کی آواز سے وہ سمجھ گیا کہ وہ جاگ رہی ہے،

.

. اپنے کھردرے ہاتھ سے اسکے بال سہلاتا وہ جواب طلب ہوا،،

.

. کیونکہ مجھے یہاں سے بھاگنا ہے" اسکے سینے سے سر نکالتے وہ بنا ڈرے اسکی آنکھوں میں دیکھتی مضبوط لہجے میں بولی،،،

.

. ہمممم کافی بہادر ہو،،، انعام تو بنتا ہے اس دیدہ دلیری کا______"

.

. خالص اردو میں کہا جملہ روز کو خاک سمجھ ناں آیا،، مگر اگلے ہی لمحے انزک کی حرکت سے وہ سیخ پا ہوئی سرخ چہرے سے اسے گھورنے لگی،

.

. جواب دلکشی سے مسکراتا دوبارہ سے لیٹ چکا تھا،،

.

. تمہیں لگتا ہے کہ تم اتنی آسانی سے مجھ سے جان چھڑالو گی۔۔۔۔ تو یہ تمہاری بھول ہے روز ڈارلنگ۔۔۔ تم وہ واحد لڑکی ہو جس کی آنکھوں میں میں نفرت تو دور کی بات ہے بے اعتباری بھی برداشت نہیں کر سکتا اپنے معاملے میں۔۔۔۔۔۔"

.

. اپنے انگوٹھے اور انگلی سے روز کی تھوڑی کو سہلاتے وہ مخمور آنچ دیتے لہجے میں بولا۔۔۔

.

. تو مقابل نظریں پھیر گئی۔۔۔ سو جاؤ صبح تم۔ خود فیصلہ لو گی تمہیں میرے ساتھ رہنا ہے یا پھر اپنے بھائی کے پاس جانا ہے اور آئی سویر وہی ہو گا جو تم چاہو گی،،،"

.

. اسکی تھوڑی پر اپنا لمس چھوڑتے وہ حتمی لہجے میں بولا،،

.

. توروز نے حیرت سے مشکوک نظروں سے اسے گھورا،،

.

. سو جاؤ ورنہ کچھ غلط ہوا تو میں ذمہ دار نہیں"

.

. وہ جو بمشکل سے اسے اپنے اس قدر قریب محسوس کرتے بھی خاموش تھا اب اسکی آنکھوں کو خود پر ٹکا دیکھ وارننگ دیتے بولا، تو روز نے جلدی سے سر اسکے سینے میں چھپایا۔۔۔۔

.

. انزک مسکراہٹ ضبط کرتا اسکا سر سہلانے لگا۔۔۔

.

. 💖**********______🔥______***********💖*

.

. لیٹی رہو یار۔۔۔۔۔۔" حور کو بستر سے اٹھتا دیکھ عیناں نے کمرے میں آتے اسے ٹوکا۔۔۔ تو حور نے گردن موڑے اسے

دیکھا جو ہاتھ میں ناشتے کا ٹرے تھامے ہاف وائٹ سکرٹ کے ساتھ بلیو جینز پہنے سر پر میچنگ سکارف لپیٹے بے تحاشہ خوبصورت دکھ رہی تھی۔۔

.

. حور کے ہونٹ اسے دیکھتے ہی مسکراہٹ میں ڈھلے،، جو سہی معنوں میں اپنی زمہ داریوں کو نبھانے کی کوشش میں مصروف تھی۔۔

.

. تمہیں کس نے کہا میرا ناشتہ لاؤ میں خود کر سکتی ہوں۔۔۔"

.

. اپنے سیاہ بالوں کو جوڑوں میں مقید کرتی وہ آنکھیں چھوٹی کیے بولی تو عیناں نے اسے دیکھا، جس کی رنگت میں زردیاں گھلی تھی،

.

. طبیعت کافی بوجھل سی محسوس ہو رہی تھی،،

.

. یار کہنے کی کیا بات ہے یہ میرا گھر ہے اور دوسری بات آج کا بریک فاسٹ میں نے خود بنایا ہے۔۔۔۔" ٹرے اسکے پاس بیڈ پر رکھتے وہ اپنی گرے آنکھوں کو پھیلائے جوش سے بتاتے اسکے پاس ہی بیٹھی۔۔

.

. کیوں موم نے تمہیں روکا نہیں تم نے کیوں بنایا۔۔۔؟"

.

. حور نے حیرت سے اسے دیکھ پوچھا،،

.

. یار موم سو رہے تھے تو میں نے جب نماز پڑھی دوبارہ نیند نہیں آئی تھوڑا بہت پیپر تیار کیا اور پھر سوچا کہ کیوں ناں آج سب کیلئے اپنے ہاتھوں سے کچھ بناؤں۔۔۔

.

. تو بس جلدی سے ناشتہ تیار کیا اور دیکھو میں نے سویٹ ڈش بھی بنائی ہے۔۔"

.

. کیک کی پلیٹ اٹھاتے اسکے سامنے کرتی وہ چہکتے بولی، تو حور کی آنکھیں چمک اٹھیں۔۔ وہ جانتی تھی کہ عیناں کافی اچھا کیک بیک کرتی تھی، اور اب سامنے اپنے فیورٹ چاکلیٹ کیک کو دیکھ حور کے منہ میں پانی آنے لگا،،

.

• یار یہ میرے لئے بنایا تم نے_____ عیناں کے ہاتھ سے پلیٹ چھینتے وہ خوشی مسرت سے بولی تو عیناں نے سر ہاں میں ہلایا،

•

• تم میری سچی والی دوست ہو عین اب سے میں انزک سے بات بھی نہیں کروں گی اتنے دن ہو گئے وہ آیا بھی نہیں مجھ سے ملنے

"_____

•

• کیک کی بائٹ لیتے ساتھ وہ انزک کی شکایت بھی کر رہی تھی۔

•

• دراصل اسکا دل اداس تھا انزک سے ملے ہوئے بھی کافی وقت ہو چکا تھا۔

•

. آگے وہ کال کر لیتا تھا تو حور کا موڈ اس سے بات کرتے ہی فریش ہو جاتا تھا مگر اب تو کئی دنوں سے اسنے کال تک نہیں کی تھی ۔۔

.

. ہممم یہ تو ہے لگتا ہے اس بار کافی زیادہ مصروف ہیں ورنہ تمہیں وہ کیسے بھول سکتے ہیں۔۔۔"

.

. عیناں نے جلدی سے کہا اور پھر تھوڑی سی چاکلیٹ حور کی ناک پر لگائی۔۔

.

. جو کافی کیوٹ لگ رہی تھی۔

.

. عین کی بچی رکو تم_____ اپنی ناک کو چھوتی وہ آنکھیں چھوٹی کیے بولی جبکہ عیناں خطرہ دیکھتے ہی بیڈ سے اتری تھی۔۔۔

.

. رکو ذرا تمہیں کرتی ہوں میں سیٹ۔۔۔۔۔"عیناں کو دروازے کی سمت جاتا دیکھ وہ پہلے ہی چھلانگ لگاتے بیڈ اترتی دروازے تک پہنچی۔۔۔

.

. یار مذاق تھا حور جان______" تم سیریس تو مت ہو"کیک کی پلیٹ پکڑے حور کو اپنی جانب آتا دیکھ عیناں نے آنکھیں پھیلائے کہا تو حور نے بمشکل سے اپنی ہنسی ضبط کی۔۔

.

. تو میں بھی مذاق کرنا چاہتی ہوں بس تھوڑا سا۔۔۔۔" کندھے اچکاتے وہ سہی موڈ میں اسکی طرف بڑھی۔۔

.

. یار ایک گھنٹہ لگایا ہے ابھی پھر سے چینج نہیں ہو تا بال بھی ڈیڈ (وریام) سے بنوائے ہیں۔۔۔" وہ بیڈ کی دوسری جانب جاتی پھولے گالوں کے ساتھ معصوم سا چہرہ بنائے بولی،

.

. تو حور نے ہنستے اسے دیکھا۔۔

.

. بس تھوڑا سا۔۔۔۔" آنکھ دبائے کہتی حور اسکی جانب بڑھی ہی تھی۔۔

.

. کہ ایک دم سے وہ پلیٹ پھینکتے واشروم میں بند ہوئی۔۔

.

. عیناں پریشانی سے باتھروم کے پاس آئی۔۔

.

. حور کیا ہوا ہے یار تم ٹھیک تو ہو،،،" دروازہ کھٹکھٹاتے وہ مسلسل بے چینی سے پوچھ رہی تھی۔۔

.

. ابھی تو وہ ٹھیک تھی عیناں کے ہاتھ پاؤں پھول گئے اس سے پہلے کہ وہ بھاگتے وریام اور نیناں کو بلاتی حور باہر آئی تھی۔۔۔

.

. کیا ہوا ٹھیک ہو تم بخار ہو گیا ہے کیا پھر سے____؟"

.

. حور کے ڈھلے چہرے کو دیکھ عیناں متفکر سی بولی،

.

. یار کچھ نہیں بس دل متلا رہا ہے اور کچھ نہیں۔۔۔شاید کیک کی وجہ سے____"

.

. عیناں کے چہرے کو چھوتی وہ اسے ری لیکس کرتے بیڈ کی جانب بڑھی تھی مگر حقیقتاً حور خود بھی پریشان تھی کچھ دنوں سے اسے اپنی طبیعت ٹھیک محسوس نہیں ہو رہی تھی۔

.

. مگر وہ کسی سے بھی ذکر کرتے سب کو پریشان نہیں کر سکتی تھی۔۔

.

. جبھی عیناں کو بھی ٹال دیا۔

.

. یار ایسے کیسے کچھ نہیں، رات کو بھی تم بے ہوش ہو گئی تھی بخار بھی تھا۔، اگر موم ڈیڈ کو نہیں بتانا تو کوئی ایشو نہیں ہم آج خود سے ہاسپٹل جائیں گے اوکے۔۔۔۔"

.

. مگر عین۔۔۔۔ کوئی اگر مگر نہیں ہم تھوڑی دیر میں نکلیں گے پہلے یونی جائیں گے ڈاکومنٹس سبمنٹ کروا کے پھر ہاسپٹل اور پھر انزک بھائی کے پاس۔۔۔۔"

.

. کمر پر ہاتھ رکھے وہ حتمی انداز میں بولی تو حور مسکرا دی۔۔۔

.

. اسے آج اندازہ ہو رہا تھا کہ واقعی میں انکی عین اب بڑی ہو چکی

ہے۔۔۔۔

.

. 💖*************💖*************💖

.

. کیا ہوا ہے تم کہاں جا رہے ہو____؟" مسلسل دو گھنٹے کی محنت و

کاوش کے بعد وہ سارا کام سمیٹتے اپنے روم میں آئی جہاں اذلان

پہلے سے موجود پیکنگ کر رہا تھا،،

.

. اسے یوں پیکنگ کرتا دیکھ الایہ کے ماتھے پر بل نمودار ہوئے وہ

چلتی اسکے قریب پہنچی،،،

.

. ہاتھ سینے پر باندھے وہ سوال کرنے لگی،،

.

. میں نہیں ہم،، ہم دونوں واپس جارہے ہیں" رسان سے اسے
دیکھ کہتے وہ دوبارہ سے پیکنگ کرنے لگا،،

.

. اور تمھیں لگتا ہے اس قدر ٹف کنڈیشن میں، میں تمہارے ساتھ
واپس جاؤں گی۔۔۔۔۔؟'

.

. الایہ نے حیرت سے استفسار کیا،،

.

. تو اذلان نے مڑتے اسے دیکھا، جو پہلے سے زیادہ بااعتماد اسی حلیے
میں آج اسے پہلے سے بھی زیادہ حسین لگی،،

.

. ہممممم مجھے لگتا ہے کہ اس کنڈیشن کو سنھبالنے کے لئے یہاں بہت سے لوگ ہیں مگر میرے دل کی کندیشن کو سنبھالنے اور اسے بہتر کرنے کے لئے میرے پاس ایک ہی پیس ہے،،

.

. جسے اب خود سے ایک لمحہ بھی دور نہیں کرنا چاہتا میں۔۔۔۔"

.

. الایہ کا ہاتھ تھامے وہ اسے اپنے بے حد قریب کرتا سرگوشی نما آواز میں بولا،،

.

. توالایہ نے بمشکل سے اپنے بے قابو ہوتے دل کو سنبھالا،،

.

. ازلان یہ مذاق کا وقت نہیں،،،" وہ خفگی سے گویا ہوئی۔۔۔

.

. تو میں بھی مذاق نہیں کر رہا،، ہم جا رہے ہیں واپس اینڈ اٹس فائنل۔۔۔۔۔۔"

.

. اسے خود میں قید کرتا وہ حتمی لہجے میں بولا،، تو الایہ نے غصے سے کہنی اسکے پیٹ پر مارتے اسے خود سے دور کیا،،

.

. کیا چاہتے ہو ازلان کہ میں بزدلوں کی طرح بھاگ جاؤں وہ کیس جس سے میری زندگی جڑی ہے اسے یونہی آدھے میں چھوڑ کر واپس اپنے گھر چلی جاؤں،،،

.

. الایہ کا دماغ پھٹنے کو تھا وہ کسی بھی صورت واپس نہیں جانا چاہتی تھی،،

.

. اس سے پہلے کہ اذلان کچھ کہتا ویام ڈور ناک کرتے اندر آیا،،

.

. یار اسے سمجھاؤ،،، اذلان نے متفکر سا ہوتے ویام کو دیکھا جو سنجیدگی سے الایہ کا غصے سے ہانپتا وجود دیکھ رہا تھا،،

.

. تم منہ بند رکھنا بندر اگر کچھ بھی اس قالو کے حق میں بولا تو یاد رکھنا اچھا نہیں ہو گا۔۔۔"

.

. انگلی اٹھائے وہ اذلان کے ساتھ ساتھ اب ویام کے بولنے سے پہلے ہی اسکی کلاس لے رہی تھی،،

.

. اذلان نے فوراً سے ہاتھ منہ پر رکھتے ویام کے دیکھنے پر رخ موڑ لیا

،،،،،

.

. فدک ماما ہاسپٹل میں ہیں الایہ،،، اب سے نہیں دو ہفتے ہو چکے ہیں انکی کنڈیشن سٹیبل نہیں،

.

. اشعر انکل، آنٹی اور امن اور حیاء آپی آج صبح کی فلائٹ سے لندن کیلئے نکل آئے ہیں۔۔۔

.

. وہ رخصتی لینے آئے ہیں۔۔۔۔۔اب تم بتاؤ تم کیا چاہتی ہو،،،“

.

. ویام کے بتانے پر الایہ نے بے یقینی سے رخ موڑتے اذلان کو دیکھا جو اب تک سب چھپائے ہوئے تھا۔۔۔

.

. ماما کو کیا ہوا ہے ویام ہاؤ ڈیر یو بوتھ۔۔۔۔۔کیوں چھپایا مجھ سے،،،وہ غصے سے غراتی پاس پڑے شیشے کے ٹیبل کو ٹانگ مارتے چکنا چور کر گئی۔۔۔

.

. اذلان کا دل اچھلتے منہ کو آنے کو تھا۔۔۔

.

. شاید وہ بری طرح سے ہرٹ ہو چکی تھی،،

.

. ری لیکس الا یہ وہ ٹھیک ہیں اب ایک دو دن میں انہیں ڈسچارج کر دیا جائے گا۔۔۔۔

.

. تم ملے ہوئے ہو سب انزک نے پاپا نے کسی نے بھی نہیں بتایا مجھے ،،،، تم سب بھگتو گے۔۔۔۔۔۔ایک ایک سے بدلہ لوں گی میں اس کا۔۔۔۔

.

. ماہی جان۔۔۔۔۔۔۔"شٹ اپ یو،، تمہیں تو میں سب سے پہلے سیدھا کروں گی تم بچ کے رہنا،،،،"

.

. اپنے فون ٹیبل سے اٹھاتی وہ غصے سے گرجتے وہاں سے پیر پٹختی نکلی۔۔۔۔

.

. جاؤ اسکے پیچھے غصے میں ہے۔۔۔۔ ہینڈل کر لینا،،،"

.

. ویام نے اذلان کے اترے چہرے کو دیکھ کہا جو گردن جھکائے ہوئے تھا۔۔

.

. مگر تم اکیلے کیسے مینج کرو گے،،،،؟"

.

. اذلان کے پریشانی سے پوچھا،،، اکیلا نہیں ہے یہ۔۔۔۔۔ اس کیس کا مین پارٹ کیپٹن تیمور شیر ازی از ہیئر۔۔۔۔۔"

.

. ویام کے کچھ کہنے سے پہلے ہی تیمور دروازے سے اندر آیا،،

.

. اتنے عرصے کے بعد تیمور کی آواز سنتے ویام کے لب مسکائے۔۔۔۔۔۔

.

. اب یہ کون ہے۔۔۔۔؟"ہونقوں کی طرح منہ کھولے اذلان نے تیمور کو دیکھتے ویام سے سوال کیا۔۔۔

.

. اپنا تعارف میں خود کرواتا ہوں۔۔

.

. میں ہوں دی ون اینڈ اونلی تیمور شیر ازی،،، لڑکیاں مجھے ٹی ایس کے نام سے جانتی ہیں،، دنیا میں سب سے زیادہ گرل فرینڈز بنانے کا اعزاز حاصل کرنے والا دوسرا شخص کیونکہ پہلا تو وریام انکل ہیں،،، اور سب سے خاص بات کائنات کے اس اکیلے بے سُرے پیس کا جگری یار،،، ویام کی آن بان شان دی کیپٹن تیمور شیر ازی۔۔۔۔" ویام کے کندھے پر ہاتھ رکھتے تیمور نے مسکراتے ہر بار کی طرح اپنا تعارف دیا۔۔۔

.

. جس پر اذلان کے پلے تو کچھ خاص نہیں پڑا سوائے ایک بات کے ،، کہ ویام جیسی انوکھی مخلوق کا وہ انوکھا اکلوتا دوست تھا۔۔۔

.

. اچھا میری بیوی روٹھ گئی ہے میں نکلتا ہوں باقی تم مجھے گائیڈ کرتے رہنا ہم دونوں وہاں سے بھی سب ہینڈل کر لیں گے۔۔۔"

.

. ویام سے کہتا وہ تیزی۔سے باہر نکلا۔۔۔۔

.

. 🔥..........🔥..........🔥

.

. میرب میری پرنسز اپنے ڈیڈ سے بات نہیں کرو گی کیا______؟"

.

. وہ جب سے آئی تھی خاموش کمرے میں بند ہو کر بیٹھی تھی،، دعا اور داؤد اسکے رویے سے پریشان تھے۔

.

. مگر انزک نے کال پر داؤد کو جیسے ہی ساری بات بتائی وہ اصل حقیقت جانتے ہی سر پکڑ چکا تھا۔۔۔

.

. اب دن سے رات ہو چکی تھی، وہ کب سے انتظار میں تھا کہ وہ آئے گی چلائے گی غصہ ہو گی مگر میرب نے تو کچھ کہنا تو دور بات تک نہیں کی تھی۔۔۔

.

. بیٹا پاپا کی ڈول ایسے تو مت کرو میں مر جاؤں گا تمہاری ناراضگی سے۔۔۔۔۔"

.

. اسکے پاس بیٹھتے داؤد نے ہارے ہوئے لہجے میں کہا تو میرب نے شکوے بھری نظروں سے انہیں دیکھا۔۔۔۔

.

. مجھے یقین تھا ڈیڈ آپ پر، میں یہ کہتی تھی کہ چاہے ساری دنیا میرب سے جھوٹ کہے مگر میرے ہیرو کبھی مجھ سے کچھ نہیں چھپائیں گے۔۔۔۔اور آپ آپ نے میرا یقین توڑ دیا۔۔۔

.

. آنسو صاف کرتی وہ رخ پھیرتے اپنی ناراضگی ظاہر کرنے لگی ۔۔۔۔

.

. صحیح کہہ رہی ہے میرب ناں تو وہ ناں ہی میں آپ کو معاف کروں گی۔۔۔۔

.

. آپ نے کیا سوچ کر ہم دونوں ماں بیٹی کو اتنی اذیت دی اب جائیں یہاں سے۔۔۔۔"

.

. ہاتھ میں کھانے کا ترے تھامے دعا اندر آتے غصے سے بولی۔۔۔۔ تو داؤد نے بے بسی سے اسے دیکھا۔۔۔

.

. یار یہ غلط ہے میں نے تو ویام کے کہنے سے کیا اور اس میں کوئی بڑی بات بھی تو نہیں۔۔۔۔

.

. تیمور ایک اچھا انسان ہے یار،، اسی لئے تو ویام کے بھروسے میں نے اسے اپنی بیٹی اپنی جان سونپی۔۔۔۔۔"

.

. داؤد نے اپنا مدعا بیان کیا۔۔۔

.

. جسے فل وقت وہ دونوں ماں بیٹی سننے کے موڈ میں نہیں تھی،،

.

. ڈیڈ ایک بات یاد رکھیں اب مجھے اس سر پھرے انسان کے ساتھ کہیں بھی نہیں جانا اور جس طرح سے ویام کی باتوں میں آکر آپ نے میری شادی کی اب آپ میری باتوں میں آکر تیمور کو انکار کریں گے۔۔۔

.

. میرب بیٹا یہ ناممکن ہے۔۔۔" داؤد بے بسی سے بولا،،،

.

. تو پھر بھول جائیں میرب آپ کی بیٹی ہے۔۔۔ حتمی انداز میں اپنا فیصلہ سناتی وہ اٹھتی واشروم میں بند ہوئی۔۔۔

.

. 🔥.......................🔥

.

. نیکسٹ ایپی سوڈ k1 لائکس

پر☺۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔****الفتِ عشق (جنون عشق

سیزن ٹو 🔥🔥)

. قسط نمبر____61

. #از قلم_زینب_راجپوت

. اجازت کے بغیر کاپی کرنا ممنوع ہے 🚫🚫۔۔۔

.

. ▨▨▨▨▨ ❤❤❤ ▨▨▨▨▨

.

. اسلام علیکم۔۔۔۔۔۔“

. وعلیکم السلام کون ہیں آپ اور کس سے ملنا ہے۔۔۔۔؟“سوالیہ نظروں سے اسے دیکھتے نیناں نے الجھتے پوچھا،،

.

. جی میں ویام کا دوست کرپس وریام انکل جانتے ہیں مجھے،،،، کندھے پر رکھے اپنے چھوٹے سے بیگ کو ہاتھ میں لیتے وہ مسکراہٹ سے بولا،،،

.

. اوہ اچھا آیئے بیٹا آؤ اندر آؤ،

.

. نیناں سمجھ گئی کہ یہی لڑکا تھا جسے ویام اور وریام نے حور کیلئے چوز کیا تھا،،،

.

. شکریہ آنٹی،،، کرپس مسکراتے نیناں کے ساتھ اس خوبصورت سے گھر میں داخل ہوا،،،

.

. بیٹا آپ بیٹھو میں بلاتی ہوں وریام کو۔۔۔ صوفے کی جانب اشارہ کرتی نیناں عجلت میں اپنے کمرے کی جانب بڑھی۔۔۔

.

. سراہتی نظروں سے پورے گھر کو دیکھتے کرپس داد دیے بناناں رہ سکا۔۔۔

.

. ٹانگ پر ٹانگ جمائے وہ مزے سے جھول رہا تھا کہ اچانک سے عیناں کی آواز پر کرپس نے ماتھے پر بل ڈالے سیڑھیوں کی جانب دیکھا،،

.

. جہاں عیناں مسکراتی حور سے بات کرتے نیچے اتر رہی تھی،،

.

. کرپس کی آنکھوں میں اشتیاق ابھرا وہ مسمرائز سا ہوتے حور اور عیناں کو دیکھے گیا۔۔

.

. حور کی بوجھل سی طبیعت کے سامنے عیناں کا ہشاش بشاش سا کھکھلاتا چہرہ بے حد پر کشش دکھ رہا تھا۔۔

.

. اگر مجھے علم۔ ہوتا کہ ویام کی بہنیں اس قدر خوبصورت ہیں تو میں اس گوری سے شادی کبھی ناں کرتا،،،،

.

. ان دونوں کو اپنی طرف آتا دیکھ وہ ہاتھ پشت پر باندھے منہ ہی منہ میں بڑبڑایا،،،

.

. آپ کون۔۔۔۔؟" اسے سر تا پاؤں گھورتے عیناں نے سخت تیوروں سے سوال کیا۔۔

.

. آپ کیا لگتی ہیں ویام کی،،، عیناں کے سوال کو نظر انداز کیے وہ اپنے مطلب کی بات پر آیا اتنا وہ جانتا تھا کہ ویام کی بہن ایک ہی ہے مگر دوسری شاید اسکی کزن ہو گی۔۔۔

.

. وہ سوچ چکا تھا ویام کا کام ہوتے ہی وہ اسکی کزن ان میں سے جو بھی ہوئی اسے پٹاتے شادی کر لے گا اور پھر اپنی اس گوری بیوی سے جان چھڑا لے گا۔۔

.

. ایکسکیوز می کچھ پوچھا ہے آپ سے میں نے اور آپ بجائے جواب دینے کے اپنی ہی ہانک رہے ہیں۔۔۔

.

. عیناں نے اس گورے کو خوب لتاڑا،،

.

. کرپس نے دانتوں کی نمائش کی اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا وریام اور نیناں روم سے نکلے،،،

.

. ارے بیٹا اؤ آؤ۔۔۔۔"

.

. وریام دور سے ہی پرجوش سا کرپس سے مخاطب ہوتے ہال میں آیا۔۔۔۔ حور اور عیناں حیرانگی سے وریام کو دیکھ اب ایک دوسرے کو دیکھتی کندھے اچکا چکی تھیں،،،

.

. ہائے انکل کیسے ہیں آپ،؟ وریام کے گلے ملتے وہ محبت سے بولا تو وریام مسکرایا،،

•

• موم یہ کون ہے۔۔۔۔!" نیناں کے پاس آنے پر عیناں نے فورا سے پوچھا،، تو نیناں نے ایک پل کو حور کی مرجھائی صورت کو دیکھا اور پھر عیناں کو۔۔۔۔۔۔

•

• ویام کا دوست حور کا ہونے والا شوہر،،،،!" نیناں نے سرد سانس خارج کرتے کہا تو عیناں اور حور نے حیرت سے اس گورے بلے کو گھورا۔۔۔۔

•

• واٹ موم یہ انگریزی لنگور کیا اس سے شادی کریں گے ہم اپنی حور کی۔۔۔؛"

•

. عیناں نے دبی دبی آواز میں مگر سخت لہجے میں پوچھا۔ اسے حیرت تھی کہ ویام نے آخر کیا سوچ کر اس لڑکے کو حور کیلئے چنا ہو گا جو کہ شکل سے ہی ٹھر کی دکھ رہا تھا۔۔۔۔

.

. بیٹا تم دونوں اندر چلو میں بات کرتی ہوں،،،" نیناں نے اسے سمجھانے کو پیار سے کہا تو عیناں نے گردن موڑے حور کو دیکھا جس کا چہرہ زرد پڑ رہا تھا،،

.

. موم ابھی نہیں ابھی ہم میرب سے ملنے جا رہے ہیں۔ اس نے بلایا ہے۔۔۔" عیناں نے فوراً سے انکار کیا وہ اس وقت حور کو ہاسپٹل لے کر جانا چاہتی تھی،،

.

. شاید سٹریس کی وجہ سے اسکی حالت خراب تھی جبھی عیناں نے میرب سے ملنے کا کہا تو نیناں نے ایک نظر حور کو دیکھا،،،۔

.

. اچھا تم دونوں میرے کمرے میں چلو میں آتی ہوں،،،،"

.

. نیناں نے حور کو دیکھ کہا تو عیناں جی سہی کہتی حور کو تھامے نیناں کے کمرے کی جانب بڑھی،،،

.

. انکل بھابھی کہاں ہیں آئی مین،،،ویام کی وائف دراصل اتنے سالوں سے ویام نے کبھی تصویر نہیں دکھائی اور کہا کہ اب گھر جا رہے ہو تو دیکھ لینا تو بس اس لیے،،،"

.

. ہاتھ کو مسلتے وہ فوراً سے تصدیق کرنے لگا در حقیقت اسے یہ دیکھنا تھا،

.

. کہ ویام جیسے شخص کی بیوی اسکی پسند کیسی ہو گی،،،؟ بیٹا ابھی جو لڑکی یہاں کھڑی تھی وہی ہے ویام کی بیوی اور ساتھ میں جو پیچھے کھڑی تھی وہ حور ہے۔۔۔"

.

. میری بیٹیاں ہیں دونوں ماشاءاللہ سے،،،وریام نے مسکراتے تصدیق کی تو کرپس آنکھیں پھاڑے بے یقین ساعیناں کو تصور میں سوچتا ہڑبڑا گیا،،

.

. ایک دم سے دل میں ابلتے سارے لڈوں بری طرح سے پھوٹے تھے،

.

. وہ شیو کھجھاتا وریام کو بے حد سنجیدہ دکھا۔۔۔

.

. کیا ہوا سب ٹھیک ہے بیٹا،،،!" وریام نے پریشانی سے اسکا کندھا تھپکتے پوچھا،، نن نہیں انکل سب ٹھیک ہے دراصل ویام نے کچھ کارڈز بھجوائیں ہیں،

.

. اور کہا تھا کہ آپ کو جو ڈیزائن پسند آئے سیلکٹ کر کے سب کو اس جمعے نکاح کا انویٹیشن بھیج دیں،،"

.

. بیگ سے مختلف طرز کے خوبصورت کارڈز نکالتے وریام کے

سامنے لہرائے تو وریام نے نیناں کو دیکھا،،

.

. مگر کارڈز تو میں کل شام میں ہی بھجوا چکا ہوں،،

.

. اس جمعے نکاح کا بولا ہے ویام نے مگر میں نے تو اگلے جمعے کی ڈیٹ

دی ہے۔۔۔

.

. ماتھا مسلتے وہ اب حقیقت میں پریشان تھا،، آپ فکر مت کریں

وریام ہم اگلے ہفتے ہی رکھیں گے ویسے بھی اشعر لوگ بھی آرہے

ہیں الایہ کی رخصتی کے لئے تو پھر فنکشن ایک ہی ساتھ کرلیں

گے۔۔۔۔

.

. نیناں نے مسکراتے اسکی فکر دور کی تو اشعر کا نام سنتے وہ منہ بگاڑتا سرہاں میں ہلا گیا۔۔

.

. آپ باتیں کریں میں آتی ہوں،،،" وریام اور کرپس کو وہیں چھوڑ وہ اب اپنے کمرے میں آئی،،،

.

. موم یار کیا ہوا یہ کون ہے آپ نے ہمیں بتایا نہیں کہ کوئی آنے والا ہے۔۔۔ اور یہ لڑکا وریام نے ہماری حور کے لئے چنا ہے کیا یہ سچ ہے موم۔۔۔۔۔!"

.

. عیناں کے لئے یقین کر پانا ناممکن۔ تھاوہ جتنی بھی شاک ہوتی اتنا کم تھا،،، جبکہ حور چپ چاپ صوفے پر ٹیک لگائے بیٹھی تھی،

.

. بیٹا یہی لڑکا ہے اسکا نام ایشان ہے جبکہ کر پس اسے ویام لوگ بلاتے ہیں کیونکہ وہ اس نام کے کسی شخص سے بہت انسپائر رہا ہے

"""

.

. اور یہ یہیں لندن میں رہتا ہے۔۔"

.

. عیناں کے ماتھے پر بکھرے بے بی کٹ بالوں کو چھیڑتے وہ محبت سے بتاتی کن اکھیوں سے حور کو دیکھ رہی تھی

.

. جس کا چہرہ ہر تاثر سے عاری بلکل سپاٹ تھا،،

.

. اوکے موم ہم آکر اس بارے میں بات کریں گے ابھی ہمیں جانا ہے،،،“

.

. عیناں جانتی تھی یہ مسلئہ کافی بڑا ہے یقیناً اس پر بات کرنا تھی اسے مگر گھر میں سب کے بیچ یہ مناسب نہیں تھا جبھی وہ جلد از جلد حور کے ساتھ باہر جانا چاہ رہی تھی۔۔

.

. اوکے جلدی آجانا اور تمہارے ڈیڈ نے کارڈز بھیج دیے ہیں سب لوگوں کو اگلے جمعے کو نکاح ہو گا حور کا۔

.

. عیناں جو مڑتی حور کی جانب بڑھ رہی تھی اب اس نئ خبر پر وہ چونکتی حیرت زدہ سی نیناں کو دیکھنے لگی۔

.

. جبکہ حور کو ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے اسکے آس پاس سے سارا آکسیجن ختم ہو گیا ہو اور وہ بہت بری طرح سے سانس لے پا رہی ہو،،

.

. عینںن۔۔۔۔مجھے بب باہر لے چلو،،،" ماتھے پر ہاتھ رکھتے حور نے بند ہوتی آنکھوں کو کھولنے کی بھرپور کوشش کرتے عیناں کو پکارا۔۔۔

.

. تو وہ تیزی سے اسکے پاس گئ۔۔

.

. موم پریشان مت ہوں میں اسے باہر کھلی ہوا میں لے جا رہی ہوں شام تک واپس آجائیں گے ہم۔۔۔۔۔"

.

. حور کو ساتھ لگائے وہ دروازے کی جانب بڑھتی بولی،،

.

. تو نیناں نے آنسو چھپائے اپنی معصوم گڑیا کی نڈھال سی حالت کو دیکھا مگر یہ سب اسکے لئے ضروری تھا جبھی وہ ویام اور وریام کا ساتھ دے رہی تھی،

.

. خیر سے جاؤ میری ساری دعائیں اپنی گڑیا کے ساتھ ہیں۔۔۔۔"

حور کے قریب ہوتے نیناں نے ہاتھوں کے پیالے میں اس

حسین مگر مرجھائے گلاب سے مکھڑے کو بھرا اور بے حد نرمی سے اسکے ماتھے پر بوسہ دیے،،، وہ عیناں کا سر چومتے ایک جانب ہوئی،،،

.

. تو عیناں مسکراتی خدا حافظ کہتے کمرے سے نکلی،،

.

. 🔥💖💖💖🔥💖💖💖🔥

.

. ہلیو ایل کہاں ہو تم____؟" فون سے آتی چنگھاڑتی آواز پر آج پہلی بار ایل کے ماتھے پر بل نمودار ہوئے،،،

.

. فون سائیڈ میز پر رکھتے اسنے ہئیر بینڈ اٹھائے اپنے بالوں کو شیشہ میں دیکھا۔۔۔

.

. روم میں ہوں فلحال،،،، “ خاصہ اکتایا ہوا سا لہجہ سنتے لیلی نے موبائل کان سے ہٹاتے بغور دیکھا کیا یہ اسکا ایل تھا۔۔۔۔؟“

.

. تمہیں خبر بھی ہے کہ کیا ہو رہا ہے تم کہاں ہو میرا آدمی گیا تھا تمہیں بلانے اور تم نے اسے مار کر بھگا دیا اور وہ بڈھا ڈاکٹر وہ کیوں ہے تمہارے گھر۔۔۔۔۔ ضرور وہ تمہارا برین واش کر رہا ہو گا ۔۔۔“

.

. غصے سے کمرے کے چکر کاٹتی وہ سلیمان شاہ کو تصور میں سوچتے ہی نفرت سے پھنکاری تو ایل کے ماتھے پر بل نمایاں ہوئے سیل اٹھائے کان سے لگایا۔۔۔

.

. وہ یہاں ہیں کیونکہ ان سے میرا خون کا رشتہ ہے جسے میں جھٹلا نہیں سکتا اور جہاں تک بات ہے برین واش کی تو آپ کو لگتا ہے کہ آپ نے ایسا کچھ کیا ہے کہ جو میں کسی کی باتوں میں آ جاؤں گا۔۔۔۔؟"

.

. اپنی بھوری شیو کو انگوٹھا سے سہلاتے وہ ایک ہاتھ میں کافی کا مگ تھامے مسلسل ایک زاویے کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

.

. جیسے سارا فوکس اسی پر ہو،،،

.

. مجھے کچھ نہیں پتہ تم ابھی پہنچو سارا کام رکا پڑا ہے تم جانتے ہو ڈیلیوری تم کرتے ہو آج میرے دو آدمی پکڑا گئے ہیں،، ایل اب میں کوئی رزک نہیں لوں گی تم پہنچوں جلد از جلد ______، "

.

. اتنے دنوں کے بعد لیلی کے کال کرنے کا مقصد بھی اسکا دھندا ہی تھا، وہ سوچتے تلخ سا مسکرایا۔۔۔

.

. ابھی نہیں موم میں مصروف ہوں تھوڑا کل رات کو نکلوں گا۔۔۔ "

.

. پیچھے سے کمرے میں آتے سلیمان شاہ کو دیکھ اسنے بہانہ گھڑا،، بنا اسکے حکم پر کان دھرے کال کٹ کر دی۔۔۔۔

.

. ڈیڈ آپ تو چھوٹی کے پاس جا رہے تھے، گئے نہیں اس سے ملنے ۔۔۔۔۔"

.

. وہ چلتا سلیمان شاہ کے قریب جاتے پوچھنے لگا،، جبکہ نگاہیں انکے چہرے کے تاثرات کا جائزہ لے رہی تھیں۔

.

. سلیمان شاہ نے اپنا چشمہ اتارتے سامنے موجود صوفے پر براجمان ہوئے،،

.

. ایل کی سنجیدہ نگاہیں انہی پر تھیں۔۔

.

. گیا تو نہیں کیونکہ آج انویٹیشن آیا ہے وہاں سے،،، کارڈ ایل کی جانب بڑھاتے سلیمان شاہ نے کہا تو الجھن سے اس کارڈ کو پکڑتے کھولنے لگا،،

.

. ڈیڈ یہ کیا لکھا ہے اس میں۔۔۔۔!" اندر لکھے حرمین کے نام پر ایل کو لگا جیسے اسکی سانسیں تھم سی گئی ہوں،،

.

. بے یقینی سے اپنے ڈیڈ کو دیکھتے وہ استفسار کرنے لگا جبکہ کارڈ اسکے ہاتھوں سے نیچے گرتے زمین بوس ہو چکا تھا،،

.

. کیوں کیا ہوا ایل________؟" سلیمان شاہ نے حیرت سے اسکے چہرے کے بدلتے رنگوں کو دیکھ پوچھا کچھ نہیں ڈیڈ مجھے ایک کام سے جانا ہے میں آتا ہوں۔؟"

.

. نیچے گرے کارڈ کو اٹھائے وہ ہاتھ میں دبوچے باہر نکلا،

.

. جبکہ سلیمان شاہ سوالیہ نظروں سے اسکی پشت کو گھورتے رہے جو انکی نظروں سے اوجھل ہو گیا تھا،،

.

. ❤✼✼✼✼✼✼✼✼✼✼❤✼✼✼✼✼✼✼✼✼✼✼❤

.

. حیاء سیدھی ہو کر بیٹھو ورنہ سب کے سامنے اگر میں نے کوئی ایسی ویسی حرکت کی تو تمہیں اعتراض ہو گا۔۔۔۔۔۔،

.

. امن نے نیم سرگوشی نما آواز میں کہا تو حیاء نے خفگی سے اسے گھورا، جو اسکے یوں دیکھنے پر مسکراتا اسے سر ہلاتے اپنے سینے کی طرف اشارہ کرنے لگا،،

.

. حیاء نے بے بس نظروں سے اپنے سامنے والی سیٹ کی جانب دیکھا جہاں اشعر اور رمشہ بیٹھے تھے،

.

. اگر آپ پھپھو کو بتا دیتے اپنی چوٹ کا تو وہ ہر گز بھی آپ کو اس حالت میں سفر کرنے کی اجازت ناں دیتی۔۔۔"

.

. غصے سے اسے دیکھتے حیاء نے منہ پھلائے کہا تو امن نے سرد سانس فضا کے سپرد کیا۔۔۔

.

. میں ٹھیک ہوں یار اور ویسے بھی اتنی چھوٹی موٹی چوٹوں کے لئے ماما کو پریشان کرنا کونسا ٹھیک بات ہے۔۔۔۔؛"

.

. امن نے اپنی سی کوشش کرتے اسے سمجھایا جو صبح سے اس سے خفا بیٹھی تھی،،،،

.

. اوپر سے اشعر نے بھی امن کا ساتھ دیا تھا اور اب وہ لوگ یوں لندن جا رہے تھے ایمر جنسی میں، یہ ایمر جنسی اذلان نے کروائی تھی،،

.

. دو دن سے کال پر کال کرتے اسنے سب کا دماغ چاٹ دیا تھا کہ اب اسے بھی اپنی بیوی اپنے گھر چاہیے۔۔۔

.

. جیسے حیاء اور امن ایک ساتھ ہیں وہ بھی الایہ کو اپنی زندگی میں چاہتا تھا،،

.

. اب جب سب ٹھیک ہو رہا تھا تو اشعر اور رمشہ کو اس میں کوئی حرج ناں لگا جبھی تو وہ الایہ کو رخصت کروانے لندن جا رہے تھے،،

.

. امن آپ کو چوٹ آئی ہے،،، حیاء کی آنکھوں میں ایک دم سے نمی دھر آئی وہ آنکھیں پھیلائے اسکے کندھے کو دیکھنے لگی،

.

. جہاں ابھی تک زخم تھا مگر رمشہ سے چھپانے کی خاطر امن نے پٹی کی بجائے شرٹ کے اوپر کوٹ پہنا تھا،،،

.

. یار کچھ نہیں ہے تھوڑی دیر میں ہم لندن ہوں گے تم آرام سے اپنی آنکھوں سے دیکھ لینا اوکے اب ادھر آؤ،،،،"

.

. اسے بازو سے کھینچتے امن نے اسکا سر اپنے سینے پر رکھا تو حیاء نے گہرا سانس فضا کے سپرد کرتے آنکھیں موندی،،،

.

. 🔥 *************** 🔥 *************** 🔥

.

. سر واپس چلیں۔۔۔۔۔" ایچ اے آر کی پشت کو گھورتے ڈائون نے ہلکی سی آواز میں کہا تو ایچ اے آر نے وائن کا گلاس لبوں سے لگایا۔۔

.

. ایک نظر اپنے سامنے والی عمارت پر ڈال ہاتھ پینٹ کی پاکٹ میں پھنسایا۔۔۔

.

ہممممم واپس کیا لینے جانا ہے،،،،"ڈائون کو دیکھتے وہ سوالیہ گویا ہوا .

توڈائون نے تعجب سے اسے دیکھا۔۔

.

. سرویام اپنی ٹیم کے ساتھ وہیں موجود ہے وہ کسی بھی وقت

ہمارے اڈے پر حملہ کر دے گا ہمارا وہاں ہونا لازمی ہے۔۔۔۔

.

. ڈائون نے اسے سنجیدگی سے سنگین حالات کے بارے میں بتایا

۔۔۔۔

.

. تو ایچ اے آر مسکرایا۔۔۔۔ تمہیں لگتا ہے کہ یہ جنگ اب

پیسوں کی یا پھر محض اس جوے کے کھیل کی رہی ہے۔۔۔۔

.

. ڈائون نے نا سمجھی سے اسے دیکھا جو چلتا کرسی پر شان سے بیٹھا
تھا،،

.

. مجھے وہاں تب جانا پڑے جب میری بیوٹی (الایہ) وہاں ہو جب وہ
واپس آرہی ہے تو واپس کس کے لئے جاؤں۔۔۔۔

.

. آنکھیں موندے الایہ کے سراپے کو سوچ اسکی نگاہوں میں
حدت سے ابھری،،،

.

. وہ بے تابانہ مسکرانے لگا۔۔۔۔ مگر سر روزی میم۔۔۔ڈائون
نے اسے ٹوکا۔۔۔۔

.

. تو ایچ اے آر نے اسے دیکھ قہقہ لگایا۔۔۔

.

. تمہیں لگتا ہے کہ یہ لوگ مجھ سے کھیل رہے ہیں۔۔۔ کہتے ساتھ ہی اسنے ابرو اچکایا تو ڈائون نے حیرانگی سے اسے دیکھا،،

.

. روزی ڈارلنگ انزک کے پاس پہنچی نہیں بلکہ میرے کہنے پر گئی ہے۔۔۔ "وہ میرے ساتھ نہیں بلکہ ایچ اے آر انکے ساتھ کھیل رہا ہے۔۔۔ ہاہاہاہاہا۔۔۔۔۔"

.

. اپنی چال کا سوچتے وہ ری لیکس سا پر زور سا قہقہہ لگا اٹھا۔۔۔ جبکہ ڈائون پر یہ انکشاف کسی صدمے سے کم نہیں تھے۔۔۔

.

. شاید اسنے ٹھیک سنا تھا ایچ اے آر دکھنے میں چھوٹا ضرور تھا مگر اندر سے وہ سب کا باپ کا تھا۔۔۔

.

. اسکی پشت کو دیکھ وہ محض سوچ ہی سکا تھا۔۔۔

.

. 🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥🔥

.

. عین اب کیا ہو گا مجھے سب کچھ بتانا ہو گا ڈیڈ کو وہ وہ کیا سوچیں گے میرے بارے میں،،،،۔ عین میں بری نہیں ہوں میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔۔۔“

.

. مسلسل آدھے گھنٹے سے حور کو سنبھالنے کی کوشش میں وہ ہلکان ہو چکی تھی جو بس روتے ہوئے یہی سب دہرا رہی تھی۔۔

.

. عیناں کو آج اس بے حس شخص سے شدید نفرت ہوئی تھی جس نے اسکی معصوم بہن کی زندگی نوچ دی تھی۔۔۔

.

. حور میری جان کچھ نہیں ہو گا میں ہوں تمہارے ساتھ ۔۔۔۔۔" گاڑی میرب کے گھر کے سامنے روکتے اسنے جلدی سے حور کے آنسوں صاف کیے۔۔

.

. میرب جلدی سے نکلی تھی۔۔

.

. عیناں نے ایمر جنسی کا کہتے اسے خاموشی سے باہر آنے کا کہا تھا جو دبے قدموں سے پچھلے گیٹ سے نکلتی اب گاڑی میں بیٹھ چکی تھی۔۔۔

.

. کیا ہوا ہے یار اور حور ی رو کیوں رہی ہے۔۔۔"

.

. اسنے حیرت سے روتی ہوئی حور کو دیکھتے سوال کیا تو عین نے بے بسی سے اسے مر رسے دیکھا۔۔۔

.

. یار ہاسپٹل چلنا ہے تم جانتی ہو میں کچھ بھی اکیلے سنبھال نہیں سکتی تم ساتھ ہو گی تو سہارا ہو گا۔۔۔

.

. عیناں نے میرب کے ہاتھ کو تھامے کہا تو میرب نے اسے تسلی دی۔۔۔

.

. یار اسے کیا ہو گیا۔۔۔" میرب کی نظریں حور کے بے ہوش وجود پر پڑی تو وہ ایک دم سے چیخی جس پر عیناں کا دھیان بھی حور کی جانب ہوا۔۔۔

.

. جو ہوش و خرد سے بے گانہ تھی۔۔۔

.

. یار پتہ نہیں اسکی طبیعت کچھ دنوں۔سے خراب ہے میں نے تمہارے گھر کا جھوٹ بول کر اسے گھر سے نکالا ہے۔۔۔

.

. عین گاڑی سٹارٹ کرو ہمیں حور کو ہاسپٹل لے کر جانا ہو گا

"ــــــ

.

. میرب نے جلدی سے کہا تو عیناں نے فل سپیڈ سے گاڑی

بھگائی۔۔

.

. ❤ ************* ❤ ************* ❤

.

. سلیمان شاہ کی کہی باتیں اسکے ذہن میں گونجتی اسے پاگل کر دینے

کو تھیں۔۔۔۔۔وہ مسلسل سیٹ سے ٹیک لگائے آج صیحیح

معنوں میں خود کو بے بس محسوس کر رہا تھا،،

.

. ویسے کتنی خوشی کی بات ہے کہ میری ہی بیوی کی شادی کا کارڈ کتنی عزت سے بھیجا گیا ہے۔۔۔۔"

.

. اپنے ہاتھ میں موجود اس کارڈ کو کھولتے اسنے زخمی نظروں سے حور کے نام کے ساتھ لکھے اس نام کو دیکھا ایسے جیسے اگر وہ شخص سامنے ہوا تو اسے پل میں ہی جان سے مار دے گا۔۔۔۔

.

. اسنے بے بسی سے اپنی آنکھوں پر ہاتھ پھیرا جو کہ نم تھیں۔۔۔وہ حیران ہوا کیا وہ رو رہا تھا۔۔۔؟"

.

. اسنے خود سے سوال کیا مگر جواب جانتے ہوئے بھی وہ انجان بنا ۔۔۔۔

.

. کاش کہ وہ ناں ملا ہوتا سن شائن سے کیسے اسے خود سے دور دیکھ رہا تھا وہ،، طیہ صرف ایل ہی جانتا تھا اسکی خوشبو تو اسے اپنے روم روم میں محسوس ہوتی تھی،،،

.

. اب کیا یہ ہی دیکھنا باقی تھا کہ اسکا نام بھی اس سے جدا کر دیا جائے۔۔۔۔"

.

. اپنی ہی سوچوں میں گم اسنے بار بار بجتے موبائل کو کان سے لگایا ۔۔۔۔

.

. آگے سے ملنے والی خبر پر اسکی دھڑکنیں تیز ہوئیں تھی۔۔۔۔

.

. سانس جیسے تھمنے لگا ہوں، دھڑکنوں میں ہوتی روانی جیسے زندگی کی نوید تھی، کیا دعائیں اتنی جلدی قبول ہوتی ہیں۔۔۔ کون سے ہاسپٹل،،،،،!" لہجے میں بے قراری ہی بے قراری تھی ایسے جیسے کسی صدیوں سے بھٹکے مسافر کو اسکی منزل کا پتہ مل گیا ہو

۔۔۔

.

. تم باہر ہی رکو نظر رکھنا کوئی خطرہ ناں ہو۔۔۔ میں آرہا ہوں۔۔۔۔" مقابل کو حکم دیتے ہی اسنے کال کٹ کی۔۔۔ ایک نظر اپنے ہاتھ میں موجود اس کارڈ کو دیکھا اگلے ہی لمحے اسکے ہزار ٹکرے کرتے وہ اسے ہوا میں اچھالتا گاڑی سپیڈ سے بھگا لے گیا۔۔۔

.

. @@@@@@@@@@@@💖💖💖💖@@

@@@@@@@@@@

.

. نیکسٹ ایپی سوڈ ایل💖حورا سپیشل 1k🔥لائکس پر۔

****

. لائکس پورے ہوں گے تو ہی ایپی پوسٹ ہو گی چند ریڈرز ہیں جو اپنی رائے سے آگاہ کرتے ہیں😐☹️باقی سب سوئے ہوئے ہیں اپنی قیمتی رائے سے ضرور آگاہ کریں۔اور لائکس ضرور کریں شکریہ❤️🙂□ الفتِ عشق (جنون عشق سیزن ٹو🔥🔥🔥)

. قسط نمبر____62

. #از قلم_زینب_راجپوت

. اجازت کے بغیر کاپی کرنا ممنوع ہے ⊘⊘۔۔۔

.

. ********______________________********

.

. میں بھی ساتھ آتا ہوں،،،" مائیکل جلدی سے تیز تیز قدم اٹھائے ایل کے ساتھ ہمقدم ہوتے بولا،، ایل جو ہڈ سر پر ڈالے ماسک سے چہرے کو مکمل طور پر کور کر چکا تھا اسنے قدم روکے۔۔۔

.

. مائیکل نے تھوک نگلتے اسکے رکتے قدموں کو دیکھا اور پھر آنکھوں میں خوف سموئے اسے دیکھنے لگا جس کی آنکھیں بے تاثر تھیں۔۔۔

.

. تمہارا سفر یہیں تک تھا جب تک میں اس ہاسپٹل کے اندر جاتا ہوں مجھے تمہارا نام ونشان بھی نہیں دکھنا چاہیے۔۔۔باقی تم سمجھدار ہو،،،"

.

. مائیکل کے کندھے پر ہاتھ پھیرتے وہ کچھ ناں کہتا بھی اسے بہت کچھ سمجھا چکا تھا۔۔

.

. جو بنا ایل کی جانب دیکھے سپیڈ سے گاڑی کی جانب بھاگا۔۔۔

.

. ایل نے دور تک گاڑی کو جاتا دیکھا اور پھر سرد سانس اپنے اندر اتارتے ایک نظر سامنے موجود عمارت کو دیکھ وہ تیزی سے آگے بڑھا۔۔۔

.

. ******______________******

.

. ڈاکٹر پلیز اسے جلدی سے ٹھیک کر دیں،، پلیز میرے حور کو ٹھیک کر دیں آپ______,عیناں نے روم میں داخل ہوتے ڈاکٹر سے انگلش لب و لہجے میں کہا۔۔

.

. تو اسنے ایک نظر سامنے بے ہوش پڑے وجود پر ڈالتے اس روتی ہوئی چھوٹی سی لڑکی پر ڈالی۔۔

.

Don't worry little girl, it will be fine. .

.

. (پریشان مت ہو چھوٹی لڑکی یہ ٹھیک ہو جائے گی)

.

. عیناں کی آنکھوں میں خوف دیکھتے ڈاکٹر نے مشفقانہ انداز میں کہا،، تو عیناں نے بے ساختہ ہی ڈر اور خوف سے اپنے پھڑ پھڑاتے لبوں کو ایک دوسرے میں پیوست کیا۔۔

.

. گرے کانچ سی آنکھیں رونے سے سرخ ہو رہی تھیں، جبکہ چھوٹی سی ناک پر جھلکتی لالی اسکی فکر کو عیاں کر رہی تھی۔

.

. نچلے لب کے کونے کو دانتوں تلے دبائے عیناں نے مٹھیاں بھینچتے حور کو دیکھا جو اس وقت اس چھوٹے سے بیڈ پر نیم بے جان سی حالت میں تھی۔

.

. سرخ و سفید رنگت میں۔ گھلتی زردیاں عیناں کو ڈرانے کے لئے کافی تھیں۔۔۔

.

. اسے رہ رہ کے ویام یاد آرہا تھا، کاش وہ پاس ہوتا تو ہر مشکل سے نپٹنا کتنا آسان ہو جاتا،،، اپنی پرنسز پر اپنی عین پر آتی ہر مصیبت کو وہ پہلے سے ہی قید کر لیتا۔۔۔

.

. مگراب وہ کہیں نہیں تھا عیناں کو شدید دکھ نے آن گھیرا،،
آنکھوں کے سامنے آتا اسکا وجہیہ چہرہ اسے دوہری اذیت میں
مبتلا کر گیا۔۔

.

. مگر وہ انجان تھی کہ اس وقت وہ جس دکھ جس اذیت کو برداشت
کر رہی ہے۔۔

.

. وہ تو آنے والے اس بھیانک طوفان کے سامنے کچھ بھی نہیں،
جس سے اس معصوم کا مان سارا وقار بری طرح سے کرچی کرچی
ہونے والا تھا،،

.

. معا کندھے پر کسی کے ہاتھ کا لمس محسوس کرتے کانوں میں گونجتی آواز پر عیناں نے ٹیک چھوڑتے نم نگاہوں سے پیچھے دیکھا

"

.

. جہاں میرب ہاتھ میں پانی کی بوتل تھامے کھڑی تھی۔عیناں نے بمشکل ضبط کرتے اپنے پہلے سے سرخ ہوتے لبوں کو بری طرح سے کچلا۔۔۔

.

. وہ کیا بتاتی سب کو اگر حور کو کچھ ہو جاتا، تو پھر کیا ہوتا۔۔۔وہی تو تھی جو اسے گھر سے نکال لائی تھی۔

.

. اوپر سے حور کی روح پر پیوست ہوئے زخموں کی وہ اکیلی ہم راز تھی،،،عیناں کو اپنا آپ کسی گہرے کنویں میں گرتا ہوا محسوس ہو رہا تھا،،

.

. جہاں سے وہ باوجود کوشش کے بھی نہیں نکل پا رہی تھی،،

.

. ری لیکس وہ ٹھیک ہو گی۔۔۔ چلو یہاں سے۔۔۔۔۔"

.

. زبردستی اسکے بازو کو دبوچے میرب بنا اسکی سنے اسے ساتھ لیے ویٹنگ ایریا میں داخل ہوئی۔۔۔

.

. میرب چھوڑو وہ اکیلی ہے وہاں۔۔۔“ اپنا بازو چھڑاتی وہ نم آواز میں بولی لہجے میں گھلی نمی کے ساتھ اذیت رقم تھی جسے میرب بخوبی محسوس کر پا رہی تھی۔۔ مگر اسے لگا شاید حور کی حالت کی وجہ سے پریشان ہے وہ۔۔۔۔

.

. عیناں میں نے انکل (وریام) کو کال کر دی ہے وہ کسی بھی وقت پہنچتے ہونگے۔۔۔ اگر تم نے خود کو ناں سنبھالا تو میں دو تھپڑ لگاؤں گی ابکی بار۔۔۔۔“

.

. میرب کے لئے اسے یوں روتا دیکھنا ناممکن سی بات تھی،، جبھی فوراً اسے دھمکی دی۔۔ عیناں نے ناک سکوڑتے اسے گھورا۔

.

. صرف باتوں سے ہی نہیں بلکہ عمل سے بھی یہ ثابت کرنا بے حد ضروری ہے کہ تم سٹرانگ ہو۔۔۔" زندگی ہر موڑ پر امتحان لیتی ہے عیناں۔۔۔کوشش کرو کہ سمٹ جاؤ ورنہ بکھیرنے والے تو آگے ہی بہت ہوتے ہیں۔۔۔"

.

. میرب نے رسان سے سمجھاتے نرمی سے اسکے گالوں کو صاف کیا تو ایک لمبا سانس لیتی عیناں اسے یونہی گھورتی رہی۔۔

.

. اگر ویام ہوتا تو جل جل کر مر جاتا ہائے،،۔۔۔۔" بہت اچانک میرب نے بے ساختہ ہی ان سرخ ہوتے رخساروں پر اپنے لبوں کا لمس چھوڑتے شرارت سے آنکھیں مٹکاتے کہا۔۔۔

.

. تو عیناں کی آنکھوں میں سرخی سی تیرنے لگی۔۔۔وہ سرخ چہرے سے پلکیں جھپکتی سر جھکا گئی۔۔۔ جبکہ میرب اسکے یوں شرمانے پر مسکراتی اسکے گلے لگی۔۔۔

.

. ******** ________________________ ********

.

. کیا ہوا ہے اسے ________؟" کمرے کا دروازہ بے حد اچانک اندر سے بند ہوا تھا۔۔۔ ٹھک کی آواز پر ڈاکٹر نے رخ موڑتے ماسک میں چھپے اس انجان شخص کی نیلی آنکھوں میں دیکھا۔

.

. جن کے پپوٹے رت جگے سے سوجھ چکے تھے۔۔

.

. کون ہیں آپ____! ” سر تا پاؤں اسے گھورتے ڈاکٹر نے سخت لہجے میں پوچھا۔۔۔

.

. ہاتھ میں تھامی رپورٹس کو میز پر رکھتے اسنے ایک نظر دوائیوں کے زیرِ اثر اس بے ہوش نازک سے وجود پر ڈالی۔۔۔ اور پھر خود سے سات یا آٹھ قدموں کے فاصلے پر کھڑے ایل پر۔۔۔۔۔

.

. یہ جاننا تمہارا کام نہیں۔۔۔۔ جتنا پوچھا ہے اتنا جواب دو۔۔۔۔۔ اپنے دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں مضبوطی سے بھینچتے گویا وہ اپنے غصے پر ضبط کر رہا تھا۔۔۔

.

. صرف تب تک جب تک وہ حور کی خیریت کی بابت ناں جان لیتا۔۔۔اسکے بعد اس ڈاکٹر کے خشر سے ایل خود بھی انجان تھا

۔۔۔۔

.

. سوری انکے ساتھ لڑکی آئی ہے ایک آئی تھنگ بہن ہے وہ انکی۔۔۔آپ ایسے روم میں نہیں آسکتے ابھی کے ابھی نکلیں یہاں سے۔۔۔۔"

.

. بلیک ہڈ سے جھلکتی ان کھا جانے والے نظروں کو دیکھتا ڈاکٹر اٹل لہجے میں بولا۔۔۔تو ایل کے ہونٹ مسکرائے۔۔۔

.

. کمرے میں ایک دم سے اسکے بھاری قدموں کی آہٹ گونجنے لگی ۔۔۔اسکی آہٹ کو اپنے قریب محسوس کرتی وہ بے ہوشی میں بھی بے چین ہوئی تھی۔۔

.

. ماتھے پر ایک ساتھ ڈھیروں بل نمایاں ہوتے حور کی اندرونی حالت کی غمازی کر رہے تھے۔۔۔

.

. ایک نظر قریب آتے ہی اس وجود پر ڈالے وہ ڈاکٹر کی جانب متوجہ ہوا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

.

. ایل نے سیل نکالتے کچھ بٹن دبائے اور سیل ڈاکٹر کی جانب گھمایا۔۔۔۔یک بار گی ڈاکٹر کے چہرے پر پسینے کے قطرے

نمودار ہونے لگے۔۔۔ آنکھوں میں خوف کے ساتھ ساتھ گھبراہٹ ڈر بے بسی سی تیرنے لگی۔۔۔۔

.

. جوایل کو اپنی بے بسی سے بے حد کم لگی تھی۔۔ جانتے ہو ایک اشارہ اور تمہاری بیوی اوپر۔۔۔۔۔ موبائل پیچھے کرتے وہ بے تاثر لہجے میں بولا۔۔۔ جیسے کوئی احساس کوئی جذبات باقی ناں ہوں۔۔۔۔

.

. ڈاکٹر نے اس سفاک شخص کو گھورتے لب آپس میں مضبوطی سے پیسوت کیے۔۔۔۔

.

. کافی سمجھدار ہو۔۔۔۔اسکی آنکھوں میں بے بسی دیکھتے وہ مڑتے تین قدموں کے فاصلے کو سمیٹتا بیڈ کے قریب تر ہوا۔۔۔

.

. آنکھوں میں سرخی کے ڈورے تیرنے لگے۔۔۔۔سینے میں موجود خون کے لوتھڑے کی گردش تیز تر ہوئی تو دھڑکنوں کا شور اسے اپنے کانوں میں سنائی دینے لگا۔۔۔

.

. ایل نے دھیرے سے اپنا دایاں ہاتھ اٹھایا۔۔۔اسے احساس ہوا کہ اسکا ہاتھ کپکپا رہا ہے۔۔۔وہ ایک ہاتھ بیڈ کے سرہانے پر رکھتے سارا وزن اس ہاتھ پر ڈالے قدرے جھک سا گیا۔۔۔۔

.

. بے حد آہستگی سے حور کے پیٹ پر دھرے ہاتھ کو چھونا چاہا۔ وہی خوشبو تھی وہی لمس جو آج بھی اسے خود میں محسوس ہوتا تھا، کیسا سرور تھا کہ آنکھوں میں حرارت بڑھنے لگی۔۔۔۔

.

. دیدار یار کی طلب اس قدر حاوی تھی کہ ایل بنا پلکیں جھپکائے اسے دیکھے گیا۔۔۔

.

. جو بنا کسی ہار سنگھار کے، نیم مردہ حالت میں آنکھوں کے گرد ہوتے ہلکے چہرے کی اتری رنگت میں بھی اسے اپنے دل کی ملکہ لگی تھی۔۔۔۔۔۔

.

. اسنے آنکھیں موندے جذب کے عالم میں اس خوشبو میں لمبا سانس بھرتے اپنی سانسوں کو سرور بخشا۔۔۔۔

.

. دل کی دھڑکنیں اس قدر تیز تھیں کہ انکا شور اسے کمرے میں گونجتا محسوس ہوا۔۔۔۔

.

. بتاؤ ڈاکٹر یا پھر میں کچھ کروں،،،، نظروں کو ہنوز ایک ہی زاویے پر گھاڑے وہ دیوانہ وار اس چہرے کا دیدار کرتا غرایا۔

.

. تو ڈاکٹر کو اندازہ ہوا کہ وہ لاعلم نہیں تھا جبھی اسنے لب بھینچے اس سفاک شخص کی چوڑی پشت کو گھورا جو اس معصوم بچی کے سامنے کوئی درندہ دکھ رہا تھا۔۔

.

. شی از پریگنینٹ۔۔۔۔۔سٹیریس اس قدر حاوی ہے کہ اگر انہوں نے اپنا خیال ناں رکھا تو انکا مس کیرج ہو جائے گا اور ابھی بھی بمشکل سے انکی حالت سنبھلتے ہی میں نے ایسا کچھ نہیں کیا ۔۔۔۔"

.

. ڈاکٹر کے کہے لفظوں نے ایل کو مڑنے پر مجبور کر دیا۔۔۔وہ ایک ہی جست میں اسکے قریب جاتے اسے گریبان سے تھام چکا تھا۔۔

.

. کیا کہا تم نے دوبارہ کہو۔۔۔" اس بار وہ دھاڑتے بولا تو ڈاکٹر نے گڑبڑاتے اس پاگل کو دیکھ اپنا آپ چھڑوانا چاہا جو کہ بنا اسکی رضا کے ناممکن تھا۔۔۔

.

. میں نے کہا یہ ماں بننے والی ہے اور اسکے بچے کو خطططط ۔۔۔۔۔۔______!"

.

. اششششش کیا خطرہ میرے ہوتے میرے بچے کو کوئی خطرہ نہیں ہو سکتا۔۔۔سنا تم نے۔۔۔ناں ہی میری سن شائن کو ناں ہی میرے بچے کو۔۔۔۔سنا تم نے۔۔۔"

.

. ابکی بار وہ دھاڑا کم گر جا تھا۔۔ڈاکٹر نے پاگلوں کی طرح سر ہاں میں ہلایا اسے سچ میں اس پاگل شخص سے خوف آ رہا تھا۔۔

.

. حل بتاؤ کیسے ٹھیک ہو گی میری سن شائن۔۔۔۔۔۔۔اپنے آپ پر ضبط کرتے ڈاکٹر کو جھٹکے سے چھوڑ وہ بڑبڑایا۔۔۔۔۔ہاتھ سے اپنی آنکھوں کو موندتے وہ سرد سانس فضا کے سپرد کرتا خاصا بے چین تھا۔۔۔

.

. اسے ابھی تک یقین نہیں ہو رہا تھا کہ وہ باپ بننے والا ہے ایک الگ سا احساس تھا ایک الگ سا کچھ انوکھا مگر دل کے قریب،، ایل کو لگا جیسے وہ کسی خواب کے زیر اثر ہو اور یہ خواب اس قدر قلیل مدت ہو گا کہ آنکھ کھولتے ہی ہر طرف ویرانی ہو گی۔۔۔

.

. انکا خیال رکھیں ہر پریشانی سے دور کسی ایسی جگہ جہاں وہ ہر پریشانی سٹریس سے بچ سکیں۔۔۔۔!"

.

. ڈاکٹر کی آواز پر وہ چونکتے ہوش میں لوٹا۔۔۔۔۔ ایک سرد سانس فضا کے سپرد کیا آنکھوں کے سامنے باہر بیٹھی متفکر سی روتی عیناں کا چہرہ لہرایا۔۔۔۔

.

. وہ ایسا نہیں چاہتا تھا عیناں کو روتا دیکھ ہی اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ چند لمحے اپنی سن شائن کا دیدار کرتے اسے نظروں سے اپنی روح میں اتارتا خاموشی سے چلا جائے گا۔۔

.

. مگر اب اسے یہ سب کچھ کرنا ناممکن سا لگا۔۔۔ کیا حور کے گھر والے کسی ایسے بچے کو اپنائیں گے جس کے باپ کا نام ونشان ناں ہو۔۔۔

.

. کیا گارنٹی تھی کہ اس کی سن شائن اپنوں کے بیچ ٹھیک۔ ہو گئ۔۔۔

.

. لبوں کو میچتے اسنے آخری فیصلہ کیا۔۔۔ میز سے پیپر اور پن اٹھائے اسنے تیزی سے لکھنا شروع کیا۔۔۔ ایک سرد سانس فضا کے سپرد کیے اس ڈاکٹر کو دیکھا۔۔۔

.

. یہ وریام کاظمی کو دے دینا، ڈاکٹر نے سر ہاں میں ہلایا۔۔۔ وریام کاظمی کو وہ اچھے سے جانتا تھا۔۔ ایل نے اسکے ہلتے سر کو دیکھا اور چلتے بیڈ کے قریب جاتے نرمی سے اپنی متاعِ جاں کو اپنی آغوش میں بھرا۔۔۔

.

. اگر کوئی پوچھے تو کہہ دینا اسکا شوہر اسے ہمیشہ کے لئے اپنے ساتھ لے گیا ہے۔۔۔

.

. اپنے بے انتہاء قریب موجود اس نازک وجود کو اپنے سینے میں سر دیے دیکھ وہ غرور سے بولا۔۔۔ یہ غرور کچھ عام سا نہیں بلکہ کسی بہت اپنے کو پالینے کا غرور تھا۔۔۔

.

. وہ جانتا تھا عشق کے سفر کی منزل میں ابھی اسے جانے کتنے سخت راستوں سے گزرنا ہے مگر وہ عشق ہی کیا جو آزمائے تڑپائے ناں ۔۔۔۔۔۔"

.

. ایک گہری نگاہ اس موم کی گُڑیا پر ڈالے وہ تیز تیز قدم اٹھاتا باہر کی جانب نکلا۔۔۔

.

. ******____________******

.

. *** میں نے اس کو اتنا دیکھا جتنا دیکھا جا سکتا تھا

.

. لیکن پھر بھی دو آنکھوں سے کتنا دیکھا جا سکتا تھا

.

. اس کے روشن چہرے پر نظر ٹھہرتی ہی کب تھی

.

. اس کے چاند سے چہرے کو کتنا دیکھا جا سکتا تھا

.

. دیکھنے یوں تو اس کو جانیں کتنی دنیا آئی تھی

.

. لیکن جتنا میں نے دیکھا، کب اتنا دیکھا جا سکتا تھا

.

. اس کو دیکھوں چار سو اپنے خوابوں اور خیالوں میں

.

. لیکن چند خوابوں میں بھی کتنا دیکھا جا سکتا تھا

.

** .

.

. آسمان پر پھیلے سیاہ بادلوں میں جگمگاتا وہ روشن ٹکڑا اپنی روشنی کی کرنیں بکھیر تا زمیں میں بسے مقمیوں کے دلوں کو روشن کرنے کی اپنی سی کوشش میں مگن تھا،،

.

. کھلی کھڑکی سے آتی یہ چند روشنی کی کرنیں بیڈ پر بے سودھ لیٹے اس وجود کے صبیح چہرے پر بکھرتے مقابل کو دیدار یار میں جلا بخش رہی تھیں۔

.

. معاً حور کے وجود میں جنبش پیدا ہوئی،، شفاف ماتھے پر لکیروں کا جال ایل کو بے حد پیارا لگا، بے اختیار وہ صوفے سے اٹھتے بیڈ کی جانب بڑھا۔

.

. ڈارک براؤن بال بے ترتیبی سے کندھے پر بکھرے ہوئے تھے، دن سے رات کے اس وقت تک وہ بنا پلکیں جھپکائے اپنی آنکھوں کے سامنے موجود اس ساحرہ کو یک ٹک دیکھتا رہا تھا،

.

. جو ہوش و خرد سے بے گانہ ایل کو پھر سے اپنے سحر میں مکمل طور پر جکڑ رہی تھی، ایک انجانی سی کشش تھی جو آج پھر سے اسے بے اختیار اس نازک جان کی طرف مائل کر رہی تھی،،

.

. سیاہ بوٹوں میں مقید پاؤں دھیرے سے آگے بڑھ رہے تھے،

.

. آنکھوں کی سرخی اسے دیکھتے ہی حد درجہ گہری ہوتی جارہی تھی

۔۔

.

. ایل نے اختیار اپنے نچلے لب کو دانتوں تلے دبایا،، ہاتھ چہرے پر پھیرے وہ دو قدموں کے فاصلے پر رکتا خود کو ڈپٹ رہا تھا،

.

. وہ کیسے خود سے کیا وعدہ توڑ دیتا کیسے پھر سے اپنی سن شائن کی بے ہوشی کا فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔۔

.

. ایل نے جیسے خود کو یاد دلایا، مٹھیاں بھینچے وہ بے چین ہوتی حور کے قریب بیٹھا،، سانس روکے بے حد اچانک سے اپنا دایاں ہاتھ حور کے بالوں میں لے جاتے نرمی سے انہیں سہلانے لگا،،

.

. وہ جو نیند کے زیر اثر بے چین سی دکھ رہی تھی۔۔۔

.

. اب پھر سے پر سکون ہونے لگی،، جسم ڈھیلا چھوڑتے وہ لمبے لمبے سانس لیتی ایل کو نگاہ چرانے پر مجبور کر گئی۔۔۔

.

. ایل نے بے بسی سے کھڑکی کی اوٹ سے جھانکتے چاند کو دیکھا۔۔

.

. اور ایک ٹانگ اٹھائے دھیرے سے قدرے فاصلے پر بیڈ پر رکھی

اور سر بیڈ کراؤن سے ٹکایا،،

.

. نظریں پھر سے بغاوت کرتی اسی دشمن جاں پر اٹک گئیں، آج وہ

اتنا تو جان چکا تھا کہ دنیا کے بے تحاشہ حسن کو قدموں تلے

روندھنے والا وہ مضبوط اعصاب والا شخص اس چھوٹی سے لڑکی

کے سامنے بلکل لاچار بے بس تھا،،،

.

. حور کی گھنی پلکوں تلے بند ان سیاہ جھیل سی آنکھوں کو دیکھ وہ

تصور میں ہی اپنے لئے ان میں خوف دیکھ سرد سانس فضا کے

سپرد کرتا پھر سے بغور اس چاند سے مکھڑے کو فرصت سے دیکھے

گیا۔۔۔

.

. اسکا انداز بلکل پرسکون تھا جیسے اسے یقین ہو کہ ویام یا پھر کوئی اور اسے چاہ کر بھی ڈھونڈ نہیں سکے گا۔۔۔۔

.

. یہ چھوٹا سا گھر صرف ایل کی ملکیت تھا جہاں وہ اکثر کچھ وقت سکون سے گزارنے کے لئے آتا تھا،،

.

. ڈاکٹر کے کہے الفاظ اسکے کانوں میں گونجتے ایل کو بے چین کر گئے وہ حور کو لے تو آیا تھا مگر کیا وہ اسکے ساتھ رہنے کو مان جائے گی اگر حالات کچھ اور ہوتے تو وہ اسے منا لیتا بھیک مانگ لیتا مگر اب اسکے دور جانے کی سوچ ہی ایل کا سانس روک رہی تھی۔

.

. اور سب سے بڑھ کر یہ سوچ اذیت ناک تھی کیا وہ اس بچے کو اپنائے گی ______؟ کیا اسکی طرح اسکا بچہ بھی اپنے ماں باپ کے پیار سے محروم رہے گا کیا اسے بھی اپنی ماں سے اس معاشرے سے وہی نفرت ملے گی جو اسے ملتی رہی۔۔۔۔۔۔

.

. ایل کی آنکھوں میں خوف کے ساتھ ساتھ اپنی اولاد کے لئے نمی تھی بے اختیار ہاتھ بڑھاتے اسنے حور کے پیٹ پر رکھا۔۔۔

.

. اپنے بچے کو محسوس کرنے کی کوشش۔ کرتا وہ آنکھیں موندے گہرے سانس بھرنے لگا۔۔۔۔

.

. اپنے آس پاس بکھری وہی خوشبو محسوس کرتی وہ بری طرح سے نیند میں بھی بے چین سی رہی تبھی بمشکل سے خود میں ہمت پیدا کرتے حور نے آنکھیں کھولی۔۔

.

. تو پہلی نظر خود پر جھکے اسی چہرے پر پڑی۔۔۔وہ پلک جھپکتی اس بھیانک خواب سے نکلنے کی کوشش کرنے لگی۔

.

. ہوش آتے ہی وہی اذیت جاگی تھی۔۔ حور نے لب بھینچے پلکیں جھپکی مگر منظر اب بھی وہی تھا۔۔۔ سیکنڈ کے دسویں حصے میں وہ حقیقت کو تسلیم کرتی ایک جھٹکے سے اٹھی ایل کے ہاتھ کو نفرت سے اپنے پیٹ سے جھٹک گئی۔۔۔

.

. ایل جو آنکھیں موندے سکون حاصل کر رہا تھا ایک دم سے آنکھیں کھولی تو خود کو نفرت سے گھورتی حور کو دیکھ اعصاب ڈھیلے پڑے۔۔۔

.

. وہ پھر سے اسے تھامنے کو قریب ہوا مگر ابکی بات حور نے زور دار تھپڑ اسکے چہرے پر دے مارا۔۔۔

.

. یہ سب اس قدر بے اختیار ہوا تھا کہ حور بے یقین سی اپنے ہاتھ کو دیکھنے لگی آنکھوں میں خوف تھا اسنے جھٹ سے آنکھیں بند کئے کھول سرخ چہرے سے خود کے قریب کھڑے ایل کو دیکھا۔۔

.

. ایل نے بمشکل سے خود پر ضبط کیا وہ مستحق تھا اس سلوک کے۔۔۔

.

. خود کو باور کرواتے دوبارہ سے حور کو دیکھا جس کا نازک وجود بری طرح سے کپکپا رہا تھا آنکھوں میں خوف تھا جسے ایل نے بخوبی محسوس کیا۔۔۔

.

. بنا کچھ کہے وہ چلتا اسکے قریب ہوا ہاتھ اسکی کمر کے گرد مضبوطی سے حائل کیے اسے جھٹکے سے سینے سے لگایا۔۔۔

.

. حور سن وجود سے ساکت کھڑی تھی۔۔۔وہ ابھی تک شاک میں تھی،وہ تو عین کے ساتھ تھی پھر وہ اس شخص کے پاس کیسے۔۔۔۔

.

. ذہن پر زور ڈالتے وہ بے بسی سے اپنی گردن پر ایل کی گرم سانسوں کو محسوس کرتی آنکھیں موند گئی۔۔۔

.

. تمہیں اتنا مضبوط ہونا چاہیے پرنسز کہ تم میرے یا ڈیڈ کے پاس ناں ہونے پر اپنا دفاع خود کر سکو،، یاد رکھو ایک لڑکی کی سب سے بڑی طاقت اسکا خود پر یقین ہے۔۔۔ تمہیں جب بھی بے بسی محسوس ہو تو اپنی آنکھوں کو بند کرنا اور اللہ کو یاد کرنا دیکھنا کتنی طاقت ملے گی۔۔۔۔" وہ ہنستا اسکے بالوں پر بوسہ دیے حور

کی ناک کو محبت سے چھیڑتے بولا۔۔۔ حور مسکراتی ویام کو دیکھ
رہی تھی۔۔۔

.

. حور نے فوراً سے آنکھیں کھولی اپنے اللہ سے مدد مانگتی وہ بھرپور
مزاحمت کرتے اپنے دونوں ہاتھ ایل کے سینے پر رکھے دباؤ دیے
اسے خود سے دور کر گئی۔۔۔۔

.

. ایل لڑکھڑاتا پیچھے ہوا حور کا آتش فشاں روپ دیکھ رہا تھا۔۔۔۔
جو لائٹ پنک کلر کے ڈھیلے ڈھالے ڈریس میں ملبوس دوپٹے سے
بے گانہ سیاہ بال جو اسکے دونوں کندھوں پر جھول رہے تھے۔۔۔
سرخ نم آنکھیں لیے ایل کو لب بھینچنے پر مجبور کر گئی۔۔۔

.

اگر ہاتھ لگایا تو ہاتھ توڑ دوں گی۔۔۔" دانت پر دانت جمائے وہ غصے سے انگلی دکھاتے بولی،،، تو ایل نے بغور اس نازک سی جان کو سر تا پاؤں دیکھا بائیں ہاتھ سے اپنے بکھرے بالوں کو کاندھوں سے پیچھے کیا۔۔۔

.

سر اثبات میں ہلا دیا جیسے بتایا ہو کہ سمجھ گیا ہوں۔۔۔۔۔ درواز کھولو۔۔۔۔

.

ایل کے سر ہاں میں ہلانے پر حور نے نیا حکم صادر کیا تو ایل نے ماتھے پر بل ڈالے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔۔

.

. سنا نہیں تم نے گھٹیا انسان دروازہ کھولو____" اتنے عرصے بعد وہ اپنا غصہ اس پر نکال رہی تھی اسکا گھٹیا شخص کہنا بھی ایل کو ایسے لگا جیسے پھول برسائے ہوں کسی نے۔۔۔۔وہ ڈھیٹ بنا مسکرا دیا۔۔۔

.

. حور کے تم بدن میں آگ لگی اسکا مسکرانا حور کو احساس بے بسی میں ڈبا گیا۔۔۔۔

.

. جبھی اسے چھوڑ وہ خود دروازے کی جانب بڑھی۔۔۔تو ایل نے افسوس سے گردن نفی میں ہلائی۔۔۔۔۔

.

. ایک جھٹکے میں حور کی نازک کلائی اسکی گرفت میں تھی۔۔۔ ایل نے اسے بازو سے دبوچ جھٹکا دیا وہ لہراتی ایل کے چوڑے سینے سے آن لگی۔۔۔

.

. ایل کی دھڑکنوں کا شور قیامت خیز تھا جسے محسوس کرتی حور نے نفرت سے اسے دھکا دیے قدم پیچھے کیے۔۔۔۔

.

. کیا چاہتے ہو کچھ کمی رہ گئی تھی مجھے نوچنے میں جو پھر سے اٹھالائے ہو۔ دل نہیں بھرا تھا ایک بار تباہ کر کے۔۔۔ پھر سے نوچنے آئے ہو اس بار کتنے دنوں تک دل بھرے گا تمہارا۔۔۔۔"

.

. حور کے تلخ الفاظ ایل کے سینے پر کسی تیز خنجر کی طرح پیوست ہو رہے تھے۔۔۔جبڑے بھینچے وہ سرخ نگاہوں سے حور کو دیکھے گیا۔۔۔جو پوری طرح سے ہانپ رہی تھی۔۔

.

. مگر آج ڈر خوف کہیں نہیں تھا۔۔۔اب میں کمزور نہیں ہوں جانتے ہو کیوں۔۔۔"

.

. ایل کی آنکھوں میں دیکھتی وہ غرائی تو ایل کو اندازہ ہوا شاید وہ اسکی سوچ سے بھی زیادہ اس سے نفرت کرتی تھی۔۔

.

. کیونکہ اس بار میرے پاس کچھ بھی نہیں عزت بھی نہیں جس کے چھن جانے کا خوف ہو۔۔۔۔۔ہاہاہا_______۔تم نے ذلیل

انسان، درندے، جانور، وحشی بھیڑیے کہیں کے۔۔۔۔ تم نے میرا سب کچھ چھین لیا میرا مان میرا غرور میری ذات کو مٹا دیا تم نے۔۔۔۔ تمہیں موت ناں آئی درندے تم پھر سے میرے زخموں کو ہرا کرنے پہنچ آئے۔۔۔"

.

. حور نے طیش سے آگے بڑھتے ایل کے چہرے پر تھپڑوں کی بوچھاڑ کر دی۔۔۔ ہر تھپڑ کے ساتھ اسکے منہ سے نکلی ہر تلخ حقیقت ایل کے دل کو بری طرح سے گھائل کر رہی تھی۔۔۔

.

. ایل نے نظریں جھکا لیں وہ مجرم تھا آخر ایسا تو ہونا ہی تھا۔۔۔

.

. کیوں کیا تم نے ایسا کیوں مار دیا مجھے۔۔۔۔۔" تھک ہار کر وہ روتی بلکتی گھٹنوں کے بل فرش پر گرتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔۔

.

. ایل اسے یوں روتا دیکھ تڑپتے اسے قریب گھٹنوں کے بل بیٹھا ۔۔۔۔۔

.

. سس سن شائن۔۔۔۔۔" بمشکل سے اس لرزتے وجود کو پکارا مگر چھونے کی غلطی نہیں کی تھی۔۔۔۔

.

. دور رہو اگر ہاتھ بھی لگایا یا تو تمہیں مار دوں گی یا پھر خود مر جاؤں گی۔۔۔۔"

.

. ایل کے بڑھتے ہاتھ کو دیکھ وہ خود میں سمٹتی پیچھے ہوتے پھنکاری

.

. ایل اس بے حس لڑکی کو دیکھے گیا کیا وہ اس سے دور رہ سکتا تھا۔

.

. بمشکل سے ہاتھ پیچھے کھینچتا وہ بے بسی سے گویا ہوا۔۔۔میں جانتا ہوں جو میں نے کیا وہ ناقابلِ معافی ہے مگر۔۔۔۔۔۔"

.

. چپ ایک دم چپ__ مجھے کوئی ڈائیلاگ نہیں سننے کوئی صفائی نہیں چاہئے۔۔۔مجھے گھر چھوڑ دو میرے۔۔۔۔"

.

. آنسوں صاف کرتے حور نے اسے فوراً سے ٹوکا۔۔۔تو ایل لب بھینچ گیا۔۔۔

.

. یہ ناممکن ہے اب تم کہیں نہیں جاسکتی۔۔۔۔۔" ایل نے فوراً سے کہتے نظریں چرائی،،تو حور تلخی سے مسکرائی۔۔۔

.

. تو پھر کتنے دنوں تک دل بھر جائے گا اس وجود سے ______؟" وہ لڑکی اپنی ذات کے ساتھ ساتھ ایل کو نوچ رہی تھی۔۔۔۔جو احساس شرمندگی سے نظریں تک نہیں ملا پا رہا تھا۔۔۔

.

. بیوی ہو تم میری اب یہی تمہارا آخری ٹھکانہ ہے پوری زندگی میرے ساتھ یہیں رہو گی تم۔۔۔!" اسکی بات کاٹتے وہ حتمی

انداز میں بولا جیسے جتا رہا ہو انکے مابین رشتے کی اہمیت کیا تھی

، حور نے اسے غصے نفرت سے دیکھا۔۔۔

.

. اگر چاہتے ہو کہ میں خود کو کچھ ناں کروں تو ابھی اور اسی وقت میری نظروں سے اوجھل ہو جاؤ۔۔۔"

.

. دانت پیستے حور نے سرد لہجے میں کہا ایل نے بے ساختہ اسے دیکھا جسکی آنکھوں میں سب کر جانے کا جذبہ تھا مگر چہرہ سپاٹ ہر تاثر سے عاری۔۔۔

.

. ایل نے سرد سانس فضا کی سپرد کی اور ایک دم سے اُٹھتا کمرے سے نکلتا چلا گیا۔۔۔

.

. ********_____________________********

.

. میرے مطابق یہ سزا کم ہے ایل کے لئے کیونکہ جو بھی ہو، اسنے غلط کیا جس کی سزا اسے ملنی چاہیے مگر وہ سزا کسی اور طریقے سے ملے گی۔۔ باقی آپ سب اپنی قیمتی رائے سے ضرور آگاہ کیجئے ۔۔۔ ان شاء اللہ عید کے بعد ایک دن کے گیپ سے اپی آئے گا تب تک گزارا کریں شکریہ۔۔ ☐ ❤ ☺ الفتِ عشق (جنون عشق سیزن ٹو 🔥🔥)

. قسط نمبر____63

. #از قلم_زینب_راجپوت

. اجازت کے بغیر کاپی کرنا ممنوع ہے ⊘⊘۔۔۔

.

. ******* _______________ *******

.

. اس کی آنکھ اپنے چہرے پر کسی کی گرم سانسیں محسوس کرتے کھلی، روز نے مندی مندی آنکھیں کھولی تو نظریں خود پر سایہ فگن ہوئے انزک پر پڑیں،، بے اختیار لبوں پر دھیمی سی مسکراہٹ بکھری،، فل وقت وہ سب بھولے بیٹھی تھی،

.

. یاد تھا تو اتنا کہ کس طرح سے اس جنونی شخص نے اسے رات بھر اپنی پناہوں میں محفوظ رکھا تھا۔۔

.

. اپنے لئے اسکا اندازِ فکر، پریشانی اسکے چہرے کی اڑی رنگت دیکھ

کتنا اچھا لگا تھا کتنا خاص تھا یہ سب۔۔۔

.

. ایک انوکھا سا احساس ____ کسی سے چاہے جانے کا احساس ہی

کچھ ایسا ہوتا ہے کہ جب انسان بے پناہ محبت، کسی کا سارا وقت

حاصل کرتا ہے تو اس شخص سے اپنے سارے لاڈ اٹھانا وہ اپنا حق

سمجھنے لگتا ہے۔۔۔۔

.

. مارننگ جان۔۔۔۔" انزک کی سحر انگیز میٹھی سرگوشی کے بعد

اپنی پیشانی پر محبت بھرا ایک مہکتا لمس محسوس کرتے وہ کتنی ہی

دیر آنکھیں موندے اس احساس اس لمس کی خوشبو کو خود میں

اتارتی رہئ۔۔۔

.

. کیسا فیل (محسوس) ہو رہا ہے درد تو نہیں زیادہ،،، انزک نے متفکر سے لہجے میں اس صبیح چہرے کو دیکھتے پوچھا تو روز نے گہرا سانس بھرتے سر نفی میں ہلایا۔۔۔

.

. سچ میں اسے اب بلکل درد محسوس نہیں ہو رہا تھا،،

.

. اوکے تم فریش ہو جاؤ میں کچھ کھانے کا بندوست کرتا ہوں پھر ہمیں کہیں جانا ہے،"

.

. روز نے اسے بغور دیکھا شاید وہ ابھی فریش ہوا تھا۔

.

. کہاں جانا ہے مجھے کہیں بھی نہیں جانا کڈنیپر_____!" انزک کے ہاتھ کو تھامے روز نے سر نفی میں ہلایا،،

.

. اسے یاد تھا اب اسے کیا کرنا ہے مگر اب وہ انزک کی کسی بھی بات کو سننا نہیں چاہتی تھی آگے ہی دھڑکنوں نے جو بغاوت مچا رکھی تھی،،

.

. وہ جانے کب سے اپنے احساسات سے منہ موڑ۔رہی تھی،،اب خود کو کسی بھی طرح سے کمزور نہیں کر سکتی تھی۔۔

.

. کچھ نہیں بس تمہیں کچھ دکھانا ہے۔۔ پھر جلد ہی ہم واپس لوٹ آئیں گے۔۔۔۔"

.

. روز کے رخسار ہو سہلاتے وہ محبت سے بولا مگر روز نے فوراً سے سر نفی میں ہلایا۔۔۔

.

. نو نو نو ایسا نہیں ہو گا میں کہیں نہیں جا رہی۔۔۔وہ کسی ضدی بچے کی طرح سر کو مسلسل نفی میں ہلاتے اونچی آواز میں چیخی تو انزک نے آنکھیں چھوٹی کیے اسے گھورا۔۔۔"

.

. روز بچوں کی طرح ضدمت کرو اور اٹھو گیٹ اپ فریش ہو جاؤ "

.

. اسے بازو سے پکڑتے بیڈ سے اتارتے انزک نے جیسے حکم صادر کیا تھا جسے سنتی وہ برے سے منہ بنائے اسے گھورنے لگی۔۔

.

. مجھے نہیں جانا تو مطلب نہیں جانا،، روز نے گردن اکڑائے حتمی لہجے میں کہا تو انزک نے لب دانتوں تلے دبائے۔۔۔

.

. اوکے پھر مجھ سے شکایت مت کرنا،، کندھے اچکاتے وہ مسکراتے بولا اور ایک دم سے اسکی جانب جھکا کہ ساتھ ہی دروازہ ٹھاہ کی آواز سے کھلا۔۔۔۔

.

. انزک اور روز دونوں ہی چونکتے ہوش میں آئے دروازے کی جانب دیکھنے لگے۔۔

.

. مگر سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھ انزک جھٹکے سے روز سے دور ہوا۔۔

.

. روز نے حیرت سے اس لڑکی کو دیکھا جس کے چہرہ بلکل سپاٹ تھا اور وہ غصے سے انزک کو گھور رہی تھی۔۔

.

. جبکہ انزک شاید اس اچانک آمد پر بوکھلاہٹ کا شکار تھا۔۔۔ جبھی چہرہ پسینے سے تر ہونے لگا۔۔

.

. آ آ آپی ااا پ ککک کب آئی۔۔۔۔۔۔؟" وہ بوکھلاتے خشک حلق کو تو کرتا کسی بچے کی طرح سہم چکا تھا۔۔۔

.

. اسی وقت جب تم اس گوری سے عشق فرمار ہے تھے۔۔۔اب اسکی تیز کاٹ دار نظریں روز کا باریک بینی سے جائزہ لے رہی تھیں۔۔۔

.

. روزا سے یوں خود کو گھور تا دیکھ گھبر اسی گئی۔۔۔ بلیک پینٹ کے ساتھ میچنگ شرٹ زیب تن کیے،،اونچی پونی ٹیل میں لہراتی سیاہ زلفیں تیکھے نین نقوش کے حامل ہر طرح کی آرائش سے عاری خوبصورت چہرہ، دونوں ہاتھ پینٹ کی پاکٹ میں ڈالے وہ اونچی ہیل پر اعتماد سے چلتی جیسے ہی روز کے قریب ہوئی روز جھٹ سے انزک کے پیچھے چھپی تھی۔۔

.

. اسکی حرکت پر الایہ نے قدم روکتے ہونٹ اوشیپ (طرز) میں موڑتے انزک کو دیکھا۔۔۔

.

. جولب بھینچ چکا تھا۔۔

.

. یہ لڑکی اس کیس کا حصہ ہے میں اسے ابھی اور اسی وقت اپنے ساتھ لے جارہی ہوں،،

.

. ماما کے بیمار ہونے کی خبر اور یہ لڑکی تمہارے نزدیک تمہارے کمرے میں کیا کر رہی تھی ان سب باتوں کے جواب تیار رکھو ۔۔"

.

. روز کا دودھیا ہاتھ الایہ کی مضبوط گرفت میں تھا۔۔

.

. ایک جھٹکے سے اسے کھینچتے وہ اپنے سامنے کر گئی،، روز نے متاثر ہوتے اسے دیکھا الایہ کا اعتماد بلا کا تھا مگر فل وقت وہ اپنا متاثر ہونا اسے دکھا نہیں سکتی تھی۔۔

.

. جبھی معصومیت سے انزک کو دیکھا۔۔ انزک نے مٹھیاں بھینچتے پیچھے سے آتے ازلان کو دیکھا جو اسکے دیکھنے پر کندھے آچکا گیا
"کیسے کہہ رہا ہو خود بھگتو مجھے معاف کرو____

.

. آپی بات سنیں میری پلیز آپی۔۔۔!" روز کو گھسیٹتے الایہ جیسے ہی کمرے سے باہر نکلی انزک بے تاب سا اسکے پیچھے آیا۔۔۔

.

. کڈنیپر سیومی۔۔۔۔" روز نے روتے ہوئے انزک کو پکارا تو وہ بھاگتے سرعت سے الایہ کے آگے اتے راستہ روک گیا۔۔۔

.

. الایہ نے قدم روکتے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔ آپ اسے نہیں لے جاسکتی۔۔۔"

.

. خشک ہونٹوں پر زبان پھیرتے وہ روز کی نم نگاہوں میں دیکھ بے چینی سے بولا۔۔۔

.

. کیوں ______؟" الایہ نے ایک نظر روتی ہوئی روز اور پھر اپنے بھائی پر ڈالی جو اسکی نظر میں معصومیت کا ڈھونگ کرتا ایک نمونہ تھا۔۔۔

.

. کیونکہ یہ یہ میری بیوی ہے اس لئے۔۔۔۔" الایہ کے ہاتھ سے روز کا بازو چھڑاتے وہ اسے اپنی طرف کرتا بولا جیسے ڈر ہو کہ الایہ کچھ کر ہی ناں دے۔۔۔۔"

.

. الایہ نے سرد نظروں سے اس گوری بلی کو گھورا۔۔۔۔ اسے سخت بری لگی تھی وہ پہلی ہی نظر میں... اور اب کیسے آتے ہی اسکے بھائی پر قبضہ جما لیا تھا اسنے۔۔۔۔؛"

.

. اس گھٹیا شخص کی بہن بھی اسی کی طرح دو نمبر ہو گی دیکھو اسکے چہرے سے مکاری جھلک رہی ہے۔۔۔۔۔اسے تو میں چھوڑوں گی نہیں______"

.

. خطرناک انداز میں کہتی الایہ ایک دم سے اسکی جانب جھپٹی۔۔۔۔۔۔۔

.

. ازلان اور انزک ایک دم سے ہڑبڑا اٹھے۔۔۔۔

.

. جبکہ انزک نے بے ساختہ ہی روز کو اپنے مضبوط حصار میں بھینچتے اپنے سینے میں چھپایا،، وہیں ازلان نے بھاگتے الایہ کو قابو کرنا چاہا تھا جو کہ روز کا منہ نوچنے کے در پر تھی۔۔۔۔

.

. ماہی بیہیو یور سیلف ______ " ازلان اسے یونہی ساتھ لگائے اسکے دونوں ہاتھوں کو قابو کیے باہر لایا اور ایک دم سے دیوار سے اسکے ہاتھ اوپر کی جانب لگاتے وہ قدرے سخت لہجے میں بولا۔۔۔

.

. تو الایہ نے پھولے تنفس سے اسے گھورا۔۔۔

.

. بس نہیں تھا کہ ابھی اس گوری کا منہ نوچ لیتی۔۔۔

.

. ہاتھ چھوڑو فون بج رہا ہے۔۔۔۔" ازلان کے پیٹ پر ٹانگ رسید کرنے کی کوشش کرتے وہ پھنکاری تو ازلان نے پھرتی سے

اسکی کوشش ناکام بنادی مگراس کوشش سے اب وہ آزاد اپنے ہاتھوں کو مسل رہی تھی۔۔

.

. ازلان نے سرد سانس فضا کے سپرد کیا کتنا بدل گئی تھی وہ کہیں سے بھی وہ بچپن کی وہ نرم و نازک مسکراتی نرم دل کی الایہ نہیں لگتی تھی۔۔۔

.

. ہاں بولو کرپس____ الایہ کے منہ سے کرپس کا نام سنتے ازلان جھٹ سے خیالوں سے واپس ہوش کی دنیا میں لوٹا،،ماتھے پر بل ڈالے اسے دیکھے گیا۔۔

.

. واٹ کیا پاگل ہو تم، کہاں ہو اس وقت۔۔۔۔۔ رکو ہم ابھی آتے ہیں۔۔۔۔"

.

. الایہ نے چیختے بے یقینی سے کہا تھا جسے سنتا ازلان بھی اب متفکر سا ہوا۔۔۔۔

.

. کیا ہوا ہے۔۔۔؟ الایہ کو دوبارہ سے کمرے میں جاتا دیکھ ازلان نے استفسار کیا مگر وہ بنا جواب دیے انزک کے روم میں دوبارہ سے داخل ہوئی۔۔۔۔۔

.

. انزک..... الایہ کی آواز پر انزک جو روتی ہوئی روز کو سنبھال رہا تھا ایک دم سے مڑا،، وہیں ہچکیوں سے روتی روز نے بھی سرخ آنکھوں سے اسے دیکھا۔۔

.

. تم سے کہا تھا ناں کہ حور کا خیال رکھنا۔۔۔۔ دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچتی وہ ضبط کی انتہاء پر تھی۔۔۔

.

. اذلان اور انزک نے حور کے نام پر چونکتے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔۔۔۔

.

. اسے کڈنیپ کر لیا گیا ہے اور یہ سب کچھ تمہاری بے وقوفی کی وجہ سے ہوا ہے جاہل انسان تم بجائے اپنی ہونے والی بیوی کو بچانے کے اس لڑکی کے ساتھ لگے ہو۔۔۔۔“

.

. الایہ نے جان بوجھ کر انگلش لب و لہجے میں کہا تاکہ روزناں صرف سنے بلکہ اسکا کہا سمجھ بھی سکے۔۔۔

.

. بیوی کے نام پر روز کے چہرے پر ایک سایہ سا لہرایا اسنے بے یقینی سے انزک کو دیکھا مگر انزک تو حور کے کڈنیپ ہونے کا سنتے ہی شاک کی کیفیت میں تھا۔۔۔

.

. وہ بنا کچھ کہے باہر کی جانب بھاگا تو روز نے پھڑ پھڑاتے لبوں نے بے یقینی سے اسے خود سے دور جاتا دیکھا۔۔۔ دھڑکنوں میں ہوتی بے چینی اسے درد میں مبتلا کر رہی تھی۔۔

.

. تھوڑی دیر پہلے بہنے والے جھوٹے آنسوں کی جگہ اب ان میں جھل مل کرتے وہ سچے آنسوں تھے۔،

.

. جو ہونے والی بیوی کا نام سنتے ہی اسکے دل و دماغ پر گہرا اثر چھوڑ چکے تھے۔۔۔ مگر اب ان آنسوں کو دیکھنے والا کوئی ناں تھا

.

. تم بھی چلو ہمیں حور کو بچانا ہے۔۔" طنزیہ نگاہوں سے روز کو دیکھتی وہ بت بنے اذلان سے مخاطب ہوئی جو فوراً سے سر ہاں میں ہلاتا باہر کی جانب نکلا۔۔۔

.

. جاتے جاتے الایہ دروازہ لاک کرنا نہیں بھولی تھی۔

.

. 💖💖💖💖💖💖💖

.

. مسلسل ایک گھنٹے سے وہ اسکا پیچھا کر رہا تھا سنسان گلیوں سے گزرتے وہ اسکے پیچھے ہی چند قدموں کے فاصلے پر تھا جو کہ مکمل طور پر بھیس بدلے ہوئے تھا۔۔۔

.

- تیمور نے ایک دم سے گھڑی پر وقت دیکھا جو رات کے ساڑھے گیارہ بجا رہی تھی۔۔۔

-

- اچانک اسکا دھیان بٹنے سے پاؤں کے نیچے آتے کسی پتھر کی وجہ سے وہ بیلنس ناں رکھ سکا مگر گرنے سے پہلے ہی خود کو سنبھال لیا۔۔

-

- معاً کچھ فاصلے پر چلتے ویام نے آنکھوں کو تیزی سے گھمایا اور پُھرتی سے پیچھے مڑا مگر اسکے دیکھنے سے پہلے ہی تیمور ایک جانب دیوار سے لگا چھپ چکا تھا۔۔

-

. تیمور نے کب سے روکا سانس بحال کیا اور سر آگے نکالتے آگے کی جانب دیکھا جہاں ویام کا نام ونشاں بھی نہیں تھا۔۔

.

. شاید وہ آگے نکل گیا تھا۔۔۔

.

. مگر آج وہ کسی بھی قیمت پر اسکا راز فاش کر کے رہے گا۔۔۔ حتمی انداز میں فیصلہ لیتے وہ تیز تیز قدم اٹھائے آگے بڑھا تھا۔۔

.

. مگر سامنے سے جاتی گلی میں سے گرزتے چار راستوں کو دیکھ تیمور کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔۔

.

. اب وہ کس رستے پر جائے گا۔۔۔ بالوں کو نوچتے وہ ہونٹ چباتا کافی متفکر تھا۔۔۔

.

. اسنے ہاتھ میں پہنی برینڈڈ واچ میں وقت دیکھا جہاں رات کے بارہ بجنے والے تھے،، کم وقت میں بھی وہ کافی تیاری مکمل کر چکا تھا۔۔

.

. اسنے ایک تیز نظر اپنے چاروں اطراف دوڑائی اور ہاتھ ڈور بیل پر رکھا۔۔۔

.

. آگے جیسے اسی کے منتظر تھے بیل ہوتے ہی دروازہ کھول دیا گیا۔۔۔۔

.

- اسلام علیکم میری ___ ہمیشہ کی طرح ویام نے انہیں دیکھ سلام پیش کیا تو سامنے موجود ادھیڑ عمر عورت کے چہرے پر مسکان بکھری۔۔۔

.

- بابا اتنے لیٹ ہو گیا آپ جلدی آو،،،!" میری نے اسے ہاتھ سے پکڑے اندر کھینچا تو وہ بنا کچھ کہے انکے ساتھ اندر داخل ہوا۔۔۔

.

- چہرے پر سے ماسک اتار اسنے چھوٹے سے صوفہ پر پھینکا اور اوور کوٹ بھی اتار دیا۔۔۔

.

. کہاں ہے وہ،،،،، بے تاب نگاہوں سے اسے چاروں اطراف ڈھونڈتے وہ بے چینی سے بولا تو میری مسکائی۔۔۔

.

. ناراض ہے آپ سے کہ اس بار بھی آپ نہیں آئے۔۔۔۔۔"

.

. میری نے کوٹ اٹھائے ایک جانب رکھتے اسے آگاہ کیا جو شوز اتارتا اب آرام دہ چپل پہن چکا تھا۔۔۔

.

. اسکی ناراضگی کا سنتے ہی ویام کے لبوں پر مسکراہٹ گہری ہوئی۔۔۔

.

. اسے منانا تو ضروری تھا مگر وہ جانتا تھا کہ وہ خود ہی مان جائے گی۔۔

.

. ویام نے مسکراتے سر نفی میں ہلایا اور ایک دم سے پیچھے سے قدموں کی ہلکی سی آہٹ پر وہ لب دبائے مسکراہٹ ضبط کرتا گویا ہوا۔۔

.

. میری اگر اینجل نہیں ملنا چاہتی تو کوئی پروبلم نہیں میں واپس چلا جاتا ہوں۔۔۔" ویام نے معصومانہ شکل بنائے کہا مگر اسکے واپس جانے کا سنتی پیچھے کھڑی اس خوبصورت گڑیا کی آنکھوں میں نمی سی تیرنے لگی۔۔۔

.

. نو ڈیڈا میں ناراض نہیں ہوں________" ویام کی طرف اندھا دھند بھاگتی وہ فوراً سے بولی تو ویام مڑتے گھٹنوں کے بل جھکا

اور ایک دم سے اپنی نازک سی گڑیا کو اپنی بانہوں میں بھر لیا۔۔۔

.

. 💖💖💖💖💖💖💖💖

.

. انکل کچھ تو بتائیں آپ ایسے کیوں کر رہے ہیں۔ یار ہمیں ڈھونڈنے تو دیں حور کو__________!‘

.

. وہ سب ہی اس وقت وریام کے گھر میں۔ موجود تھے،،

.

. امن کا بے چینی سے حال برا تھا وہ جیسے ہی آئے تھے حور کے کڈنیپ ہونے کی خبر نے سب کو شاک کر دیا تھا۔۔

.

. اوپر سے اسکے ماں بننے اور شادی کی خبر نے نیناں کو شاک کر کے

رکھ دیا۔۔

.

. مگر جو کچھ ڈاکٹر نے اور رپورٹس میں۔ لکھا تھا اسے جھٹلا پانا کسی

کے بس میں نہیں تھا۔۔۔

.

. دو دنوں سے سبھی اپنی طرف سے پوری کوشش کر چکے تھے مگر

حور کو نہیں ملنا تھا وہ نہیں ملی۔۔۔۔

.

. میرب مسلسل عیناں کے ساتھ تھی جو ان سب کا قصوروار خود کو

ٹھہرا رہی تھی۔۔ حور کے جانے کی بعد سے ہی اسکی حالت کافی

خراب تھی وریام کا سوچتے ہی وہ شرمندگی سے اندر ہی اندر مر رہی تھی۔۔

.

. اسے ایسا لگ رہا تھا کہ یہ سب اسکی غلطی ہے مگر اب سب کچھ تباہ ہو چکا تھا اور جو ٹھیک کر سکتا تھا وہ سب سے دور تھا بہت دور،،،،

.

. اس سب عرصے کے دوران اشعر اور رافع کو وریام کی خاموشی نے ڈرا دیا تھا۔۔

.

. وہ دونوں ہی اپنی اپنی طرف سے ہر ممکن کوشش کر چکے تھے مگر وریام کے منہ سے ایک لفظ نہیں نکلا تھا۔۔۔

.

. نیناں ایک زندہ لاش کی طرح ہو کے رہ گئی تھی ناں کوئی آواز ناں ہی آنسوں ناں ہی کچھ اور بس بت بنے ایک ہی نقطے کو گھورتے رہتی تھی۔۔۔

.

. اس کی حالت پر سب کا دل کٹ کے رہ گیا تھا مگر وریام نے سختی سے منع کیا تھا کہ جب تک ویام کا مشن مکمل ناں ہو جائے اسے اس بارے میں کوئی بھی آگاہ ناں کرے۔۔

.

. ڈاکٹر نے ایل کے کہے مطابق وہ خط وریام کو دے دیا تھا جس میں کیا لکھا ہے یہ وریام کے سوا کوئی بھی نہیں جانتا تھا۔

.

. مگر سب اتنا ضرور جانتے تھے کہ وریام کی خاموشی کسی بڑے طوفان کو جنم دینے والی ہے۔۔

.

. آج جب وریام نے ان سب کو حور کو ڈھونڈنے سے منع کیا تو سبھی اپنی اپنی جگہ پاگل ہو چکے تھے۔۔۔

.

. وہ کیسے سکون سے بیٹھ جاتے انکی بہن کو سرعام کوئی اٹھا کر لے گیا تھا،

.

. اور اب انہیں ڈھونڈنے سے بھی منع کیا جا رہا تھا۔۔۔ حیاء اندر لے جاؤ امن کو،،، دوا دو تا کہ یہ سو سکے۔۔۔۔"

.

. اشعر نے امن کے بپھرے روپ کو دیکھ حیاء سے کہا جو ایک بار اسے دیکھتی نگاہیں چرا رہی تھی۔۔۔

.

. جب سے وہ لندن آئے تھے تب سے امن ناں تو اس سے ملا تھا ناں ہی اسے دیکھنا گنوارہ کیا تھا۔۔۔اب بھی اشعر کی بات سنتے وہ لب بھینچے کھڑا تھا۔۔۔

.

. اذلان نے ایک نظر حیاء پر ڈالی جو معصوم سی بلکل کسی نازک گڑیا جیسی تھی اب کیسے وہ امن کو ساتھ لئے روم میں لے جا رہی تھی ایک اس کی بیوی تھی۔۔

.

. جو جانے کہاں تھی اور کس کس کا جینا حرام کر رہی تھی۔۔۔

.

. الایہ کا سوچتے ہی وہ تاسف سے اپنی حالت پر خود ہی افسوس کرتا اپنے روم کی جانب بڑھا اتنا تو وہ جانتا تھا

.

. کہ وہ دن اسکے نصیب میں کبھی نہیں آئے گا جب اسکی بیوی اسے تھامے اپنے ساتھ اچھی بیویوں کی طرح روم میں خود سے لے کر جائے اور ساتھ ہی خدمتیں بھی کرے۔۔۔

.

. تم سب بھی سو جاؤ صبح فدک کو لینے جانا ہے۔۔۔"

.

. وریام نے جگہ سے اٹھتے بلند آواز میں کہا تو اشعر نے سرد سانس فضا کے سپرد کیا۔۔۔

.

. اور دور تک اسے جاتا دیکھ وہ سر ہاتھوں میں تھام گیا۔۔

.

. 💖💖💖💖💖💖💖

.

. عیناں یار کچھ کھالو کیوں خود کو ہلکان کر رہی ہو تم______“
میرب کئی بار اسکی منتیں کر چکی تھی،،

.

. جو دو دن سے بھوکی پیاسی بس رو رو کر خود کو ہلکان کیے ہوئے تھی۔۔

.

. کچھ نہیں کھانا مجھے، چھوڑ دو مجھے اکیلا____ چہرے پر آتے
بکھرے بالوں کو پیچھے کرتی وہ غصے سے بولی،

.

. تو میرب نے سرد سانس فضا کے سپرد کرتے اسے بے بسی سے
دیکھا۔۔

.

. دیکھو عیناں اگر تم یونہی خود کو قصوروار ٹھہراؤ گی تو پھر باقی سب
کے سامنے کیسے خود کو بے گناہ ثابت کر پاؤ گی۔۔۔

.

. مجھے کچھ بھی ثابت نہیں کرنا میرب یہ سب کچھ میری وجہ سے ہوا
ہے اگر میں حور کو ہاسپٹل ناں لے کر جاتی تو ایسا کچھ بھی ناں
ہوتا۔۔۔

.

. آج وہ صحیح سلامت ہمارے پاس ہوتی۔۔۔۔“ بخار سے اسکا بدن بری طرح سے درد کر رہا تھا،،

.

. بمشکل سے کہتے وہ سرخ چہرے سے رخ موڑ گئی۔۔۔

.

. کیا میں اندر آسکتی ہوں______؟“

.

. دروازے پر دستک کے ساتھ ہی الایہ کی آواز ابھری تو میرب اور عیناں دونوں نے ہی دروازے کی سمت دیکھا۔۔۔

.

. آپی آئیں آپ۔۔۔" میرب کو اسے دیکھ حوصلہ ملا وہ فوراً سے اٹھتے اسکی جانب بڑھی۔۔۔۔

.

. جو دونوں ہاتھ پینٹ کی پاکٹ میں ڈالے ویام کے کمرے کو جانچتی نظروں سے دیکھتی آگے بڑھ رہی تھی۔۔

.

. کیا ہوا ہے کھانا کیوں نہیں کھایا تم نے_____؟" عیناں کے پاس کھڑے ہوتے الایہ نے نرمی سے اسکے بالوں کو سمیٹتے جوڑے کی شکل دیتے ساتھ ہی پوچھا۔۔۔

.

. جو لب بھینچے آنسوں پی رہی تھی مگر زبان سے ایک لفظ بھی نہیں کہا تھا،

.

. جبکہ میرب اب ری لیکس انداز میں صوفے پر پھیلتے لیٹ گئ،،وہ جانتی تھی اب الایہ سنبھال لے گی۔۔

.

. اپی ووہ حورمم میری ووجہ سے۔۔۔۔۔۔۔،" عیناں اسکے پوچھنے پر ایک دم سے روتی گویا ہوئی تو الایہ جو اسے گہری نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔

.

. فورا سے اسکے قریب بیٹھی۔۔۔اششش رونا بند کرو یار اتنی سی بات پر تین دنوں سے آنسوں بہا بہا کر اپنی انرجی ویسٹ کر رہی ہو۔۔۔۔"

.

. دیکھو مجھے میں تمہاری بڑی بہن ہوں کتنی بریو ہوں، کبھی روتے دیکھا ہے مجھے نہیں ناں،،، وہ اس لئے کیونکہ میں جانتی ہوں کہ رونا کسی بھی مسلئے کا حل نہیں۔۔۔

.

. اور اب تم سب سے پہلے کھانا کھاؤ گی اسکے بعد مجھے ساری بات بتاو گی۔۔۔۔"

.

. عیناں کے گالوں کو چھوتے وہ محبت سے اسے حصار میں لیتے بولی تو عیناں نے نم نگاہوں سے اسے دیکھا۔۔

.

. مگر انکار نہیں کر سکی۔۔۔بے ساختہ ہی الایہ کے ہونٹ مسکرائے پھر بے حد محبت سے وہ اسے کھانا کھلاتے ساتھ ہی میڈیسن دیتے اسکے قریب ہی لیٹ گئی۔۔۔

.

. آپی ویام کہاں ہے وہ نہیں آیا اسے بتایا نہیں کک کسی نے۔۔۔۔"

.

. الایہ کے ہاتھ کو مضبوطی سے تھامے وہ نیند میں جاتے بڑبڑائی تھی۔۔۔

.

. الایہ نے اسے نیند کی دوا بھی دی تھی تاکہ وہ سکون سے نیند لے سکے۔۔۔۔کافی دیر تک اسکا سر سہلاتے جب اسکے سونے کا

یقین ہوا تو الایہ نے نرمی سے اسکی پیشانی پر بوسہ دیے کمفرٹر برابر کیا۔۔۔

.

. میرب خیال۔رکھنا اسکا اب صبح تک یہ سکون سے سوئے گی تم بھی کھانا کھا کر عیناں کے پاس ہی سو جانا۔۔۔۔“

.

. میرب کے گال تھپکتے وہ محبت سے کہتے کمرے سے نکلی،،،

.

. 💖💖💖💖🍃💖💖💖💖

.

. اے میرے مالک میں نہیں جانتی کہ مجھ گناہ گار سے کون سا گناہ سرزد ہوا ہے جس کی سزا اتنی طویل ہے کہ ختم ہونے میں نہیں آتی مگر تو تو دلوں کے حال سے واقف ہے میرے مولا۔۔۔۔

.

. مجھ گناہ گار کو بخش دے مجھے اس اذیت سے دوبارہ مت گزارنا جس سے ایک بار گزرتے میری سانسیں تو چل رہی ہیں مگر یہ وجود خالی ہو گیا ہے۔۔۔

.

. مجھے میرے والدین میرے بھائی سب کا گناہگار مت بنانا میرے مالک میری مدد فرما بے شک تیرے ہر کام میں ہمارے لئے مصلحت ہوتی ہے جسے سمجھنے میں ہمیں وقت ضرور لگتا ہے مگر اس طویل انتظار کے بعد صبر کا پھل انعام کی صورت ہمارے ہر زخم

کو بھر دیتا ہے۔مجھے ثابت قدم رکھنا میرے مولا اپنے سوا کسی
کے آگے جھکنے مت دینا آمین.....“

.

. دعا مانگتے ہی اسنے ہاتھ چہرے پر پھیرا۔۔۔ایک طویل سکون کا
سانس خود میں اتارا ایک یہی وہ لمحات ہوتے تھے جہاں۔اسے
سکون میسر آتا تھا دنیاوی چیزوں سے دور اپنے رب کی بارگاہ میں
۔۔۔۔“

.

. جائے نماز ایک جانب الماری میں رکھتے وہ چلتے کھڑکی کی جانب
بڑھی۔۔۔

.

. چاروں اطراف پھیلے گھنے جنگل سے اسے اندازہ ہو چکا تھا کہ وہ
کسی سنسان جگہ پر ہے۔۔۔۔بے تاثر نگاہوں سے ایک ہی
زاویے کو دیکھتی ایک دم سے حور کی آنکھیں تیزی سے پھیلی

۔۔۔۔

.

. دھڑکنوں کی رفتار میں تیزی سے اضافہ ہونے لگا۔۔۔

.

. وہ جو دو دن سے خود کو اسی کمرے میں مقید کئے ہوئے تھی۔

.

. آج پاگلوں کی طرح باہر کی جانب بھاگی تھی۔۔۔۔۔آنکھوں میں
ایک انجانا سا خوف تھا۔۔۔۔مونیٹر پر اسکی ایک ایک حرکت کو

ابزرو کرتا ایل بے چین ہوا جیسے ہی اسے دروازہ کھولے گھر سے
نکلتا دیکھا۔۔۔

.

. ایل تیزی سے جگہ سے اٹھتے گن ہاتھ میں تھامے بیسمنٹ سے
باہر آیا اور گھر کی جانب دوڑ لگا دی۔۔۔

.

. مگر اسکے پہنچنے سے پہلے ہی حور سیڑھیاں اترتے جنگل کی جانب
بھاگی تھی۔۔۔

.

. جسے دیکھ ایل کا سانس رک سا گیا وہ پاگلوں کی طرح اسکے پیچھے
بھاگا رات کے اس پہر وہ اسکے یوں جنگل میں جانے سے خوفزدہ ہو
گیا تھا۔۔۔

.

. کیا وہ اس سے دور جانے کی کوشش کر رہی تھی مگر اس جنگل میں موجود خطرناک جنگلی جانوروں سے زیادہ خطرناک فل وقت کچھ بھی نہیں تھا۔۔۔

.

. چاند کی تیز روشنی میں وہ تیزی سے قدم بڑھائے آگے کی جانب بڑھ رہا تھا۔۔۔

.

. نگاہیں اسے بے چینی سے ڈھونڈ رہی تھیں، جو جانے کہاں اوجھل ہو گئی تھی۔۔۔

.

. خشک پتوں پر ایل کے بھاری قدموں سے سرسراہٹ سی پیدا ہونے لگی۔۔۔

.

. آسمان پر چمکتا چاند ایک دم سے سیاہ بادلوں کی اوٹ میں غائب ہوا، تو بے اختیار ایل نے آسمان کی جانب دیکھا۔۔۔

.

. دونوں ہاتھوں سے گن کو مضبوطی سے دبوچتے وہ چوکنا سا دماغ کو حاضر رکھتے آگے بڑھ رہا تھا۔۔۔

.

. ایک دم سے اپنی دائیں جانب سے بھیڑیے کی غراہٹ سنتے ایل کا سانس تھم سا گیا۔۔۔

.

. وہ اندھا دھند اس جانب بھاگا تھا۔۔۔

.

. سن شائن_________! " زمین پر اوندھے منہ پڑی حور کے سر پر سے بہتے خون کو دیکھ وہ ایک دم سے چیخا تھا،، مگر پھر نظریں حور کی جانب بڑھتے بھیڑیے پر پڑیں تو ایل کا وجود سن سا ہو گیا۔۔۔

.

. حور نے بمشکل سے بند ہوتی آنکھوں سے ایک نظر ایل کو اور پھر اپنی طرف آتی موت کو دیکھ آنکھیں مضبوطی سے بند کر لیں ۔۔۔

.

.

.

- یہ بچی ویام کی بیٹی ہے کیا ویام نے پہلے سے شادی کر رکھی ہے 😒😒 ایل اور حور کا رشتہ کیسے بہتر ہو گا انزک کیا روز کی حقیقت سے آگاہ ہو پائے گا۔۔ یہ سب کچھ آپ کو ملے گا نیکسٹ ایپی میں 😊 😊 تو اب آپ لوگ ایکٹو ہو جائیں ٹائم پر لائک مکمل کر دیا کریں اور کمنٹ بھی کر دیا کریں 🙈🙊😑😒 تاکہ رائٹر خوش ہو سکے، ویسے بھی زبردستی پورے کروا ہی لیے جاتے ہیں جس کا مطلب صاف ہے کہ کچھ پیارے ریڈرز پڑھ کر انگوٹھے کو تکلیف دیے بنا ہی چلے جاتے ہیں 😊 😊 جن کی وجہ سے باقی سب کو بھی ویٹ کرنا پڑتا ہے تو کائنڈلی پڑھتے ساتھ ہی ایپی پر لائک کر دیا کریں

نیکسٹ پرسوں آپ کے اچھے ریسپانس پر 😊💖 ان شاء اللہ ❤️💖

الفتِ عشق (جنون عشق سیزن ٹو 🔥🔥🔥)

. قسط نمبر ________ part one 64 episode

. #از قلم_زینب_راجپوت

.

. اجازت کے بغیر کاپی کرنا ممنوع ہے 🚫🚫---

.

. *******________________*******

.

. میں ناراض ہوں آپ سے____" ویام نے جیسے ہی اسے گود میں بھرا تو آگے سے ہمیشہ کی طرح سے شکوہ آیا جسے سنتے ویام مسکرایا تو اسکے چہرے پر نمودار ہوتے گھڑوں کو دیکھ،،

.

. عنایت نے ہونٹ اسکے رخسار پر رکھے ،،

.

. وہ جیسے ہی پیچھے ہوئی ویام نے دوسرا گال بھی سامنے کیا جس پر وہ مسکراتی فوراً سے اپنے لبوں کا بوسہ دیے کھکھلا اٹھی ،،

.

. اپنے اطراف میں بکھرتی اس مدہم سی کھکھلاہٹ پر وہ دل وجان سے مسکراتا نرمی سے عنایت کی پیشانی پر لب رکھے اسے خود میں بھینچ گیا ۔۔

.

. میری نے مسکراتی نم نگاہوں سے اس حسین منظر کو دیکھا ۔۔۔

.

. اور پھر واپس سے اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔

.

. ڈیڈا آپ نے کہا تھا کہ آپ اس بار میرے پاس ہی رہیں گے۔۔۔۔۔۔"

.

. اپنا ننھا سا ہاتھ ویام کے کندھے کے گرد حائل کیے وہ سر ہلاتے اسے یاد دلانے لگی۔۔

.

. یس بے بی مجھے یاد ہے مگر اس بار میرے پاس آپ کیلئے اس سے بھی بڑا ایک سرپرائز ہے۔۔۔۔" ویام اسے بانہوں میں بھرتے اب دوبارہ سے گھر سے باہر نکل آیا تھا۔۔

.

. جبکہ سرپرائز کا سنتے ہی عنایت کی خوبصورت آنکھیں پھیل گئیں،،سچ میں کونسا سرپرائز______!"خوشی سے چہکتے وہ جھٹ سے بولی تو ویام نے بغور اس خوبصورت مسکان کو دیکھا اسکے چند لمحات کی محبت اس معصوم گڑیا کو سنوار دیتی تھی۔۔

.

. تھوڑی دیر پہلے جن خوبصورت آنکھوں میں نمی ڈیرا جمائے ہوئے تھی اب وہاں خوشی کے رنگ بکھرے ہوئے تھے۔۔۔

.

. سرپرائز تھوڑی دیر میں بتاؤں گا ابھی میری اینجل اپنی آئز بند کرے گی۔۔۔"

.

. ویام نے ہاتھ عنایت کی آنکھوں پر پھیرتے کہا تو وہ مسکراتے
آنکھیں موند گئی۔۔

.

. ویام کا کہا ہر لفظ بہت معنی رکھتا تھا اس معصوم کے لئے۔۔۔

.

. مگر شاید وہ معصوم اس بات سے انجان تھی کہ جس قدر محبت اور
لاڈ اسکے نصیب میں تھے۔۔

.

. اس سے زیادہ کئی زیادہ نفرتیں اسکی آنے والی زندگی کو زہر کرنے
والی تھیں۔۔۔

.

. ویام اسے یونہی اٹھائے ایک جانب بنے پل پر سے گزرتے اپنی منزل کی جانب گامزن ہوا،،

.

. تھوڑی دور جاتے ویام نے اسے دھیمے سے نیچے اتارا۔۔

.

. ڈیڈا میں ائز اوپن کرلوں۔۔۔" عنایت کے گردن موڑتے آنکھیں بند کیے ہی معصومیت سے پوچھا،

.

. تو اس قدر معصومیت پر ویام کا دل چاہا کہ اس ننھی سی جان کو خود میں چھپا دے کہیں۔۔۔

.

. یس میری جان آپ آئز کھول سکتے ہو۔۔۔۔

.

. گھٹنوں کے بل جھکتے اپنے لب عنایت کی آنکھوں پر رکھتے وہ محبت سے بولا تو عنایت نے فوراً سے آنکھیں کھول دی۔۔۔

.

. ڈیڈا آپ کو یاد تھا۔۔۔!" چاروں اطراف جگمگاتے خوبصورت غباروں اور قمقموں میں جگمگاتا عنایت کا نام اور درمیان میں لگی عنایت اور ویام کی تصویر دیکھ عنایت جھٹ سے اسکے سینے سے جا لگی۔۔

.

. ویام نے نرمی سے اپنی اینجل کے بالوں کو سہلایا جو کمر تک جاتے کافی خوبصورت تھے۔۔۔

.

. بھلا تمہارے ڈیڈ ا اپنی اینجل کی بر تھ ڈے بھول سکتے ہیں

۔۔۔۔ویام نے مسکراتے اسے بانہوں میں بھرتے میز کے

قریب رکھی چیئر پر کھڑا کیا۔۔۔

.

. سامنے ہی خوبصورت سا کیک پڑا تھا جسے میز پر روشنیوں اور

پھولوں کے بیچ رکھا گیا تھا

.

. ۔۔

.

. ڈیڈا آپ بھی ساتھ آئیں۔۔۔۔" چاقو تھامے عنایت نے اپنے

پیچھے کھڑے ویام کو حکم دیا،

.

. جو مسکراتا اسکے قریب ہوا اور اسکے چھوٹے سے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیے کیک کٹ کرنے لگا،،،

.

. ہیپی برتھڈے اینجل،ہیپی برتھڈے مائی اینجل،ہیپی برتھڈے ٹو یو ،،،،"کیک کٹ کرتے ویام مدہم سی آواز میں گنگنا رہا تھا۔۔۔

.

. عنایت کے لبوں پر خوبصورت زندگی کے رنگوں سے بھری خوبصورت مسکراہٹ تھی۔۔۔

.

. ویام نے کیک کا ٹکڑا اسکے منہ میں ڈالا اور پھر تھوڑا سا اسکی چھوٹی سے ناک پر لگایا تو عنایت کی کھلاہٹ قہقہوں میں بدل گئی۔۔۔۔

.

. ویام نثار جاتی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا کہ ایک دم سے کسی نے اسے پیچھے سے دبوچے اسکے جبڑے پر بنا اسکے سمجھنے کے وار کیا،

.

. وہ بیلنس ناں رکھ پاتے پیچھے کو بری طرح سے گرا،،

.

. جبکہ کسی کو یوں ویام کو مارتا دیکھ عنایت سہم سی گئی۔۔۔لب بری طرح سے پھڑپھڑانے لگے،،

.

. اسکا نازک وجود مکمل طور پر کپکپا رہا تھا،، جبکہ ویام نے سنبھلتے فوراً سے عنایت کو دیکھا جس کا چہرہ زرد پڑ چکا تھا۔۔

.

. منہ سے نکلتی سفید جھاگ دیکھ وہ پاگلوں کی طرح تیمور کو دھکا دیے اسکی جانب بڑھا۔۔۔

.

. ✪✪✪✪✪✪✪✪LRI LRI LRI

.

. ڈیڈڈڈڈڈ________ " فضا میں گونجتی فائر کی آواز پر حور جو موت کے ڈر سے آنکھیں موندے ہوئے تھی۔۔۔

.

. ایک دم سے خوف سے وریام کو یاد کرتی چیخی تھی۔۔

.

. گولی بھیڑیے کے سر پر لگی تھی جس کے باعث وہ غرغر کی آواز کرتا ایک طرف گرا۔۔ سر سے خون تیزی سے بہہ رہا تھا۔۔۔

.

. وہیں حور خود کو ٹھیک دیکھ جھٹ سے آنکھیں کھول گئی۔۔۔

.

. سامنے ہی چند قدموں کے فاصلے پر پڑا ابھیڑیا تڑپ رہا تھا اسکا وجود حرکت کر رہا تھا مگر آنکھیں حور کی طرف تھی۔۔۔

.

. جسے دیکھ حور کی آنکھیں ایک دم سے خوف سے پھیل گئیں۔۔

.

. اپنے خشک ہونٹوں پر زبان پھیرتی وہ ہاتھوں پر زور دیے اٹھی اس سارے عرصے میں اس نے ایک بار بھی ایل کی طرف نہیں دیکھا یا پھر شاید جان بوجھ کر اگنور کر رہی تھی۔۔

.

. ایل نے ہاتھ سینے پر باندھے، اور بالکل پر سکون سا اسے دیکھنے لگا۔۔۔

.

. جس کا دوپٹہ شاید راستے میں گر گیا تھا۔۔

.

. سیاہ بال جوڑے کی قید سے آزاد ہوتے کمر پر کسی گھنی آبشار کی مانند بکھرے الگ سا منظر برپا کر رہے تھے۔۔

.

. ایل نے بے ساختہ اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا اور قدم آگے کو بڑھائے،،،

.

. سن شائن کہاں جارہی ہو یار واپس آؤ،،،!" حور کو مزید آگے کو جاتا دیکھ اب کی بار وہ تقریباً بھاگتا اسکے قریب ہوا،،

.

. مگر حور نے سرے سے اسکی بات پر کان دھرے بنا متلاشی نگاہوں سے آگے پیچھے دیکھا۔۔۔

.

. اسے یاد تھا اسنے اسی طرف آتا دیکھا تھا۔۔

.

. دور ایک جھاڑی کے نیچے حرکت محسوس کرتی وہ فوراً سے اس جانب لپکی مگر اسے اس قدر خطرناک جھاڑیوں میں گھستا دیکھ ایل ایک دم سے اسکے قریب ہوا۔۔۔

.

. اسے بازو سے کھینچتے قدرے جھک سا گیا تھا اس پر، جو بے خوفی سے اسکی نیلی حد درجہ سرخ آنکھوں میں بے خوف دیکھے گئی۔۔

.

. یہ خطرناک ہیں تمھیں ہرٹ کریں گی گھر چلو،،،

.

. حور کو غصے میں ناک کے نتھنے پھلاتا دیکھ ایل کے اعصاب ڈھیلے پڑے،،، لب جو ایک دوسرے میں سختی سے پیوست تھے۔۔

.

. اب ایک دم سے ان پر مسکراہٹ بکھر گئی۔۔۔۔۔ ہاتھ چھوڑو میرا وہ مر جائے گی۔۔۔"

.

. ایل کو غصے سے دیکھتے حور نے زور سے اپنا ہاتھ چھڑوانا چاہا،،،

.

. تو ایل کے ماتھے پر بل نمودار ہوئے فوراً سے ہاتھ چھوڑ دیا۔۔۔

.

. کس کی بات کر رہی ہو سن شائن میں دیکھتا ہوں کون ہے

یہاں______"

.

. ایل آگے ہوتے بولا وہ کسی بھی صورت اسے اندر جانے نہیں

دے سکتا تھا۔۔

.

. کیوں بچاؤ گے تم میں خود دیکھ لوں گی تم جاؤ اب______!"

.

. غصے سے گھورتے وہ گویا اسے حکم دے رہی تھی،،

.

. ایل نے آنکھیں میچ لیں دنیا کو قدموں کی نوک پر رکھنے والا وہ سفاک آدمی آج خود اپنی رضا سے اس نازک سی لڑکی کے سامنے بے بس ہوا تھا۔۔۔

.

. اور وہ شوق سے یہ سب کروا رہا تھا۔ حور کو ان جھاڑیوں میں گھستا دیکھ ایل نے بے بسی سے مٹھیاں بھینچ لیں کچھ بھی کہنا بے کار تھا۔۔۔

.

. تھوڑی دیر بعد حور باہر نکلی تو اسکی گود میں چھوٹا سا ہرن کا بچہ تھا۔

.

. جو شاید زخمی تھا خون حور کے بازو پر لگ چکا تھا جھاڑیوں میں اٹکنے سے دونوں بازوؤں پر خراشیں بلکل واضح تھیں۔۔۔

.

. مگر وہ چاہ کر اسے سینے سے لگا نہیں سکا،، مجھے دو،،،،"

.

. حور کے سامنے ہاتھ کرتے مدھم لہجے میں پچکارتے ہوئے کہا،

.

. تو حور نے ہاتھ پیچھے کھینچا۔۔۔

.

. وہ کھڑکی سے اس زخمی ہرن کے بچے کو دیکھ بھاگی تھی مگر اس کے پہنچنے تک وہ اندر کہیں بھاگ گیا تھا۔

.

. جس وجہ سے وہ اسکے پیچھے ہی جنگل میں گھسی تھی۔۔۔

.

. تمہارا ہی ہے گھر جاتے لے لینا۔۔اسکی احتیاط پر ایل نے اسے چھیڑا اور فوراً سے بچے کو ہاتھوں میں بھرا۔۔۔

.

. حور لب بھینچے اسے دیکھے گئی مگر اب کی بار بنا کچھ کہے پیر پٹختے وہ تیزی سے گھر کی طرف بڑھی۔۔۔

.

. ✪✪✪✪✪✪✪✪

.

. شرٹ اتاریں اپنی______!" ائٹمنٹ نکالتے وہ چلتی بیڈ کے قریب آتے بولی،،

.

. امن نے بغور ان جھکی پلکوں کو دیکھا ناک پر دھرا غصہ وہ لب دبائے اسے دیکھنے لگا۔۔۔

.

. خود پر امن کی گہری نظروں کو محسوس کرتے حیاء نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔۔

.

. خود اتار دو ورنہ ایسے ہی ٹھیک ہے،،، "کندھے اچکاتے وہ دونوں ہاتھ بیڈ کے پیچھے کی جانب رکھتے بولا تھا۔۔

.

. دائیں جانب ایک بڑی سے کھڑکی تھی جس سے باہر کا سرد منظر کافی دلکش دکھ رہا تھا،

.

. امن لاپرواہی سے باہر دیکھنے لگا جبکہ حیاء کو اسکا غصہ سمجھ ناں آیا پھر خود سے ہی فرسٹ ایڈ باکس ایک سائیڈ پر رکھا

.

. اور اسکی شرٹ کے بٹن کھولنے لگی۔۔ سیاہ شرٹ میں سے جھانکتا اسکا شفاف سینہ دیکھتے وہ شرم سے نظریں چُرا گئی۔۔

.

. گال ایک دم سے دہک اٹھے اب وہ بنا دیکھے سارے بٹن کھولنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

.

. امن نے چور نگاہوں سے اسے دیکھا جس کا چہرہ انگارہ ہو چکا تھا____!"

.

. اور پھر ایک دم سے حیاء کی کمر کے گرد بازو حائل کیے اسکے سمجھنے سے پہلے ہی جھٹکے سے اسے اپنے اوپر گرایا۔۔۔

.

. اممم____ "کیا تم بتا سکتی ہو مسز امن کہ یہاں آنے کے بعد سے تم کہاں غائب ہو ایک بار بھی اپنے اس بیمار شوہر کو دیکھنے کا خیال ناں آیا تمہارے ذہن میں۔۔۔۔۔"

.

. کروٹ بدلتے وہ ہاتھ حیاء کے دائیں بائیں رکھتے سنجیدگی سے سوال گو ہوا تو حیاء نے آنکھیں پھیلائے اسے دیکھا۔۔۔

.

. اب ایسے مت دیکھو پیار ہو گیا تو تمہاری جان خطرے میں پڑ جائے گی۔۔۔“

.

. امن نے جھکتے شدت سے ان آنکھوں پر لب رکھتے نیم سرگوشی نما آواز میں کہا تو حیاء خود میں سمٹ سی گئی۔۔۔

.

. تت تم جھوٹ مت بولو میں یہیں تھی تم خود نن نہیں ملنے آئے ،،، اپنی گردن پر اسکے دہکتے لمس کو محسوس کرتے وہ نا چاہتے ہوئے بھی کپکپا رہی تھی۔۔۔

.

. امن نے شکایت پر سر اُٹھائے خمار آلود نظروں سے اسے دیکھا۔۔

.

. مگر اب آ تو گیا ہوں ملنے اب ساری شکایتیں دور کر دوں گا۔۔"

.

. حیاء کی گردن میں لپٹے دوپٹے کو کھینچتے دور اچھالتے وہ گہرے لہجے میں بولا۔

.

. تو حیاء نے ہاتھ اسکے سینے پر رکھے اسے خود سے دور کرنا چاہا، تو بے بی ایسی کوشش کرنا فضول ہے تو سوچنا بھی مت۔۔۔۔امن نے جھٹ سے اسکے نازک ہاتھوں کو اپنے سینے سے ہٹائے

.

. گرفت میں لیا،،،

.

. امم امن تمہاری چوٹ،،،وہ پوری طرح سے اسکے حصار میں قید ہو چکی تھی،،دھڑکنوں کا شور امن کو بے قرار کر رہا تھا،،

.

. اسنے جھکتے حیاء کی بولتی بند کی تو وہ سرخ چہرے سے رخ پھیر گئی۔۔

.

. تم اپنے لبوں کا مرحم لگا دینا سارا درد ختم ہو جائے گا۔۔۔" اسے خود میں قید کرتے وہ دھیرے سے اسکی سانسوں کو قید کرتا مدہوش لہجے میں بولا،،

.

. توحیاء کی ریڑھ کی ہڈی میں سرد لہریں سی ابھری،،، کیا ہوا قریب ناں آؤں،، حیاء کی پیشانی پر پسینے کی بوندیں دیکھ وہ متفکر سا اسکی پیشانی چومتے سر اپنے بازو پر رکھتے بولا۔

.

. توحیاء نے جھٹ سے اسے دیکھا۔۔

.

. میں نے ایسا تو نہیں کہا۔۔۔" اسکے ناراض ہونے کے ڈر سے وہ ہلکی آواز میں منمنائی،

.

. مگر پھر امن کی پر شوق نگاہوں کو خود پر ٹکا پاتے ہی وہ اپنا سرخ چہرہ امن کے سینے میں چھپا گئی۔۔

.

. امن نے مسکراتے اسے خود میں بھینچ لیا جیسے اسے خود میں جذب کر لینا چاہتا ہو،،،

.

. میں جانتا ہوں میری زندگی اب تمہاری ہر آتی جاتی سانس میری پابند ہے اسے مجھ سے ہو کر تم تک جانا ہے تو آج کا ٹاسک آسان کرتے ہیں تمہارے لئے،،،

.

. حیاء کا سر اپنے سینے سے نکالتے تکیے پر رکھے امن نے ہاتھ سے ان آبشاروں کو سہلاتے کہا۔۔

.

. جبکہ حیاء کی آنکھیں پھیل گئی وہ جانتی تھی امن کا کوئی بھی ٹاسک اسکی شدت اسکے جنون کو دکھائے بنا ممکن نہیں تھا جبھی سر کو نفی میں ہلایا۔۔

.

. جس کی پرواہ امن کو ذرا برابر بھی نہیں تھی،،

.

. آج تم اپنی ساری سانسیں میری سانسوں میں بھرنا میں قطرہ قطرہ تمہیں خود میں اتاروں گا تم بس میری آغوش میں سکون سے آنکھیں موندے سو جانا،، تم میری نیندیں لے لو اور اپنی مہکتی سانسیں مجھے دے دو"

.

. حیاء کی آنکھیں میں دیکھ وہ ری لیکس انداز میں بولا تو حیاء نے حیرت سے اسے دیکھا مگر اسکے کچھ کہنے سے پہلے ہی وہ اسکی سانسوں پر دسترس لیتے اسے خود میں الجھا گیا۔۔

.

. ⍟⍟⍟⍟⍟⍟⍟⍟ LRI LRI LRI

.

. شارٹ کا کوئی مت بولے کل میرا لاسٹ پیپر ہے اسکے بعد فری ہوں تقریباً۔۔ تو ان شاء اللہ اپنی ٹائم پر ہی آیا کرے گی۔۔۔ اور سب فکر مت کریں سب کو اپنی اپنی فیورٹ جوڑی کو اطمینان سے پڑھنے کا پورا موقع ملے گا ☺💖 ابھی ناول میں کچھ سسپنس ہیں تو جیسا چل رہا ہے ویسا ہی چلنے دیں کچھ اپنی سوڈز تک اسپیشل اپنی سوڈز کا سوچوں گی سب کپلز کے۔۔۔۔ اور دوسری

بات یہ بچی جو ویام کے پاس ہے یہ کوئی عام بچی نہیں ہے 😎 اسکا لنک ہے بہت بڑا اس ناول کے ساتھ (سب گیس کرو اب 😝) ابھی بہت سے دھماکے باقی ہیں آہستہ آہستہ سب کھل کر سامنے آئے گا 💕💗 آپ سب لوگ اب ایکٹو ہو کر اپنا اچھا ریسپانس شو کریں تاکہ مجھے مزید اچھا لکھنے میں حوصلہ ملتا رہے،، 💖💕 باقی نیکسٹ اگر ٹائم لگا تو لکھ کر کل دے دوں گی نہیں تو پرسوں تک کا ویٹ کرنا پڑے گا۔۔۔

.

. جو بھی پڑھے لائک کمنٹ اور شئیر کر کے جائے 💖😌 الفتِ عشق (جنون عشق سیزن ٹو 🔥🔥)

. قسط نمبر____part two 64 episode

. #ازقلم_زینب_راجپوت

.

. اجازت کے بغیر کاپی کرنا ممنوع ہے ⊘⊘۔۔۔

.

. ******** ___________________ *******

.

. اینجل آنکھوں کھولو گڑیا،،،" عنایت کا سر اپنے ہاتھوں میں لیے وہ دھندلائی نگاہوں سے اسے دیکھتے بولا تھا،،

.

. تیمور خود اس بچی کی حالت دیکھ گھبر اسا گیا،

.

. اینجل کچھ نہیں ہو گا میری گڑیا کو،،،" بازوؤں سے آنکھوں کو رگڑتے ویام نے تیزی سے اسے گود میں بھرا اور پھر واپس گھر کی طرف دوڑ لگائی،،

.

. آنکھوں سے بہتا گرم سیال اسکی اندرونی تکلیف کو بیان کر رہا تھا، اگر میری بیٹی کو کچھ ہوا تو میں بھول جاؤں گا تیمور کہ تمہارا مجھ سے کوئی رشتہ ہے۔۔۔!"

.

. تیمور کو دیکھ ویام سرد لہجے میں گویا ہوا تو تیمور نے اسے حیرت سے دیکھ مٹھیاں بھینچ لیں۔۔۔

.

. تو مطلب وہ ویام کی بیٹی تھی، پھر عیناں کا کیا ہو گا۔ اسکی آنکھوں کے سامنے عیناں کا معصوم چہرہ لہرایا۔۔۔

.

. دل چاہا کہ اسے گریباں سے پکڑتے جھنجھوڑ ڈالے مگر فل وقت حالات کے پیشِ نظر وہ خاموش رہا، مگر اتنا تو طے تھا۔

.

. وہ یوں نہیں چھوڑے گا ویام کو جبھی اسکے پیچھے پیچھے چلنے لگا،،

.

. ویام دوڑتے اندر داخل ہوا،، پاؤں سے دروازہ کھولے وہ اندر موجود ایک چھوٹے سے بیڈ کی جانب بڑھا اور نرمی سے عنایت کو بیڈ پر ڈالے، وہ ایک جانب پڑی چھوٹی سے الماری کی طرف گیا۔۔۔

.

. تیمور نے قدم دروازے کے بیچ ہی روک دیے اور ایک نظر ویام اور بیڈ پر زرد پڑے اس ننھے وجود پر ڈالی جو شاید دو تین سال کی تھی۔۔۔

.

. ایک بار دل نے ملامت کی اگر وہ ویام پر ہاتھ ناں اٹھاتا تو آج یہ بچی ٹھیک ہوتی۔۔۔

.

. مگر پھر ویام کی کرتوت یاد آتے ہی اسے اپنا نہیں آسکا قصور لگا۔۔۔

.

. جبھی بے حس بنے یونہی کھڑا رہا۔۔۔

.

. ویام ایک ڈبہ الماری سے نکالتے بیڈ کی جانب بڑھا تھا اور پھر گھنٹے کو فولڈ کیے وہ عنایت کے قریب بیٹھا۔۔

.

. جس کا گلاب سا چہرہ زرد پڑ چکا تھا،، ہونٹوں سے بہتی سفید جھاگ دیکھ ویام نے بری طرح سے لب کچلے اور پھر شرٹ کے بازو سے اسکا چہرہ صاف کرنے لگا۔۔

.

. جسے دیکھتے ہی تیمور کے ماتھے پر شکنیں نمودار ہوئیں،،،

.

. کیا ویام جیسا سوبر شخص بھی ایسا کچھ کر سکتا تھا جسے دیکھ تیمور شیرازی صدمے میں چلا جاتا۔۔۔

.

. ایک ہاتھ کی مٹھی بند کیے دوسرے کو سینے پر باندھے وہ بند مٹھی کو
ہونٹوں سے چھوتا کسی گہری سوچ میں تھا۔۔۔

.

. آنکھوں کے سامنے ویام ہی گھوم رہا تھا،، جو آج اپنی حرکتوں
سے اسے سچ کا کوئی باپ لگ رہا تھا۔۔۔

.

. ویام نے ہاتھوں سے عنایت کا منہ کھولے ایک چھوٹی سی گولی
اسکے منہ میں رکھی،،، اور کمفرٹر گردن تک اوڑھا دیا۔۔۔

.

. تیمور نے اسے دیکھا جو آج کافی زیادہ پریشان تھا شاید اس بچی کی حالت کی وجہ سے۔۔۔۔ مگر ایسا کیسے ممکن تھا وہ بچپن سے جانتا تھا۔۔

.

. ویام کو، اسکے ہر راز ہر بات کا وہ اکیلا رازدار تھا،

.

. عیناں سے اسکی محبت تیمور کیا کسی سے بھی چھپی نہیں تھی مگر اب اچانک سے یہ بچی کہاں سے آگئی۔۔۔

.

. جسے وہ اپنی بیٹی کہہ رہا تھا۔۔۔

.

. ویام مجھے بات کرنی ہے تجھ سے۔۔۔" تقریباً دس منٹ تک یونہی کھڑا ہونے کے بعد تیمور نے اسے پکارا جو سر جھکائے عنایت کا چھوٹا سا ہاتھ تھامے بیٹھا تھا۔۔

.

. باہر پڑے صوفے پر جا کر سو جا نہیں تو میرے گھر سے نکل جا،، جو مرضی آئے وہ کر مگر اب صبح تک مجھے نظر مت آنا،،"

.

. ویام نے بنا دیکھے غصے سے کہا تو تیمور نے دانت کچکچائے،،

.

. پھر چاروناچار کھا جانے والی نظروں سے اسکی پشت کو گھورتے وہ باہر موجود چھوٹے سے صوفے پر لیٹ گیا۔۔

.

. جہاں اسے ٹھیک سے لیٹنے میں کافی مشکل ہوئی تھی مگر آج کی رات گزارنا مجبوری تھی وہ سوچ چکا تھا صبح ہوتے ہی ویام سے ساری بات کلئیر کرے گا۔۔اور پھر آگے کیا کرنا ہے وہ دیکھ لے گا۔۔

.

. ◕◕◕◕◕◕◕◕◕◕◕

.

. وہ شاور لیتے جیسے ہی باہر نکلی کسی نے ایک دم سے پیچھے سے اسکے منہ پر زور سے ہاتھ رکھتے اسکا منہ مضبوطی سے دبوچ لیا۔۔۔

.

. الایہ کی آنکھیں حد سے زیادہ پھیلی وہ پوری طرح سے کوشش کرتے اپنے پاؤں کو ہلاتے خود کو آزاد کرنے لگی۔۔

.

. مگر سب کچھ بے سود گیا۔ لاکھ کوشش کے باوجود بھی وہ بری طرح سے نا چاہتے ہوئے بھی مقابل کی گرفت میں آگئی۔۔۔

.

. الایہ نے ہانپتے خود کو ڈھیلا چھوڑ دیا۔۔۔ سیاہ نم بال پشت پر بکھرے مقابل کے حواس سلب کر رہے تھے وہ بے خودی سے ان کی خوشبو کو خود میں اتارتا بے قرار ہونے لگا۔۔۔

.

. اپنی گردن پر کسی کی گرم سانسیں محسوس کرتے الایہ نے ہمت کرتے پوری طاقت لگائے اپنے دائیں ہاتھ کو آزاد کروایا،،

.

. اور ایک دم سے جھٹکے سے مڑتے وہ جیسے ہی اسکے منہ پر وار کرنے لگی، اذلان نے پشت کے بل جھکتے اسکا وار ضائع کیا،

.

. اور بائیں ہاتھ کو مضبوطی سے کھینچتے اپنا دوسرا ہاتھ الایہ کی کمر کے گرد حائل کر دیا۔۔۔

.

. الایہ ایک دم سے اذلان کے چوڑے سینے سے آ لگی، سانسیں اس بے وقت لڑائی سے بری طرح سے اتھل پتھل ہوئی پڑیں تھیں

"

.

. جن کی بڑھتی رفتار اذلان کو مخمور کر رہی تھی،

.

. یوُ______"

.

. اپنے چہرے کو گہری نظروں سے دیکھتے اذلان کو دیکھ الایہ غصے سے گویا ہوئی مگر اذلان نے شدت سے جھکتے اسکے الفاظ چن لیے،، اسکی مضبوط گرفت میں وہ بن پانی مچھلی کی طرح پھڑ پھڑانے لگی،

.

. مگر اسکی ہر کوشش مقابل کے جنون کو بڑھا رہی تھی آخر تھکتے وہ بالکل بے حس و حرکت کھڑی رہی______"

.

. اذلان نے دھیمے سے اسکی تھوڑی پر پُر شدت لمس چھوڑا،، الا یہ کا وجود سنسنا اٹھا، وجود میں اٹھتی سرد لہریں اسے کانپنے پر مجبور کر گئی۔۔۔۔

.

. جن مردوں کی بیویاں تم جیسی ظالم ہوتی ہیں ان کے ہاں بچے اسی وجہ سے لیٹ ہوتے ہیں کیونکہ وہ میری طرح بیوی سے محبت کرنے سے بھی ڈرتے ہیں۔

.

. کیا پتہ ایک چھوٹی سے جسارت پر کون سا اعضاء ٹوٹ جائے،،

.

. الایہ کے نازک کندھوں پر اپنے دونوں ہاتھ رکھتے وہ آنکھیں مٹکاتے اس قدر معصومیت سے بولا کہ الایہ نے آنکھیں پھیلائے حیرت سے اسے گھورا،،

.

. تم اور معصوم توبہ کرو اذلان اللہ کو جھوٹ بولنے والے انسان سخت ناپسند ہیں______"

.

. اسکے ہاتھوں کو جھٹکتی وہ خفگی سے کہتے ڈریسنگ کی جانب بڑھی،،

.

. تو اذلان نے تھوڑی اسکے کندھے پر ٹکائے آئینے سے نظر آتے اس خوبصورت عکس کو دیکھا۔۔۔

.

. گھورو مت نکلو میرے روم سے______"

.

. بالوں میں برش کرتے اذلان کی نظروں کو خود پر گھڑا دیکھ وہ دانت پیسے بولی تو اذلان نے ہنستے ہوئے اسے دیکھا۔۔

.

. کہاں جاؤں سب اپنی اپنی بیویوں کے پاس گھسے ہیں مجھے اکیلے بیڈ پر نیند نہیں آرہی،، تو سوچا کہ اپنی بیوی کے ساتھ شیئرنگ کر لوں،،،

.

. اپنے بازوؤں میں اسے سمیٹتے وہ محبت سے کان کی لو پر لب رکھتے بولا،

.

. تو الایہ نے رخ موڑتے اسے دیکھا،، تم کیسے جاؤ گے ٹانگوں پر یا پھر سٹریچر پر______! “ ڈارلنگ جانے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا یہ لوگ مجھے ساری عمر رخصت نہیں کریں گے آئی مین میری اور تمہاری رخصتی نہیں کرنے والے،، اتنا تو میں جان گیا ہوں______ اب میں اس کمرے سے تبھی نکلوں گا جب تمہارا پیر بھاری ہو گا۔۔۔۔۔“

.

. الایہ کی طرف دیکھتے وہ بے باکی سے کہتا آنکھ دبا گیا۔۔

.

. جبکہ الایہ بے بسی سے اسے گھورتی مٹھیاں بھینچ گئی۔۔۔

.

. بکواس مت کرو اذلان اور جاؤ یہاں سے،،،" سرخ چہرے سے نظریں پھیرے وہ لہجے کو سخت بنائے بولی مگر اذلان پر بلکل اثر نہیں ہوا،،

.

. لگتا ہے تمہیں سمجھ نہیں آئی عموماً لڑکیاں ایسی بات پر شرماتی ہیں ،،، پاؤں بھاری ہونے کا مطلب جب میرا چھوٹا سا ننھا سا بے بی تمہارے ٹمی میں آئے گا پھر،،،،"

.

. الایہ کو کھینچتے وہ زور سے اسکے گال پر بوسہ دیے بولا تو الایہ نے دانت کچکچائے،،،

.

. اذلان پلیز تنگ مت کرو۔۔۔۔۔" الایہ نے بے بسی سے کہا تو اذلان نے ایک بھرپور نظر اس پر ڈالی۔

.

. وائٹ کلر کے نائٹ ڈریس میں دھلا دھلا فریش چہرہ،،،

.

. پونی کی قید سے آزاد مہکتی بھیگی زلفیں جو اسکے کندھوں پر بکھری اذلان کو کسی جسارت پر اکسا رہی تھی،، سیاہ آنکھوں میں جھلکتی تھکن کو دیکھتا وہ لمبا سانس کھینچتے اسکے قریب ہوا۔۔

.

. اذذ ذاذلان پلیز نن نہیں،،،،،"

.

. اذلان نے قریب آتے اسے بانہوں میں سمیٹا تو الایہ نے خوف کے تحت اسے آنکھیں پھیلائے انکار کیا،،

.

. اذلان نے سر نفی میں ہلائے قدم بیڈ کی جانب بڑھائے اور نرمی سے اسے لٹایا،،

.

. اششششش لیٹی رہو ماہی،،، دوسروں میں اتنا مت الجھ جاؤ کہ اپنی ذات کو فراموش کر بیٹھو، اتنا یاد رکھو یہ زندگی، یہ وجود یہ روح امانت ہے اذلان اشعر علوی کی،،، اس پر ہوا ستم میں ہرگز معاف نہیں کروں گا پھر چاہے وہ تم ہی کیوں نا کرو۔۔۔۔"

.

. الایہ کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں تھامے وہ اس قدر شدت سے بولا کہ الایہ کئی لمحوں تک دم سادھے اسے دیکھتی رہی،، کیا کچھ نہیں تھا ان آنکھوں میں،،، شدت، الفت، محبت، جنون، پرواہ، کیا وہ واقعی اس قدر اہم تھی اسکے لئے،،،"

.

. اپنا آپ تو وہ اسے سونپ چکی تھی، مگر دل میں آج بھی اسی چھوٹی بچی کی طرح سے ڈر موجود تھا،،

.

. جو اسے پھر سے اذلان کے اس قدر قریب ہونے اسپر جان سے بڑھ کر بھروسہ کرنے سے ڈرا رہا تھا،،

.

. اتنے بڑے بڑے ڈائلاگ مت بولو،،" وہ ہنستی اسکی بات کو اگنور کرتے ایسے ہی پیچھے کو گرے سر تکیے پر ٹکا گئی،

.

. اذلان نے نرمی سے اسکی پیشانی پر شدت بھرا میٹھا لمس چھوڑا،،

.

. اور پھر بنا کچھ کہے وہ دروازے کی جانب بڑھا____،

.

. اسے دروازے کی جانب جاتا دیکھ، الایہ کا دل بری طرح سے تڑپا تھا، مگر خود سے اسے روکنے کی ہمت کہاں تھی اب،،، اسے جاتا دیکھ وہ بری طرح سے لب کچلنے لگی،،

.

. وہ بھی لاڈ اٹھوانا چاہتی تھی ویسی ہی محبت ویسا ہی حصار وفا چاہتی تھی جیسا حیاء کو میسر تھا جیسا عیناں کو حاصل تھا،،

.

. مگر وہ الایہ تھی سب سے الگ،، اپنے اندر پنپنتے ان خوفوں میں گری وہ آج بھی وہی سات آٹھ سالہ بچی تھی،

.

. جس کا مان بری طرح سے ٹوٹا تھا،،

.

. مگر اب وہ اپنے جذبات پر اس قدر قابو پا چکی تھی کہ کسی کے سامنے جھکتے پھر سے اپنے ذات کو بے مول نہیں کر سکتی تھی،

.

. الایہ نے کمفرٹر کو مٹھیوں میں جکڑا آنکھیں سختی سے میچ لیں_

.

. اذلان،،،اپنی آنکھوں پر اذلان کے ہونٹوں کا لمس محسوس کرتی اسکی خوشبو کو خود میں اُترتا محسوس کیے،، بے ساختہ ہی دل کی دھڑکنیں بے ہنگم ہوئیں لبوں نے اسے پکارا۔۔۔

.

. جو مسکراتے کمفرٹر اُٹھائے اسکے قریب ہوا،، اور نرمی سے الایہ کا سر اپنے سینے پر رکھا۔۔

.

. پاگل سمجھا ہے،، جو یونہی چھوڑ کر چلا جاؤں گا،، میں وہ جذباتی بچہ نہیں رہا اب ماہی جو کسی کی بھی باتوں میں آجائے گا_

.

. میں اب وہ مرد بن چکا ہوں جسکی ہر آتی جاتی سانس اپنی ماہی کی خوشبو کو ہر بار بنا دیکھے بھی پہچان سکتی ہے،

.

. جس کے خلاف اگر یہ سارا جہان بھی گواہی دے تو بھی اذلان علوی کبھی اپنی مسز پر شک نہیں کرے گا،، تم زندگی کے ہر مقام پر مجھے اپنے قریب پاؤ گی اور یہ تمہارے قالو کا وعدہ ہے تم سے۔۔۔"

.

. وہ دھیمے سُروں میں اسکے کان میں اپنا سحر لفظوں سے پھونکتا اسے خود میں سمیٹ گیا۔

.

. الایہ نے گہرا سانس بھرتے اس دلفریب خوشبو کو خود میں سمیٹا،،

.

. آنکھیں ہنوز بند تھیں، مگر جو سکون اذلان کے پاس ہونے سے ملا
تھا شاید وہ اس سکون سے کافی عرصے سے محروم رہی تھی۔۔

.

. لبوں پر دھیمی مسکراہٹ رینگی تو آنکھیں سکون ملتے ہی بند
ہونے لگی،

.

. بے ساختہ ہی اک خوف کے تحت اذلان کے گرد اپنا حصار
باندھے وہ ٹانگ اس پر چڑھائے استحقاق سے اسے کے سینے پر
پھیلے نیند کی وادیوں میں اتر گئی،،،

.

. جبکہ اذلان یونہی بیڈ کراون سے ٹیک لگائے اسے ساری رات دیکھتا رہا تھا،

.

. جو دنیا کے لئے غصے، گھمنڈ سے بھری ایک عجیب لڑکی تھی۔

.

. مگر اذلان کیلئے وہ ایک ایسی خوبصورت لڑکی تھی جسکے لئے دنیا کے سامنے خود کو ظاہر کرنا معنی نہیں رکھتا تھا وہ ایک انمول ہیرا تھی جو اسکے خدا نے اسکی قسمت میں شاید اسکی کسی نیکی کے صلے میں ڈالا تھا۔۔۔

.

. ◕◕◕◕◕◕◕◕

.

. تمہیں معلوم ہے ڈائنہ آج میں بہت خوش ہوں،، کل کا دن سب کی زندگیوں کو تباہ کر دینے والا دن ہو گا۔۔

.

. لبوں سے جام لگائے آج وہ کافی خوش دکھ رہا تھا،، لیلی نے فون کان سے دور کیے بے زاری سے سر جھٹکا،

.

. اچھا ایسا بھی کیا ہونے والا ہے جو اتنے خوش ہو تم،،، اپنے پاس بیٹھے ایڈم کے چہرے پر ہاتھ پھیرتے وہ سنجیدگی سے استفسار کرنے لگی،،

.

. ایڈم کا سارا دھیان لیلی میں تھا، وہ بار بار اسکا چہرہ تھامے اسے اپنی جانب راغب کرنے کی کوشش کر رہا تھا،،

.

. جو پیار سے اسے سہلاتے ایچ اے آر سے بات کر رہی تھی،،

.

. ایڈم اسکا نیا شکار تھا، جو کینیڈا کے سب سے امیر باپ کا اکلوتا بیٹا تھا، اسکی ملاقات لیلی کے پلان کے مطابق ایک پارٹی میں ہوئی۔۔

.

. بس پھر لیلی کے حسن سے متاثر وہ پچھلے کئی دنوں سے اسکے ساتھ تھا،،

.

. مگر اسے حاصل کرنے کی چاہ تھی کہ وہ اسے ساری عیاشی کروا رہا تھا،، جبکہ لیلی اسکی آدھی جائیداد اپنے نام کروا چکی تھی،،

.

. جو کسی بھوکے بھیڑیے کی طرح اسکے آگے پیچھے گھوم رہا تھا،،

.

. ایک کام کرو ایڈم روم میں ایک لڑکی تمہارا ویٹ کر رہی ہے تم جاؤ آج کی رات حسین بناؤ مجھے کچھ ضروری باتیں کرنی ہیں میں صبح ملاقات کروں گی۔۔۔

.

. ایڈم کے گال پر بوسہ دیے وہ اسے ہر بار کی طرح ٹالنے لگی۔۔

.

. ایڈم نے آنکھیں سکوڑے اسے گھورا اور پھر بے دردی سے اسکی گردن کو دبوچا، لیلی کے منہ سے مدہم سی سسکی نمودار ہوئی مگر وہ عادی تھی ان سب کی،،

.

. اگلے ہی لمحے نیلی آنکھوں میں بے حد آنسوں تھے، اسکا حسن
ابھی تک کسی بیس سالہ دوشیزہ جیسا تھا۔

.

. جس کے آگے بڑے بڑے دم بھرتے تھے، مجھے تم چاہیے ہو یہ
دو ٹکے کی تو میرے بستر پر ہوتی ہیں روز،،" الایہ کے جبڑے کو
دبوچے اسنے غصے سے دانت لیلی کی گردن پر گاڑھے،،

.

. وہ درد برداشت کرتے لب مضبوطی سے بھینچ گئی،،

.

. اسکی مجبوری تھی اس امیر کتے کو برداشت کرنا،، وگرنہ دو منٹ کا
کھیل تھا اسکی جان لینا کون سا مشکل تھا اسکے لئے،،

.

. لیلی نے ایک نظر فون پر ڈالی جہاں ایچ اے آر دوبارہ کال کر رہا تھا شاید کوئی ضروری کام تھا وگرنہ ایک بار کال کاٹنے کے بعد وہ دوبارہ کبھی نہیں کرتا تھا،،

.

. انف ایڈم میں تمہاری رکھیل نہیں ہوں، جب اپنے اتنے قریب آنے دیا ہے تو تھوڑا سا انتظار نہیں کر سکتے یوں درندگی مت دکھاؤ، تم جانتے ہو میرا جوان بیٹا میرا بزنس سنبھال رہا ہے،

.

. میرا شوہر ہاسپٹل ایڈمٹ ہے، مگر پھر بھی میں تمہیں وقت دے رہی ہوں اور تم ہو کہ یوں کر رہے ہو کیا یہ ہے تمہاری محبت،،

.

. اپنی سکرٹ ٹھیک کرتے وہ نم لہجے میں سمندر سی آنکھوں میں موٹے موٹے آنسوں لائے اس قدر معصومیت سے بولی کہ ایڈم کو پل بھر کے لئے افسوس اور دکھ ہوا۔۔

.

. ڈارلنگ کیا پیسے کم ہیں کیا تمہارا بیٹا میٹنگ ہینڈل نہیں کر پا رہا مجھے بتاؤ میں کرتا ہوں کچھ،، " الایہ کے چہرے کو تھامے وہ فکر سے گویا ہوا،

.

. نہیں نہیں ایسا کچھ نہیں،، وہ ٹھیک ہے بس کچھ دن نہیں آ جائے گا اور میرا دوسرا شوہر وہ بھی ہاسپٹل میں ہے بس اس وجہ سے پریشان ہوں۔۔۔ وہ یہ ناں بتا سکی کہ اسے ہاسپٹل پہچانے میں اسکا اپنا ہاتھ تھا۔۔

.

. یقیناً اب تک وہ دم توڑ چکا ہو گا،، وہ سوچتی پھر سے ایڈم کو دیکھنے لگی،،،

.

. جس کی ساری توجہ لیلی پر تھی۔۔۔

.

. تم پریشان مت ہو میں ویٹ کر لوں گا جب تک تم ٹھیک محسوس ناں کرو میں تمہیں اب فورس نہیں کروں گا۔۔۔"

.

. اسکے لبوں کو چھوتے وہ مسکراتا اسے ری لیکس ہونے کا کہتے اپنے محسوس کمرے کی جانب بڑھا تھا۔۔

.

. ایک زہر بھری نظر اس پر ڈالے، لیلی نے گالی سے نوازتے اپنے ہونٹوں کو صاف کیا،،

.

. اور فون کی جانب متوجہ ہوئی،،

.

. ◕◕◕◕◕◕◕◕◕◕

.

. سر ایک بری خبر ہے،،، " ایچ اے آر کو مصروف انداز میں لیلی کو کال کرتا دیکھ ڈائون اسکے قریب ہوا۔

.

. چہرے کی رنگت کچھ غلط ہونے کا پتہ دے رہی تھی،،

.

. کیا ہوا ہے کوئی بری خبر مت سنانا،" وہ جو آگے ہی اپنے بیرون ملک اپنے ہر اڈے پر ایک دم سے اسپیشل فورس کے اٹیک سے پریشان ہو چکا تھا۔

.

. بے حد سنجیدگی سے گویا ہوا تو ڈائون نے تھوک نگلا، سر ہمیں لگا کہ یہ سب کچھ ویام اور اسکی ٹیم کر رہی ہے،

.

. اسی وجہ سے آپ کے کہنے پر ہم نے ان سب پر نظر رکھی،

.

. مگر ابھی خبر ملی ہے کہ ہمارے ہر اڈے پر فورس نے اٹیک کر دیا ہے تقریباً سارے اڈوں کو جلا کر راکھ کر دیا ہے اور______"

.

. ڈائون کہتا ایک پل کو رکا،، اس میں مزید کچھ کہنے کی ہمت نہیں تھی، اپنی زندگی کے پندرہ سال اس شخص کے ساتھ گزارنے کے بعد آج پہلی بار اسکے چہرے کا رنگ سفید پڑتا دیکھا تھا،،

.

. شاید کھیل اچانک پلٹا تھا،

.

. یا پھر مقابل کھیلنے والے نے بازی ایسی چلی تھی کہ اے چ اے آر کے حواس سلب ہو کے رہ گئے،

.

. سانس سینے میں اٹکتا محسوس ہوا تو تیزی سے کوٹ کو اتارے فرش پر پھینکا، بائیں ہاتھ سے اوپری بٹن کھولتے ماتھے پر شکنوں کا گہرا جال نمودار ہوا۔۔۔

.

. اور کیا ڈائون سب بتاؤ، قسطوں میں کیوں شاک دے رہے ہو،،،

.

. حلق کو تر کرتے وہ پھنکارا تھا، بس نہیں چل رہا تھا کہ ابھی ویام کاظمی اسکے سامنے ہوتا اور وہ اسکے اتنے ٹکرے کرتا کہ گنتے گنتے لوگوں کو صدیاں لگ جاتی،،

.

. سر ہمارا سارا مال ضبط کر لیا گیا ہے اور ویام اور اس کی ٹیم کے سارے ممبر بہت پہلے سے آپ کو پہچانتے ہیں،،

.

. آپ کو ناں دیکھنے کا ڈرامہ گھڑا تھا اُنھوں نے،، بلکہ بہت سی تصویریں انکے پاس پہلے سے تھیں، اور ثبوت بھی،،،

"________

.

. ایچ اے آر کو اپنی اور الایہ کی ملاقات یاد آئی، اسکا بلانا اسکی مسکراہٹ اسکی ادائیں اور سب سے بڑھ کر جان لیوا خوشبو، اسنے مٹھیوں کو مضبوطی سے جکڑ لیا،

.

. دماغ کی نسیں سنسنا اٹھی، اس وقت وہ ضبط کی آخری انتہاء پر تھا،،

.

. شاید وہ کھیل جیت گیا تھا ایسا اسے لگا تھا مگر اصل بازی تو اب پلٹی تھی،،،

.

. وہ جن کو اس کھیل کا بچہ سمجھتا رہا وہ سب اسکی ناک کے نیچے بڑے سکون سے اسکی سالوں کی ریاضت کو برباد کر چکے تھے،

.

. سر بہت جلد فورس آپ کو ڈھونڈ کر مار دے گی،

.

. اور آپ کے تصویریں ہر جگہ وائرل کر دی گئی ہیں اب ہمارا نچ پانا ناممکن ہے۔۔۔" کہتے ڈائون کا لہجہ شکست خوردہ تھا۔۔

.

. وہ جانتا تھا جن ٹھوس ثبوتوں کو سوشل میڈیا پر وائرل کیا گیا تھا اس کے بعد کوئی بھی دیکھتے ساتھ ہی انہیں مارنے میں وقت نہیں لگائے گا۔۔

.

. تتنت تم کک کیسے جانتے ہو یہ سب ______ " ایچ اے آر
جس کا دماغ ہر وقت ایک الگ منصوبہ بنائے ہوتا تھا،،

.

. اب وجود کے ساتھ ساتھ دماغ نے کام کرنا چھوڑ دیا تھا جیسے،،

.

. ڈائون کو گریبان سے دبوچے وہ اس پر غرانے لگا۔۔۔

.

. سس سر ہمارا آدمی جو فورس میں بھیس بدل کر شامل تھا۔۔۔

.

. فورس نے اسے سارا سچ بتا کر بھیجا تھا۔۔۔میں سب جانتے ہی اسے
آپ کے پاس لانے لگا مگر وہ وہیں تڑپ تڑپ کر مر گیا۔۔۔

.

. ڈائون نے اسے حقیقت سے آگاہ کیا تو ایچ اے آر نے جھٹکے سے اسے چھوڑا

.

. اور بے بسی سے چہرے پر ہاتھ پھیرا۔۔۔۔

.

. لیلی, اسے امید کی کرن نظر آئی،، لبوں پر زبان پھیرتے جیسے ہی نمبر ڈائل کیا،، آگے سے کسی مرد کی آواز اُبھری،،

.

. ایچ اے آر نے لیلی کے متعلق سوال کیا تو اسنے بتایا کہ وہ کسی گہرے صدمے کی وجہ سے بے ہوش ہو چکی ہے۔۔۔

.

. کال کٹ کرتے ہی اسنے ڈائون کو دیکھا،، سر آپ کے ساتھ ملوث ہر شخص کو مار دیا گیا ہے ایک آپ اور لیلی میڈم بچے ہیں۔۔۔ انکا سارا دھندا تہس نہس ہو گیا ہے بلکل ہماری طرح،،،

.

. ڈائون کے بتانے پر ایچ اے آر نے افسردگی سے آنکھوں کو میچا،،

.

. سانس بند ہونے لگا تھا وہ وحشت زدہ سا بالوں کو نوچنے لگا۔۔

.

. روزی،،،ڈائون روزی اب صرف وہی ہے جو سب ٹھیک کر سکتی ہے تم جاؤ گے اس کے پاس کل کل کا دن وہ دن ہو گا جب میں ان سب کا دھیان بھٹکانے کو کچھ ناں کچھ کروں گا تب تم روزی کے

پاس جاؤ گے جہاں پر ملنا طے ہوا تھا تم وہیں ملو گے اس

سے۔۔۔۔۔

.

. اور پھر جب ویام اور اسکی ٹیم کو انزک کے مرنے کی خبر ملے گی

تب تک سب ختم ہو جائے گا،۔

.

. انکے صدمے سے ابھرنے سے پہلے ہی میں ایک ایک کر کے ان

سب کو تباہ کر دوں گا۔۔۔

.

. سب سے زیادہ اذیت ناک موت اس لڑکے کی ہو گی جس کی وجہ

سے میری بیوٹی نے میرے ساتھ یہ کھیل کھیلا،،

.

. مٹھیوں کو بھینچے وہ حتمی لہجے میں بولتا،، اذلان کو یاد کرتے ہی نفرت سے دانت پیسنے لگا،،

.

. کل کا دن ان سب کی زندگی میں ایسی تباہی لائے گا کہ یہ سب اور حصوصا وہ ویام پچھتائے گا کہ اس نے مجھ سے بھڑ کر کتنا غلط کیا ہے،،

.

. ◕◕◕◕◕◕◕◕◕◕

.

. اپنے اپنے تبصرے سے آگاہ کریں،،، نیکسٹ آپ کے اچھے ریسپانس پر______

.

. الفتِ عشق#Writer______Z (جنون عشق سیزن

ٹو) 🔥🔥

. قسط نمبر____65

. #ازقلم_زینب_راجپوت

. اجازت کے بغیر کاپی کرنا ممنوع ہے 🚫🚫---

.

. ********_________________*******

.

. یہ لو اسے بینڈج کر دو، ” فرسٹ ایڈ باکس حور کے سامنے کرتے

ایل نے نرم نگاہوں سے اسکے سراپے کو دیکھا۔

.

. جو بنا دوپٹے کے کھلے بالوں میں ہاتھ میں موجود ہرن کے چھوٹے سے بچے میں مگن اپنے آپ سے بیگانہ تھی،

.

. نہیں میں خود دیکھ لوں گی تم اب جاؤ یہاں سے،، ایل کو یوں خود کو دیکھتا پاتے وہ نامحسوس انداز میں رخ موڑتے خود میں سمٹ سی گئی۔

.

. اسے کوفت سی ہو رہی تھی اسکی نظروں سے، عجیب سی وحشت گھٹن طاری تھی اعصاب پر____،

.

. سن شائن مجھے بات کرنی ہے یار پلیز ایک دفع میری بات سن لو،،،"

.

. حور جیسے ہی کمرے کی جانب جانے لگی ایل نے بے ساختہ ہی ہاتھ تھامے اسے روکنا چاہا،

.

. خبردار جو آئندہ مجھے اس نام سے بلایا کوئی رشتہ نہیں میرا تم سے دور رہو مجھ سے،، اپنے ہاتھ جھٹکتے وہ غصے سے چیختے بولی،

.

. تو ایل نے بے ساختہ لب بھینچ لئے،،

.

. اوکے اوکے میں کچھ نہیں کہہ رہا مگر پلیز تم ایسے مت کرو،، مجھے ہرٹ کر رہا ہے تمہارا ایسا رویہ،،"

.

. ایل نے بے بسی سے کہا تھا حور کا رویہ اسے اندر سے مار رہا تھا، وہ ہر کسی کی نظر انداز گی برداشت کر سکتا تھا مگر صرف ایک وہ تھی جسکا نفرت سے دیکھنا ان آنکھوں میں جہاں وہ اپنا عکس دیکھنا چاہتا تھا۔

.

. اب ان آنکھوں میں نفرت دیکھتا وہ بے بس ہو گیا تھا،

.

. دل بے اختیار اس ستم گر کی چاہ کر رہا تھا جو اس سے پوری طرح سے بے رُخی برت رہی تھی،

.

. پلیز ایک بار معاف کر دو میں ساری زندگی تمہیں کبھی ہرٹ نہیں کروں گا یار پلیز صرف ایک بار،،،"

.

. حور کے ہاتھ کو مضبوطی سے پکڑتے وہ التجائی لہجے میں گویا ہوا۔

.

. تو حور نے ایک بار اسکی نگاہوں میں دیکھا، اور پھر تلخی سے مسکرائی۔

.

. کتنا آسان ہوتا ہے مردوں کیلئے۔۔۔۔۔۔۔ کسی بھی لڑکی کو لمحوں میں تباہ کر دینا، فقط ایک لفظ کیا ان کا سوری کہنا کسی بھی لڑکی کی اجڑی زندگی کو رنگوں سے بھر سکتا ہے۔۔۔۔۔۔؟"

.

. اگر مرد کرے تو مردانگی اور اگر عورت کرے تو بے حیا۔۔۔۔۔!"

.

. اسکے چہرے کو طنزیہ نگاہوں سے دیکھتی وہ تلخ لہجے میں گویا ہوئی۔

.

. ایل دم سادھے کئی لمحوں تک اسے دیکھتا رہا، یہ تو وہ جانتا تھا کہ اسکا ارادہ کیا تھا، کیوں کیا تھا اسنے یہ سب مگر اب اب اسے احساس ہوا تھا کہ شاید اسکی غلطی اتنی بڑی تھی۔

.

. جس کی تلافی وہ چاہ کر بھی نہیں کر پا رہا تھا،

.

. اب کبھی میرے سامنے مت آنا تمہیں دیکھ کر میرے سارے زخم ہرے ہو جاتے ہیں،،،

.

. ایل کے چہرے کو نفرت سے دیکھتی وہ تیزی سے اپنے کمرے کی جانب بڑھی، اور ٹھاہ سے دروازہ بند کر دیا۔

.

. ●●●●●●●●●●●

.

. امن پلیز چھوڑو مجھے فریش ہونا ہے،، اپنی گردن میں لپٹے اسکے بھاری ہاتھ کو نکالنے کی کوشش کرتی وہ جھلاتے ہوئے بولی،

.

. تو امن نے بمشکل نیند سے بوجھل آنکھیں کھولی، نظریں جیسے ہی بے حال ہوئی حیا پر پڑی، شہد رنگ آنکھوں میں سرخی سی دوڑنے لگی،

.

. چھوڑنے کیلئے تھوڑے ہی قبول کروایا تھا تمہیں اپنا آپ،،،

.

. اپنے ہاتھوں سے اسکی گردن پر دباؤ دیے اسنے جھٹکے سے اسے خود پر گرایا، کروٹ بدلتے حیا پر سایہ سا کیے وہ مخمور لہجے میں بولا،

.

. تو حیا کی پیشانی پر پسینے کی بوندیں نمودار ہونے لگیں۔۔

.

. ابھی تو اس سے رہائی ممکن ہوئی تھی، وہ پھر سے اسے قید کرنے کے ارادے لیے شوخ نظروں سے اسے گھور رہا تھا،

.

. اممن ______ حیانے آنکھیں پھیلائے سر نفی میں ہلائے انکار کیا، تو امن نے مسکراتی نگاہوں سے اسے دیکھا جسکے چہرے پر پھیلا خوف اسے مزہ دے رہا تھا،

.

. میری نیند خراب کر کے اب کہاں جانے کا ارادہ ہے،،، اسکے بالوں میں۔ ہاتھ الجھائے اسکے چہرے کو اونچا کیے وہ گھبیر لہجے میں گویا ہوا تو حیانے تھوک نگلتے خود پر سایہ فگن ہوئے اس شخص کو دیکھا،

.

. جس کے آنے سے زندگی کا ہر رنگ ہر معنی بدل گیا تھا، کب سوچا تھا اسنے کہ خدایوں بھی اسکی ہر تکلیف کا مداوا کرے گا۔۔۔

.

. میں تم سے بڑی ہوں اور تم میری بات ماننے سے انکار نہیں کر سکتے،،،_______!“

.

. شہادت کی انگلی سے امن کی ناک کو چھوتی وہ بے حد سنجید گی سے بولی،،،

.

. اسکے برعکس امن پہلے اسے غور سے دیکھے گیا جیسے اسکی باتوں کا مطلب سمجھ رہا ہو اور پھر ایک دم سے ہنسنا شروع کر دیا۔۔

.

. حیا کی پلکیں بھیگ گئی یہ سوچتے ہی کہ وہ اس پر ہنسا تھا۔۔

.

. لب بھنچے وہ بے یقینی سے امن کو ہنستا دیکھ رہی تھی، شاید آج سے پہلے وہ اس قدر اس طرح سے کھل کر کبھی نہیں ہنسا تھا یا پھر پہلی بار حیا کے سامنے ایسے ہنسا تھا،

.

. جب تم میری سرگوشیوں پر شرما کر پلکوں کی جھالر گراتی ہو ناں تب تب مجھے احساس ہوتا ہے کہ واقعی میں تم مجھ سے کتنی بڑی ہو

"

.

. اسکے رخساروں پر اپنی شدت کی سرخی بکھیرتے وہ مسرور سا بولا،،

.

. لہجے میں امڈتی شدت، چاہت، الفت نے حیا کو حیا سے لبریز کر دیا۔۔

.

. واقعی ایک چاہنے والا شوہر عورت کے ہر دکھ ہر غم کو ایک ایک کر کے اپنے اندر سمیٹ لیتا ہے، وہ خوش تھی اسکی قسمت میں چاہا جانا لکھا تھا، ایک ایسا شوہر جس کی وفا کے حصار نے حیا تک آتے سارے غموں ساری تکلیفوں کو اس تک پہنچنے سے پہلے ہی ختم کر دیا تھا۔۔

.

. اپنے ماتھے پر مان بھرا لمس محسوس کرتی وہ پر سکون سی خود کو اسکے سپرد کر گئی،، جس کی چاہت نے اسے ایک نئی دنیا دکھائی

تھی جہاں صرف الفتِ عشق تھا امن کا حیا کے لئے وہ عشق جسے وہ چاہ کر بھی نفرت میں نہیں بدل سکا۔۔۔

.

◕◕◕◕◕◕◕◕◕◕◕ .

.

. ویام میں کل رات سے ویٹ کر رہا ہوں تمہارا_____یار اب تو بتا دو کون ہے یہ بچی اور تمہیں ڈیڈا کیوں کہہ رہی ہے یہ کل سے۔۔۔"

.

. تیمور جھنجھلا چکا تھا۔

.

. کل رات سے سوچوں نے اسے پاگل کر دیا تھا۔۔

.

. اب صبح سے ویام عنایت کے پاس تھا اسے کھانا کھلاتے ہی وہ میڈیسن دے کر تیمور کے پاس آیا۔۔۔

.

. کہیں یہ تمہارے کسی دوست کی بیٹی تو نہیں،،___؟"

.

. تیمور نے ماتھے پر بکھرے سیاہ سلکی بالوں کو ہاتھ سے پیچھے کرتے پوچھا آنکھوں میں تجسس ہنوز برقرار تھا۔۔

.

. اسکے برعکس ویام کھڑکی کے پاس کھڑا ہاتھ میں تھامے کافی کے مگ سے گھونٹ بھرتے باہر کے نظارے میں مگن تھا۔۔

.

. کیا میں نے آج تک اپنی دوستی میں کوئی دغا کیا ہے تمہارے ساتھ

"؟،،،،

.

. تیمور نے گہری نظروں سے اسکی چوڑی پشت کو دیکھا۔۔۔

.

. گرے شرٹ کے اوپر سلور کورٹ پہنے وہ ایک ہاتھ پینٹ کی پاکٹ میں ڈالے ایک دم سے مڑا، تیمور نے سرد سانس بھرتے ماتھے پر بکھرے ان بھورے بالوں کو دیکھا،

.

. آنکھوں کے تاثرات وہ ہمیشہ سے پڑھنے میں ناکام رہا تھا، اب نظریں بار بار اسکے چہرے پر ابھرتے ڈمپل پر پڑ رہی تھیں۔۔۔

.

. تیمور نے سر نفی میں ہلا دیا۔۔ بلاشبہ وہ ہر رشتے کو مضبوطی سے نبھانے کے فن سے مالا مال تھا۔۔

.

. تو تمہیں کیوں لگتا ہے کہ میں اپنی سانسوں سے بغاوت کروں گا،، کیا تم نہیں جانتے کہ میرے گھر میں میری ملکیت میں موجود وہ چھوٹی سے لڑکی ویام کاظمی کے لئے کیا حیثیت رکھتی ہے____؟"

.

. اسکے سوال پر تیمور کا سکون ملا تھا ویام کی آنکھوں سے نکلتے شعلے اسکے جنون کو عیاں کر رہے تھے آنکھوں میں عکس واضع تھا عیناں کا عکس۔۔۔۔

.

. تو پھر اس حساب سے عیناں کی اینجل کو تین چار سال بعد اس دنیا

میں آ کر تمہیں ڈیڈ ابو لنا چاہیے یہ ایڈوانس اینٹری

کیسے ____!"

.

. اب وہ پر سکون ہو چکا تھا جبھی اپنی ہلکی بڑھی بیئر ئیڈ کو کھجاتے

سوال داغا،،

.

. وہ بھی آجائے گی ان شاء اللہ ____ اور ضروری نہیں کہ رشتے

خون کے ہی ہوں کچھ رشتے دل سے قریب ہوتے ہیں ایسا سمجھ لو

کہ یہ ننھا سا وجود ایک سال سے تمہارے دوست کے دل کا سکون

بن چکا ہے۔۔۔۔"

.

. ویام نے محبت سے کمرے سے نظر آتی عنایت کو دیکھتے کہاتو اسی محبت پر تیمور کو رشک ہوا تھا،،

.

. اگر ایسی بات ہے تو آج سے اینجل میرے دل کا بھی سکون ہے۔۔۔۔"

.

. تیمور مسکراتے ویام کے قریب ہوا تو اسکے جواب پر ویام نے اسے سینے سے لگایا،،

.

. دل میں شدت سے عیناں کو دیکھنے کی چاہ نے کروٹ بدلی تھی مگر اینجل کی ایسی حالت کے پیشِ نظر یہ ممکن نہیں تھا۔۔۔

.

. میرا ایک کام کرو گے تیمور______" تیمور جیسے ہی اس سے الگ ہوا،،

.

. ویام نے بے قراری سے کہا،،، اب جب سب کچھ ٹھیک تھا تو وہ عیناں کو چاہ رہا تھا اپنے قریب اپنی دھڑکنوں سے بھی زیادہ قریب ابھی تو اسنے قربت کا قرار بھی نہیں چکھا تھا،، پھر سے یہ دوری اسکا مقدر بنی تھی۔

.

. وہ جلد از جلد عیناں کو اپنے قریب چاہتا تھا بے حد قریب______"

.

. تم حکم کرو یار میں تمہارے کس کام آسکتا ہوں،،،______"

.

. تیمور نے مسکراتے سر کو خم دیتے اسے چھیڑا ورنہ عیناں کے نام سے اسکے چہرے پر پھیلی بے قراری وہ نوٹ کر چکا تھا۔

.

. عین______"ویام نے شدت سے اس نام کو لبوں سے ادا کیا آنکھوں میں سرخی سی چھانے لگی______آخری بار اسکا گلابی گلال سا چہرہ اپنی بانہوں میں بھرے وہ لمحات یاد آئے تو وہ ناچاہتے ہوئے بھی نظریں جھکا گیا۔۔

.

. ایک صرف وہی تھی جس کے آگے وہ بے بس تھا دنیا کو اپنی انگلیوں پر نچانے والا لوگوں کے دماغ سے کھیلنے والا ویام کاظمی

صرف اس کے آگے ہار جاتا تھا جس کے آگے سب کچھ بے کار تھا، بے ضرر،،

.

. ◕◕◕◕◕◕◕◕◕◕◕

.

. تم کیوں نہیں بتا رہے مجھے کڈ نیپر______ کیا وہ لڑکی تمہاری منگیتر ہے اور تم اسے پسند کرتے ہو،، ؟"

.

. تم کیوں ایک ہی سوال دہرا رہی ہو روز_____ ایسا کچھ بھی نہیں ہے جیسا تم سوچ رہی ہو یار_______!"

.

. گاڑی پارکنگ ایریا میں روکتے انزک پوری طرح سے رخ موڑے اسکی جانب متوجہ ہوتے بولا تھا

.

. __

.

. جس کی آنکھوں میں ایک انجانا سا ڈر ہلکورے مار رہا تھا،،

.

. تم بس اتنا بتاؤ کیا تم اسے پسند کرتے ہو،،،؟" روز نے اسکی آنکھوں میں دیکھتے پوچھا__

.

. کل سے دل و دماغ میں جو بے چینی سوار تھی اب وہ دل و دماغ سے نکلتے لبوں کی زباں سے ادا ہو رہی تھی،

.

. وہ جانتی تھی وہ بہت کم وقت تک اسکے پاس تھی پھر شاید آج آخری مرتبہ مگر پھر بھی دل اس کی کسی دوسری لڑکی سے محبت پر تڑپ رہا تھا،

.

. ایک انجانا سا خوف تھا جو اسکی رگوں میں زہر بن کر پھیل رہا تھا۔۔۔

.

. ہاں میں کرتا تھا اسے پسند وہ میری بیسٹ فرینڈ ہے روز اور یہ جذبات صرف میری طرف سے تھے، مگر گزرتے وقت میں جب قسمت تمہیں میری زندگی میں لائی۔۔۔۔

.

. تب مجھے احساس ہوا کہ نہیں وہ سب سچ نہیں وہ محض آنکھوں کا دھوکہ ایک فریب تھا اصل محبت تو فقط تم سے ہے ایسی محبت جس میں شدت ہے۔۔

.

. اتنی کہ اب تم بھی چاہو تو مجھے خود سے دور نہیں کر سکتی،،،

.

. روز کے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں بھرے وہ ایک ایک نقش کو ازبر کرتا اس قدر جذب کے عالم میں بولا۔۔۔

.

. کہ روز سانس روکے اسکی آنکھوں میں جھلکتے اپنے عکس کو دیکھ کھو سی گئی۔۔۔

.

. دل کی دھڑکنوں نے بغاوت پکڑی تھی اس شخص کا ساتھ عزیز ہوا جا رہا تھا جس کے ساتھ گزارا ہر لمحہ محض ایک فریب تھا۔۔۔

.

. وہ فریب جسے وہ جان بوجھ کر کھیلتی آ رہی تھی،،

.

. احساسِ ندامت سے پہلے احساس نفرت نے زور پکڑا تھا۔۔۔

.

. یہ سب لوگ مجھے جھوٹے کیسز میں پھنسا کر جان سے مار دینا چاہتے ہیں روز میں پچھلے چار سالوں سے مارا مارا پھر رہا ہوں بچے مجھے اب صرف تم ہی بچا سکتی ہو______!"

.

. ایچ اے آر کی آواز اسکے دماغ کے پردوں پر

سرسرائی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ایک دم سے انزک کے ہاتھوں کو

جھٹکتے وہ رخ پوری طرح سے گھمائے باہر کے منظر میں کھو

گئی۔۔۔

.

. انزک نے حیرت سے اسکے اس روپ کو دیکھا اور پھر سرد سانس

فضا کے سپرد کیے گاڑی سے باہر نکلا________،

.

. بس کچھ پل کا وقت اسکے بعد وہ روز کو ایچ اے آر کا سچ بتا کر اسے

ہمیشہ کے لیے اپنا بنا لے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ یہ سوچ آتے ہی

انزک کے لبوں کو دلکش مسکراہٹ نے چھوا،،

.

. اسنے اپنے ہاتھ میں موجود اس نازک ہاتھ پر گرفت مضبوط کی
--------- مگر شاید وہ انجان تھا کہ جس لڑکی کو اپنی
زندگی میں سب سے اونچا مقام دینے کو وہ بے تاب تھا۔

.

. درحقیقت وہ لڑکی اسے موت کے قریب لے جارہی تھی۔۔

.

. ◕◕◕◕◕◕◕◕◕◕◕

.

. میں کہہ تو رہا ہوں یار اب بس کریں مجھے آج ابھی اور اسی وقت
رخصتی چاہیے______!"

.

. اذلان نے دونوں ہاتھ کمر پر ٹکائے اپنا مدعا امن اور اشعر کو بیاں کیا۔۔۔۔

.

. جس نے صبح ہی صبح دونوں کو اپنے کمرے میں بلاتے عدالت لگا رکھی تھی۔۔

.

. حالت دیکھو یہاں کی کمینے انسان،،، تجھے ذرا شرم نہیں آرہی اتنی نازک حالت میں بھی تجھے اپنی رخصتی کی پڑی ہے۔۔۔۔"

.

. امن نے ایک ہاتھ پاس بیٹھے اشعر کے کندھے پر پھیلائے رکھا اور پھر دوسرے ہاتھ سے صوفے پر پڑا کشن اٹھائے سامنے کھڑے اذلان کی طرف اچھالا۔۔۔۔

.

. کیا مطلب کون سی نازک حالت ۔۔۔ یار حور سیو ہے اپنے شوہر کے پاس جب وہ بندہ اسے لے گیا ہے تو مطلب اسنے اپنا لیا ہے اسے،،،، اسی وجہ سے وریام انکل بھی خاموش ہیں ۔۔۔

.

. آج نہیں تو کل وہ گھر واپس آجائے گی ۔۔۔ مگر اس سے میری رخصتی کا کیا تعلق ہے ۔۔۔۔!"

.

. اب اسکا نشانہ اشعر پر تھا ۔۔۔

.

. چہرہ پر انتہائی درجے کی معصومیت سجائے وہ اسکے گھٹنوں کے قریب بیٹھتے بولا ۔۔۔

.

. تو اشعر نے محبت سے اسکے بال سہلائے۔۔۔۔۔۔ معاملہ بنتا دیکھ وہ پورے دانتوں کی نمائش کرتا ہنسنے لگا۔۔۔

.

. بیٹا جب حور واپس آئے گی تو تب ہم۔ رخصتی کر لیں گے ابھی کون سا ہمیں جلدی ہے۔۔۔۔۔"

.

. اشعر نے مسکراہٹ ضبط کرتے کہا تو امن نے بمشکل سے قہقہ ضبط کیا اور آگے پیچھے دیکھنے لگا۔۔۔

.

. تو مطلب جب وہ اپنے دو تین بچوں اور شوہر کے ساتھ واپس آئی تب کریں گے آپ میری رخصتی ________؟"

.

. صدمے سے اسی سانولی رنگت میں گھلتی سرخی اسے مزید پرکشش بنارہی تھی۔

.

. سیاہ آنکھوں میں کشش تھی جو اسے سب سے الگ بناتی تھی۔۔

.

. ہاں بیٹا ہمیں کوئی پروبلم نہیں تبھی کرلیں گے رخصتی،،،،" امن نے اسکے سرخ پڑتے گالوں کو پیار سے کھینچتے کہا،،

.

. تو اذلان کا منہ لٹک گیا۔

.

. پروبلم ہے ڈیڈ میرے بیس بچیس بچے اوپر بیٹھے رو رہے ہیں کہ ڈیڈ اب نیچے بلا لو اور آپ کہہ رہے ہیں پروبلم نہیں آخر جلدی پروسیس شروع ہو گا تو ہی تو وہ سارے میرے پاس آ سکے گے۔۔۔!“

.

. انتہائی بے باکی سے کہتے وہ آخر میں سر نفی میں ہلاتے اٹھا۔۔۔

.

. جبکہ اشعر اور امن تو ایسے تھے جیسے بولنے کے لئے لفظ ہی ناں بچے ہوں۔۔۔۔۔۔ اتنے گھٹیا پن کی توقع ان دونوں کو نہیں تھی۔۔

.

. معاذ ورناک کرتے الایہ اندر داخل ہوئی۔۔۔۔

.

. بظاہر وہ تاثرات چھپا چکی تھی مگر آنکھوں کی بدلتی رنگت چہرے پر بکھرتا گلال دیکھ اذلان کافی اچھے سے سمجھ چکا تھا کہ محترمہ سب سن چکی ہیں۔۔

.

. ویسے بھی دروازے سے کان لگانا اسکی پرانی عادت تھی۔۔۔۔

.

. اذلان ایمرجنسی ہے ہمیں نکلنا ہے____میں نیچے ویٹ کر رہی ہوں جلدی آو۔۔۔۔۔۔"

.

. امن اور اشعر کو مسکراتے سلام کیے وہ ازلان سے کہتے فورا سے بھاگی تھی۔۔۔

.

. تجھے کیا ضرورت ہے کمینے رخصتی کی جا تیری بیس بچیس بچوں کی ماں تجھے یاد کر رہی ہے۔۔۔۔!“

.

. امن نے ہنستے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے لقمہ دیا تو وہ برے سے منہ بنا تا روم سے نکلا۔۔۔۔

.

. اشعر اور امن کے قہقہوں کی آوازیں اسے دور تک سنائی دی تھی جسے سنتے وہ پر سکون سا مسکرایا ____

.

. ◕◕◕◕◕◕◕◕◕◕◕

.

. کیا لینے آئے ہو یہاں تم نکلو اس سے پہلے کہ کسی کو بھی تمہارے آنے کے بارے میں پتہ چلے____!“

.

. بیڈ پر آرام سے لیٹے تیمور کو دیکھ میرب پہلے تو چونکی پھر اپنا وہم سمجھتے سر جھٹک کر ڈور لاک کیے بیڈ کی جانب آئی،

.

. مگر اسکا وہم وہ سیکنڈوں میں دور کر چکا تھا،،

.

. جب خوبصورت من چاہی بیوی گھر سے بنا بتائے غائب ہو جائے تو شوہر کو اس کے پیچھے خوار ہونا پڑتا ہے بلکل میری طرح______"

.

. ایک دم سے اسے ہاتھ سے پکڑتے وہ خود پر گرائے مخمور لہجے میں بولا،

.

. ہونٹوں پر ایک مسکراہٹ سی تھی جبکہ ہاتھ میرب کے گھنگھریالی زلفوں کو سہلا رہے تھے،

.

. دد دیکھو تم نے میرے ساتھ دھوکہ کیا ہے تو اب میں تمہارے ساتھ کہیں بھی نہیں جا رہی۔۔

.

. تم چھوڑو مجھے______!" اپنے چہرے پر تیمور کا محبت بھرا لمس میرب کے حواس شل کرنے لگا،

.

. وہ بمشکل سے سر پیچھے کیے۔ جھکی نگاہوں سے بولی۔۔۔۔

.

. تو تیمور نے ایک ہاتھ سر کے نیچے رکھا اور پھر میرب کو دیکھا۔۔۔۔

.

. تمہیں مجھ سے لڑنے کی اجازت ہے میر مجھے مارنے کی پیٹنے کی مگر______ خود سے دور جانے کی اجازت تیمور شیرازی کبھی نہیں دے گا تمہیں۔۔۔۔۔!"

.

. لمحوں میں اسکی کمر کے گرد ہاتھ حائل کیے وہ اسے بیڈ پر لٹائے سایہ سا کر گیا۔۔۔

.

. میرب نے لب مضبوطی سے ایک دوسرے میں پیوست کیے۔۔۔۔

.

. بولنے کو جیسے کچھ بھی نہیں تھا پاس یا پھر وہ بے فضول کی بحث سے بچنا چاہ رہی تھی۔۔۔۔

.

. تیمور پلیز_____ اسکی بڑھتی وارفتگی میرب کی سانسوں کو تیز تر کرنے لگی۔۔

.

. اپنی گردن پر اسکا دہکتا لمس اسے گھبراہٹ میں مبتلا کر گیا۔۔۔

.

. میں چاہتا ہوں کہ اچھے سے اپنے کیے کی معافی مانگوں تم سے اور یہ سب تبھی ممکن ہو پائے گا جب تم خود سے میرے ساتھ جاؤ گی

.

. میرب کے کان کی لو پر لب رکھتے عجیب سی فرمائش کی تھی۔۔

.

. ایک سکون سا تھا جو تیمور شیرازی اس قربت میں آنکھیں موندے ہوئے محسوس کر رہا تھا،

.

. تیمور تم کچھ نہیں جانتے یہاں کیا کچھ ہو گیا ہے حور کہیں چلی گئی ہے۔۔

.

. مطلب کسی نے اسے کڈنیپ کر لیا ہے اور اب مجھے عیناں بھی نہیں دکھ رہی کہیں بھی۔

.

. مجھے اتنا ڈر لگ رہا ہے،،

.

. وہ رات تک روم میں تھی میں ابھی گئی تو وہاں کوئی بھی نہیں تھا۔۔۔ میں نے ہر جگہ دیکھ لی سب سے پوچھ لیا مگر وہ کہیں بھی نہیں۔۔۔۔۔"

.

. سرمئی بڑی بڑی آنکھوں میں ایک دم سے آنسوں جھلک پڑے تھے۔۔

.

. بھلا وہ کیسے اتنی بڑی بے وقوف ہو سکتی تھی،

.

. اسکا۔خیال بھی نہیں رکھ پائی۔۔۔۔

.

. فکر مت کرو میر______ حور مل جائے گی بہت جلد اور عیناں کی بھی فکر مت کرو تم صرف اپنے شوہر پر دھیان دو۔۔۔۔۔۔۔۔"

.

. اسکی آنکھوں سے بہتے آنسوں کو لبوں سے چنتے وہ گھبیر لہجے میں بولا تو میرب نے گہرا سانس اس خوشبو میں بھرا۔۔۔۔

.

. کیونکہ عیناں اپنے شوہر کے پاس پہنچ چکی ہے جہاں اسے ہونا چاہیے تھا۔۔

.

. اب تم صرف اور صرف مجھ پر توجہ دو۔۔۔۔انکھوں سے رخسار کا فاصلہ طے کرتے وہ معنی خیز لہجے میں بولا۔۔۔

.

. مگر میرب نے کوئی بھی جواب نہیں دیا۔۔۔۔

.

. اوکے اب تم بنا کسی قسم کی فضول بحث کے میرے ساتھ چل رہی ہو ورنہ ہنی مون بھی اسی روم میں منالیں بعد میں شکایت مت کرنا۔۔۔۔۔"

.

. اپنا ایک ہاتھ شرٹ کے بٹنوں پر رکھتے وہ وارننگ دیے انداز میں بولا۔۔

.

. تو میرب نے آنکھیں پھیلائے فوراً سے اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھے

اسے روکا۔۔۔

.

. تیمور نے مسکراتے اسکی خوف سے پھیلی آنکھوں میں

دیکھا۔۔۔

.

. اور ایک دم سے اسکے لبوں پر جھکتے اسے خود میں الجھا گیا۔۔

.

. ◕◕◕◕◕◕◕◕◕◕◕

.

.

.

. اسکی آنکھ کھلی تو خود کو انجان جگہ پر دیکھ وہ جھٹ سے اٹھ بیٹھی،،

.

. آنکھوں میں خوف سموئے وہ اپنے چاروں اطراف دیکھنے لگی ____

.

. چھوٹے سے بیڈ کے سامنے موجود ایک چھوٹا سا ٹو سیٹر صوفہ موجود تھا،، جس کے علاوہ ایک چھوٹی سی الماری تھی سامنے ایک جانب درمیانی سائز کی کھڑکی میں سے جھانکتی چاند کی روشنی کمرے کو نور بخش رہی تھی،

.

. دائیں ہاتھ ایک چھوٹا سا دروازہ تھا۔۔۔

.

. پورے کمرے کا تصدیقی جائزہ لینے کے بعد وہ گھٹنوں کو فولڈ کیے خود میں سمٹ سی گئی۔۔۔

.

. اسے لگا شاید وہ کوئی خواب دیکھ رہی ہے۔۔۔۔ڈر سے آنکھوں میں وحشت ناچنے لگی،،،

.

. سنہری بال پوری طرح سے اسکے چہرے پر لپٹے ہوئے تھے،

.

. جبکہ وہ اپنے حال سے بے گانہ ایک انجانے سے خوف میں مبتلا اپنی سسکیوں کا گلا گھونٹ رہی تھی۔۔۔

.

. رنگت زرد پڑنے لگی تھی،، جیسے سانس لینے میں دشواری ہو رہی ہو،،،، انکھوں کے سامنے برے خواب کی مانند وہ دماغ کی سلیٹ سے چپکے لمحات لہرائے تھے____

.

. یقیناً وہ جانتی تھی اگر اس وقت اسے بچایا ناں گیا ہوتا تو آج شاید ہی وہ زندہ بچ پاتی___

.

. اسکے لب پھڑپھڑانے لگے،، گرے کانچ سی آنکھوں میں دھند سی چھانے لگی۔۔

.

. عیناں نے بمشکل سے اپنے ہلتے لبوں کو پیوست کیا،،

.

. اسے لگا شاید وہ کسی برے خواب کے زیر اثر ہے۔۔۔ مگر یہ حقیقت کسی خواب سے بھی بری ثابت ہونے والی تھی۔

.

. معاً دروازہ کھولتے کوئی اندر داخل ہوا، قدموں کی چاپ پر وہ خوف سے کسی سہمی ہرن کی مانند اس سائے کو دیکھ پھڑ پھڑانے لگی مگر ہونٹوں سے ایک لفظ بھی ادا نہیں ہو پا رہا تھا__

.

. نو نو______" وہ سر زور شور سے نفی میں ہلاتے بڑبڑا رہی تھی۔

.

. ویام اسے بڑبڑاتا دیکھ گھبراتے بیڈ کی جانب بڑھا اسکے قریب بیٹھا۔۔۔

.

. عین کیا ہوا ہے یار میں ہوں ویام____!" اسے سینے میں بھینچے وہ روتے اسکے لرزتے وجود کو تھپکنے لگا،،

.

. ایک دم سے وہ بالکل ساکت ہو گئی جسے محسوس کرتے ویام نے اسکا چہرہ اپنے سامنے کیا____

.

. جو بے ہوش ہو چکی تھی،، ویام نے حیرت سے اسے دیکھا جس کی رنگت زرد پڑ چکی تھی،،

.

. آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے پڑ رہے تھے،، اسنے بے احتیار نچلا لب دانتوں تلے دبایا اور انگلی کے پوروں سے ان آنکھوں کو چھوا____

.

. اسکا دل بے چین تھا وہ سمجھ ناں پایا عیناں کے اس قدر خوف اور ڈر کا سبب______ بے حد نرمی سے اسے گود میں بھرتے وہ بیڈ کروان سے ٹیک لگائے گہری سوچ میں مبتلا تھا۔۔۔

.

. ◕◕◕◕◕◕◕◕◕◕◕

.

. آج سارے کپلز کے سین دیے ہیں تو ریسپانس اچھا ہونا چاہیے

☺الفتِ عشق (جنون عشق سیزن ٹو 🔥🔥)

. قسط نمبر____66

. #از قلم_زینب_راجپوت

.

. اجازت کے بغیر کاپی کرنا ممنوع ہے 🚫🚫۔۔۔

.

. ********____________________*******

.

. یقین ہے مجھ پر____!"اسکی آنکھوں میں دیکھتے وہ ہاتھ پر اپنی گرفت مضبوط کرتے مسکرایا گویا جانتا ہو جواب کیا ہو گا____

.

. روز نے نرم مسکراہٹ سے سر ہاں میں ہلایا اور نظریں جھکا لیں__

.

. انزک نے بھرپور مسکراہٹ کے ساتھ اسکے ہاتھ کو مضبوطی سے تھاما جیسے یقین کرنا چاہا ہو کہ وہ اسکے ساتھ ہو گی ہر قدم پر______

.

. لفٹ کا بٹن دبائے وہ روز کو حصار میں لیتے اندر بڑھا اور پیچھے ٹیک لگانے کے سے انداز میں کھڑا ہوا۔۔

.

. روز کا دل گھبرا رہا تھا اپنی حالت سمجھنے سے وہ خود ہی قاصر تھی۔۔۔۔

.

. کیا ہوا جان اتنا پریشان کیوں ہو______؟"

.

. روز کے چہرے کے بدلتے رنگ انزک کو حیرت میں ڈال رہے تھے،

.

. اسنے ہاتھ روز کی گردن میں ڈالے اسے کھینچتے اپنے نزدیک کیا۔۔۔۔

.

. جو بمشکل سے مسکرائی اور سر نفی میں ہلایا۔۔۔

.

. نتھنگ____" اسکی آنکھوں میں دیکھنے سے گریز کرتی وہ دھیمی آواز میں بولی،

.

. تو انزک نے اسے تھامے رخ اپنی جانب کیا۔

.

. اور شدت سے اسکی پیشانی پر بوسہ دیا،روز کئی لمحوں تک اس لمس کو اپنے ماتھے پر محسوس کرتی رہی،

.

. وہ گھبرانا نہیں چاہتی تھی مگر وہ گھبرا رہی تھی،ٹانگیں بری طرح سے شل ہو چکی تھی۔

.

. چہرہ پسینہ سے تر تھا

.

. روزیار کیا ہو گیا ہے آر یو اوکے ______؟" بےچینی سے اسکے چہرے کو ہاتھوں میں بھرتے وہ پریشانی سے پوچھنے لگا،،

.

. چلو ہم پہنچ آئے،،،

.

. سرد سانس خارج کیے وہ بات اگنور کرتے لفٹ سے باہر نکلی۔۔۔

.

. انزک اسکے پیچھے ہی باہر نکلا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ دونوں رائٹ سائیڈ روم میں داخل ہوئے کمرے میں گھپ اندھیرا تھا۔۔۔

.

. انزک نے ہاتھ بڑھاتے لائٹ آن کی۔۔۔۔۔کمرہ سفید روشنیوں سے جگمگا اٹھا،،

.

. اچانک کچھ غیر معمولی احساس کے تحت وہ اچانک سے مڑا تو نظر کمرے پر پڑی روز دور کھڑی تھی اسکے چاروں اطراف گارڈز تھے۔۔

.

. آنکھوں میں اجنبی سے تاثرات لیے وہ ڈائون کے قریب کھڑی ہاتھ پینٹ کی پاکٹ میں ڈالے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

.

. انزک نے کئی لمحوں شل ہوئے دماغ سے بے یقینی سے اسے دیکھا۔۔۔

.

. تمہیں کیا لگتا ہے کہ تم سب ایچ اے آر کو برباد کر لو گے اور وہ خاموشی سے یہ سب ہوتا دیکھتا رہے گا،،،

.

. اگر تمہاری سوچ ایسی ہے تو بہت غلط ہے مسٹر انزک ______!"

.

. ڈائون نے کہتے ساتھ ہی گن نکالتے روز کی جانب بڑھائی جسے وہ تھام چکی تھی مگر نظریں ہنوز انزک پر تھیں۔۔۔

.

. گن تھامے دھیرے سے چلتی انزک کی جانب آئی،،، انزک کی آنکھوں میں اب تمسخر تھا اپنی ذات اپنی محبت کے لیے

۔۔۔اسکے لبوں پر زخر خند سی طنزیہ مسکراہٹ ابھری تھی۔۔۔

.

. توسب کی بات سچ ثابت ہوئی ایک مکار شخص کی بہن کبھی بھی معصوم نہیں ہو سکتی۔۔۔۔۔۔تو مس روزائکہ علی راج آپ

کامیاب ہوئی میرے جذبات میری محبت کا مذاق بنانے

میں ______ جب سب کچھ ایک کھیل ہی تھا دیکھ کیا رہی ہو

چلاؤ گولی۔۔۔۔۔!" باہیں پھیلائے اسے دیکھ انزک نے

سنجیدگی سے کہا تو روز نے گن اسکے سینے پر رکھی۔۔۔

.

. بہت بہت مبارک ہو تمہیں روز ڈارلنگ بالآخر وہ کام کر ہی لیا تم

نے جس کے لئے یہاں آئی تھی۔۔۔

.

. انزک کے لہجے میں ٹوٹے کانچ کی کرچیاں تھیں۔۔۔انکھوں میں

عیاں ہوتے جذبات وہ دیکھ کر بھی نظر انداز کرنے لگی۔۔۔۔

.

. مارو روزی ایچ اے آر ویٹ کر رہا ہے۔۔۔ڈائون نے اکتاہٹ سے کہا تو روز نے گردن موڑے اسے دیکھ سر ہاں میں ہلایا اور پھر گن انزک کے سینے پر رکھتے ایک دم سے آنکھیں بند کیے فائر کیا۔۔۔۔

.

. بیسمنٹ کی دیواروں میں کئی لمحوں تک اس کی آواز گونجی۔۔۔۔

.

. ◕◕◕◕◕◕◕◕◕◕◕

.

. کہاں جانے کا ارادہ ہے بیگم______!" کمرے میں داخل ہوتے ہی نظریں مرر کے سامنے کھڑی حیا پر پڑی جو بالوں کو برش کر رہی تھی،

.

. چہرے پر خوبصورت رنگ تھے امن کی محبت اسکے ساتھ کے حسین رنگ، جس نے حیا کو مہکا دیا تھا اپنی خوشبو میں_____اس قدر کہ وہ خود کو اسی کا حصہ سمجھنے لگی تھی۔۔۔

.

. میں پھپھو اور انکل کے ساتھ جا رہی ہوں فدک آنٹی کو لینے،،،،

.

. وہ مسکراتی رخ موڑے چہکتے اسے آگاہ کرنے لگی، امن نے ہاتھ سینے پر باندھے اسے بغور دیکھا جو سکائے بلیو کلر کی گھٹنوں تک

جاتی گھول گھیرے دار سکرٹ پہنے بالوں کو باندھنے کی تیاری کرتی بے حد حسین لگ رہی تھی۔۔۔

.

. امن نے گہرا سانس فضا کے سپرد کیے اسے ہاتھ سے پکڑتے اپنے قریب کیا۔۔۔حیا نے آنکھیں سکوڑے اسے دیکھا۔۔۔۔

.

. تم وہاں آنٹی سے ملنے جا رہی ہو شوہر تمہارا اکیلا گھر پر ہے تو کیوں ناں یہ ساری تیاری گھر واپس آکر کرنا تاکہ میں تمہیں اچھے سے سراہ تو سکوں______"

.

. حیا کے ہونٹوں پر لگے پنک لپ گلوز کو اپنے انگوٹھے سے صاف کرتے وہ گہرے بے باک لہجے میں بولا تو حیا نے منہ بسورا۔۔۔۔

.

. تو تم بھی ساتھ چلو۔۔۔۔ چہرہ پیچھے کرتے وہ فری کی آفر دینے لگی اسے اچھا نہیں لگ رہا تھا اتنی محنت سے وہ تیار ہوئی تھی۔۔

.

. اور دو منٹ میں وہ اسکی ساری تیاری اب ایک ایک کر کے خراب کر رہا تھا۔۔۔۔

.

. نہیں مجھے کچھ ضروری کالز کرنی ہیں وہاں جا کر بھی مصروف ہی رہوں گا تو اس سے اچھا یہ ہوا ناں کہ تم ہو کر آ جاؤ تب تک میں بھی اپنے کام سے فارغ ہو جاؤں گا اور پھر تم اچھے سے تیار ہونا صرف میرے لئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

.

. حیا کے کانوں سے جھمکے اتارتے وہ کان کی لو کو لبوں سے چھوتے مخمور سے لہجے میں فرمائش کرنے لگا۔۔۔

.

. مگر امن مجھے پھپھو نے کہا ہے کہ اچھے سے تیار ہو کر چلو ہم آج ازلان کی شادی کی بات بھی کریں گے تو میں اس کی اکلوتی بھابھی اور بہن بھی تو ہوں________"

.

. اسنے یاد دلانے والے انداز میں اسے روکنا چاہا جو دھیرے سے اسکے گالوں کو صاف کر رہا تھا۔۔۔

.

. تمہاری شادی ہو چکی ہے لخت جگر______ اور یقین جانو مجھے دوبارہ سے تم سے شادی کرنے میں کوئی انٹرسٹ نہیں کیونکہ پھر مجھے مجبورا تم سے کچھ دنوں تک دور رہنا پڑے گا

.

. اور اب تم سے ایک پل کی دوری سوہان روح ہے میرے لئے اور میں ایک شادی سے بے حد خوش ہوں۔۔۔۔ اسکے گالوں کو باری باری چومتے وہ محبت سے بولا۔۔۔

.

. توحیا نے سر افسوس سے نفی میں ہلایا۔۔

.

. اور اگر میں ناں رہی تو پھر کیا کرو گے پھر تو تو دو دن بھی نہیں رہو گے فوراً سے شادی کر لو گے مگر ایک بات یاد رکھنا اگر میرے سوا کسی دوسری لڑکی کے بارے میں سوچا بھی۔۔۔۔

.

. تو پہلے تمہارا دماغ اڑاؤں گی اور پھر تمہیں_____" امن کی گردن میں بانہوں کا ہار ڈالے وہ استحقاق سے بولی تو امن کی آنکھوں میں حرارت پیدا ہوئی۔۔۔۔

.

. تمہارے سوا کوئی دوسری امن علوی کے دل میں تو آسکتی ہے مگر بھاوں کے لئے اسکی لخت جگر واحد پیس ہے جسے بہت پاپڑ بیل کر اپن نے حاصل کیا ہے______!"

.

. اسکی تھوڑی پر لب رکھے وہ اسے خود میں سمیٹتے گھمبیر لہجے میں بولا تو حیا نے مسکراتے سکون سے آنکھیں موند لیں۔۔۔

.

. ◕◕◕◕◕◕◕◕◕◕◕

.

. دیکھو تمہاری ماما تمہیں ڈھونڈ رہی ہو گی اب تم ٹھیک ہو گئے تو بس جلدی سے اپنی ماما کے پاس بھاگ جاؤ،،

.

. اور ہاں میں تمہیں بہت یاد کروں گی۔۔۔!" اسے گلے سے لگائے وہ نم آنکھوں سے بولی،

.

. دل میں ابھی بھی خوف تھا مگر اس وقت سورج ڈھلنے کے نزدیک تھا۔۔۔۔ اسنے جلدی سے ہرن کے بچے کو نیچے اتارا جو فورا سے چھلانگیں لگاتا جنگل میں کہیں گم ہو گیا۔۔

.

. حور کافی دیر اس جگہ کو دیکھتی رہی سیاہ آنکھوں میں آنسوں تھے مگر اس بات کی بے حد خوشی بھی کہ وہ بے بی اپنی ماما کے پاس ہو گا اسکی ماں بھی تو اسے ڈھونڈ رہی ہو گی۔۔۔

.

. گہری سانس کھلی فضا کے سپرد کرتے حور نے آنسوں اپنی ہاتھ کی پشت سے رگڑے اسے شدت سے نیناں اور وریام کی یاد آ رہی تھی۔

.

. تھکاوٹ سے جسم ٹوٹ رہا تھا شاید دو دن سے کچھ ناں کھانے کی وجہ سے ایسا تھا۔۔۔

.

. ایل دو دن سے اسکے سامنے نہیں آیا پہلے چند دن تو کھانا وقت پر اسکے کمرے میں پہنچ آتا تھا۔۔

.

. ساتھ میں دھمکی بھی کہ اگر کھانا ناں کھایا تو وہ اپنے ہاتھوں سے کھلائے گا ملازمہ اپنا آپ کرتے چپ چاپ چلی جاتی تھی اور دو دن سے کوئی نہیں تھا۔۔

.

. ناں ہی اسنے کھانے کے بارے میں سوچا تھا اس شخص کے دیے ہر لقمے کو وہ زہر سمجھ کر کھا رہی تھی۔۔

.

. جانتی جو تھی کہ بھاگنے کے لئے خود میں اتنی ہمت ہونا ضروری ہے کہ وہ اس جگہ سے نکل کر واپس اپنوں کے پہنچ جا سکے۔

.

. وہ آہستگی سے چلتی اندر آئی،،، دروازے کو اندر سے لاک کرتے نظریں جب کچن کی جانب اٹھی تو بھوک سے پیٹ میں چوہے کودنے لگے۔۔۔

.

. حور نے ایک نظر آگے پیچھے ڈالی اور پھر کسی کے ناں ہونے کا یقین کرتے وہ دبے قدموں سے کچن میں آئی۔۔۔

.

. کھانے کا کوئی خاص سامان تو اسے نظر نہیں آیا مگر پھر بھی وہ چٹ پٹا سا ڈھونڈ رہی تھی۔۔۔

.

. سارے کیبنٹ چیک کرتی وہ نیچے گھٹنوں کے بل بیٹھی سامان باہر نکالے دیکھنے لگی

.

. اچانک نظر ایک بند پیک پر پڑی، وہ یونہی گود بنائے بیٹھ فرصت سے پیک کو کھولنے لگی۔۔۔

.

. املی کو دیکھ ہی حور کے منہ میں پانی بھر آیا۔۔اب وہ مزے سے کھانے میں مگن تھی ایسے جیسے اس سے زیادہ اہم کوئی اور کام ناں ہو۔۔۔۔

.

. وہ کمرے میں آیا مگر غیر ارادی طور پر کمرہ حالی تھا______

.

. ایل کے ماتھے پر بل نمودار ہوئے وہ تیزی سے نیچے اترا چاروں اطراف جنگل تھا یقیناً وہ اندر ہی کہیں تھی۔۔۔

.

. مگر اس وقت اسے سامنے ناں پاتے وہ کسی پاگل کی طرح اسے ڈھونڈ رہا تھا۔۔۔

.

. ہر جگہ تلاشنے کے باوجود بھی اسے ناں پاتے ایل نے سرد سانس فضا کے سپرد کی اور پھر اپنے اطراف میں پھیلی خوشبو میں گہرا سانس بھرا۔۔۔

.

. قدم خود بخود کچن کی جانب اٹھے تھے لیکن سامنے کوئی بھی نہیں تھا۔۔۔

.

. ایل کے ہونٹ دلکشی سے مسکرائے وہ چلتا کاؤنٹر کی دوسری جانب گیا،،

.

. اپنی پہنی جینز کو ہاتھ سے اوپر کیے وہ گھٹنوں کے بل جھکتا نیچے بیٹھا۔۔۔۔

.

. حور کی پشت ایل کی جانب تھی،، کھلے سیاہ گھنے آبشار حور کی کمر سے نیچے تک بکھرے کسی سنہری رات کا سا منظر پیش کر رہے تھے۔۔۔

.

. ایل نے پہلی بار ان سیاہ زلفوں کو یوں کھلا دیکھا تھا۔۔

.

. آنکھیں جزبات کی حدت سے بوجھل ہونے لگی،، دھڑکنوں کی رفتار مدہم سی ہوئی۔۔۔ غیر ارادی طور پر اسکا ہاتھ خود سے اٹھا تھا دل میں اٹھی خواہش کے تحت وہ ان سیاہ آبشاروں کو چھوتے محسوس کر لینا چاہتا تھا۔۔۔

.

. مگر اپنے پیچھے کسی کو محسوس کیے حور جھٹکے سے مڑی۔۔۔۔

.

. ایل کے ہاتھ کو دیکھ ان سیاہ جھیل سی آنکھوں میں خوف منڈلانے لگا۔۔۔۔

.

. ایل نے ایک نظر حور کے ہاتھ میں تھامے اس باکس کو دیکھا اور پھر حور کے چہرے کو،، جو پوری طرح سے بے ترتیب سا املی سے بھرا تھا۔۔

.

. کوئی اور ہوتا تو شاید ناگواری سے رخ موڑ لیتا۔۔۔ مگر وہ ایل تھا جسے اپنی سن شائن کی ایک ایک سانس سے عشق تھا ناگواری تو کوسوں دور تھی اس کے معاملے میں۔۔۔

.

. ووہ مممجھے.. بببھوک للگی۔۔۔۔۔" حور کا چہرہ شرم اور ڈر کے ملے جلے تاثرات سے دہک اٹھا،، دو دن سے کچھ ناں کھانے پر اب اسے جو املی دیکھ ہی بھوک نے آن گھیر ا۔ اور وہ اسی کو کھا رہی تھی۔۔۔

.

. جبکہ ایل اسکی کنڈیشن سے بخوبی آگاہ تھا۔۔۔ جبھی بے حد نرمی سے کسی کانچ کی گڑیا کی مانند اسنے نرمی سے اس نازک سی جان کو اپنی بانہوں میں سمیٹا۔۔۔۔

.

. حور کے چہرے پر تاریک سایہ لہرایا۔۔۔۔۔ جسے ایل نوٹ کرنے کے باوجود بھی اگنور کر گیا۔۔

.

. ایل نے دھیمے سے اسے کاؤنٹر پر اپنے روبرو بٹھایا۔۔۔

.

. جو نظریں جھکائے بھاگنے کو پر تول رہی تھی۔۔۔

.

. ایل نے بنا کچھ کہے بے حد شدت سے اس معصوم چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں بھرا۔۔۔

.

. حور ہمیشہ کی طرح خوفزدہ سی بنا احتجاج کے لرزتے وجود سے اسکے سامنے بے بس سی بیٹھی تھی۔۔۔

.

. ایل نے شدت سے اپنے ہونٹوں سے حور کے گالوں کو صاف کیا جو سانس روکے اس شدت بھرے لمس پر وخشت زدہ سی تھی۔۔۔

.

. ایل کے سلگتے ہونٹ بے باکی سے حور کے چہرے پر جابجا اپنا لمس چھوڑتے اسے بے بس کر رہے تھے۔۔

.

. جانتا ہوں میری قربت تمہیں بے چین خوفزدہ کر دیتی ہے،، مگر میرا عشق ہر بار مجھے مجبور کر دیتا ہے ورنہ میں پہلے کسی کے معاملے میں اتنا خودغرض نہیں تھا۔۔۔

.

. وہ سمجھ ناپایا کہ وہ کیسے اپنے دل کا حال کن لفظوں میں عیاں کرے،،

.

. حور کی جھیل سی سیاہ آنکھوں میں جھلکتے آنسوں ایل کے خوف کی نشاندھی تھے۔۔۔ جنہیں دیکھ بے ساختہ ہی ایل نے اپنے لبوں سے چنتے جیسے اس درد کو کم کرنا چاہا تھا۔۔

.

. حور نے بری طرح سے اپنے کپکپاتے لبوں کو میچا۔۔۔ اپنے روم روم میں بسی اس شخص کی خوشبو سے اسے نفرت تھی، جو آج پھر سے اسکے بے حد قریب تر تھا،،

.

. ددددور رہیں آپپپپ۔۔۔۔" بے اختیار ہی سانس گھٹنے پر حور نے اپنے نازک ہاتھ ایل کے کشادہ سینے پر رکھے سے پیچھے کرنا چاہا تھا،،

.

. جو ذرا سا بھی ٹس سے مس ناں ہوا،،

.

. اگر اب میرے نزدیک آئے تو میں جان لے لوں گی اپنی۔۔۔

.

. ایک ہی جست میں پاس پڑی چھری اٹھائے وہ اپنے بازو پر رکھتے بولی تو ایل نے بے یقینی خوف سے اسے دیکھا۔۔

.

. سن شائن اسے دے دو مجھے یہ لگ جائے گی تمہیں۔۔۔۔۔۔ حور کے چہرے کو ہاتھوں میں بھرنے کی کوشش کرتا وہ دو قدم چلتا اسکے قریب ہوا۔۔۔

.

. خوف سے اسکا سانس بند ہونے کو تھا۔۔ ایل نے بے بسی سے خشک ہونٹوں پر زبان پھیری۔۔۔

.

. مم مجھے ہاتھ مم مت لگاؤ ورنہ میں ہاتھ کاٹ لوں گی اپنا سنا تم نے۔۔۔۔۔۔"

.

. چھری کا دباؤ ہاتھ پر بڑھاتے اسنے طیش نفرت کے ملے جلے تاثرات سے کہا تو ایل کا سانس رک سا گیا۔۔۔

.

. بے ساختہ ہی قدم آگے بڑھائے تھے مگر حور کو پیچھے ہوتا دیکھ وہ تھم گیا۔۔

.

. سن شائن چھوڑو اسے۔۔۔۔" لہجے میں خوف ڈر کیا کچھ ناں تھا۔۔۔اس نے منت سے حور کو دیکھا جس کی گرفت چھری پر تیز ہو چکی تھی۔۔۔

.

. تم مجھے میرے گھر چھوڑ کر آؤ گے یا نہیں۔۔۔۔؟"

.

. حور نے پھر سے اپنا سوال دہرایا کیونکہ جس طرح سے وہ پھر سے اسکے قریب آیا تھا اب وہ کسی بھی طور اسکے پاس نہیں رہ سکتی تھی۔۔۔۔۔۔۔ ایل نے بے بس نگاہوں سے اسے دیکھا۔۔۔

.

. تم میری ملکیت ہو عالیان شاہ کی بیوی اب تو کسی صورت چھوڑنے کا سوال نہیں اٹھتا۔۔۔۔"

.

. بالوں کو پیچھے کرتے اسنے سخت لہجے میں کہا تو حور نے سپاٹ نگاہوں سے اس درندے کو گھورا۔۔۔

.

. تو پھر ٹھیک ہے۔۔۔"

.

. سن شائننن۔۔۔۔۔۔ تیزی سے بہتے خون کو دیکھ ایل بھاگتا اسکی جانب بھی۔۔۔

.

. یہ کیا کیا تم نے سن شائن______ اگر تمہیں کچھ ہو گیا یا پھر میرے بچے کو تو میں کبھی خود کو معاف نہیں کر پاؤں گا۔۔۔۔"

.

. ایل نے تیزی سے اسے تھاما خوف سے روتے اسکے ہاتھ سے پھوارے کی مانند بہتے خون پر اپنا ہاتھ رکھتے وہ شدتِ ڈر سے بولا۔۔۔

.

. نیلی آنکھوں میں آنسوں بہنے کو بے تاب تھے۔۔۔

.

. حور نے بند ہوتی آنکھوں سے بے یقینی سے اسکے چہرے کی طرف دیکھا۔۔۔۔

.

. بے ہوش ہونے سے پہلے اسکے ذہن میں صرف ایک لفظ گونج رہا تھا۔۔۔بچہ_______________

.

. ایل نے بے دردی سے آنکھوں کو رگڑتے اسے بانہوں میں بھرا

___

.

. ◕◕◕◕◕◕◕◕◕◕◕

.

. اسنے ایک نظر گھڑی پر ڈالی رات کے گیارہ بجنے والے تھے۔۔۔۔۔۔ سردی کی حدت میں تیزی سے اضافہ ہو رہا تھا۔۔۔ کھڑکی کے باہر دھند نے ڈیرہ جمایا تو باہر کے مناظر دھندلا سے گئے۔۔۔۔۔۔

.

. اسکا ایک ہاتھ نرمی سے عیناں کے بالوں کو سہلا رہا تھا جبکہ دوسرا ہاتھ اسکی کمر کے گرد حائل تھا۔۔۔

.

. اپنے سینے پر سانسوں کی گرم تپش محسوس کرتے ویام نے سر نیچا کیے اسے دیکھنا چاہا۔۔۔۔

.

. جو کسی بچے کی طرح اسکی گود میں چھپی آج جیسے کتنے عرصے کے بعد سکون سے سوئی تھی۔۔۔۔

.

. اسکے معصومانہ انداز پر ویام کے لب مسکرائے،،، دماغ سوچوں میں الجھا تھا۔۔۔

.

. مگر دل بغاوت پر اکسا رہا تھا،،، اپنی بے بسی پر وہ سر کو نفی میں ہلاتا ہنسا اور پھر ہمت ہارتے بے حد نرمی سے اسے بیڈ پر ڈالا۔۔۔۔

.

. ہاتھ ہنوز سر کے نیچے تھا۔۔۔اسکے انداز میں احتیاط تھی وہ اسے جگانا نہیں چاہتا تھا باقی اسکی سانسوں پر دسترس تو آرام سے حاصل کر سکتا تھا۔۔۔

.

. وہ ایک جانب جھک سا گیا۔۔۔عیناں کے چہرے کو دیکھتے وہ نقش نقش کو ازبر کرتا رہا،،،

.

. دل میں اٹھتے جذبات نے جب شدت پکڑی تو بے اختیار ہی اسنے جھکتے ان بند آنکھوں پر اپنے دہکتے لبوں کا لمس چھوڑا______

.

. وہ جانتا تھا اس نازک سی جان کے سامنے اسکا خود کو روک پانا ناممکن سا تھا جبھی اتنے وقت سے اپنے منہ زور جذباتوں پر بندھ

باندھے ہوئے تھا۔ مگر اب اپنے نزدیک موجود اس نازک سی
لڑکی سے دوری سوہان روح ہوتا جارہا تھا۔۔۔

.

. جبھی خمار آلود بھوری نگاہوں سے ان نرم و نازک گلابی گالوں کو
دیکھ وہ شدت سے اپنا لمس چھوڑتے اسے باہوں میں قید کر گیا
۔۔۔

.

. اسکے چہرے کو اپنے دہکتے لبوں سے چھوتے اسنے چہرہ گردن میں
چھپائے گہرے سانس بھرے،

.

. اس خوشبو کو خود میں اتارا ایک سرور سا تھا۔۔۔ جو روح کی بے
چینی کو مٹا رہا تھا۔۔۔

.

. اسکی بڑھتی شدتیں، لبوں کا دہکتا لمس عیناں کی نیند میں ہلچل برپا کرنے لگا۔۔۔

.

. ماتھے پر شکنوں کا جال نمودار ہوا وہ بے چینی سے اپنی گردن پر کسی کا دہکتا لمس محسوس کرتے پہلے پہل تو خواب کے زیر اثر رہی۔۔۔

.

. مگر پھر اپنی سانسوں کو کسی قید میں محسوس کرتے وہ بڑھتی جنوں خیزیوں سے گھبراتی پل میں آنکھیں کھول گئی۔۔۔

.

. ووووِیام______اسکے سینے پر ہاتھ رکھے ذرا سے احتجاج پر ہی وہ سرعت سے پیچھے ہوا پریشانی سے اسے دیکھے گیا۔۔۔۔

.

. جو گہرے سانس بھرتی بے حال سی ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

.

. اپنی بے اختیاری کا سوچتے ہی وہ بنا جھجھکے اسکے چہرے پر جھکا ۔۔۔انکھوں میں عجیب سے سرد تاثرات تھے۔۔۔۔۔۔

.

. وِیام کی گرم سانسیں اپنے چہرے پر محسوس کرتی عیناں نے خوف سے بیڈ شیٹ کو مٹھیوں میں دبوچا______اسے لگا شاید وہ حور کا سچ چھپانے پر اسے مارے گا۔۔۔۔

.

. وہ ڈر سے آنکھیں میچنے لگی کہ گردن میں لپٹے اسکے ہاتھ نے پل میں ہی عیناں کا چہرہ روبرو کیا۔۔۔۔

.

. سانسیں دھونکنی کی مانند چلنے لگی۔۔۔۔جب وہ بے انتہا قریب ہوتے اسکے آنکھوں میں جھانکتے جانے کیا تلاش کر رہا تھا۔۔۔

.

. وووویام۔۔۔۔۔۔وہ لرزتی سہمی سی اسکی بولتی آنکھوں پر اپنا چھوٹا سا نازک ہاتھ رکھتے چیخی تھی،۔

.

. چہرے پسینہ سے شرابور تھا۔۔۔اسکی بولتی نگاہوں کا مقابلہ کرنا کہاں عیناں کے بس میں تھا،

.

. ویام کے ہونٹوں پر خوبصورت سی مسکراہٹ بکھری،، بے حد نرمی سے اسکے ہاتھ کو آنکھوں سے ہٹائے ہتھیلی پر اپنے لبوں کی مہر لگائی۔۔۔

.

. تو عیناں کی پلکیں بے ساختہ لرز پڑی۔۔۔

.

. ناراض ہو زندگی _____ مسکراہٹ دبائے اسنے جھکتے کان میں بھاری لہجے میں سرگوشی میں استفسار کیا۔ عیناں کی بوکھلاہٹ کو وہ اسکی ناراضگی سمجھ رہا تھا۔

.

. عیناں نے لب دانتوں تلے دبائے، دل کہیں بھاگ جانے کو اکسا رہا تھا۔ جبکہ دماغ کہہ رہا تھا اسے سچ بتا دو۔۔ اسی شش و پنج میں مبتلا وہ لبوں پر قفل لگائے ہوئے تھی۔۔

.

. میں تمہیں کسی سے ملوانا چاہتا ہوں عین____ کچھ ایسا ہے جو تم نہیں جانتی اور میرا فرض ہے کہ تمہیں اس بارے میں آگاہ کروں۔۔۔۔۔"

.

. اسکی شہہ رگ پر لبوں کا جان لیوا لمس چھوڑتے وہ گھمبیر لہجے میں بولا۔۔

.

. تو عیناں کے سارے وجود کا لہو جیسے سمٹ کر چہرے پر بکھر گیا ہو،

.

. بتانا تو وہ بھی چاہتی تھی مگر اب ڈر نے ایسے پنجے گاڑھے تھے کہ اسکی ناراضگی کا سوچتے ہی وہ خاموش ہو گئی۔۔۔۔

.

. میں نے بہت مس کیا تمہیں ویام______"اسکے سینے پر سر رکھے وہ بے آواز روتی شدت سے بولی تو ویام کی دھڑکنوں میں روانی تیز تر ہوئی۔۔۔۔

.

. بے ساختہ ہی مضبوطی سے حصار بنائے اسے خود میں سمیٹ لیا جیسے اپنے ہونے کا یقین دلایا ہو۔۔۔۔

.

. ہیے اگر ایک آنسو بھی بہا تو اچھا نہیں ہو گا عین______"

.

. اپنی شرٹ کو بھیگتا محسوس کرتے اسنے لمحوں میں اسے روبرو کرتے وارن کیا۔۔۔

.

. میرے علاوہ کوئی اور بھی ہے جو بہت دنوں سے تم سے ملنے کو بے تاب ہے۔۔۔اب آنسوں صاف کرو تاکہ ہم اس سے مل سکیں_"

.

. اسکے آنسوں کو چنتے وہ لب تھوڑی پر رکھتے مسرور سا بولا۔۔

.

. تو عیناں نے گہرہ سانس بھرتے سرہاں میں ہلایا۔۔

.

. تم ویٹ کرو میں ابھی لاتا ہوں اسے ____!"

.

. عیناں کے چہرے کو ہاتھوں میں لیے وہ لب ماتھے پر رکھتے بولا تو وہ ہلکا سا مسکرائی۔۔۔

.

. ویام ایک نظر اسے دیکھتا باہر نکلا تو وہ بیڈ کراون سے ٹیک لگائے اپنا حلیہ درست کرتے گہری سوچ میں مبتلا تھی۔۔۔

.

. ◕◕◕◕◕◕◕◕◕◕◕

.

. کیا بکواس کر رہے تھے تم اندر ____!" سینے پر ہاتھ باندھے وہ ترچھی نگاہوں سے اسے گھورتی غصے سے گویا ہوئی۔۔

.

. ازلان جو سیٹی بجاتا باہر آیا تھا اب سیٹی کا گلا گھونٹتے وہ معصوم چہرہ بنائے الایہ کو دیکھنے لگا۔۔۔

.

. میں اور بکواس توبہ کرو ماہی جان ایسا کچھ بھی نہیں______کانوں کو ہاتھ لگاتے وہ واضح طور پر انکار کرتا زہر لگا تھا الایہ کو۔۔۔۔۔۔

.

. اچھا تو بیس پچیس بچوں کی بات کیا تمہارا بھوت کر رہا تھا کیا________"وہ چلتی اسکے روبرو ہوتی غصے سے گویا ہوئی۔۔۔۔۔

.

. اذلان کے لبوں کو شریر مسکراہٹ نے چھوا۔۔۔

.

. آج کل کے بھوت بھی بہت فاسٹ ہیں ویسے ہو سکتا ہے تمہاری بات سچ ہو۔۔۔۔"

.

. سرہاں میں ہلاتے وہ الایہ کے قریب ہوتے ذراسا اسکی جانب جھکتے رازداری سے بولا۔۔۔

.

. تو پھر یہ تمہارے بھوت کی خواہش ہی رہے گی کیونکہ بیس یا پچیس تو دور مجھ سے تمہیں ایک بھی بچہ نہیں ملنے والا تو اگر تمہیں اپنا گھر سنبھالنے اور بچے پالنے کے لئے آیا کی ضرورت ہے

تو کسی ایسی سے شادی کرلو جو اچھے سے تمہارے بچوں کو سنھبال سکے اور ساتھ میں تمہیں بھی۔۔۔۔۔۔"

.

. اپنی ہیل کو زور سے اسکے پاؤں پر مارتی وہ دانت پر دانت جمائے کہتے ساتھ ہی گاڑی کی جانب بڑھی،،

.

. بچے تو میرے تم سے ہی ہونگے اور سنبھالو گی بھی تم ہی اپنے بچوں کو بھی اور اس بچے کو بھی،،، بس تم دیکھتی جاؤ ماہی ڈارلنگ تمہیں کیسے اپنے رنگ میں رنگتا ہے یہ اذلان علوی______"

.

. مسکراتے اسکی پشت کو دیکھ وہ اعتماد سے کہتے خود بھی پاؤں پکڑتے گاڑی کی جانب بڑھا۔۔

.

◕◕◕◕◕◕◕◕◕◕◕ .

.

. سوسوری ڈارلنگ مگر اب خود کو تم سے مزید دور رکھنا بے حد مشکل تھا تم سمجھ رہی ہو ناں میری بات______"

.

. لیلی کے چہرے کو ہاتھ میں دبوچے وہ شیطانی انداز میں بولا---------لیلی نے ضبط سے لب بھینچے آنکھیں موند لیں---------

.

. جس طرح سے لمحوں میں دنیا اس پر تنگ ہوئی تھی صرف ایڈم ہی تھا جس نے اسے پناہ دی تھی مگر بدلے میں وہ اسے اچھے سے استعمال کر رہا تھا۔۔۔

.

. لیلی پہلی بار اتنی بری طرح سے پھنسی تھی وگرنہ اپنی مرضی کے خلاف کسی مرد کو اسنے اپنے قریب نہیں آنے دیا تھا۔۔۔

.

. کیا ہوا ڈارلنگ اب ایسے تو مت کرو،،، کتنی راتوں سے ہم ایک ساتھ ہیں تمہیں عادت ہو جانی چاہیے تھی۔۔۔۔ ہاہاہا______"

.

. اسکے بالوں کو بے دردی سے کھینچتے وہ غصے نفرت سے بولا۔۔۔

.

. لیلی وہ پہلی عورت تھی جسنے ایڈم کو اتنے مہینوں سے خوار کیا تھا

اب جب وقت نے کھیل بدلا تھا۔

.

. وہ بھرپور طریقے سے اسے ذلیل کر رہا تھا۔۔۔اسکے زخموں کو

روز تازہ کرتے خود کو خوشی بخشتا تھا۔۔۔۔

.

. ایڈم مجھے جانا ہے پلیز مان جاؤ میں کچھ دنوں تک واپس آجاؤں گی

تم بھی جانتے ہو کہ اب تمہارے علاوہ میرا کوئی ٹھکانہ

نہیں۔۔۔۔"

.

. لیلی نے غصے نفرت ہو بالائے طاق رکھتے اسکے چہرے کو ہاتھوں

کے پیالے میں بھرا۔۔۔۔

.

. ایچ اے آر اسکی آخری امید تھا۔۔۔ یہاں سے نکلنا اسکے لئے بے حد ضروری تھا پھر اس ایڈم کو تو وہ بعد میں بھی دیکھ سکتی تھی۔

.

. ڈارلنگ ایک بات یاد رکھنا میرے گارڈز ہر جگہ تمہارے ساتھ رہے گے تم بھاگ تو ویسے بھی نہیں سکتی۔۔۔ اور اب اگر اپنی آزادی چاہتی ہو تو کوئ ایسی لے کر آنا جس کا حسن تم سے بھی جوان اور نشیلا ہو۔۔۔۔۔!"

.

. لیلی کے رخسار پر دانت گاڑھتے وہ وخشت بھرے لہجے میں بولا تو لیلی نے دانتوں تلے زبان دبائے اپنے آپ پر ضبط کیا۔۔۔۔

.

. آنکھوں سے بہتے آنسوں نے اسے آج پھر سے وریام سے نفرت کرنے پر مجبور کیا تھا۔۔۔

.

. ◕◕◕◕◕◕◕◕◕◕◕

.

. تم مجھے زیادہ دن قید نہیں رکھ سکو گے تیمور۔۔۔۔۔۔تو بہتر یہی ہے ہاتھ کھولو میرے ورنہ میں منہ نوچ لوں گی تمہارا______"

.

. اپنے بندھے ہاتھوں کو کھولنے کی کوشش کرتی وہ غصے سے چلائی۔۔۔۔۔۔

.

. تیمور کو چکما دے کر وہ وریام کے گھر سے تو بھاگ نکلی تھی مگر راستے میں ہی تیمور نے اسے نا صرف پکڑا تھا بلکہ اسے باندھ کر گاڑی میں ڈالے اپنے ساتھ کسی اجنبی جگہ پر لے آیا۔۔۔۔۔۔

.

. یہ کوئی کوزی کیبن تھا۔۔۔(آفس کے طرح ایک چھوٹا سا گھر نما مکان جو زیادہ تر جنگلات میں آرام دہ ماحول کے لئے بنایا جاتا ہے جس میں رہنے کی ساری سہولیات موجود ہوتی ہیں۔)

.

. تیمور مصروف سے انداز میں سبزیاں کاٹ رہے تھا۔۔۔۔

.

. تیمور میں تم سے ہوں کھولو مجھے گھٹیا انسان______"

.

. خود کے یوں اگنور ہونے پر وہ سرخ چہرے سے پھر سے

چلائی۔۔۔۔

.

. سبزیاں کٹ کرتا تیمور کا ہاتھ پل بھر کو تھما سیاہ آنکھوں میں

عجیب سی کشش ابھری۔۔۔۔

.

. میرب جو بار بار خود کو چھڑوانے کی کوشش میں اب ہانپ رہی

تھی۔۔

.

. اسکے یوں دیکھنے پر گڑبڑائی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تیمور چھری اٹھائے

اسکی جانب آیا تو غیر محسوس انداز میں وہ کرسی میں گھسنے کی

کوشش کرتی آنکھیں موند گئی۔۔۔

.

. میرڈارلنگ تم مسلسل ایک گھنٹے سے اپنے شریف پلس معصوم شوہر کو نا صرف تنگ کر رہی ہو بلکہ جھوٹے اور برے الزامات سے بھی اچھے خاصے طریقے سے نواز رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔اب تمہیں خاموش کروانا میری ذمہ داری ہے۔۔۔۔۔۔!"

.

. چھری کی نوک اسکے ہونٹوں پر رکھتے وہ قدرے جھکتے سایہ سا کر گیا اس پر۔۔۔۔۔

.

. میرب نے خوف سے پھیلی آنکھوں سے اس چھری کو دیکھا اور پھر تیمور کو جو گہری نگاہوں سے اسکے ہونٹوں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

.

. ڈیٹس لائک مائی گرل______"میرب پل بھر کو سہمتی خاموش ہو گئی،،، تو تیمور نے مسکراتے اسے شاباش دی اور جھکتے نرمی سے اپنا شدت بھرا لمس اسکے ہونٹوں پر چھوڑا۔۔۔

.

. میرب کلس کے رہ گئی مگر کچھ کر پانا ناممکن تھا۔۔۔۔

.

. تیمور نے لب دانتوں تلے دبائے کرسی کو گھسیٹنا شروع کر دیا۔۔۔۔۔۔۔ اور پھر کچن میں پاس روکتے وہ گھٹنوں کے بل اسکے قریب بیٹھا۔۔۔۔۔۔

.

. یہ چند دن صرف تیمور شیرازی کے ہیں اگر ایک ہفتے میں میں تمہارے منہ سے اپنی محبت کا اقرار ناں کروا پایا تو تمہیں ہمیشہ کے

لیے چھوڑ آؤں گا کبھی مڑ کر نہیں دیکھوں گا یہ تیمور شیر ازی کا وعدہ ہے۔۔۔۔۔۔۔۔"

.

. اسکی آنکھوں میں دیکھتا وہ آج اسے جھٹکے پر جھٹکا دے رہا تھا ۔۔۔۔

.

. میرب کو اسکی بولتی نگاہوں سے الجھن ہونے لگی۔۔۔

.

. خوش فہمی ہے تمہاری ایسا کچھ نہیں ہو گا۔۔۔۔۔۔"دوٹوک انداز میں کہتے اسنے جیسے خود کو یقین دلایا تھا۔۔۔

.

. تیمور مسکراتے سر نفی میں ہلا گیا۔۔۔

.

. اوکے ڈارلنگ پھر اس سارے عرصے میں تم خاموش رہو گی بھاگنے کی کوشش نہیں کرو گی پھر آخری فیصلہ تمہارا ہو گا۔۔۔۔۔"

.

. کرسی پر دائیں بائیں ہاتھ رکھے وہ گھمبیر لہجے میں کہتا اسکی آنکھوں میں دیکھے گیا۔۔۔۔۔

.

. منظور ہے مجھے کھولو میرے ہاتھ۔۔۔۔۔۔"میرب نے جلدی سے کہا وہ بس خود کو آزاد کروانا چاہ رہی تھی۔۔۔

.

. جبکہ تیمور جانتا تھا بہت جلد وہ اسے اس طرح سے قید کرے گا کہ
وہ خود اسکی الفت کی قید سے رہائی نہیں چاہے گی۔۔۔۔

.

. ◕◕◕◕◕◕◕◕◕◕◕

.

. موم______!"" آنکھیں بند کیے وہ خود میں ویام سے سچ کہنے کی
ہمت پیدا کر رہی تھی کہ اچانک کسی چھوٹی بچی کی آواز اسکی
سماعتوں سے ٹکرائی_____

.

. عیناں نے حیرت سے آنکھیں کھولے دروازے کی جانب
دیکھا،،،

.

. جہاں دو یا تین سال کی بچی خوبصورت باربی فراق پہنے کھڑی تھی۔۔۔۔۔۔۔

.

. عیناں نے آگے پیچھے دیکھا مگر اس کے سوا کوئی اور نہیں تھا روم میں۔۔۔۔۔۔۔۔ اسے حیرت ہوئی وہ بچی شاید اسی کو موم کہہ رہی تھی۔۔۔

.

. ابکی بار عیناں نے انگلی اپنے سینے پر سر رکھے پوچھا تو وہ بچی خوبصورتی سی کھکھلاتے اسکی جانب اندھا دھند بھاگی۔۔۔۔

.

. میں نے بہت ویٹ کیا آپ کا موم اور آپ کو بہت یاد بھی کیا۔۔

اینجل مسڈ یو موم______"عیناں کے پاس بیڈ پر چڑھتے وہ فوراً سے اسکے سینے سے لگتے بولی۔۔۔

.

. حیرت در حیرت تھی۔۔وہ منہ کھولے اس معصوم کی باتوں سے الجھ سی گئی۔۔جب اپنی گردن پر کچھ گرم سا محسوس ہوا۔۔

.

. ہیے بے بی آپ رو کیوں رہے ہو_____"عنایت کا چہرہ ہاتھوں میں بھرتے عیناں نے بے چینی سے پوچھتے اسکے آنسوں کو صاف کیا۔۔۔

.

. کس قدر پیاری تھی وہ بچی۔۔۔۔اور اس کی سنہری آنکھیں چمک رہی تھی،،،،،۔

.

. کیونکہ آپ پاس نہیں تھی اس لئے میں نے مس کیا آپ کو اتنا زیادہ۔۔۔۔۔۔۔"عیناں کے پھولے گالوں پر باری باری بوسہ دیے وہ بانہیں پھیلائے بولی۔۔۔

.

. پل بھر کو عیناں بھول چکی تھی کہ وہ بچی کون ہے بس اسکی باتوں سے اسکے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔۔۔۔

.

. جسے دروازے پر کھڑا وہ گہری نگاہوں سے دیکھتا مسرور سا تھا۔۔۔۔۔

.

. عیناں کی نظریں جیسے ہی ویام پر پڑی اسکی آنکھوں میں سوال دیکھ ویام نے نرمی سے سر ہلایا۔۔

.

. موم مجھے ڈیڈا نے کہا تھا کہ آپ بہت پریٹی ہو مگر میں نے کہا تھا کہ ڈیڈا آپ سے زیادہ ہینڈسم ہیں۔۔۔ بٹ آپ دونوں ہی بیوٹیفل ہیں۔۔۔"

.

. وہ اب عیناں کی گود میں بیٹھی اسکے چہرے کو دیکھتے بول رہی تھی۔

.

. جب ویام مسکراتا دھیمے قدموں سے چلتا انکے پاس آیا۔

.

. ویام ___ عیناں نے الجھن سے اسے دیکھا سوال زبان پر آنے سے پہلے ہی ویام بولا۔

.

. عین یہ ہماری اینجل ہے ہماری بیٹی __ "عیناں کی گود سے عنایت کو اپنی بانہوں میں بھرتے وہ محبت سے اسکے ماتھے پر بوسہ دیے بولا۔۔

.

. عیناں کو ایک دم سے اسکی سرگوشیاں یاد آئی اینجل تو انکی بیٹی کا نام تھا جسے ویام نے خود سوچا تھا۔

.

. مگر یہ بچی کیا یہ وویام کی بیٹی تھی۔۔۔ آنکھوں میں سوالوں کے ساتھ نمی تھی،

.

. وہ کیسے کسی دوسری بچی کو اپنی بیٹی کے لئے سوچا نام دے سکتا تھا۔۔۔

.

. عیناں اٹھتے باہر جانے کو بڑھی، مگر ویام نے اسکے ہاتھ کو فوراً سے تھاما۔۔۔۔۔۔۔۔۔

.

. ڈیڈا۔۔۔۔۔۔۔"عیناں کو یوں اچانک سے اٹھتے جاتا دیکھ عنایت نے سہمتے ویام کو پکارا۔۔۔

.

. جو عنایت کے چہرے پر خوف دیکھ اسے سینے میں بھینچ گیا۔۔

.

. کیا یقین نہیں اپنے ویام پر۔۔۔۔۔۔۔"عنایت کا سر تھپکتے اسنے عین سے سوال کیا۔۔۔

.

. جو فوراً سے مڑی تھی مگر ہاتھ اب بھی ویام کی گرفت میں تھا

۔۔۔۔

.

. وہ بنا بولے چلتی اسکے قریب آئی مگر اسکے سینے سے لگی عنایت کو دیکھ جلن سی ہوئی تو فوراً سے سر اسکے سینے پر رکھے آنکھیں موند لی

۔۔۔۔۔

.

. اسکی جیلسی پر ویام کے لبوں پر مسکراہٹ ابھری۔۔۔۔

.

. جبھی ایک طرف عنایت کا سر اپنے سینے پر رکھے وہ تقریباً نیم دراز ہونے کے انداز سے لیٹا اور دوسرا ہاتھ عیناں کی کمر کے گرد حائل کیے اسے سینے میں بھینچا۔۔۔۔

.

. ڈیڈا آپ کس سے زیادہ محبت کرتے ہو مجھ سے یا موم سے______"

.

. چند لمحوں بعد عنایت کی آواز ابھری تو ویام نے چونکتے اسے دیکھا اور پھر حلق تر کرتے عین کو دیکھا جو اسے ہی سوالیہ نگاہوں سے دیکھ رہی تھی جیسے اسے انتظار تھا۔

.

. کہ ویام کیا جواب دے گا۔۔۔"

.

. بیٹا آپ سے اور موم دونوں سے _____ عیناں کو دیکھ اسنے لب اینجل کے سر پر رکھے تو عیناں نے مٹھیاں بھینچے غصے سے دانت اسکے سینے پر گاڑھے۔

.

. ویام اس اچانک حملے پر سی کرتا اسے دیکھنے لگا جو اسکے سینے پر دانت گاڑھے اور تیزی سے کاٹ رہی تھی۔۔۔

.

. ویسے اگر تم سینے کی بجائے لبوں پر کاٹو گی تو بھی میں برا محسوس نہیں کروں گا۔۔۔"

.

. ویام نے جھکتے اسکے کان میں جان لیوا سرگوشی کی تو عیناں ایک دم سے سرخ چہرے سے لب بھینچے پیچھے ہوئی۔۔۔

.

. مگر اب دیکھنے سے گریز تھا۔۔۔۔ویسے یہ لالی میری بخشی ہوئی ہے کیا مجھے حق نہیں کہ اسے سکون سے دیکھ سکوں،،،،"

.

. عیناں نے جیسے ہی کروٹ بدلی ویام نے کمر پر دباؤ بڑھاتے اسے مضبوطی سے خود میں بھینچ لیا۔۔۔

.

. لب اسکے کان کی لو پر رکھے تو عیناں نے بمشکل سے اپنی بے ہنگم ہوئی دھڑکنوں کو سنبھالا۔۔۔

.

. آئی ہیٹ یو ویام۔۔۔۔۔۔" وہ مڑتی سر اسکے سینے میں دیے زور شور سے مکے مارتے بولی۔

.

. تو ویام مسکرایا اسکا غصہ بھی بے حد عزیز تھا اسے۔۔۔۔۔ جبھی محبت سے اپنے مضبوط ہاتھوں سے اسکے بالوں کو سہلایا۔

.

. آئی لو یو ٹو عین۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تم میری زندگی کا وہ قیمتی اثاثہ ہو جسے رب نے اپنی نوازش کے طور پر مجھے نوازا ہے اور میں تمہارے حق میں کبھی تقسیم یا تفریق تو دور ایسا سوچ بھی نہیں سکتا۔۔۔۔۔"

.

. تو اب میری چھوٹی سی جان اپنی جان جلانے کی ضرورت نہیں ۔۔۔ویام کاظمی صرف تمہارا ہے۔۔۔۔ جس طرح سے تم میری ہو اسی طرح سے میں صرف تمہارا ہوں۔۔۔"

.

. اسکے سر پر ہونٹ رکھتے وہ اسے اپنی طرف سے تو سکون بخش رہا تھا مگر عیناں مزید بے چین ہوتی جا رہی تھی۔۔۔

.

. اب وہ سوچ چکی تھی وہ بھی ویام سے کچھ نہیں چھپائے گی صبح ہوتے ہی اسے سب بتا دے گی۔۔۔

.

. ◕◕◕◕◕◕◕◕◕◕◕

.

. مزید ایک دو اقساط کے بعد ہر کپل کی الگ سے ایپی دوں گی اسکے بعد ناول کا اینڈ سمجھیں__ عیناں اور ویام کی سٹوری کے علاوہ باقی تقریباً سب کی کلئیر ہو گئی ہے۔۔۔ انکی تھوڑی لانگ ہے جو لاسٹ ایپی سوڈز تک چلے گئ۔۔۔ ناول ختم ہونے والا ہے تو سب کے تبصروں کا انتظار رہے گا۔۔ ایپی لانگ تھی اور سب کریکٹرز دیے گئے ہیں تو اب 900 لائکس کر دیں مہربانی ہو گی۔۔۔ نیکسٹ ایپی سوڈ دو سے تین دن میں آئی گی۔۔ طبیعت ناساز ہے اور کوئی بھی لکھنے نہیں دے رہا۔۔ تو ابھی گزارا کریں۔ شکریہ❤️

الفتِ عشق (جنون عشق سیزن ٹو 🔥🔥🔥)

. قسط نمبر____67

. #از_قلم_زینب_راجپوت

.

. اجازت کے بغیر کاپی کرنا ممنوع ہے 🚫🚫۔۔۔

.

. ******** _______________ *******

.

. ایک بات یاد رکھو چاہے کچھ بھی ہو جائے گولی کوئی بھی نہیں چلائے گا۔۔۔۔" کرپس اور اذلان کو دیکھتے اسنے حکمیہ انداز میں کہا۔۔

.

. جو سنتے ہی سر ہاں میں ہلا گئے۔۔۔۔ انفارمیشن کے مطابق اس بحری جہاز میں ایچ اے آر اپنا سمگلنگ کا سامان اور کچھ لڑکیوں کو پاکستان ٹرانسفر کر رہا تھا۔۔۔۔

.

. الایہ کو جیسے ہی اس بارے میں خبر ملی وہ کرپس اور اذلان کو ساتھ لیے بنا کسی کو بتائے وہاں کیلئے نکلی تھی۔۔۔۔

.

. مگر وہ تینوں انجان تھے کہ یہ ایچ اے آر کا سوچا سمجھا منصوبہ تھا جسے اسنے الایہ اور اذلان کیلئے بچھایا تھا۔۔۔

.

. الایہ نے قدموں کی آواز پر گن پر دباؤ بڑھایا۔۔۔۔۔ اذلان اور کرپس الگ الگ جگہوں سے ہوتے سب کو گھیر رہے تھے۔۔۔

.

. وہ پوری طرح سے جھکتے سر فرش پر ٹکائے کہنیوں کے بل لیٹی تھی۔۔۔جب قدموں کی تیز دھمک اپنے قریب سے آتی محسوس

ہوئی اور پھر ساتھ ہی سیاہ بوٹوں میں مقید کسی کے پاؤں اسکے سامنے تھے۔۔۔۔

.

. الایہ نے بنا وقت ضائع کیے ایک دم سے اس شخص کے پاؤں پر وار کیا۔۔۔جو شاید اس حملے سے پہلے ہی چوکس ہو چکا تھا۔۔۔

.

. اسنے ماہر فائٹر کی طرح ہاتھوں کے بل کروٹ بدلی اور دونوں ہاتھوں کے مکے بنائے وہ پانچ سے چھ قدموں کے فاصلے پر رکا۔۔اور گردن کو دائیں بائیں گھمائے ایک ہاتھ سے الایہ کو حملہ کرنے کی دعوت دی۔۔

.

. الایہ سپاٹ چہرے سے کھڑی ہوئی اور دونوں ہاتھوں کو بلند کیے مسکراتے کندھے اچکا دیے۔۔۔

.

. اسکرین کے سامنے بیٹھا یہ سب دیکھتا وہ گہرا مسکرایا۔۔۔۔۔

.

. الایہ نے قدم پیچھے کو لیے اور دیوار سے ٹیک لگائے ببل چبانے لگی۔۔۔۔

.

. سامنے کھڑا آدمی کوئی امریکن فائٹر تھا جس کی باڈی اور جسامت الایہ سے چار گناہ زیادہ تھی۔۔ اور اس وقت وہ غصے سے لال پیلا ہوتے الایہ کو گھور رہا تھا۔۔۔۔

.

. ایچ اے آر کی آنکھوں میں چمک ابھرنے لگی بس چند پل اسکے بعد وہ اسکے پاس ہو گی یہ سوچ ہی اسکے سارے خساروں کے زخموں کو مندمل کرنے لگی۔۔۔

.

. وہ آدمی الایہ کو دیکھ بے بس ہوتا اب خود ہی غصے سے اسکی جانب بڑھا اور جیسے ہی اسے مکہ مارنا چاہا الایہ نے ایک جانب ہوتے اسکا وار ضائع کیا۔۔۔

.

. وہ آدمی اپنا ہاتھ دیکھ رہا تھا جو دیوار میں دھنس چکا تھا۔۔۔

.

. اسکے بعد بھی وہ باز ناں آیا اور پھر بائیں ہاتھ سے حملہ کیا مگر اب کی بار بھی الایہ نے اسکا حملہ ضائع کر دیا۔۔۔۔

.

. اب وہ غصے سے اونچی آواز میں چیختا آگے بڑھا اور دونوں ہاتھوں سے وار کرنا چاہا مگر الایہ نے اسکے سمجھنے سے پہلے ہی اسکی گردن کو دبوچتے اسکے اوپر سے چھلانگ لگائی اور دوسری جانب سے اسکی پیٹھ پر حملہ کیا وہ بیلنس ناں رکھ پاتے لمحوں میں ڈھیر ہوا تھا۔۔۔

.

. بیٹا پہلے لڑنے کا ہنر تو سیکھ لینا تھا___ اسکے ہاتھوں کو الٹی سائیڈ سے پاس پڑی ایک رسی سے باندھتے وہ بڑبڑائی۔۔۔۔ تو ایچ اے آر نے تیزی سے گالوں کو سہلایا۔۔۔

.

. دھڑکنوں کی رفتار تو اسے دیکھتے ہی بغاوت پر ابھر رہی تھیں۔۔۔

.

. اور ہر بار کی طرح اس کا یہ نیا روپ بھی ایچ اے آر کو بے پناہ مسرور کر گیا۔

.

. اسکے بعد اسنے سائلنسر لگی گن کو اس شخص کے سر پر رکھا اور ایک پاؤں اسکی گردن پر اور بنا گھبرائے دو سے تین فائر کیے۔ پھر گن سے نکلتے دھوئیں پر پھونک مارتی وہ آگے بڑھی تھی۔۔۔

.

. دھیان رکھنا یار میری بیوی کا میں اکلوتا شوہر ہوں اگر کچھ ہو گیا تو وہ بیچاری کہاں جائے گی۔۔۔۔

.

. اذلان جو کہ سنجیدگی سے محتاط سے آگے بڑھ رہا تھا اچانک کرپس کی گھبرائی سی آواز اسکے کانوں میں پڑی۔۔۔

.

. تو اسکے ماتھے پر بل نمودار ہونے لگے۔۔ فکر مت کریں تجھ سے اچھا، نیک اور حسین شوہر کروادوں گا اسے____"

.

. سنجیدگی سے کرپس کے کندھے پر ہاتھ رکھے وہ رازداری سے بولا تو کرپس نے جلتے بھنتے اسکے ہاتھ کو پرے کیا۔۔

.

. دفع ہو جا تیری والی تو تجھے منہ لگاتی نہیں میری والی کو اور کروائے گا تو۔۔۔۔۔ "کرپس نے اسکی دھکتی رگ پر ہاتھ رکھا۔۔۔ تو ازلان نے دانت پیسے اور پھر ایک دم سے مسکرایا۔۔۔

.

. وہ منہ لگائے یاناں میں تو لگا لیتا ہوں بات تو ایک ہی ہوئی ناں

"-----

.

. کرپس کے گال کو کھینچتے وہ جان بوجھ کر اسے جلانے کے سے انداز میں بولا۔۔۔وہ دونوں کب سے آگے بڑھ رہے تھے مگر سارا راستہ بالکل صاف تھا کہیں کوئی گارڈ نہیں تھا۔۔۔

.

. اب وہ باتیں کرتے آگے بڑھ رہے تھے۔۔

.

. الایہ تیزی سے چلتے اندر داخل ہوئی اور ایک جانب بنے کمرے کو دیکھا جس کا دروازہ بند تھا۔۔۔اندھیرا ہونے کے باعث وہ ٹھیک سے دیکھ نہیں پارہی تھی

.

. مگر اسکا اندازہ کافی بہتر تھا۔۔۔۔اندر واقعی کوئی نہیں تھا۔۔

.

. سرد سانس فضا کے سپرد کرتے اسنے گن بیک پر لگائی کہ اچانک سے دروازہ خود سے بند ہوا۔۔۔

.

. وہ منٹوں میں چوکس ہوئی،،، اندھیرے کے باعث کچھ بھی واضع دکھ نہیں رہا تھا۔

.

. اچانک سامنے ایک جانب کسی ٹیبل سے روشنی نمودار ہوئی ۔۔۔۔۔

.

. الایہ نے فوراً سے رخ موڑا تو سامنے ہی چھوٹی سے ایل ای ڈی پڑی تھی۔۔

.

. اسکرین کے سامنے ایچ اے آر کا چہرہ دیکھ وہ نفرت سے مٹھیاں بھینچ گئی۔۔۔

.

. آں آں ڈارلنگ اتنا غصہ ______ میری جان اگر اتنا غصہ کرو گئ تو اور بھی کمزور ہو جاؤ گی اور میں نہیں چاہتا کہ میری ڈارلنگ کو مجھ تک پہنچنے سے پہلے کچھ ہو،،،،"

.

. گہری نظروں سے الایہ کو دیکھتے وہ بڑبڑایا تو الایہ نے نفرت سے دانت پیسے۔۔۔

.

. منہ بند کرو گھٹیا انسان اگر ہمت ہے تو میرے سامنے آؤ تمہاری یہ غلیظ زبان اور یہ گندی آنکھیں سبھی نوچ لوں گی میں۔۔۔۔۔!"

.

. وہ غیض و غضب سے پھنکاری تو ایچ اے آر قہقہ لگائے ہنسنے لگا۔۔۔

.

. چلو تمہاری مشکل آسان کر دیتا ہوں اس شِپ کے تہ خانے میں قریب سو سے زائد لڑکیاں ہے جان من اور انکی جان خطرے میں ہے اب صرف تم ہی انکو بچا سکتی ہو۔۔۔۔۔۔ دیکھتے ہیں تم کیسے سب کو بچاتی ہو۔۔۔۔ ویسے جلدی آنا میں بے صبری سے تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔۔۔۔"

.

. ایک دم سے اسکرین سیاہ ہوئی تو الایہ کے ماتھے پر بل نمودار ہوئے۔۔۔۔۔

.

. وہ گہری سوچ میں ڈوب چکی تھی۔۔۔۔۔

.

. کہ اچانک کسی چیز کی آواز اسکے کانوں میں گونجی۔۔۔۔

.

. الایہ فوراً سے حرکت میں آئی۔۔۔بھاگتے آگے پیچھے ٹٹولنے لگی ۔۔۔

.

. دو تین ڈبوں کے نیچے اسے وہ بوم نظر آگیا۔۔۔۔ جس کی سوئیوں کی حرکت سے پیدا ہوتی تیز آواز اسے سنائی دے رہی تھی۔

.

. وہ اس وقت خوف اور پریشانی کے زیرِ اثر یہ بھی سوچ ناں سکی کہ آخر کار بوم اسی کمرے میں کیوں چھپایا گیا تھا جہاں ایچ اے آر خود اس سے ایسی باتیں کر رہا تھا۔۔

.

. الایہ نے ہاتھ سے ماتھے پر چمکتے پسینے کے قطروں کو صاف کیا اور بوم کو ہاتھوں میں تھام لیا جہاں وقت صرف تین منٹ تھا۔۔

.

. وہ بری طرح سے گھبرا چکی تھی مگر ان سامنے معصوم لڑکیوں کا سوچ وہ ضبط کرتے اٹھی اور باہر کو دوڑ لگا دی۔۔۔

.

. کرپس تو ادھر دیکھ میں اوپر جاتا ہوں شاید الایہ اوپر ہو اسے بتانا ہو گا کہ لڑکیاں سیو ہیں۔۔۔"

.

. ازلان اور کرپس نے ان لڑکیوں کو ڈھونڈ لیا تھا جو کہ نشے کے زیر اثر بے ہوش پڑی تھیں۔۔۔

.

. ازلان کا دل بے چین ہوا تو وہ بے اختیار اسے ڈھونڈنے لگا مگر الایہ کو کہیں بھی ناں پاتے وہ سہی معنی میں خوفزدہ ہوا اب اوپر چھت کی جانب بڑھا۔۔۔۔

.

. ماہی______ چھت پر جاتے ہی الایہ کو آگے بڑھتا دیکھ اذلان نے اسے اونچی آواز میں پکارا۔۔۔

.

. جو سن ہوئے دماغ سے بوجھل قدموں سے رکتے پیچھے مڑی۔۔۔۔

.

. تو اسکے ہاتھ میں موجود بوم کو دیکھ کر اذلان کا سانس سینے میں اٹک سا گیا۔۔ دل بے چینی سے دھڑکنے لگا۔۔۔۔

.

. الایہ یہ مجھے دو تم جاؤ یہاں سے،،،،" اذلان نے دانت پیستے اس ضدی لڑکی کو گھورتے حکمیہ کہا۔۔۔

.

. جو بنا اسکی بات پر کان دھرے چھت سے کودنے کو تیار کھڑی تھی۔۔۔

.

. ماہی میں مر جاؤں گا یار مت کرو ایسا،،،،" الایہ کا آگے بڑھتا قدم تھما تھا رخ موڑتے اسنے اذلان کو دیکھا جو شکست خوردہ سا زمین پر بے بس سے بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

.

. الایہ نے نم نگاہوں سے اسے دیکھا۔۔۔۔ اگر میں ناں رہی تو ایک بات یاد رکھنا تم قالو____ تم وہ واحد شخص ہو جس سے الایہ اذلان علوی نے بے حد نفرت کی ہے اور الفت انتہا سے بھی زیادہ

۔۔۔۔۔۔

.

. ازلان کا سانس تھم سا گیا وہ جھٹکے سے سر اٹھائے اسے دیکھنے لگا جو دور دور تک کہیں نہیں تھی۔۔۔

.

. ماہیییییی______" ازلان کی دلدوز چیخیں فضا میں ارتعاش برپا کرنے لگی۔۔۔

.

. وہ بھاگتے چھت کی جانب بڑھا اس سے پہلے کہ وہ پانی میں کودتا کریس نے اسے تھام لیا۔۔۔جو پاگلوں کی طرح اپنا آپ چھڑانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

.

. مم مماہیسی____ کر پس کو دھکہ دیے وہ آگے بڑھا تو نظریں ساکت سی ہو گئی۔۔۔۔ ایچ اے آر بوٹ میں موجود اذلان کے دیکھنے پر اسے ہاتھ ہلاتے چھیڑ رہا تھا۔۔۔

.

. الایہ کا بے ہوش وجود ایک جانب پڑا تھا جو پوری بھیگی ہوئی تھی مگر وہ زندہ تھی۔۔۔۔

.

. ایچ اے آر نے اذلان کی نگاہوں کے تعاقب میں الایہ کو دیکھ آنکھ دبائی تو اذلان نے غصے سے مٹھیاں بھینچ لی۔۔۔۔۔۔

.

. بوٹ لمحوں میں پانی کو چیرتی غائب ہوتی چلی گئی۔۔۔ جبکہ اذلان کئی لمحوں تک ساکت سا پانی کو گھورتا رہا۔۔۔

.

◕◕◕◕◕◕◕◕◕◕◕ .

.

. اسے ہوش آیا تو سر میں ہلکی سی درد کی ٹیسیں محسوس ہوئی۔۔۔وہ ساکت نظروں سے چھت کو گھورتی رہی_____

پھر ہاتھ کا خیال آتے ہی اسنے دائیں ہاتھ کو سامنے کیا جس پر سفید پٹی بندھی تھی۔۔

.

. ایک ایک کرتے سارا منظر آنکھوں کے سامنے لہرانے لگا۔۔وہ جھٹ سے سیدھی ہوئی کپکپاتے ہاتھوں سے اپنے پیٹ کو چھوا۔۔۔

.

. لب بری طرح سے پھڑ پھڑا رہے تھے جبکہ آنکھوں میں آنسوں بھرے پڑے تھے۔۔۔۔ دل و دماغ میں وحشتوں نے اس قدر ڈیرا جمایا کہ وہ بے بسی سے روتے چہرہ گھٹنوں میں چھپا گئی۔۔۔۔

.

. اچانک ڈور کھلنے اور بند ہونے کی آواز پر حور خود میں سمٹ سی گئی۔۔۔اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیساری ایکشن دے وہ کیا کرے کہاں جائے۔۔۔

.

. ایل فریش ہوتے بالوں میں انگلیاں چلاتے روم میں آیا تو نظریں بیڈ پر پڑیں جہاں وہ گھٹلی بنی سر گھٹنوں میں چھپائے رونے کا شغل فرما رہی تھی۔۔۔

.

. بے ساختہ ہی افسوس سے سر نفی میں ہلائے وہ چلتا بیڈ کی جانب آیا۔۔۔ کسی کے قدموں کی چاپ کو محسوس کرتے حور آنکھیں مضبوطی سے موندے خود میں سمٹ سی گئی۔۔۔

.

. ایل چلتا بیڈ پر اسکے قریب بیٹھا۔۔ آریو او کے سن شائن______"

.

. نرمی سے اپنی مضبوط انگلیوں سے حور کے بالوں کو سہلاتے وہ محبت سے پوچھتا زہر لگا تھا حور کو۔۔۔۔۔۔۔

.

. وہ ایک جھٹکے سے سر اٹھائے اسے گھورتی پیچھے ہوئی۔۔۔ اور کراؤن سے ٹیک لگائے نفرت سے منہ موڑ گئی۔۔۔

.

. ایل نے سرد سانس فضا کے سپرد کیے بائیں ہاتھ سے اپنے بالوں کو سیٹ کیا اور پھر سے اٹھتے اسکے قریب ہوا۔۔۔

.

. حور کا سانس اسکے بار بار قریب آنے پر رک رہا تھا خوف نے ایسے پنجے گاڑھے تھے۔ڈر کو چھپانے کے باوجود بھی اسکے چہرے سے عیاں ہو رہا تھا۔۔

.

. مگر اس بار ایل اسے چھوڑنے کی غلطی نہیں دہرا سکتا تھا جبھی اسنے سوچ لیا تھا اب سے وہ چوبیس گھنٹے اسکے سر پر سوار رہے گا۔۔

.

. اسے خوف تھا حور کچھ غلط ناں کر دے،،، وہ اپنے بچے کو یا اسے کھونا نہیں چاہتا تھا۔۔۔

.

. اس ننھی سی جان کے ساتھ جڑے جذبات کچھ اس طرح سے شدت بھرے تھے۔

.

. کہ وہ لاکھ کوشش کے باوجود بھی اس بات سے انکار نہیں کر پا رہا تھا کہ ہاں اللہ نے اسے اپنی رحمت سے نوازا تھا۔۔۔

.

. اسنے ایک موقع دیا تھا تو کیوں ناں وہ اپنی بیوی اور بچے کے ساتھ ایک پرسکون زندگی گزارتا۔۔۔!

.

. بخار تو اب کافی کم ہو گیا ہے۔۔۔۔۔ اور ہاتھ کا درد کیسا ہے

ابھی ______؟" وہ بالکل نارمل سے انداز میں حور کے ماتھے کو

چھوتے اب ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیے انگلی سفید پٹی پر گھماتا

استفسار کر رہا تھا۔

.

. حور کو الجھن سی ہونے لگی اسکے لب و لہجہ سے _____، ٹھیک ہوں

میں تم جاؤ میرے سامنے سے۔۔۔!"

.

. جان چھڑانے والے انداز میں ہاتھ کو کھینچتے وہ نفرت بے زاری

کے ملے جلے تاثرات سے بولی تو ایل نے نظریں اٹھائے اسے

دیکھا اور پھر ایک دم سے رہا سہا فاصلہ طے کیے وہ بالکل اسکے

قریب ہوا۔۔۔

.

. ہاتھ دیوار کی مانند اسکے دائیں بائیں رکھے وہ جھک سا گیا اس پر۔۔۔۔ حور آنکھیں پھیلائے اسے دیکھنے لگی جس کی گرم سانسیں حور کے چہرے کو جھلسا رہی تھی۔۔۔

.

. پپ پیچھے۔۔۔۔"وہ بمشکل سے بولی مگر ایل کی انگلی اسکے ہونٹوں پر رکھتے اسے خاموش کروایا دیا۔۔۔۔

.

. اشششش___ڈاکٹر سے بات ہوئی ہے میری۔۔۔بے بی کی کنڈیشن ٹھیک نہیں۔۔۔۔اگر تم یونہی لاپرواہی کرتی رہی تو ہم اپنے بچے کو کھو دیں گے اور میں ایسا کبھی بھی نہیں چاہتا۔۔۔۔!"

.

. حور کبوتر کی طرح آنکھیں بند کیے گہرے سانس لے رہی تھی۔۔

.

. خوف سے ماتھے پر چمکتے ننھے پسینے کے قطرے ایل کو اپنی جانب راغب کر رہے تھے۔۔

.

. جو کچھ بھی ہوا میں جانتا ہوں کہ اس میں صرف میری غلطی ہے تمہاری اس حالت کا ذمہ دار بھی میں ہوں مگر ہمارا بے بی اسکا کوئی قصور نہیں اور میں جانتا ہوں کہ میری سن شائن کبھی نہیں چاہے گی کہ اس کی وجہ سے اسکے بے بی کو کچھ ہو_______"

.

. وہ گھمبیر لہجے میں اسکے بے حد قریب جھکا سرگوشی نما آواز میں
اسے سمجھا رہا تھا۔۔۔۔ انداز بالکل دوستانہ تھا۔۔۔

.

. حور کا یوں ڈرنا اسے تکلیف دینے کا سبب بن رہا تھا۔۔۔۔

.

. حور نے فوراً سے اثبات میں سر ہلایا۔۔ وہ بس ایل سے جان چھڑانا
چاہ رہی تھی مگر اب یہ ناممکن تھا۔۔

.

. ایل نے مسرور سے ہوتے اسے دیکھا جس کی خوشبو سے وہ
سانسوں کو معطر کرنا چاہتا تھا نگاہیں انگلی کے نیچے موجود ان نازک
پنکھڑیوں جیسے لبوں پر ٹھہری۔۔۔

.

. گلے میں پھندہ سا اٹکا تھا۔۔۔وہ حور کو تحفظ دینا چاہتا تھا مگر اس وقت وہ خود ہی بے خود ہوتے اسکے ہونٹوں پر جھکا مگر انگلی ہنوز اسکے ہونٹوں پر تھی۔۔۔

.

. ایل نے نرمی سے اپنے ہونٹ اسکے لبوں پر رکھے تو حور نے ڈرتے بیڈ شیٹ کو مٹھیوں میں دبوچا۔۔۔۔دل کی دھڑکنیں اسے کانوں میں گونجتی اسے پاگل کر رہی تھیں۔۔۔۔

.

. ایل کئی لمحوں تک یونہی بے حسی و حرکت بیٹھا رہا مگر پھر حور کی حالت کا سوچتے اپنے جذبات پر قابو پائے وہ پیچھے ہوا تو نظریں حور پر پڑی جو آنکھیں بند کیے سانس روک چکی تھی۔۔۔

.

. ایل نے جھٹکے سے اسے کھینچتے سینے سے لگائے کمر کو اپنے مضبوط ہاتھوں سے سہلایا۔۔۔

.

. حور اب ہچکیوں سے رونے لگی تھی اسکا ڈر حاوئ ہو چکا تھا وہ رونا نہیں چاہتی تھی وہ ڈرنا بھی نہیں چاہتی تھی۔۔

.

. مگر ایل کو دیکھتے ہی اسکے اندر پنپتا خوف غالب آجاتا تھا۔۔۔

.

. حور نے غصے بے بسی سے خود پر مضبوط ہوتی اسکی گرفت محسوس کی تو وہ جیسے ہوش میں آئی تھی۔۔

.

. برے طریقے سے خود کو چھڑانے کی کوشش کرتی وہ اسکے سینے پر مکوں کی برسات کرنے لگی ایل سنجیدگی سے اسے خود میں بھینچ رہا تھا۔۔۔

.

. اس چٹان جیسے آدمی کے سامنے بالآخر وہ ہمت ہارتی اسکے کندھے پر سر رکھے غصے سے اسکے کندھے پر کاٹنے لگی۔۔۔

.

. اپنے کندھے پر حور کو غصہ نکالتے دیکھ بے ساختہ ہی ایل کے لبوں کو مسکراہٹ نے چھوا__ مگر وہ اب بھی خاموشی سے حور کے بالوں اور کمر کو سہلا رہا تھا۔۔

.

. جو ڈر سے بری طرح سے لرز رہی تھی۔۔۔ساتھ ساتھ اپنا تشدد بھی جاری تھا جس کی تسکین پر ایل کے چہرے پر کافی دیر سے ایک خوبصورت سی مسکراہٹ رقص کر رہی تھی۔۔

.

. ایل نے اسے دھیمے سے خود میں سمیٹتے گود میں بھرا اور پاس پڑا کمفرٹر اٹھائے حور پر احتیاط سے اوڑھایا اور خود بیڈ کروان سے ٹیک لگائے اسکے سر کو سینے سے لگائے مسلسل سہلا رہا تھا۔۔

.

. حور جو کچھ دیر پہلے ڈر سے کانپ رہی تھی اب وہ نارمل ہونے لگی ۔۔۔

.

. تھوڑی دیر بعد اپنی گردن پر پڑتی حور کی بھاری ہوتی سانسیں محسوس کرتے ایل نے بے ئے اختیار نگاہیں اٹھائے آسمان کی جانب دیکھ دل سے اپنے رب کا شکر ادا کیا۔۔۔

.

. اس سے ڈرتی، خوف سے کانپتی تو کبھی غصے سے اسے کاٹتی اب تھک ہار کر اپنے ستمگر کی بانہوں میں سو چکی تھی۔۔۔

.

. بے ساختہ ہی ایل کی آنکھوں میں نمی جھلکنے لگی۔۔۔

.

. وہ سوچ چکا تھا اب وہ جان دے دے گا مگر وہ حور کو خود سے جدا نہیں ہونے دے گا۔۔۔ ایک پل کے لئے بھی نہیں۔۔۔۔ ایل

نے سوچتے اسے اور مضبوطی سے خود میں بھینچا اور ہونٹ اسکے سر پر رکھے اور خود بھی سکون سے آنکھیں موند گیا۔

.

. ◕◕◕◕◕◕◕◕◕◕◕

.

. وہ کمرے میں آیا تو کمرہ مکمل اندھیرے میں ڈوبا تھا۔۔۔۔۔ اندھیرے کے باوجود بھی وہ محسوس کر سکتا تھا کہ نیناں کہاں ہے۔۔۔

.

. سرد سانس فضا کے سپرد کرتے وریام چلتا بیڈ کے قریب جاتے نیچے بیڈ کے قریب بیٹھا۔۔۔

.

. نین زندگی_____ "اسے حصار میں لیتے وریام نے تشویش سے اسے پکارا جو بخار میں پھنک رہی تھی۔۔۔

.

. حور کے جانے کے بعد آج وہ پہلی بار نیناں کے پاس آیا تھا اب اسکی حالت دیکھ وریام کو خود پر بے انتہا غصہ آ رہا تھا۔۔۔

.

. وہ جانتا تھا کتنی لاپرواہ ہے وہ اپنے معاملے میں اوپر سے وریام نے بھی اسے اسکے حال پر چھوڑ دیا تھا یہ تو ہونا ہی تھا۔۔۔

.

. وریام نے اسے گود میں بھرتے بیڈ پر لٹایا اور دھیمے سے اسکی آنکھوں پر لب رکھے_ وہ سسک اٹھی۔۔۔

.

. وووریام میری بچی۔۔۔۔اسکے سینے سے لگتی وہ بے آواز روتی کسی پھڑ پھڑاتے پرندے کی مانند بولی تو وریام نے اسے سینے میں بھینچ لیا۔۔۔

.

. نین ٹھیک ہے حور تم پریشان مت ہو______!" اسے دلاسہ دیتے وہ خود بھی اسکے قریب نیم دراز ہوا۔

.

. اور سر اٹھائے اپنے سینے پر رکھا۔۔۔۔۔۔۔ آپ آپ کو کیسے پتہ آپ آپ نے سنا سس سب کہہ رر ہے کک کوئی لے گیا مم میری بچی کو اور وہ مم ماں بننے والی ہے وریام۔۔۔۔ آپ سب کو بتاؤ یہ جھوٹ ہے ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔!"

.

. نیناں نے روتے ہوئے اسکی یقین دہانی چاہی اندھیرے میں بھی وہ دونوں ایک دوسرے کو محسوس کر سکتے تھے مگر اس اندھیرے میں ایک بھرم تھا۔

.

. جو وہ ایک دوسرے کا رکھنا چاہ رہے تھے۔

.

. یہ سچ ہے نین۔۔۔۔۔"مجھے جو لیٹر ملا۔۔۔۔

.

. وہ اسی لڑکے نے لکھا تھا جس نے ہماری بچی کے ساتھ زبردستی شادی کی ہے اور وہ کوئی اور نہیں لیلی کا بیٹا ہے اسنے بدلہ لینے کے لئے یہ سب کیا تھا نین۔۔۔۔"

.

. نیناں نے خوف سے سہمی نگاہوں سے وریام کو دیکھنا چاہا مگر اندھیرے کے باعث وہ دیکھ ناں پائی۔۔۔۔

.

. وووریام وووہ لڑکا میری بب بچی کو مار دے گا آپ نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا ہہ ہم نے لیلی کو کچھ نہیں کیا پھر وہ کیوں ابھی تک ہمارا پیچھا نہیں چھوڑ رہی۔۔۔"

.

. نیناں روتی پاگلوں کی طرح اپنے بالوں کو نوچنے لگی ممتا کی تڑپ اسے اندر ہی اندر کھا رہی تھی اب تو ایسا خوف تھا کہ اسکا بس نہیں تھا کہ وہ ابھی اپنی بچی کو واپس لے آئے۔۔۔۔

.

. نین پوری بات سنو یار کچھ نہیں ہو گا حور کو اگر اسنے نقصان ہی پہنچانا ہو تا تو وہ پہلے کبھی بھی حور کو ناں چھوڑ تا۔۔۔ تمہیں یاد ہے ناں حور کا عجیب رویہ اسی وجہ سے تھا شاید__________!"

.

. وریام نے سرد سانس لیتے نیناں کو قریب کیا اور اسے آرام سے سمجھانے کی کوشش کی۔۔۔

.

. مگر وریام آپ کیسے خاموش ہیں اتنے دنوں سے۔۔۔؟ مجھے لا کر دیں میری بچی واپس مجھے حور چاہیے وریام سنا آپ نے ۔۔۔۔۔!"

.

. اسے کالر کو مٹھیوں میں دبوچتی وہ بے بسی سے بولی تو وریام نے
بے ساختہ لب بھینچ لیے۔۔۔۔

.

. نین حالات کو سمجھنے کی کوشش کرو تم جانتی ہو حور اب ماں بننے
والی ہے اور اسکا شوہر اسے اس شرط پر ساتھ لے گیا ہے کہ وہ اسکا
خیال رکھے گا اور جیسے ہی وہ ٹھیک ہو جائے گی وہ اسے چھوڑ جائے
گا ہمارے پاس______"

.

. نیناں نے سانس روکتے وریام کو دیکھا.... آپ کو لگتا ہے کہ لیلی کا
بیٹا ہماری بیٹی کو واپس کرے گا وہ انسان جو اسے برباد کرنے سے
باز نہیں آیا کیا وہ ہماری بچی کو چھوڑ دے گا۔"

.

. نیناں کو کسی بھی طرح سے یقین نہیں آ رہا تھا وہ کس طرح سے مان لیتی کہ جو انسان بدلہ لینے کے لئے اسکی بیٹی ہو برباد کر سکتا تھا وہ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔۔۔

.

. نین ذرا سوچو اگر وہ ہماری بیٹی سے نکاح نہیں کرتا اسے برباد کر کے چھوڑ دیتا، یا پھر جان سے مار دیتا تو کیا ہم کسی کو منہ دکھانے کے قابل تھے۔۔

.

. ہم کہاں سے اپنی بچی جو لاتے واپس۔۔۔۔۔۔۔ "وریام نے اسے سمجھانا چاہا جو بات اسے خاموش رکھے ہوئے تھی اب وہ نینان کو بھی اسی طرح سے سمجھا رہا تھا۔۔

.

. مانا کہ اسکا طریقہ غلط ہے شاید لیلی نے اس دل میں ہمارے لئے اتنی نفرت بھری ہے کہ وہ یہ سب کچھ کر گیا مگر پھر بھی اسنے حور سے نکاح کیا۔۔۔۔

.

. اب مجھے انتظار ہے کہ کب وہ میری پرنسز کو واپس لائے گا میرے پاس۔۔۔۔"

.

. وریام نے سوچتے سرد سانس اپنے اندر تک اتارا۔۔۔۔

.

. اگر وہ ناں لایا تو۔۔۔۔۔۔"نیناں نے اپنا ڈر اسپر عیاں کیا تو وریام نے ایک نظر اسے دیکھا۔۔۔۔

.

. وہ آئے گا مجھے یقین ہے اور پھر حور کی رضا کے مطابق فیصلہ ہو گا اگر وہ اس کے ساتھ رہنا چاہے گی تو میں اسے رخصت کر دوں گا نہیں تو ہم خلع لیں گے۔۔۔۔"

.

. وریام نے حتمی لہجے میں اپنا فیصلہ سنایا۔۔۔۔تو نیناں نے آنکھیں موند لی اب یہ تو وقت بتائے گا کہ کیا ہو گا آگے چلتے۔۔۔وہ صرف اپنی بچی کیلئے دعائیں ہی کر سکتی تھی۔

.

. جو کہ وہ صبح شام کرتی آرہی تھی۔

.

. ◕◕◕◕◕◕◕◕◕◕◕

.

. رروززز_____"بے یقینی سے اپنے سینے سے ابلتے خون کو دیکھتا وہ نم نگاہوں سے بمشکل سے بولا اسکا بے جان وجود جیسے ہی زمین پر گرا۔۔۔

.

. روز نے جھٹ سے کانپتے ہاتھوں سے گن نیچے پھینکی۔۔۔۔

.

. انزک ساکت نگاہوں سے سپاٹ چہرے سے اسے دیکھ رہا تھا جو ڈائون کی لاش کو دیکھتی اب کپکپا رہی تھی۔۔۔۔

.

. لے جاؤ سب کو____"اندر داخل ہوتے اپنے ساتھیوں کو اجازت دیتا وہ دو قدم چلتا اسکے نزدیک ہوا۔۔۔

.

. روز نے سن ہوتے دماغ سے مڑتے انزک کو دیکھا اور پھر ایک دم سے اسکے سینے میں سر دیے وہ ہچکیوں سے رونے لگی۔۔۔

.

. انزک نے ایک نظر روم سے نکلتے سولچر زپر ڈالی اور پھر نرمی سے روز کے گرد اپنی بانہوں کا حصار بنایا۔۔۔

.

. وہ پہلے سے ہی سب جانتا تھا یہ بھی کہ آج روز کو اپنے بھائی اور اس میں سے کسی ایک کو چننا ہو گا وہ دیکھنا چاہتا تھا۔

.

. کہ اس کی الفت کا صلاوہ نفرت سے دے گی یا پھر وہ بھی اسے چاہنے لگی تھی۔ کیونکہ جو جذبات وہ روز کی آنکھوں میں دیکھ چکا تھا انہیں زباں پر لانا بے حد ضروری تھا۔۔۔

.

. انزک نے دھیرے سے روز کی پشت کو سہلایا۔۔۔جو بے جان سی ایک جانب لڑھک گئی۔

.

. انزک سمجھ گیا شاید خوف کے باعث ایسا ہوا تھا۔۔

.

. اس نے جھکتے نرمی سے اسے باہوں میں بھرا اب روز کو پوری طرح سے اپنی الفت میں قید کرنا تھا تا کہ وہ ہمیشہ کے لیے اس حصار کو توڑ ناں سکے۔۔۔

.

. وہ سوچتا سنجیدگی سے قدم اٹھائے باہر کی جانب بڑھا۔۔

.

◕◕◕◕◕◕◕◕◕◕◕ .

.

Only fr my lovely readers 😇💖 novel ab .

end ho rha hai Hope so k ap ka response

disappoint nhi kray ga.... Like aor

comment na krnay walu ko block karna

best option hai....😉 So ab response par

الفتِ عشق (جنون عشق سیزن next aye gi ..😂

ٹو) 🔥🔥

قسط نمبر____68 .

#از قلم_زینب_راجپوت .

اجازت کے بغیر کاپی کرنا ممنوع ہے 🚫🚫--- .

.

. ******** __________________ ********

.

. ویام کون ہے یہ بچی تم نے بتایا نہیں_______!" عنایت اور عیناں کے سونے کے بعد ویام انہیں چھوڑتا باہر بالکونی میں چلا آیا۔۔۔

.

. اسکی غیر موجودگی محسوس کرتے ہی عیناں فوراً سے اٹھی اور اسکے پیچھے ہی دبے قدموں سے بالکنی میں آئی۔

.

. جہاں وہ سرد ٹھٹھرا دینے والے والی ٹھنڈ میں بالکل پرسکون سا کھڑا تھا۔۔

.

. عیناں جیسے ہی اسکے قریب ہوئی ویام نے ہاتھ کو اپنی گرفت میں
لیے اسے کھینچتے اپنے حصار میں لیا۔۔

.

. یہ سب اس قدر جلدی میں ہوا تھا کہ عیناں سمجھ ہی ناں سکی کہ
ویام نے کب اسے خود میں قید کر لیا تھا۔۔۔

.

. وہ کافی دیر آنکھیں موندے ایک دوسرے کے سنگ اس دنیا سے
دور ایک دوسرے میں کھوئے رہے۔۔۔ جب عیناں کی بے چین
سی آواز پر وہ بنا آنکھیں کھولے اسکے بالوں میں چہرہ چھپائے مخمور
سا بولا۔۔۔۔

.

. کیوں تمہیں کس بات کی اتنی بے چینی ہے_____؟"عیناں نے سنتے سر گھمائے اسے دیکھا۔۔۔اگر مجھے نہیں ہو گی تو کسے ہو گی تم نے اسے میری بیٹی کا نام دے دیا اسکا مطلب۔۔۔۔۔۔،"

.

. وہ سخت خفا تھی کتنا برا لگا تھا ویام کا اسے اینجل کہنا۔۔۔۔۔۔۔۔؛

.

. عین ایک بات یاد رکھو جاناں اس معصوم کا میرے سوائے اس دنیا میں کوئی نہیں۔۔۔۔۔۔اسکا باپ اسکی ماں سب کچھ میں تھا مگر اب سے تم اس کی ماں ہو۔۔۔۔۔۔۔جیسے میں اسکا ڈیڈا ہوں ۔۔۔۔؛"

.

. میں نہیں چاہتا عین کہ وہ کبھی ماں باپ کے سائے سے محروم ہو۔۔۔۔

.

. ایک سال پہلے یہ بچی کسی حادثے کا شکار ہوتے مجھے ملی تھی تب اس بچی کی عمر تین سال تھی۔۔۔۔

.

. پورا ایک سال کومہ میں رہنے کے بعد جب اسے ہوش آیا تو اسے کچھ بھی یاد نہیں تھا میں نے اسے بتایا کہ میں اسکا ڈیڈا ہوں۔۔۔۔۔ اور وہ معصوم میری بات پر یقین لے آئی مگر یہ سچ ہے عین کے میں نے اسے بیٹی کہا نہیں مانا ہے۔۔۔۔ اور میری پہلی بیٹی ہے اینجل اور دوسری عنایا ہو گی دونوں اپنے بابا کی

ڈولز______عیناں کے گال پر لب رکھتے وہ گھبیر لہجے میں بولا

--

.

. توعیناں کی پلکیں حیا سے لرز پڑیں۔۔۔۔دل پسلیوں سے

پھٹک رہا تھا۔۔۔۔

.

. ویام کی اتنی سی قربت اسکی جان پر بن رہی تھی۔۔۔

.

. اب تم بتاؤ کیا کہنا چاہتی ہو۔۔۔۔۔۔!"

.

. اسکی گردن میں بازو حمائل کرتے وہ لب اسکی شہہ رگ پر رکھتے

پوچھنے لگا۔۔۔۔

.

. ٹھنڈ کے باوجود عیناں کا وجود پسینے سے تر ہونے لگا۔۔۔اسکی
بات سنتی وہ بری طرح سے کپکپائی۔۔۔

.

. وووہ______عیناں کا دل بری طرح سے دھڑکا تھا مگر وہ آج
ہمت کرتے اسے سب بتا دینا چاہتی تھی۔۔۔۔

.

. ویام حورکک کو کسی نے کڈنیپ کک کرلیا۔۔۔۔۔:"

.

. ہونٹوں پر زبان پھیرتی وہ ہلکی سی آواز میں منمنائی۔۔۔۔۔

.

. جانتا ہوں۔۔۔۔۔۔ بہت جلد وہ ہمارے پاس ہوگی تم پریشان مت ہو۔۔۔۔۔۔۔!" سرد سانس فضا کے سپرد کیے اسنے ہونٹ عیناں کی پیشانی پر رکھتے کہا۔۔۔

.

. عیناں نے لب بھینچ لیے۔۔۔

.

. شاید جو وہ اب بتانے والی تھی یہ بات ویام کو ہرٹ کرتی مگر جو بوجھ اس وقت اپنے دل پر اٹھائے پھر رہی تھی۔۔

.

. کسی بھی طرح سے اس سے رہائی چاہتی تھی وہ۔۔۔ جو صرف ایک ہی صورت مل سکتی تھی جب وہ خود سارا سچ ویام کو بتاتی۔۔

.

. وووویام شش شاید تم نہیں جانتے مگر میں کچھ اور بھی بتانا چاہتی ہوں تمہیں۔۔۔۔۔"

.

. خوف سے اسے دیکھتی وہ لب دانتوں تلے دبا گئی تو ویام کے ماتھے پر بل نمودار ہوئے وہ شش و پنج میں مبتلا اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔

.

. حور کی کڈنیپنگ کے متعلق اسے وریام نے بتایا تھا اور ساتھ میں اچھے سے سمجھایا بھی تھا کہ وہ اسکی بیٹی ہے اور اسکا آخری فیصلہ وہ۔ خود کرے گا۔۔

.

. جس وجہ سے ویام بنا کچھ کہے کال کاٹ گیا مگر تب سے لے کر اب تک وہ کافی ناراض تھا وریام سے۔۔۔۔۔ شک تو اسے پہلے ہی تھا

مگراب حور کے دوبارہ سے غائب ہونے سے گویا اسکے شک کی تصدیق ہو گئی ہو۔۔۔۔

.

. عین بولو یار میں سن رہا ہوں۔۔۔۔؛" اسکے بالوں کو سہلاتے وہ دھیمے محبت بھرے لہجے میں بولا۔۔۔۔

.

. تو عیناں نے تھوک نگلتے اسے دیکھا۔۔۔

.

. دراصل حور نے مجھے پہلے ہی بتا دیا تھا کہ کسی نے اسے کڈنیپ کر کے زبردستی شادی کی اور پھر جب وہ ہوش بھی آئی تو تم اسے وہاں سے لے آئے۔۔۔۔ اسنے مجھے منع کیا تھا کہ میں یہ بات کسی کو ناں بتاؤں۔۔۔

.

. میں نے اسے سمجھایا اور۔۔۔۔۔۔"

.

. ششششش.... کیا تم یہ بات پہلے سے جانتی تھی کہ حور کے ساتھ کیا کچھ ہو چکا ہے۔۔۔"

.

. اسکے بات کاٹتے وہ سرد پتھریلے لہجے میں بولا تو عیناں نے خوف سے آنکھیں میچتے لرزتے وجود سے سرہاں میں ہلا دیا۔۔۔

.

. ویام ساکت نگاہوں سے اسے دیکھے گیا بے یقینی سی بے یقینی تھی وہ جھٹکے سے اس سے دور ہوا تو عیناں نے زخمی نگاہوں سے اسے دیکھتے لب بھینچ لیے۔۔۔۔

.

. ووویام۔۔۔۔ صرف ہاں یاناں میں جواب دو___" سرد نظروں سے عیناں کی ط جانب دیکھتاوہ سرسراتے لہجے میں استفسار کرتا بلکل کوئ اجنبی لگا تھا عیناں کو___؛'

.

. عیناں نے بے بسی سے ویام کو دیکھا جس کی آنکھوں سے وخشت ٹپک رہی تھی، پھر لب دانتوں تلے دبائے اپنے آپ پر ضبط کرتے وہ سر بمشکل سے ہاں میں ہلا پائی۔۔

.

. ویام لڑکھڑاتے قدموں سے پیچھے ہوتے بے یقینی سے اسے دیکھے گیا۔۔۔وہ کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔

.

. کہ جس لڑکی سے الفت نبھاتے نبھاتے وہ لڑکپن سے جوانی کی دہلیز تک پہنچا تھا وہ لڑکی یوں اسکی بہن کے متعلق اتنی بڑی بات سے اسے انجان رکھے گی۔۔۔

.

. ووووِیام ممم میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا پلز ممم مجھے معاف کر دو۔____ وہ روتی اسکے قریب ہوتے التجا کرنے لگی۔۔۔

.

. وِیام نے فوراً سے قدم پیچھے کو لیتے اسے ہاتھ کے اشارے سے اپنے قریب آنے سے روکا۔۔۔۔

.

. تم جانتی ہو عین اس میں تمہاری غلطی نہیں۔۔۔ تم ٹھیک ہو اپنی جگہ،،، غلطی صرف میری ہے صرف میری۔۔۔ تم نے ہمیشہ سب کا سوچا کون کیا کہے گا۔۔

.

. کون تمہارا اپنا ہے کون بیگانہ۔۔۔ میں تو شروع دن سے ہی کہیں نہیں تھا۔۔۔ میں تو بس اندھا دھند ایک سراب کے پیچھے بھاگتا رہا۔۔

.

. میری محبت شاید گے ث مول تھی مگر میری الفت کبھی بے مول نہیں تھی جسے تم نے بے مول بنا دیا۔۔۔ میں ں نے اپنے جنوں کو سینچ کر اسے الفت میں ڈھال دیا کہ کہیں میرا جنون میری ضد تمہیں غلطی سے بھی تکلیف ناں دے مگر تم..... تم نے تو کبھی

مجھے اپنی زندگی میں اہمیت نہیں دی۔۔۔میں تو کبھی اہم تھا ہی نہیں.....!"

.

. دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں سے اپنی آنکھوں کو بے دردی سے رگڑتے وہ آج عیناں پر پے در پے وار کر رہا تھا۔۔

.

. عیناں نے دل میں اٹھتی ٹیسوں کو دبائے قدم اسکی جانب بڑھائے۔۔۔

.

. پپ پلیز ویام ایسا مت کہو میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا مجھے حور نے مم منع کک کیا تھا۔۔؛"

.

. تم خوش ہو میرے بنا بھی اپنی زندگی میں ___ میرے ہونے یا پھر ناں ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا جاؤ انجوائے کرو اپنی زندگی ------ کبھی نہیں روکوں گا تمہیں....

.

. کبھی نظر نہیں آؤں گا انجوائے کرو اپنی زندگی کو------؛"

.

. ویام نے سرد لہجے میں کہتے ایک نظر نڈھال سی ہوئی عیناں پر ڈالی اور پھر مڑتے جانے لگا مگر عیناں نے فوراً سے اسے تھام لیا----

.

. پپ پلیز وو ویام میں مر جاؤں گی ایسا مت کہو میں نہیں رہ سکتی تمہارے بنا----!"

.

. اسکے سینے سے زبردستی لگتے وہ روندھی آواز میں بولی۔۔

.

. عادت کی بات ہے وقت کے ساتھ ساتھ سیکھ جاؤ گی۔۔۔۔"
سرد لہجے میں لفظوں کی کاٹ سے اسے جھلنی کرتے وہ بنار کے
تیزی سے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔

.

. عیناں بے بس سی وہیں بیٹھتی چلی گئی۔۔۔

.

. شاید ویام ٹھیک کہہ رہا تھا اسنے واقعی بہت غلط کیا تھا اس کے ساتھ
مگر اب سوائے حسارے کے اور کچھ نہیں تھا اسکے نصیب
میں۔۔۔۔۔۔؛"

.

. •••••••••________•••••••••

.

. حور کی آنکھ کھلی تو کمرے میں وہ اکیلی تھی ایل کہیں بھی نہیں تھا۔۔۔

.

. رات کو اسکے ساتھ ہوئی تکرار یاد آئی وہ فوراً سے اٹھ بیٹھی۔۔۔بیڈ کراؤن سے ٹیک لگاتے اسنے ہاتھ بالوں میں الجھایا۔۔۔۔

.

. اتناتو وہ سمجھ چکی تھی کہ اب وہ شخص آسانی سے اسکی جان نہیں چھوڑنے والا، اوپر سے بے بی کی بات اسے ایک وہم یا جھوٹ سے زیادہ کچھ نہیں لگا تھا۔۔۔

.

. اسے لگ رہا تھا کہ حور کے دل کو موم کرنے کے لئے اسنے یہ اتنا بڑا جھوٹ بولا ہے وگرنہ کیسے ممکن تھا کہ وہ ماں بننے والی ہو اور کوئی احساس تک اس کے اندر ناں پنپا ہو۔۔

.

. وہ اپنی سوچوں میں اس قدر گم تھی کہ ہوش ایل کے بلانے پر آیا ۔۔

.

. وہ چونکتی اسے دیکھنے لگی جو ایپرن گلے میں ڈالے بریک فاسٹ کی ٹرے لیے اسکے قریب بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔ حور نے فوراً سے سمٹتے فاصلہ بنایا۔

.

. گڈ مارننگ ڈئیر۔۔۔۔ "فل حال وہ ناشتے کے وقت اسکا موڈ خراب نہیں کر سکتا تھا۔۔

.

. بہت محنت سے اسنے ایک گھنٹے کی مشقت کے بعد سب تیار کیا تھا۔۔

.

. اب حور کو یوں منہ موڑتا دیکھ وہ سرد سانس فضا کے سپرد کیے لب بھینچ گیا۔۔۔

.

. میں نے بہت محنت سے بنایا ہے اگر تم نہیں کھاؤ گی تو مجھے اپنے ہاتھوں سے کھلانے میں کوئی ایشو نہیں ہے۔۔۔۔۔

.

. جوس کا گلاس ہاتھ میں لیتے وہ لبوں پر جان لیوا مسکراہٹ سجائے بولا تو حور نے ایک نظر اسے دیکھ پھر ایل کے دیکھنے سے پہلے ہی نظریں پھیر لیں۔۔۔۔

.

. مجھے یہ نہیں کھانا______" اپنے منہ کی طرف آتے اسکے ہاتھ کو جھٹکتی وہ جان چھڑانے والے انداز میں بولی۔۔

.

. کیا کھانا ہے بتاؤ میں ابھی بنا کر لاؤں گا۔۔۔۔" حور کے گال کو سہلاتے وہ مخمور لہجے میں بولا آنکھیں جذبات کی حدت سے دہک رہی تھیں۔

.

. مجھے آلو کا پراٹھا کھانا ہے______!" اسکی جانب تکتی وہ جان بوجھ کر بولی۔۔۔

.

. واٹ یہ کیا ہوتا ہے۔۔۔۔؟" حیرت سے ماتھے پر بل ڈالے وہ پہلی بار اس عجیب سے نام کو سنتے سوالیہ نگاہوں سے حور کو دیکھنے لگا۔۔

.

. حور کو اندازہ تھا جبھی بامشکل سے مسکراہٹ پر سے ضبط کیے وہ معصومانہ انداز میں کندھے آچکا گئی۔۔۔

.

. تمہیں نہیں پتہ مگر میں وہی کھاتی ہوں ناشتے میں۔۔۔۔۔۔۔۔ تم گوگل سے سرچ کر کے بناؤ تب تک میں سوجاتی ہوں۔۔۔۔'

.

. منہ پر ہاتھ رکھتے وہ اونگ روکتے دوبارہ سے کمفرٹر اوڑھنے لگی۔۔

.

. ویٹ ویٹ میں بنالوں گا تمہارا آلو پراتم سو گی نہیں تم جلدی سے اٹھ کر فریش ہو جاؤ پھر کھانے کے بعد میڈی بھی لینی ہے____"

.

. اسکے انداز میں واضح حکم تھا جبھی منہ پھلائے وہ رخ پھیر گئی۔۔۔

.

. مجھے امید ہے کہ میرے فارغ ہونے سے پہلے تم اچھے سے فریش ہو کر میرا ویٹ کرو گی۔۔۔۔"

.

. گہری نگاہوں سے اس نازک وجود کو دیکھتا وہ ہلکے سے گال سہلاتا اٹھتے ٹرے تھامے کمرے سے باہر نکلا۔۔۔۔

.

. چارو ناچار حور برے برے منہ بنائے وارڈروب کی جانب بڑھی۔۔وارڈروب کھولتے ہی آنکھوں میں اشتیاق سا ابھرا۔۔۔۔

.

. مشرقی کپڑوں کی بھرمار تھی ہر قسم کے دیدہ زیب لباس موجود تھا جسے دیکھتے ہی حور سراہے بناناں رہ سکی۔۔

.

. مگر ایک چیز جو اسے بے حد بری لگی تھی وہ ان سوٹوں کے ساتھ خجاب کا ناں ہونا تھا۔۔۔

.

. بالآخر ایک گلابی رنگ کی گھٹنوں تک جاتی فراک جو اسے کافی اچھی لگی تھی۔

.

. وہ نکالتے ہی فریش ہونے واشروم چلی گئی۔۔۔۔۔۔

.

. ایل نے ویڈیو آن کرتے سامنے ایک جانب رکھی وہ دوبار دیکھ چکا تھا سامان تو سارا گھر میں موجود تھا مگر اسے یہ سب بنانے کا اندازہ بالکل بھی نہیں تھا۔۔

.

. ناں ہی اسنے یہ آلو پراٹھا کبھی کھایا تھا ناں ہی اسکا نام آج سے پہلے سنا تھا۔ آٹا برتن میں نکالتے اسنے درمیان سے گول دائرہ بنایا اور پورا جگ پانی سے بھرتے اس میں سارا پانی ڈال دیا۔۔۔

.

. وہ آٹا کم اور پانی والا آٹا زیادہ دکھ رہا تھا۔۔

.

. ایل نے عجیب نظروں سے وڈیو کو دیکھا اور پھر اپنے آٹے کو۔۔

.

. اسکاڈھیلا تو دور پانی ہی پانی تھا۔۔۔ ایل نے سوچتے خشک آٹا پلیٹ بھرتے ڈالا اور پھر سے ہاتھ گھمانے لگا۔۔۔

.

. بالوں کو پونی کیے وہ اس وقت کوئی گھریلو عورت دکھ رہا تھا جو انہماک سے اپنے کام میں مصروف ہو۔۔۔

.

. دنیا کا سب سے بڑا گینگسٹر اس وقت جس طریقے سے کام کر رہا تھا کہ اگر کوئی دیکھ لیتا غش کھاتے بے ہوش ضرور ہو جاتا۔۔۔

.

. آلو دھوتے وہ بوائل کرنے کے لیے رکھ چکا تھا۔۔۔

.

. بے شک وہ بے ڈھنگے طریقے سے کام کر رہا تھا مگر اسکا خلوص اسکی محبت میں ذرا برابر کمی نہیں تھی۔۔

.

. تقریباً آدھے گھنٹے کے بعد حور بالوں کو برش کرتے دوپٹہ اسکارف کی طرح سر پر لپیٹے فریش سی روم سے نکلی تو سیڑھیوں سے اترتے ہی راستے میں ایل سے ٹکرائی۔۔۔

.

. بریک فاسٹ بن چکا ہے تم روم میں چلو______؛"

.

. دونوں بازوؤں اسکے سامنے حائل کیے وہ راستہ بلاک کئے بولا۔۔۔

.

. حور نے آنکھیں چھوٹی کیے اسے گھورا۔۔۔۔۔ چہرے پر آٹا لگا ہوا تھا ناک پر بھی اور بالوں پر بھی۔۔۔۔ وہ لب دباتی سر ہاں میں ہلائی سرخ چہرے سے واپس کمرے میں گھسی۔۔۔

.

. ایل ٹرے اٹھائے کمرے میں آیا تو حور سنجیدگی سے سیدھی ہوتے بیٹھی۔

.

. تو آج پہلی بار میں نے اپنی سن شائن کے لئے اپنے ہاتھوں سے آلو پراٹھا بنایا ہے ہوپ سو کہ تمہیں اچھا لگے گا۔۔"

.

. اسکے قریب گھٹنوں کے بل بیٹھتا وہ محبت سے گویا ہوا۔۔۔

.

. آج پہلی بار حور کی آنکھوں میں خوف یا ڈر کے بجائے ایک شرارتی سی چمک تھی۔۔۔لبوں کے کونے بھی مسکرا رہے تھے

۔۔۔

.

. ایل نے بھرپور نظر اس کے نکھرے نکھرے سراپے پر ڈالی ۔۔۔اور پھر خود پر کمپوز کرتا وہ اسے دیکھنے لگا۔۔۔

.

. جس کا سارا دھیان ڈھکی ہوئی ٹرے کی طرف تھا۔۔۔۔

.

. ••••••••________••••••••

.

. بیٹا آپ کس کے ساتھ آئی ہو میری جان____!"عیناں کو سینے سے لگائے رافع نے خوشگوار حیرت سے پوچھا۔۔۔

.

. ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی فدک کو وہ گھر لایا تھا۔

.

. الایہ کی رخصتی کی بابت اشعر اور رمشہ سے بات وہ ہاسپٹل میں ہی کر چکے تھے۔۔۔

.

. اب بس سب کے ایک ساتھ ہونے کا انتظار تھا پھر چھوٹے سے فنکشن میں وہ الایہ کے ساتھ ساتھ عیناں کو بھی اچھے سے رخصت کرنا چاہ رہے تھے۔۔۔

.

. ممم موم۔۔۔۔ "نم نگاہوں سے رافع کو دیکھتی وہ بامشکل سے بول پائی تھی۔۔۔

.

. اسکی اجڑی ویران آنکھیں دیکھ رافع کو دھچکا سا لگا۔ وہ سوچکی ہے زندگی۔۔۔۔ صبح مل لینا۔۔۔۔!"

.

. رافع نے نرمی سے اسکے ماتھے پر بوسہ دیا__ تو عیناں نے دھندلائی نگاہوں سے اپنے بابا کو دیکھا ضبط کی انتہاء تھی۔۔۔

.

. وہ بس دھیما سا زخمی مسکراہٹ سے مسکرائی۔۔۔۔

.

. بیٹا آپ تو ویام کے ساتھ تھے وہ کہاں ہے آیا نہیں آپ کے ساتھ۔۔۔۔!؟"

.

. رافع کو کچھ گڑبڑ کا احساس ہوا تو بہانے سے استفسار کرنے لگا۔۔

.

. لڑکھڑاتے قدموں سے چلتی عیناں کے قدم ایک دم سے تھمے تھے۔۔۔۔ آنکھوں سے آنسوں ایک دم سے بہنے لگے۔۔۔

.

. ووہ چھوڑ گیا مجھے ڈیڈ ہمشیہ کے لئے اب وہ کبھی نہیں آئے گا آپ کی بیٹی نے اپنے ہاتھوں سے اپنی زندگی تباہ کر دی۔۔۔۔"

.

. بے تاثر لہجے میں اسے جواب دیتی وہ اسے صدمے میں گھرا چھوڑ خود اپنے کمرے کی جانب بڑھی۔۔۔۔

.

. "امید کروں گا کہ تمہاری شکل مجھے آج کے بعد کبھی نہیں دیکھنے کو ملے گی۔۔۔۔!" بے جان ہوئے قدموں کے ساتھ وہ اجڑی ویران شکست خوردہ سی لڑکھڑاتی ہوئی واشروم میں جاتے شاور آن کیے نڈھال سی ڈہ گئی۔

.

. کتنی خاموش ہیں ہجر کی راتیں میری

.

. دل کی دھڑکن سے کان پھٹتے ہیں۔!💔

.

. ••••••♪♪♪♪♪♪♪♪•••••••

.

. نیکسٹ ایپی سوڈ امن اور حیا اسپیشل ہو گا ریسپانس اچھا ہوا تو کل ہی ایپی پوسٹ ہو جائے گی ☺️💖 الفتِ عشق (جنون عشق سیزن ٹو 🔥🔥)

.

. Aman💖hya

.

. قسط نمبر____68_____2

. #ازقلم_زینب_راجپوت

. اجازت کے بغیر کاپی کرنا ممنوع ہے 🚫🚫---

.

.   ********* __________________________ *******

.

. آنٹی آپ بس جلدی سے ٹھیک ہو جائیں پھر ہم دھوم دھام سے اپنی الایہ کو اپنے ساتھ رخصت کرا کے لے جائیں گے۔۔۔۔۔!"

.

. وہ سبھی اس وقت فدک کے پاس تھے جو کافی بہتر تھی اور خوش بھی نظر آ رہی تھی۔۔۔

.

. مگر الایہ کے دور جانے کی بات سے جو ٹیس اس کے دل میں اٹھتی تھی وہ چاہنے کے باوجود بھی اسے دبا ناں سکی۔۔

.

. درد کیسے آنسوؤں کے رستے بہتا آنکھوں سے باہر نکلا اسے اندازہ بھی ناں ہو سکا۔۔۔

.

. رمشہ گھبراتے اسکے قریب بیڈ پر بیٹھتے اسکا ہاتھ تھام گئی جو زاروقطار رو رہی تھی۔

.

. آپی آپ سے ایک التجا ہے میری الایہ بہت معصوم ہے بچپن سے اسنے بہت کچھ سہا ہے ایک ماں ہونے کے ناطے جو ممتا جو پیار مجھے اسے دینا چاہیے تھا میں وہ ناں دے سکی مگر وجہ آپ سب لوگ اچھے سے جانتے ہیں۔۔۔

.

. عیناں چاہے میرا خون نہیں مگر اس کے چھن جانے کا خوف اور بچپن میں جن حالات سے وہ معصوم گزری تھی میں نا چاہتے ہوئے بھی اپنے باقی کے بچوں سے غافل ہو گئی۔۔۔۔

.

. مگر میرا خدا گواہ ہے مجھے الایہ جان سے بھی زیادہ عزیز ہے۔۔وہ بس غصے کی تیز ہے دل کی بری نہیں وہ۔۔۔۔ آپ پلیز اسے بیٹی بنا کر رکھئے گا مجھے یقین ہے کہ وہ آپ سب کو بہت عزت اور محبت دے گی۔۔۔"

.

. رمشہ کے ہاتھوں کو تھامے وہ جس قدر خلوص سے بولی وہاں موجود ہر شخص کی آنکھیں نم ہوئی تھیں۔۔۔۔

.

- بھائی ہمیں تو وہ عزت بھی دے گی اور پیار بھی مگر ہمارے قالو کا پتہ نہیں وہ بیچارہ رخصتی کے لیے جتنا اتاولا ہے لگتا ہے ہماری بیٹی اسے خوب ٹھیک کرے گی۔۔۔۔

-

- اشعر نے ماحول کا بوجھل پن دور کرنے کو شوشا چھوڑا تو سب کی ہنسی چھوٹ گئی۔۔۔۔

-

- میں سب کے لیے کچھ کھانے کو لاتی ہوں_____: "سب کو خوش گپیوں میں مصروف دیکھ حیا نے مسکراتے ہوئے کہا تو سبھی اسکی جانب متوجہ ہوئے۔۔۔۔

-

. ہاں بیٹا مگر کچھ بھی لے آنا اور جلدی آجانا ورنہ تمہارا شوہر فون پر فون کرتے کان کھا دے گا میرے۔۔۔۔۔۔!"

.

. نرم نگاہوں سے حیا کو دیکھ اشعر نے ہلکے پھلکے سے انداز میں کہا تو وہ لب دباتی سر ہلائے باہر کو گئی۔۔۔۔

.

. ماشاءاللہ سے امن کی محبت اور ساتھ نے بچی کو الگ ہی روپ سے نواز دیا ہے۔۔۔؛" فدک نے اسے دیکھتے دل سے تعریف کی تو رمشہ نے بھی مسکراتے اسکی تصدیق کی۔۔۔

.

. حیاباہر نکلی کینٹین نچلے فلور پر تھی وہ لفٹ کی جانب بڑھی ____
جونہی اسنے ہاتھ لفٹ کی جانب بڑھایا اچانک کسی نے اسکے
کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔

.

. وہ چونکتی پیچھے کو مڑی،،، تو کسی نے بجلی کی تیزی سے کلوروفارم
لگارومال اسکے منہ پر رکھا۔۔۔ حیاکی آنکھیں حد درجہ گہری
ہوئی وہ بھرپور احتجاج کرتی رہی مگر نشے کے زیر اثر وہ بے ہوش
ہوتے مقابل کے کندھے سے جالگی۔۔۔

.

. پسینہ صاف کرتے اسنے ایک نظر آگے پیچھے دوڑائی۔۔

.

. اور پھر ہاتھ میں پکڑی شال حیا کے بے ہوش وجود پر ڈالے وہ جلدی سے لفٹ میں داخل ہوا۔۔۔

.

. 🍃🍃🍃🍃

.

. مسلسل ایک گھنٹے سے مٹھو سے بات کرتے وہ اسے تمام ضروری معاملات سمجھا چکا تھا، سن زوہا کا کیا بنا۔۔۔۔۔۔؟"

.

. لیپ ٹاپ سکرول کرتے اسنے نارمل سے لہجے میں پوچھا۔۔۔۔۔وہ نہیں چاہتا تھا کہ اسکی وجہ سے وہ معصوم اپنی زندگی تباہ کرے۔۔۔

.

. ہونا کیا ہے اسکا داخلہ ڈاکٹروں والے ہسپتال میں ہو چکا ہے اور آج کل عادل نامی ایک لڑکا اس سے کافی اچھی دوستی بھی ہو گئی ہے اسکی۔۔۔۔"

.

. مسکراہٹ دباتے مٹھو نے اسے معاملات کی سنگینی سے آگاہ کیا تو بھاوں کا سکرولنگ کرتا ہاتھ تھم سا گیا۔۔۔۔

.

. کون ہے وہ لڑکا اور کیسے ہوئی اسکی دوستی زوہا سے۔۔۔۔۔!" لہجے میں فکر عیاں تھی ہوتی بھی کیوں ناں اپنے خاندان کے ہر فرد سے اسکا تعلق ایسا ہی گہرا تھا۔

.

. چاہے وہ دور تھا مگر وہ ایک پل کے لیے بھی ان سب سے غافل نہیں ہوا تھا۔۔۔

.

. اسنے سوچ لیا تھا۔۔۔

.

. جیسے ہی معاملات اچھے سے نمٹ گئے وہ واپس جاتے ہی اپنے گھر کو ایک ادارے میں تبدیل کرے گا جہاں پر نا صرف رہنے بلکہ علاج معالجہ کی سہولیات بھی دستیاب ہونگی۔۔۔۔

.

. اسکے خاندان کا ہر فرد مسکراہٹ بھری پر سکون زندگی گزار سکے گا۔۔

.

. بھاوں ساری تحقیقات کرلی ہیں میں نے۔۔۔۔۔ لڑکا یتیم ہے
آگے پیچھے کوئی بھی نہیں۔۔۔۔۔ اور بے حد شریف ہے میں نے
اسے کہا ہے کہ اگر وہ چاہے تو ہمارے گھر رہ سکتا ہے مگر اسنے منع
کر دیا وہ پارٹ ٹائم جاب بھی کرتا ہے اور ایک کرائے کے مکان
میں عزت کی زندگی گزار رہا ہے۔۔۔

.

. مٹھو نے اسے تمام تفصیل سے آگاہ کیا تو وہ قدرے پر سکون
ہوتے صوفے کی پشت سے ٹیک لگا گیا۔۔۔

.

. اسے اپنے ساتھ کام کا بول اور کہہ کہ تنخواہ بھی اچھی ہو گی اور
اسے کہہ اگر زوہا کو سچ میں پسند کرتا ہے تو ہمارے گھر میں شفٹ
ہو جائے۔۔۔"

.

. ٹھیک ہے جیسا تم کہو میں اس لڑکے سے بات کر کے تمہیں بتاؤں گا۔۔۔۔۔!"

.

. چل ٹھیک ہے ابھی مجھے ذرا کام ہے خیال رکھنا اپنا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کہتے ساتھ ہی امن نے کال کاٹ دی۔۔۔۔۔

.

. اسکے ذہن کے پردوں پر اس وقت حیا کا عکس چھایا ہوا تھا۔۔۔۔ جبھی بے قراری سے فون کاٹتے اسنے اشعر کو کال کی۔۔۔۔۔

.

.

.

. ہاں امن یار کب سے کال کر رہا ہوں کہاں بزی ہو________!"

اشعر کی گھبرائی سے آواز فون سے ابھری تو امن کے ماتھے پر بل نمودار ہوئے وہ فوراً سے جگہ سے اٹھتا کھڑکی کی جانب بڑھا۔۔

.

. ڈیڈ ضروری کال تھی آپ بتائیں کیا ہوا سب ٹھیک تو ہے پریشان لگ رہے ہیں آپ مجھے،،،،؟"

.

. اپنی شیو کو مسلتے وہ حقیقتاً گھبرایا تھا۔۔

.

. یار حیا کہیں نہیں مل رہی آدھے گھنٹے سے باہر کچھ کھانے کو لینے گئی تھی۔۔

.

. ہر جگہ چیک کر چکا ہوں مگر وہ کہیں بھی نہیں۔۔۔۔۔!"

.

. اشعر نے بے چینی سے اسے آگاہ کیا وہ مسلسل باہر اسے ڈھونڈ رہا تھا جبکہ رمشہ اور باقی سب اس خبر سے انجان تھے۔۔۔

.

. ڈیڈ ایسا کیسے ہو سکتا ہے آپ اچھے سے دیکھیں وہ وہیں کہیں ہو گی۔۔۔۔۔

.

. بالوں کو مٹھیوں میں بھینچتے وہ دبے دبے لہجے میں غرایا تھا۔۔۔ سامنے والا اسکا باپ تھا جس سے بد تمیزی وہ ہرگز نہیں کر سکتا تھا۔

.

. یار میں نے دیکھ کر ہی کال کی ہے تمہیں۔۔۔۔ مجھے کچھ گڑ بڑ لگ رہی ہے امن کہیں یہ تمہارے کسی دشمن کا کام تو نہیں۔۔۔۔!_

.

. اشعر نے اپنا خوف اسپر عیاں کیا تو امن ایک پل کو چونکا اور پھر لب بھینچ لیے۔۔

.

. آپ کسی کو اس متعلق کچھ نہیں بتائیں گے میں آتا ہوں ابھی۔۔۔۔؛" کہتے ساتھ ہی وہ کال کاٹ گیا۔۔۔

.

. کہ ساتھ ہی اسکا فون دوبارہ سے رِنگ ہوا۔۔۔۔امن نے فوراً سے فون اٹھائے کان سے لگایا۔۔۔

.

. ہیلو کون۔۔۔۔۔؟"

.

. امن نے مضطرب سی کیفیت میں پوچھا تو دوسری جانب سے قہقہ سا ابھرا۔۔۔

.

. تیری بیوی اس وقت میرے پاس ہے اگر ہمت ہے تو ڈھونڈ لے اسے چوبیس گھنٹے کا وقت دیتا ہوں تجھے جس طرح سے تو نے میرے بیٹوں کو مارا تھا ویسے ہی تجھے تڑپا تڑپا کر ماروں گا بھاوں

سالے۔۔۔۔۔۔ اگر تُو چوبیس گھنٹوں تک ناں ڈھونڈ سکا اپنی بیوی کو تو اگلے ایک گھنٹے میں وہ کسی کے بستر کی زینت بنے گی یہ وعدہ رہا لطیف کا تجھ سے۔۔۔۔۔۔!"

.

. زہر خند لہجے میں آگ اگلتا وہ سامنے بندھی حیا کی جانب دیکھتے بولا تو بھاوں نے ضبط سے مٹھیاں بھینچ لیں۔۔۔

.

. تُو چوبیس گھنٹے دے گا سالے بھاوں کو۔۔۔۔ تُو رک اگلے ایک گھنٹے میں میں تیرے پاس ناں ہوا تو کہنا کہ مرد کا بچہ نہیں تھا تُو۔۔۔۔ تیرے بیٹوں نے تو میرے ملک سے غداری کی سزا بھگتی تھی۔۔

.

. لگتا ہے انکا انجام بھول گیا تُو۔۔۔۔۔۔ بھاؤں کی عزت پر ہاتھ
ڈالنے والے کا بھاؤں کیا کیا اکھاڑ تا ہے یہ تجھے میں مل کر بتاتا ہوں
سالے دو ٹکے کے آدمی ______!"

.

. غصے طیش سے کہتے امن نے فوراً سے کال کاٹی تھی۔۔۔

.

. حیا کے لیے ایسے الفاظ اس غلیظ انسان کے منہ سے سنتے بھاؤں کا
فشار خون بڑھا تھا اب یہ تو وہ لطیف کو مل کر بتانے والا تھا کہ اس
نے کس سے پنگا لیا تھا۔۔۔

.

. ہاں سن۔۔۔۔۔۔۔۔ اگلے بیس منٹ میں لطیف کا ٹھکانہ ڈھونڈ
ورنہ تیری ہڈیوں کا سرمہ بنا کر مفت میں بیچوں گا۔۔۔۔؛"

.

. ہلیو ہیلو بھاوں۔۔۔۔۔۔۔ جعفر نے گھبر اہٹ سے بند ہو چکے موبائل کو دیکھا۔۔۔ بھلا بیس منٹ میں وہ کیسے لطیف کا پتہ نکالتا۔۔۔۔۔۔۔۔؟؛

.

. •••••••__________•••••••

.

. وہ بجلی کی سی تیزی سے گاڑی سے اترتا اس بلڈنگ نما کھنڈر عمارت میں داخل ہوا، دل کی دھڑکنیں ابتر ہو رہی تھیں۔

.

. پچھلے پچاس منٹ سے وہ لگاتار لطیف کو ہر ممکنہ جگہ ڈھونڈ چکا تھا --اب جعفر سے ملنے والی معلومات کے مطابق اسکی موبائل کی آخری لوکیشن اسی عمارت سے ٹریس ہوئی تھی۔

.

. بیٹوں کو کھو دینے کے غم سے وہ اس قدر پاگل ہو چکا تھا کہ یہ تک ناں سمجھ سکا جس سے وہ جھگڑا مول لے رہا ہے--

.

. وہ اس کا باپ تھا---

.

. بھاوں نے غصے سے لوڈڈ گن اپنے بائیں ہاتھ میں پکڑی اور دوسرے ہاتھ سے کف فولڈ کرنے لگا----

.

. ماتھے پر شکنوں کا جال اسکی اندرونی تباہ کن حالت کی غمازی کر رہا

تھا۔۔۔

.

. وہ بپھرے تاثرات سے آگے بڑھتا دو تین قدموں میں

سیڑھیوں کا سارا راستہ طے کر چکا تھا۔۔

.

. دور دراز ہر طرف اندھیرے کا ڈیرا تھا۔۔

.

. رات کے دس بج رہے تھے۔۔۔ گزرتے وقت کے ساتھ ساتھ

بھاؤں کے دل کی حالت غیر ہوتی جا رہی تھی۔۔

.

. نچلے لب کو شدت سے دانتوں تلے دبائے اسنے دو ٹھوکروں میں دروازے کو زمین بوس کیا اور خود لمبے لمبے ڈھگ بھرتا وہ اندر داخل ہوا۔۔۔

.

. جہاں طویل اندھیرے نے اسکا استقبال کیا۔۔۔

.

. عمارت کے حالی ہونے کی وجہ سے بھاوں کے بھاری بوٹوں میں مقید قدموں کی چاپ دور دور تک چھاپ چھوڑ رہی تھی۔۔۔

.

. لطیف جو یوں بھاوں کی اچانک آمد سے گھبراہٹ کا شکار ہوا تھا۔۔۔

.

. اسنے مچلتی حیا کے منہ پر زور سے ہاتھ رکھتے اسے خاموش کیا۔۔ جو بھاوں کی آمد سے بخوبی واقف ہو چکی تھی۔۔۔۔۔

.

. حیا۔۔۔۔۔۔۔۔ کہاں ہو تم۔۔۔۔۔؟" گن کو تھامے وہ دھیمے قدموں سے آگے بڑھ رہا تھا اسکی پکار میں چھپی تڑپ پر حیا کی آنکھوں سے دو آنسوں پھسلتے اسکے گال پر لڑھکے تھے۔۔۔

.

. ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی تو کئی لوگ آئے تھے اسے دیکھنے۔۔۔۔۔ مگر انکی قیمت لطیف کی خواہش کے مطابق نہیں تھی۔۔۔

.

. پھر لطیف نے انہیں دوسرا موقع دینے کا وعدہ کیا تھا اور آج کی رات وہ خود حیا کو پامال کرنے والا تھا۔۔

.

. مگر ان لوگوں کے نکلتے ہی امن پہنچ آیا تھا۔۔۔حیا کو نفرت سی محسوس ہو رہی تھی اس شخص سے۔۔۔۔۔وہ بس بھاگ جانا چاہتی تھی اپنے امن کے پاس مگر وہ نازک سی لڑکی اس درندے کے شکنجے سے نکلنے میں ناکام ہو رہی تھی۔۔۔۔

.

. جو بھرپور طریقے سے اسکی بے بسی کا مزہ لوٹ رہا تھا۔۔

.

. تیرے شوہر کو جانے دے پھر تیری ساری اکڑ نکالوں گا۔۔۔"

.

. امن کو اوپر کی جانب بڑھتا دیکھ حیا نے بھرپور مزاحمت شروع کر دی جسے دیکھ وہ غصے نفرت سے اسکے کان میں غرایا۔۔۔

.

. توحیا کا وجود سن سا ہو گیا۔۔۔وہ خوف سے زرد پڑنے لگی۔۔۔۔

.

. حیاء کہاں ہو تم__________؟" وہ پاگلوں کی طرح اسے آوازیں دیتا ڈھونڈ رہا تھا جو کہیں بھی نہیں تھی،،،

.

. امن نے بے بسی سے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتے اپنی نم آنکھوں کو میچا۔۔۔۔۔۔

.

. معا اسے آہٹ محسوس ہوئی۔۔۔۔

.

. رخ موڑتے اسنے گن کو مضبوطی سے تھاما۔۔۔۔۔۔میرے
بیٹوں کو موت کے گھاٹ اتار کر تمہیں کیا لگا تھا کہ تم یہاں لندن
میں مجھ سے بچ جاؤ گے۔۔۔۔۔۔لطیف نے گن کا دباؤ حیاء کے
ماتھے پر بڑھایا۔۔۔

.

. جبکہ امن کی لہو آنکھیں حیاء کے پھٹے ہونٹ پر تھیں جہاں سے
خون رس رہا تھا۔۔

.

. اسے چھوڑو تمہاری دشمنی مجھ سے ہے مجھے مار دو۔۔۔۔"

.

. حیاء کی آنکھوں میں دیکھ امن نے ہاتھ میں تھامی گن دور پھینکی
۔۔۔۔

.

. ابھی کہاں ابھی تو کھیل شروع ہوا ہے اب تو اپنی آنکھوں سے دیکھے گا کہ میں کیسے تیری بیوی کو پامال کرتا ہوں۔۔۔۔"

.

. غصے سے اسے دیکھ وہ نفرت سے پھنکارہ۔۔۔۔امن کی آنکھوں میں خون اترا تھا۔۔۔۔

.

. اگر تو نے غلطی سے بھی اسے چھونے کی کوشش کی تو بخدا میں بھول جاؤں گا کہ تجھے موت انسانوں والی دینی ہے۔۔۔۔"

.

. امن کا لہجہ بے لچک تھا حیا کا کانپتا وجود اسے مزید تکلیف دے رہا تھا اسکی وجہ سے وہ معصوم اس لطیف جیسے شیطان کے ہاتھوں میں تھی۔۔۔۔

.

. تجھے لگتا ہے کہ اتنی آسانی سے چھوڑ دوں گا اسے۔۔۔۔۔ تیرے آنے سے پہلے اسکی قیمت لگی ہے جانتا ہے پورے دس کروڑ لگے ہیں صرف ایک رات کے۔۔۔۔۔۔ ہاہاہا مگر مجھے قیمت پسند نہیں آئی آخر کار کو یہ ہمارے بھاوں کی بیوی جو ٹھہری اوپر سے ایسی حیسن اففففففف۔۔۔۔۔۔۔؛

.

. تو میں نے سوچا کہ کیوں ناں پہلے اسکے معصوم حسن کو میں سراہوں اسکے بعد سب کو موقع ملے گا۔۔۔ہاہاہا دیکھا کیسی رہی میری ڈیل۔۔۔۔۔؛"

.

. خباثت سے حیا کی گردن کو دبوچتا وہ امن کا فشار خون بڑھا رہا تھا۔۔

.

. امن نے ضبط سے دونوں ہاتھوں کی مٹھیوں کو بھینچتے دانت آپس میں جما دیے۔۔۔۔

.

. چل تجھ سے شروعات کرتا ہوں آج تیرے سامنے ہی تیری بیوی کو________اہہہہہہہہہ؛؛؛؛؛؛؛؛؛؛؛"

.

. اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور مغلظات اپنے منہ سے نکالتا

.

. فضا میں ایک دم سے فائر کی آواز گونجی۔۔۔۔۔۔۔۔

.

. لطیف ایک دم سے اپنا ہاتھ پکڑ تا کراہنے لگا۔۔۔

.

. بھاوں نے سرد نگاہوں سے اسکے غلیظ خون کو دیکھتے ایک نظر پیچھے سے آتے جعفر پر ڈالی۔۔۔

.

. حیا اندھا دھند بھاگتی امن کے سینے سے جا لگی۔

.

. امن نے اس کپکپاتے نازک وجود کو سینے سے لگائے اپنے ہونے کا احساس دلایا اور پھر ایک دم سے اسے پیچھے کرتے وہ آگے بڑھا اور زمین پر تڑپتے لطیف کو گریبان سے پکڑتے اپنے سامنے کیا۔۔۔۔

.

. اس ہاتھ سے تو نے چھوا میری بیوی کو۔۔۔۔ اسکے دائیں ہاتھ کو دیکھتے وہ بہتے خون والی جگہ کو اپنے ہاتھ میں دبوچتے غرایا۔۔۔

.

. تو لطیف کی دردناک چیخیں عمارت میں گونجتی وحشت ناک ماحول برپا کرنے لگی۔۔۔

.

. امن نے غصے سے اسکے ہاتھ کو شدت سے دبوچا کہ امن کا چہرہ لہو چھلکانے لگا۔۔۔

.

. ممم مجھے مممعاف کردو ببب بھاوں______ :موت کو اپنے قریب دیکھ وہ بے بسی سے معافی مانگنے لگا۔۔۔

.

. جعفر ایک طرف ہاتھ پشت پر باندھے کھڑا تھا۔۔۔

.

. جبکہ حیا مسلسل روتی یہ سارا منظر نم آنکھوں سے دیکھ رہی تھی۔

.

. معاف تو واقف نہیں کہ بھاوں کیا چیز ہے تو رک ابھی۔۔۔۔۔۔

لطیف کا معافی مانگنا اسی پر بھاری پڑ گیا وہ غصے سے آگے پیچھے دیکھتا دور پڑے ایک بھاری پتھر کو اٹھا لایا۔۔

.

. لطیف کے پیٹ پر لات مارتے بھاوں نے اسکے دائیں ہاتھ کو پاؤں کے نیچے مسلا اور پھر وہیں پتھر بے دردی سے اسکے ہاتھ پر مارنے لگا۔۔۔۔

.

. لطیف کی کربناک چیخیں وخشت ناک منظر برپا کرنے لگیں۔۔۔

.

. پورا ہاتھ بری طرح سے ادھڑ چکا تھا خون سے لت پت ہاتھ کی بوٹیاں تک پرزہ پرزہ ہو چکی تھیں۔ وہ اسی پر تھکا نہیں تھا۔۔۔

.

. اسی طرح سے اسکے بائیں ہاتھ کو پاؤں کے نیچے رکھتے اسنے بری طرح سے اسے بھی ادھیڑ کر رکھ دیا۔۔۔

.

. جعفر نے نظریں پھیر لیں۔۔۔ لطیف کے منہ سے خون پھوارے کی مانند بہہ رہا تھا دونوں ہاتھ ابتر ہو چکے تھے۔۔۔۔

.

. جبکہ بھاوں کسی وحشی کی طرح اب اسکے پاؤں کی جانب بڑھا ۔۔۔۔

.

. چچچ چھوڑ دو۔۔۔ بب بس کک کرو امن۔۔۔۔۔۔۔۔؛"حیا کی

وجود اسکا ساتھ چھوڑ رہا تھا امن کا اتنا بھیانک روپ وہ آج دوسری

بار دیکھ رہی تھی اور آج بھی وجہ وہ خود ہی تھی۔۔۔

.

. نم آنکھوں کے سامنے لہراتا امن کا خون سے لت پت وجود

دھندلا سا گیا۔۔

.

. امن حیا کے بلانے پر جیسے واپس ہوش کی دنیا میں لوٹا تھا۔۔۔

.

. سرخ نگاہوں سے اسے دیکھتا وہ پاگلوں کی طرح اسکی طرف لپکا جو

بے جان ہوتی گرنے کو تھی۔۔۔

.

. اٹھا کر لے جاؤ اسے دھیان رکھنا اگر اسکے جسم کا ایک حصہ بھی سلامت ملا تو تمہاری جان میں اپنے ہاتھوں سے نوچوں گا۔۔۔۔

.

. حیا کو مضبوطی سے بانہوں میں دبوچے وہ جعفر پر غرایا جو سر فوراً سے ہاں میں ہلاتا لطیف کی جانب بڑھا تھا۔۔۔۔

.

. •••••••______________•••••••

.

. شی از اوکے بس سٹریس کی وجہ سے ایسا ہو جاتا ہے بس آپ کو ان کی صحت کا زیادہ سے زیادہ خیال رکھنا ہو گا۔۔۔۔۔۔۔!"

.

. مسکراتے مضطرب بکھرے حلیے میں کھڑے امن کو دیکھتے ڈاکٹر نے نرم مسکراہٹ سے کہا تو امن نے گہرا سانس فضا کے سپرد کرتے کمفرٹر میں چھپے اس نازک سی جان کو دیکھا۔۔۔

.

. جس کا شاداب حسین چہرہ بے رونق سا لگ رہا تھا۔۔۔

.

. اشعر کو وہ کال پر حیا کے ملنے کی خبر دے چکا تھا اور خود اسے لیے وہ ایک ہوٹل میں آیا تھا۔۔۔ جہاں آتے ہی سب سے پہلے اسنے لیڈی ڈاکٹر کو بلایا تھا۔۔۔۔

.

. ڈاکٹر آپ ٹھیک سے چیک اپ کریں اس کا رنگ دیکھیں کیسے پیلا پڑ رہا ہے۔۔۔۔ کہیں کوئی گھبرانے کی بات تو نہیں۔۔۔۔!"

.

. امن نے بے چینی سے کہا تو ڈاکٹر مسکرائی۔۔۔۔۔ ارے نہیں مسٹر آپ کی وائف ٹھیک ہیں اور آج تو کافی رات ہو چکی ہے آپ کل میرے ہاسپٹل لے کر آیئے گا میں انکا تفصیلی چیک اپ کروں گی کیونکہ مجھے لگتا ہے کہ یہ ماں بننے والی ہیں۔۔۔۔"

.

. ڈاکٹر نے بھرپور مسکراہٹ سے کمفرٹر میں دبکی اس معصوم گڑیا کو دیکھتے امن سے کہا۔۔۔ جو پہلے سرہاں میں ہلا گیا اور پھر ایک دم سے چونکتے ڈاکٹر کو دیکھا۔۔

.

. اسکی آنکھوں میں حیرت ڈاکٹر بھانپ گئی۔۔۔۔۔ امن کئی لمحوں تک ساکت سا کھڑا ڈاکٹر کو دیکھتا رہا۔

.

. ڈاکٹر آپ کو کتنے پرسینٹ یقین ہے کہ جو آپ کہہ رہی ہیں وہ سچ ہے ______؟"

.

. شہد رنگ آنکھوں میں ابھرتی حرارت جان لیوا تھی وہ لبوں سے ایسے الفاظ ادا کر دیا تھا جن سے جھلکتی بے یقینی کسی کو بھی بوکھلا سکتی تھی بھلا بھاوں نے کبھی اتنی عزت اتنی عاجزی سے کسی سے بات کی تھی ناممکن سی بات تھی۔۔۔؛

.

. مجھے سو فیصد یقین ہے مسٹر۔۔۔۔ مگر پھر بھی ایک بار تسلی کے لئے آپ میرے پاس آجایئے گا اور پھر انکا ڈائیٹنگ شیڈول بھی آپ سے شئیر کرلوں گی۔۔۔۔؛"

.

. مسکراتے لہجے میں کہتی ڈاکٹر نے اپنا بیگ سنبھالتے ایک الوادعی نظر اس روئی جیسی نرم و نازک لڑکی پر ڈالی۔۔۔

.

. جو ہوش و خرد سے۔ بیگانہ پل میں ہی امن علوی کی دنیا تہ و بالا کر چکی تھی۔۔

.

. ڈاکٹر یہ ہوش میں کب آئے گی۔۔۔۔؛"

.

. ڈاکٹر کو روم سے باہر چھوڑتے امن نے بے تابی سے پوچھا تو ڈاکٹر اسکی بے تابی پر کھل کر ہنسی۔۔۔

.

. ڈونٹ وری تھوڑی دیر تک وہ ہوش میں آجائیں گی۔۔۔!"

.

. کہتے ساتھ ہی وہ الوداعی کلمات کہتے باہر کو بڑھی۔۔۔۔

.

. امن نے مڑتے دروازہ اندر سے لاک کرتے دروازے کی پشت سے ٹیک لگائی اور ایک بھرپور نظر اس نازک سی جان پر ڈالی۔۔

.

. ...

.

. اپنے وجود پر کسی کے بھاری سخت ہاتھوں کا لمس اسے کسمسانے پر مجبور کر گیا۔۔۔

.

. وہ نیند اور غنودگی سے بوجھل نگاہیں ہلکی سی وا کیے نیم اندھیرے میں اسے دیکھنے کی سعی کرنے لگی۔۔۔۔۔

.

. دماغ بالکل سویا ہوا غافل تھا۔۔۔ جبھی بے چینی سے مقابل کے ہاتھوں کو تھاما۔۔۔

.

. ڈونٹ وری لخت جگر حق رکھتا ہوں۔۔۔۔۔:" اسکی شرٹ کا کالر ٹھیک کرتے امن نے محبت سے بھری سرگوشی کرتے اسکے حسین چہرے پر جان لیوا مسکراہٹ بکھیر دی۔۔۔

.

. جانتی ہوں سارے حق تمہارے ہیں۔۔۔۔۔۔:" بند ہوتی آنکھوں سے وہ بازو کا ہار اسکے گلے میں ڈالے سکون سے بولتی بے

حد پیاری لگی تھی امن کو۔۔۔۔۔امن نے اسے حود میں بھینچ لیا

اور پھر چند سانیے خاموشی کے بعد اسے بانہوں میں بھرتے وہ

جگہ سے اٹھا۔۔

.

. توحیا نے سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا جیسے پوچھ رہی ہو

کہاں۔۔۔۔

.

. امن نے آنکھوں سے ہی خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔۔تو وہ سر

ہاں میں ہلاتی خاموش ہو گئی۔۔۔

.

. کمرے میں موجود مدھم سی روشنی بھی بند ہو چکی تھی۔۔۔

.

. امن اسے اٹھائے روم سے باہر نکلا اور ساتھ ملحقہ کمرے میں جاتے ڈور کو پاؤں سے لاک کیا۔۔۔

.

. حیا کو کچھ عجیب سا محسوس ہوا تھا مگر کیا وہ سمجھ ناں پائی۔۔۔

.

. لطیف یا پھر دن والا واقعہ اسکے ذہن سے بے حد دور تھا کیونکہ فل وقت امن نے اسکے ہوش و حواس کو جکڑ رکھا تھا۔۔۔۔ اور وہ خود بھی کچھ سوچنا نہیں چاہ رہی تھی۔۔۔

.

. روم میں تھوڑا آگے جاتے اسنے نرمی سے حیا کو نیچے اتارا تو حیا خود کو کسی نرم گرم گدے پر محسوس کرتے چونکی۔۔۔

.

. اور اب پہلی نظر اسکی اپنے وجود پر موجود اس سرخ نائٹ ڈریس پر پڑی تھی جسے امن نے پہنایا تھا۔۔۔

.

. شرم سے دہکتے اسکے گال سرخ انگارہ ہوئے تھے کیونکہ یہ پہلی بار تھا کہ وہ ایسے لباس میں امن کے سامنے موجود تھی۔۔

.

. جبکہ امن تو یک ٹک بنا لمحہ ضائع کیے اپنی لختِ جگر کو آنکھوں کے رستے دل میں اتار رہا تھا۔۔۔

.

. سرخ نائٹ ڈریس میں وہ کھلی سیاہ زلفوں والی نازک اندام سی خوشبو میں بسی بے حد دلفریب لگی تھی اسے۔۔۔

.

. اممممنن۔۔۔۔ہمیشہ کی طرح حیرت سے کمرے میں ہوئی جگمگاہٹ کو دیکھ وہ گھبراہٹ میں اسکے نام کو پیس کر بولی۔۔۔

.

. تو امن نے اپنا بھاری ہاتھ اسکی نازک کمر کے گرد حائل کیے اسے بے حد قریب کرلیا اتنا کہ دونوں کی سانسیں ایک دوسرے کو جھلسانے لگی۔۔۔۔

.

. سفید شرٹ میں ملبوس وہ وجاہت کا شاہکار کھلے بٹنوں سے جھانکتا اسکا کشادہ سینہ حیا کو نگاہیں جھکانے پر مجبور کر گیا۔۔۔۔۔

.

. لخت جگر آج بھاوں صرف تمہیں سننا چاہتا ہے چاہے تو گالیاں دے لو جو مرضی کہو مگر خاموش مت ہونا۔۔۔۔؛"

.

. اسکی بے باک نگاہوں سے جھلکتے جذبات حیا کے ہاتھوں کی ہتھیلیاں پسینے سے نم ہونے لگیں۔۔۔۔۔

.

. دل کی دھڑکن تو جیسے پہلے سے ہی مقابل کے سینے میں دھڑک رہی تھی۔۔۔۔

.

. یہی یہ سب۔۔۔۔۔۔۔؟"لبوں پر زبان پھیرتی وہ جزبز سے روشنیوں سے جگمگاتے کمرے کی بابت استفسار کرتی بے حد معصوم لگی۔۔۔

.

. امن کئی لمحوں تک بنا کچھ کہے اسے دیکھے گیا۔۔۔۔۔ حیا جو پہلے ہی اسکی قربت اسکی بے باک نگاہوں سے گھبرائی تھی اب یوں دیکھنے پر بلا وجہ ہی بال کان کے پیچھے اڑسنے لگی۔۔۔۔

.

. ایک تو ظالم نے کمر سے بھینچتے دور جانے کا راستہ بھی بند کر دیا تھا۔۔۔۔

.

. امن نے ایک دم سے ہاتھ ڈائرکٹ حیا کے پیٹ پر رکھا تو وہ گھبرائی سی پیچھے ہونے لگی۔۔۔۔۔۔ مگر اسے مضبوطی سے دبوچے امن نے بے حد اچانک سے جھکتے لب اسکے پیٹ پر رکھے یہ سب حیا کیلئے اس قدر اچانک اور حیران کن تھا۔۔۔

.

. کہ وہ ششدر سی اپنے مقابل گھٹنوں کے بل بیٹھے شخص کا لمس اپنے پیٹ پر محسوس کرتی اپنی بے ہنگم ہوئی دھڑکنوں کو شمار کرتی رہی۔۔۔۔

.

. میں بڑے بڑے دعویٰ نہیں کروں گا لخت جگر ناں ہی گھما پھرا کر بولوں گا۔۔۔۔"

.

. وہ سیدھا ہوا تو حیا نے اسکی چمکتی شہد رنگ آنکھوں سے جھلکتی نمی کو دیکھا۔۔۔ اور اپنے ہاتھوں میں مقید مقابل کے بھاری ہاتھوں پر گرفت مضبوط کر دی۔۔۔

.

. جس پر اسے سکون ملا تو وہ مسکرا دیا۔۔۔

.

. میری زندگی کی سب سے بڑی خواہش میرے بچپن کی الفت تم ہو۔۔۔ جس سے چاہنے کے باوجود بھی میں نفرت ناں کر سکا۔۔۔ میری ماں کے بعد تم وہ پہلی عورت ہو جس سے امن علوی اور بھاوں نے سب سے زیادہ الفت کی ہے۔۔ مگر شاید آخری نہیں۔۔۔۔؛"

.

. اسکی آخری بات پر حیا کے ہونٹوں پر پھیلی پر سوز سی مسکراہٹ سمٹ سی گئی۔۔۔

.

. امن نے دونوں ہاتھوں میں اسکا چہرہ بھرتے اسے نزدیک کیا۔۔۔

.

. جس کی بھیگی نگاہیں اسکے اگلے الفاظ کی منتظر تھیں۔۔۔

.

. کیونکہ شاید میرا خدا مجھ جیسے گناہ گار پر اس قدر قادر ہو چکا ہے کہ وہ مجھے اولاد جیسی نعمت سے نواز رہا ہے۔۔۔۔۔"

.

. اسکے لبوں سے نکلتے الفاظ اس قدر میٹھے،، مخمور کرتے تھے کہ حیا کوئی لمحوں تک یقین ناں آیا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔۔۔

.

. اسکی بے یقینی سے پھیلی نگاہوں میں دیکھتے امن نے شدت سے اسکی پیشانی کو اپنے ہونٹوں سے چھوا تو جیسے وہ ساکت سی کھڑی ہوش میں لوٹی۔۔۔۔

.

. ہاں ہم ماں باپ بننے والے ہیں۔۔۔۔۔۔؛"

.

. حیا کی آنکھوں میں سوال دیکھ وہ نم نگاہوں سے تصدیق کرتا اسکے دل کی دھڑکنوں کو بے ہنگم سا کر گیا۔۔۔۔

.

. وہ اس اچانک سے ملتی خبر پر حیرت سے ششدر حیرانگی اور خوشی کی ملی جلی کیفیت میں تھی احساس تو تب ہوا جب خود کو کسی کی مہرباں آغوش میں پایا۔۔۔۔۔۔

.

. حیا نے آسودگی سے سر امن کے سینے سے ٹکا دیا۔۔۔۔

.

. جو اسے اٹھائے ایک جانب پھولوں سے سجے بیڈ کی جانب بڑھا
۔۔۔اور بے حد نرمی سے اسے بیڈ پر بٹھائے وہ اسکے سامنے
دوزانو ہوا۔۔۔

.

. اممننن تمم سچ کہہ رہے ہو۔۔۔۔!بالکل مدہم سی آواز میں
کہتی وہ جیسے غائب دماغی سے بول رہی تھی۔۔۔

.

. شاید وہ یہ سب کچھ ایک خیال تصور کر رہی تھی اتنی خوشیاں ایک
ساتھ کیسے رب نے اسکی جھولی میں ڈال دی۔۔۔۔

.

. تشکر بھرے آنسوں آنکھوں سے جدا نہیں ہو پا رہے تھے۔۔۔۔۔ اتنا بڑا اعزاز اتنی بڑی خوشی ایک انوکھا سا سرور تھا جو اسکے رگ و پے میں سرایت کر رہا تھا۔

.

. تمہیں یقین دلانے کو میں خود ہی کافی ہوں آج کی رات کافی اچھے سے تمہیں ادراک ہو جائے گا کہ یہ سب سچ ہے۔۔۔"

.

. اسے کھینچتے باہوں میں بھرتے وہ شریر لہجے میں بولا تو حیا نے گلال ہوتا چہرہ اسکے سینے میں چھپایا۔۔۔

.

. ویسے اب تم مجھے بات بات پر چھوٹا نہیں بولو گی کیونکہ اب اس عمر میں چھوٹے نے بہت بڑا کام کر دیا ہے مطلب اب یہ الزام بند ـــــــ"

.

. اسکے گال پر لب رکھتے وہ قہقہ لگاتے ہنسا تو حیا نے غصے سے اسکے سینے پر مکے جھڑے۔۔۔۔

.

. قسمت ان پر مہربان ہوئی تھی وہ دونوں ایک طویل دکھ بھری مسافت کو طے کرنے کے بعد اب اپنی حقیقی خوشیوں کو پا چکے تھے وہ خوشی وہ سکون جو خدا نے ان دونوں کے ایک دوسرے کا ساتھ عطا کرتے نصیب کیا تھا۔۔۔

.

. آسمان پر چمکتا وہ سنہری چاند بھی ان دونوں کی الفت پر مسکراتا بادلوں کی اوٹ میں ہوا۔۔۔

.

. ••••••___________________••••••

.

. نیکسٹ ایپی 900 پر □ ❤💖 الفتِ عشق (جنون عشق سیزن ٹو 🔥🔥)

. قسط نمبر_____69

. #ازقلم_زینب_راجپوت

. اجازت کے بغیر کاپی کرنا ممنوع ہے 🚫🚫۔۔۔

.

. *******___________________________*******

.

. یہ کیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔؟"ٹرے کی جانب دیکھتی وہ سوالیہ نگاہوں سے ایل کی جانب دیکھنے لگی۔۔۔

.

. جس نے ناجانے کس قسم کی عجیب سی ڈش بنائی تھی۔۔۔

.

. کیا ہوا یار کھا کر دیکھو بے شک دیکھنے میں اچھی نہیں مگر ٹیسٹ بہت زبردست ہے اسکا۔۔۔۔۔؛"

.

. ایک نظر حور کے حیرت سے کھلے منہ پر ڈالے اسنے اپنی آلو پرا ڈش کو دیکھتے کہا۔۔۔

.

. جو کہ ریزہ ریزہ ہوا پڑا تھا۔۔۔

.

. حور کو وہ پراٹھا کم حلوہ زیادہ لگا تھا۔۔۔وہ برے سے منہ بناتے کھانے سے انکار کرنے لگی کہ نظر ایل کے ہاتھ پر پڑی جو کافی زیادہ جل چکا تھا۔۔

.

. افففف یہ کیا تم نے یہ کیسے جل گیا۔۔۔۔۔؟" فوراً سے اسکے ہاتھ کو تھامے وہ خوف سے آنکھیں پھیلائے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

.

. جبکہ اسکی اس قدر توجہ فکر پر ایل کو اپنا دل بند ہوتا محسوس ہونے لگا تھا۔۔

.

. واقعی وہ نازک سی معصوم دل کی لڑکی تو چاہتوں کی امین تھی اسکے پامال کرنے کے باوجود بھی آج وہ اسی کے ہاتھ کی تکلیف میں خود بے چین ہو چکی تھی۔۔

.

. تتنھگ تھوڑا سا ہے ٹھیک ہو جائے گا تم کھا کر بتاؤ کیسا بنا ہے۔۔۔۔۔"

.

. اپنا ہاتھ پیچھے کرتا وہ جبرا مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے بولا تو حور نے اسے گھورا اور ٹرے ایک طرف سرکاتے وہ فورا سے اٹھی۔۔۔۔

.

. فرسٹ ایڈ کٹ ڈھونڈتے وہ دوبارہ سے بنا کسی خوف وڈر کے اسکے بالکل قریب بیٹھی اسکے ہاتھ کو تھام گئی۔۔۔

.

. سن شائن تمہارا یہ رویہ مجھے بے موت مار رہا ہے مجھ سے نفرت کرو میں اسی کا حق دار ہوں یوں اتنی پرواہ اتنی فکر مت کرو مجھے عادت ہے ان سب کی۔۔۔۔!"

.

. ناچاہتے ہوئے بھی اسکی آنکھوں میں سرخی سی اترنے لگی۔۔۔وہ خود کو چھپانے والا مرد آج ذرا سی محبت فکر میں ریت کی مانند پگھل رہا تھا۔۔۔

.

. حور کو احساس ہوا وہ شاید ہمدردی میں اسکے زیادہ قریب ہو رہی تھی۔۔۔

.

. نظریں جھکائے وہ پھر سے پیچھے ہوئی۔۔۔ تو اب کی بار ایل نے ہاتھ سامنے کیا۔۔۔

.

. اب دیکھ لیا ہے تو مرہم بھی لگا دو۔۔۔۔؛" اسکا لہجہ اس قدر امید بھرا تھا کہ وہ خوشبو میں بسی نازک سی جان گلابی چہرہ جھکائے آرام سے مرحم کپکپاتے ہاتھوں سے اسکے زخم پر لگانے لگی۔۔۔

.

. تھینک یو میری زندگی کی روشنی۔۔۔۔" بے اختیار اچانک سے جھکتے ایل نے ان گلابی ہوتے رخساروں کو نرمی سے چھوتے کہا تو حور کا دل تیزی سے دھڑکا تھا۔۔۔

.

. مگر اس بار اسکے قریب آنے سے اسے نفرت محسوس نہیں ہوئی کوئی کراہت کا احساس نہیں ابھرا۔۔۔

.

. وہ بس خاموشی سے لب بھینچ گئی۔۔۔ایل کو احساس ہوا تو وہ سوری کرتا واپس پہلے کی پوزیشن میں بیٹھ گیا۔۔۔

.

. اب تم آلو پرا کھا کر بتاؤ پلیز______ :"کافی دیر دونوں نے درمیان خاموشی چھائی رہی جسے ایل نے توڑا تو وہ سر ہلاتے چمچ اٹھائے آلو پرا کھانے لگی۔۔۔۔

.

. اچھا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔" جانے کیوں مگر اسکا اسے دیکھ وہ چاہنے کے باوجود بھی وہ سچ ناں ہول پائی جبکہ اسکے جواب پر نیلی آنکھوں والا جوان مرد آنکھیں جھپکتے نمی چھپانے کو چہرہ ہاتھوں میں چھپا گیا۔۔

.

. حور کو اسکا یہ روپ عجیب لگ رہا تھا۔۔ وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ جسے وہ پہلے جانتی تھی وہ اصلی عالیان شاہ تھا یہ پھر یہ جو ان چند دنوں میں اس کے سامنے پرت در پرت کھلتا جا رہا تھا۔۔۔

.

- جانتی ہو مجھے پاکستانی کھانے بہت پسند تھے بچپن میں۔۔۔۔بٹ موم کو بنانے نہیں آتے تھے اور ڈیڈ انہوں نے تو ایسے ہی چھوڑ دیا۔۔۔۔

.

- اہہہہہہ پھر جیسے تیسے زندگی گزاری تم وہ پہلی اور آخری خواہش ہو زندگی جسے ایل نے غلط طریقے سے ہی سہی مگر اپنی زندگی کا اثاثہ بنالیا ہے۔۔۔۔

.

- مجھے دنیا کے ہونے سے فرق نہیں پڑا کبھی مجھے صرف تمہارا ساتھ چاہیے۔۔۔۔۔"

.

. حور جو بغور اس کے حسین نقوش میں کھو سی گئی تھی اسکے اپنی طرف بڑھے ہاتھ کو دیکھ وہ پلکیں جھپکتی جگہ سے اٹھی

"؛ــــــــ

.

. ایل نے ایک نظر واشروم میں بند ہوتی حور پر ڈالی اور پھر اپنے حالی ہاتھ پر وہ زخمی سے انداز سے ہنسا۔۔۔۔۔

.

. اسے لیلی سے آخری بار ملنے جانا تھا مگر اس سے پہلے حور کو اپنے جانے کی بابت بتانا ضروری تھا۔۔۔

.

.

.

. رکو تم_______!" پشت سے ابھرتی بھاری آواز سے ویام کے قدم تھمے نا چاہتے ہوئے بھی اسے رکنا پڑا۔۔۔

.

. جی کہیں کوئی کام تھا_____؟" بنا سلام دعا کیے وہ دو ٹوک الفاظ میں بولا ساتھ ساتھ مسلسل دائیں پاؤں کو حرکت دیے جا رہا تھا۔۔۔

.

. وریام نے سرد سانس فضا کے سپرد کی اور چلتا اسکے قریب ہوا۔۔

.

. جس کی نظریں سیڑھیوں پر مرکوز تھی وہ بس بھاگنے کو پر تول رہا تھا جو کہ وریام بخوبی جانتا تھا۔۔

.

. تم نے عیناں کو کہاں چھوڑا ہے۔۔۔۔۔؟" سینے پر ہاتھ باندھے وہ سخت لہجے میں سوال گو ہوا۔۔۔

.

. رافع نے فون کرتے اسے سب بتا دیا تھا۔۔

.

. اور یہ بھی کہ جب سے وہ آئی تھی خود کو لاک کیے بیٹھی تھی رافع کافی پریشان ہو چکا تھا۔۔۔ جبھی اسنے وریام سے ویام کے متعلق پوچھا۔۔۔

.

. جسے کسی حد تک معاملے کی سنگینی کا علم تو تھا۔۔۔

.

. اسی وجہ سے اسے تسلی دیتے وہ کب سے ویام کے آنے کا انتظار کر رہا تھا جانتا جو تھا کہ اب آیا ہے تو نیناں سے ملے بنا نہیں جائے گا

--

.

. وہیں چھوڑا ہے، جہاں اسے ہونا چاہیے تھا۔۔ سپاٹ دو ٹوک لہجے میں کہتا وہ پر اعتماد سا وریام کی آنکھوں میں دیکھتے بولا۔۔۔

.

. تو وریام نے بغور اسکی سرخ ہوئی بھوری آنکھوں میں جھانکا

.

. اس گھر کی بہو ہے وہ اور اسکا اصل گھر یہ ہے تو اس حساب سے اسے یہاں ہونا چاہیے تھا۔۔۔!"

.

. وریام نے بھی بنا کسی لگی لپٹی کے اسے جھاڑا تو وہ زخمی سا ہنسا۔۔۔

.

. اسکے لبوں پر بکھری مسکراہٹ میں آج جو اذیت تھی اسے دیکھ وریام چونک سا گیا۔۔۔

.

. بہو۔۔۔۔۔ کچھ معنی نہیں رکھتا اس لڑکی کے لئے۔۔۔۔ ناں میں ناں آپ ناں ہی مجھ سے جڑی کوئی بھی شے۔۔۔"

.

. دانت پر دانت جمائے وہ لہجے کو حتی الامکان طور پر دھیما رکھے ہوئے تھا۔۔۔۔

.

. جبکہ اسکی بات پر وریام کو شاک سا لگا۔

.

. کیا بکواس ہے یہ سب۔۔۔۔ فضول انسان اگر میاں بیوی میں کوئی ناراضگی یا جھگڑا ہو جائے تو اسے اتنا طول نہیں دینا چاہیے ورنہ رشتے کی خوبصورتی ماند پڑ جاتی ہے۔۔۔"

.

. اسکی بار لہجے میں لچک تھی اسنے نرمی سے وریام کا کندھا تھپتھپاتے کہا۔۔۔

.

. جبکہ وہ بنا جواب دیے اپنے کمرے میں بند ہو گیا۔۔

.

. وریام نے لب بھینچے بند دروازے کو دیکھا اور پھر کچھ سوچتے وہ خود بھی اسکے پیچھے کمرے میں داخل ہوا۔

.

. کمرہ مکمل اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔۔۔وریام کو گھبراہٹ سی ہوئی۔۔۔

.

. وریام نے ایک نظر نیم روشنی میں بیڈ کے قریب بیٹھے ویام پر ڈالی اور پھر چلتا اسکے قریب ہوا اور بیڈ پر بیٹھتے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔

.

. آپ جانتے ہیں ڈیڈ۔۔۔۔جس عمر میں بچہ صحیح غلط کی پہچان سیکھتا ہے اس عمر میں، میں نے محبت کرنا سیکھی۔۔۔۔

.

. وریام کے لمس کو پاتے وہ آج جیسے اپنے اندر کے سارے دکھ کو اس سے بانٹ دینا چاہتا تھا۔۔۔

.

. مجھے اچھے برے کا علم نہیں تھا مگر پھر بھی میں روز اپنی نیند خراب کر کے میلوں دور جاتا رہا۔۔۔

.

. صرف اسکی نیند اسکے چہرے پر وہ مسکراہٹ واپس لانے کے لئے جو کہ ایک حادثے نے چھین لی تھی۔۔۔

.

. میں کلاس میں لیٹ جاتا تو مجھے پنش ملتی میرے مارکس کم آئے

کیونکہ میں نے پڑھائی پر توجہ کم کر دی تھی میر اسارا وقت صرف

اس لڑکی کے گرد گھومتا تھا۔۔

.

. جس نے کبھی نہیں کہا کہ مجھ سے محبت کرو مجھے اپنا وقت

دو۔۔۔ خدا گواہ ہے کہ میرے جذبات کتنے پاک اور شفاف

رہے ہیں اسکے لئے۔۔۔۔ میں نے سب کے خلاف جا کر آپ

سب کو مجبور کیا۔۔۔

.

. جسکے نتیجے میں آپ سب نے اسے میرے نام سے جوڑ دیا۔۔۔

اس نے تب بھی کبھی نہیں کہا کہ ہاں اسکے دل میں بھی وہی الفت

ہے جو میرا دل اس کے لیے بچپن سے محسوس کرتا ہے۔۔۔

.

. میں نے ہر اس شخص کو اس سے دور کر دیا جو اسے مجھ سے دور کر سکتا تھا آج یا کل یا پھر مستقبل میں۔۔۔۔۔۔

.

. میں نے چار سال اسے بنا دیکھے اپنی ماں سے دور سارا وقت کانٹوں پر گزارا۔۔۔۔۔۔۔

.

. اور پھر جب ایک دن اسکا باپ اور بھائی آئے۔۔۔۔ وہ سب کچھ بھلائے ان کے سنگ چلی گئی۔ میری محبت اسے یاد نہیں تھی ہوتی بھی کیوں محبت ہوتی تو یاد ہوتی۔۔۔

.

. صرف ایک احساس کا بے نام رشتہ تھا جسے میں الفت سمجھتا رہا۔۔

.

. میں نے پھر بھی اسے معاف کر دیا اسے دوبارہ سے ایک مضبوط رشتے میں باندھ لیا کہ شاید میرا عشق اسکے پاؤں میں ایسی بیڑھیاں ڈال دے کہ وہ تاعمر صرف میری ہو کر رہے۔۔۔۔

.

. مگر پھر اسنے میرے بھروسے کو توڑا۔۔۔۔

.

. مجھے اس بات کا دکھ نہیں ڈیڈ کہ اسنے مجھ سے حور کی بابت سچائی چھپائی مجھے دکھ اس بات کا ہے کہ اسے آج تک مجھ سے چھپانا پڑتا ہے۔۔۔۔

.

. جبکہ میں نے تو کسی بھی رشتے میں ناانصافی نہیں کی سب کو انکا حق محبت انکی جگہ دی جسے وہ ڈیزرو کرتے تھے۔۔

.

. پھر بھی وہ ہر بار ایسا ہی کرتی ہے جس کا مطلب صاف ہے کہ اسے مجھ سے کوئی محبت کوئی الفت نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔"ویسے بھی رشتے زبردستی نبھائے نہیں جاتے اسی لئے میں اسے چھوڑ آیا ہوں۔۔۔۔!"

.

. اسکا دماغ جانے کیا کچھ سوچ چکا تھا جبکہ اسکی ایسی باتیں سنتا وریام گھبرا سا گیا۔

.

. یار سنبھالو خود کو تم کب سے اتنی باتیں سوچنے لگے۔۔۔۔"

.

. اسکی پیٹھ تھپکتے وہ موضوع بدلنے کی کوشش کرنے لگا۔۔۔

.

. نوڈیڈ میں ایسی باتوں کو اہمیت نہیں دیتا مگر شاید غلط کر تا رہا ہوں میں ایسی سب باتوں کو ہی اہمیت دینی چاہیے۔۔۔۔ اچھا آپ سو جائیں رات ہو چکی ہے کافی۔۔۔۔۔۔"

.

. وہ پل میں ہی بات بدلتا خود پر ضبط کرتے گویا ہوا تو وریام نے سرد سانس فضا کے سپرد کیا۔۔۔ اور پھر اسے سونے کا کہتے وہ بے بسی سے کمرے سے نکل گیا۔

.

. ♫♫♫♫♫♫♫♫♫♫♫♫♫♫♫

.

. سنا نہیں تم نے پچھلے آدھے گھنٹے سے میں نے پزا منگوایا تھا ابھی تک نہیں پہنچا_____"

.

. کمرے کا دروازہ دھاڑ سے کھولتی وہ نہایت بلند آواز میں بدتمیزی سے غراتے بولی۔۔

.

. تو ایچ اے آر نے گردن موڑے اسے دیکھا۔۔۔ وہ اس وقت کسی ہی اہم میٹنگ میں تھا اور ایسا پہلی بار ہوا تھا کہ کوئی بنا اجازت کے نا صرف اسکے کمرے میں آیا تھا بلکہ اب یوں اونچی آواز میں بات کر رہا تھا۔۔۔

.

. ایچ اے آر نے خون آشام نگاہوں سے اپنے گارڈز کو گھورا جو شرمندہ سے سر جھکا گئے۔۔۔۔

.

. میں آتا ہوں ویٹ۔۔۔۔!" کوٹ کے بٹن لگاتا وہ پروفیشنل انداز میں بولتا جگہ سے اٹھا اور الایہ کی جانب بڑھا۔۔۔

.

. جو اعتماد سے ہاتھ سینے پر باندھے بالکل نڈر سی اسے ہی دیکھ ری تھی۔۔

.

. یہاں آئے اسے ہفتہ ہو چلا تھا مگر آج تک وہ اس لڑکی کا ڈرا سہما روپ دیکھنے سے محروم تھا۔۔

.

. وہ ایسے اعتماد سے اسے نچارہی تھی جیسے وہ اسے کڈنیپ کر کے نہیں لایا بلکہ کہیں اوئٹنگ پر لایا ہو۔۔۔۔

.

. ڈونٹ ہاتھ لگایا تو ہاتھ کاٹ دوں گی۔۔۔۔"

.

. اپنی جانب بڑھے ایچ اے آر کے ہاتھ کو دیکھتی وہ قدم پیچھے ہوتے اونچی آواز میں اسے انگلی دکھاتے بولی۔۔۔

.

. تو ایچ اے آر کی آنکھوں میں حرارت ابھری۔

.

. لبوں کے کونے مسکرائے تھے__

.

. افففف ظالم ہاتھ مت کاٹنا ابھی تو جی بھر کر چھونا باقی ہے ابھی ان ہاتھوں کو محروم مت کرنا ابھی تو یہ تمہاری زلفوں کو چھونا چاہتے ہیں ان حسین آنکھوں کو چھو کر محسوس کرنا چاہتے ہیں

اور۔۔۔۔۔۔۔؛"

.

. اور ابھی تو تمہارے دوسرے ہاتھ اور جسم کے باقی ٹوٹے پھوٹے پرزوں کو بھی تو اس ہاتھ نے اٹھانا ہے بھلا وقت سے پہلے توڑنا کہاں کی عقلمندی ہوئی۔"

.

. اسکی طرف جھکتی وہ ہاتھ نچاتی ایک ادا سے بولی تو پاس کھڑے گارڈ نے بمشکل سے اپنی ہنسی ضبط کی۔۔۔

.

. جسے خونخوار نظروں سے گھورتے اتیچ اے آراب الایہ کے پیچھے ہی کمرے سے نکلا تھا۔۔۔ یہ تو طے تھا کہ وہ الایہ سے شادی ضرور کرے اور پھر ہی اسے مکمل طور پر اپنائے گا۔۔۔

.

. اسکی سوچ کیا تھی کیا نہیں اس بات سے الایہ کو رتی برابر فرق نہیں پڑتا تھا کیونکہ وہ خود اپنا دفاع کافی اچھے سے کر سکتی تھی۔۔

.

. اذلان سے اسے امید تھی مگر بھروسہ ابھی تک قائم نہیں ہو پایا تھا۔۔

.

. وہ دونوں جیسے ہی ہال نما کمرے میں پہنچے ایک کے بعد ایک ملازم ہاتھوں میں ڈشز تھامے سر جھکائے کھڑے نظر آئے۔۔۔

.

. الایہ نے گردن گھمائے داد دیتی شریر نظروں سے ایچ اے آر کو دیکھا ہونٹوں پر رقص کرتی جان لیوا مسکراہٹ کو اسنے ہاتھ پشت پر باندھے اعزاز سے قبول کیا۔۔

.

. یہ کیا ہے یک اتنا ٹھنڈا پیزا۔۔۔۔۔!" سہج سہج کر چلتی وہ آگے بڑھی اور جیسے ہی پہلی ٹرے میں پڑے پزے کو دیکھا فوراً سے منہ بناتے بولی، کھانا پھینک کر وہ بے حرمتی نہیں کر سکتی تھی۔۔

.

. اسکے چہرے کے بگڑے زاویے دیکھ ایچ اے آر کی مسکراہٹ سمٹی اسنے گردن سے اشارہ کرتے اس ملازم کو واپس بھیج دیا۔۔۔

.

. جو سر ہاں میں ہلاتا چلا گیا۔۔۔

.

. افففف اتنا گرم اگر اسے میں منہ میں رکھتی تو میرا خوبصورت منہ جل جاتا کہتے ساتھ ہی اسنے ادا سے کندھوں پر بکھرے سیاہ بالوں کو جھٹکا۔۔۔

.

. ایچ اے آر نے اسے بھی جانے کا اشارہ کیا۔۔۔

.

. افففففف اتنا زیادہ چیز ززززـــــــ" اب کی بار وہ برابر مڑتی ایچ اے آر کو دیکھ ناگواری سے تاسف بھرے لہجے میں بولی تو ایچ اے آر نے لب مضبوطی سے میچ لیے۔۔۔۔

.

. کیا اتنا بچہ تھا وہ___ کہ ایک ہفتے سے چلتے اس قاتل حسینہ کے ناٹکوں کو جان ناں سکتا۔۔۔۔۔

.

. لے جاؤ اسے اور اب میرے لئے پاستہ لاؤ وہ بھی بالکل فریش ۔۔۔۔؛"

.

. اپنے بڑے بڑے ناخنوں پر پھونک مارتی وہ بے حد سنجیدگی سے تحکم بھرے انداز میں بولی یہ صبح سے چوتھی بار ہوا تھا مگر پرواہ کسے تھی۔۔۔

.

. کیا میں تمہیں بچہ دکھتا ہوں بے بی۔۔۔۔۔۔؟"

.

. اسکے برابر کھڑے ہوتے وہ حیرت سے گویا ہوا۔۔۔

.

. جو اسے اگنور کرتی اپنے ناخنوں کو دیکھنے میں مصروف تھی۔۔

.

. کیا نہیں تو تم مجھے بالکل بچے نہیں دکھتے وہ بات الگ ہے تھوڑا ہائٹ پرابلم ہے۔۔۔۔۔اور ویسے بھی اگر تمہیں یہ سب دکھ رہا ہے تو اسکے پیچھے کی وجہ یہی ہے کہ میں تمہیں یہ سب دکھا رہی ہوں۔۔۔۔۔"

.

. اسکے قد پر طنز کرتے وہ پھر سے اسے لاجواب کر گئی۔۔۔

.

. یہی تو وہ خاص بات تھی جو اسے ایچ اے آر کی نظروں میں سب سے الگ بناتی تھی۔

.

. خوب بہت خوب______؛" دائیں ہاتھ کے انگوٹھے سے شیو کو مسلتا وہ مسرور سا بولا۔۔۔۔

.

. جانتی ہوں تمہیں تعریف کرنے کی ضرورت نہیں______؛"

.

. اسکی بات کو ہوا میں اڑاتی وہ جیسے ہی جانے کو مڑی۔۔۔ایچ اے آر نے اسے پیچھے سے پکڑنا چاہا مگر وہ تیزی سے جھکتی فوراً اسے ایک جانب ہوئی اور پھر سے چند قدموں کا فاصلہ بنائے اسے گھورتے انگوٹھے سے لوزر کا اشارہ کیا۔۔۔

.

. جسے دیکھ ایچ اے آر پاگلوں کی طرح ہنسا۔۔۔۔۔ یہ لڑکی واقعی میں اس کی پہنچ میں اتنی آسانی سے نہیں آنے والی تھی۔۔۔

.

. مگر جو سکون ان سات دنوں میں اس سے بحث کرتے اسکے ناز نخرے اٹھاتے وہ حاصل کر چکا تھا بھلا ایسا سکون کہاں ملا تھا اسے۔۔۔۔ دنیا جہاں کے حسن کو پاؤں تلے روندھنے والا آج ایک نازک سی لڑکی کے آگے اپنا دل اپنا آپ وارنے کو تیار کھڑا تھا۔۔۔

.

. مگر فل وقت وہ بھول چکا تھا کہ جو کچھ وہ ان معصوم لڑکیوں کے ساتھ کرتا آیا ہے اسکا مکافات عمل تو خدا نے اس دنیا میں ہی پورا کرنا ہے۔۔۔

.

. ♪♪♪♪♪♪♪♪♪♪

.

. یہ تم مجھے کہاں لے جا رہے ہو دیکھو رات ہو رہی ہے تیمور ہمیں واپس چلنا چاہیے۔۔۔" اسکے مضبوط ہاتھ سے اپنا نازک ہاتھ کھینچتے وہ احتجاج کرتی ایک دم سے رک گئی۔۔

.

. میر جاناں بس تھوڑی دور ہے پھر ہم پہنچ جائیں گے۔۔۔؛"

.

. اسکے چہرے پر پھیلے خوف کو دیکھتا وہ جھکتے نرمی سے اسکی ناک کو دباتا اسے کھینچتے حصار میں لیتے گویا ہوا۔۔۔

.

. مگر میرب نے غصے سے اسکے ہاتھوں کو جھٹک دیا۔۔۔

.

. تمہیں کیا سوجھی جو اتنی رات کو مجھے اس ویران جنگل میں لے آئے ہو۔۔!" اسے غصے سے گھورتی وہ سخت لہجے میں بولی۔۔

.

. ایک تو ویسے ہی چوبیس گھنٹے تیمور کا سر پر سوار رہنا اسے الگ سی الجھن بے چینی میں ڈال چکا تھا اوپر سے اب یہ نیا شوشہ۔۔۔

.

. ڈارلنگ یہ دن میرے ہیں تو حکمرانی بھی میری ہوئی میں جب چاہے جہاں چاہے تمہیں لے جاسکتا ہوں۔۔۔؛"

.

. میرب کے سر پر تھوڑی جمائے وہ محبت بھرے لہجے میں بولا تو وہ خاموش ہو گئی۔۔

.

. مگر اس جنگل سے آتی جانوروں کی عجیب سی آوازیں اسے خوفزدہ کر رہی تھیں۔ڈرو نہیں تمہارے پاس سب سے بڑا جانور ہے جسے دیکھتے ہی باقی کے سارے جانور بھاگ جائیں گے____"

.

. میرب کی اڑی رنگت دیکھ وہ شرارت سے گویا ہوا تو میرب نے مسکراہٹ سجائے اسے دیکھا اور پھر لب دانتوں تلے دبائے۔۔

.

. ہاں یہ بات تو ٹھیک کہی تم نے تم سے بڑا کوئی جانور ہو بھی نہیں سکتا۔۔۔۔ہاہاہاہاہاہا۔۔۔۔۔" تیمور کی جانب دیکھتی وہ اس قہقہ لگاتے کھلکھلا اٹھی۔۔۔۔

.

. تیمور نے جان لیوا مسکراہٹ لبوں پر سجائے اسکے ہنستے روپ کو آنکھوں میں بسایا۔ اور پھر اسکا ہاتھ دوبارہ سے تھامے آگے بڑھا ۔۔۔۔

.

. تھوڑی دور سے آتی تیز جگمگاتی روشنی نے میرب کو اپنی جانب راغب کیا وہ آنکھیں چھوٹی کیے بغور دیکھنے لگی۔۔

.

. جھاڑیوں کی دوسری جانب بالکل خالی میدان تھا۔۔۔

.

. جہاں ایک جانب ٹینٹ لگا ہوا تھا جس سے آتی تیز روشنی اطراف میں بکھر رہی تھی تو ساتھ ہی چھوٹی سی جھیل تھی۔۔۔

.

. جسے پر روشنی کی بکھرتی کرنیں مسحور کن تھی۔۔ وہ ٹرانس کی سی کیفیت میں چلتی آگے بڑھی۔۔۔

.

. چھوٹے چھوٹے قدم اٹھائے وہ ٹرانس میں چلتی اس جھیل کے قریب پہنچی۔۔۔۔

.

. کیسا لگا سرپرائز۔۔۔۔۔ہاتھ پشت پر باندھے میرب کے کندھوں پر تھوڑی جمائے وہ مدہم لہجے میں بولا۔

.

. تو میرب کے لب مسکرائے، آنکھوں میں جھلمل کرتی چمک اسکی اندرونی خوشی کی غمازی تھی۔۔۔

.

. مسز تیمور کیا آپ اپنے خوبصورت، ہنڈسم پلس کیوٹ شوہر کے ساتھ آج رات ڈیٹ پر جانا پسند کریں گی۔۔۔!"

.

. تیمور کے الفاظ نے اسے چونکتے مڑنے پر مجبور کیا میرب حیرانگی سے ششدر سی اسے دیکھے گئی جو گھٹنوں کے بل جھکا ہاتھ میں

تھامے کینڈی پاپ کو میرب کے سامنے کرتا ڈنر ڈیٹ کیلئے پرپوز کر رہا تھا۔۔

.

. میرب کے دل میں ایک عجیب سے گدگدی ہونے لگی۔۔پاپ کو دیکھتے ہی منہ پانی سے بھر آیا وہ للچائی نگاہوں سے تیمور کے ہاتھ میں موجود کینڈی پاپ کو دیکھتی جھٹ سے چھیننے کے انداز میں لیتی سیکنڈوں میں اسے کھول منہ کی۔میں دبا گئی۔۔

.

. جبکہ تیمور شیرازی گھٹنوں کے بل بیٹھا جو نقوں کی طرح اپنی بیوی کو دیکھ رہا تھا جو شوہر کو بھلائے کسی ترسی روح کی طرح پاپ کے ساتھ دونوں ہاتھوں سے اسے منہ میں دائیں بائیں گھماتی انصاف کر رہی تھی۔۔۔

.

. میر۔۔۔ مجبوراً اسے خود ہی میرب کو پکارتے اپنے ہونے کا احساس دلانا پڑا۔۔۔

.

. جو بڑی بڑی آنکھوں کو گھمائے غصے سے اسے دیکھنے لگی مگر اسے اب تک گھٹنوں کے بل جھکا دیکھ ایک پل کو شرمندگی سی ہوئی۔۔

.

. جبھی خود بھی اسکے پاس ہوتی وہ گود بنائے بیٹھ گئی۔۔۔

.

. تیمور کی حالت ایسی تھی جیسے اب گرا یا اب۔۔۔۔۔؛"

.

. جھٹکے پر جھٹکہ کھاتا وہ منہ پھاڑے اپنی الگ مخلوق مطلب بیوی کو دیکھنے لگا۔۔۔

.

. خود پر تیمور کی گھڑی تیز نظروں کو محسوس کرتے میرب نے ابرو اچکائے جیسے پوچھا ہو کیا ہے؟؟؟'

.

. تیمور کو ہنسی تو بہت آئی مگر پھر اپنی قسمت پر رشک کرتا وہ سر نفی میں ہلائے اسکی جانب جھکتے تھوڑی کو انگوٹھے اور انگلی میں دبوچے چہرہ اونچا کرتے ان بڑی بڑی سرمئی نگاہوں میں دیکھتے گویا ہوا۔۔۔

.

. دنیا کی کسی لڑکی میں اتنی ہمت نہیں جو تیمور شیرازی کو اس کے گھٹنوں پر لا سکے ماسوائے تمہارے______ اسی وجہ سے تو تیمور شیرازی بے کار کے حسن پر نہیں مرتا، کیونکہ میرے والا پیس صرف ایک ہے جسے خدا نے بہت فرصت سے صرف میرے لئے بنایا ہے۔۔۔؛"

.

. اسکی چمکتی آنکھوں میں جھلکتے بے باک جذبات میرب کا سانس روک چکے تھے۔۔

.

. وہ ٹک ٹکی باندھے، منہ میں پاپ ڈالے اپنی بڑی بڑی آنکھوں کو کھولے جنگل کے بیچوں بیچ اس سنسان سی جگہ میں بیٹھی اس شخص کا انوکھا اظہارِ محبت سن رہی تھی۔۔۔

.

. واقعی اسکی قسمت الگ تھی یا پھر اسکی قسمت میں آیا یہ شخص الگ تھا جس کو سمجھنا میرب کے بس میں کبھی بھی نہیں رہا۔۔۔۔

.

. تمہیں یہ پاپ صرف خوش کرنے کے لیے دیا تھا وگرنہ وہ ہر چیز جسے تم مجھ سے زیادہ اہمیت دو تیمور شیر ازی اسے تمہارے قریب بھٹکنے بھی ناں دے۔۔۔؛"

.

. میرب کے منہ سے پاپ کو نکالتے دور پھینکتا وہ آنکھوں میں الگ سا جنون لیے اب رومال سے اسکا چہرہ بہت توجہ سے صاف کرتے بولا۔۔۔

.

. تو میرب نے اندھیرے میں آگے پیچھے دیکھ اپنے پاپ کو ڈھونڈنا چاہا۔۔۔

.

. تیمور کی یہ حرکت اسے بے حد بری لگی تھی۔۔

.

. وہ کھا جانے والی نظروں سے اسے گھورنے لگی،

.

. جس کا اثر تیمور شیرازی کو بالکل بھی نہیں تھا۔۔

.

. اسنے نرمی سے اسے بانہوں میں سمیٹا،، اور پھر سے اس ٹینٹ کی جانب قدم بڑھائے۔۔۔۔

.

. آئی ہیٹ یو تیمور ٹھر کی انسان میرا پاپ دو واپس______؛"

.

. اسکے سینے پر مکے جھڑتی وہ اونچی آواز میں چلائی۔۔۔

.

. بٹ آئی سٹل لو یو______؛" اسکی کمر پر دباؤ دیے اسنے چہرہ اپنے قریب کرتے لب میرب کی سرخ ہوتی ناک پر رکھتے شریر لہجے میں کہا۔۔۔۔

.

. تمہیں بہت مہنگا پڑے گا یہ سب________!"

.

. اپنی ناک کو ہاتھ سے صاف کرتی وہ غصے سے بڑبڑائی مگر تیمور نے سخت نگاہوں سے اسکی حرکت کو دیکھا آنکھوں میں سرخی سی اترنے لگی۔۔۔

.

. وہ اسکے لمس کو مٹا رہی تھی کیا یہ ممکن تھا کہ وہ تیمور شیرازی کی ملکیت میں ہوتے اس سے اس قدر نفرت جتاتی۔۔۔۔۔

.

. ڈارلنگ ہلکا تو میں بھی نہیں ہوں جسٹ ویٹ اینڈ واچ کیسے تمہیں اپنے سحر میں جکڑتا ہے یہ تیمور شیرازی۔۔۔۔۔"

.

. خود سے کہتا وہ پختہ ارادہ کیے قدم اُٹھاتا اندر داخل ہوا۔۔

.

♪♪♪♪♪♪♪♪♪♪♪♪♪♪ .

.

. السلام علیکم ایوری ون ___________ میں نے ناول یوٹیوب پر دینا بند کر دیا کیونکہ اس سے آپ سب ریڈرز ڈسٹرب ہو رہے تھے چونکہ میں خود ایک رائٹر ہونے سے پہلے ایک ریڈر ہوں اسی وجہ سے مجھے بالکل اچھا نہیں لگتا ریڈرز کو انتظار کروانا، اسی لئے دھمکی دینے کے باوجود ایپی دے دیتی ہوں ☺ مزید چھ سے سات ایپی سوڈز میں ان شاء اللہ ناول ختم ہو جائے گا نیکسٹ ناول ایف پر آپ سب کے ریسپانس پر ہی دیا جائے گا ورنہ یوٹیوب پر دے دیا کروں گی۔۔۔☺ اسے یہاں شروع کیا تھا اسی لئے پیج پر ختم کرنا چاہتی ہوں۔۔

. باقی وقت ملتے ہی اپی سوڈز دے دیا کروں گی لائک کمنٹ کریں یا
ناں آپ سب کی مرضی۔۔

. فی امان اللہ 😇 الفتِ عشق (جنون عشق سیزن ٹو 🔥🔥🔥)

. قسط نمبر____70

. #Zainab___Rajpoot

.

. اجازت کے بغیر کاپی کرنا ممنوع ہے 🚫🚫۔۔۔

.

. ********________________********

.

. موم مجھے ایک ضروری کام ہے رات کو لیٹ ہو جاؤں گا آپ
پریشان مت ہونا او کے______؛"

.

. فدک کے سر پر بوسہ دیتا وہ محبت سے بولا،

.

. روز نے گھبرائی نظروں سے انزک کی جانب دیکھا جو اسے مکمل طور پر اگنور کر رہا تھا۔۔

.

. بیٹا کھانا کھا کر جانا بیٹھو یہاں۔۔۔۔۔"فدک نے فوراً سے اسکا ہاتھ تھامے پاس بٹھایا۔۔۔

.

. آج ایک ہفتہ ہو چلا تھا،،روز اور انزک کو گھر آئے انزک نے فدک کو سب سچ بتا دیا تھا۔۔۔ کہ اسنے شادی کرلی ہے۔ جس پر وہ کافی خوش ہوئی تھی۔

.

. معصوم سی روز ائکہ اسے بے حد پیاری لگی تھی اپنے بیٹے کیلئے____!"

.

. موم میں راستے میں کچھ کھالوں گا آپ پلیز جانے دیں ابھی،"

.

. معصوم سی شکل بنائے وہ اجازت طلب نگاہوں سے بولا،،

.

. نہیں مطلب نہیں بیٹا کھانا سروکرو شوہر کو____؛"اسکی بات کو کاٹتے فدک نے جلدی سے انزک کے پاس والی کرسی پر بیٹھی روز کو مخاطب کیا۔۔۔جو فوراً سے جی کہتے کھانا سروکرنے لگی۔۔۔

.

. انزک نے بمشکل سے ضبط کرتے جبڑے بھینچ لئے۔۔۔۔۔ ایک ہفتے سے وہ روز سے بالکل بات نہیں کر رہا تھا۔۔

.

. مگر گھر والوں کے سامنے سب نارمل ہی تھا۔۔۔ وہ فدک کو اپنی وجہ سے پریشان نہیں کر سکتا تھا ویسے بھی یہ اسکا اور روز کا اپنا پرسنل میٹر تھا۔۔

.

. جسے وہ جلد ہی اپنے طریقے سے حل کرنے والا تھا۔

.

. نہی مجھے نہیں کھانا موم بس کافی پی لیتا ہوں۔۔۔۔"

.

. اسنے جلدی سے کرخت لہجے میں روز کو ٹوکا مگر پھر فدک کی موجودگی کا علم ہوتے ہی اسنے کافی کا کہتے بات سنبھالی۔۔

.

. کیا ہو رہا ہے بھائی کس بات پر آج صبح صبح شور ہو رہا ہے۔۔۔

.

. سیڑھیوں سے اترتا وہ ریسٹ واچ دائیں بازو میں پہنتے نیچے اترا تو سبھی نے گردن موڑے رافع کو دیکھا۔۔

.

. جو یقیناً عیناں کے کمرے سے آرہا تھا،

.

. آپ کا لاڈلا بھوکا جا رہا ہے کام پر کھانا نہیں کھا رہا۔۔۔!"

.

. انزک کو گھورتے فدک نے اسکی شکایت لگائی جو منہ کھولے اپنی موم کو دیکھ سر جھکا گیا۔۔

.

. گڈ مارننگ ڈاٹر____ ارے کیا بات ہے یار جب میری نئی نئی شادی ہوئی تھی۔۔

.

. تو میں تو کئی مہینے گھر سے نکلا ہی نہیں تمہارے دادا جب بھی کام پر جانے کا کہتے تو بہانے بنا کر جان بوجھ کر لیٹ کر دیتا تھا۔۔

.

. ایک تم ہو جو بھاگنے کو پر تول رہے ہو۔۔۔؛"

.

. روز کے سر پر شفقت بھرا ہاتھ رکھتے وہ آج روز کے پاس ہی کرسی
کھسکاتے بیٹھا،

.

. اور پھر جان بوجھ کر انزک کو چھیڑا۔۔۔

.

. انزک نے بلا ارادہ روز کی طرف دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی
اور پھر نظروں کا زاویہ بدل دیا۔۔۔

.

. بلیک تھری پیس سوٹ میں ملبوس وہ نکھرا نکھرا روز کے دل کی
دھڑکنوں کو منتشر کر گیا۔۔۔۔

.

. اسنے چور نگاہوں سے انزک کو دیکھ بال کان کے پیچھے اڑسے۔۔۔

.

. ڈیڈ عیناں کیسی ہے۔۔۔؟" ہاتھوں کو ایک دوسرے میں پیوست کیے انزک نے موضوع بدلنا چاہا۔۔۔

.

. فدک عیناں کے آنے کی اصل وجہ سے انجان تھی رافع اسکی صحت پر کسی بھی قسم کا کوئی خطرہ مول نہیں لے سکتا تھا۔

.

. جبھی فدک کو یہی بتایا گیا تھا کہ عیناں فدک کے لئے کچھ وقت رہنے کے لیے آئی ہے۔۔۔

.

. ہاں ٹھیک ہے آج بخار بھی کم ہے اسے سونے دو جب اٹھے گی تو ناشتہ کر لے گی۔۔۔"

.

. کھانا پلیٹ میں نکالتے رافع نے جیسے سب کو آگاہ کیا تھا۔۔

.

. آپ فکر نہیں کریں وہ جتنی دیر مرضی سوئے کوئی اسے تنگ نہیں کرے گا۔۔۔

.

. فدک نے ہنستے ہوئے کہا تو رافع بھی مسکراتے سر ہاں میں ہلا گیا۔۔

.

. ڈیڈ میں چلتا ہوں۔۔۔۔ پھر ملاقات ہو گی۔۔۔؛"مگ میز پر رکھتے وہ جلدی سے کہتا باہر کی جانب نکلا۔

.

. روز نے دور تک اسکی آنکھوں سے اوجھل ہوتی پشت کو گھورا۔

.

. ...

.

. نین یار آپ یہاں کیوں آئی____آپ واپس چلیں بس پانچ منٹ میں بریک فاسٹ لے کر آتا ہوں___؛"

.

. مگر میری جان آپ کتنے دنوں سے ہر صبح بنا رہے ہو آج مجھے کرنے دو میں ٹھیک ہوں بیٹا۔۔۔!"

.

. وںام کے چہرے کو ہاتھوں میں بھرتے وہ لاڈ سے بولی تو جواباً وہ مسکراتے انکے ہاتھوں کو تھامے محبت سے بوسہ دیے سینے سے لگا گیا۔۔۔

.

. ایک ہفتہ ہو چکا تھا اسے گھر آئے۔۔۔

.

. عنایت کے کچھ ٹیسٹ وغیرہ تھے جس کی وجہ سے وہ فل حال اسے گھر پر نہیں لا سکتا تھا اور عیناں کی بابت تو اسنے بات کرنا ہی چھوڑ دیا تھا۔

.

. نیناں وریام اپنی طرف سے ہر ممکن کوشش کر چکے تھے اسے منانے کی مگر وہ عیناں کے ذکر پر ہی فوراً اسے اٹھ جاتا۔۔۔

.

. اب تو نیناں نے بات کرنا ہی چھوڑ دیا تھا۔۔۔اس ایک ہفتے میں وہ وریام کی لاکھ کوششوں کے باوجود بھی پوری طرح سے نیناں کے ارد گرد منڈلا رہا تھا۔۔۔

.

. ان قیمتی لمحات کو اپنی موم کے ساتھ وہ کسی قیمتی خزانے کی طرح سمیٹ رہا تھا جنہیں وہ کافی عرصے سے سمیٹ نہیں سکا تھا۔۔۔

.

. نین اگر ایسا کریں گی تو آج کے بعد آپ کو کچن میں آنے بھی نہیں دوں گا پھر چاہے کوئی آپ کے ہاتھوں کے کھانے کے لیے کتنا ہی کیوں ناں تڑپے مگر میرے ہاتھ کا باسی کھا کر ہی جینا پڑے گا۔۔۔

.

. نیناں کو حصار میں لئے وہ دھیمے قدموں سے لاؤنج میں داخل

ہوا۔۔۔

.

. اور وریام کی جانب دیکھ جان بوجھ کر قدرے اونچی آواز میں کہا

۔۔۔

.

. مجھے کیا نکما سمجھ رکھا ہے تُو نے ___ اگر اتنے دنوں سے خاموش ہوں تو صرف اس لیے کہ تو سالوں بعد آیا ہے ماں کے ساتھ کچھ وقت صرف کچھ وقت اچھا گزار لے،،، مگر اس کا مطلب یہ ہر گز نہیں کہ تُو مجھ سے میری نین کو دور کرے گا۔۔۔"

.

. اخبار کو غصے سے میز پر پٹھکتا وہ پیچ و تاب کھاتے تلملاتے ہوئے بولا۔۔۔

.

. تو نیناں نے گردن موڑے اپنے شوہر کے سرخ تپے چہرے کو دیکھا۔۔۔پورا ایک ہفتہ ویام نے جس طرح سے وریام کو تنگ کیا تھا۔۔

.

. وہ خود پریشان تھی کہ اتنے وقت سے وریام نا صرف خاموش تھا بلکہ کوئی ری ایکشن بھی نہیں دے رہا تھا۔۔

.

. اوہ کم اون ڈیڈ____ عمر ہو گئی ہے اس عمر میں بیٹے سے بِھڑتے اچھے لگے گے آپ_____"

.

. اپنی کھڑی مغرور ناک کو چڑھائے وہ دل جلے انداز میں اپنے دونوں گھڑوں کی نمائش کرتا اسے مزید سلگا گیا۔۔۔

.

. عمر کے بچے مت بھول تیرا باپ ہوں میں____ تجھ جیسے بیسوں کو میں ابھی بھی دھول چٹا سکتا ہوں۔۔۔ اور یہ اپنے بے ڈھنگے گھڑے مت دکھایا کر مجھے ورنہ دونوں طرف سے منہ جلا دوں گا تیرا_____!"

.

. وریام کا غصہ کسی طور کم ہونے کو نہیں تھا اوپر سے نیناں کا بارڈر کے دوسری طرف ہونا اسکے جلے پر نمک چھڑک رہا تھا۔۔۔

.

. نین بھولو مت شوہر میں ہوں تمہارا تو چھوڑو اس بدشکلے کو ادھر

آؤ فورا ______ !"

.

. انگلی کے اشارے سے نیناں کو اپنی طرف آنے کا کہتا وہ ایک ہاتھ

کمر پر ٹکائے بھوری آنکھوں میں غصے کی سرخی لیے ویام کو کھا

جانے والی نظروں سے گھورتے بولا۔۔۔

.

. جبکہ اسے ایک دم سے فارم میں دیکھ ویام نے شریر مسکراہٹ

لبوں پر سجائے وریام کو چیلنجنگ نگاہوں سے دیکھا اور پھر نیناں

کو تھامے آرام سے کرسی پر بٹھاتا وہ خود کچن کی جانب گیا۔

.

. وہ جانتا تھا اسکی موم خود ہی اسکے باپ کو سنبھال لے گی اسے کوئی ضرورت نہیں تھی ان سے بھڑنے کی۔،

.

. نین ادھر آجاؤ میرے پاس____!"

.

. نیناں کو یوں خاموش بیٹھا دیکھ وریام نے جلدی سے پکارا تو وہ منہ بسور گئی۔۔

.

. وریام اتنے پیار سے میرے بیٹے نے کھانا بنایا ہے۔۔

.

. آپ کو کھانا ہے تو آجائیں ورنہ مجھے یہیں رہنا ہے۔۔۔ دوٹوک انداز میں کہتے وہ رخ پھیرے پلیٹس سیٹ کرنے لگی۔۔

.

. ہاں ہاں رہو اپنے اس لاڈلے کے ساتھ میں تو کسی کا کچھ نہیں لگتا

۔۔۔ جارہاہوں مجھے نہیں کھانا کچھ بھی۔۔۔۔۔ سنا تم نے جارہا

ہوں؛؛؛'

.

. غصے سے اونچی آواز میں کہتے نیناں کو یونہی آرام سے بیٹھا دیکھ

اسنے پھر سے اپنی بات دہرائی۔۔

.

. نین میں سچ میں جارہاہوں_____"

.

. بھوری آنکھوں میں سرخی سی دوڑنے لگی اسکی بیوی ہمیشہ اس

نمونے کی وجہ سے اسے اگنور کرتی تھی۔۔

.

. بھلا وریام کاظمی کو یہ بات کہاں گنوارہ ہو سکتی تھی۔۔

.

. ہاں ہاں اللہ خافظ آرام سے جایئے گا۔۔۔۔؛"

.

. نیناں نے مصروف سے انداز میں بنا اسکی جانب دیکھے کہا تو وریام نے سرخ چہرے سے دانت پر دانت جمائے اپنا غصہ کنٹرول کیا

۔۔۔

.

. ہاں رہو تم دونوں میں جا رہا ہوں اپنی بیٹی کے پاس۔۔۔

.

. پیر پٹختے وہ غصے سے کہتا سامنے سے آتے ویام کو دیکھتا ہنہہ کرتا منہ موڑے باہر کی جانب نکلا۔۔

.

. جبکہ اسکے غصے سے جلے بھنے انداز پر ویام اور نیناں بے ساختہ قہقہ لگا پڑے۔

.

. ...

.

. امن کہاں تھے تم دونوں ٹھیک ہو تم______"حیا کا ہاتھ تھامے وہ جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا ارمشہ بھاگتے اسکے قریب ہوتے بے چینی سے پوچھنے لگی۔

.

. چونکہ اذلان اور الایہ کے واپس آنے تک وہ لوگ یہی رہنے والے تھے اسی لئے رافع کے بے حد اصرار کے باوجود بھی وہ لوگ رافع کے اپارٹمنٹ میں شفٹ ہو چکے تھے۔۔۔

.

. امن کو جیسے ہی معلوم ہوا تھا وہ سیدھا حیا کو ساتھ لئے اپارٹمنٹ میں آیا کیونکہ سب سے پہلے وہ اپنی ماما کے چہرے پر خوشی دیکھنا چاہتا تھا۔۔

.

. مگر اس وقت رمشہ کی آنکھوں سے جھلکتی فکر کو دیکھ امن نے سرد سانس فضا کے سپرد کیا اور پھر کھینچتے اسے حصار میں لیا۔۔

.

. حیا کا ہاتھ ابھی تک اسکے ہاتھ میں تھا۔

.

. ماما ٹھیک ہیں ہم بس کچھ کام تھا تو اس وجہ سے آنے میں دیری ہو گئی،،،"

.

. مگر بتانا تو چاہیے تھا میں کس قدر پریشان ہو گئی تھی اندازہ ہے کچھ تم لوگوں کو۔۔۔؛" ابکی بار وہ حیا کو گلے لگائے شکوہ کن آواز میں بولی۔۔

.

. امن نے ایک نظر سامنے صوفے پر براجمان اپنے ڈیڈ پر ڈالی اور پھر رمشہ کو دیکھنے لگا۔

.

. ماما آپ کے لئے گڈ نیوز ہے ایک۔۔۔؛"ہاتھ پشت پر باندھے وہ حیا کے نازک سراپے کو نظروں میں بھرے مسکراتے بولا۔

.

. تو اشعر اور رمشہ نے سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا۔۔

.

. آپ دادا دادی بننے والے ہیں بہت جلد_____!"امن کی بات پر حیا کے گال شرم سے دہکنے لگے_

.

. کیا امن تم سچ کہہ رہے ہو اتنی بڑی خوشخبری ہے اور تم ابھی بتا رہے ہو یہ بات_____!؛"

.

. رمشہ ایک دم سے سنتی چونک سی گئی۔۔

.

. حیرت خوشی سے حیا کے گلنار ہوئے چہرے کو دیکھتی وہ مسرت سے اسے خود میں بھینچ گئی۔۔۔۔

.

. اب بس کوئی میری بیٹی کو تنگ نہیں کرے گا وہ صرف اور صرف ریسٹ کرے گی۔۔۔

.

. چلو حیا میرے ساتھ میں ابھی دودھ لاتی ہوں تمہارے لئے۔۔۔۔۔۔؛"

.

. خوشی کے مارے رمشہ کو کچھ بھی سمجھ نہیں آرہا تھا وہ بوکھلائی ہوئی سے بولے جا رہی تھی۔

.

. جبکہ امن نے پر شوق نگاہوں نے حیا کی جانب دیکھا جو اشعر اور رمشہ کے بیچ بری طرح سے پھنسی شرم سے لال ہو رہی تھی۔۔۔

.

. اللہ میرے بچوں کو خوشیاں نصیب کریں اور جلدی سے ہماری اولاد بخیر و عافیت کے اس دنیا میں آئے آمین ثم آمین____؛"

.

. اشعر نے حیا کے سر پر ہاتھ رکھتے دعاؤں سے نوازا اور ایک ساتھ جانے کتنے نوٹ اسکے سر پر سے وار دیے۔۔۔

.

. اتنے سالوں کے بعد یہ خوشیاں نصیب ہوئی تھیں سب کی آنکھوں میں خوشی اور تشکر کے آنسوں تھے۔۔۔

.

. بے شک مشکلات کے بعد آسانیاں ہیں۔۔۔ مگر ان لوگوں کے لیے جو اللہ کے دیے پر راضی ہو جاتے ہیں۔ اور دکھ، غم اور تکلیف میں صبر سے کام لیتے ہیں۔۔۔

.

. ...

.

. صوفیہ کی کال کے بعد وہ کافی پریشان سا تھا۔۔۔

.

. کیونکہ وہ جانتا تھا ویام نے اگر اسے آزاد کیا ہے تو ضرور کسی نا کسی مقصد سے کیا ہو گا۔۔

.

. مگر وہ پھر بھی اسے انکار ناں کر سکا۔

.

. اس وقت وہ بیسمنٹ کے دروازے پر کھڑا صوفیہ کے آنے کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔

.

. حور سو رہی تھی اور وہ اسے کچھ بھی بتا کر خود سے بد ظن نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

.

. جبھی خاموشی سے یہاں ملنے کا کہتے وہ خود گھر سے باہر بیسمنٹ میں آچکا تھا۔۔۔

.

. کیسے ہو____؟" صوفیہ کی آواز پر ایل چونکتے ہوش میں لوٹا۔۔۔

.

. تم ٹھیک ہو۔۔۔؛" اسکے سوال کو نظر انداز کرتے ایل نے اپنا سوال پوچھا۔۔

.

. ہاں کیا بات ہو سکتی ہے۔۔۔۔؛"

.

. گرے چیک شرٹ کے اوپر گرے ہی لائننگ والا کوٹ پہنے آدھے بال پونی میں مقید ترتیب سے کاندھوں تک جا رہے تھے۔۔۔ نیلی آنکھوں میں فکر کا جہاں سموئے وہ آج ایک الگ ہی ایل لگ رہا تھا۔۔

.

. صوفیہ نے مدہم مسکراہٹ سے اسکے نکھرے روپ کو سراہا بلاشبہ وہ حسین مرد تھا جسے حور کے ساتھ نے الگ ہی روپ سے نواز دیا تھا۔۔۔

.

. ہاں ضرور اندر آؤ______؛"حور کو دیکھنے کی خواہش کو دل میں دبائے وہ ایل کے پیچھے ہی اندر داخل ہوئی۔۔۔

.

. مجھے سچ سچ بتاؤ صوفی تم سچ میں ٹھیک ہو_____؟"

.

. ایل نے متفکر سے لہجے میں پوچھا تو صوفی کی کمرے کا جائزہ لیتی نگاہیں پل بھر کو تھمی۔۔۔۔

.

. ہاں میں ٹھیک ہوں ایل۔۔۔دراصل ویام نے مجھے اریسٹ نہیں کیا تھا۔۔یہاں سے نکلتے ہی اسنے مجھے چھوڑ دیا تھا۔۔۔

.

. کیونکہ وہ جانتا تھا کہ حور کے ساتھ جو کچھ بھی ہوا ہے اسکے پیچھے میرا ہاتھ نہیں اور میں صرف ایک مہرہ ہوں۔۔۔"

.

. یہ کیسے ممکن ہے صوفی______:"ماتھے پر بل ڈالے اسمے فوراََ سے اسے ٹوکا۔۔۔

.

. مجھے تھائلینڈ بھیج دیا گیا تھا ایل، جہاں اسکے کوئی فریںڈ پہلے سے میرا ویٹ کر رہے تھے۔۔۔۔

.

. تب سے میں ان لوگوں کے بیچ ہوں۔۔۔۔۔

.

. میرے ہر قدم پر ان کی نظر ہوتی ہے اور وہ لوگ مجھے ٹرین کرتے رہے ہیں اسپیشل ایجنٹ کے طور پر۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

.

. مگر ویام نے یہ سب کیوں کیا تم پر اتنا یقین کیسے۔۔۔۔۔؟"

.

. ایل حیران تھا اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ ویام جیسا بندہ اسکی اپنی بہن کی مجرم کے ساتھ اتنا اچھا سلوک کیوں کرے گا۔۔۔۔

.

. کیونکہ اسے میرا ماضی معلوم ہے۔۔۔!

.

. مجھ پر بیتے ہر ظلم کو وہ جانتا ہے۔۔۔اس نے مجھے دو آپشنز دیے تھے یا تو اسکا ساتھ دے کر اپنی بے نام زندگی کو سنوار دوں یا پھر ایک بے نام زندگی کے ساتھ کسی اور درندے کا نشانہ بن کے خود کو فنا کر دوں۔۔۔۔"

.

. جانتی ہوں وہ اچھا نہیں ہے بلکہ وہ بہت اچھا ہے۔۔۔۔ جیسا وہ دکھتا ہے وہ ویسا نہیں ہے ایل۔۔۔۔۔؛"

.

He is a good man. .

.

. ایل بے یقینی سے اسے دیکھ رہا تھا جس کی آنکھوں میں ویام کاظمی کے نام سے ایک الگ سی خوشی کی چمک تھی۔۔۔۔ ایک ایسی چمک جو کسی بے حد خاص شخص کے لیے ہوتی ہو۔۔۔

.

. اسے احساس ہوا صوفی اسکے ساتھ تھی مگر وہ کیوں ناں دے سکا اسے یہ سب۔۔۔۔۔۔؟"

.

. وہ خود بھی تو ایک لاحاصل نفرت کے پیچھے تباہ ہوا تھا روندھا گیا تھا نوچا گیا تھا مگر افسوس اسکے پاس تو اس وقت کوئی بھی ناں تھا۔۔۔۔

.

. پھر یہاں کیسے آنا ہوا اتنے عرصے بعد میری یاد کیوں آئی۔۔۔۔۔

.

. بالوں میں ہاتھ چلاتے اسنے سلگتے لہجے میں پوچھا۔۔۔۔

.

. اسکے دل میں چبھن سی ہوئی تھی کیا وہ پرفیکٹ بن سکتا تھا۔۔۔ کبھی بھی نہیں وہ کب رہا تھا پرفیکٹ۔۔۔۔!_"

.

. تم سے آخری بار ملنا تھا تو بس چلی آئی۔۔۔۔۔

.

. تم بہت اچھے ہو ایل____ اور حور بہت خوش نصیب کہ اسکی قسمت میں تم آئے،،،"

.

. اسکے گلے میں بانہیں ڈالے وہ نم لہجے میں اپنے درد کو چھپانے کی سعی کرتی لب مضبوطی سے میچ گئی۔۔۔

.

. وہ یہ ناں کہہ پائی کہ اسے دیکھنے کو دل بے چین تھا اسی لئے تو بھاگی چلی آئی۔

.

. ایل ساکت کھڑا اسکے لفظوں میں چھپے کرب کو محسوس کر رہا تھا۔۔۔

.

. شاید کسی دوسرے سے محبت کرنا ہمارے اختیار میں کبھی نہیں ہو سکتا۔۔

.

. وگرنہ جس قدر صوفیہ نے اسے چاہا تھا شاید ہی کوئی اسے چاہ سکتا تھا۔۔۔

.

. جانتی ہوں تمہارے لئے وہ کیا ہے مگر آئی سٹل لو یُو_____؛"

.

. اندر آتی حور صوفیہ کے آخری الفاظ سنتے جیسے سرد سی پڑ گئی۔۔۔۔۔

.

. بے جان سے ہاتھوں سے دیوار کا سہارہ لیے وہ پھٹی پھٹی نگاہوں سے کسی غیر مرئی نقطے کو دیکھنے لگی۔۔

.

. اوکے اب بہت اوور ہو رہا ہے میں جا رہی ہوں،،، زندگی رہی تو پھر ملاقات ہو گی۔۔۔۔۔؛"

.

. چہرے پر مصنوعی مسکراہٹ سجائے وہ آنکھوں کو جلدی سے صاف کرتے نگاہوں کا زاویہ بدل گئی۔

.

. تم بہت اچھی ہو صوفی آئی ول مس یُو______؛"

.

. اسکا درد کہاں چھپا تھا عالیان شاہ سے۔۔۔ جبھی بولا بھی تو بس اتنا ہی۔۔۔۔

.

. جس پر وہ پاگل لڑکی ہلکا سا مسکرا دی۔۔۔

.

. ادھر حور کا چہرہ ایک دم سے دہک اٹھا تھا۔۔وجود جیسے انگاروں پر لوٹ رہا ہو اسنے مضطرب سی کیفیت میں ہونٹوں کو میچ لیا۔۔

.

. سیاہ جھیل سی گہری آنکھوں میں نمی کی الگ سی جھلک تھی شاید ایک کسک ایک درد تھا جو آنکھوں سے بہنے کو بے تاب تھا۔۔۔

.

. اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتی دروازہ کھولے صوفیہ اور اسکے پیچھے ہی ایل نکلا۔۔۔حور؛؛؛؛؛"

.

. صوفیہ اسے یوں گھٹنوں پر ہاتھ رکھے جھکا دیکھ پریشانی سے آگے بڑھی۔۔۔

.

. وہیں رک جاؤ تم دونوں_____بہت اچھا کھیل لیتے ہو تم دونوں۔۔۔۔۔۔

.

. تم صوفیہ ہو یا پھر صوفی کہوں تمہیں۔۔۔۔۔۔ماریا______"خود میں ہمت پیدا کرتی وہ غصے سے آگے بڑھتے خونخوار نگاہوں سے ان دونوں کو دیکھتی صوفیہ پر طنز کرنے لگی۔۔

.

. جو شرمندگی سے سر جھکا گئی۔۔ایل نے اسے سنبھالنا چاہا مگر وہ سن ہی کہاں رہی تھی۔۔۔

.

. پیچھے رہو مسٹر عالیان شاہ بہت استعمال کر لیا تم دونوں نے میرا۔۔۔۔

.

. پہلے دھوکے سے مجھے میرے اپنوں سے دور لے گئی تم۔۔۔ پھر وہاں اس شخص نے مجھے ہراساں کر کے نکاح جیسے پاک بندھن میں زبردستی باندھا ارے نا صرف باندھا بلکہ میری عزت کو روندھ کے رکھ دیا۔۔

.

. اور اب جب میں سب کچھ بھولنے کی کوشش کر رہی تھی تم پھر سے اپنی جھوٹی محبت کا ڈھونگ رچانے چلے آئے۔۔۔"

.

. یاد رکھنا تم دونوں مجھے تکلیف دے کر تم خود بھی کبھی خوش نہیں
رہو گے۔۔۔۔۔"

.

. اپنے لفظوں کے وار سے ایل کے سارے زخموں کو ہرا کرتی وہ
اندھا دھند باہر کو بھاگی۔۔۔تو ایل کو لگا جیسے اسکا سانس رک سا
گیا ہو۔۔۔

.

. وہ فوراً سے اسکے پیچھے لپکا۔۔۔۔جو آنسوں بری طرح سے رگڑتی
ایک انجانے رستے پر گامزن ہو چکی تھی۔۔۔

.

. سن شائن تم جیسا سوچ رہی ہو ویسا کچھ بھی نہیں ہے یار
۔۔۔۔۔۔پلیز یار میری بات سنو۔۔۔"

.

. وہ بھاگتے اسکے آگے کی جانب ہوتے اپنی صفائی دینے کی کوشش کرنے لگا۔۔۔

.

. مگر حور نے جھٹ سے سر نفی میں ہلاتے قدم پیچھے کو لیے۔۔۔۔

.

. نہیں سننا مجھے کچھ بھی جھوٹے ہو تم کوئی محبت نہیں تمہیں مجھ سے تم بس اپنی ضرورت کا سامان سمجھ کر استعمال کرنا چاہتے ہو مجھے______!"

.

. اسکی نگاہوں میں دیکھتی وہ اس قدر سفاکی سے بولی کہ ایل کا چہرہ شرم سے لہو چھلکانے لگا۔۔

.

. جانتا ہوں تمہارا مجرم ہوں چاہے جتنی مرضی گالیاں دے دو
اف تک نہیں کہوں گا مگر میری محبت کو گالی کبھی مت دینا سن
شائن۔۔۔۔۔۔"

.

. اسے بازو سے پکڑتے ایل نے غصے سے چہرہ اسکے نزدیک کرتے وہ
لہجے کو حتی الامکان طور پر دھیما رکھے بولا۔۔

.

. مگر اسکی آنکھوں سے جھلکتے جنون کی سرخی کو دیکھ ایک پل کو حور
سہم سی گئی۔۔۔

.

. چھوڑ مجھے نہیں رہنا تمہارے ساتھ۔۔۔۔۔۔"

.

. دوسرے ہی پل وہ برے طریقے سے ہاتھ کھینچتی بے رخی سے بولی

.

. تو ایل نے آنکھیں موندے خود پر ضبط کیا جو کہ بے حد مشکل تھا اسکے لئے۔۔۔

.

. کیا کر رہے ہو تم چھوڑو مجھے۔۔۔۔۔ مجھے نہیں رہنا تمہارے ساتھ چھوڑو ہیلپ ہیلپ۔۔۔۔"

.

. ایل نے اسے جکڑتے کسی بے جان گڑیا کی طرح کاندھوں پر ڈالا اور پھر سے قدم واپس گھر کی جانب موڑے۔۔۔

.

. یہ تو طے تھا کہ وہ کسی بھی قیمت اسکے چاہنے کے باوجود بھی اسے خود سے دور نہیں کرنے والا تھا۔

.

. ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

.

. وہ گھڑی میں وقت دیکھتا تیزی سے سیڑھیاں عبور کرتے گاڑی کی جانب بڑھ رہا تھا کہ اچانک سے وہ ہانپتی ہوئی پیچھے سے آتے اسکے بازو کو دبوچے گہرے سانس بھرنے لگی۔۔

.

. انزک نے ماتھے پر بل ڈالے رخ موڑے اپنے بازو اور پھر روز کو دیکھا۔۔۔

.

. جو ابھی بھی لمبے لمبے سانس بھر رہی تھی۔

.

. واٹ_________؟"

.

. اسنے ناگواری سے اپنی شہادت کی انگلی اور ساتھ والی انگلی سے اسکے نازک دودھیا ہاتھ کو اپنے بازو سے تھامے الگ کرتے سوال کیا۔۔۔

.

. تمہارا موبائل رہ گیا تھا اندر________!"

.

. مکمل اردو میں کہا جملہ انزک کے ضبط کو توڑنے کا باعث بنا۔۔۔

.

. جبھی اسنے بری طرح سے اسکے شانوں کو دبوچے ایک دم سے کسی کانچ کی گڑیا کی مانند اسے جکڑتے گاڑی سے پن کر دیا۔۔۔

.

. اہہہہ__________!" انزک کے اس اچانک حملے پر ایک دم سے روز کے منہ سے چیخ سی نکلی۔۔۔۔۔ موبائل ہاتھ سے گرتے زمین بوس ہو گیا تھا۔

.

. شٹ اپ۔۔۔۔۔۔ چپ کرو تم۔۔۔۔۔۔ تم نے کہا تھا کہ تمہیں اردو نہیں آتی اب مسلسل ایک ہفتے سے تم میرے گھر والوں کے ساتھ اردو میں بات کر رہی ہو۔۔۔۔؛"

.

. مسلسل مجھے خود سے نفرت کی وجہ دے رہی ہو۔۔۔ تم ایک ہی بار میں کیوں نہیں بتا دیتی اور کیا کیا چھپایا ہے تم نے۔۔۔۔؛"

.

. اسکے دائیں بائیں گاڑی پر پوری قوت سے ہاتھ جمائے وہ دھیمے مگر سخت لہجے میں غرایا تھا۔۔

.

. روز کا دل خوف سے بے ہنگم سا دھڑکنے لگا۔۔۔ سنہری آنکھوں میں آنسوں ایسے تھے جیسے بہنے کو بے تاب ہوں

۔۔۔۔۔

.

. ناک غصے اور آنسوں کو ضبط کرنے کے باعث سرخ ہو رہی تھی۔۔

.

. تم ایسے بات مت کرو پلیز________؛"

.

. انزک کا غصہ اس معصوم کے صبر کو توڑ رہا تھا,

.

. انزک کے غصے سے سرخ ہوئے چہرے سپاٹ تاثرات کو دیکھتے وہ بے بسی سے رونے کو تھی۔۔۔

.

. تو کیسے بات کروں مس روزائکہ علی راج______؟ جانتی ہو مجھے لگا تھا کہ شاید تم مجھے اپنا رہی ہو تو تم اس مقدس رشتے کے ہر پہلوں کو سمجھو گی۔۔

.

. میاں بیوی تو ایک دوسرے کا لباس ہوتے ہیں... جو ایک دوسرے کا عیب ڈھکنے کا کام کرتے ہیں، مگر تم نے تو کبھی مجھے اپنا شوہر نہیں مانا۔۔۔۔!ء

.

. ایسا نہیں ہے کڈ نیپر______؛"

.

. اسکی بات پر وہ تڑپ کے رہ گئی جو ظالم بنا بے حسی سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

.

. نہیں ایسا ہی ہے روز تم ناں ایک ہی بار میں مجھے سچ سچ بتا دو اور کیا کیا چھپایا ہے تم نے۔۔۔؛"

.

. خشک لبوں پر زبان پھیر تا وہ سنجیدگی سے گویا ہوا تو روز نے کرب بھری نگاہوں سے اسے دیکھا۔۔۔

.

. لبوں کو میچتے اسنے بمشکل سے سسکیوں کو دبایا تھا۔۔۔۔ وگرنہ اس ظالم کا کیا بھروسہ اسکے رونے کا مذاق بنا دیتا۔۔۔۔۔

.

. ڈونٹ وری بیوی ہو تم میری ____ کہا تھا ناں کہ تم خود بھی چاہو تو مجھے خود سے دور نہیں کر سکتی _____؛

.

. ابھی بھی اپنے کہے پر قائم ہوں میں ۔۔۔۔۔ اب ایک آنسوں بھی مت دیکھوں میں ان آنکھوں میں ۔۔۔۔؛ جاؤ ریسٹ کرو

"!______

.

. وہ پل میں ہی روپ بدلتا اب اپنے ہی دیے آنسوں کو انگلی کے سخت پوروں سے چنتے آنکھوں پر باری باری لب رکھ گیا۔۔۔

.

. کئی لمحوں تک وہ آنکھیں موندے اس حسین لمحے کو محسوس کرتی رہی مگر جب آنکھ کھلی تو کوئی نہیں تھا پاس۔۔۔۔ وہ اسے الجھا کر جا چکا تھا بہت دور۔۔۔۔۔۔۔؛"

.

. کبھی بات نہیں کروں گی تم سے،،،، بہت برے ہو تم کڈنیپر______؛"

.

. گیٹ سے تیزی سے نکلتی اسکی گاڑی کو دھندلائی نگاہوں سے تکتی وہ سرخ آنکھوں کو ہاتھ کی پشت سے رگڑتی اندر کی طرف بھاگی۔۔

.

@@@@@@@@@@ .

.

. اپنی رائے کا اظہار ضرور کریں________شکریہ😇لفتِ عشق (جنونِ عشق سیزن ٹو🔥)

#Episode_____71_part____One .

#By___Zainab____Rajpoot .

. اجازت کے بغیر کاپی کرنا ممنوع ہے🚫🚫۔۔۔

.

. ********* ___________________ *******

.

. عیناں اٹھی نہیں ابھی تک_____؛"کمرے کا دروازہ کھولتے وہ جیسے ہی اندر آئی نظر بیڈ پر لیٹی عیناں پر پڑی۔۔۔

.

. لبوں پر دھیمی سی مسکراہٹ رقص کرنے لگی۔۔ایک سکون سا تھا کہ ہاں اسکی بیٹی اسکے پاس محفوظ تھی۔

.

. وہ محبت سے اسے پکارتے اسکے سرہانے بیٹھی۔

.

. جو کمفرٹر میں دبکی لیٹی تھی۔

.

. عیناں بیٹا جواب تو دو____؛"فدک کی متفکر سی آواز سنتے
عیناں نے جلدی سے آنسوں صاف کیے۔۔

.

. وہ اپنی موم کو نہیں بتانا چاہتی تھی کہ وہ روئی ہے،،،

.

. جی موم بس اٹھ گئی۔۔۔؛"

.

. لبوں پر زخمی سی مسکراہٹ سجائے وہ پوری طرح سے کروٹ
بدلتے سر فدک کی گود میں رکھ چکی تھی۔۔

.

. فدک نے جھکتے اسکے سر پر بوسہ دیا اور بے حد نرمی سے اسکا چہرہ
سامنے کیا۔۔۔

.

. میری جان کیوں روئی ہو تم کیا ہوا ہے عیناں......؟'

.

. اسکی سرخ ڈوروں سے لبریز گرے آنکھوں میں امڈتے آنسوں دیکھ وہ گھبراہٹ زدہ سی چہرہ ہاتھوں میں بھرتے بولی۔۔۔۔

.

. مگر وہ پھیکا سا ہنس دی۔۔

.

. موم کچھ نہیں یار کہاں روئی ہوں بس رات کو نیند سہی سے ناں آ سکی تو اسی وجہ سے آنکھیں سرخ ہو رہی ہیں۔۔۔"

.

. اسنے نرمی سے بازو فدک کی گردن کے گرد حمائل کرتے لاڈ سے کہا تو فدک کا ڈر قدرے کم ہوا۔۔۔

.

. تمہارے ڈیڈ منع کر کے گئے ہیں کہ تمہیں کوئی ڈسٹرب ناں کرے مگر نیچے بھائی آئے ہیں تمہیں لینے۔۔۔۔۔۔۔۔ تو اس وجہ سے مجھے اٹھانا پڑا تمہیں۔۔۔۔۔"

.

. عیناں کے سنہری بالوں میں انگلیاں چلاتی وہ خوشی اور دکھ کی ملی جلی سی کیفیت میں بولی۔۔۔

.

. کیا ہیرو آئے ہیں مجھے لینے۔۔۔۔۔!"

.

. وریام کی آمد کا سنتے وہ جھٹکے سے سر اٹھائے حیرت سے ماں کو دیکھ استفسار کرنے لگی۔۔۔

.

. ہاں بیٹا انکا کہنا ہے کہ رات کو وریام گھر لوٹا ہے تو اس سے پہلے کہ وہ پھر سے میری بیٹی کو اٹھا کر لے جائے۔۔

.

. اس سے اچھا ہے کہ میں خود ہی ساتھ لے جاؤں۔۔۔۔"

.

. فدک نے مسکراتے ہوئے بتایا۔۔۔ تو عیناں سمجھ گئی شاید وریام فدک کی طبیعت کی باعث جھوٹ بول رہا تھا۔

.

. چلو اٹھو میری جان جلدی سے فریش ہو جاؤ تا کہ سب بریک فاسٹ کر سکیں۔۔۔۔۔

.

. تمہارے شوہر نے میرے بھائی کو نہیں کرنے دیا تو اسی وجہ سے وہ یہاں آئے ہیں کہ بیٹی اور بہن کے ساتھ کریں گے اب تم فریش ہو کر آو ہم ویٹ کر رہے ہیں...

.

. بیڈ شیٹ درست کرتے فدک نے خوشی سے بتایا کتنے وقت کے بعد وہ پہلے کی طرح خوش تھی۔۔

.

. جی موم آپ چلیں میں آتی ہوں۔۔۔۔۔!"

.

. فدک سے کہتے وہ کبرڈ سے اپنا ہلکا سا سوٹ نکالتے واش روم کی جانب بڑھی۔۔۔۔

.

. اس وقت اسکا ذہن مختلف سوچوں میں گم تھا۔۔۔اور سب سے بڑھ کر جو ڈر اسے لاحق تھا کیا ویام اسے معاف کرے گا اسکے واپس جانے کا کیا تاثر دے گا وہ۔۔۔۔۔۔؛"

.

. سرد سانس اپنے اندر انڈیلتی وہ شاور لینے لگی۔

.

. *********

.

. چھوڑو مجھے تم گھٹیا انسان چھوڑو______:" اسکے کندھے پر جھولتی وہ نازک ہاتھوں کے مکے بنائے اپنی طرف سے پورا زور لگاتی اسے مار رہی تھی۔۔

.

. ایل بنار کے جبڑے مضبوطی سے بھینچتے سیڑھیاں عبور کرنے لگا

۔

.

. صوفیؑ نے ایک افسوس بھری نظر ان پر ڈالی اور پھر اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گئی۔۔

.

. وہ مزید کوئی ہنگامہ نہیں چاہتی تھی جبھی جس خاموشی سے آئی تھی اسی خاموشی سے وہاں سے چلی گئی۔

.

. دروازہ پاؤں سے کھولتے اسنے بیڈ کے قریب پہنچتے نرمی سے اسے بیڈ پر بٹھایا۔

.

. جو خونخوار نگاہوں سے اسے گھور رہی تھی۔۔۔ایل گھٹنوں کے بل اسکے قریب بیٹھا اور نرمی سے اسکے دودھیا ہاتھ کو تھاما۔۔۔

.

. میری پہلی اور آخری محبت تم ہو سن شائن۔۔۔۔۔۔اس لئے جیلس ہونے کی ضرورت نہیں اس سے تمہارے اور بے بی کی صحت متاثر ہوگی۔۔۔؛"

.

. دوسرا ہاتھ اسکے پیٹ پر رکھتے وہ محبت سے بولا۔۔

.

. لفظوں میں اس قدر سادگی تھی کہ وہ کلس کے رہ گئی۔۔

.

. پیٹ پر اسکے ہاتھ کا لمس ایک عجیب سا کرنٹ دوڑا گیا پورے بدن میں۔۔۔۔

.

. پہلی بات میں تمہاری محبوبہ نہیں ہوں جو کسی سے بھی جلوں گی میری طرف سے تم جس مرضی کے ساتھ رہو جو مرضی کرو مجھے بس اس نام نہاد رشتے اور اس قید سے آزاد کر دو________؛"

.

. پیٹ پر رکھے اسکے ہاتھ کو پیچھے کرنے کی کوشش کرتی وہ سرخ تپے چہرے سے جان چھڑانے والے انداز میں بولی۔۔۔

.

. ایل نے گہرہ سانس بھرتے پیٹ پر رکھا ہاتھ اسکی نازک کمر کے گرد حائل کیا اور اسے کھینچتے خود سے قریب تر کیا۔۔۔۔

.

. منہ لگانے کو تو بہت سی ہیں مگر جب سے تمہیں منہ لگایا ہے کسی اور کو لگانے کا دل ہی نہیں چاہتا______؛"

.

. اسکی نیلی آنکھوں میں جھلکتے جذبات کی شدت، اور کچھ لبوں سے ادا ہوئے بے باک جملے نے حور کو خاموش سا کروا دیا۔۔۔

.

. چھوٹی سی ناک غصے سے سرخ ہو رہی تھی۔۔ ایل کی گرفت کی وجہ سے وہ اسکے چہرے پر جھک سی گئی تھی۔۔۔

.

. وہ مخمور نگاہوں سے ان گلاب کی پنکھڑیوں کو دیکھتا کھو سا گیا۔۔۔

.

. آج کے بعد دوڑنے کی کوشش بھی مت کرنا میں نہیں چاہتا ہمارے بے بی کی صحت پر کچھ بھی برا اثر پڑے۔۔۔۔۔"

.

. اسنے لمحوں میں بات بدلتے حور کے چہرے کے تاثرات کو جانچا۔۔۔۔

.

. اس نازک وجود کی خوشبو اطراف میں بکھری اس قدر جان لیوا تھی کہ وہ مضبوط اعصاب کا مالک بامشکل سے جذبات پر قابو پائے ہوئے تھا۔۔

.

. میرا بچہ ہے یہ،،، تمہارا مجھ سے یا میرے بچے سے کوئی تعلق نہیں۔۔۔۔۔ بہت جلد میں اس نام کے رشتے کو بھی ختم کر دوں گی۔۔۔۔۔ ناں تو مجھے تمہاری ضرورت ہے اور ناں ہی میرے بچے۔۔۔؛"

.

. اسکے الفاظ منہ میں ہی دم توڑ گئے جب ایل نے بے ساختہ اسکی سانسوں پر دسترس حاصل کی۔۔۔

.

. حور کے ہوش و حواس میں وہ پہلی مرتبہ اسکی سانسوں سے بھی قریب آیا تھا۔۔۔

.

. جو حیرت و بے یقینی کی کیفیت سے ایل کے کورٹ کو مٹھیوں میں دبوچ گئی۔۔۔

.

. ایل بے خودی سے آنکھیں موندے ان مہکتی سانسوں کو خود میں اتارتا حور پر حاوی ہو گیا۔۔

.

. جو پیچھے ہوتی بیڈ پر جا گری۔۔۔

.

. سانس رکنے پر وہ بری طرح سے جھٹپٹاتے اس ظالم شخص کو خود سے دور کرنے کو ہاتھ پیر چلانے لگی۔۔

.

. جس کا اثر بھی ہوا،،، ایل نے آنکھیں کھولے حور کے چہرے کو دیکھا جو انگارہ ہوا تھا پھر پل میں ہی پیچھے ہوتے دونوں ہاتھ اسکے سر کے قریب دیوار کی مانند ٹکائے۔۔۔۔

.

. اور بغور اسے دیکھنے لگا جو سانس بحال کرنے کے چکر میں ہلکان ہو رہی تھی۔۔

.

. لائٹ پنک کلر کے کرتے میں اسکا مہکتا وجود اوپر سے یہ دوری ایل کو جان کا وبال لگا تھا۔۔۔

.

. جبھی جذبات کو تھپکنے کی سعی کرتے اسنے بائیں ہاتھ سے اپنے بال سیٹ کیے۔

.

. اور پھر حور کے چہرے پر گرے جان کا آزار بنے سیاہ بالوں کو شہادت کی انگلی پر چنتے تکیے پر بکھیر دیا۔۔۔

.

. کمرے کا ماحول خوابناک سا ہو گیا۔۔۔ معنی خیز سی خاموشی میں یہ سرسراتے لمحے ایل کو مشکل میں ڈال رہے تھے۔۔۔

.

. اور دوسری طرف حور خود پر جھکے اس ظالم شخص کی دہکتی گرم سانسوں کو چہرے پر محسوس کرتی کبوتر کی طرح آنکھیں موندے لمبے لمبے سانس لے رہی تھی۔۔۔

.

- یہ بچہ میرا ہے مسز عالیان شاہ۔۔۔۔۔۔۔ بالکل ویسے ہی جیسے تم سر تا پاؤں صرف اور صرف عالیان شاہ کی ہو،،،، تم ہوش و حواس میں نہیں تھی مگر میں نے پورے ہوش و حواس میں تمہیں اپنایا تھا۔۔۔

.

- تمہاری روح تک کی خوشبو کو اپنے اندر سمیٹا ہے اور تم پوری کی پوری میری ہو۔۔ صرف اور صرف عالیان شاہ کی۔۔۔۔۔۔۔ اور یہ ننھا وجود جو تمہارے اندر سانسیں بھر رہا ہے۔۔

.

- یہ میری اولاد ہے میں دنیا کے ہر اس شخص سے بھڑ جاؤں گا جو مجھے میری بیوی میرے بچے سے دور کرنا چاہے گے۔۔۔

.

. چاہے تو وہ پھر تمہارا بھائی ویام کاظمی ہی کیوں ناں

ہو۔۔۔۔۔۔۔؛"

.

. اپنے بھائی کے نام پر حور نے غصے حیرت سے نگاہیں اٹھائے اس

ظالم شخص کو دیکھا،،

.

. جس کی آنکھوں میں اپنے کہے الفاظ کو پورا کرنے کے لیے بلا کا

اعتماد جھلک رہا تھا۔

.

. خبردار جو آئندہ میرے بھائی کا نام بھی لیا تو ورنہ اچھا نہیں ہو گا

تمہارے لئے۔۔۔۔؛"

.

. اسکے سینے پر اپنے ہاتھوں سے دباؤ دیتے وہ شیرنی بنائی اونچی آواز میں غرائی۔۔۔

.

. اسکا یہ روپ ایل کو مسرور کر گیا۔۔سینے پر رکھے مومی ہاتھوں کا لمس دھڑکنوں میں اودھم برپا کرنے لگا۔۔۔

.

. بے اختیار اسنے جھکتے حور کی پیشانی کو شدت سے چوما۔۔۔۔اسکے اچانک ایسا کرنے پر حور کی زبان لڑکھڑا سی گئی۔۔

.

. الفاظ منتشر ہونے لگے ________

.

. جانِ عالیان۔۔۔۔ چھوٹی سی بات پر اتنا غصہ۔۔۔۔ نہیں لوں گا آپ کے بھائی کا نام۔۔۔۔ اب سے سالا بولوں گا اسے________؛"

.

. حور کے کان کی لو پر لبوں کا لمس چھوڑتے وہ مسرور سا سرگوشی کرتے اسکی کمر کے گرد حصار بنائے ایک دم سے سیدھا ہوا۔۔۔

.

. اور کھینچتے سینے پر گرا لیا۔۔۔۔

.

. حور بری طرح سے جھٹپٹائی خود کو آزاد کروانے کی ناکام سی کوشش کی۔۔۔

.

. مگر پھر تھک ہار کر سر مقابل کے سینے پر گرا دیا۔۔۔۔

.

. جو دلکشی سے مسکراتے اسے مزید خود میں بھینچ گیا۔۔۔

.

. اچھا سنو کب تک معاف کرنے کا ارادہ ہے۔۔۔۔؟"

.

. اپنے سینے پر حور کی نرم گرم سانسیں محسوس کرتا وہ شریر ہوا۔۔۔۔

.

. بایاں ہاتھ ان حسین زلفوں میں دھیمے دھیمے سے چلاتے وہ ایک سکون سا خود میں اترتا محسوس کرنے لگا۔۔۔۔

.

. جب تم اس بے نام رشتے سے آزاد کر دو گے تب معاف کر دوں گی تمہیں________!"

.

. ڈھٹائی سے جواب دیتی وہ کرخت لہجے میں کہتے خاصا تپا گئی۔۔

.

. یہ رشتہ بے نام نہیں ہے جان۔۔۔۔اس بات کا ثبوت تمہارے اندر موجود میرا بچہ ہے۔۔۔اب اس خوبصورت رشتے کو کبھی بے نام مت کہنا۔۔۔"

.

. حور کی تھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھے اسنے چہرہ روبرو کرتے دوٹوک الفاظ میں کہا مگر وہ سنتی گہرہ مسکرائی۔۔۔

.

. جس رشتے کا دنیا کے سامنے کوئی وجود ناں ہو یا تو وہ بے نام ہوتا ہے یا پھر ناجائز_______؛"

.

. ایل کی آنکھوں میں اپنی سیاہ آنکھیں گاڑھے وہ بے تاثر لہجے میں سفاکی سے گویا ہوئی۔۔۔

.

. حور کے اس قدر ہتک آمیز جملے پر وہ سلگ سا گیا۔۔۔

.

. حور بنا اسکی سرد ہوتی نیلی آنکھوں میں دیکھے اپنی کمر پر بندھے ایل کے ہاتھوں کو کھولنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔

.

. ناں تو یہ رشتہ بے نام ہے ناں ہی ناجائز____ عالیان شاہ بہت جلد اس ساری دنیا کے سامنے بتائے گا کہ تم میری بیوی ہو میرے بچے کی ماں۔۔۔۔۔۔۔ میرا اقرار میرے دل کا سکون_____؛ پھر دیکھوں گا۔

.

. کہ کس میں ہمت ہے جو ہمارے رشتے کو بے نام یا ناجائز کہتا ہے۔۔۔۔۔"

.

. حور کی پچھلی گردن کے گرد ہاتھ حائل کیے وہ اسے جھکا گیا خود پر۔۔۔۔

.

. اس کی الجھی سیاہ جھیل سی آنکھوں میں اپنی بے تاثر نیلی آنکھیں گاڑھے وہ ایک ایک لفظ پر زور دیتے بولا۔۔۔

.

. تب کی تب دیکھیں گے۔۔۔۔۔؛"

.

. حور ہنستے اسکی بات کا مذاق اڑاتے چہرہ پھیرے دیوار کو دیکھنے لگی۔۔۔

.

. ایل کے کہے الفاظ اسکے دل میں ہلچل مچا رہے تھے،، کہی ناں کہی اسے سکون محسوس ہو رہا تھی اور ایسا کیوں تھا وہ خود بھی نہیں جانتی تھی۔۔۔

.

. دماغ جانتا تھا کہ یہ شخص محض اسے بہلا رہا ہے اپنی باتوں کے جال میں پھانس کر وہ محض اسکی ذات کی توہین کر رہا ہے۔۔

.

. مگر دل تو جیسے ہمک کر اس ظالم ستمگر کی آنکھوں سے جھلکتے ان آنچ دیتے جذبات، لبوں سے نکلے ان معتبر کرتے الفاظ پر لہک رہا تھا۔۔۔

.

. وہ نا سمجھی سی کیفیت میں اپنے عنابی لبوں کو کاٹنے لگی۔۔۔

.

. یہ جانے بنا کہ اسکا یہ فعل مقابل کے دل کی دُنیا تہہ و بالا کر رہا تھا ۔۔۔

.

. ڈونٹ ڈو دِز اگین مسز۔۔۔" ایل نے انگوٹھا حور کے ہونٹوں پر رکھتے بے تاب نگاہوں سے ان پنکھڑیوں کو نہارتے مخمور سے لہجے میں کہا۔۔۔

.

. جبکہ وہ الجھی سی نگاہوں سے اسکے سینے پر ہاتھ رکھے ذرا سا سر اُٹھائے اسکی سمندر جیسی گہری آنکھوں میں دیکھنے لگی۔۔

.

. تمہاری یہ ادا مجھے بہکا رہی ہے۔۔۔ میرے جذبات منہ زور ہو رہے ہیں۔۔۔ اور یہ میں ہی جانتا ہوں کہ تمہاری طلب کو کس طرح سے خود تک رکھتے میں نے اپنی جان کو وبال بنا رکھا ہے۔۔۔" سو ایسا کچھ بھی مت کرو کہ ایل عالیان شاہ بن کر ہمارے درمیان حائل اس نازک سی دیوار کو گرا دے۔۔۔۔

پھر تمہاری اس نازک سی جان کیلئے کے ہوش و حواس میں میری گستاخیوں کو سنبھالنا مشکل ہو جائے گا۔۔۔۔؛"

.

. گھرے بے باک سے لہجے میں وہ مسلسل ان نازک ہونٹوں کو سہلاتے اپنے دل و دماغ میں حاوی اس نازک وجود کے لیے جذبات کو عیاں کرتے حور کے پورے وجود میں کرنٹ سا دوڑا گیا۔۔۔

.

. یہ پہلی بار تھا کہ وہ شخص اس قدر بے باک ہوا تھا اور وہ مسلسل آدھے گھنٹے سے اسکے حصار میں تھی۔

.

. اسکی من مانیوں کو سہہ رہی تھی۔۔۔ مگر آج اسکے الفاظ، اسکے لمس سے حور کو کراہت کوئی نفرت محسوس نہیں ہو رہی تھی۔۔

.

. ایک الگ سا احساس تھا جو اس شخص نے اسکے دل و دماغ پر طاری کر دیا تھا۔۔۔

.

. وہ اپنی سوچوں میں گم تھی۔۔۔۔۔

.

. دماغ اس شخص سے دوری کو اکسا رہا تھا مگر دل کو اسکی باتیں سچ لگ رہی تھیں۔۔۔

.

مجھے بہت سی باتیں کرنی ہیں اپنی جان سے۔۔۔۔۔۔وہ سب بتانا ہے جو صرف اور صرف ایل جانتا ہے جسنے اسے عالیان شاہ سے ایل بننے پر مجبور کیا وہ سب بتانا ہے۔۔۔۔_____ میرا انتظار کرنا رات تک واپس لوٹ آؤں گا۔۔۔۔۔۔"

.

حور محسوس کر سکتی تھی اسکی گردن پر عالیان شاہ کا دہکتا لمس تھا اسکے آنسوں جو بے اختیار حور کی گردن میں جذب ہو رہے تھے

--

.

حور نے اسے خود سے دور نہیں کیا تھا۔۔۔

.

. وہ آنکھیں موندے اپنے نقوش پر اس ستمگر کے ہونٹوں کا عقیدت بھرا لمس محسوس کرتی رہی۔۔۔

.

. ہاں اسے محسوس ہوا تھا وہ شخص اسے عقیدت سے چھو رہا تھا۔۔۔

.

. اسکے وجود کی خوشبو حور کے اندر تک اتر رہی تھی۔۔۔

.

. یہ لمحے بے حد بھاری تھے ان دونوں کے لئے؛؛؛؛؛

.

. خیال رکھنا اپنا،، بہت جلد واپس لوٹوں گا زندگی اس بار سب کچھ ٹھیک کر دوں گا وعدہ کرتا ہوں میں ________!"

.

. اپنے جذبات پر بندھ باندھے وہ پھر سے حور کی پیشانی پر ہونٹ رکھتے سکون خود میں اتارتے اس نازک سی جان کو دیکھنے لگا۔۔

.

. جوایل کی قربت میں پسینے سے شرابور آنکھیں موندے ہوئے تھی۔۔بے اختیار اسکے لب مسکرائے۔۔۔۔

.

. اور ہاں عالیان شاہ اپنی سن شائن سے بے حد محبت کرتا ہے اتنی کہ یہ دنیا میرے الفاظ میرے جذبات کم پڑ جائیں میری محبت کی حد ماپنے کو۔۔۔۔"

.

. دوبارہ سے بیڈ پر ایک گھٹنہ ٹکائے وہ حور کے ہاتھ پر بوسہ دیے شدت سے بولا۔۔۔

.

. حور نے آنکھیں کھولے اس حسین شخص کی آنکھوں میں جھانکا جہاں صرف اور صرف محبت ہی محبت تھی۔۔

.

. وہ پھر سے نگاہیں جھکا گئی۔۔

.

. ایل اس پر کمفرٹر دیے، ایک بھرپور نظر ڈالے کمرے سے باہر نکلا۔۔۔۔

.

. @@@@@@@@@@

.

. سیکنڈ پارٹ آپ سب کے اچھے ریسپانس پر رات کو اپلوڈ ہو گا کیونکہ ابھی لکھنا ہے میں نے تو آپ کا ریسپانس دیکھ کر لکھنے کا جوش ملے گا ❤️☺️ اور ایک بات اپی کی ریچز بے حد زیادہ ہوتی ہیں اور اس حساب سے ریسپانس بے حد کم ہوتا ہے تو خاموش ریڈرز لائک لازمی کیا کریں۔۔ اگر ریسپانس اچھا ہوا تو میں تھوڑی دیر میں نیکسٹ پارٹ لکھنا شروع کر دوں گی۔۔۔

آپ کی رائٹر 😇😇 الفتِ عشق (جنونِ عشق سیزن ٹو 🔥)

#Episode_____71__part___Two .

#By___Zainab____Rajpoot .

. اجازت کے بغیر کاپی کرنا ممنوع ہے 🚫🚫۔۔۔

.

. ********______________________*******

.

. ویام میں سوچ رہی تھی کہ اب تمہیں چھٹیاں مل گئی ہیں تو کیوں ناں تم عیناں کے ساتھ کہیں گھوم پھر آؤ......"

.

. نیناں کافی ایکسائٹڈ سی ہوتے بولی تھی ویسے بھی کافی دنوں سے عیناں فدک کے پاس تھی۔

.

. اب اسے گھر آ جانا چاہیے تھا۔۔۔۔

.

. جوس کا سپ لیتے ویام نے ایک نظر نیناں پر ڈالی اور گلاس میز پر رکھتے ہاتھ ایک دوسرے میں پیوست کیے۔۔

.

. نین ایکچوئلی عین ابھی رہنا چاہتی ہے کچھ وقت کیلئے ماما (فدک) کے پاس تو اچھا نہیں لگتا میں ایسے ڈسٹرب کروں۔۔۔".

.

. کندھے اچکاتے وہ نارمل سے انداز میں بولا۔۔

.

. کیا ہوا یار ایسے کیوں گھور رہی ہیں آپ______؛"

.

. نیناں جو کافی حیرانگی سے بیٹے کو دیکھ رہی تھی ویام نے حیرت سے اسکے گھورنے کی بابت پوچھا_

.

. دیکھ رہی ہوں کہ یہ میرا وہی بیٹا ہے جو راتوں رات اپنی بیوی کو اٹھا کر لے آیا تھا یہ کہہ کر کہ وہ خود رخصتی کروا کر لے جا رہا ہے۔۔۔ اور اب ایک ہفتے سے وہ نا صرف اپنی عین سے دور ہے۔۔ بلکہ اسے اور بھی وقت دے رہا ہے کہ وہ اپنی ماما کے ساتھ گزار سکے۔۔۔۔"

.

. کہیں بخار وخار تو نہیں ہو گیا ناں،، طبیعت ٹھیک ہے تمہاری۔۔۔۔۔۔۔!"

.

. ویام کے ماتھے پر ہاتھ رکھتی وہ سنجیدگی سے اسکی بھوری آنکھوں میں دیکھتی شرارت سے بولی۔۔

.

. اہہہ موم ایسا کچھ نہیں بہت بریو ہو گیا ہے آپ کا بیٹا_____ اب یہ چھوٹی چھوٹی باتیں مجھے بے چین نہیں کرتی۔۔۔؛_

.

. مسکراتے ہوئے وہ اپنا ہی مذاق اُڑاتے دوبارہ سے ناشتہ کرنے لگا۔۔

.

. نیناں کو کافی عجیب لگا تھا مگر وہ بولی کچھ نہیں۔۔۔

.

. نین،،،،،،_____؛"

.

. ہاں کیا ہوا ہے___؟" ویام کے بلانے پر وہ چونکتی ہوش میں لوٹی۔۔۔۔

.

. میں کام سے جا رہا ہوں ہو سکتا ہے رات کو آتے ہوئے دیر ہو جائے آپ خیال رکھئے گا اپنا......'

.

. نیناں کی پیشانی پر بوسہ دیتے وہ موبائل پر میسج ٹائپ کرتے بولا۔۔

.

. دھیان سے جانا اور ہاں رات کو جلدی لوٹ آنا میں انتظار کروں گی____؛"

.

. آنکھوں سے اوجھل ہوتی اسکی پشت کو دیکھتی وہ سرد سانس بھرتے بولی۔۔۔

.

. **********

.

. وہ رات کافی دیر سے گھر لوٹا تھا،، عنایت کے ٹیسٹس رپورٹس دیکھنے کے بعد وہ کافی پریشان تھا۔۔۔

.

. سب سے زیادہ فکر تو اسے اس بات کی تھی کہ گزرتے وقت کے ساتھ وہ کیسے اپنی اینجل کو دنیا کا مقابلہ کرنا سکھا پائے گا۔۔۔

.

. ایک حادثے صرف ایک حادثے نے اس معصوم کو اس قدر حساس بنا دیا تھا۔۔

.

. وہ ہاسپٹل اور ڈاکٹرز کو دیکھتے ہی بری طرح سے چیخنا شروع کر دیا کرتی تھی ایسے حالات میں صرف ویام ہی تھا۔۔

.

. جو اسے قابو کر سکتا تھا۔۔۔

.

. ڈاکٹرز نے اسے استھما بتایا تھا،، مگر ایک سال کے عرصے سے اسکے پراپر ٹریٹمنٹ کے باعث وہ کافی بہتر ہو چکی تھی۔۔

.

. اب وہ قدرے نارمل تھی سانس اکھڑنا بھی کم ہو چکا تھا۔۔۔

.

. مگر کسی اجنبی کو دیکھنے کے بعد جو ری ایکشن اسکی باڈی اور دماغ ظاہر کرتا تھا۔۔

.

. وہ کافی جان لیوا تھا،، تیمور کو دیکھ کر جیسی حالت ہوئی تھی۔۔۔

اس کے بعد سے وہ کافی پریشان تھا۔۔۔

.

. اوپر سے عنایت کے ڈاکٹر نے اسے انڈر ابزرویشن رکھنے کا کہا تھا

ابھی بھی وہ ہاسپٹل سے لوٹا تھا۔۔۔

.

. پورا دن وہ اپنی معصوم بیٹی کے پاس رہا تھا۔۔۔

.

. جو دوائیوں کے زیرِ اثر بے ہوش تھی۔۔۔

.

. وہ بالکل نڈھال سا ہو چکا تھا۔۔ بھوری آنکھوں میں شدید سرخی
کے ڈوریاں تیر رہی تھی۔۔۔ دم گھٹنے پر اسنے شرٹ کے اوپری
بٹن کھول دیے،،

.

. مضطرب سی کیفیت میں دروازہ کھولے اسنے بے دھیانی سے
کورٹ صوفے پر پھینکا۔۔

.

. اور فوراً سے شاور لینے چلا گیا۔۔۔

.

. شاور کا یخ بستہ پانی اسکے اعصاب جھنجھلا رہا تھا۔۔۔ آنکھوں کے
سامنے وہی سال پہلے والا منظر گھوم رہا تھا۔۔۔

.

. جب وہ معصوم گڑیا اسے ملی تھی۔۔۔ویام نے بے بسی سے اپنے بالوں کو دونوں ہاتھوں میں جکڑا۔۔۔

.

. کیوں کیوں ہوا مجھ سے ایسا۔۔۔۔"کیوں نہیں پہنچ پایا میں وقت پر،،،،،"

.

. گزرے لمحات کی دردناک کرچیاں تھیں۔۔۔ ایسے کربناک لمحات جن کی وجہ سے ایک معصوم کو بے دردی سے مار دیا گیا تھا۔۔

.

. اس معصوم تین سالہ بیٹی کے سامنے اسکی ماں کو نوچا گیا تھا، کیسے برداشت کیا ہوگا اسنے یہ سب۔۔۔۔"

.

. اہہہہ کاش میں سب ٹھیک کر پاتا کاش میں وقت پر پہنچ جاتا تو آج میری اینجل ایسی ناں ہوتی۔۔۔۔۔"

.

. خود سے لڑتا لڑتا وہ تھک چکا تھا۔۔۔ دنیا کے سامنے مضبوط دکھنے والا وہ مغرور شخص اندر سے بے حد کمزور باپ تھا۔۔۔

.

. ایک ایسا باپ جو چاہ کر بھی اپنی بیٹی کو اس ٹراما سے نہیں نکال پا رہا تھا۔۔۔

.

. ویام نے بے بسی سے اپنے دونوں ہاتھ سامنے موجود دیوار پر رکھے،،، لمبے لمبے سانس بھرتے وہ کافی دیر تک شاور کے نیچے کھڑا خود کو پر سکون کرتا رہا۔۔۔

.

. ************

.

. وہ ناخن منہ میں ڈالے بری طرح سے پزل ہوتی ناخن کتر رہی تھی۔۔ نگاہیں مسلسل باتھ کے بند دروازے پر ٹکی تھیں۔۔۔

.

. جتنی زور سے اسنے دروازہ بند کیا تھا عیناں اتنا تو سمجھ ہی گئی تھی کہ وہ کافی غصے میں ہے۔۔۔

.

. شاید اسی غصے کی وجہ سے وہ اسکی موجودگی کا نوٹس بھی نہیں لے پایا تھا۔۔۔

.

. ایک دم سے دروازہ کھلا تھا۔۔۔عیناں فوراً سے سیدھی ہوتے بیڈ پر بیٹھی سامنے کی جانب دیکھنے لگی۔۔۔

.

. گیلے بالوں میں انگلیاں چلاتا وہ شرٹ لیس باتھ روم سے باہر نکلا۔۔۔

.

. جونہی نظر بیڈ کی جانب اٹھی،، وہ ساکت سا ہو گیا۔۔۔

.

. بالوں میں چلتا ہاتھ وہیں تھم سا گیا۔۔۔۔اسنے آنکھیں سکیڑتے بغور سانس روکے عین کو دیکھا۔۔۔۔

.

. پھر اسکی موجودگی کا یقین ہوتے ہی ویام نے سرد سانس فضا کے سپرد کی اور چلتا بیڈ کی جانب آیا۔۔۔؛

.

. اسے یوں غصے سے اپنی طرف آتا دیکھ عیناں نے ڈر سے کمفرٹر دونوں ہاتھوں میں دبوچ لیا۔۔

.

. اپنے چہرے پر سایہ محسوس کرتی وہ بری طرح سے لرزتی کپکپاتے لب ایک دوسرے میں پیوست کر گئی۔۔۔

.

. معاویام کی دوری کا احساس ہوا۔۔۔۔۔۔وہ پٹ سے آنکھیں کھول گئی۔۔۔

.

. یہ وہاں کیوں گیا۔۔؟؟"روم کے ساتھ اٹیچ روم کی جانب اسے جاتا دیکھ وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑائی۔۔۔۔

.

. اسے لگا تھا کہ وہ غصہ ہو گا مارے گا کمرے سے نکال دے گا مگر وہ تو خود ہی ایکسر سائز روم میں چلا گیا تھا۔۔

.

. کیا کروں جاؤں یا ناں......؟"

.

. کافی دیر تک وہ خود ہی سے مخاطب بری طرح سے الجھی سوچ رہی تھی۔۔

.

. ویام کا غصہ تو وہ دیکھ چکی تھی اگر اب وہ پھر سے اسکے سامنے گئی تو جانے وہ کیا کرے۔۔۔

.

. زیادہ سے زیادہ چاٹا مارے گا کھا لوں گی۔۔۔۔ کیا ہو جائے گا______؟ مگر آج میں کسی بھی حال میں اسے منا کر رہوں گی۔۔۔۔۔؛"

.

. بالوں کو جوڑے میں مقید کرتی وہ خود سے ہی کہتی چپل پاؤں میں اڑستی اسکے پیچھے گئی۔۔۔۔۔

.

. عیناں نے تھوڑا سا دروازہ کھول کر دیکھا سامنے کوئی بھی نہیں تھا۔۔۔

.

. مشینوں کو دیکھ اسنے حلق تر کیا۔۔۔ پھر اللہ سے مدد مانگتی وہ دھیمے دھیمے سے چلتی دروازہ اندر سے آہستگی سے بند کرتی ایکسر سائز روم میں گئی۔۔۔۔

.

. وہ کہیں بھی نہیں تھا عیناں نے منہ پھولائے اپنے سر کو کھجایا ۔۔۔۔ کتنا مشکل تھا اسے راضی کرنا۔۔۔۔ یہ اسے اب سمجھ آرہا تھا۔۔۔"

.

. عیناں نے نگاہیں پورے کمرے پر دوڑائی،، اور پھر چلتے ایک جانب کاؤچ پر بیٹھ گئی۔۔۔

.

. وہ دن میں ہی وریام کے ساتھ لوٹ آئی تھی۔۔۔

.

. وریام نے اسے بتایا تھا کہ ویام کس قدر ڈسٹرب ہے اور ایسے حالات میں اسے اچھی بیوی ہونے کا ثبوت دینا تھا۔۔۔۔

.

. ایک دم سے کھٹاک سے کچھ گرنے کی آواز پر وہ ہڑبڑاتے چیختی جگہ سے اچھل پڑی۔۔۔۔۔۔

.

. عیناں کے چیخنے پر ویام جو ابھی پول والے ایریا سے آیا تھا۔۔

.

. اسنے چونکتے سامنے اسے بت بنے کھڑا دیکھ تاسف سے سر نفی میں ہلایا اور پھر جان بوجھ کر پنچنگ بیگ کی طرف بڑھا،،

.

. عیناں نے حلق تر کرتے اسے دیکھا۔۔۔

.

. جو پیٹھ اسکی جانب کیے،،، زور زور سے بیگ کو ہٹ کر رہا تھا۔۔

.

. اسکی ہر نئ ہٹ پرانی ہٹ سے زیادہ زوردار ہوتی تھی۔۔۔ کہ عیناں خوفزدہ سی ہوتے لمبے لمبے سانس بھرنے لگی۔۔۔

.

. اسے یونہی پاگلوں کی طرح مکے مارتا دیکھ وہ دوڑتی اسکے قریب ہوئی اور باکس کے پاس کھڑی ہو گئی۔۔۔

.

. پیپ پلیز مت کک کرو______؛"

.

. ڈر سے دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچے آنکھیں زور سے بند کرتی وہ لرزتی ہوئی آواز میں بولی۔۔۔

.

. ویام نے ایک نظر اس سہمی سی لڑکی پر ڈالی،،

.

. اسکا خوف سے لرزتا وجود ہی اس شخص کو بے قرار کرنے کو کافی تھا۔۔۔

.

. ویام نے غصے سے ایک بار پھر سے ایک زور دار پنچ مارا،، اور پھر تیز

تیز قدم لیتا وہ دوبارہ سے سوئمنگ ایریا کی جانب چلا گیا۔۔۔۔

.

. فل وقت وہ عیناں کا سامنا نہیں کرنا چاہتا تھا،،

.

. دماغ تو ویسے ہی سوچوں میں الجھا ہوا تھا اوپر سے عیناں کی

موجودگی اسے گھل رہی تھی۔۔۔ اور ایسا پہلی بار ہوا تھا۔۔۔!

.

. اندر جاؤ عیناں______؛"

.

. اسکی بھاری آواز میں کہنے پر عیناں نے چونکتے حیرت سے

اس شخص کی پشت کو بے یقینی سے دیکھا۔۔۔۔

.

. جب مان دینے والا شخص ہی روٹھ جائے تو زندگی ہر طرف سے

بے رنگ لگنے لگتی ہے۔ اور اس وقت عیناں کو اپنا نام زہر لگ رہا

تھا۔۔

.

. جسے وہ بار بار لیتا اسکی تکلیف میں اضافہ کر رہا تھا۔۔۔۔

.

. تم جان بوجھ کر رہے ہو ناں یہ سب مجھے تکلیف دینے

کیلئے.......؟"

.

. وہ دھیمے قدم اٹھاتی اسکے روبرو ہوتے سوال گو ہوئی،،

.

. کیا کر رہا ہوں میں۔۔۔۔۔۔؛" سینے پر ہاتھ باندھے وہ مکمل اسکا سر تا پاؤں جائزہ لیتے ابرو اچکاتے استفسار کرنے لگا۔۔۔

.

. سرخ کھلی سکرٹ کے ساتھ میچنگ ٹاپ پہنے،،، سنہری بال جو بے ترتیبی سے دونوں کندھوں پر الجھے پڑے تھے،،،

.

. متورم آنکھیں، سرخ ہوئی چھوٹی سی ناک پھولے گلابی گال جو رونے کی شدت سے اس وقت بے تحاشہ سرخ ہو چکے تھے،،،"

.

. وہ جان لیوا حد تک حسین تھی مگر اس وقت وہ خود سے لاپرواہ بے گانہ سی پہلے سے زیادہ حسین لگ رہی تھی۔۔۔

.

. تم جانتے ہو مجھے پسند نہیں کہ تم میرا نام لو تم پھر بھی بار بار لیتے ہو،،،،،"

.

. وہ سوں سوں کرتی خفا نگاہوں سے اسے دیکھتے ناک کو ہاتھ سے رگڑتی بالکل کوئی چھوٹی بچی دکھ رہی تھی۔۔

.

. جس سے اسکی کوئی قیمتی چیز چھین لی گئی ہو اور وہ رو کر اسے واپس مانگ رہی ہو۔۔۔۔

.

. اچھا تو مجھے بھی بہت کچھ اچھا نہیں لگتا مگر تم بھی تو وہ سب کرتی

ہو،،،،"

.

. تو میں کونسا جان بوجھ کر کرتی ہوں اگر تمہیں اچھا نہیں لگتا میرا

کچھ بھی کرنا میں اب سے کچھ بھی نہیں کروں گی۔۔۔؛"

.

. آنکھوں کے کنارے سرخ ہو رہے تھے وہ دو قدموں کے فاصلے

پر کھڑی انتہائی معصومیت سے بولتی ویام کے دل کی دھڑکنوں کو

تیز کر رہی تھی۔

.

. مگر وہ خود پر سخت خول چڑھائے ہوئے تھا۔۔۔

.

. مستقبل میں وہ پھر کبھی بھی عیناں سے دور نہیں جانا چاہتا تھا جسکے لئے یہ سب کرنا بے حد ضروری تھا۔۔۔

.

. مگر جو بھی ہو، تمہیں مجھ سے محبت نہیں اور بنا محبت کے کسی کو زبردستی کے رشتے میں باندھنا بے وقوفی کے سوائے کچھ بھی نہیں،،،،؛"

.

. اسکے چہرے کا جائزہ لیتی ویام کی شارپ نگاہیں اب اسکے ننگے پاؤں پر پڑی،،،

.

. وہ ٹھنڈ کے باعث پاؤں اوپر کر رہی تھی،،، دودھیا پاؤں سرخ پڑ چکے تھے وہ بجلی کی تیزی سے اسکے نزدیک ہوا اور ہاتھ اسکی کمر

کے گرد حمائل کرتے اسے زمین سے تھوڑا اونچا کیے پاؤں اپنے پاؤں کے اوپر رکھے۔۔

.

. یہ سب اس قدر اچانک اور تیزی سے ہوا تھا کہ عیناں ویام کی گردن میں بانہیں لپیٹے اپنی بڑی بڑی آنکھوں سے اس گھورنے لگی۔۔۔

.

. ویام کئی ساںیے اسکے چہرے کو دیکھتا رہا جو حیرانگی سے اسے ہی گھور رہی تھی۔۔

.

. ناک اسکی ناک سے مس ہو رہی تھی،،، ویام کی گرم سانسیں اپنے چہرے پر محسوس کیے وہ آنکھیں پٹ سے بند کر گئی۔۔

.

. تمہیں فیور کب سے ہے......؛"ویام کا ایک ہاتھ اسکی کمر کے گرد اسے سہارہ دیے ہوئے تھا جبکہ دوسرے ہاتھ سے وہ اسکے لرزتے ہونٹوں کو چھوتا اب گردن پر ہاتھ رکھتے پریشانی سے پوچھنے لگا۔۔۔۔

.

. اس اچانک سوال پر وہ جو آنکھیں موندے ہوئے تھی فوراً سے آنکھیں کھولے اسے دیکھ خشک پڑتے لبوں پر زبان پھیرتے نگاہیں جھکا گئی۔۔

.

. میں نے کچھ پوچھا ہے تم سے،،،،فیور کب ہوا تمہیں.....؟"

.

. وووو ہ جج جس ررات تم چھوڑ کر گئے تھے اسی

رات۔۔۔۔۔؛"

.

. کمر پر مضبوط ہوتی ویام کی گرفت واضح وارننگ تھی جبھی وہ فوراً

سے سچ بولنے لگی۔۔۔۔

.

.

.

. وووویام..... "ویام نے جبڑے بھیں‌چتے اسے کسی کانچ کی گڑیا کی

مانند بانہوں میں بھرا تو عیناں گھبرا سی گئی۔۔۔

.

. مگر پھر اسکے بے تاثر چہرے کو دیکھ وہ خاموش ہو گئی۔۔

.

. اس وقت ویام کے دماغ میں کیا چل رہا تھا،، یہ جاننا عیناں کے لئے ہمیشہ کی طرح ناممکن تھا۔۔۔

.

. اسی لئے خاموشی کا مظاہرہ کرتی وہ ویام کے اگلے ری ایکشن کو سمجھنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔

.

. ویام بنا کچھ کہے تیزی سے اسے اٹھائے کمرے میں داخل ہوا،،،

.

. اور نرمی سے اسے بیڈ پر لٹائے تکیہ ٹھیک سے اسکے سر کے نیچے رکھتے وہ ڈرا چیک کرنے لگا۔۔۔

.

. عیناں اسکی ایک ایک حرکت کو نوٹ کر رہی تھی۔۔۔

.

. جو بے تاثر سے چہرے سے اپنے کام میں مصروف تھا۔۔۔

.

. تھوڑی دیر بعد مطلوبہ سامان ملتے وہ دوبارہ بیڈ پر آیا اور گھٹنہ فولڈ کیے اسکے قریب بیٹھا۔۔

.

. تھرمامیٹر عیناں کے منہ میں ڈالے وہ بخار کی نوعیت چیک کرنے لگا۔۔۔

.

. عیناں بس آنکھیں ٹکائے اسکے مغرور تنے نقوش کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

.

. میڈیسن لو؛؛؛؛؛؛" بخار کافی زیادہ تھا جبھی وہ بخار کی میڈیسن نکالتے حکمیہ انداز میں بولا۔۔۔۔

.

. عیناں نے پھولے منہ سے اسے گھورا۔۔

.

. اسکی وارننگ دیتی نگاہوں کو دیکھ بالاخر وہ اٹھتی مڈیسن لینے لگی

۔۔۔۔

.

. سو جاؤ اب۔۔۔۔۔!"

.

. میڈیسن دینے کے بعد اب نیا حکم دیا تھا۔۔۔

•

. تم کہاں جارہے ہو۔۔۔۔؛ اسے جاتا دیکھ عیناں نے فوراً سے
اسکا ہاتھ تھاما۔۔۔

•

. سٹڈی میں ہوں اگر کچھ چاہئے ہو اتو بتانا۔۔۔!"

•

. مگر۔۔۔۔۔ اسکی بات بنا سنے وہ تیزی سے سٹڈی میں چلا
گیا۔۔۔

•

. اسکا یوں جانا عیناں کو کافی برا لگا تھا۔۔

•

. آنکھوں میں آنسوں خود بخود ہی آرہے تھے،،، جنہیں بے دردی سے رگڑتے وہ کمفرٹر میں منہ دیے غصے سے لیٹ گئی۔۔

.

. کافی دیر تک کروٹیں بدلتی وہ سونے کی کوشش کرتی رہی مگر نیند وہ جاتے ہوئے ساتھ جو لے گیا تھا۔۔اب کہاں سے آنی تھی۔

.

. جبھی سٹڈی کے دروازے کو گھورتی وہ تیزی سے کمفرٹر خود سے ہٹائے جگہ سے اٹھی اور سٹڈی کا دروازہ بنا آواز کے کھولا۔۔۔

.

. سامنے ہی وہ ایک ہاتھ ماتھے پر ٹکائے کاؤچ پر لیٹا ہوا تھا۔۔۔

.

. عیناں نے بنا آواز کیے آہستگی سے دروازے کو اندر سے لاک کیا اور اسکے قریب جاتے وہ تھوڑی سی بچی جگہ پر لیٹتی ہاتھ اسکے گرد حمائل کیے اسے حصار میں لیتے چہرہ اسکے سینے میں چھپا گئی۔۔۔۔

.

. جانتی تھی وہ جاگ رہا ہے جبھی چہرہ چھپائے اس سے بچنے کی نادان سی کوشش کی۔۔۔۔

.

. ویام نے گہرا سانس بھرتے اس نازک وجود کو خود سے لپٹے دیکھ سرد سانس فضا کے سپرد کی،

.

. وہ جتنا اس سے بچنا چاہ رہا تھا وہ خود ہی اسکے قریب آ رہی تھی۔۔۔۔

.

. عیناں کے بائیں ہاتھ کو تھامے اسنے دوسرا ہاتھ کمر کے گرد لپیٹا اور ایک دم سے اسے اپنے نیچے گرایا۔۔۔۔۔!"

.

. عیناں گہرے سانس بھرتی اس کی بھوری سرخ ہوتی آنکھوں میں دیکھنے لگی۔۔۔۔

.

. جو بمشکل سے اس نازک وجود سے خود کو غافل رکھنے میں ہلکان تھا۔۔۔

.

. چاہتی کیا ہو تم_____؛ کمر پر دباؤ دیے اسنے مزید اسے خود سے قریب کرتے سرد سرسراتے لہجے میں غصے سے اسے دیکھتے پوچھا۔۔۔۔

.

. وہ پاگل ہونے کو تھا،،،، حواسوں پر طاری عیناں کی جان لیوا مہک نے اسے جھنجھلاہٹ میں ڈال رکھا تھا۔۔۔

.

. وہ چاہ کر بھی اس سے غصہ نہیں ہو پا رہا تھا۔۔۔

.

. تمہیں_____؛" یک لفظی جواب دیتی وہ چہرہ اسکے سینے میں چھپا گئی۔۔

.

. جب ویام نے بری طرح سے اسکی گردن کو دبوچے چہرہ روبرو لایا

.

. نگاہیں ان نازک پنکھڑیوں پر بری طرح سے اٹک چکی تھی۔۔

.

. عیناں اسکی نظروں کا رخ دیکھ اپنے دونوں ہاتھ اسکی گردن کے گرد لپیٹے اسکے گال پر بوسہ دینے لگی۔۔۔ویام نے آنکھیں موندے اس لمس کو محسوس کیا۔۔

.

. اور پھر بے ساختہ ہی خود سے قابو کھوتے وہ ان نازک ہونٹوں پر جھک گیا۔۔۔

.

. عیناں کی مہکتی سانسیں اسے سرور بخش رہی تھی۔۔۔۔۔ماحول میں پھیلی معنی خیز سی خنکی اسے مزید بے باکیوں پر اکسا رہی تھی۔۔۔

.

. مگر وہ خود پر ضبط کرتے اس سے دور ہوا۔۔۔

.

. بنا اسکی طرف دیکھے عیناں کا سر سینے پر رکھے تھپکنے لگا۔۔۔

.

. ووویام سسوری میں نے بہت ہرٹ کیا تمہیں مگر اب ایسا کچھ نہیں کروں گی پکا،،،،،، میں نہیں رہ سکتی تمہارے بغیر پلیز معاف کر دو مجھے۔۔۔۔۔؛"

.

. اسکے ایک دم سے دور ہونے کو وہ اسکی ناراضگی گردان اسکی
شرٹ کو مٹھیوں میں بھینچے سوں سوں کرتی بولی،،،

.

. ویام نے اپنے بھاری ہاتھ سے اسکی نازک کمر کو سہلایا۔۔۔۔۔

.

. تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں سو جاؤ صبح بات کریں گے۔۔۔۔!؛"

.

. وہ قدرے نارمل لہجے میں بولتے اسکے بالوں کو سہلاتے اسے
پرسکون کرنے لگا۔۔

.

. ویام کے سینے سے لگے وہ آج کافی دنوں کے بعد سکون کی نیند سو
پائی تھی۔۔ویام نے ایک نظر اپنی سوتی ہوئی بیوی پر ڈالی اور پھر

شدت سے جھکتے جان لیوا انداز سے اسکے نقوش کو اپنے بے تاب ہونٹوں سے چھونے لگا۔۔۔

.

. عیناں نیند میں بھی اسکے لمس پر کسمسائی تھی۔۔۔ جس پر وہ فوراً سے سیدھا ہوتے خاموشی سے چہرہ اسکے بالوں میں چھپائے خود میں نیند کی آغوش میں چلا گیا۔۔۔

.

. @@@@@@@@@@

.

. بیک ٹو بیک دھماکے دار اپی سوڈز کیلئے آپ سب کو جلدی سے لائک اور کمنٹ کرنا ہوگا ☺☺

. نیکسٹ ایپی سوڈ 900 لائکس پر آئے گی تو سب اپنا پیار شو کریں

□ ❤☺ تا کہ قسط جلدی سے آپ تک پہنچ

سکے ____ شکریہ ❤ □ اُلفتِ عشق (جنونِ عشق سیزن

ٹو 🔥)

. قسط نمبر ______ 72

#By___Zainab____Rajpoot .

. اجازت کے بغیر کاپی کرنا ممنوع ہے 🚫🚫۔۔۔

.

. ********_______________********

.

. کیا ہوا پتہ کرو اس لڑکے کا،،، مجھے جلد از جلد ایل سے ملنا

ہے۔۔۔!"

.

. کرسی پر بیٹھی وہ پیچ وتاب کھاتی تلملاتے ہوئے بولی۔۔۔۔

.

. دو دن سے وہ اسے ڈھونڈ رہی تھی جو جانے کہاں گم ہو گیا تھا۔۔۔

.

. مجھے دھوکہ دے گا یہ لڑکا،، جسے عالیان شاہ سے ایل بنانے کے لیے میں نے جانے کیا کچھ نہیں کیا،،،،؛"

.

. لیلی کی نفرت آمیز بلند آواز پر اندر جاتے ایل کے قدم تھم سے گئے۔۔۔

.

. وہ سن سا ہو گیا۔۔۔ماتھے پر بل تیزی سے بڑھنے لگے۔۔

.

. کیا مطلب میں سمجھا نہیں،،،"ایڈم جو لیلی کے ساتھ ہی آیا تھا،،

.

. ہاتھ میں تھامے حرام مشروب کا سپ لگاتے اسنے حیرت سے پوچھا،،

.

. اس ایل کو کڈنیپ کروا کر کے میں نے۔۔۔۔میں نے اسے ڈان کو دیا تھا تا کہ وہ اپنے باپ سے نفرت کرنے لگے،،،

.

. پھر جب ڈان نے اسے مارنا چاہا تب میں اچھی ماں کی طرح اسے بچانے چلی گئی۔۔

.

. اور اسے وہاں سے آزاد کروا کر اپنے جال میں قید کر لیا۔۔۔

.

. پوری زندگی وہ میرے ہر حکم کی آنکھیں بند کئے تعمیل کرتا رہا۔۔

.

. میں نے سب کچھ تباہ کر دیا اپنی پیدا ہوتی بیٹی کو مرا دیا،،

.

. ایل کی نظروں میں اسکے باپ کو برا ثابت کیا۔۔۔

.

. اتنا کچھ کرنے کے باوجود بھی میں خالی ہاتھ ہوں،،،

.

. لیلی نے غصے سے کہتے پاس میز پر پڑی بوتل کو فرش پر پٹھک دیا

۔۔۔

.

. اسکا غصہ کسی بھی طور کم نہیں ہو رہا تھا۔۔

.

. سالوں کی محنت صرف اور صرف ایل کی لاپرواہی کی وجہ سے اسکے ہاتھوں سے چلی گئی تھی،،،

.

. جسے وہ ہضم نہیں کر پا رہی تھی اوپر سے اس ایچ اے آر نے اس برے وقت میں اسے پیٹھ دکھائی تھی کہ سب سوائے ایڈم کے اسکا کوئی آسرہ نہیں تھا۔۔

.

. ری لیکس ڈارلنگ،،،،"

.

. ایڈم نے اسے باہنوں میں بھرتے محبت سے کہا،،

.

. ری لیکس نہیں ہو سکتی میں،، میری زندگی برباد کرنے والا وہ
وریام کاظمی ہے۔۔

.

. جس نے اپنی اس سو کالڈ کزن کے لیے مجھے لیلی کو ٹھکرایا،،،

.

. میری زندگی جہنم بنادی اس شخص نے۔۔۔"

.

. وہ نفرت سے وریام کا سوچتی پھنکاری تھی۔۔

.

. تبھی میں نے اس ایل سے جھوٹ بولا کہ اس وریام نے مجھے برباد کیا ہے۔۔۔

.

. مگر اس بے کار لڑکے نے آج تک مجھے اس وریام کی لڑکی نہیں لا کر دی۔۔۔۔۔ کیا فائدہ ایسے بے وقوف بیٹے کا۔۔۔۔۔۔؛"

.

. لیلی کے منہ سے نکلتے الفاظ ایل کے پیروں کے نیچے سے زمین تک ہلا گئے تھے،،،

.

. وہ بے جان ہوتی ٹانگوں کے ساتھ نیچے بیٹھتا چلا گیا۔۔

.

. جس ماں کے لیے اس نے اپنی جان کو وار دیا تھا آج وہ ماں اسے ایک پالتو کتے سے مشابہت دے رہی تھی۔۔

.

. اسکی آنکھوں میں سرخی اتنی گہری تھی جیسے وہ ضبط کی آخری انتہا پر ہو۔۔۔۔۔

.

. دماغ ایسے تھا جیسے ابھی پھٹ پڑے گا۔۔۔۔

.

. ایل نے منہ پر زور سے ہاتھ رکھے سسکیوں کو دبایا۔۔۔۔

.

. وہ رونا نہیں چاہتا تھا مگر جانے کیوں دل اس قدر تکلیف میں تھا کہ آنکھیں بہنے کو بے تاب تھیں۔۔۔

.

. اسے محسوس ہو رہا تھا جیسے اسکا دماغ سناٹوں کی ضد میں تھا۔۔۔

.

. پھر آنکھوں کے سامنے دھند سی چھانے لگی۔۔۔ آخری بار اندھیرے میں ڈوبتی نگاہوں سے جو چہرہ اس نے دیکھا تھا۔۔وہ ڈینی کا تھا۔۔۔

.

. جو اسے سہارہ دیتے وہاں سے دور لے جا رہا تھا۔۔۔

.

. میم یہ ہے وہ لڑکی جو ایل سر کے اپارٹمنٹ میں انکے ساتھ رہی تھی،،،

.

. گارڈ کے بتانے پر وہ آنکھیں چھوٹی کیے اسے گھورنے لگی۔۔۔

.

. گزشتہ دو دنوں میں اسنے ایڈم کے گارڈز کے ذریعے ایل کی ساری معلومات نکالی تھیں۔۔

.

. جہاں سے اسے اس بات کا علم ہوا تھا کہ ایک لڑکی کافی دن اسکے ساتھ اسکے اپارٹمنٹ میں رہی تھی۔۔۔

.

. سلیمان شاہ تو شروع دن سے معنی ہی نہیں رکھتا تھا مگر اس لڑکی کے آنے کے بعد اسکا بیٹا اس کا پالتو ہاتھوں سے پھسل گیا تھا۔۔۔

.

. جسے وہ چھوڑنے والی تو ہرگز نہیں تھی۔۔۔

.

. دو مجھے اسنے تصویریں جھپٹنے کے سے انداز سے چھینی اور میز پر پھیلائی،،،

.

. تصویروں میں نظر آتے عکس کو دیکھ اسنے بے ساختہ اپنے چہرے کو چھوا،،،۔

.

. آنکھوں میں حیرت کا جہاں امڈ آیا،،،

.

. حسین لب پہلی بار کپکپائے تھے،،

.

. ایل کے قریب کھڑی اس لڑکی کی آنکھوں کے سوا وہ ساری کی ساری لیلی کی کاپی ہی تو تھی۔۔

.

. لیلی نے تیز ہوتی دھڑکنوں کے ساتھ فوراً سے اس تصویر کو اٹھائے گھورا،،،

.

. ییی یہ للل لڑکی ککک کون،،،______" اسنے حیرت سے پاس کھڑے گارڈ سے پوچھا۔۔

.

. یہ ایل سر کے ساتھ تھی میم اور جس ایریا پر ان کو دیکھا گیا ہے وہ لوگ اسے بہن بتا رہے ہیں ایل سر کی۔۔۔۔؛"

.

. گارڈ نے شاپ کیپر کا رٹا رٹایا جواب لیلی کو سنایا،، جو اپنے
اندازے کے سہی ہونے پر بت سی ہو گئی۔۔۔

.

. تصویر ہاتھوں سے گرتی زمین بوس ہو گئی تھی۔۔۔

.

. جبکہ اس کے اس قدر گہرے صدمے پر ایڈم نے بے تابی سے
میز پر سے ایک تصویر کو اٹھایا،،،۔

.

. جہاں شاپ میں کھڑی وہ نخجاب والی کانچ سی آنکھوں کی گڑیا اسے
مبہوت سا کر گئی۔۔۔

.

. وہ بت بنا اس تصویر کو گھور تا رہا،، آنکھوں میں شعلے سے لپکے تھے،،،

.

. لیلی مجھے یہ لڑکی چاہیے،،، کسی بھی قیمت پر۔۔۔۔۔۔۔۔!"

.

. ضد سے بھرپور ایڈم کی بے قرار سی آواز نے لیلی کو مزید چونکا دیا۔۔۔

.

. جو مدہوش نگاہوں سے عیناں کی تصویر کو بہکی نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔

.

. @@@@@@@@@@

.

. کیا ہوا چوزی کھانا کیوں نہیں کھا رہی،،، اپنی ہلکی بڑھی بئرِیڈ کو انگوٹھے سے مسلتے وہ مسرور سا میرب کے پھولے منہ کو دیکھ بولا،،

.

. تم سے مطلب۔۔۔۔۔؛"میرب نے تڑخ کر جواب دیتے کرسی سے ذرا سا اوپر ہوتے کرسی کو نیچے سے تھام پورا گھما دیا۔۔

.

. اب وہ دوسری طرف منہ کئے بیٹھی مکمل ناراضگی کا اظہار کر رہی تھی،،،

.

. تیمور نے حیرت سے منہ کھولے اسکی حرکت پر آنکھیں چھوٹی کیے اس کی پشت کو شعلہ بار نگاہوں سے گھورا۔۔۔

.

. ہیے میر...... وٹس رانگ وِدیُو______ میری طرف دیکھو فورا۔۔۔" وہ جگہ سے اچھلتا میز کی دوسری جانب بیٹھی اپنی ناراض بیوی کو دیکھ انگلی کے اشارے سے بولا۔۔۔

.

. میرب نے بنا کان دھرے اسکی بات پر کندھے اچکائے اور ہاتھ اطمینان سے سینے پر باندھے۔۔۔

.

. تیمور نے غصے سے اسکی حرکت پر دانت پیسے اور پھر فوراً سے جگہ سے اٹھا وہ کرسی کو ہاتھ میں اٹھاتا،،

.

. بالکل اسکی کرسی کے سامنے پٹکھتا خود بھی ٹانگ پر ٹانگ جمائے بیٹھا۔۔۔

.

. میرب نے آنکھیں چھوٹی کیے اسے گھورا،،،

.

. خوبصورتی سے سجی اس ڈنر نائٹ میں جہاں کپل ایک دوسرے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال رومینٹک سے ماحول میں کھانا کھاتے تھے،،،

.

. وہیں وہ دونوں مسلسل آدھے گھنٹے سے جھگڑ رہے تھے۔۔۔

.

. میر......."

.

. کوئی میر شِیر نہیں میرب نام ہے میرا،،،،!" اسکی بات ٹوکتی وہ شہادت کی انگلی اسکی ناک کے قریب کرتی خود بھی جگہ سے تقریباً کھڑی ہوتے غصے سے بولی تھی۔۔۔

.

. افففففف یار ایک پاپ ہی تو تھا واپس جائیں گے تو بہت سے لا دوں گا۔۔۔۔؛"

.

. وہ اس خوبصورت رات کو بے کار تو ہر گز نہیں جانے دینا چاہتا تھا۔۔۔ جبھی سرینڈر کرتے محبت بھرے لہجے میں کہتے اسے منانا چاہا۔۔

.

. تمہارے لئے وہ پاپ ہو گا وہ۔۔۔۔ میری جان بستی ہے ان میں۔۔۔۔۔ پتہ ہے کتنے دنوں سے نہیں کھایا تھا میں نے،،،،!"

.

. تیمور کی بات پر اسے دکھ ہوا وہ کیسے اسکے پاپ کو صرف ایک پاپ ہی تھا کہہ سکتا تھا،،، اسی لیے جتانا ضروری سمجھا،،،

.

. موٹی موٹی آنکھوں میں موٹے موٹے آنسوں تیرنے لگے،،

.

. جنہیں برداشت کرنا تیمور شیرازی کے بس سے باہر تھا۔۔۔

.

. اوکے میری جان، میں اپنی جان کی جان لا دوں گا اسے،،،، پلیز ابھی کھانا کھالیں____؛"

.

. تیمور نے محبت سے اسکا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھرا،، نرمی سے لب ماتھے پر رکھتے وہ لاڈ اٹھاتا بے حد اچھا لگا تھا میرب کو،،،

.

. اوکے مگر مجھے روز چاہیے پاپ، وہ بھی بہت زیادہ،،،، "

.

. آنسوں کو رگڑتی وہ لگے ہاتھ اپنی بات منوانے لگی،،،

.

. تیمور نے لب دبائے،،، ضرور جاناں جتنے چاہو گی لا دوں گا،،،؛"

.

. تیمور نے جھکتے اسے بانہوں میں سمیٹتے کہا،،۔

.

. اور ڈانٹو گے بھی نہیں کبھی،،،،!"

.

. اسکی شرٹ کو مٹھیوں میں دبوچے وہ لاڈ سے بولی،،،

.

. بالکل جاناں کبھی نہیں ڈانٹوں گا،،، اسنے تصدیق کرتے میرب کو بیڈ پر اتارا۔۔۔۔

.

. تیمور کے چہرے پر بکھری مسکراہٹ میرب کو کھٹک رہی تھی وہ تو اسے غصہ دلانے کو اتنا کچھ بول رہی تھی،

.

. مگر وہ تو آگے سے ہنس رہا تھا۔۔۔۔

.

. میرب نے سر کھجاتے اسکی چوڑی پشت کو گھورا جو ٹرے میں کھانا رکھتے اب دوبارہ سے بیڈ کی طرف آ رہا تھا۔۔۔۔

.

. آج میں اپنی جان کو اپنے ہاتھوں سے کھلاؤں گا،،،

.

. پینٹ کو ہاتھ کی مدد سے اوپر سرکاتے وہ اسکے سامنے دوزانو بیٹھ محبت سے بولا،،،،

.

. تم ہنس کیوں رہے ہو،،،،!؟"

.

. تجسس کے مارے وہ پوچھے بناناں رہ سکی،،،

.

. تو کیا رونا چاہیے،،،!"پلیٹ میں رائس نکالتے اسنے آبرو اچکاتے پوچھا۔۔

.

. نہیں مطلب مجھ پر غصہ نہیں آرہا تمہیں،،،،؛"

.

. آنکھیں چھوٹی کیے وہ بغور الجھن سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

.

. غصہ کس بات کا، بلکہ مجھے تو خوشی ہے کہ میری جان پوری زندگی میرے ساتھ رہنے کو تیار ہے۔۔۔!"

.

. چمچ میں رائس بھرتے اسنے میرب کے منہ کے قریب کرتے مسکراہٹ سے کہا۔۔۔

.

. کب میں نے کب کہا،،،،؛"

.

. وہ ہونقوں کی طرح اسے دیکھتی سوالیہ ہوئ،،،،

.

. ابھی تو کہا کہ یہاں سے جانے کے بعد تمہیں روز بہت سے پاپ لا کر دینے ہونگے اور پھر تمہیں ڈانٹوں گا بھی نہیں،، تو مطلب ہم ایک ساتھ رہیں گے۔۔۔!"

.

. زبردستی چمچ اسکے منہ میں ڈالے وہ آنکھ دباتے بولا۔۔۔

.

. بھول ہے تمہاری،،،!"نوالہ نگلتے وہ پہلو بدلتے بولی،،

.

. بھول نہیں ہے بلکہ یقین ہے اپنی الفت پر،،،،:"

.

. اسکی طرف سنجیدگی سے دیکھتا وہ پراعتماد سا بولا،،

.

. میرب نے منہ بگاڑا،،،، جس پر وہ پھر سے ہنسنے لگا۔۔۔۔

.

. ہم واپس کب جائیں گے۔۔۔۔:"

.

. وہ اکتا چکی تھی اس جگہ سے جنگلی جانوروں کی خطرناک آوازوں نے ویسے ہی جان خشک کی ہوتی تھی۔۔۔اوپر سے رہی سہی کسر تیمور شیرازی پوری کر دیتا تھا،،

.

. جب تمہیں مجھ سے الفت ہو گئی تب۔۔۔۔!" اسنے پھر سے چمچ میرب کے منہ میں ڈالتے مخمور نگاہوں سے اسے دیکھتے سرسری سے انداز میں کہا،،

.

. کیا..... مطلب اب یہاں سے نکلنے کے لیے مجھے تمہیں آئی لو یو بولنا پڑے گا۔۔۔۔؛"

.

. میرب کو لگا کہ شاید اسنے غلط سن لیا ہو جبھی پھر سے دہرایا،

.

. افکورس ڈارلنگ مگر اس کے علاوہ بھی کچھ ہے،، جب تم آئی لو یو کہو گی تو میں ایسے ہی تھوڑی واپس جاؤں گا،، کچھ وقت ایک ساتھ ایک دوسرے کی بانہوں میں گزارے گے،،،

.

. کچھ حسین یادیں بنائیں گے اور پھر واپس جائیں گے۔۔۔!"

.

. ٹشو سے میرب کا چہرہ صاف کرتے وہ اسے اپنے ارادوں سے آگاہ کرتا ہلکا سا مسکرایا۔۔

.

. تو مطلب اس جنم مجھے ان جانوروں کے بیچ ہی رہنا ہو گا۔۔۔؛"

.

. وہ صدمے سے چور گھومتے سر پر ہاتھ رکھے احتجاجاً چیخی،،،

.

. واٹ جنم۔۔۔۔۔!" تیمور نے حیرت سے اسکی اول فول سنتے سوال کیا۔۔۔

.

. اور پھر ٹرے سائیڈ کرتے اسکی کمر کے گرد ہاتھ لپیٹے اسے گود میں بھرتے وہ سنجیدگی سے اسے دیکھ پوچھنے لگا،

.

. ارے انڈین ڈراموں میں کہتے ہیں چھوڑو اسے تم یہ بتاؤ کیا تم واقعی سیریئس ہو،،،،؟"

.

. وہ اب گھومتی اسکی گود میں بیٹھی جانچتی نظروں سے اسکے صبیح چہرے کو دیکھتی پوچھنے لگی۔۔۔

.

. میرب کے گھنگھریالے بالوں میں چلتی تیمور کی انگلیاں تھم سی گئیں، میں تو واقعی بے حد سئریس ہوں بس تم ہی مذاق میں لیتی ہو ہر بات۔۔۔۔"

.

. اسکی گردن پر جھکتے وہ خمار آلود لہجے میں بولا،

.

. میرب کی ریڑھ کی ہڈی میں سرسراہٹ سی ہوئی،،، اس شخص کو بدلتا روپ دیکھ تھوک حلق میں ہی اٹک گیا تھا۔۔۔

.

. میرب نے کپکپاتے ہاتھ تیمور کے کاندھوں پر رکھتے اسے خود سے دور کرنا چاہا،،

.

. جو مدہوش سا اسکی خوشبو کو خود میں سمیٹ رہا تھا۔

.

. تت تیمور،،، کمر پر اسکے سخت ہاتھوں کی حرکت نے جان لبوں پر لائی تھی، ٹانگیں بے جان سی ہونے لگی،،

.

. مگر وہ سن ہی کہاں رہا تھا۔۔۔ میرب نے دونوں ہاتھ اسکی گردن سے نکالتے بالوں میں لے جاتے بال زور سے کھینچے،، جو اس پر گھیرا مزید تنگ کر رہا تھا،،

.

. پپ پپلیز مم مت کرو،،، میرب نے جیسے ہی اسکے بالوں کو کھینچا،،

.

. وہ خمار آلود بے باک نگاہوں سے اسے دیکھتا نگاہیں جھکانے پر مجبور کر گیا۔۔۔

.

. تمہیں اب بھی لگتا ہے میر کہ میں اچھا انسان نہیں ہوں،،،

.

. اس کی طلب حواسوں کو جھنجھوڑ رہی تھی،،وہ سرخ ہوتی نگاہوں سے اسے دیکھ پوچھنے لگا۔۔۔

.

. آج خود کو روک پانا اسکے بس میں نہیں تھا۔۔

.

. اسکا یوں اچانک سے سیریس ہو جانا میرب کو اپنے چاروں اطراف خطرے کی گھنٹیاں بجتی محسوس ہونے لگی،،

.

. تت تیمور تت تم مجھے ٹھیک نہیں لگ رہے ہہ ہم بعد میں بات کریں گے۔۔۔"

.

. سینے پر دباؤ دیتی وہ اسے خود سے دور کرنے کی کوشش کرتے سنجیدگی سے بولی،،

.

. مگر وہ بنا سنے اسکے ہر احتجاج کو اپنے لبوں پر چننے لگا،،

.

. اسکی شدت بھری گرفت میرب کی سانسیں روک چکی تھی۔۔۔

.

. وہ بری طرح سے مچلتی اسے خود سے دور کرنے لگی،،

.

. جو آج واقعی ہوش میں نہیں تھا۔۔۔۔

.

. تیمور نے سر اٹھائے اسے گھورا،، جو آزادی ملنے پر گہرے سانس بھر رہی تھی۔۔۔۔

.

. تیمور پلیز ناں کرو، مجھے واپس،،،؛ اسکے ہلتے لبوں سے ادا ہوتے جملے کو وہ انگلی ہونٹوں پر رکھے روک گیا۔۔۔

.

. صرف چند پل اگر میرا قریب آنا میرا چھونا تمہیں برا لگا تو آئی سویر میں کچھ نہیں کروں گا،،،"

.

. میرب کی پھیلی نگاہوں میں دیکھتا وہ اس قدر شدت بھرے انداز سے بولا کہ اسکی آنکھوں سے جھلکتے جذبات پر وہ نگاہیں چرا گئی۔۔۔

.

. دل جیسے پسلیوں سے باہر آنے کو تھا۔۔۔

.

. ایسا نہیں تھا کہ اسے یقین نہیں تھا تیمور شیر ازی پر وہ اسے ہر طرف سے ہر طریقے سے پرکھ چکی تھی۔۔

.

. مگر ایک ڈر تھا جو دل میں کنڈلی مارے بیٹھا تھا،،

.

. وہ جانتی تھی اپنے حقوق و فرائض وہ شوہر تھا اسکا اگر وہ قریب آنا چاہتا تھا۔

.

. تو وہ اسے بار بار خود سے دور کر کے گناہگار نہیں ہو سکتی تھی،،،

.

. میرب نے خوف سے آنکھیں میچ لیں جب پیشانی پر سلگتا لمس محسوس ہوا،،

.

. وہ محبت سے اسکے نقوش کو چھوتا میرب کو پر سکون کرنے لگا،،

.

. اجازت ہے۔۔۔۔۔": اسے خود میں سمیٹتے اسنے کان میں جان لیوا سرگوشی کرتے وہاں موجود ہلکی سے روشنی کو بھی بجھا دیا،،

.

. میرب نے سر اسکے سینے پر رکھتے جیسے اسے اجازت دی تھی۔۔۔

.

. اسکی جان لیوا ادا پر آج تیمور شیر ازی کا انگ انگ مہک اٹھا تھا، اسنے مضبوطی سے اسکی کمر کے گرد حصار بنائے اسے سینے میں بھینچ لیا۔۔

.

. گزرتی رات کے ہر لمحے کے ساتھ وہ دونوں ایک دوسرے کے بے حد قریب آئے تھے،،

.

. تیمور شیرازی کا محبت بھرا لمس میرب کو محبت کی الگ دنیا میں لے گیا۔۔ آج محبت کی تکمیل ہوئی تھی،، تیمور شیرازی کی الفت نے بے حد شدت سے اس شوخ مزاج چنچل سی لڑکی کو اپنی الفت سے سمیٹا تھا،،

.

. @@@@@@@@@@

.

. میری فائل کب دو گے تم،،،،!" اپنے سارے سورسز استعمال کرنے کے باوجود بھی وہ خالی ہاتھ لوٹا تھا۔۔

.

. غصے سے مٹھیاں بھینچے انزک نے گاڑی کا ڈور زور سے بند کیا۔۔

.

. اس نے ایک نظر اندر اپنے گھر کی طرف ڈالی اور وہیں کھڑا ہوتے وہ برستے آسمان کو دیکھتا سنجیدگی سے گویا ہوا۔۔۔۔۔"

.

. میری ڈیل یاد ہے ناں تمہیں،،،؛" دوسری جانب سے وہی سوال دہرایا گیا۔۔۔

.

. انزک نے غصے سے دانت پیسے۔۔۔۔یاد ہے مجھے سب،،،، میرے پاس ہے روز اور آپ اسکے لئے کیوں پریشان ہو رہے ہیں۔۔۔میری بیوی ہے وہ، میں ہینڈل کرلوں گا۔۔۔۔؛"

.

. انزک نے کڑھتے ہوئے جواب دیا۔۔۔۔ جس پر ویام مسکرایا،،

.

. شاید تم بھول رہے ہو انزک اس کی عمر کیا ہے،،؟"

.

. ویام نے یاد دلانا ضروری سمجھا،،

.

. مجھے یاد ہے سب بھائی،،، مگر شاید آپ بھول رہے ہیں جس لڑکی سے آپ ناراض ہیں وہ بھی ابھی انیس سالہ لڑکی ہے،،، تو پھر آپ کو بھی اتنا غصہ نہیں دکھانا چاہیے،،،

.

. میں جانتا ہوں کہ مجھے کیا کرنا ہے تم اپنے کام سے کام رکھو،،،،"

.

. ویام نے غصے سے دھاڑتے ہوئے کہا، انزک محفوظ ہوتے بالوں میں ہاتھ چلانے لگا۔۔۔۔

.

. تو یہی بات آپ پر بھی سوٹ کرتی ہے اب روز آپ کے کیس کا حصہ نہیں بلکہ میری بیوی ہے اور میں جانتا ہوں کہ مجھے کیا کرنا ہے،،،"

.

. گرجتے بادلوں کی آواز نے اسکی توجہ کھینچی وہ سر اٹھائے سیاہ بادلوں میں ڈھکے برستے آسمان کو دیکھنے لگا۔۔۔

.

. میں تجھے بتا نہیں رہا انزک بس سمجھا رہا ہوں،، وہ لڑکی بہت معصوم ہے اسے جتنی محبت اور نرمی سے اپنے قریب کرو گے۔

.

. وہ اتنی ہی تمہارے ساتھ اٹیچ ہوتی جائے گی،،

.

. یہ ناراضگی ختم کردو اور تمہاری فائل میرے پاس محفوظ ہے،،۔

.

. جو تمہیں پرسوں ملے گی۔۔"

.

. مرروال سے اندر کی جانب دیکھتا وہ ایک ہاتھ پاکٹ میں ڈالتا سنجیدگی سے گویا ہوا،،

.

. کیوں کل کیوں نہیں مل سکتی۔۔۔۔اسکی بے چینی حد درجہ گہری تھی۔۔

.

. جس پر مقابل مخفوظ سا ہوا۔۔۔

.

. یار کل اپنی بیوی کا ایڈمیشن کراؤ اسکی سٹڈی مکمل ہونی چاہیے، اور یہ بات تم بھی جانتے ہو کہ آج کل کے دور میں تعلیم کس قدر اہم ہے۔۔۔۔؛"

.

. ہمممم ٹھیک کہہ رہے ہیں آپ میں کل روز کا ایڈمیشن کروا دوں گا۔۔۔۔۔۔بس آپ اپنا وعدہ یاد رکھئے گا۔۔۔"

.

. پھر سے تنبیہی انداز اپناتے اسنے وارن کیا تو ویام ہلکا سا ہنسا۔۔۔

.

. ڈونٹ وری یار تمہیں کچھ زیادہ ہی ملے گا پریشان مت ہو

"؛۔۔۔۔

.

. اسنے محبت سے لبریز لہجے میں کہا مگر انزک الجھ سا گیا اسکے جواب پر اس سے پہلے کہ وہ مزید کچھ پوچھتا،،

.

. دوسری طرف سے وہ فون رکھ چکا تھا۔۔۔

.

. انزک نے ایک نظر موبائل پر ڈالی اور پھر ٹھنڈی سانس بھرتے اس بے موسم برسات کو دیکھ وہ اندر کی جانب بڑھا۔۔۔

.

.

.

. کھانا وہ میٹنگ کے بعد ہی کھا کر آیا تھا،، اسی لئے کورٹ کے بٹن کھولتا وہ ویام کی کہی باتوں کو سوچتا قدم قدم سیڑھیاں چڑھتا اوپر کی جانب بڑھ رہا تھا۔

.

. بائیں ہاتھ سے ناب گھمائے وہ جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا نظر سامنے شیشے کی بنی وال پر پڑی،،

.

. جہاں سے پردے سرکے ہوئے تھے،، آسمان پر چمکتی تیز بجلی کی روشنی کافی بری طرح سے شیشے سے ٹکرا رہی تھی۔۔۔

.

. اسنے چاروں اطراف دیکھا کمرے میں مکمل اندھیرا تھا۔۔۔

.

. موبائل نکالتے اسنے لائٹ آن کی تو نگاہیں بکھرے ہوئے کمرے پر پڑی،،،

.

. روز______ انزک نے پریشان ہوتے اسے پکارا،،لائٹ آن کی مگر شاید فیوز اڑ گیا تھا۔۔۔

.

. لیمپ نیچے گرا ہوا تھا،،

.

. وہ مضطرب سی حالت میں بے چینی سے باتھروم میں داخل ہوا،،،

.

. جہاں روز کو ناں پاتے اسکا سانس اکھڑنے لگا تھا۔۔۔

.

. کہاں جا سکتی تھی یہ لڑکی،،،

.

. انزک نے پریشانی سے بالوں کو مٹھیوں میں دبوچ لیا،،،

.

. بے قراری سے اسے پکارتے وہ تیزی سے بھاگتا اتھل پتھل ہوئی سانسوں کے ساتھ چینجنگ روم میں داخل ہوا۔۔۔

.

. روز۔۔۔۔ دیکھو میں انزک یار کہاں ہو تم..... میں آ گیا ہوں۔۔۔۔ سامنے آؤ۔۔۔۔"

.

. وہ جو کافی دنوں سے ناراضگی کا اظہار کر رہا تھا،

.

. اب دو منٹ اس لڑکی کے آنکھوں سے اوجھل ہونے پر جیسے اسکی ساری دنیا ہی تہ و بالا ہو گئی تھی۔

.

. اتنا تو وہ جانتا تھا کہ وہ یہیں کہیں ہو گی مگر کمرے کی حالت نے اسے خوفزدہ کر دیا تھا۔۔۔

.

. پورا کمرہ چھان مارا۔

.

. مگر وہ لڑکی اس کے ضبط کا کڑا امتحان لے رہی تھی۔۔۔ تبھی تو اسکے لاکھ ڈھونڈنے پر بھی نہیں ملی،،،،

.

. وہ تیزی سے کمرے سے نکلا تو نظر عیناں کے کمرے پر پڑی،،،

.

. کسی خیال کے تحت وہ پاگلوں کی طرح بھاگتا کمرے میں داخل ہوتے اسے پکارنے لگا۔۔۔روز دیکھو میں کڈنیپر کہاں ہو تم یار،،، تم سن رہی ہو مجھے،،،"

.

. اسکی حالت کسی شکست خوردہ شخص جیسی ہو رہی تھی،،

.

. محض اسکے آنکھوں سے اوجھل ہونے پر اسے اپنا سانس رکتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

.

. کہاں جاسکتی تھی آخر وہ،،، نچلے لب کو شدت سے دانتوں تلے دباتے وہ ناامید سا باہر کی جانب بڑھا،،

.

. مگر جیسے ہی دروازے کی ناب پر ہاتھ رکھا،، اچانک اسکے دل میں خیال لپکا وہ دھیمے قدم اٹھاتا صوفے کی جانب بڑھا،،

.

. گھپ اندھیرے میں کچھ بھی ٹھیک سے دکھائی نہیں دے رہا تھا،،

.

. مگر جیسے ہی وہ دیوار کے قریب رکھے صوفے کے پاس پہنچا ایک سایہ سا نظر آیا۔۔۔

.

. وہ گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا،،روز۔۔۔۔۔۔؛اسنے اسے پکارا جو سر گھٹنوں میں چھپائے بری طرح سے لرز رہی تھی۔۔

.

. اسکی حالت دیکھ انزک بے چین سا ہوا تھا،،اسنے پھر سے روز کے بازو پر ہاتھ رکھے اسے ہلکی آواز میں پکارا،

.

. آہہہ......"انزک کا ہاتھ لگانا تھا کہ وہ بری طرح سے چیخنے لگی۔۔۔۔

.

. روز کیا ہوا میں ہوں انزک......؛"پہلے تو وہ خود چونک گیا تھا روز کے ایسے ری ایکشن پر مگر پھر اسکی چیخوں کی آواز زیادہ ہونے پر۔۔۔اسنے دونوں کندھوں سے تھامے اسے جھنجھوڑا۔۔۔

.

. جوویران آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی،،

.

. اور پھر ایک دم سے اس کے سینے سے لگتے وہ بچوں کی طرح رونے لگی۔۔۔

.

. کک ککڈ نیپپر پیپ پلیز سس سیو ممی۔۔۔۔؛"

.

. ہچکیوں کے درمیان اسکا ادا ہوا یہ جملہ انزک بمشکل سے سمجھ پایا تھا۔۔۔

.

. اششش ڈونٹ وری میں آگیا ہوں کچھ نہیں ہو گا،،،؛"

.

. انزک نے اسے خود میں بھینچتے اپنے ہونے کا احساس دلایا،

.

. جو جانے کس وجہ سے اس قدر خوفزدہ ہو گئی تھی۔۔۔

.

. وہ کافی دیر اسے سینے سے لگائے یونہی بیٹھا پرسکون کرتا رہا ۔۔۔۔ تھوڑی دیر بعد روز کے حواس بحال ہوئے،،

.

. تو انزک نے نرمی سے اسے بازوؤں میں سمیٹا،،،

.

. وہ پوچھنا چاہتا تھا اس سے کہ وہ کیوں ڈری ہوئی ہے مگر اس وقت کچھ بھی پوچھنا مناسب نہیں تھا۔

.

. اسی لیے وہ اسے بانہوں میں بھرتے اپنے روم میں داخل ہوا۔

.

. ننن نو مجھے یہاں نہیں ررر ہنا کک کڈ نیپر پپ پلیز چلو ییی یہاں سے____؛ اسکی شرٹ کو مٹھیوں میں دبوچے وہ پھر سے پینک ہو رہی تھی۔۔

.

. اششش روز میں ہوں پاس۔۔۔۔۔ کچھ نہیں ہوتا یار ری لیکس رہو۔۔۔۔۔!"

.

. انزک نے محبت سے اسے سمجھایا جو مسلسل سر نفی میں ہلا رہی تھی۔۔

.

. مسلسل رونے کی وجہ سے آنکھیں سوجھ چکی تھی،،

.

. ننن نوووووہ ببب بارش ہیں یی یہاں.....؛"اسکی بات کاٹتی وہ پھر سے رونے لگی۔۔۔

.

. انزک نے حیرت سے روتی ہوئی روز کو دیکھا اور پھر شیشے کی بنی وال کی طرف،،،

.

. جہاں سے بجلی کی چمک اور گرج صاف دکھائی دے رہی تھی۔۔۔

.

. چچ چلو یہاں سے۔۔۔۔۔۔"

.

. روز بارش ہو رہی ہے یار اس میں اتنا ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں

،اور ویسے بھی میں ہوں ناں ساتھ۔۔۔۔۔!"

.

. اسکا یوں ڈرنا انزک کو عجیب لگا تھا زیادہ تر تو لڑکیاں بارش ہوتی

دیکھ خوش ہوتی تھیں اور ایک طرف اسکی بیوی تھی

.

. جو اس قدر ڈر رہی تھی،

.

. ننن نہیں مم مجھے نہیں رہنا چھوڑو مجھے۔۔۔۔۔" انزک کی بات

سنتی وہ پھر سے چلاتی اسکی گود سے اترنے کی کوشش کرنے لگی۔۔

.

. انزک تیزی سے بیڈ کی جانب گیا اور آرام سے اسے بیڈ پر اتارتے وہ خود وال کی جانب بڑھا اور فوراً سے پردے برابر کیے،،،

.

. اب کمرہ مکمل اندھیرے میں ڈوب چکا تھا،،، اسنے سرد سانس فضا کی سپرد کی اور پھر بیڈ کی جانب بڑھ گیا۔۔

.

. **********

.

. کہاں گیا تمہارا وہ چھوٹا باس۔۔۔۔۔ بلاؤ اسے بولو کہ کام ہے مجھے بات کرنی ہے کچھ اہم......."

.

. ایچ اے آر کے پرائیوٹ روم کے باہر کھڑے گارڈز نے جیسے ہی الایہ کا راستہ روکا،،، وہ غصے سے ہاتھ سینے پر باندھتی نتھنے پھلائے بولی،،،

.

. تمہارے کو اندر نئی جانے دے گا........!

.

. سامنے کھڑے ان دو گارڈز میں سے ایک نے نہایت اونچی آواز میں کہا۔۔

.

. جبکہ دوسرا بالکل خاموش کھڑا تھا۔۔۔

.

. ابے کھجور تُو نے اسے بتایا نہیں کہ مجھے فضول بولنے والے مرد بالکل پسند نہیں،،،،"

.

. الایہ نے اس لمبے چوڑے بڑی بڑی مونچھوں والے نئے گارڈ کو غصے سے گھورتے پیچھے کھڑے گارڈ سے کہا،،

.

. جس کی ایک آنکھ سوجھی ہوئی تھی۔۔۔

.

. جی میں نے اسے سمجھایا ہے کہ آپ کو روکنے کی خطامت کرے مگر یہ مانا ہی نہیں۔۔۔۔!"

.

. ایک طرف سے سوجھے چہرے پر ہاتھ رکھتے وہ مدہم آواز میں

بڑبڑایا تھا۔۔۔

.

. ہمممم۔۔۔۔۔۔۔۔۔!"تو مطلب یہ بھی لاتوں کے بھوت والی

بات ہے۔۔۔۔۔۔؟"

.

. اس ہٹے کٹے گارڈ کو گھورتی وہ طنزیہ لہجے میں گویا ہوئی اور ہاتھ

برابر جینز کی پاکٹ میں ڈالے اسنے گردن ذرا سی ترچھی کیے اس

عجیب سے گارڈ کو گھورا۔۔۔۔۔

.

. موڑا تم جاؤ ذرا ان سے مارے کو کچھ جروری باتاں کرنی اے رے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔!"

.

. مگر تم ان سے کیا بات کرو گے اس لڑکی کے منہ سے زیادہ اسکے ہاتھ اور ٹانگیں چلتی ہیں،،،، تم ایسا کرو چلو میرے ساتھ،،،، اسے رہنے دو۔۔۔۔۔"

.

. اس مونچھوں والے آدمی کے کان میں گھستے دوسرے گارڈ نے ہمدردی سے اسے کہا۔۔۔

.

. تھارے کو کا لگے رے مورا کم رے کسی سے۔۔۔۔۔اس کڑی کو مارا خود دیکھ لیوے گا۔۔۔۔۔"

.

. اسکے کندھے کو جھٹکتے وہ ذرا سخت لہجے میں بولا۔۔۔۔

.

. ارے میں تو تیرے بھلے کو کہہ رہا تھا تو رک یہی میں تو

چلا۔۔۔۔۔؛"

.

. ایک نظر الایہ پر ڈالے وہ تیزی سے وہاں سے نکلتا چلا گیا؟

.

. ہاں تو کیا بکواس کر رہے تھے اس سے ذرا مجھے تفصیل سے

بتاؤ،،،!"

.

. اپنی دائیں بازو کے کف کو فولڈ کرتی وہ سر کو تیزی سے دائیں بائیں

حرکت دیتی اس عجیب سی مونچھوں والے سے گویا ہوئی۔۔۔

.

. موڑا بکواس نئی بکواسات کی اے ناں مارے نے،، تم چلو مارے ساتھ کونے میں جاکر باتاں کرتے اے نے۔۔۔۔۔۔!"

.

. وہ بے شرمی سے الایہ کی طرف دیکھتا آنکھ ونک کرتے بے باکی سی بولا،

.

. یُو ایڈیٹ انسان چلو میرے ساتھ تیری تو۔۔۔۔۔۔!"

.

. الایہ آگ بگولہ ہوئی اس بدتمیز انسان کو کالر سے کھینچتی اپنے ساتھ دھلائی کیلئے لے جانے لگی۔۔

.

. مگر مقابل کے لبوں پر ایک شریر سی معنی خیز مسکراہٹ تھی جو
اتنی بڑی بڑی مونچھوں میں الایہ کا دیکھ پانا ناممکن تھا۔۔

.

. ♥♥♥♥♥♥

.

. سورج کی روشن کرنیں چھپکے سے کھڑکی سے ٹکراتی کمرے میں
مدہم سی روشنی بکھیر رہی تھی،،

.

. کمرے کا خنکی بھرا ماحول یکساں خاموش عجب سا منظر برپا رہا تھا،،

.

. وہ شاور لیتا جیسے ہی بالوں میں ہاتھ پھیرتا کمرے میں آیا نظریں
سیدھا ماتھے پر بل ڈالے اس سوئی ہوئی گڑیا پر پڑیں،

.

. دل کی رفتار پھر سے سست ہوئی تھی۔۔۔

.

. وہ یکسر اسے نظر انداز کرتا مرر کے سامنے گیا،،

.

. مگر نگاہوں کا زاویہ اب بھی وہی لڑکی تھی۔

.

. جو پوری رات اسکی بے چین حالت سے ناواقف بڑے مزے سے اسکی بانہوں میں سوتی رہی تھی۔۔۔

.

. کنٹرول ویام تم کر سکتے ہو،،،" آنکھوں میں خمار تب بڑھا جب وہ کروٹ کے بل ہوتے رخ اسکی طرف کر گئی۔۔۔

.

. کمفرٹر ٹانگوں میں الجھا ہوا بے ترتیبی سے نیچے ڈھلک رہا تھا۔

.

. سنہری بال دونوں اطراف سے تکیوں پر بکھرے الگ سا منظر برپا کر رہے تھے،،، سرخ رنگ میں دمکتا وہ گلاب چہرہ ویام کاظمی کو پھر سے بہکا رہا تھا۔۔۔

.

. وہ ساری دُنیا سے لڑنے والا مضبوط اعصاب کا مالک صرف اس نازک سی لڑکی کے آگے ہار جاتا تھا۔۔

.

. ہاں اسے کوئی عار نہیں تھا یہ ماننے میں کہ اسکا عشق، اسکا جنون، اسکی الفت کبھی لفظوں کی محتاج نہیں رہی تھی۔۔۔۔۔وہ اس عمر سے اس عشق کا مریض بنا تھا۔۔۔

.

. جب لوگ اس لفظ کے مطلب سے دور دور تک ناواقف ہوتے ہیں،،،،

.

. وہ خود کو جھڑکتے نگاہیں پھیرے ڈریسنگ پر پڑے اپنے پرفیوم کو اٹھائے خود پر چھڑکنے لگے،،،

.

. اور پھر سے دل نے بغاوت کی تھی وہ نا چاہتے ہوئے بھی اسے دیکھنے لگا۔

.

. جو دنیا جہان سے غافل دونوں ہاتھ سر کے نیچے رکھے سکون سے خواب خرگوش کے مزے لوٹ رہی تھی۔

.

. اب کی بار نگاہیں ان بند قاتل نگاہوں سے ہوتی اس چھوٹی سی خوبصورت ناک پر اٹکی اور پھر وہاں سے ان نازک پنکھڑیوں پر،،،،

.

. ایک دم سے گلا خشک سا ہونے لگا،،

.

. وہ پرفیوم کو ایک طرف رکھتے میز کی طرف بڑھا،،،

.

. سائیڈ میز پر سے کپکپاتے ہاتھوں سے جگ اور گلاس اٹھائے اسنے تیزی سے پانی بھرتے گلاس لبوں سے لگایا۔۔۔

.

. ایک ہی سانس میں سارا پانی پیتے اسنے گلاس واپس رکھا اور ایک نظر اس ساحرہ پر ڈالی جسکے چہرے پر آتے بال ویام کاظمی کو ڈسٹرب کر رہے تھے۔۔

.

. وہ پرفیکٹ مرد اس وقت انوکھی حرکات کرتا بالکل کوئی بچہ دکھ رہا تھا،،

.

. وہ آہستگی سے تھوڑا جھکا اور نرمی سے انگلی پر سمیٹتے ان زلفوں کو پیچھے کیا،،

.

. بند آنکھوں چہرے پر پھیلی دنیا جہاں کی معصومیت کو دیکھ جانے کب اسکے حسین لب مسکرائے وہ پیچھے ہونا بھول گیا تھا جیسے،،،

.

. کتنے لمحات وہ یونہی اسے دیکھتا رہا،،،،

.

. ناراضگی، غصہ جیسے سب بھول گیا تھا وہ۔۔۔۔۔شاید اسی وجہ سے وہ اسے چھوڑ کر آیا تھا کہاں ممکن تھا۔

.

. کہ وہ اس کے پاس ہونے پر اس سے غصہ ہو پاتا یا پھر ناراضگی جتا پاتا۔۔۔؛"

.

. دل میں اٹھتی خواہش پر وہ فوراً سے جھکا اور سلگتے لبوں کا شدت بھرا لمس اپنی نازک سی جان کی پیشانی پر چھوڑا۔۔۔

.

. جذبات بہکنے لگے،،، بھوری آنکھوں میں خمار کی سرخی امڈنے لگی،،،

.

. اس نازک سی لڑکی کی خوشبو ویام کاظمی کو دنیا جہاں بھلانے کی صلاحیت رکھتی تھی،،،

.

. ویام نے گھنٹہ فولڈ کرتے اسکی چھوڑی جگہ پر رکھا اور پھر ان قاتل نگاہوں پر باری باری اپنے لبوں کا دہکتا لمس چھوڑا۔۔۔

.

. وہاں سے ہوتے اسنے شدت سے چھوٹی سی ناک کو چوما اور پھر اسکے پھولے خوبصورت گالوں پر اپنا محبت بھرا لمس چھوڑا،،،

.

. اپنے چہرے پر عجیب سی چبھن کو محسوس کرتی وہ نیند میں ہی کسمسائی،،، تھوڑی پر کسی کا جارحانہ لمس محسوس کرتے اسکی نیند پھک سے اڑی تھی۔۔۔

.

. وہ ہوش میں آتی فورا اسے ہاتھ مقابل کے کشادہ سینے پر رکھتے اسے خود سے دور کرتی سرکتے بیٹھ سی گئی۔۔

.

. گرے کانچ سی آنکھوں میں ایک انجانہ سا خوف تھا ایسا ڈر جسے ویام کاظمی محسوس کر سکتا تھا،،

.

. اسکی خوفزدہ حالت پر وہ خود بھی بے جان سا ہوتا اسے کھینچتے خود سے لگا گیا۔۔۔

.

. میں ہوں ویام کیا ہوا ڈرو مت......"اسے خود سے لگائے وہ اپنے ہونے کا احساس دلاتے نرمی سے ہونٹ اسکی سر پر رکھ گیا۔۔۔

.

. وہ جو کسی برے خیال کے زیرِ اثر اٹھی تھی اب سامنے اپنے اس شخص کو وہ بھی اس قدر قریب پاتے وہ آنکھیں موند گئی۔۔

.

. دل میں اٹھا ڈر کہیں سو گیا تھا،،

.

. اس شخص کا ساتھ ہی اسکی طاقت تھی، اسکے حصار میں تو غم بھی مسکرا دیا کرتا تھا،،

.

. اب بھی تو ایسا ہی ہوا تھا وہ سہمی ہوئی گھبرائی سے اٹھی تھی مگر اس شخص نے لمحوں میں اس نازک سی لڑکی کا ڈر خود میں سمیٹ لیا تھا،،

.

. سسس سوری ممکن مجھے لگا......؛"اششش کچھ نہیں لگا تمہیں میرے ہوتے کچھ بھی الٹا سیدھا سوچنے کی ضرورت نہیں۔۔۔۔؛"

.

. اسکا چہرہ روبرو لاتے وہ شدت انتہاء سے بولتا اسکی کانچ سی آنکھوں میں دیکھنے لگا۔۔

.

. جہاں مدہم مدہم سی سرخی آنکھوں کو مزید دلکش بنا رہی تھی۔۔

.

. تم نے معاف کر دیا ناں مجھے،،، ایم سوری اب نہیں کروں گی کبھی بھی۔۔۔۔۔۔۔!"

.

. معصوم سا چہرہ بنائے وہ بکھرے سراپے میں، خود سے بیگانہ کان پکڑتے معصومیت سے بولتی اس قدر پیاری لگی کہ ویام نے جھٹکے سے اسے کھینچتے خود میں سمیٹ لیا۔۔۔۔

.

. تم میرے پاگل پن کی آخری حد ہو عیناں ویام کاظمی...... ایسی حد جس کے آگے ویام کاظمی کی ساری حدیں سارا ضبط جواب دے جاتا ہے۔۔۔۔؛"

.

. اسنے نہیں کہا تھا کہ میں ناراض نہیں ہوں یا میں نے معاف کر دیا ہے مگر اس کے الفاظ اسکا شدت بھرا لہجہ اسکا تنگ ہوتا حصار،، عیناں کو یہ سمجھانے کے لئے کافی تھا۔

.

. کہ وہ آئندہ ایسی کوئی کوتاہی برداشت نہیں کرنے والا۔۔

.

. تم میرا پاگل پن ہو عین۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں اچھا صرف تب تک ہوں جب تک تم میرے پاس ہو اگر تم نے غلطی سے بھی

اب مجھ سے دور جانے کا سوچا تو یہ دنیا ویام کاظمی کا ایسا روپ دیکھے گی،، جس سے لوگ پناہ مانگے گے۔۔۔

.

. اور تم جانتی ہو مجھے جھوٹ بولنا اور جھوٹے دعوے کرنا نہیں آتے،،،،

.

. اسے سینے میں بھینچے وہ ایک ایک لفظ اسکے کان میں پھونکتا کوئی جنونیت سے بھرا جنونی شخص لگ رہا تھا۔۔۔۔

.

. شاید آج تک اسکے بہت سے روپ ایسے رہے تھے جن سے عیناں خود ناواقف تھی۔۔۔۔

.

. مگر وہ خاموش اسکے سینے سے لگی اس دھڑکنوں کی بڑھتی گھٹتی رفتار کو خود میں اُترتا محسوس کر رہی تھی۔

.

. @@@@@@@@@@اُلفتِ عشق (جنونِ عشق سیزن ٹو 🔥)

. قسط نمبر______73

#By___Zainab____Rajpoot .

.

. اجازت کے بغیر کاپی کرنا ممنوع ہے🚫🚫۔۔۔

.

. ********________________*******

.

. میں نے اسے ڈان کے پاس پہنچایا تھا میں چاہتی تھی کہ وہ اپنے باپ سے نفرت کرنے لگے میرا پالتو بن کر رہے۔۔۔۔۔۔؛"

.

. زہر کی طرح ڈستے یہ الفاظ اسکے کانوں میں پگھلے ہوئے سیسے کی مانند گونج رہے تھے،،،

.

. صبیح چہرہ پسینے سے تر تھا۔۔۔

.

. وہ گہرے سانس بھرتا وجود اپنی تنگ پڑتی کیفیت کے زیر اثر دونوں ہاتھوں کی مٹھیوں میں کمفرٹر دبوچ گیا۔۔۔

.

. عنابی لب بار بار ہل رہے تھے جیسے وہ کچھ کہنے کی کوشش میں ہو،،،،،

.

. چھوٹے سے کمرے میں بیڈ کے سامنے ہی ایک ٹو سیٹر صوفہ اور دائی جانب چھوٹی سے کھڑکی تھی،،،

.

. جس کے پاس کھڑا وہ ہاتھ پاکٹ میں ڈالے باہر کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔

.

. صوفے پر گھٹلی بنی وہ جانے کب سے ہچکیوں سے رو رہی تھی۔۔

.

. سفید بڑی سے چادر میں لپٹی وہ پوری طرح سے خود کو ڈھانپے ہوئے تھی، صرف ایک ہاتھوں کے سوا باقی سارا بدن چادر کے اندر تھا۔۔۔

.

. دودھیا نازک ہاتھوں سے وہ بار بار آنسوں رگڑ رہی تھی۔۔۔

.

. دل اس قدر تکلیف میں تھا کہ آنسوں تھمنے کا نام تک نہیں لے رہے تھے،،،

.

. وہ خود نہیں جانتی تھی کہ وہ اس ستمگر کے لیے کیوں اس قدر رو رہی ہے جس نے اسکی ساری زندگی تباہ کر دی تھی۔۔۔

.

. سیاہ جھیل سی آنکھوں میں سرخی کی ڈوریاں تیر رہی تھی۔۔

.

. نہیں۔۔۔۔۔؛"

.

. ایل ایل کیا ہوا تم ٹھیک ہو.....!"کمرہ اسکی دلخراش چیخ سے گونج اٹھا۔۔۔

.

. جب وہ پسینے سے لت پت خود سے بیگانہ سی کیفیت میں چیختا اٹھ بیٹھا۔۔۔

.

. اسکے چیخنے پر ڈینی بجلی کی سی تیزی سے اسکی طرف لپکا۔۔

.

. جوویران نگاہوں سے لمبے لمبے سانس بھر رہا تھا۔۔

.

. کیا ہوا ایل تم ٹھیک ہو۔۔۔۔۔۔؟" اسکے چہرے پر ہاتھ رکھتے وہ بے چینی سے گویا ہوا!

.

. ایل فوراً سے خود کو سنبھالتے بیٹھا، اب چہرہ بالکل سپاٹ تھا بنا کسی تاثر کے۔۔۔؛

.

. ہممممم ٹھیک ہوں میں،،، اسنے ایک نظر ڈینی پر ڈالی اور پھر بالوں میں ہاتھ پھیرتے جیسے ہی حسیات کو کسی تیسرے فرد کی موجودگی کا علم ہوا،،

.

. وہ فوراً سے چاک وچوبند ہوئے مڑا۔۔۔۔۔۔ نیلی نگاہوں میں بلا کی سرخی تھی،،۔ جو درد اپنے اندر چھپانے کے سبب تھی،

.

. سن شائن ______ "اسکے ہونٹ دھیرے سے بالکل مدہم آواز میں ہلے تھے،،،

.

. سامنے بیٹھی وہ روتی ہوئی لڑکی واقعی میں اسکی سن شائن ہی تو تھی۔۔۔

.

. اسکا پکارنا تھا کہ وہ فوراً سے روتی اٹھتے اسکے پاس بھاگی۔۔۔۔

.

. سر اسکے سینے پر رکھتی وہ بے تحاشہ رونے لگی۔۔

.

. دوپٹہ سر سے ڈھلک چکا تھا،، جسے ایل نے محبت سے دوبارہ سے اسکے سر پر رکھتے بازو کا گھیر ابنائے تھوڑی اسکے سر پر رکھی۔۔

.

. تم بے ہوش ہو گئے تھے ایل تو میں تمہیں بھابھی کے پاس لے آیا میں چلتا ہوں اب۔۔۔۔؛"

.

. ڈینی کہتے روم سے باہر نکل گیا۔۔۔ایل نے ایک نظر بند دروازے پر ڈالی گزرے دردناک لمحات جیسے ہی آنکھوں کے سامنے لہرائے درد بڑھتا چلا گیا۔۔

.

. تم کیوں رہی ہو سن شائن......؛"خود کو سنبھالتے ایل نے خود سے لگی اپنی زندگی کو روبرو کرتے متفکر سے لہجے میں پوچھا اور بے حد نرمی سے اسکے آنسوں صاف کیے۔۔۔

.

. تم بھی تو رو رہے ہو.....؛"سرخ نگاہوں سے ان نیلی آنکھوں میں تیرتے آنسوں کو دیکھتی وہ بولے بنا ناں رہ سکی۔۔

.

. اسکے یوں سادگی سے کہنے پر ایل کو بے تحاشہ پیار آیا اپنی نازک سی جان پر۔۔۔۔۔؛"

.

. بے ساختہ اسنے جھکتے حور کی پیشانی پر لب رکھے،،،

.

. احساسِ ندامت نے اسے برا طرح سے جھنجھوڑا تھا۔

.

. بے ساختہ ہی وہ آنکھیں موندے سر حور کی گود میں رکھ گیا۔۔

.

. حور حیران بھی تھی مگر خاموشی سے اسکے بالوں میں ہاتھ چلاتے اسے پر سکون کرنے لگی،،

.

. @@@@@@@@@@@@

.

. وہ فریش ہوتی نیچے آئی تو وہاں جمی محفل دیکھ چہرہ خود بخود شاداب ہوا تھا۔۔

.

. امن حیا، اور میرب تیمور کو ایک ساتھ اپنے گھر میں دیکھ وہ بے حد خوش ہوتے انکے پاس آئی۔۔

.

. السلام علیکم کیسے ہیں آپ سب۔۔۔۔۔۔:"عیناں کی چہکتی آواز پر سبھی نے مڑتے اسے دیکھا۔

.

. وعلیکم السلام آیئے آیئے محترمہ اسے کہتے ہیں عید۔۔۔۔۔۔۔۔یہ لمبی تان کر سوئے جب دل کیا تب اٹھے اور عیش کی،،،

.

. شوہر ویسے ہی دیوانہ ہے ساس اور سسر تو ویسے ہی بیٹی مانتے ہیں اسے کہتے ہیں خوش قسمتی.......:"

.

. اسکا سامنے آنا تھا کہ میرب جو حیا کے پاس بیٹھی کب سے گپیں ہانک رہی تھی۔۔۔

.

. فوراً سے جگہ سے اٹھتے اسکے قریب ہوتے جان بوجھ کر اونچی آواز میں سب کو سناتی۔۔۔وہ ہاتھ عیناں کے کندھے پر رکھتی گویا ہوئی،،،

.

. تیمور نے فوراً سے اثبات میں سر ہلاتے اپنی بیوی کی بات کی حامی بھری،،

.

. جس پر پاس بیٹھے ویام نے زبردست سا مکہ اسکے پیٹ پر دے مارا۔۔۔۔

.

. ہاہاہاہا..... اسے کہتے ہیں جورو کا غلام.....!"وہ پیٹ پر ہاتھ رکھتے پھر بھی ویام کو تنگ کرنے سے باز نہیں آیا۔۔۔

.

. ابے یار اب بس کرو خبر دار جو میری بہن کو تنگ کیا کسی نے ۔۔۔"

.

. امن ماحول کو گرم ہوتا دیکھ فوراً سے میرب اور تیمور کو جھڑکنے لگا۔۔

.

. جس پر ویام نے ایک نظر اپنی شرمائی ہوئی بیوی پر ڈالی،،، اسکا ہنستا چہرہ دیکھ انگ انگ میں سکون اترا تھا۔۔

.

. ادھر آؤ تمہیں گڈ نیوز دوں میں۔۔۔؛"""

.

. باقاعدہ عیناں کے کان میں گھستے وہ پرجوش سے لہجے میں بولی اور پھر اسے بازو سے پکڑتے سامنے بیٹھی حیا کے پاس لے گئی۔۔۔

.

. آپی کیسی ہیں آپ.....!" حیا سے ملتی وہ مسکراتے ہوئے استفسار کرنے لگی۔۔۔

.

. ارے ایسے ناں پوچھو، بلکہ یہ پوچھو کہ ہونے والی ماما کیسی ہیں آپ....!"

.

. عیناں کو ٹوکتے میرب نے لقمہ دیا اور پھر سے دبی دبی سی ہنسی ہنسنے لگی۔۔۔

.

. کیا مطلب....؟ کیا آپی سچ میں۔۔۔۔۔؛" وہ پہلے الجھن سے پوچھنے لگی مگر پھر جیسے ہی میرب کی کہی بات سمجھ میں آئی وہ خوشی سے چیخ پڑی۔۔۔

.

. جس پر مرد خضرات بھی ان کی جانب متوجہ ہوئے تھے۔۔۔

.

. یار اس میں چیخنے کی بات نہیں تھوڑا سکون کر۔۔۔۔"

.

. میرب سب کی نظریں خود پر پاتی بتیسی دکھاتی منہ ہی منہ میں بڑبڑائی۔۔۔۔

.

. آپی بہت بہت مبارک ہو آپ کو۔۔۔۔۔یار کتنی بڑی خوشخبری ہے میں ماما اور ہیر و کو سناتی ہوں۔۔۔۔۔"

.

. عیناں کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیسے ری ایکٹ کرے، وہ حیا کے گلے ملے اسے مبارک باد دیتی اٹھنے لگی تا کہ نیناں اور وریام کو آگاہ کر سکے۔۔

.

- او میڈم سب نے مل ملا کر مبارک باد بھی دے دی ہے اور اس وقت تمہاری ماما اور ہیر و اپنے ساتھیوں کے ساتھ پارٹی کر رہے ہیں۔۔

.

- جیسے ہم بچہ لوگ یہاں کر رہے ہیں۔۔۔

.

- میرب نے اسے رسان سے سمجھایا تو عیناں اوہ کرتی خاموش ہو گئی۔۔۔۔

.

- یار کیا تھا اگر الایہ آپی، اذلان بھائی اور انزک بھائی بھی ہوتے،،، سب ہوتے تو کتنا مزہ آتا۔۔۔۔!"

.

. عیناں نے گہرہ سانس بھرتے کہا۔

.

. میری لٹل ڈول نے بھائی نے کو یاد کیا،،،"

.

. دروازے کے بیچ کھڑا وہ ہاتھ پاکٹ میں ڈالے محبت بھری نگاہوں سے عیناں کو دیکھتے بولا۔۔۔

.

. اسکی آواز سنتے ہی عیناں فوراً سے مڑی دروازے کے بیچ کھڑے انزک کو دیکھ وہ بھاگتی اسکے پاس پہنچی۔۔۔

.

. کیسی ہے میری گڑیا.....؟"

.

. سر پر پیار دیتے وہ بے حد محبت سے بولا۔۔۔

.

. جل مت اسکا بھائی ہے.....!"خونخوار نگاہوں سے انزک کو گھورتے ویام کو ٹوکتے تیمور نے لقمہ لگایا۔۔۔

.

. جس پر وہ سخت نگاہ تیمور پر ڈالتا جگہ سے اٹھ گیا۔۔۔

.

. تمہارا ہی بھائی ہے چلو میرے ساتھ...!"عیناں کو ہاتھ سے تھامے وہ وہاں موجود اکیلے صوفے پر لے جاتے اسے بٹھا گیا

۔۔۔

.

. اسکے پاگل پن پر وہاں موجود سبھی غش کھانے کو تھے،،،

.

. جبکہ انزک اسکی پہلے جیسی کیئر پر دل سے مطمئن ہوا تھا۔۔۔

.

. انزک یہ گوری کون ہے تمہارے ساتھ....؟"

.

. اسکے پیچھے کھڑی روز کو گھورتی میرب بنا پوچھے ناں رہ سکی۔۔

.

. یہ میری وائف ہے روزائکہ۔۔۔۔۔۔۔یہاں آپ سے ملنے کے لیے آئے ہیں ہم۔۔۔۔۔ آؤ روز________"

.

. مسکراتے روز کو دیکھتا وہ بلند آواز میں بولا۔۔۔

.

. تو روز فوراً سے آگے بڑھی۔۔

.

. انزک نے ہاتھ تھامے اسے نزدیک کیا،، جو سہمی نگاہوں سے سب کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

.

. ڈرو نہیں یار، ہم سب تمہارے اپنے ہیں ادھر آؤ،،،،!"

.

. میرب کو وہ معصوم سی لڑکی بہت پیاری لگی تھی۔۔۔۔وہ اٹھتی انکے پاس گئی اور روز کو تھامے خود سے لگائے وہ محبت سے بولی۔۔۔۔

.

. آؤ ہم سب اندر چلتے ہیں۔۔۔۔!"

.

. حیا کو کہتی میرب روز اور عیناں کا ہاتھ تھامے اوپر کی جانب بڑھی۔۔

.

. عیناں نے گردن موڑے ویام کی طرف دیکھا کہیں وہ ناراض ناں ہو جائے۔۔۔۔

.

. ویام نے مسکراتے اسے ری لیکس رہنے کا کہا جس پر وہ کھل اٹھی تھی۔۔۔

.

. تم سب لڑکے لوگ پارٹی کے لئے اپنی تیاری مکمل کر لو اور ہم سب تمہیں سرپرائز کریں گی۔۔۔؛"

.

. میرب نے کمر پر ہاتھ ٹکائے حتمی انداز سے کہا اور پھر حیا کے پاس جاتی وہ اسکا ہاتھ پکڑے اوپر کی جانب بڑھ گئی۔۔

.

. یار الایہ اور اذلان کو تو آنے دو۔۔۔۔؛" تیمور نے ٹوکا...... وہ چاہتا تھا کہ سب کی موجودگی میں وہ الایہ اور اذلان کی رخصتی کی پارٹی بھی وصول لے۔۔۔

.

. وہ آجائیں گے دو دن تک تم لوگ تیاری مکمل رکھو،،،،؛"

.

. ویام نے انہیں آگاہ کیا تو میرب پھر سے خوش ہوئی تھی۔۔

.

. اب تو ایک گرینڈ فنکشن ہونا چاہیے۔۔۔۔ ہم اپنے اپنے ڈریس
اونلائن سیلیکٹ کرتی ہیں اور پیمنٹ ان کے اکاؤنٹ سے کریں
گی۔۔۔۔؛"

.

. میرب نے سرگوشی میں سبھی لڑکیوں سے کہا جس پر سب کے
چہرے پر مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔

.

. وہ سبھی مسکراتی ہوئی اوپر عیناں کے روم کی جانب بڑھی تاکہ وہ
زیادہ سے زیادہ شاپنگ کر سکیں۔۔۔

.

. @@@@@@@@@@

.

. ہاں اب بولو تم یہاں کیسے پہنچے قالو......؛"

.

. اسے تھامے وہ سیدھا اپنے کمرے کے ساتھ اٹیچ واشروم میں گئی تھی۔۔

.

. روم میں رہنا خطرناک تھا اور وہ جانتی تھی کہ ایچ اے آر نے پوری طرح سے اس پر نظر رکھی ہو گی۔

.

. تمہیں کیسے پتہ چلا کہ یہ میں ہوں۔۔۔۔۔!" حیرت سے اسے دیکھتا وہ پریشانی سے پوچھنے لگا۔

.

. جس پر وہ مسکرائی تھی۔۔۔۔

.

. تمہیں پہچاننے کیلئے مجھے کسی آلے کی ضرورت نہیں تم چاہے تو یہ نقلی مونچھیں لگالو یا پھر داڑھی،، مگر تمہاری یہ شکل صرف میں ہی برداشت کر سکتی ہوں۔

.

. اتنا تو میں جانتی ہوں۔۔۔۔" ایک ہاتھ سے اسکی مونچھوں کو کھینچتی وہ شرارت سے بولی۔۔۔

.

. جس پر اذلان مسکرایا تھا۔۔۔

.

. آنے میں زیادہ وقت تو نہیں لگا مُجھے۔۔۔۔۔۔؛" اسے خود سے لگائے وہ ہونٹ سر پر رکھتے سکون خود میں اتارتے بولا۔۔۔

.

. اہنہہ۔۔۔۔۔میں نے سنبھال لیا سب کچھ۔۔۔۔۔!" آنکھیں موندے وہ جانے کس قدر پرسکون ہوئی تھی،

.

. اذلان کا ہونا اسکی طاقت تھا۔۔۔ہاں دل کو سکون ملا تھا اس بار وہ اکیلی نہیں تھی۔

.

. بلکہ وہ شخص اسکے ساتھ تھا اور اب تو وہ ہر مصیبت سے لڑ سکتی تھی

۔۔

.

. سنو.......!"

.

ہمممم......؛"

ہماری رخصتی کی تیاریاں مکمل ہیں وہاں وہ سارے انجوائے کر رہے ہیں اور تو اور امن باپ بننے والا ہے۔

ایک میں ہی ہوں جو پیچھے رہ گیا۔۔۔"

جلے انداز میں اسے آگاہ کرتے وہ خاصا افسردہ سا بولا۔۔۔

فضول مت بولو۔۔۔؛" الایہ نے ٹوکا جس پر وہ ہنسا تھا۔۔۔

. میں سوچ رہا تھا آج ہی اس ایچ اے آر کا کھیل ختم کر کے واپس چلتے ہیں۔۔

.

. میں تھک چکا ہوں اب اس زندگی سے،، سکون سے کچھ پل تمہارے ساتھ گزارنا چاہتا ہوں۔۔۔۔!"

.

. اسکے کندھے پر سر رکھے وہ تھکے لہجے میں بولا۔۔۔۔

.

. تھک تو وہ خود بھی بہت چکی تھی۔۔۔۔زندگی کی تلخیوں نے اسے تھکا دیا تھا۔۔۔۔

.

. لڑ لڑ کر وہ اب تھکن زدہ ہو چکی تھی۔۔۔

.

. سکون تو زندگی میں کبھی حاصل نہیں ہوا تھا مگر اب وہ خود بھی چاہتی تھی۔۔

.

. سکون حاصل کرنا۔۔۔۔۔۔۔۔ ایک عام انسان جیسی خوش آئند زندگی گزارنا۔۔۔۔۔"

.

. میں نے پولیس کو انفارم کر دیا ہے بس تھوڑی دیر میں وہ لوگ پہنچ آئے گے.... پھر وہ خود اس ایچ اے آر کو سنبھال لیں گے۔۔۔"

.

. ہممممم......ہوپ سو کہ ایسا ہی ہو۔۔۔۔!" سرد سانس فضا کے سپرد کرتی وہ بس اتنا ہی کہہ سکی تھی۔۔

.

. @@@@@@@@@@

.

. یہ تم مجھے گھور کس بات پر رہے ہو۔۔۔۔۔؟"

.

. اشعر نے آنکھیں چھوٹی کیے وریام سے پوچھا جو مسلسل اسے گھور رہا تھا۔۔

.

. لو تمہارے بھائی کی نظر خراب ہو گئی ہے بڈھا ہو گیا ہے۔اسے نظر نہیں آرہا میں اسے کیوں گھوروں گا۔۔۔۔!"

.

. سر نفی میں ہلاتے وریام نے ساتھ بیٹھی نیناں سے کہا۔۔۔۔

.

. اوئے کون بہن۔۔۔۔۔۔۔ دوست ہے نیناں میری۔۔۔۔ بہن مت بول۔۔۔۔۔۔۔!" اشعر پھر اسے چڑھانے سے باز نہیں آیا تھا۔۔۔

.

. نیناں نے بے زاری سے رمشہ اور فدک کو دیکھا جو اسے اشاروں سے خاموش رہنے کا کہہ رہی تھیں۔۔۔

.

. جبکہ انکے چہرے پر بکھری ہنسی سے نیناں کو اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ دونوں خود اس چھیڑ خانی سے لطف اندوز ہو رہی ہیں۔۔

.

. میں منہ توڑ دوں گا تیرا جو اپنی چھوٹی بہن کو دوست بولا۔۔۔!"

.

. دانت کچکچاتے وریام نے خونخوار نگاہوں سے اشعر کو گھورتے کہا۔۔۔

.

. یار بس کر دو کیوں بچوں کی طرح جھگڑ رہے ہو؛؛"

.

. رافع کو سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ آخر یہ دونوں کیوں بچوں کی طرح لڑتے رہتے تھے۔۔۔

.

. بچہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ یہ ہے بچہ، عمر دیکھو اس کی ۔۔۔۔۔ دادا بننے جا رہا ہے سر کے بال جھڑ رہے ہیں۔

.

. گنجا ہو گیا ہے تُو گنجا_____!"

.

. وریام اچھلتا انگلی نچاتے اشعر کو کھا جانے والی نگاہوں سے گھورتے بولا ۔۔۔

.

. اپنے بارے میں کیا کہے گا تو تیرے تو سارے بال چٹے ہو گئے ہیں ۔۔۔۔ اب تُو مجھ سے بھی زیادہ بڈھا لگتا ہے ۔۔۔!"

.

. اشعر کہاں سے کم تھا اور جہاں معاملہ وریام کاظمی کو تنگ کرنے کو ہو، وہاں تو وہ صف اول پر کھڑا نظر آتا تھا۔۔۔

.

. واٹ چٹا......!" بھوری آنکھوں میں حیرت لیے وہ نیناں سے پوچھنے لگا۔۔۔

.

. نیناں نے غصے سے کندھے اچکائے...... کونسا اس سے پوچھ کر لڑ رہے تھے وہ دونوں جو وہ مطلب بتاتی پھرتی۔۔۔

.

. ابے مجھ سے پوچھ،،،، میری دوست کو بیچ میں مت لا۔۔۔۔ چٹا مطلب سفید۔۔۔۔۔ سفید ہو گئے ہیں تیرے بال یہ دیکھ یہاں

سے۔۔۔۔۔ماتھے کے پاس سارے بال۔۔۔۔۔۔۔.....چہ

چہ۔۔۔۔۔۔!ء"

.

. تاسف سے جگہ سے اٹھتے وہ وریام کے قریب جاتے اسکے سر کو

چھوتے بتانے لگا۔۔۔

.

. دور کر اپنے گندے ہاتھ۔۔۔!اور ایک بات سن لے......یہ

تیرے جیسوں کی خواہش ہی رہے گی کہ تُو وریام کاظمی کو بڈھا

دیکھ سکے۔۔۔۔۔میں پر دادا بن کر بھی جوان ہی رہوں

گا۔۔۔۔!"

.

. کالر جھاڑتے وہ ایٹیوڈ دکھاتے بولا۔۔۔

.

. رافع نے خاموش نظر دونوں پر ڈالی اور پھر منہ پر ہاتھ رکھے بیٹھی فدک، نیناں اور رمشہ کو دیکھا۔۔۔

.

. جو ایک گھنٹے سے ان دونوں کی لڑائی دیکھ دیکھ تھک چکی تھیں۔۔۔

.

. رافع نے ان تینوں کو باہر لان میں چلنے کا اشارہ کیا اور خود بھی جگہ سے اٹھ گیا۔۔۔۔

.

. تم دونوں تسلی سے جھگڑ لو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جب دل بھر گیا تو بتا دینا ہم لوگ باہر ہیں۔۔۔۔!"

.

. اشعر اور وریام جو ہونقوں کی طرح منہ کھولے ان سب کو جاتا دیکھ رہے تھے...... ان کو دیکھتے رافع نے اطمینان سے کہا اور پھر رمشہ، نیناں اور فدک کے پیچھے وہ بھی باہر نکل گیا۔۔۔۔

.

. ان سب کو کیا ہوا......!"

.

. اشعر نے حیرت سے وریام کو سوالیہ نگاہوں سے دیکھ پوچھا۔۔۔۔۔

.

. جلتے ہیں ہماری بونڈنگ سے اور کچھ نہیں......"

.

. وریام نے آنکھ دباتے کہا۔۔۔

.

. ہاہاہاہاہاہا.......؛"کمرے میں کافی دیر تک ان دونوں کا جاندار قہقہ گونجتا رہا۔۔۔

.

. @@@@@@@@@@@

.

. السلام علیکم ایوری ون..... کافی دنوں سے میری طبیعت ناساز ہے آپ سب درخواست ہے کہ دعا کر دیں اور میرے لیے دعا کریں کہ میرے دل کی مراد پوری ہو جائے۔۔۔۔ آمین ثم آمین یا رب العالمینالفتِ عشق (جنونِ عشق سیزن 🔥)

. #Second______Last______Episode

#By___Zainab____Rajpoot .

.

. اجازت کے بغیر کاپی کرنا ممنوع ہے 🚫🚫۔۔۔

. ********___________________*******

.

. سن شائن..........:"ماحول میں چھائی خاموشی کو ایل کی آواز نے توڑا،،،

.

. اسکے بالوں میں ہاتھ چلاتی وہ پوری طرح سے اسکی جانب متوجہ تھی۔۔

.

. مگر لبوں سے کچھ نہیں کہا۔۔

.

. ایل کروٹ کے بل سیدھا ہوا اور بغور اسکی نگاہوں میں دیکھنے لگا۔۔۔

.

. حور گھبر اسی گئی۔۔۔ اسکا یوں دیکھنا اسے جُزبُز کر رہا تھا۔۔

.

. جانتی ہو میری ماما کون ہیں؟" اسکا ہاتھ تھامے وہ جانے کیوں مگر آج اسے سچ بتا دینا چاہتا تھا

.

. دل کا بوجھ اس قدر بڑھ رہا تھا کہ اس سے سانس لینا محال ہو گیا تھا ۔

.

. حور نے سر نفی میں ہلایا۔۔

.

. میری ماما کا نام لیلی ہے،، تمہارے ڈیڈ وریام کاظمی کو وہ پسند کرتی تھیں انکی کلاس میٹ تھیں وہ.....؛"

.

. اسکا بتانا حور کی آنکھوں میں حیرت کے تاثرات ابھار گیا۔

.

. مگر تمہارے ڈیڈ نے اپنی کزن سے شادی کرلی، اسکے بعد میری ماما کی شادی میرے ڈیڈ سلیمان شاہ سے ہوئی،،

.

. جنہوں نے پوری طرح سے ان کو سدھارنا چاہا،،

.

. میں بہت چھوٹا تھا ماما کا رویہ بہت برا تھا میرے ساتھ۔۔۔۔۔

.

. وہ مجھے روز مارتی تھیں۔۔۔۔۔ڈیڈ ہاسپٹل چلے جاتے تھے۔۔

.

. اور پیچھے سے وہ مجھے روز مارتی تھیں مجھے دھوپ میں کھڑا دیتیں ۔۔۔۔میں بچہ تھا، ہمیشہ سوچتا رہتا کہ میری ماما مجھ سے اتنی نفرت کیوں کرتی ہیں۔۔

.

. پھر ایک روز میں باہر کھیل رہا تھا مجھے کسی آدمی نے بلایا میں جیسے ہی باہر نکلا،،

.

. مجھے آگے کچھ یاد نہیں رہا کہ کیا ہوا ہے پھر جب مجھے ہوش آئی تو
میں ایک ویران جگہ پر تھا۔۔۔

.

. ایک بڑا سا آدمی تھا۔۔

.

. جس کا نام مجھے معلوم نہیں تھا۔۔۔ اسنے پہلے دو چار دن مجھے ٹارچر
کیا.....بچہ تھا پہلے ہی عادی تھا۔۔۔

.

. خاموشی سے صبر کر لیا۔۔۔!!" کہتے ایل کے لہجے میں درد کی
کرچیاں آباد تھیں۔۔۔

.

. حور کو لگا کہ اسکا سانس رک جائے گا۔۔۔۔ اسکا ہاتھ کپکپا رہے تھے۔

.

. ایل نے سرد سانس اپنے اندر انڈیلا شاید آگے کا سچ بتانے کے لئے خود میں ہمت پیدا کر رہا تھا وہ......

.

. پھر ایک رات آئی،، میرے کپڑے جگہ جگہ سے پھٹ چکے تھے،،، درد کی شدت سے مجھ سے ہلا تک نہیں جا رہا تھا،،

.

. مجھے رات کے ایک بجے گھسیٹتے دوبارہ سے اس ڈان کے کمرے میں لے گئے،،،

.

. میں ہمت کرتا رہا مگر وجود اس قدر درد میں تھا کہ مجھ سے اٹھا نہیں گیا،،

.

. پھر وہ ڈان اچانک سے کہیں سے کمرے میں داخل ہوا.......
اسکے ہاتھ میں شراب کی بوتل تھی اور آنکھیں بالکل سرخ ہو چکی تھیں۔۔

.

. شاید وہ نشے میں تھا،،

.

. مجھے اسے دیکھتے ہی خوف آنے لگا،، میرے منہ سے آوازیں نکلنا بند ہو گئی،،

.

. مجھے پیچھے ہوتا دیکھ وہ غصے سے میرے پاؤں سے گھسیٹتے مجھے کمرے کے بیچ لے گیا۔۔اور پوری رات اپنی حوس کا نشانہ بناتا رہا۔۔۔۔

.

. وہ رات ایک عذاب کی طرح کاٹی میں نے،،،،،موت بھی منہ موڑ چکی تھی،ورنہ اتنی تکلیفوں کو برداشت کرنے کے بعد موت کیسے نہیں آتی،،،

.

. اسکے بعد بھی یہ عمل رکا نہیں،،،بہت سوں نے اپنی حوس پوری کی،،میں ہر رات موت مانگتا مگر موت کو بھی مجھ پر رحم نہیں آیا سن شائن۔۔۔۔۔۔؛"

.

. حور کا سانس بند ہونے لگا تھا وہ تصور بھی نہیں کر پا رہی تھی جو کچھ
وہ شخص خود پر سہہ چکا تھا۔

.

. پھر ایک دن میری ماں آئی،، مجھے کہا تمہارے باپ نے تمہیں
بیچا ہے اور میرے دل میں انکے لئے نفرت بھر دی،،

.

. مجھے پانچ سالوں تک ہر برے کام میں ٹرین کرتی رہی اور پھر ایک
دن مجھے تمہارے ڈیڈ کی تصویر دکھائی اور تمہاری بھی،،،

.

. میں اس وقت پوری طرح سے ان کے قابو میں تھا۔۔

.

. انہوں نے کہا کہ وریام کاظمی کی بیٹی کو برباد کرنا ہے میں مان گیا۔۔۔

.

. مگر خدا گواہ ہے سن شائن..... مجھ میں اتنی ہمت پیدا نہیں ہو پائی کہ میں تمہیں گندہ کر پاتا،،،،

.

. میرا دل ایک انجانے احساس سے واقف ہوا تھا جب پہلی بار ان آنکھوں میں ڈر کو تیرتا دیکھا تھا،،

.

. میں بھول گیا تھا میں کس لئے آیا ہوں اور یہ پہلی بار تھا کہ اس رات میں خالی ہاتھ لوٹا تھا۔۔۔

.

. اس کے بعد تم جانتی ہو کیا ہوا سب کیسے ہوا،،، مگر ایک بات شاید تم بھی نہیں جانتی،،، وہ یہ ہے کہ میں عالیان شاہ سچ میں تم سے بے پناہ محبت کرتا ہوں۔۔۔

.

. تم سے نکاح اسی وجہ سے کیا تھا کہ تمہیں کہیں کھو ناں دوں،،، سب سے چھپا کر صرف اپنے لیے رکھوں گا تمہیں..... مگر میں غلط تھا سن شائن...... میں نے غلط رستہ چنا۔۔۔ میں نے تم سے تمہارا تشخص، تمہارا غرور تمہاری انا چھین لی۔۔۔۔۔۔!"

.

. وہ سرخ آنکھوں والا نڈھال سا شخص روتے ہوئے اسکے روبرو بیٹھا اسکے ہاتھوں کو مضبوطی سے تھامے اپنا غم بیان کر رہا تھا،،

.

. اسکا غم حور کو اپنے اندر اُترتا محسوس ہو رہا تھا.....

.

. جانے کیوں عالیان شاہ کے الفاظ اسکے دل کو تکلیف دینے کا سبب بن رہے تھے۔۔۔۔۔

.

. سن شائننن.......وہ کہنا چاہتا تھا کہ وہ واقعی میں اسکے قابل نہیں،، وہ خواب نگر کی شہزادی.... بھلا وہ کہاں سے اسکے قابل تھا۔

.

. اسکی جلتی آنکھوں پر باری باری لب رکھتے وہ چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھرے اسے دیکھے گئی،،، جو بے یقینی سے اس ساحرہ کو دیکھ رہا تھا۔

.

. میں آپ کے ساتھ ہوں آپ پریشان مت ہوں.....،" سیاہ جھیل سی آنکھوں میں فکر کا جہاں لیے وہ اسے اپنے ساتھ کا یقین دلاتی اسکے ہر زخم پر مرحم رکھ گئی تھی۔۔۔

.

. ایل نے شدت ضبط سے اپنے ہونٹوں کو ایک دوسرے میں پیوست کیا اور اسے کھینچتے سینے میں بھینچ لیا۔۔۔

.

. اسکے آنسوں حور کی گردن پر جذب ہو رہے تھے،، وہ چاہتی تھی ۔۔

.

. جتنا درد جتنا غم اس شخص کے اندر بھرا پڑا تھا آج وہ اپنا سارا کرب نکال دے،،

.

. ہاں وہ ایک اچھی بیوی تھی ایک اچھی ہمسفر_______ جو اسکے برے وقت میں اسکی اذیتوں میں اسکے ساتھ تھی۔۔

.

. ○○○○○○○○○

.

. الایہ اوپن دی ڈور......" دروازہ ناک ہوتے ہی ایچ اے آر کی بھاری آواز گونجی۔۔۔۔۔۔۔۔

.

. الایہ نے ایک نظر سامنے کھڑے اذلان پر ڈالی اور پھر دروازے کو دیکھا۔۔۔۔

.

. تم باہر چلو میں آتی ہوں.......؛"

.

. لبوں پر زبان پھیرتی وہ خود کو کمپوز کرتے بولی،،، جبکہ اذلان نے غصے سے مٹھیاں بھینچ لی۔۔۔

.

. اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ ابھی اس دو فٹ کے آدمی کو زمین میں گاڑھ دیتا۔۔۔۔

.

. ابھی مطلب ابھی.....اوپن کی دی ڈور۔۔۔۔۔۔۔ڈیم

اِٹ.......!"

.

. وہ غصے سے دھاڑا تھا،، جس سے الایہ اور اذلان سمجھ چکے تھے کہ

وہ جان چکا ہے۔

.

. کہ الایہ کے ساتھ کوئی اور بھی موجود ہے.....؛"

.

. الایہ نے دانت پیستے دروازے کو دیکھا اور پھر گہرہ سانس لیتی وہ

دروازہ کھول گئی۔۔۔

.

. ایچ اے آر نے سخت نگاہ دروازے کے بیچ کھڑی الایہ پر ڈالی اور پھر دوسرے ہاتھ سے دروازے کو دھکیلتا وہ سارا دروازہ کھول گیا ---

.

. میں دس تک گنوں گا مجھے سچ سچ بتاؤ کون تھا تمہارے پاس.....!"

.

. اسنے سیکنڈوں میں تیزی سے ہاتھ چلاتے گن نکال الایہ کے ماتھے پر رکھتے سنجیدگی سے کہا---

.

. دیکھ لو کون ہے ویسے میرے خیال سے تمہارا باپ تھا.......؛"

.

. خاصا زچ کرنے والے انداز میں دونوں ہاتھ پینٹ کی پاکٹ میں

ڈالے وہ کندھے اچکاتے لاپرواہی سے بولی۔۔۔

.

. یُو.......!"

.

. اہاں ہاتھ اٹھانے کی غلطی بھی مت کرنا۔۔۔۔؛"

.

. الایہ کو تھپڑ مارنے کے لیے ایچ اے آر کا اٹھا ہاتھ بیچ میں ہی

روک لیا تھا اذلان نے۔۔۔۔'

.

. ایچ اے آر نے حیرت سے ششدر ہوتے اپنے ہاتھ پر مضبوط

ہوتی اذلان کی گرفت کو دیکھا۔

.

. اور پھر اسکے چہرے کو جو حد درجہ سنجیدہ تھا۔۔۔

.

. لڑکی پر ہاتھ اٹھانے والا مرد مرد نہیں ہوتا.... سالے چوہے۔۔۔۔۔۔۔!" اسکے بازو کو جھٹکے سے مروڑتے وہ پیچھے لگاتے دل جلانے والے انداز میں بولا۔۔۔؛

.

. الایہ نے نفرت بھری نگاہ اس شخص پر ڈالی جو محبت کا دم بھرتے نہیں تھکتا تھا۔۔۔۔

.

. گھٹیا انسان تم جیسے انسان کبھی کسی سے محبت نہیں کر سکتے جانتے ہو کیوں.......! کیونکہ وہ شخص جسکا ضمیر مر چکا ہو،، جو کسی کی بہن

بیٹیوں کو جانوروں کی طرح بیچے وہ انسان کہلانے کے بھی لائق نہیں....... محبت تو بہت دور کی بات ہے۔۔۔۔۔۔۔۔!"

.

. زمین پر گرا وہ بری طرح سے غصے سے کھول رہا تھا۔۔۔

.

. تم دونوں کو میں چھوڑوں گا نہیں.... کیا لگتا ہے تمہیں کہ مجھے ٹھکرا کر تم یہاں سے زندہ چلی جاؤ گی۔۔۔۔۔!"

.

. گارڈز.......؛" نفرت سے پھنکارتا وہ فوراً سے جگہ سے اٹھا تھا۔۔۔

.

. کپڑے جھاڑتے اسنے زہر بھری نگاہوں سے اذلان اور الایہ کو دیکھا۔۔۔

.

. پکڑلو ان دونوں کو، میری محبت اور نرمی کا بہت غلط فائدہ اٹھالیا تم نے، مگر اب حساب ہو گا۔۔۔۔۔۔

.

. ایچ اے آر تم دونوں کو ایسی عبرت ناک موت دوں گا کہ رہتی دُنیا تک لوگ میرے نام سے کانپیں گے۔

.

. چہرے پر شیطانی مسکراہٹ سجائے وہ کاٹ دار نگاہوں سے ان دونوں کو دیکھتے بولا......

.

. سنا نہیں تم لوگوں نے کیچ دیم.......!''وہ مڑا اور خاموش کھڑے اپنے گارڈز کو دیکھتے چلانے لگا۔۔۔۔

.

. ہم ان کو کچھ نہیں کہیں گے............ ان میں سے ایک نے اونچی آواز میں کہتے گن کا رخ ایچ اے آر کی جانب کیا۔۔۔

.

. تو ایچ اے آر نے حیرت زدہ نظروں سے اسے دیکھا،، اسکی دیکھا دیکھی باقی سب گارڈز نے بھی گن ایچ اے آر پر تان لی...

.

. یہ یہ کلک کیا کر رہے ہو، "وہ غصّے سے اپنے گارڈز کو گھورتے بولا۔

.

. نیچے کرو سب انہیں.... ہاتھ کے اشارے سے انہیں گنز نیچے کرنے کا کہتے وہ پسینے سے شرابور چہرے کو صاف کرنے لگا-

.

. جب تک بات ہماری بہنوں تک نہیں تھی ہم سب چپ تھے مگر اب تم ہماری ہی بہنوں کو بیچو گے۔اور ہم چپ رہیں گے،،، ایسا کچھ بھی نہیں ہو گا۔۔۔۔۔؟!"

.

. البرڈ جو گارڈز کا چیئر پرسن تھا اسنے آگے بڑھتے گن اچ اے آر کے ماتھے پر رکھتے کہا۔

.

. تتت تم مجھے مارو گے،،، دور رہو پیچھے ہٹو سارے..................!"

.

. وہ ہذیانی سی کیفیت میں چلانے لگا۔۔۔۔

.

. آنکھوں کے سامنے وہی بے بس لڑکیاں گھوم رہی تھیں؛ جن کو اس نے بے دردی سے مارا پیٹا تھا ان کی آبرو کو سرے بازار بیچا تھا۔

.

. وہ سبھی اس پر ہنستی اسکی بے بسی کا مذاق اڑا رہی تھیں۔۔

.

. رکو تم سب؛ اس جیسے گھٹیا انسان کی موت اتنی آسان نہیں ہونی چاہیے۔۔۔۔۔۔۔!"

.

. اذلان نے نفرت بھری نگاہ ایچ اے آر پر ڈالتے کہا،،

.

. تو وہاں موجود سبھی سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھنے لگے۔۔۔

.

. چلو میرے ساتھ،،،!"

.

. گریبان سے اسے گھسیٹتے وہ کھینچتے کمرے سے باہر لے گیا۔۔۔۔۔ الایہ اور وہ سبھی گارڈز حیرت سے اذلان کو دیکھتے اسکے پیچھے ہی باہر نکلے۔

.

. جو قدم قدم سیڑھیاں اُترتا نیچے بنے تہہ خانے کی جانب بڑھ رہا تھا۔۔۔

.

. چپ کر جاؤ تم۔۔۔۔۔۔!"ایچ اے آر پاگلوں کی طرح خود پر ہنستی ان لڑکیوں کو ڈانٹ رہا تھا جو اس پر ہنس رہی تھیں۔۔۔

.

. یہ ہے تمہارا موت تک کا ٹھکانہ....... یہ وہی جگہ ہے جہاں تم ان معصوم بچیوں کو زندگی سے دور اپنی قید میں جانوروں سے بدتر سلوک کرتے رکھتے رہے ہو، اور اب سے یہی تمہارا ابدی ٹھکانہ ہے۔۔۔۔۔۔!"

.

. ہتھ کڑی سے اسکے ہاتھوں کو دیوار سے باندھتے اذلان نے تاسف سے اس شخص کو دیکھتے کہا، جو پاگلوں جیسی حرکات کر رہا تھا،

.

. ننن نہیں چھوڑو مجھے،،،، اے لڑکی دور رہو تم.....؛"

.

. ایچ اے آر نے وحشت بھری نگاہوں سے اپنی طرف بڑھتی لڑکی سے کہا،،

.

. الایہ افسوس سے اس شخص کو دیکھ رہی تھی،، جو محض اتنی سی شکست برداشت ناں کر سکا تھا۔۔۔

.

. کہاں کی دولت،، کہاں کا پیسہ،،،، آج کوئی بھی چیز اسکے کام نہیں آئی تھی۔۔۔۔

.

. جس بے رحمی سے معصوموں پر ظلم کرتا رہا تھا اسکے سامنے تو یہ سزا کچھ بھی نہیں تھی۔۔

.

. مگر وہ شخص تو خود ہی پاگل ہو چکا تھا اپنی شکست وہ بھی اس طرح سے اسے ملے گی۔۔۔۔

.

. اسی بات کی وجہ سے وہ پاگل ہو چکا تھا اور اس وقت وہاں موجود ہر شخص کی آنکھ میں سوائے نفرت اور افسوس کے کچھ بھی نہیں تھا اسکے لئے۔۔۔۔۔۔!"

.

. تم سب کا بے حد شکریہ جو تم سب نے سچ کا ساتھ دیا......؛"

.

. تہ خانے کا دروازہ بند کرنے کے بعد وہ الایہ کے ساتھ کھڑا ممنون سے لہجے میں بولا،،،

.

. شکریہ ادامت کریں،،،، یہ انسان ہمارے لئے سب کچھ تھا ہم نے سالوں اسکی خدمت کی ہے اور آج یہ اپنے برے وقت میں ہماری ہی بہنوں اور بیٹیوں کو بیچنے کی سکیم بنا رہا تھا۔۔۔

.

. یہ تو اچھا ہوا کہ الایہ میڈم نے ہمیں وہ ویڈیو دکھا دی۔۔

.

. جس میں ایچ اے آر کسی شخص سے ڈیل کر رہا تھا تبھی ہماری آنکھوں پر بندھی پٹی ہٹ گئی۔۔۔

.

. البرڈ کے بتانے پر اذلان نے چونکتے الایہ کو دیکھا۔۔۔۔

.

. مجھے شک تو پہلے ہی تھا اسی لئے میں بار بار ہنگامہ کر کے اس کے میٹنگ روم میں جاتی تھی۔۔۔

.

. اور پھر وہاں پر کیمرہ لگا دینے کے بعد میرا کام ختم تھا۔۔۔۔۔

.

. اب یہ تم لوگوں پر تھا کہ تم سب اس شخص کے ساتھ کیا سلوک کرو گے اسے معاف کرو گے یا پھر چھوڑ دو گے......؛"

.

. پھر بھی آپ کا بے حد شکریہ آپ نے ہماری آنکھیں کھول دی۔۔۔۔

.

. اب سے ہم سب کوئی برا کام نہیں کریں گے بلکہ ایمانداری سے روزی کمائیں گے۔۔۔۔نیک کام کریں گے۔۔۔۔"

.

. مجھے یقین ہے کہ تم سب آئندہ کوئی برا کام نہیں کرو گے،،،، تھوڑی دیر میں پولیس آنے والی ہے اس سے پہلے ہی تم سب لوگ یہاں سے چلے جاؤ اور ایک اچھی زندگی گزارو۔۔۔۔"

.

. الایہ نے کہتے ساتھ ہی ایک نظر اپنے ساتھ کھڑے اذلان پر ڈالی جس کے لبوں کے کونے مسکرا رہے تھے۔۔۔

.

. اور اس ایچ اے آر کا کیا ہو گا؟" البرڈ نے پریشانی سے پوچھا کیونکہ اگر پولیس آئی تو وہ لوگ اسے بچا لیں گے ۔۔۔

.

. اس بات کی فکر مت کرو،،، ہم اس جگہ کو اچھے سے بند کر دیں گے یہاں آنے کا ہر رستہ بند ہو جائے گا پھر کوئی بھی چاہ کر یہاں نہیں آئے گا ۔۔۔"

.

. اذلان نے تاسف بھری نگاہ اس تہ خانے کے بند دروازے پر ڈالتے کہا ۔۔۔۔"

.

. جس پر سبھی متفق ہوتے وہاں سے نکل گئے ۔۔۔۔

.

. مگر ایچ اے آر چیخ چیخ کر اب تھک چکا تھا۔۔۔پاوں سے خون رس رہا تھا اور وہ لڑکیاں اس پر مسلسل ہنسے جا رہی تھیں۔۔۔۔

.

. جب جیت کا سرور انسان کے سر پر سوار ہو جائے تو وہ ہار برداشت نہیں کر پاتا،، مگر ایک بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہیے کہ ہمارے کیے ہر اچھے اور برے کام کا صلہ اس دنیا اور آخرت دونوں میں ملے گا۔۔۔۔۔

.

. اور سزا اس قدر سخت ہو گی کہ ہم گناہ گار برداشت نہیں کر سکے گے۔۔۔۔!

.

. @@@@@@@@@@@

.

. ********دو ہفتے بعد********

.

. امن آپ ریڈی نہیں ہوئے وہاں سب تیار کھڑے ہیں اور ایک میرے شوہر ہیں ان کی تیاری ہی ختم نہیں ہوتی۔۔۔۔!"

.

. پاؤں تک جاتی اس سنہری پوشاک میں وہ ہلکا سا سجی سنوری،،، ایک ہاتھ میں بریسلٹ ڈالے،، بالوں کو دونوں کندھوں پر ڈالے، پنک لپ اسٹک لگائے،، جھیل سے آنکھوں میں کاجل لگائے وہ سادگی میں بھی قیامت برپا کر رہی تھی۔

.

. ڈریسنگ کے سامنے کھڑا وہ بالوں کو برش کرتا جانے کب سے اسے نہار رہا تھا جو کرسی پر بیٹھی کافی خفا خفا سی دکھ رہی تھی۔۔۔

.

. لختِ جگر آج تمہارے اکلوتے بھائی پلس دیور کی شادی ہے تو پھر اتنی تیاری تو بنتی ہے۔۔۔"

.

. پرفیوم ہاتھ میں تھامے وہ قدم قدم چلتا لبوں پر جان لیوا مسکراہٹ سجائے اسکے قریب آیا۔۔۔

.

. ہاتھ کرسی پر رکھتے امن نے پرفیوم حیا پر اسپرے کرتے شرارت سے کہا۔۔۔۔

.

. جس پر وہ منہ بسور گئی۔۔

.

. تو اسکا کیا مطلب، جب اذلان اور الایہ پاکستان پہنچ جائیں گے ہم لوگ تب جائیں گے فنکشن پر؟"

.

. حیرت سے اسے دیکھتی وہ منہ کھولے بولی، جس پر امن گہرہ ہنسا۔۔

.

. ہونے کو تو کچھ بھی ہو سکتا ہے جیسے،،، تم اس وقت مجھے بہت زیادہ پیاری لگ رہی ہو اور میرا دل چاہ رہا ہے،، کہ میں تمہیں خود میں قید کر لوں......"

.

. تھوڑی سے پکڑتے حیا کا چہرہ روبرہ لاتے وہ مخمور آنچ دیتے لہجے میں بولا۔۔۔۔

.

. دور رہیں زیادہ فری مت ہوں؛؛؛؛؛ نیچے سب ویٹ کر رہے ہیں اور آپ بھی جلدی سے نیچے آجائیں......!"

.

. امن کے سینے پر دونوں ہاتھوں سے دباؤ دیتی وہ اسے خود سے دور کرتے بولی،،،

.

. یار دیٹس ناٹ فیئر..................................واپس آؤ حیا،،،"

.

. حیا کو روم سے نکلتا دیکھ وہ اونچی آواز میں پکارتا خود بھی اسکے پیچھے ہی روم سے نکلا۔۔۔

.

○○○○○○○ .

.

. کڈ نیپر جلدی کرو،،،،!"

.

. ہاں بس تھوڑا سارہ گیا........"ہاتھ میں پکڑی پن سے بالوں کو سیٹ کرتے انزک نے عجلت سے کہا،،

.

. جس پر روز منہ بسورتے خاموش ہو گئی۔۔۔ پچھلے آدھے گھنٹے سے وہ اس کا ہیئر اسٹائل بنا رہا تھا،،

.

. اور روز بیچاری بس خاموشی سے اسکے آگے بیٹھی تھی۔۔۔۔

.

. جو بڑے مصروف سے انداز میں بال بنا رہا تھا۔۔۔۔

.

. مارون کلر کے ڈارک غرارہ پہنے، ڈارک گولڈن بالوں کا دونوں اطراف سے اسٹائل بنائے۔۔۔۔۔ لبوں پر سرخ لپ اسٹک سجائے،، آنکھوں میں ہلکی سی کاجل کی لکیر کھینچے وہ بے حد خوبصورت دکھ رہی تھی۔۔

.

. پرفیکٹ.......!" ہاتھ سینے پر باندھے گہری نگاہوں سے اسکا تفصیلی جائزہ لیتے وہ مسکراتے بولا،،

.

. جس پر روز نے ابرو اچکاتے اسے دیکھا۔۔۔

.

. جو خود بھی اس وقت بلیو تھری پیس میں نکھرہ نکھرہ سا کافی ہینڈسم لگ رہا تھا...

.

. روز کا ایڈمیشن یونی میں ہو چکا تھا،، ایچ اے آر کے متلعق اسنے کوئی سوال نہیں کیا تھا۔۔۔

.

. کیونکہ وہ جان چکی تھی کہ اسکا بھائی جس طرح کے کاموں میں ملوث تھا۔

.

. اسکے بعد اسکے بچنے کی امید کرنا بے وقوفی ہے۔۔۔!

.

. انزک کے علاؤہ باقی سب گھر والوں کا رویہ بھی بے حد اچھا تھا اسکے ساتھ،،، الایہ بھی اب اچھے سے پیش آتی تھی اسکے ساتھ اور عیناں تو اتنے دنوں سے اپنے گھر میں ویام کے ساتھ تھی۔۔۔۔

.

. انزک ابھی اپنے رشتے کو وقت دینا چاہتا تھا۔۔

.

. وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ وقت سے پہلے کسی قسم کا کوئی بوجھ ڈالے روز پر۔۔۔۔!"

.

. اسکے ہر فیصلے پر روز پوری طرح سے اسکے ساتھ تھی۔۔۔

.

. اسے یقین تھا کہ اسکا ہمسفر اسے ہر برے سائے سے بچا لے گا اور اسی وجہ سے وہ بے حد پر سکون تھی۔۔

.

. چلیں......؛''' ہاتھ اسکے سامنے پھیلائے وہ مان سے بولا،، جس پر روز نے مسکراتے اسکے ہاتھ کو تھام لیا،،

.

○○○○○○○ .

.

. آنٹی تیمور نے مجھے تھپڑ مارا......؛" آنکھوں میں آنسوں لئے وہ
ھل بھل کرتی معصوم سا چہرہ بنائے سیڑھیوں سے اترتی مسز
شیرازی کے پاس آئی۔۔۔۔۔۔

.

. جو والہانہ نگاہوں سے اپنی بہو کے دمکتے روپ کو دیکھ رہی
تھی۔۔۔۔

.

. نیوی بلیو کلر کی نائیٹی میں وہ سجی سنوری بے حد حسین لگ رہی تھی
۔

.

. ارے کیوں مارا اس نے میری بچی کو؛؛؛؛؛ میرب کو سینے سے لگائے وہ خفا نگاہوں سے سیڑھیوں سے اُترتے تیمور کو دیکھ بولی

.

. ماما میں نے کچھ نہیں کیا میری اتنی مجال ہے کہ میں آپ کی لاڈلی کو کچھ کہوں،،،،،!"

.

. وہ سرینڈر کرنے کے سے انداز میں ہاتھ اٹھاتا آنکھیں پھیلائے بولا---

.

. توکیا یہ جھوٹ بول رہی ہے بچی------!" مسز شیرازی نے ذرا سخت لہجے میں کہا---

.

. جس پر تیمور نے دانت پیستے اس ڈرامے باز کو گھورا،، جو صرف اور صرف پاپ ناں ملنے کی وجہ سے اب ڈرامہ کر رہی تھی۔

.

. ماما یار میں نے کچھ بھی نہیں کہا اسے،، اگر آپ کو تسلی نہیں ہو رہی تو میں ابھی سوری کر دیتا ہوں میرے.......!"

.

. شوخ نظروں سے اسے دیکھتے وہ کہتے ساتھ ہی لب دانتوں تلے دبا گیا۔

.

. میرب جانتی تھی کہ اسکا معافی مانگنا بعد میں اسی پر بھاری پڑنا تھا،

.

. نہیں معافی کیوں مانگنی میں نے ایسے ہی معاف کیا تمھیں______!"

.

. وہ جھٹ سے مڑتی فراخ دلی سے بولی جس پر تیمور کے لبوں پر جان لیوا مسکراہٹ بکھری۔

.

. ارے ایسے کیسے معافی مانگے گا تیمور، چلو معافی مانگو تیمور۔۔۔۔۔!"

.

. مسز شیرازی نے اسے گھورتے کہا۔۔

.

. اوکے ماما۔۔۔۔وہ مسکراتے سر کو خم دیتے بولا۔۔۔

.

. نہیں نہیں آنٹی کوئی معافی نہیں لینی مجھے..... ہم چلتے ہیں فنکشن کے لیے دیری ہو رہی ہے۔۔۔۔!"

.

. اپنی بڑی بڑی آنکھوں کو پھیلائے وہ صلح جو انداز میں بولی۔۔

.

. جس پر تیمور نے آنکھیں مٹکائی۔۔۔۔؛

.

. اوکے اگر تم اتنا منع کر رہی ہو تو میں نہیں مانگتا وگرنہ مجھے معافی مانگنے میں کوئی حرج نہیں......!"

.

. دونوں ہاتھ کھڑے کیے اسنے سارا الزام اسی پر ڈال دیا۔۔۔

.

. ہاں ہاں مجھے معافی نہیں چاہیے اوکے آنٹی ہم نکلتے ہیں خیال رکھیے گا اپنا.....!"

.

. وہ جلدی سے کہتی مسز شیرازی کے گلے ملتی فوراً سے جگہ سے اٹھ گئی۔۔۔

.

. جس پر تیمور بھی مسکراتا جگہ سے اٹھا تھا۔۔

.

. ○○○○○○○○

.

. آپ سب کو انتظار کرنا پڑا جس کے لیے بے حد معذرت خواہ ہوں۔۔۔۔لاسٹ ایپی سوڈز پارٹس میں ہو گی اور طویل بھی اسے پہلے دو تین دن تک مکمل کروں گی پھر پیج پر پوسٹ ہو گی آپ سب کو مزید تھوڑا انتظار کرنا ہو گا۔۔۔۔ جزاک اللہ اُلفتِ

عشق (جنونِ عشق سیزن ٹو 🔥

#Last_____Episode____part_____1 .

#By___Zainab____Rajpoot .

. اجازت کے بغیر کاپی کرنا ممنوع ہے 🚫🚫۔۔۔

.

*******________________******** .

.

. عیننن........ٹائی کی ناٹ لگاتے وہ عجلت میں کمرے میں داخل
ہوا مگر نظریں جیسے ہی اپنی بیوی پر پڑیں،،

.

. وہ مبہوت سارہ گیا الفاظ جیسے منہ سے ختم ہو چکے تھے،

.

. بھوری نگاہوں میں آنچ دیتی تپش تھی، سراہتی نگاہوں سے اس
کے دمکتے روپ کو دیکھتا وہ دھیمی چال چلتا ڈریسنگ کے سامنے
اسکے پیچھے کھڑا ہوا۔

.

. جو ہاتھ میں تھامے چھوٹے سے ائیر نگ کانوں میں ڈالنے کی
کوشش میں ہلکان ہو رہی تھی،،،

.

. بلیک سلک کی ساڑھی میں اسکا نازک سراپا غیر معمولی حد تک حسین دکھ رہا تھا،، لبوں پر ڈارک ریڈ لپ اسٹک،، آنکھوں میں گہرہ کاجل لگائے،، بالوں کو ہیڈ شیپ دیتے پیچھے سے جوڑا بنایا گیا تھا۔۔۔

.

. آج پہلی بار وہ اس قدر تیار ہوئی تھی اور شاید پہلی بار ویام کاظمی کی بے قرار نگاہیں حد سے تجاوز کرتے کوئی بڑی گستاخی کرنا چاہتی تھیں،،

.

. مے آئی.........!" اسکے کان کے قریب جھکتے بھاری لہجے میں کہتے ویام نے ہاتھ سے ائیر نگ تھام لیا۔۔

.

. عیناں کی نازک کمر اسکے سینے سے مس ہو رہی تھی دھڑکنوں کی رفتار اس قدر تیز تھی کہ وہ اس سے نگاہوں چرا رہی تھی۔۔۔۔

.

. یُو آر لکنگ سوہاٹ........... "وائٹ ڈائمنڈ کے وہ نفیس سے ٹاپس جو رافع نے اسے برتھڈے پر گفٹ کیے تھے۔۔۔

.

. اسکے حسن کو چار چاند لگا رہے تھے۔ ویام کی آنکھوں میں حرارت ابھری،،،، ہاتھ اسکی نازک کمر کے گرد حمائل کرتے اسنے تھوڑی عیناں کے نازک کاندھے پر ٹکائی،،،،۔ گہرہ سانس اس جان لیوا خوشبو میں بھرتے وہ آنکھیں موند گیا۔۔۔۔

.

. ووو ویام ہم لیٹ ہو جائیں گے۔۔۔۔۔۔۔!"

.

. اسکا تنگ پڑتا حصار دیکھ عیناں منمنائی مگر حصار توڑنے کی کوشش نہیں کی تھی۔۔۔

.

. کیا ایسا ممکن ہے کہ ہم ناں جائیں......!"

.

. آنکھیں موندے وہ مخمور سے لہجے میں عجب سی فرمائش کرتا عیناں کو چونکا گیا۔۔

.

. وہ تو آگے ہی اسکی قربت سے گھبرا رہی تھی،، ہتھیلیاں پسینے سے عرق آلود تھیں،،

.

. اسکے ساتھ گزارے شب وروز کسی حسین خواب کی طرح آنکھوں کے سامنے سرایت کرتے اسے گلال کرنے لگے،،،

.

. آنکھیں حیا کے بھار سے بوجھل ہوئیں تو رخسار دہکتے انگارہ ہو چلے تھے۔۔۔

.

. ہمارا جانا ضروری ہے ویام مگر ہم جلدی لوٹ آئیں گے ۔۔۔۔۔۔!"

.

. اسکے چہرے پر اداسی دیکھ عیناں نے ہاتھ اسکی گردن میں حمائل کرتے شرمیلی مسکراہٹ سے کہا اور پھر منہ اسکی گردن میں چھپا دیا۔۔۔

.

. تم اپنی اداؤں سے مجھے پاگل کر دو گی عین.......؛" اسکے گرد مضبوط حصار بناتے ویام نے گھمبیر سرگوشی کرتے ہونٹ اسکے کان کی لو پر رکھے،،

.

. جس پر وہ خود میں سمٹ سی گئی۔۔۔۔

.

. پھر دھیرے سے ایک نفیس سا نیکلس اسکی گردن میں ڈالے دہکتے لب اسکی گردن پر رکھے۔۔۔

.

. اسے مت اتارنا کبھی بھی.........."پر تپش نگاہوں سے اس جھلمل کرتے ڈائمنڈ کے خوبصورت سے نیکلس کو دیکھتے ویام نے تنبیہہ کی جس پر عیناں نے مسکراتے سر ہاں میں ہلا دیا۔۔

.

. کون.........؛" دروازہ ناک ہونے کی آواز پر وہ دونوں ہی جیسے ہوش میں لوٹے تھے۔۔

.

. ویام نے غصے سے کھا جانے والی نگاہوں سے دروازے کو گھورا۔۔۔۔۔۔

.

. بیٹا تیرا باپ ہوں،،،، غصہ بعد میں ہو لینا ابھی جلدی نکل آ....... بارات پہنچ چکی ہے اور رافع تجھے گالیاں دے رہا ہے۔۔۔۔۔۔"

.

. وریام کی شرارت سے بھرپور آواز سنتے ہی وہ برے سے منہ بناتے عیناں کو دیکھنے لگا جو بالکل تیار کھڑی اسکی جانب متوجہ تھی۔۔۔

.

. ویام نے ایک بھرپور نظر اس پر ڈالے ہاتھ آگے بڑھایا،،،

.

. جسے وہ مسکراتے تھام گئی۔۔۔۔

.

○○○○○○○○○○

.

.

. یار اپنی بیوی سے کہہ دے کہ پیچھے ہٹ جائے خوامخواہ میرا خون

مت جلائے.........؛"

.

. ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچے وہ میرب کو سخت نظروں سے گھورتے

پاس کھڑے تیمور کے کان میں غرایا،،

.

. جو ہنستے کندھے آچکا گیا۔ میرب بہنا مجھے آنے دو اپنی بیوی کے

پاس پلیز.......!"

.

. اسکا التجا کرنا محفل میں دبی دبی سی ہنسی بکھرنے لگی۔۔۔۔

.

. سرخ لہنگے میں وہ سجی سنوری لبوں پر قفل لگائے آج اذلان کے دل میں اتر رہی تھی اوپر سے متضاد یہ دوری۔۔۔وہ بری طرح سے کھول رہا تھا۔۔۔۔

.

. بھیا آپ کو بیٹھنے دیا جائے گا مگر آپ کو نیک دینا ہو گا۔۔۔۔۔؛"

.

. میرب نے جلدی سے اپنا مدعا بیان کیا عیناں اور ویام آنے میں لیٹ ہو گئے تھے جس کی وجہ سے میرب اکیلی ہی اذلان سے نمٹ رہی تھی۔۔۔

.

. یار آگے اندر آنے کا لیا تھا اب بیٹھنے کا لے رہی ہو یقین جانو میں ایک مظلوم سا انسپکٹر ہوں جس کی تنخواہ بیس سے تیس ہزار ہے تم نے آگے ہی پچاس ہزار لے لیا۔۔۔"

.

. اذلان کا اپنا الگ ہی دکھ تھا وہ جلے بھنے انداز میں خاصا بدمزہ ہوتے بولا۔۔۔

.

. جس پر تیمور اور انزک کا جاندار قہقہہ گونجا۔۔۔

.

. فکر مت کر ابھی عیناں کا حصہ بھی نکال۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؛"

.

. کندھے پر ہاتھ رکھتے ویام نے اونچی آواز میں کہا تو اذلان کا چہرہ لٹک گیا۔۔۔۔

.

. تجھ سے یہ امید نہیں تھا کمینے........!"

.

. ویام کو دیکھتے اذلان نے منہ بناتے کہا۔۔

.

. یار چِل کر تجھے ہی جلدی مچی ہوئی تھی رخصتی کی،،، اب جلدی سے پیسے دے۔۔۔ تا کہ ہم اپنی اپنی بیویوں کے پاس جا سکے۔۔۔۔؛"

.

. اب کی بار امن نے لقمہ لگایا جس پر سبھی کا جاندار قہقہ گونج اُٹھا۔۔۔

.

. آپی.......بہت پیاری لگ رہی ہیں آپ.........!"

.

. مبہوت نگاہوں سے الایہ کو دیکھتی عیناں چہکتی الایہ کے گلے لگی ،،،جو اسی کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔

.

. کہاں تھی تم میں کب سے ویٹ کر رہی تھی۔۔۔۔"وہ خفا خفا سی بولی......

.

. آپی سوری آگئی ناں میں.......!" اپنی بہن کو اس روپ میں دیکھ عیناں بے تحاشا خوش ہوئی تھی۔

.

. سرخ رنگ میں اسکا دمکتا روپ دیکھ پل بھر میں ہی عیناں کی آنکھیں نم ہوئیں تھیں۔۔۔

.

. میری جان اب رونا مت،،، یار رخصتی میری ہے تمہاری نہیں______؛"

.

. عیناں کی آنکھوں میں آنسوں دیکھ الایہ نے ہاتھ پر دباؤ دیتے جھکتے کان میں سرگوشی نما آواز میں کہا؛

.

. جس پر خوبصورت سی مسکراہٹ اسکے چہرے پر بکھر گئی۔۔۔

.

. ہاں بھئی پیسے دیں اور اپنی دلہن کے پہلوں میں بیٹھ جائیں،،،

.

. ہاتھ پھیلائے اب کی بار عیناں نے روعب سے کہا جس پر برے سے منہ بناتے اذلان نے جیب سے پیسے نکالتے عیناں کے ہاتھ پر رکھے،،،

.

. عین________:"وہ کونے میں کھڑی اپنے ائیر نگز اتار رہی تھی،،

.

. جب ویام نے پیچھے سے حصار میں لیتے بھاری سرگوشی میں پکارا۔۔۔۔

.

. جی.......؛" وہ فوراً سے رخ موڑتے اسکے روبرو ہوتے فرمانبرداری سے بولی۔۔۔

.

. جس پر مقابل کے ہونٹوں پر مسکان رینگی______

.

. کھانا کھایا.......؛" رخصتی میں ابھی وقت تھا وہ کافی دیر سے عیناں کی بجھی بجھی طبیعت نوٹ کر رہا تھا۔۔

.

. اور اب موقع دیکھ اسکے پاس آیا تھا۔۔۔

.

. نہیں ویام کچھ بھی کھانے کو دل نہیں کر رہا_____!"

.

. منہ کے زاویے بناتی وہ صاف گوئی سے بولی۔۔

.

. گھر چلیں....... مخروطی انگلیوں کو لبوں سے لگاتے وہ معنی خیز لہجے میں بولا۔۔

.

. ابھی رخصتی میں وقت ہے ویام_____؛" اسکی بولتی بے باک نگاہوں پر ہاتھ رکھتے وہ گھبرائے ہوئے سے لہجے میں بولی۔۔

.

. ہممممم ڈونٹ وری میں کہہ دوں گا کہ عین کی طبیعت ٹھیک نہیں ______"

.

. آنکھوں پر سے ہاتھ ہٹاتے اسنے لب اسکی ہتھیلی پر رکھتے کہا۔۔

.

. مگر ماما چاہتی ہیں آج میں ان کے پاس رک جاؤں.......؛"

.

. عیناں نے ڈرتے ڈرتے اسے آگاہ کیا مبادا وہ ناراض ناں ہو جائے۔۔۔۔۔۔۔

.

. آج نہیں تم کل ان کے پاس رک جانا کل مجھے اینجل کو لینے جانا ہے.......؛"

.

. ہاتھ کمر کے گرد حائل کرتے اسنے کھینچتے اسے قریب کیا،، نگاہیں اسکے حسین چہرے کا بے قراری سے طواف کررہی تھیں۔

.

. چلیں.........!" اسنے پوچھا نہیں بتایا تھا اور عیناں جانتی تھی اسے انکار کرنے کا جواز پیش ہی نہیں ہو سکتا،

.

. ویسے بھی وہ الایہ سے مل چکی تھی اب کسی بھی طور اپنے شوہر کو ناراض کرنا بے وقوفی تھی۔۔۔۔

.

. ○○○○○○○○○○○

.

. عیناں کہاں ہے ______؟ رخصتی کا وقت ہو چکا تھا۔ رافع اور انزک نے الایہ کو دونوں اطراف سے تھام رکھا تھا۔۔

.

. رمشہ نم نگاہوں سے اپنی حور کو دیکھ رہی تھی جو دلہن کے سراپے میں کوئی اُپسرا معلوم ہو رہی تھی۔۔

.

. اذلان کے چہرے کی چمک ہی نرالی تھی آج اتنے سالوں بعد وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا تھا اس لڑکی کو واپس لانے میں جسے اسنے خود اپنے ہاتھوں سے توڑا تھا۔۔۔

.

. ویام اسے لے گیا ہے تم جانتی ہو اس کی ضد کو...... ویسے بھی ہم سب اگلے ہفتے پاکستان آرہے ہیں ولیمہ وہی ہو گا۔۔۔ تو تم مل لینا عیناں سے.......!"

.

. انزک نے اسکے کان میں سرگوشی کرتے اسے سرپرائز دیا تھا۔۔

.

. جس پر وہ واقعی خوش ہوئی تھی۔۔۔

.

. میری جان اللہ تمہیں ہر خوشی عطا کریں جس پر میری جان کا حق ہو۔۔۔ ہمشیہ خوش و آباد رہو،،، جانے انجانے میں میں نے بہت ناانصافی کی ہے تمہارے ساتھ،،،،، ہو سکے تو معاف کر دینا اپنی ماں کو........!"

.

. اسکے گلے ملتے رمشہ نے دکھی دل سے کہا جس پر الایہ کی آنکھیں
نم ہوئیں تھی۔۔۔

.

. ماما میں ناراض نہیں ہوں آپ سے،،،، اور عیناں مجھے جس قدر
عزیز ہے یہ آپ بھی جانتی ہیں اور آپ کا اسکے لیے پیار نہیں اسے
کھونے کا ڈر زیادہ رہا ہے۔۔۔

.

. مجھے آپ سے کوئی شکایت نہیں ہے آپ ایسا مت
سوچیں......؛"

.

. انکے آنسوں صاف کرتی وہ جاتے ہوئے بھی انہیں مطمئن کر گئی تھی۔۔۔

.

. رافع نے عقیدت سے اپنی بہادر بیٹی کی پیشانی چومتے اذلان کے ساتھ اپنی دعاؤں میں اسے رخصت کیا۔۔۔۔

.

. جو اپنے ماں باپ کی ڈھیروں دعاؤں کے ساتھ زندگی کی نئی شروعات کرنے جا رہی تھی۔۔

.

○○○○○○○○○○○ .

.

. آسمان پر گہرے بادل چھائے ہوئے تھے،،، کھڑکی سے ٹکراتی تیز ہوائیں چھناک سے اندر داخل ہو رہی تھی۔۔

.

. ایک دم سے تیز ہوا کے باعث کھڑکی کا کھلا حصہ زور دار آواز سے پٹکھا تھا۔۔۔

.

. جس پر وہ ہڑبڑاتے ہوئے اٹھ بیٹھی۔۔۔

.

. دھڑکنیں ایک دم سے اٹھنے سے کافی تیز ہو چکی تھیں.....

.

. عیناں نے سینے پر ہاتھ رکھتے سانس بحال کی۔۔۔ نظریں بیڈ پر پڑی تو وہاں جگہ حالی تھی۔۔۔

.

. ایک دم سے آنکھوں میں اداسی چھا گئی۔۔

.

. ویام بنا اس سے ملے ہی چلا گیا تھا۔۔۔

.

. وہ منہ پھلائے بالوں کو کیچر میں قید کرتے بیڈ سے اتری تو نظر سائیڈ میز پر رکھے نوٹ پر پڑی۔۔۔۔

.

. میں رات تک آ جاؤں گا،، میرے آنے تک ڈاکٹر کے پاس جاؤ اور چیک اپ کروا لینا ورنہ اچھا نہیں ہو گا۔۔۔۔"

.

. دولائن کی تحریر میں فکر عیاں تھی۔۔۔عیناں کے لب مسکراہٹ میں ڈھلے____رات بھی اسکی طبیعت اچانک خراب ہو گئی تھی

۔۔۔

.

. جس وجہ سے ویام کافی پریشان تھا ابھی بھی اینجل کی وجہ سے اسے جانا پڑا تھا مگر وہ پھر بھی اسے وارن کر چکا تھا۔۔۔

.

. وریام اور نیناں رات رافع کے گھر پر ہی رکے تھے،،، اور اب وہ پریشان ہوئی تھی کہ میڈیسن لینے کیسے جائے۔۔۔

.

. سب سے پہلے وہ فریش ہوتے دوبارہ سے روم میں آئی۔۔۔

.

. گھڑی پر وقت دیکھا تو گیارہ بج رہے تھے،،، وہ جلدی سے حجاب اوڑھتی روم سے نکلی،،،

.

. میڈ نے کھانا بنا دیا تھا مگر بوجھل طبیعت کے باعث اسنے صرف جوس کے دو سپ لیے،،،

.

. اور پھر ڈرائیور کے ہمراہ ہاسپٹل جانے کو نکلی_____

.

. ہیلو ماما میں آرہی ہوں،،، آج ایک ساتھ مووی دیکھیں گے سب........."

.

. فدک کے فون اٹھاتے ہی وہ چہکتے ہوئے بولی۔۔ جس پر فدک
کافی خوش ہوئی تھی۔۔۔ بیٹا آجاؤ ہم سب ویٹ کریں
گے۔۔۔۔۔!"

.

. فدک نے مسکراتے ہوئے کہا جس پر عیناں نے ایک دو بات کے
بعد فون کاٹ دیا۔۔۔

.

. انکل آپ یہیں رکیں میں آتی ہوں۔۔۔۔۔۔!"

.

. آسمان پر بادل کافی گہرے ہو رہے تھے۔۔۔ جیسے ابھی بارش
برسنے والی ہو،، عیناں نے ڈرائیور کو رکنے کا کہا اور خود ہاسپٹل
میں داخل ہو گئی۔۔۔

.

. ایکسکیوز می..........؛مجھے ڈاکٹر سے ملنا ہے۔۔۔۔۔"

.

. وہ پہلی بار اکیلی آئی تھی اوپر سے نروس بھی تھی،،،ریسیپشن پر بیٹھی لڑکی نے ایک نظر اس خوبصورت لڑکی پر ڈالی اور پھر کیبن کی طرف اشارہ کیا۔۔۔

.

. آیئے مسز کاظمی کم..........!"ڈاکٹر جولی نے اسے اندر آتے دیکھ خوشگواری سے کہا جس پر عیناں چونکی تھی۔۔۔

.

. گھبرائیے مت آپ کے ہزبینڈ نے بتایا تھا مجھے۔۔۔۔۔۔۔عیناں کی گھبراہٹ دیکھ ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر جگہ سے اٹھ گئی۔۔۔

.

. کیا پروبلم ہے آپ کو۔۔۔۔۔!"

.

. اسکے قریب جاتے وہ نرمی سے پوچھنے لگی۔۔۔ جس پر عیناں نے انہیں اپنی عجیب طبیعت کے بارے میں آگاہ کیا۔۔۔۔

.

. آپ کے کچھ ٹیسٹ کرنا ہونگے مجھے شک ہے کہ آپ پریگننٹ ہیں.......؛"

.

. ڈاکٹر نے کافی سنجیدگی سے اسے سر تا پاؤں دیکھ کر کہا۔۔۔

.

. جس پر عیناں کی آنکھیں حیرت سے پھیلی تھیں۔۔۔۔

.

. نو ڈاکٹر ایسا کیسے ہو سکتا ہے......"وہ بے یقینی سے بولی جس پر ڈاکٹر مسکرائی۔۔۔۔

.

. گھبرائیں مت اتنا بڑا مسلئہ نہیں ہے۔۔۔۔مجھے ٹیسٹ کرنے دیں۔۔۔۔۔"

.

. ڈاکٹر نے اسکا گال تھپکتے نرمی سے کہا،، جس پر وہ گھبرائی تھی۔۔۔

.

. مزید کچھ دیر انتظار کے بعد ڈاکٹر اسکے پاس آئی تھی۔۔

.

. مبارک ہو مسز کاظمی آپ سچ میں ماما بننے والی ہیں۔۔۔۔۔!"
ٹیسٹ رپورٹ اسکے سامنے کرتے ڈاکٹر نے جاندار مسکراہٹ
سے اسے دیکھتے کہا۔۔۔

.

. عیناں کے ہاتھ کپکپانے لگے،،،

.

. اسے سمجھ ناں آیا وہ کیسے ری ایکٹ کرے۔۔۔۔ اسنے تیزی سے
رپورٹ تھام لی اور پھر بھاگتے ہوئے بنا ڈاکٹر کو دیکھے باہر نکل
آئی۔۔۔۔

.

. رپورٹ اسکے ہاتھ میں قید تھی۔۔

.

. وہ تیز تیز سانس لیتی جلدی سے گاڑی میں بیٹھی۔۔

.

. اور پھر بے ہنگم ہوئی دھڑکنوں سے کپکپاتے ہاتھوں سے اس رپورٹ کو کھولا۔۔۔۔

.

. جیسے جیسے اس رپورٹ کو وہ دیکھ رہی تھی آنسوں اس کے چہرے پر گر رہے تھے۔۔۔

.

. وہ بے یقینی سے اپنے آنسوں رگڑتی تو کبھی پیٹ کو ہاتھ سے چھوتی

"_______

.

. کتنا عجیب احساس تھا یہ۔۔۔۔ووووِیام........؛" اسکی برستی آنکھوں کے سامنے وہ شخص پوری طرح سے جگمگا رہا تھا۔۔۔

.

. وہ سب سے پہلے اپنی خوشی اس سے شئیر کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔

.

. آنسوں ہاتھ سے صاف کرتے عیناں نے تیزی سے وِیام کا نمبر ڈائل کیا۔۔۔

.

. جو آف تھا۔۔۔عیناں نے پھر سے دوسری مرتبہ نمبر ڈائل کیا مگر کوئی بھی جواب ناں ملنے پر وہ افسردہ سی ہو گئی۔۔۔

.

. میں کیسے بتاؤں گی ویام کو........"اسکے گال شرم وحیا سے دہک اٹھے تھے،،،اسکی پرشوق نگاہوں کا سوچتے ہی چہرہ لال انگارہ ہو چکا تھا۔۔۔

.

. معا کھڑکی پر ناک ہوا۔۔۔ جس پر عیناں نے چونکتے باہر کی جانب دیکھا جہاں ایک شخص کھڑا تھا۔۔۔

.

. عیناں نے شیشہ نیچے کیا۔۔۔

.

. اس سے پہلے کہ وہ کچھ پوچھتی مقابل نے تیزی سے ہاتھ اسکے منہ پر رکھا،،،اسکا سانس رکنے لگا تھا۔۔۔

.

. وہ بری طرح سے تڑپنے لگی۔۔۔۔ مگر مقابل شخص کا ہاتھ مضبوطی سے اسکے چہرے کو دبوچے ہوے تھا۔۔

.

. ناچاہتے ہوئے بھی اسکی آنکھیں بند ہونے لگی۔۔۔۔ گرے کانچ سی آنکھوں میں نمی تیرنے لگی،،،ہاتھ میں موجود رپورٹ ایک جانب لڑکھتے گر گئی۔۔۔

.

. مقابل کھڑے شخص نے تیزی سے دروازہ کھولا اور اس بے جان وجود کو کندھے پر ڈالے وہ بھاگتا اپنی وین کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

.

oooooooooooo .

.

. ناول کی لاسٹ ایپی سوڈ ہے کائنڈلی ریسپانس شو کریں کیا آپ لوگ نہیں چاہتے کہ اختتام اچھے ہو؟ یار کچھ تو خیال کر لیں۔۔۔ اب ریسپانس اچھا دیں تاکہ اگلا پارٹ وقت پر دے سکوں

۔Surprise#

. اُلفتِ عشق (جنونِ عشق سیزن ٹو 🔥

. #Last_____Episode____part_____2

. #By___Zainab____Rajpoot

. اجازت کے بغیر کاپی کرنا ممنوع ہے 🚫🚫۔۔۔

.

. ********_______________********

.

. بیٹا ریسٹ کرو تم لوگ بھی کافی رات ہو چکی ہے۔۔۔!"

.

. اپنے سامنے صوفے پر براجمان امن اور اذلان کو دیکھتے اشعر نے محبت پاش لہجے میں کہا،، جس پر وہ دونوں ہی ایک دوسرے کو دیکھتے جگہ سے اٹھے اور پھر اپنے ماما اور پاپا کے قریب جاتے گھٹنوں کے بل انکے پاس بیٹھے۔۔۔۔

.

. تھینک یو ٹو بوتھ آف یو۔۔۔۔۔۔۔ آپ دونوں نے ہم دونوں کو بنایا ہے اور ہم کوشش کریں گے کہ آپ دونوں کا سر کبھی ناں جھکنے دیں۔۔۔۔"

.

. انکے قریب گھٹنوں کے بل بیٹھے وہ سالوں بعد آج پھر سے ایک آواز، ایک لہجے میں ایک ہی جیسی آنکھوں میں چمک لیے اپنے ماں باپ کا سر فخر سے بلند کر گئے۔۔۔

.

. اشعر نے نم نگاہوں سے اپنی ہمسفر کو دیکھا جس کی آنکھوں کے گوشے نم تھے۔۔۔

.

. پھر دونوں نے جھکتے اپنے متاعِ جاں کی پیشانیوں پر باری باری لب رکھے۔۔۔

.

. ہمیں فخر ہے اپنے بچوں پر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور یقین بھی ہے کہ ہمارے بیٹے کبھی ہمارا سر جھکنے نہیں دیں گے۔۔۔۔۔۔۔؛"

.

. اشعر نے نم نگاہوں سے امن کو دیکھتے مضبوط لہجے میں کہا جس پر وہ بے ساختہ ہی مسکرا دیا۔۔۔

.

. یار اب جاؤ بچیاں تھک چکی ہو نگی۔۔۔ جاؤ تم آرام کرو۔۔۔۔۔۔!"

.

. اشعر نے وقت دیکھا تو صبح کے دو بج رہے تھے،،،

.

. پاکستان پہنچتے انہیں کافی وقت لگ چکا تھا______ اور اب حیا اور الایہ کو کمرے میں بھیجتے وہ کافی دیر سے اشعر اور رمشہ کے پاس بیٹھے تھے۔۔۔۔

.

. اوکے باس اینڈ تھینک یو کہ آپ لوگوں نے میری بات مان لی______؛'

.

. اذلان نے جلدی سے رمشہ کے گال پر کس کرتے اپنی رخصتی کی خوشی اس پر عیاں کی جس پر اشعر اور امن کا جاندار قہقہہ ماحول کو رونق بخش گیا۔۔

.

. اب بس کر جا، جا کر ریسٹ کر.......؛"

.

. امن نے اسکے کندھے کو تھپکتے کہا جس پر وہ مسکراتا امن کے گال کو کھینچتا تیزی سے اپنے کمرے کی جانب بڑھا۔۔

.

○○○○○○○○ .

.

. وہ کمرے میں آیا تو کمرہ خالی تھا۔۔۔۔۔۔ شرٹ کے بٹن کھولتے وہ سیدھا بیڈ کی جانب بڑھا اور کروٹ کے بل گرنے کے سے انداز میں لیٹا باتھروم کے بند دروازے کو دیکھنے لگا۔۔۔۔

.

. پانچ منٹ کے بعد وہ فریش ہوتی تھکن زدہ سی بوجھل سے طبیعت سے، بھاری ہوتی آنکھوں کو کھولنے کی سعی کرتے چہرہ تھپتھپاتے باہر آئی۔۔

.

. امن نے بھرپور نگاہوں سے اسکے سراپے کا جائزہ لیا۔۔۔۔

.

. ون منتھ پریگنینسی کے بعد بھی حیا کا وجود بالکل پہلے جیسا تھا۔۔۔۔بس چہرے کی رنگت شاید تھکن کے سبب زرد پڑ رہی تھی۔۔۔

.

. گلابی رنگ کے ڈھیلے ڈھالے سوٹ میں بجھی بجھی سی وہ امن کو دل کے بے حد قریب لگی۔۔۔

.

. اسنے ہاتھ آگے بڑھایا۔۔۔۔

.

. جسے حیا نے مسکراتے ہوئے تھام لیا تھا۔۔۔امن نے نرمی سے

اسے پاس گرایا اور سر اپنے بازو پر رکھتے اسکے بالوں کی جڑوں کو

سہلانے لگا۔۔۔

.

. پہلے کی نسبت اسکے انداز، اسکے عمل میں بے حدّ نرمی دھر آئی

تھی اور کچھ بے بی کی وجہ سے وہ کافی پوزیسو ہو چکا تھا۔۔

.

. کیا ہوا.........."

.

. حیا کی جلتی آنکھوں پر انگلیاں رکھتے وہ متفکر سے استفسار کرنے لگا

۔۔

.

. آنکھوں پر مقابل کے ہاتھ کا ٹھنڈا لمس راحت بخش تھا۔۔۔

.

. وہ دھیمے سے مسکرائی۔۔۔اور یونہی کروٹ کے بل ہوتے اسکی شہد رنگ جذبات کی آنچ سے لبریز نگاہوں میں اپنے لئے فکر کا جہاں دیکھ ایک سرور سا تھا جو رگ وپے میں سرایت کرنے لگا۔۔۔

.

. کچھ نہیں من.......بس تھک گئی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔؛"نرم نگاہوں سے اسے دیکھتی وہ آخر میں نگاہیں چرا گئی۔۔۔۔امن نے ہاتھ اسکے سر سے نکالتے تکیہ سر کے نیچے رکھا اور پھر اٹھتے وارڈروب کی جانب بڑھا۔۔۔۔

.

. حیا الجھن سے اسے دیکھنے لگی،،، اسکی چوڑی پشت حیا کی طرف تھی جس سے وہ اندازہ نہیں لگا پارہی تھی۔۔

.

. کہ وہ کیا کر رہا ہے؟"

.

. نیچے آؤ۔۔۔۔۔۔"کشنز سے جگہ برابر کرتے اسنے ہاتھ تھامے حیا کو نیچے بلایا۔۔۔۔

.

. جو فوری طور پر نیچے اتر آئی مگر آنکھوں میں حیرانگی واضح تھی۔۔۔

.

. امن نے کندھوں سے تھامے اسے نرمی سے نیچے بٹھایا اور پھر خود بیڈ پر کونے پر اٹک کر بیٹھ گیا۔۔۔

.

. من کیا کر رہے ہیں آپ.......!" حیا نے حیرت سے سوال کیا۔۔۔۔

.

. امن کی حرکتیں اسے عجیب لگ رہی تھیں۔۔۔

.

. کچھ نہیں کر رہا بس خاموشی سے بیٹھی رہو۔۔۔ دونوں ہتھیلیوں پر تیل نکالتے اسنے سختی سے وارن کیا جس پر حیا خاموش ہو گئی۔۔۔

.

. پھر وہ کسی ماہر خاتون کی طرح حیا کے سر کی مالش کرنے لگا۔۔

.

. اسکی بھاری انگلیاں حیا کے بالوں کی جڑوں کو سہلاتی اسے سکون دے رہی تھیں۔۔۔

.

. وہ آگے سے کافی بہتر محسوس کر رہی تھی۔۔

.

. امن کافی دیر تک اسکا سر گھٹنے پر رکھے سہلاتا رہا۔۔۔

.

. پھر اسکی بھاری ہوتی سانسوں سے اسے اندازہ ہو گیا کہ وہ سو چکی ہے۔۔۔

.

. ایک جان لیوا مسکراہٹ نے اسکے ہونٹوں کا احاطہ کیا۔۔۔۔

.

. بوتل ایک طرف رکھتے اسنے احتیاط سے اپنی متاعِ حیات کو باںہوں میں بھرا۔۔۔۔۔۔۔۔اور پھر نرمی سے اسے بیڈ پر لٹاتے اسکی بند آنکھوں کو عقیدت سے چھوتے وہ خود بھی اسکے قریب نیم دراز ہوا۔۔۔۔۔

.

. میری چھوٹی سی دنیا...... حیا کے ہاتھ کی پشت کو لبوں سے لگاتے وہ گھبیر لہجے میں بولتا نیند کی وادیوں میں گم ہوتا گیا۔۔

.

oooooooooo .

.

. ازلان دروازہ کھولے جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا،، نظریں
ڈریسنگ کے سامنے کھڑی الایہ پر پڑیں،،،

.

. جو مصروف سے انداز میں جیولری اتار رہی تھی،،

.

. سرخ رنگ میں دمکتا نازک وجود دوپٹے کی قید سے آزاد خود سے
بے گانہ اسکی دھڑکنوں کو منتشر کرنے کو کافی تھا۔۔۔

.

. وہ دروازہ لاک کرتے آہستگی سے آگے بڑھا اور ہاتھ پشت پر
باندھے وہ بغور اسے دیکھنے لگا جو ماتھے پر سجا مانگ ٹیکا اتارنے کی
کوشش میں ہلکان ہو رہی تھی۔

.

. اسکا انداز بچوں جیسا تھا شاید پہلی مرتبہ ایسی جیولری پہننے کے سبب اب وہ کافی ڈسٹرب ہو رہی تھی۔۔۔

.

. دیکھ کیا رہے ہو ہیلپ کرو میری.........!"" اپنی پشت پر کھڑے ازلان کو دیکھتی وہ اکتاہٹ سے بولی،،

.

. جس پر سر کو ہلکی سی جنبش دیتے ازلان آگے بڑھا اور کندھوں سے تھامے الایہ کا رخ اپنی جانب کیا۔۔۔

.

. پھر نرمی سے مانگ ٹیکے کی پنوں کو نکالتے وہ بے حد آرام سے مانگ ٹیکا اتارتے ڈریسنگ مر د پر رکھتے ہونٹ الایہ کی پیشانی پر رکھ گیا۔۔۔

.

. جو اسکی موجودگی سے کافی گھبرانے لگی تھی،،، نظریں حیا کے بوجھ سے بھاری ہونے لگیں۔۔۔۔۔اب کی بار اذلان نے نتھ اسکے ناک سے نکالتے ہونٹ اسکی چھوٹی سی ناک پر رکھے،،، ماحول میں بڑھتا فسوں الایہ کو اپنا پورا وجود جھلستا ہوا محسوس ہونے لگا۔۔۔

.

. قق قالو________!"اپنی تھوڑی پر اسکی انگلیوں کا نرم لمس محسوس کرتی وہ ہلکا سا منمنائی،،،،

.

. جی جانِ قالو_______!"خمار آلود بھاری آواز میں کہتے اسنے گھیرا تنگ کرتے اسے حصار میں بھر لیا۔۔۔

.

. جس کا دل بے تحاشا تیز دھڑک رہا تھا________

.

. ممم مجھے نیند آئی ہے....... اپنے سرخ اناری ہوا چہرہ اسکے سینے میں چھپائے میں مدہم سی آواز میں بڑبڑائی۔۔۔

.

. جس پر مقابل کے لبوں پر دلنشیں سی مسکراہٹ بکھر گئی۔۔

.

. آج کا دن میری زندگی کا سب سے یادگار دن رہے گا ماہی______ آج کے دن میری اس بے رونق سی ادھوری سی زندگی میں میری زندگی کی آمد ہوئی ہے۔۔۔۔

.

. جس نے میری ویران سی زندگی کو خوشیوں سے بھر دیا ہے یہ اذلان علوی کا وعدہ رہا کہ اب سے وہ ایسی الفت نبھائے گا کہ تم ناز کرو گی اپنے قالو کی الفت پر______!"

.

. اذلان نے کہتے ساتھ ہی اسے بانہوں میں بھر اتھا۔۔۔

.

. جسکے چہرے پر متبسم سی مسکراہٹ تھی۔

.

. سر اسکے سینے سے ٹکائے وہ پر سکون سی آنکھیں موند گئی۔۔۔

.

. آنے والی خوبصورت زندگی اسکی منتظر تھی،،، ایک طویل عرصے کے درد تکالیف سہنے کے بعد وہ نازک سی لڑکی اب اس قدر نکھر

چکی تھی کہ اسے پانے والا وہی شخص آج اسکے ساتھ پر نازاں

تھا۔۔۔

.

. وہ خوش تھی کہ اس کے رب نے اسے صحیح راہ پر چلنے کی توفیق دی

تھی۔۔۔

.

. آج وہ ایک عزت دار زندگی گزار کر اپنی ازدواجی زندگی میں قدم

رکھ چکی تھی۔۔۔

.

. جہاں آنگن پر کھڑی ڈھیروں خوشیاں اسکی منتظر تھیں۔۔۔

.

. @@@@@@@@@@

.

. عععع عالیان۔۔۔۔۔۔۔۔۔اسکی مندی مندی سے خوفزدہ آواز پر ایل نے ہاتھ میں موجود اس کے نازک ہاتھ کو مضبوطی سے دبوچ لیا،

.

. ایک نظر خود سے چپکی اس نازک جان پر ڈالے اسنے سامنے شاہ مینشن کی جانب دیکھا۔۔۔

.

. آج نہیں تو کل اسے وعدے کے مطابق یہاں واپس آنا تھا۔۔

.

. اور اب تو اسکی سن شائن اسکے ساتھ تھی پھِر جو گناہ اس سے ہو چکا تھا وہ اس کی سزا میں اسے اپنوں سے دور نہیں رکھ سکتا تھا۔۔

.

. حور نے نم نگاہوں سے اس ستمگر کو دیکھا جو اپنی الفت کا جال اسکے چاروں اطراف بچھائے اب اسے اپنی محبت کا پابند کرتا پھر سے چھوڑنے چلا آیا تھا۔۔

.

. آئی ہیٹ یُو__________" اسنے رندھی آواز میں اسے مخاطب کیا جو قدم آگے بڑھانے والا تھا۔

.

. مقصد صرف اپنا غصہ نکالنا تھا۔۔

.

. ایل کے ہونٹوں پر جان لیوا مسکراہٹ بکھری۔۔۔

.

. بٹ آئی سٹل لو یو مور دھین اینی تھنگ__________!"

.

. اسکی نم نگاہوں میں دیکھتے وہ پر شدت لہجے میں کہتا ہاتھ پر اپنی گرفت مضبوط کر تا آگے بڑھا۔۔۔

.

. ڈیڈ__________!"وریام جو صوفے پر بیٹھا اخبار پڑھ رہا تھا،، حور کی آواز پر چونکتے ایک دم سے مڑا،،

.

. تو دروازے پر کھڑی اپنی پرنسز کو دیکھ وہ حیرت زدہ سا اٹھا۔۔۔

.

. حور بھاگتی اسکے سینے سے جا لگی،، جبکہ دوسری طرف وہ وہم و گماں کی کیفیت میں گھرا ماتھے پر بل ڈالے ساکت سا کھڑا تھا۔

.

. نیناں جیسے ہی کافی کا مگ تھامے کچن سے باہر آئی تو حور تو دیکھ بے یقینی سے مگ اسکے ہاتھ سے گر گیا۔۔۔

.

. وہ دھڑکتے دل سے بے جان سی نم آنکھوں سے اپنی بیٹی کو دیکھے گئی جو باپ کے سینے سے لگی،، بے تحاشہ رو رہی تھی۔۔

.

. حور میری جان...............!" نیناں نے ممتا سے لبریز بے قرار لہجے میں اسے پکارا جو باپ کے سینے سے لگی خود سے بھی بیگانہ ہو چکی تھی۔۔

.

. ایل ساکت سا دروازے کے بیچ نظریں جھکائے کھڑا تھا۔۔

.

. وہ جانتا تھا اب آگے کا سفر بہت کٹھن ہونے والا تھا شاید اسے دور کر دیا جائے اسکی سن شائن سے مگر وہ اس بار کوئی غلط راہ نہیں چننے والا تھا۔

.

. تم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؛"حور جو نہی نیناں کے سینے سے لگی وریام کی نگاہیں دروازے کے بیچ کھڑے ایل پر پڑیں۔۔۔

.

. وہ حیرت زدہ سا اسے دیکھ استفسار کرنے لگا۔۔اسے امید نہیں تھی کہ وہ حور کے ساتھ خود بھی سب کے سامنے آئے گا۔۔۔

.

. انکل اپنا کہا پورا کر دیا میں نے________ اب آپ سب جو
مرضی سزا دے دیں۔۔۔"

.

. نگاہیں جھکائے وہ جھکے کندھوں سے اسکے سامنے کھڑا گویا ہوا۔۔۔

.

. حور نے دھڑکتے دل سے خوفزدہ سا ہوتے اپنے ڈیڈ کے چہرے پر آئے سرد تاثرات کو نوٹ کیا۔۔۔ جو شاید زندگی میں پہلی بار اس قدر سنجیدہ دکھ رہا تھا۔۔

.

. وریام چلتے اسکے نزدیک گیا جو ڈھلے کاندھوں سے بے بس سا کھڑا تھا۔۔

.

. چٹاخ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!"

.

. ڈیڈ۔۔۔۔پلیز عالیان کو کچھ مت کہیں.......!"وریام کا بھاری ہاتھ ایل کے چہرے پر نشان چھوڑ چکا تھا۔۔۔

.

. جس پر وہ تڑپتی بھاگتے اپنے ڈیڈ کے پاس آتی بے بسی سے التجائی لہجے میں گویا ہوئی۔۔۔

.

. ایل کے ساتھ ساتھ وریام اور نیناں بھی اسکے رد عمل پر چونکے تھے۔۔۔

.

. وہ معصوم اپنے ہی گناہگار کی تکلیف پر خود تکلیف دہ ہو رہی تھی۔۔

.

. سن شائن رومت میں ٹھیک ہوں........ "اسے یوں روتا دیکھ و بے قراری سے بولا جس پر حور نے ضبط سے جبڑے بھینچے اس ستمگر کو خفا نظروں سے گھورا۔۔۔

.

. نکلو میرے گھر سے۔۔۔۔۔۔۔؛"اس سے پہلے کہ وریام کوئی تاثر دیتا پیچھے سے آتے ویام نے ایک جھٹکے میں اسکے گریبان کو تھامے سپاٹ لہجے میں غراتے ہوئے کہا۔۔

.

. اور پھر اسے گھسیٹتے ہوئے باہر لے جانے لگا۔۔۔

•

• ببب بھائی پیپ پلیز ببب بھائی ننننن......."

•

• ویام رکو ویام کیا کر رہے ہو......"حور، وریام نیناں سبھی ہکا بکا سے اسکے پیچھے لپکے تھے۔۔

•

• جو ایل کو دیکھتے ہی غصے سے بپھر گیا تھا۔۔ ببب بھائی۔۔۔۔۔۔۔:"

•

• چپ ایک دم چپ آواز نہیں آئے کسی کی۔۔۔۔!"

•

. بتا کہاں ہیں میری عین ______________، "غصے سے وخشت ناک انداز میں دھاڑ تا وہ اس وقت کوئی پاگل دکھ رہا تھا۔

.

. جبکہ ویام کے عجیب سے سوال پر ایل سمیت سبھی حیران ہوئے تھے۔۔

.

. کیا کہہ رہے ہو تم ویام۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ڈول تو تمہارے پاس تھی۔۔۔۔؛"ایل نے حیرت سے ناک سے بہتے خون کو انگوٹھے سے رگڑتے کہا۔۔۔

.

. بے چینی حد سے سوا تھی۔۔۔

.

. مجھے پاگل بنائے گا تُو______تجھے لگتا ہے کہ میں انجان تھا تیری کالی کرتوتوں سے،،، نہیں سب جان گیا تھا میں،، مگر اپنے ڈیڈ کے کہنے پر چپ رہا۔۔۔۔۔۔"

.

. اور تجھے کیا لگا کہ تُو حور کو واپس لائے گا سب کے سامنے اچھا بن جائے اور مجھ سے میری عین کو چھین لے گا تو مجھے خبر تک نہیں ہو گی۔؟۔۔"

.

. نفرت چھلکاتی نگاہوں سے ایل کو سر تا پیر گھورتے وہ بپھرے سے انداز میں دھاڑا تھا۔۔۔

.

. بکھرا حلیہ،، سرخ رنگ آنکھیں اسکے اندرونی تباہ کُن کیفیت کی غمازی تھی۔۔۔

.

. میں سچ بول رہا ہوں ویام...... مجھے کچھ بھی معلوم نہیں ۔۔۔۔۔۔۔۔پلیز یقین کرو میرا۔۔۔۔۔۔؛"

.

. ایل نے بے بسی سے اسے دیکھتے ہوئے کہا جو کچھ بھی سننے کو تیار ناں تھا۔

.

. ویام بتاؤ تو ہوا کیا ہے تم یوں پاگلوں کی طرح ری ایکٹ کر رہے ہو ..... عیناں کہاں ہے۔۔۔۔۔؟"

.

. وریام نے آگے بڑھتے ایل کو اس سے دور کیا اور بے چینی سے اس سے سوال گو ہوا۔۔۔

.

. ڈیڈ عین ہاسپٹل گئی تھی مگر اب اسکی لوکیشن نہیں مل رہی وہ کہیں بھی نہیں۔۔۔ یہ ضرور اس آدمی کا کام ہے اسے چھوڑوں گا نہیں میں۔۔۔۔!"

.

. ویام غراتے ہوئے بولتا اسکی طرف لپکا۔۔۔۔۔۔۔۔ مگر وریام نے اسے تھام لیا تھا۔۔۔

.

. ایل.........!"

.

. ڈینی کی پریشان کن آواز پر وہاں موجود وہ سبھی اسکی طرف متوجہ ہوئے تھے جو ہانپتا ہوا اندر آیا تھا۔۔۔

.

. کیا ہوا ہے ڈینی سب کچھ ٹھیک تو ہے.........؟"

.

. ایل تیزی سے اسکی طرف لپکتے استفسار کرنے لگا جس پر ڈینی نے سر نفی میں ہلایا۔۔۔

.

. لیلی میڈم نے عیناں کو کڈنیپ کروالیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ یہ بات مجھے ابھی پتہ چلی ہے اور وہ اسے کسی شخص کے آگے بیچنے والی ہیں.......!

.

. ڈینی کے بتائے سچ پر وہاں موجود ہر شخص کا چہرہ فق پڑ گیا۔۔۔

.

. ویام کی آنکھوں کے سامنے لیلی کا سراپا لہرایا اسنے غصے سے جبڑے بھینچتے اپنے اشتعال پر ضبط کیا۔۔۔

.

. رکو ویام مجھے بھی ساتھ لے چلو.........؛" اسے باہر جاتا دیکھ ایل نے بے قراری سے کہا تھا۔۔۔

.

. مگر وہ بپھرا شیر کھا جانے والی نگاہوں سے اسے دیکھتا باہر بڑھ گیا ۔۔۔

.

. تم جاؤ ایل اسکے پیچھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جتنا اپنی ماں کو تم جانتے ہو کوئی نہیں جان سکتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اور ہاں مجھے میری بیٹی سہی سلامت چاہیے.........!"

.

. وریام نے اسے دیکھتے تنبیہی لہجے میں کہا جس پر وہ ایک نظر حور پر ڈالتا تیزی سے ویام کے پیچھے بھاگا تھا۔۔

.

. @@@@@@@@@@@@

.

. صوفے پر براجمان وہ کب سے نگاہیں ایک ہی زاویے پر گاڑھے اسے گھور رہے تھے،،، جس کے بے ہوش وجود میں ہلکی سے جنبش ہوتی دیکھ مائیکل کی سیاہ آنکھیں چمک اٹھی۔۔۔

.

. لیلی نے ہاتھ میں تھاما مشروب کا گلاس ایک ادا سے جھکتے میز پر رکھا۔۔۔۔

.

. اور پھر ایک دم سے جگہ سے اٹھتی وہ بیڈ کی جانب بڑھی۔۔۔۔

.

. ایک گھٹنہ بیڈ پر رکھتی وہ بغور ہوش و خرد سے بے گانہ اس حسین دوشیزہ پر جھکتی سایہ سا کر گئی۔۔۔۔

.

. سر میں ہوتی عجیب سے درد اور بھاری پن کو محسوس کرتی وہ بمشکل سے آنکھیں کھول پائی مگر جیسے ہی نگاہیں خود پر جھکی کسی انجان لڑکی پر پڑیں وہ جھٹکے سے اٹھ بیٹھی۔۔۔۔

.

. کک کون ہو تم۔۔۔۔۔۔ اور میں یہی یہاں کیسے.......؟"

.

. بڑی بڑی آنکھوں میں خوف سموئے وہ ہاتھوں کے بل سرکتی کراؤن سے لگتی خوفزدہ سی بولی۔۔۔

.

. جس پر مائیکل اور لیلی ایک دوسرے کو دیکھ مسکرائے۔۔۔

.

. ویسے جس قدر تم حسین ہو اسی طرح تمہاری آواز بھی حسین ہے اف میٹھی بالکل شہد جیسی..........!"

.

. مائیکل بے باک نگاہوں سے اسکے سراپے کو جانچتا بے ہودگی سے کہتا بیڈ کی طرف آیا۔۔۔

.

. اس شخص کی نگاہیں عیناں کو کراہت بھری لگیں۔۔۔۔وہ غیر متوقع طور پر خود کو کمفرٹر میں لپیٹنے لگی۔۔

.

. جس پر لیلی کا قہقہ کمرے کے ماحول کی خاموشی کو توڑ گیا۔۔۔

.

. جانتی ہو میں کون ہوں۔۔۔۔۔۔؟" اسکے سنہری دراز بالوں کو انگلی پر لپیٹتے وہ گہرے رازدارانہ انداز سے پوچھنے لگی۔۔۔

.

. گرے کانچ سی آنکھوں میں خوف کا سمندر ٹھاٹھیں مارنے لگا۔۔۔

.

. دل کسی انجانے خوف سے لرز رہا تھا اس عجیب سے ماحول میں اسے وحشت ہو رہی تھی۔۔۔

.

. اسنے بے بسی سے ویام کو دل ہی دل میں پکارا جو اسے ہر مصیبت سے بچا لیتا تھا۔۔۔

.

. تمہاری ماں ہوں میں۔۔۔۔۔۔۔۔لیلی۔۔۔۔۔۔۔۔جانتی ہو جب تم ہوئی ناں تو میں نے تمہیں بیچ دیا تھا مجھے لگا جان چھوٹ جائے

گی، تمہارے باپ سے جھوٹ بولا کہ مری ہوئی بیٹی ہوئی ہے

۔۔۔۔۔۔۔"

.

. ارے ارے روکیوں رہی ہو ڈارلنگ۔۔۔۔۔۔۔۔ دیکھا یقین نہیں ہو رہاناں کہ اتنی جوان لڑکی کی بیٹی ہو تم.......!"عیناں کو روتا دیکھ وہ بالوں کو ایک ادا سے جھٹکتے آنکھ دبائے بولی۔۔

.

. جبکہ عیناں کا سانس بند ہونے لگا تھا۔۔۔

.

. اس عورت کے الفاظ۔۔۔۔۔ اسکی نظریں سب کچھ عجیب تھا۔۔۔

.

. اوہو ڈارلنگ رومت یار۔۔۔۔۔۔۔ قسم سے اگر مجھے اندازہ ہوتا
کہ تم اتنی قاتل حسینہ نکلو گی تو تمہیں بیچنے کی بجائے اپنے پاس
رکھ لیتی۔۔۔۔۔۔ ویسے اب بھی کہاں دیر ہوئی ہے۔۔۔۔۔
تمہارے چاہنے والے اب بھی بہت ہیں۔۔۔۔۔۔!"

.

. اپنی بات کہتی وہ گردن موڑے مائیکل کو دیکھتی بے باکی سے ہنسنے
لگی۔۔۔

.

. جبکہ عیناں کے چہرے پر ایک سایہ سا لہرایا،، خوف سے آنکھیں
سیاہ پڑنے لگی۔۔۔۔

.

. اسنے خوفزدہ ہوتے اس شخص کو گھورا جو عجیب نگاہیں اسکے سراپے پر گاڑھے کھڑا تھا۔۔۔۔

.

. دددد دیکھیں مممم میں نے آپ کا کچھ نہیں بگاڑا مم مجھے جج جانے دیں پپپ پلیز......."

.

. ہاتھ کی پشت سے آنسوں رگڑتی وہ رندھے ہوئے لہجے میں بے بسی سے گویا ہوئی۔۔

.

. ۔

.

. جس پر لیلی نے افسوس سے اسے دیکھا۔۔۔

.

. جانتی ہو تمہارا وہ بھائی ایل______ کتنا پالتو بنایا تھا میں نے اسے۔۔۔۔۔۔۔ صرف اس لیے کہ وہ اس وریام کاظمی کی بیٹی کو نوچے گا میرا بدلہ لے گا مگر وہ۔۔۔۔۔۔۔۔وہ بھی کسی کام کا نہیں نکلا۔۔۔

.

. الٹا میرے سارے دھندے بند ہو گئے اس ناکارہ شخص کی وجہ سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور اب۔۔۔اب میں اپنا بدلہ وریام کاظمی کی بہو سے لوں گی۔۔۔۔۔۔!"

.

. گھبراؤ نہیں......مائیکل کافی اچھے سے تمہارا خیال رکھے گا۔۔۔۔۔۔۔اور اتنی جلدی تمہیں چھوڑے گا بھی

نہیں.........!تم اچھے سے انجوائے کرنا اس کے ساتھ.........!"

.

. مائیکل کی طرف ہاتھ سے اشارہ کرتی وہ بڑے آرام دہ انداز سے اسے اپنا پلان بتا رہی تھی۔۔۔

.

. جبکہ اسکی بات سنتی عیناں کا چہرہ تاریک سا پڑ گیا۔۔۔۔

.

. لب بے یقینی سے پھڑپھڑانے لگے،،، یہ عورت بھلا کیسے اس کی ماں ہو سکتی تھی۔۔۔۔۔

.

. ددد دیکھیں پپ پلیز مجھے ججج جانے دیں مممم میں ماں بننے والی ہوں آپ پلیز مجھے ججج جانے دیں________؛"

.

. عیناں نے روتے ہوئے اپنے ہاتھ لیلی کے سامنے جوڑ دیے۔۔۔

.

. جس کے چہرے پر یہ بات سنتے ہی حیرانگی کے تاثرات ابھرے تھے۔۔۔

.

. یہ کیا کہہ رہی ہے۔۔۔۔لیلی......!"مائیکل اسکے ماں بننے کی خبر سنتے ہی بپھر گیا تھا،،

.

. اسنے غصے سے لیلی کو دیکھ چلاتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

.

. تم ری لیکس رہو مائیکل میں اس بچے کا کھیل ختم کر دوں گی______؛"لبوں پر زبان پھیرتی وہ اسے سکون کرنے کا کہنے لگی۔۔۔۔

.

. جو اس وقت کوئی پاگل بپھرا ہوا شخص معلوم ہو رہا تھا۔۔۔

.

. کل تک کا وقت ہے تمہارے پاس....... یہ لڑکی مجھے میرے بستر پر چاہیے کسی کا بچہ نہیں چاہیے وگرنہ اپنے انجام سے تم واقف ہو.........؛"

.

. وائن کا گلاس دیوار پر مارتے وہ جس قدر بے باک لہجے میں بولا تھا

عیناں کا چہرہ خوف سے سیاہ پڑ گیا۔۔۔

.

. اسنے بے بسی سے اپنے اللہ کو پکارا۔۔۔۔۔ اپنے پیٹ پر ہاتھ

رکھتی وہ غیر محسوس انداز میں پیچھے ہوئی تھی۔۔۔

.

. خوف اسکی انگ انگ سے عیاں تھا۔۔۔۔

.

. دروازہ دھاڑ سے بند کرتا مائیکل وہاں سے نکلا تھا۔۔۔

.

. جبکہ لیلی اب نفرت سے اسے گھور رہی تھی۔۔۔

.

. دن سے اسکے ہوش میں آنے کا انتظار کیا تھا اور اب جب وہ ہوش میں آئی بھی تو کیسی منحوس خبر سنائی تھی۔۔۔

.

. عیناں لیلی کو اکیلا دیکھ بیڈ کی دوسری طرف سے اتری اور اندھا دھند دروازے کی طرف لپکی۔۔۔۔۔۔

.

. مگر لیلی نے بیچ میں ہی اسکے پیٹ کے گرد ہاتھ باندھتے اسے بے دردی سے اپنی طرف کھینچا۔۔۔

.

. جو کسی بے جان سی گڑیا کی طرح اسکی طرف ڈھلک آئی تھی۔۔

.

. یہ بچہ سارے فساد کی جڑ ہے میں اسے نہیں چھوڑوں گی

"!_____

.

. عیناں کی آنکھوں میں دیکھتی وہ پاگلوں کی طرح بولی،،،،

.

. عیناں نے خوف سے گردن نفی میں ہلائی تھی۔۔۔۔۔اس سے پہلے کہ وہ اپنے بچاؤ میں کچھ کر پاتی،،، لیلی نے تیز دھار چاقو اسکے پیٹ میں مارا تھا۔۔۔۔

.

. عیناں درد سے چیختی پیٹ سے ابلتے خون کو دیکھتی ایک دم سے پیچھے فرش کی طرف گری تھی۔۔۔۔

.

. اس کا وجود خون سے لت پت ہو چکا تھا،، مگر وہ بار بار غصے سے اسکے پیٹ پر ضربیں لگا رہی تھی۔۔۔

.

. نفرت اور غصے نے جیسے اسے آج مکمل طور پر پاگل کر دیا تھا،،

.

. وہ یہ تک نہیں سمجھ سکی کہ جس لڑکی پر وہ یہ ستم کر رہی تھی وہ اسکا اپنا خون تھی اسکی اپنی اولاد......؛"

.

. نفرت کا ناگ اسکے سر پر بری طرح سے منڈلا تا سوچوں کو معاوف کر چکا تھا۔۔۔

.

. اندھیرے کمرے میں صرف ایک سرخ روشنی جل رہی تھی،،

.

. سامنے میز پر پڑا کافی کا مگ ٹھنڈا ہو چکا تھا،،،

.

. کمرے کے خاموش ماحول میں اس بے جان وجود کی تھمتی سانسوں کی آواز اب تھم رہی تھی۔۔

.

. جیسے زندگی ریت کی مانند ہاتھوں سے پھسل رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔؛"

.

. گرے کانچ سی آنکھوں میں چند سنہری پل لہرا رہے تھے۔۔۔

.

. جن میں وہ بھوری آنکھوں والا شہزادہ اسے برے لڑکوں سے بچا رہا تھا۔۔۔

.

. اسکا راتوں کو چھپ چھپ کر آنا،، اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلانا،،، پھر اسکا برف میں آخری سانس بھرنا،، جہاں وہ پاگل دیوانہ اسے ڈھونڈتا نڈھال سا اسے موت سے چھین لایا تھا۔۔۔

.

. مگر کاش کہ وہ تب ہی مر جاتی تو آج اس دوہری اذیت ناک موت کا سامناناں کرنا پڑتا....."

.

. خون کی لیکر اسکے منہ سے نکلتی گردن تک بہہ رہی تھی۔۔۔

.

. دونوں ہاتھ بے جان ہو رہے تھے۔۔۔۔۔ بھوڑی متفکر نگاہیں دروازے پر آس لگائے کھڑی اسکی منتظر تھیں۔۔۔

.

. مگر وہ دور جا رہی تھی بہت دور......"

.

. پھر وہ عورت اسے روتے ہوئے پکار رہی تھی۔۔۔ دھندلا سا عکس واضع ہوتا جا رہا تھا،،،

.

. وہ پہچان چکی تھی اس کو۔۔۔۔۔۔ اپنی پالنے والی ماں کو...... جس نے اپنی سگی اولاد سے زیادہ اسے چاہا تھا۔۔۔۔

.

. زمین پر تڑپتی اس معصوم کے لب تھوڑے سے ہلے،،،

.

. خشک لب سرد پڑ چکے تھے،،،، وہ ماما کہنا چاہ رہی تھی، انہیں پکارنا چاہ رہی تھی،،،، مگر سانسوں نے مہلت چھین لی تھی جیسے۔۔۔۔ سرخ انگارہ نگاہیں بند ہونے لگی.... اور پھر ہر طرف اندھیرا چھا گیا تھا گہرہ سکوت موت سا گہرہ......!"

.

. کہانیوں کی شہزادیوں جیسی ہے
. اک عام لہجے کی لڑکی فلسفے جیسی ہے

.

. دلوں میں اتر جاتی ہے اپنی شرارتوں سے
. وہ پگلی دیوانی محبتوں جیسی ہے

.

@@@@@@@@@@@@@@@@@ .

.

. لاسٹ پارٹ آپ سب کے اچھے ریسپانس پر____اور گھبرائیں نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔ناول کا اینڈ آپ کی سوچ سے بھی زیادہ اچھا ہو گا بس اپنا اپنا تبصرہ تیار رکھئے گا اور ریسپانس بھی اچھا دیں❤☺ اُلفتِ عشق (جنونِ عشق سیزن ٹو❤

#Last_____Episode .

#By___Zainab____Rajpoot .

.

. اجازت کے بغیر کاپی کرنا ممنوع ہے🚫🚫۔۔

.

. *******_______________********

.

. وہ اندھا دھند پاگلوں کی طرح اسے مارتی بری طرح سے ہانپ چکی تھی،، ایک دم سے عیناں کے وجود میں کوئی بھی جنبش ناں ہوتی دیکھ وہ گہرے سانس بھرتی ایک پل کو رکی__

.

. خون سے لت پت وہ بے جان سی مردہ حالت میں پڑی خود پر بیتی ایک منہ بولتی قیامت کا پتہ دے رہی تھی۔۔۔

.

. کیا یہ مر گئی،،، چہرے پر آئے پسینے کو کہنی سے صاف کرتی وہ خود سے بڑبڑاتے گھٹنوں کے بل جھکتے عیناں کا سانس چیک کرنے لگی۔۔۔

.

. مگر اس سے پہلے کہ وہ اسے چھوتی کسی نے بے دردی سے اسے جھٹکے سے پیچھے کھینچا اور اسکے سنبھلنے سے پہلے ہی ایک زوردار تھپڑ اسکے چہرے پر رسید کیا۔۔۔۔۔۔۔

.

. لیلی جھٹکے سے منہ کے بل پیچھے کو گری۔۔۔۔۔

.

. مقابل خون آشام نگاہوں سے اسے نفرت سے گھورتے ایک دم سے عیناں کی طرف لپکا۔۔۔

.

. لیلی نے چکراتے سر پر ہاتھ رکھے اٹھنے کی کوشش کی،،،،

.

. مگر اسکے سر پر گن رکھتے ایل نے اسکی کوشش ناکام بنائی تھی۔۔۔

.

. عین۔۔۔۔۔۔۔ جاناں عین۔۔۔۔۔۔۔ میری زندگی اٹھو دیکھو تمہارا ویام آ گیا ہے پلیز آنکھیں کھولو عین۔۔۔۔۔۔!"

.

. اس نازک سی جان کو خود میں سمیٹتے ویام پاگلوں کے جیسے اسے پکارنے لگا۔۔۔۔

.

. جس کا پورا وجود خون سے لت پت بے ہوش تھا۔۔۔۔

.

. اپنی زندگی کو اس حالت میں دیکھ ویام کو لگا جیسے کسی نے اسکے جسم سے روح کھینچتے نکال لی ہو،،،

.

. پیٹ سے ابلتے خون کو دیکھ اسنے جلدی سے ہاتھ اسکے پیٹ پر رکھتے خون کے بہاؤ کو روکنا چاہا تھا۔۔۔۔

.

. تم تو نفرت کی قابل بھی نہیں ہو کم ظرف بد کردار عورت۔۔۔۔۔۔مجھے شرم آتی ہے تم جیسی عورت نے مجھے جنم دیا ہے__________؛"

.

. عیناں کی تباہ کن حالت کو دیکھ ایل آپے سے باہر ہوتے غصے سے اونچی آواز میں دھاڑا تھا۔۔۔

.

. باس یہ ہے وہ شخص______"ڈینی مائیکل کو گریبان سے دبوچے انکے سامنے لایا۔۔۔

.

. ویام نے سرخ لہو رنگ آنکھوں سے اس شخص کو گھورا۔۔۔۔۔۔۔

.

. ایل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؛"ویام کے پکارنے پر وہ اسکی طرف بڑھا تھا۔۔۔

.

. میری زندگی اب تمہاری امانت ہے یاد رہے اس کی سانسوں کی ڈور مجھ سے جڑی ہے میں نے خود سے زیادہ اسکی خفاظت کی ہے بہت یقین سے اسے سونپ رہا ہوں میری عین کو بچا لو________؛"

.

. اسکی آنکھوں میں دیکھتے وہ جذبات سے چور نڈھال سے لہجے میں

بولا۔۔۔

.

. ایل نے جھکتے اپنی ڈول کو بانہوں میں بھرا۔۔۔۔۔ جس کی حالت

دیکھ وہ خود بھی بے تاب ہو چکا تھا۔۔۔

.

. تم فکر مت کرو۔۔۔۔۔۔۔ تمہاری عین کو کچھ نہیں ہونے دوں گا

یہ ایک بھائی کا وعدہ رہا۔۔۔۔۔؛"

.

. ایل نے ایک نظر اس ٹوٹے ہوئے شخص پر ڈالے مضبوط لہجے

میں کہا تھا۔۔۔

.

. جس پر ویام نے سر کو ہلکی سی جنبش دی۔۔۔

.

. اس کے بعد ایل تیزی سے کمرے سے نکلا تھا۔۔۔

.

. ویام نے اپنے چہرے پر بہتے آنسوں کو ہاتھ کی پشت سے رگڑا۔۔۔۔

.

. اور بے تاثر چہرے سے قریب پڑے خون آلود چاقو کو ہاتھ میں پکڑا۔۔۔۔۔۔

.

. اور پھر چلتا ڈینی کے قریب آیا۔۔۔۔۔

.

. تمہیں لگتا ہے کہ تم لوگ میری عین کو کچھ برا کرو گے اور میں تم لوگوں کو آسانی سے چھوڑ دوں گا۔۔۔۔"

.

. وخشت ناک نگاہوں سے لیلی اور مائیکل کو گھورتے وہ ایک ایک لفظ پر زور دیتے غصے سے غرایا تھا۔۔

.

. لیلی خاموش نگاہوں سے اسے گھور رہی تھی۔۔۔وہ اسے دیکھتے ہی پہچان چکی تھی۔۔

.

. ہوٹل میں ہوئی ملاقات اسے یاد تھی،،، مگر اب وہ جان چکی تھی کہ وہ لڑکا اسے وریام کاظمی جیسا کیوں لگا تھا۔۔۔

.

. تیری اتنی اوقات ہے کہ تُو اپنی ان گندی نگاہوں سے میری عین کو دیکھے گا۔۔۔۔۔۔"

.

. وہ چلتا مائیکل کے روبرو ہوا اور چاقو اسکی آنکھوں کے قریب کرتے وہ ایک ایک لفظ پر زور دیتے چباتے ہوئے بولا۔۔۔۔

.

. ننننن نہیں ممم میں نے کککک کچھ بھی ننن نہیں کیا یہی سب اسس للل نے کیا ہے تتت تم مجھے چھوڑ دو،،،،،،؛"

.

. مائیکل ویام کو اپنی طرف آتا دیکھ وحشت زدہ سے لہجے میں گڑ گڑانے لگا وہ نہیں جانتا تھا کہ اسکے گارڈز کہاں چلے گئے تھے ---

.

. وہ بری طرح سے اس شخص کے پنجے میں جکڑ چکا تھا۔۔

.

. ا ششششششش....... آواز نہیں..... تُو نے عین کو چھوا

ہے۔۔۔۔۔۔۔"

.

. چاقو کی نوک سے پیشانی کو رگڑتے وہ سرسراتے سے لہجے میں

بولا۔۔۔۔۔

.

. مائیکل حواس باختگی سے سر مسلسل نفی میں ہلانے لگا اس وقت

ویام اسے پاگل لگ رہا تھا جو اپنے حواس میں نہیں تھا۔۔۔

.

- ننننن۔ نہیں مممم میں ننن........"گڈ اسی لیے تیری موت آسان ہو گئی"

.

- چاقو نیچے کرتے اسنے دوسرے ہاتھ سے بیلٹ میں لگی لوڈڈ گن نکالتے اسکے ماتھے کے بیچ نشانہ باندھا۔۔۔

.

- مائیکل پسینے سے شرابور موت کو آنکھوں کے سامنے دیکھ خوفزدہ سا ہو گیا۔۔

.

- چہرے پر تاریک سا سایہ لہرایا______

.

. ویام نے گن آسکے ماتھے کے بیچ رکھتے ایک ساتھ جانے کتنے فائر کیے۔۔۔۔۔

.

. خون اسکی پیشانی سے ابلتا نیچے بیٹھی لیلی کے چہرے پر نشان چھوڑنے لگا۔۔۔۔

.

. لیلی خوفزدہ سی مائیکل کو دیکھنے لگی جس کی آنکھیں باہر کو ابلی ہوئیں تھیں۔۔۔۔ اسے اپنے گرد پھندا کستا ہوا محسوس ہونے لگا۔۔۔

.

. وہ تھوک نگلتے بھاگنے کا کوئی راستہ ڈھونڈنے لگی۔۔۔۔۔

.

. ویام نے چہرے پر گری خون کی چھینٹوں کو کوٹ سے رگڑا اور پھر پاس پڑا صوفہ گھسیٹتے وہ لیلی کے قدموں میں اسکے قریب بیٹھا ----

.

. لیلی جو بیٹھی بیٹھی بھاگنے کی کوشش کر رہی تھی اب اپنے سامنے اسے یوں سپاٹ چہرے سے براجمان دیکھ اسکا سانس خشک ہونے لگا۔۔۔

.

. وہ پیچھے کو بھاگی مگر وہاں مائیکل کی لاش اسے مزید خوفزدہ کرنے لگی۔۔۔

.

. اششششش خاموشی سے بیٹھی رہو....... جانتی ہو تمہاری بیٹی کیا

نام تھا اسکا۔۔۔۔؟ ہاں زویا.......... جسے تم نے دنیا سے چھپا

کر رکھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ یاد ہے ناں لیلی....... تمہارے

دوسرے شوہر سے ہوئی وہ بیٹی جس کا حسن تمہارے دل کو للچا گیا

تھا۔۔۔۔ جس کے بعد تم نے اسے سولہ سال کی عمر تک دنیا سے

چھپا کر پالا اور پھر اسے امریکہ کے ڈان کے بیٹے کو بھاری معاوضے

پر بیچ دیا۔۔۔۔۔"

.

. ویام کی بات سنتے لیلی کے چہرے پر ایک تاریک سا سایہ لہرایا وہ

خوفزدہ سی اپنے خشک پڑے ہونٹوں پر زبان پھیرتی غرائی،،،

.

. ججج جھوٹ مم میری کوئی بیٹی نہیں _________ :"اسکی بات کاٹتے وہ پاگلوں کی طرح چیخنے لگی۔۔۔

.

. اششششش....... نہیں آرہا یاد ارے وہی بیٹی،، جس کے بھاگ کر شادی کر لینے پر تم نے بے دردی سے اپنے ہی ہاتھوں سے اسکے شوہر اور اسے موت کی گھاٹ اتارا تھا،،، مگر افسوس اسکی تین سالہ معصوم بچی جس نے اپنی آنکھوں سے اپنے ماں باپ کو مرتے دیکھا تھا۔۔۔۔

.

. وہ بچ گئی،،، کیونکہ تم نہیں جانتی تھی کہ زویا کی ایک تین سالہ بیٹی بھی ہے ورنہ تم اسے بھی یونہی بے دردی سے مار دیتی ______ :"

.

. نفرت سے اسے دیکھتا وہ سرد لہجے میں ایک ایک لفظ پر زور دیتے غصے سے چیخا۔۔۔

.

. ننننن ننن_________"

.

. میں وریام کاظمی نہیں،، جو غلطیوں کے باوجود بھی آسانی سے معاف کر دے، میں ویام کاظمی ہوں اپنی فیملی کی طرف اٹھتی ہر گندی نظر کو میں جڑ سے اکھاڑ دیتا ہوں۔۔۔

.

. جیسے کہ اب تم ________ ؛"ہاتھ سے لیلی کی گردن کو دبوچے اسکے دوسرے ہاتھ میں تھامے چاقو کو اسکے گال پر پھیرتے سرسراتے ہوئے سے لہجے میں کہا۔۔۔

.

. لیلی کا سانس خشک پڑنے لگا۔۔۔ ایک ساتھ جانے کتنے چہرے آنکھوں کے سامنے لہرائے تھے۔۔۔۔

.

. تم جیسی گھٹیا عورت ماں بننے کے کیا انسان بننے کے بھی قابل نہیں........؛"

.

. کہتے ساتھ ہی ویام نے اسکے دائیں گال پر رکھے چاقو کو زور سے پیوست کرتے نیچے کی طرف کھینچا تھا۔۔۔

.

. کمرے میں لیلی کی وخشت ناک چیخیں گونجنے لگیں۔۔

.

. وہ بن پانی مچھلی کی طرح پھڑ پھڑانے لگی مگر خود کو مقابل کی گرفت سے آزاد نہیں کروا پائی،،،

.

. ڈینی اسکا جانوروں جیسا روپ دیکھ لرز کے رہ گیا مگر وہ کسی بھی معاملے میں بولنے کا حق دار نہیں تھا۔۔۔

.

. ویسے بھی جو کچھ اس عورت نے کیا تھا شاید یہی اسکی سزا تھی

۔۔۔۔۔

.

. ویام نے اسی طرح سے اسکے دوسرے گال پر بھی کٹ لگایا،،۔
جس سے لیلی کا پورا چہرہ لہو ہو گیا،، وہ بری طرح سے جھپٹتی چیخنے چلانے لگی۔۔

.

. مگر اسکی چیخوں کو سننے والا کوئی بھی نہیں تھا۔۔۔

.

. اب آخری بار اس کے بعد کبھی درد نہیں ہو گا۔۔۔۔

.

. زمین پر تڑپتی لیلی کو پچکارتے ویام نے جیسے دلاسہ دیا تھا۔۔

.

. لیلی خوف زدہ سی سانس روکے اس پاگل شخص کو دیکھنے لگی۔۔

.

. جس نے جھکتے چاقو اسکی گردن پر رکھا۔۔۔

.

. یہ میری عین کو تکلیف دینے کیلیے،،، بھوری آنکھوں میں وحشت

سموئے وہ جھٹکے سے چاقو اسکی گردن پر چلا گیا۔۔۔۔

.

. لیلی کا تڑپتا وجود ہچکولے کھانے لگا۔۔۔

.

. خون کا پھوارا سا اسکے منہ سے نکلا۔۔۔ آنکھیں باہر کو ابل پڑیں

،،، وہ تڑپتی آخر کار دم توڑ گئی۔۔۔۔۔

.

. اسے ٹھکانے لگا دینا ورنہ تمہارا باس ایل اس قتل کی سزا بھگتے گا

"؛۔۔۔۔۔۔

.

. چاقو نیچے پھینکتے وہ سپاٹ لہجے میں ڈینی کو دیکھ گویا ہوا۔۔۔

.

. جو ہکا بکا سے اسکی چوڑی پشت کو آنکھوں سے اوجھل ہونے تک
گھورتا رہا۔۔۔

.

. ...

.

. پریشان مت ہو سب ٹھیک ہو گا______؛" انزک نے اسکے
کندھے پر ہاتھ رکھتے اسے پرسکون کرنا چاہا تھا۔۔۔

.

. جو ایک گھنٹے سے ایک ہی پوزیشن میں بیٹھا آپریشن تھیٹر کے دروازے کو گھور رہا تھا...

.

. عیناں ٹھیک ہو جائے گی ناں........؟" ایل کے مضبوط بازو کو دبوچتے حور نے خوفزدہ سا ہوتے استفسار کیا،،

.

. ایل نے محض سرہاں میں ہلایا تھا۔۔۔۔۔میں آتا ہوں۔۔۔۔۔"

.

. حور سے کہتا وہ دور کھڑے وریام کی طرف بڑھا،،

.

. انکل________:" اسنے دھیمی آواز میں اسے مخاطب کیا جو
بے حد پریشان تھا۔۔۔

.

ہمممم....." .

.

. حور کب سے یہاں کھڑی ہے اسکی طبیعت ٹھیک نہیں آپ پلیز
اسے گھر لے جائیں........!"

.

. اسنے عاجزانہ سا ہوتے درخواست کی جس پر وریام نے ابرو
اچکائے اسے گھورا۔۔۔

.

. ایل پریشان ہو گیا حور کی نظریں اسی پر تھیں۔۔۔اسے لگا شاید وہ جانے والا تھا اسے چھوڑ کر،،،،اسنے مضبوطی سے دوپٹہ ہاتھوں میں دبوچا۔۔۔۔

.

. جھیل سی نگاہوں میں آنسوں تیرنے لگے۔۔۔

.

. بیوی تمہاری ہے تو خیال بھی تمہیں رکھنا ہو گا جاؤ اسے لے جاؤ...... خیال رکھنا میری بیٹی کا اور تمہارا فیصلہ عیناں کے ٹھیک ہونے کے بعد کیا جائے گا۔۔۔۔۔۔۔؛"

.

. وریام نے سخت لہجے میں کہا جس پر ایل نے گہرا سانس فضا کے سپرد کرتے سرہاں میں ہلا دیا۔۔۔۔

.

. اور پھر حور کے پاس جاتے وہ اسے ساتھ لیے وہاں سے نکلا۔۔۔۔

.

. ڈاکٹر کیا ہوا کیسی ہے میری عین.......؛" دروازہ کھلتے ہی وہ بھاگتا ڈاکٹر کے پاس پہنچا۔۔۔

.

. ڈاکٹر نے تاسف سے اس دیوانے کو دیکھا جو ابتر بکھری حالت میں بے قراری سے سوال پوچھ رہا تھا۔۔

.

. آپ میرے ساتھ آئیں.......؛" ڈاکٹر نے ویام کو اپنے کیبن میں آنے کا کہا جس پر سبھی پریشان ہوئے تھے۔۔

.

. ویام خود کو مضبوط بنائے ڈاکٹر کے پیچھے ہی اسکے کیبن میں داخل ہوا۔۔۔۔

.

. دیکھیے مسٹر کاظمی،،، آپ کی وائف اب خطرے سے باہر ہیں مگر........."

.

. ڈاکٹر نے دانستہ طور پر جملہ ادھورا چھوڑ دیا،، ویام جسے یہ سنتے ہی سکون ملا تھا اب ڈاکٹر کی اگلی بات پر وہ پریشان سا ہو گیا۔۔۔

.

. مگر کیا ڈاکٹر۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ ٹھیک ہے ناں آپ کیا کہنا چاہتی ہیں؟_________"

.

. ماتھے پر بل ڈالے وہ حیرانگی سے استفسار کرنے لگا۔۔۔

.

. ہم آپ کے بے بی کو نہیں بچا سکے،،،، پیٹ پر چاقو لگنے کی باعث عیناں کا مِس کیرج ہو گیا ہے........؛اور اب شاید ہی وہ کبھی ماں بن سکے.......!"

.

. ڈاکٹر کی بتائی بات کسی دھماکے کی طرح اسکے اعصاب پر نازل ہوئی۔۔۔۔۔۔۔وہ بے یقینی سے ڈاکٹر کو دیکھنے لگا،،،، بھوری آنکھیں بے انتہا سرخ تھیں،،،،

.

. ایک پل میں ہی اسے دماغ میں شدید درد کی لہر اٹھتی محسوس ہوئی تھی،،،بے بسی کی انتہا تھی کہ وہ رو نہیں سکتا تھا،،

.

. جس نعمت کی خوشیاں بھی اس نے منائی ناں تھی وہی نعمت اس سے چھین لی گئی تھی۔۔ بھلا وہ کیسے بھول سکتا تھا یہ کرب۔۔۔۔؟ یہ تکلیف........؛

.

. وہ بے جان سا مردہ قدموں سے باہر نکل گیا۔

.

. ○○○○○○○○○○

.

. ******ایک سال بعد******

.

. وہ بکس سمیٹتے بیگ کندھے پر ڈالے تیزی سے باہر نکلی تھی۔۔۔۔
انداز میں عجلت واضح تھی آج اینجل کی برتھڈے تھی اور وہ اسے
جلدی جاتے سرپرائز کرنا چاہتی تھی،،،

.

. السلام علیکم ہیرو........"وہ باہر آئی تو ہمیشہ کی طرح وریام اسکا
منتظر کھڑا تھا۔۔۔

.

. وعلیکم السلام میری ہیروئن کیسا گزرا دن......؛"وریام نے
فرنٹ ڈور کھولتے ساتھ ہی پوچھا جس پر مقابل کا منہ پھولا وہ
سوچنے کی اداکاری کرتی بے حد معصوم لگی وریام کو۔۔۔۔۔؛

.

. کافی اچھا گزرا..... بس مزید ایک ہفتہ رہ گیا ہے اس کے بعد آپ کی بیٹی ڈاکٹر عیناں کاظمی کے نام سے جانی جائے گی۔۔۔۔۔۔!"

.

. وہ سیٹ بیلٹ باندھتی فخر سے گردن اکڑائے بولی۔۔۔۔۔

.

. جس پر وریام مسکرایا تھا۔۔۔

.

. یاد ہے ناں آج کیا دن ہے۔۔۔۔؟" گاڑی ریورس کرتے وریام نے اس سے پوچھا،، جو پہلے سے کافی کمزور ہو چکی تھی۔۔۔

.

. گرے کانچ سی آنکھیں اب ویران دکھتی تھیں۔۔۔ پھولے پھولے نرم و نازک گال اب بے رنگ سے ہو چکے تھے۔۔۔۔

.

. ہاں یاد ہے آج اینجل کی برتھڈے ہے اور اسے سرپرائز بھی کرنا ہے ہمیں.......؛"

.

. وہ مسکرانے کی کوشش کرتی خوشگواری سے بولی جس پر وریام ہنسا ----

.

. ہاں اور اس دفعہ تمہاری دوست بھی نہیں آپائے گی-----؛"

.

. وریام نے اسے حور کی بابت آگاہ کیا جس پر عیناں کا منہ پھول گیا----

.

. کیوں نہیں آئے گی وہ میں بھائی سے کہوں گی وہ لے آئیں گے۔۔۔۔۔بے بی کو اور حور کو۔۔۔۔۔؛"عیناں نے جلدی سے موبائل نکالتے کہا تھا۔۔۔

.

. کتنا وقت گزر چکا تھا۔۔۔

.

. اب تو حور کا بے بی تین چار ماہ کو ہو چکا تھا اور وہ ایک بار بھی نہیں مل پائی تھی۔۔

.

. اس حادثے کے بعد عیناں کی ضد پر وریام، نیناں اینجل اور عیناں کے ساتھ پاکستان شفٹ ہو چکا تھا۔۔۔

.

. عیناں مزید اس ملک میں نہیں رہنا چاہتی تھی جس نے اس سے اسکا سب کچھ چھین لیا تھا، سبھی اسکے فیصلے سے متفق تھے۔۔۔

.

. مگر اس نے وریام سے وعدہ لیا تھا کہ وہ کبھی بھی ویام کے سامنے نہیں جائے گی اور اگر وہ ان لوگوں کے پاس رہی تو ویام کبھی اس سے ملنے کی کوشش نہیں کرے گا۔۔۔

.

. اسکے فیصلے پر سبھی حیران تھے فدک نے ہر ممکن کوشش کی تھی اسے سمجھانے کی جو جانے کیوں مگر ایک ہی ضد پر اڑ چکی تھی۔۔

.

. بلآخر اسکے فیصلے پر حامی بھرتے وریام اسے لئے پاکستان آ گیا تھا۔۔۔

.

- انزک پچھلے ایک سال سے پائلٹ کے طور پر ائیر فورس میں تھا ۔۔۔ اسکا خواب پورا ہو چکا تھا،، اپنی خواہش کو پورا کرنے کے ساتھ ساتھ اسنے اپنے ڈیڈ کے کام کو بھی سنبھالا ہوا تھا۔۔

.

- حور اور ایل کے ہاں بیٹے کی پیدائش ہوئی تھی جو کہ بالکل عالیان جیسا تھا وہی آنکھیں ویسے ہی ڈارک گولڈن بال مگر اس میں ایک خاص کشش تھی جس سے وہ حور جیسا بھی دکھتا تھا اسکا نام عالیحان شاہ رکھا گیا تھا۔۔۔

.

- وریام نے اسے معاف کر دیا تھا اور اب وہ اپنے ڈیڈ کے کاروبار کو سنھبال رہا تھا بالکل ایک عام انسان جیسی زندگی گزار رہا تھا۔۔

.

. امن اور حیا کے ہاں بھی بیٹا پیدا ہوا تھا جس کا نام ابیر امن علوی رکھا گیا تھا۔۔۔جو عالیحان شاہ سے ایک ڈیڑھ ماہ چھوٹا تھا۔۔۔

.

. سب اپنی اپنی زندگیوں میں خوش اور مطمئن تھے

.

. سوائے ویام کاظمی کے______؛"

.

. بیٹا ایک سال گزر چکا ہے میں اب ویام کو مزید نہیں روک سکوں گا۔۔۔۔۔ تم سوچو اس بارے میں زندگی یو نہی تو نہیں کٹ سکتی____"

.

. وریام نے آج پھر سے اپنی سی کوشش کرتے اسے سمجھانا چاہا

.

. ڈیڈ پلیز مجھے اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنی______"

.

. عیناں نے فوراً سے اسے ٹوکا جس پر وریام نے ایک نظر آسکے
دھواں دھواں ہوتے چہرے کو دیکھ سرد سانس فضا کے سپرد
کیا---

.

. ○○○○○○○○○○○

.

. ماما.........؛"وہ جیسے ہی گاڑی سے باہر نکلی، عنایت بھاگتی اسکے پاس ائی،،،

.

. مائی بے بی.......؛"اسے باہوں میں بھرتے عیناں نے سینے میں بھینچ لیا۔۔۔

.

. مس کیا میری جان نے ماما کو________"اسکے گالوں پر محبت بھرا بوسہ دیتی وہ اسے یونہی اٹھائے اندر بڑھی،،،

.

. وریام نے ایک نظر گھڑی پر وقت دیکھا،،،۔اسے اشعر سے ملنے جانا تھا جبھی وہ بنا رکے گاڑی سٹارٹ کرتا وہاں سے نکل گیا۔۔

.

. یس بہت مس کیا میں نے آپ کو،،،،،،" سر کو ہاں میں ہلاتی وہ اپنی بڑی بڑی آنکھوں کو پھیلائے مسکراتے ہوئے بولی،

.

ہمممم....... اسی لیے میں بھاگتی ہوئی واپس آگئی،،،، کیونکہ میری . اینجل، ماما کو مس جو کر رہی تھی، اسکے گالوں پر پیار دیتے وہ محبت سے گویا ہوئی۔۔۔

.

. جس پر عنایت کھکھلا اٹھی۔۔۔

.

. ایک سال کے عرصے میں وہ ویام سے زیادہ اب عیناں سے اٹیچ ہو چکی تھی۔۔۔ اسکی غیر موجودگی میں وہ بری طرح سے رونے لگتی تھی۔۔۔۔

.

. اور پھر عیناں کے سوا کوئی بھی اسے سنبھال نہیں پاتا تھا۔۔

.

. مائے بے بی آپ یہاں بیٹھو میں جلدی سے فریش ہو کر آتی ہوں،"

.

. صوفے پر اسے بٹھاتے وہ دونوں گالوں پر پیار دیتی وہ اندر اپنے کمرے کی جانب بڑھی،،،

.

. بکس اور بیگ ایک طرف سٹڈی ٹیبل پر رکھتے اسنے سکارف اتارتے بیڈ پر رکھا۔۔۔

.

. ماما۔۔۔۔۔۔۔۔۔اذلان انکل آئے ہیں میں جاؤں ابیر کے پاش........؛"

.

. انگلی منہ میں ڈالے وہ معصوم سا چہرہ بنائے بولی۔۔۔

.

. عیناں نے مڑتے اسے دیکھا۔۔۔بے بی کل چلیں گے میں بھی جاؤں گی ابھی انکل کو جانے دو،،،،"

.

. وہ لاڈ سے اسے پچکارتے ہوئے بولی۔۔۔

.

. مگر اینجل کا اداس چہرہ دیکھ وہ سرد سانس فضا کے سپرد کرتے اسکے قریب ہوئی۔۔۔

.

. اوکے آپ جاؤ مگر آپ رات کو جلدی آجاؤ گے،،، پتہ ہے ناں ماما کو نیند نہیں آتی آپ کے بغیر........، "

.

. برا سا منہ بناتی وہ محبت سے بولی۔۔۔۔۔ عنایت نے آنکھیں مٹکاتے اپنی ماما کو دیکھا اور پھر کچھ سوچتے سر ہاں میں ہلایا۔۔۔۔
اوکے میں جلدی آجاؤں گی........، *

.

. وہ کچھ سوچتے سر ہاں میں ہلاتی حامی بھر گئی،، کیا دادو بھی جا رہی ہیں ساتھ،،،،" وہ نیناں کے متعلق پوچھنے لگی،،

.

. ہاں ناں ہم دونوں جائیں گے۔۔۔۔۔۔"

.

. ہممم...... مطلب میں اکیلی ہوں گھر پر......؛"

.

. عیناں نے منہ بگاڑتے ہوئے عنایت کو دیکھا جو بھاگتی ہوئی باہر کی طرف چلی گئی تھی۔۔۔

.

. سرد سانس فضا کے سپرد کرتے وہ کپڑے نکالتے شاور لینے باتھروم میں چلی گئی،

.

. ○○○○○○○○○○○○

.

. بلیک کلر کا ڈھیلا ڈھالا سوٹ زیب تن کیے وہ ٹاول سے بالوں کو خشک کرتے ڈریسنگ میز کی طرف بڑھی،،،

.

. شاور لینے کے بعد اب کافی بہتر محسوس کر رہی تھی وہ،،،

.

. ٹاول ایک طرف رکھتے اسنے ہاتھ میز کی طرف بڑھاتے ڈرائر اٹھانا چاہا،، تو نظریں مرر کی طرف اٹھی۔۔۔۔۔ آنکھیں خوف سے پھیل گئی وہ جھٹکے سے مڑی،،،

.

. اس سے پہلے کہ وہ باہر کی طرف بھاگتی....... مقابل نے پُھرتی سے آگے بڑھتے اسے مضبوطی سے تھاما۔۔۔۔

.

. چچچ چھوڑو مم مجھے......"اسکے حصار میں مچلتی وہ اونچی آواز میں

دھاڑی، مگر مقابل بنا اثر کیے.....اسکے ہاتھوں کو برق رفتاری

سے پیچھے کی طرف جکڑتے بیڈ پر پڑے عیناں کے دوپٹے کو

اٹھائے مضبوطی سے باندھ گیا۔۔

.

. ویام چھوڑو مجھے________:"وہ بری طرح سے خوفزدہ ہو چکی

تھی،،اسکے ری ایکشن پر وہ لرزتی اسے خود سے دور کرنے لگی

۔،۔،

.

. جو بے تاثر نگاہوں سے اسے گھورتے کندھوں پر ڈالے بیڈ کی

طرف بڑھا......:۔اور جھٹکے سے اسے پھینکنے کے سے انداز میں

بیڈ پر ڈالا۔۔۔۔۔

.

. عیناں کا چہرہ لہو چھلکانے لگا اسکی اچانک آمد اوپر سے ایسا ردِ عمل
وہ بری طرح سے ڈر چکی تھی۔

.

. اس سے پہلے کے وہ پیچھے کی طرف بھاگتی ویام نے اسے بے دردی
سے کمر سے دبوچ چہرہ اپنے مقابل کیا۔۔۔

.

. جو اسکی گرفت سے نکلنے کی کوشش میں ہلکان ہو چکی تھی۔۔۔۔

.

. کوشش بے کار ہے جانم.......؛ اسے گہرے سانس بھرتا دیکھ وہ
دل جلے انداز میں مسکراتا گہری نظریں اسکے بھیگے سراپے پر
ڈالتے گویا ہوا،،

.

. ہاتھ کھولو میرے ویام۔۔۔۔۔۔۔۔!" تند و تیز لہجے میں کہتی وہ نظریں جھکائے اپنے ہاتھوں کو کھولنے کی کوشش کرنے لگی،،

.

. جو کہ ناممکن سا تھا۔۔۔

.

. ایسا کوئی شخص تو دل کا مکیں نہ ہو
. جو ہر جگہ ہوتے ہوئے بھی کہیں نہ ہو

.

. حسرت سے سوچتے ہیں تجھے دیکھ کر یہ ہم
. بندہ وفا پرست ہو، چاہے حسیں ناں ہو۔۔!

.

. اسکی آنکھوں میں دیکھتے وہ طنزیہ لہجے میں بولا.......

.

. اسکے یوں کہنے پر ایک پل کو عیناں کی نگاہیں اس کی طرف اٹھیں ،،، جس کے چہرے پر صدیوں کی تھکن رقم تھی۔

.

. بے اختیار ہی آنکھوں میں نمی سے تیرنے لگی،، مگر وہ اس شخص کا سامنا نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

.

. وووویام..........؛" اپنی گردن پر اسے جھکتا دیکھ وہ بے ساختہ ہی ڈری تھی،،، جو آج کچھ بھی سننے کے موڈ میں نہیں تھا۔

.

. ویام پلیز مت کرو،،، میں کچھ نہیں دے سکتی تمہیں،،،، نہیں ہوں میں تمہارے قابل،،،،، تم چھوڑ دو مجھے، دوسری شادی کر لو۔۔۔۔۔!"

.

. اسکی بھیگی آواز جیسے ہی سماعتوں سے ٹکرائی، وہ چہرہ روبرو لاتے حیرت سے آنکھیں پھیلائے اسے گھورنے لگا،،،

.

. جو لہو چھلکاتے چہرے کے ساتھ آنکھیں موندے آنسوں پر پہرہ بٹھائے ہوئے تھی۔

.

. ویام جو یہ سمجھے ہوئے تھا کہ شاید وہ اس سے اس وجہ سے ناراض ہے کہ وہ وقت پر اسکے پاس نہیں پہنچ سکا۔۔۔ اپنے بچے کو نہیں بچا سکا مگر اب اسکی بات کو سن وہ حقیقت میں غصہ ہوا تھا۔۔

.

. تو کیا یہ تم مجھے بتاؤ گی کہ مجھے کیا کرنا ہے اور کیا نہیں،،،،،!"

.

. اسکی تھوڑی کو دبوچے وہ اس قدر سخت لہجے میں گویا ہوا کہ عیناں ایک پل کو اسکی آنکھوں کے بدلتے رنگ کو دیکھ سہم سی گئی

۔۔۔۔

.

. تم نے محض اپنی اس بے بنیاد سوچ کی وجہ سے خود کو اور مجھے سزا دی،،،

.

. اسے اب تک یقین نہیں ہو رہا تھا کہ یہ لڑکی محض اتنی سی بات پر خود کو اور اسے اتنے عرصے سے سزا دے رہی تھی۔۔۔

.

. بے بنیاد نہیں،،،، میں کبھی بھی تمہیں اولاد جیسی خوشی نہیں دے سکوں گی ویام،،، تم اپنی زندگی کو میری وجہ سے تباہ مت کرو،،،،"

.

. ۔وہ سرخ ہوتی آنکھوں سے اسے دیکھتی سنجیدگی سے بولی۔۔۔۔

.

. یہ بات تم یا کوئی دوسرا انسان طے نہیں کرے گا عین کہ مجھے بے بی چاہیے یا نہیں،،، ہمارے پاس ہماری بیٹی ہے اینجل،،، مجھے کچھ

نہیں چاہیے سوائے تمہارے،،، میری زندگی تم سے مکمل ہے

عین،،،، مجھے آئندہ یہ بات کبھی مت کہنا......؛"

.

. اسکی آنکھوں میں دیکھتے وہ اس قدر سنجیدگی سے بولا کہ عیناں کچھ
ناں کہہ سکی۔۔۔ اپنی آنکھوں پر اسکا محبت بھرا لمس محسوس
کرتی وہ خاموشی سے اپنا آپ اسکے سپرد کرتی آنکھیں موند گئی

۔۔۔۔

.

@@@@@@@@@@@@ .

.

. *****چار سال بعد*****

.

. وہ آپریشن تھیٹر کے باہر بے چینی سے چکر کاٹ رہا تھا،،، وہاں موجود ہر شخص ہی کافی پریشان تھا۔۔

.

. مگر سب سے زیادہ فکر اس وقت عنایت اور ویام کو تھی،،، جو آپریشن تھیٹر کے اندر موجود عیناں کے لیے پریشان تھے۔۔۔

.

. چار سال کے صبر کے بعد آج آخر کار وہ باپ بننے والا تھا آنکھوں کے گوشے نم تھے،،

.

. ڈیڈ پھپھو ٹھیک ہونگی ناں______؛ عالیان کے ساتھ بیٹھا عالیحان نیلی آنکھوں میں فکر سموئے بولے،،،

.

. حور اور ایل نے ایک ساتھ اپنے بیٹے کو دیکھا جو پھپھو کی فکر میں نڈھال ہو رہا تھا۔۔۔

.

. ڈونٹ وری چیمپ وہ ٹھیک ہو نگی ________, اسکے کندھے تک جاتے بالوں کو بکھیرتے وہ محبت سے ناک کھینچتے بولا۔۔۔ جس پر عالیحان کی نیلی آنکھوں میں چمک ابھری تھی۔۔۔

.

. الایہ پریشانی سے ٹہل رہی تھی،،، جبکہ اذلان اس وقت گھر میں اپنی افلاطون کو سنبھال رہا تھا۔۔۔۔

.

. اسکی خواہش پوری ہوئی تھی اللہ نے اسے دو جڑواں بیٹیوں سے نوازا تھا جو کہ شکل وصورت سے ماں کی جیسے تھیں مگر حرکتوں سے بالکل باپ کی کاپی تھی۔۔۔

.

. ان کی شیطانیوں سے تنگ آتے الایہ اکثر دونوں کو باندھ دیا کرتی تھی۔۔۔ اس وقت بھی وہ دونوں ایک سال کی ہوئی تھی مگر ہر کسی کی ناک میں دم کیے رکھتی تھیں۔۔۔

.

. امن اور حیا کو اللہ نے ایک اور پیارے سے بیٹے سے نوازا تھا جس کا نام انیل امن علوی تھا۔۔۔ جو اذلان کی بیٹیوں سے چھ ماہ عمر میں بڑا تھا

.

۔ .

.

. جبکہ میرب کے ہاں تین سالہ تبریز شیرازی تھا جو شکل وصورت سے باپ کی کاپی تھا مگر حرکتوں میں ماں سے بھی دو ہاتھ آگے تھا

۔۔۔

.

. میرب ہی کی طرح اسکے منہ میں بھی ہر وقت باپ پایا جاتا تھا ۔۔اور اگر غلطی سے کسی نے تنگ کر دیا تو پورا ہفتہ اسکی شامت تھی۔۔۔

.

. روز اور انزک اپنی زندگی کی شروعات کر چکے تھے،، انکا پیارا سا دو سال کا بیٹا تھا جو انزک کی ہی طرح شریف اور معصوم تھا۔۔۔

.

. حیا ابیر نہیں آیا________"امن نے پریشانی سے اپنے بڑے بیٹے کے بارے میں پوچھا،،

.

. جو سکول سے سیدھا یہیں آنے والا تھا۔۔۔۔اسکا مزاج سب سے نرالا تھا،،

.

. بہت کم گو ہونے کے ساتھ ساتھ وہ بہت ضدی طبیعت کا مالک تھا۔۔۔

.

. ماما کہہ رہی ہیں کہ وہ نہیں آئے گا اسکا کہنا ہے کہ وہ عیناں کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا۔۔۔

.

. کندھے اچکاتے حیا نے اپنے چار سالہ بیٹے کے کارنامے بتائے جو پیدا ہونے کے بعد سے ہی صرف اور صرف عیناں کا دیوانہ تھا۔۔۔

.

. عیناں کے سوا بہت کم کسی سے بنتی تھی اس کی اور اب جب سے وہ پریگننٹ ہوئی تھی،،

.

. اتنا تو وہ جان چکا تھا کہ عیناں کا زیادہ وقت اپنے آنے والے بے بی کو ملے گا جس وجہ سے اسکا موڈ آف تھا۔۔۔۔

.

. مبارک ہو مسٹر کاظمی بیٹی ہوئی ہے______:"

.

. کمبل میں لپٹا ایک نازک سا نرم و ملائم وجود اسکے سامنے کرتے ڈاکٹر نے خوشی سے اسے بتایا۔۔۔

.

. سبھی بے قراری سے ویام کی طرف لپکے تھے،، جو کپکپاتے ہاتھوں میں اپنی پرنسز کو تھامے مبہوت سی نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

.

. آنکھوں کے گوشے نم ہونے لگے تھے بے ساختہ ہی اسنے دل ہی دل میں خدا کا شکر ادا کیا۔۔

.

. جس نے اسے اس نعمت سے نوازا تھا۔۔۔۔

.

. گلابی چہرے والی معصوم پری جو کہ بالکل عیناں کی جیسی تھی اسے دیکھتے ہی سب نے بے ساختہ ماشاء اللہ کہا تھا۔۔۔

.

. ڈاکٹر میری وائف۔۔۔۔۔۔۔؛"

.

. ڈونٹ وری وہ ٹھیک ہیں آپ تھوڑی دیر میں ان سے مل لیجیے گا۔۔۔"

.

. ڈاکٹر نے نرم لہجے میں کہا اور پھر وہاں سے چلی گئی۔۔۔

.

. ڈیڈا مجھے دیں پرنسز______ :اینجل نے ہاتھ پھیلائے فرمائش کی،،، جس پر سبھی مسکرائے تھے۔۔۔۔

.

. سوائے عالیحان شاہ کے جو عجیب سی نظروں سے اسے گھور رہا تھا۔۔

.

. نو ماموں یہ میری پرنسز ہے اس لڑکی کی نہیں تو سب سے پہلے میں اٹھاؤں گا اسے........:"

.

. عنایت کو گھورتے وہ سخت لہجے میں بولا تو سبھی چونک سے گئے۔۔۔

.

. اسکے غصے کی وجہ سمجھنے سے سبھی قاصر تھے۔۔۔ مگر عنایت خوفزدہ سی ہوتی ہاتھ پیچھے کو کھینچ گئی۔۔۔

.

. وہ نو سالہ بچی خود سے چار سال چھوٹے عالیحان شاہ سے خوف محسوس کرتی تھی اور وجہ تھی اینجل کا ڈرا سہما رہنا،،، جس بات پر عالیحان کو خاص چڑ محسوس ہوتی تھی۔۔۔

.

. بیٹا آپ دونوں ابھی بے بی کو نہیں اٹھا سکتے کیونکہ بے بی ابھی چھوٹی ہے جب تھوڑی بڑی ہو گی تو آپ اٹھائیں گے کیونکہ یہ آپ دونوں کی بہن ہے۔۔۔"

.

. ایل نے نرمی سے دونوں بچوں کو سمجھایا،، اور ویام کو اشارے سے وہاں سے جانے کا کہا جو سر ہاں میں ہلاتے عیناں کے پاس چلا گیا۔۔۔

.

. دروازہ کھولتے وہ اندر داخل ہوا تو نظر بیڈ پر نڈھال سی لیٹی اپنی الفت پر پڑی۔۔۔

.

. ویام دھیمے قدموں سے چلتا اسکے قریب ہوا اور پھر بے حد آہستگی سے اسکی بند آنکھوں پر بوسہ دیا۔۔

.

. وووویام______؛وہ ایک دم سے ہڑبڑاتی ہوئی آنکھیں کھول گئی،، مگر آنکھوں کے سامنے ویام کو دیکھ اور اسکے ہاتھ میں موجود ننھے وجود کو دیکھ آنکھیں بے اختیار بہنے لگیں۔۔۔۔

.

. دیکھا میں نے کہا تھاناں مجھے انسانوں پر نہیں اللہ پر یقین ہے،،، اسنے ہمیں نامراد نہیں لوٹایا______"

.

. اسکی گود میں اس نازک جان کو رکھتے وہ بھیگی نگاہوں اس اپسرا پر ڈالے بولا۔۔۔

.

. جو بے قراری سے اس نازک سی جان کو تھامے بے تحاشہ چومنے لگی،،،،

.

. ووووِیام اینجل_____" اسکے لبوں پر اپنی اینجل کا ذکر تھا جسے اسنے بیٹیوں کی طرح چاہا تھا۔۔۔

.

. جو محبت اسے فدک سے ورثے میں ملی تھی اتنی ہی محبت اس نے عنایت پر لوٹائی تھی۔۔

.

. تو کیا ہوا وہ اسکا خون نہیں تھی،،، کیا خون کے رشتے جذبات کے رشتوں سے بڑے ہو سکتے تھے بالکل بھی نہیں،

.

. اسکی سگی ماں جس نے اسے جنم دیا تھا وہی اسکی خوشیوں کی قاتل نکلی تھی جبکہ پالنے والی ماں نے اسے اپنی سگی اولاد سے بڑھ کر چاہا تھا۔۔۔

.

. اب ہوئی ہماری فیملی مکمل.........،ویام جیسے ہی عنایت کو تھامے اندر لایا،،،،اپنی بیٹی کی پیشانی پر بوسہ دیتی وہ مسکراتے ہوئے بولی،،،

.

. زندگی آج مسکرا رہی تھی،،،انکے صبر ،توکل کو خدا نے خالی دامن نہیں لوٹایا تھا۔۔

.

. بے شک مشکل کے بعد آسانی ہے اور آج اتنے غموں کے بعد ان کی زندگی میں خوشیوں نے دستک دی تھی۔۔۔

.

○○○○○○○○○○○ .

.

. ******** تین سال بعد ********

.

. ڈڈڈڈول ڈول........" وہ چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے تالی بجاتی عنایت کے ہاتھوں میں موجود ڈول کو دیکھتی خوشی سے چہکتی بولی تھی،،

.

. بارہ سالہ عنایت نے مسکراتے اپنی جان سے پیاری بہن کو دیکھا جس کی بھوری آنکھیں ڈول کو دیکھتے ہی چمک پڑی تھیں۔۔۔۔۔

.

. اوکے یہ ڈول میری ڈول کی ہے۔۔۔۔۔؛"عنایت ڈول عنایا کے ہاتھ میں دیتی اسے اٹھائے جھولے پر بیٹھ گئی۔۔۔

.

. تین سالہ عنایا۔۔۔۔۔۔اینجل کی نسبت کافی شریر طبیعت کی مالک تھی،،،

.

. اسکی شرارتوں سے عیناں کافی تنگ آچکی تھی،،جو ہر کسی سے ضد لگا کر بیٹھ جاتی تھی۔۔۔۔اسکی بگڑی طبیعت میں زیادہ اثر وریام کاظمی کا تھا۔۔

.

. اور کوئی شک نہیں تھا کہ وہ دوسرا اوریام کاظمی ہی تھی۔۔۔ جبکہ اسکے برعکس اینجل کافی معصوم اور نرم دل کی مالک تھی۔۔۔۔

.

. بڑھتی عمر کے ساتھ ساتھ اس میں شعور بیدار ہورہا تھا۔۔۔ جس کے ساتھ ساتھ عیناں کے ساتھ اسکا رشتہ مزید گہرہ ہوا تھا۔۔۔

.

. ٹیڈی_______!" اپنی پشت پر عالیحان شاہ کی سخت آواز سنتی عنایت ایک دم سے جگہ سے اچھلی تھی۔۔

.

. سیاہ جھیل سے آنکھوں میں خوف لہرانے لگا جبکہ اسکے برعکس اسکی گود میں بیٹھی عنایا چہکنے لگی۔۔۔۔۔

.

. عالیحان کے سفید چہرے پر سرخی دوڑنے لگی وہ تیزی سے آگے بڑھا اور جھپٹنے کے سے انداز میں عنایا کو اسکی گود سے اٹھاتے وہ سخت نظروں سے اسے گھورنے لگا۔۔۔

.

. کتنی بار کہا ہے کہ دور رہو ٹیڈی سے سمجھ نہیں آتی کیا______"

وہ دانت پر دانت جمائے سخت لہجے میں بولا جس پر عنایت انگلیاں چٹخانے لگی۔۔۔

.

. دور کھڑا ابیر اس کی حرکت کو ناگواری سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

.

. آئندہ خیال رہے چھونا مت اسے.......؛" اینجل کو وارن کرتے وہ عنایا کو اٹھائے وہاں سے نکل گیا۔۔

.

. روکیوں رہی ہیں آپ آپی______؛" ابیر چلتا اسکے پاس آیا اور اسکے قریب بیٹھتے نرمی سے عنایت کے آنسوں صاف کرنے لگا۔۔۔

.

. جو اسکی موجودگی دیکھ جھٹ سے سیدھی ہوتے بیٹھی۔۔۔۔

.

. عیناں کے بعد عنایت وہ دوسرا اور آخری انسان تھی جو ابیر علوی کے لئے خود سے بھی زیادہ اہمیت رکھتی تھی۔۔۔

.

. بچپن سے ہی عالیحان کا عجیب رویہ دیکھ وہ بے حد اٹیچ ہو چکا تھا عنایت سے۔۔۔۔۔۔"

.

. دور کھڑا یہ منظر دیکھتا عالیحان شاہ غصے سے دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچ گیا۔۔

.

. اب یہ تو آنے والا وقت بتانے والا تھا۔ کہ عالیحان شاہ کی بے وجہ کی نفرت اور ابیر علوی کی ہمدردی کونسا رخ لینے والی تھی۔۔

.

oooooooooo .

.

. یہ ڈول تمہاری تو نہیں....... واپس کرو آپی کو_______ ؛
عنایت کو کچن میں جاتا دیکھ وہ موقع پاتے فرش پر بیٹھی عنایا کے
پاس بیٹھے دبے دبے لہجے میں بولا،،،

.

. عنایا نے بھوری غصّے سے پھیلی آنکھوں سے اسے گھورا،،،اور
لب بھینچے ڈول پیچھے چھپادی۔۔۔۔

.

. میلی آپی تیُ اے________،"وہ واحد لڑکی تھی جو ابیر علوی
کے سامنے نہایت بدتمیزی سے جواب دیتی تھی۔۔۔

.

. اسکا یہ تیز لہجہ مقابل کو سخت برا لگتا تھا مگر وہ مجبور تھا کہ کچھ کر
نہیں سکتا تھا۔۔۔

.

. آہی کی ہے تمہاری تو نہیں،،، اگر واپس ناں کی تو چاٹا ماروں گا۔۔۔۔!"

.

. شہد رنگ آنکھوں میں سرخی سموئے وہ لفظوں پر زور دیتے تین سالہ بچی سے جھگڑتے بولا۔۔۔

.

. جس پر وہ بجائے خوفزدہ ہونے کے اپنے چھوٹے چھوٹے دانتوں کو زور سے دباتی ایک دم سے ہاتھ میں تھامی ڈول اسکے منہ پر مار گئی۔۔۔

.

- یہ سب کچھ اتنا اچانک اور غیر متوقع تھا کہ ابیر آنکھ پر ہاتھ رکھتے ایک دم سے چیخ پڑا۔۔۔۔

.

- جبکہ اسکو یوں چیختا دیکھ عنایا نے ہونٹ پھیلائے اس سے پہلے کہ ابیر کوئی غصہ دکھاتا،،، مقابل بیٹھی اس چھوٹی سی لڑکی نے گلا پھاڑے رونا شروع کر دیا۔۔۔۔۔

.

- ابیر ہاتھ آنکھ سے ہٹائے اسے حیرانگی سے دیکھنے لگا۔۔۔۔

.

- جو یوں رو رہی تھی جیسے کسی نے جانے کتنا ظالم مارا ہو،،،،

.

. حیا بھاگتی ہوئی وہاں پہنچی،،، اور ایک دم سے ہڑ بڑاتے ہوئے عنایا کو گود میں اٹھایا۔۔

.

. ابیر شیم آن یُو،،، کیوں اس معصوم کو ہر وقت ٹارچر کرتے رہتے ہو،،، تم گھر چلو بتاتی ہوں تمہارے باپ کو میں........؛"

.

. حیا بنا اسکی سنے اسے سختی سے ڈانٹتی عنایا کو گلے سے لگائے بڑبڑاتی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔۔۔

.

. ابیر نے غصے سے اس ڈرامہ کوئین کو گھورا جو حیا کے کندھے پر سر رکھے اپنی چھوٹی سی سرخ زبان دکھاتی اسے چڑا رہی تھی۔۔۔۔۔

.

. یُونو ٹنکی دیکھ لوں گا تمہیں________!"غصے سے لال بھبھوکا ہوئے وہ اسے آنکھوں سے اوجھل ہونے تک گھورتا منہ ہی منہ میں بڑبڑایا۔۔۔۔

. وقت کے ساتھ ساتھ اسکا بڑھتا غصہ اور عنایا کے لیے چڑ جانے کون سا روپ لینے والی تھی۔

.

.